زیر سرپرستی حکومت ہند

مہذب اللغات

मुहज़्ज़बुल्लुग़ात

ع غ ف ق

جلد ہشتم

مرتبہ

حضرت مہذب لکھنوی

I have the honour to dedicate this VIIIth Volume
of Mohazzab-ul-Lughat to

H. E. Shri Dev Kanta Borooah

Governor of Bihar

in token of my gratitude for his valued help and fruitful Patronage.

'Mohazzab'



عزت مآب جناب دیو کانتا بوروہ

گورنر بہار

کے نام نامی سے مہذب اللغات کی آٹھویں جلد کو
معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

مہذب لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہذب اللغات

جلد ہشتم

ع غ ف ق

مؤلفہ

ادیب اعظم حضرت مہذب لکھنوی (پدم شری) صدر انجمن محافظ اردو (کل ہند) لکھنؤ

باہتمام

انوار الحسن انور — رائے بریلوی

سکریٹری سید حسن کمال لکھنوی

ناشر مقرب لکھنوی ایم اے

منیجر محافظ اردو بکڈپو مجرب لکھنوی

پتہ — محافظ اردو بکڈپو — منصور نگر، نیا محل لکھنؤ

مطبوعہ
نظامی پریس، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ

قیمت مبلغ ۲۵ پچیس روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

محفلِ اہلِ زباں میں اپنی گل افشانیاں خارگذریں گی اُسے جس کو ادب سے بیر ہے

ورنہ پڑھ کر جلد ہشتم کہہ اُٹھے گا ہر ادیب آٹھ ان جلدوں میں آٹھوں جنتوں کی سیر ہے

شکر اس ایک اکیلے کا جس کا دوسرا نہ ہے نہ ہو سکتا ہے، جس کو ہم نے بغیر دیکھے مانا اور صرف نشانیوں سے پہچانا ہے۔ جو مشرق و مغرب کا مالک ہے، جو دلوں کا حال جاننے والا ہے۔ جس نے دنیا سے گزرنے کے راستے مقرر کیے، جس نے مشکل سے نکلنے کے طریقے تعلیم دیے، جس کا ارشاد ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں، مجھ سے مانگو میں عطا کروں۔ جو زیادہ مانگنے سے ناخوش نہیں ہوتا، جو بار بار مانگنے والے سے منہ نہیں پھیرتا، جس کا فرمان ہے کہ اس سے رحمت کا آسرا نہ توڑو، جس کا حکم ہے کہ (اپنے کاموں میں) اسی کو اپنا وکیل بناؤ، چنانچہ انھیں ارشادات و احکامات پر بھروسہ کرکے ہم نے اپنے اس مشکل کام میں اسی کو ابتدا سے اپنا وکیل بنایا یہاں تک کہ آج ہم اپنی اس ناچیز تالیف "مہذب اللغات" کی آٹھویں جلد اُردو ادب کے سرپرستوں کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔

کسی کتاب کے مقدمے میں صرف دو باتیں ایسی خاص ہوتی ہیں جن کا ذکر عام طور پر ہوا کرتا ہے۔ ایک یہ کہ لکھنے والا اپنی اُن جانسوز محنتوں کا تذکرہ کرتا ہے جو اُس کو اس کتاب کے ترتیب دینے میں برداشت کرنا پڑی ہوں، دوسرے یہ کہ کتاب کے وہ خصوصیات جو اس کتاب کو اس قسم کی دوسری کتابوں سے ممتاز کرتے ہوں، ایک قابلِ توجہ تفصیل کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔

مہذب اللغات کی یہ آٹھویں جلد ہے اور اس سے قبل سات جلدوں میں مذکورہ بالا دونوں باتوں کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا تھا، پھر بھی ہمارا ارادہ تھا کہ اس پیشِ نظر جلد کے مقدمے میں ہم اس لغت کے مزید خصوصیات کی طرف اہلِ ذوق کو توجہ دلائیں گے کہ ہم نے اپنے اس لغت میں کیسے کیسے اضافے کیے ہیں اور کن کن باتوں کی کس کس طرح تشریح کر کے اُن کو عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے لیکن بعض جدید پیدا شدہ حالات کے اثر سے مجبور ہو کر ہم ان مرغوبِ طبع تفصیلات کو آئندہ کسی مناسب محل کے لیے اٹھا رکھنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔

ہماری یہ ناچیز تالیف (مہذب اللغات) بھی دوسری علمی کتابوں کی طرح صاحبانِ شوق کی نقادانہ رائے زنی کا نشانہ بنتی رہی ہے اور اس سلسلے میں یہ بات خاص طور سے قابلِ توجہ ہے کہ ہندوستان کے وہ حضرات جو علم و ادب میں بلا اختلاف مستند و معتمد کہے جا سکتے ہیں وہ زمانے کے ظاہری حالات و واقعات کا احساس کرتے ہوئے بالکل خاموش ہیں۔ اور انھوں نے تحریراً کوئی اعلان اپنی قوتِ نقد کا عوام کے سامنے پیش نہیں کیا، پھر کچھ با مذاق ادب دوست ایسے نکل ہی آتے ہیں جو کبھی کبھی ہماری دماغی یکسوئی میں انتشار پیدا کر دیتے ہیں اور ہم کو اپنے دلخواہ مقدمے کی متعدد سطریں مجبوراً اُن کی نذر کر دینا پڑتی ہیں۔

اس سلسلے کی تازہ افتاد یہ ہے کہ اردو مذاق ادب کے ایک منکسر مزاج مدعی مسمّی "طاہر محسن علوی کاکوردی" نے "مہذب اللغات پر ایک نظر" کے عنوان سے ایک بحث شروع کی جو لکھنؤ کے روزانہ اخبار قومی آواز کے ہفتہ وار ضمیمے میں شائع ہوئی جس کی پہلی قسط ۵ مارچ ۷۲ء کو نکلی اور آخری قسط ۱۱ مئی ۷۲ء کو نکلنے کے بعد ظاہری صورت میں اس بحث کا بقولے عارضی اور بقولے دائمی خاتمہ ہو گیا۔ گو کہ اس کا حسب ضرورت مفصل جواب قومی آواز ہی میں شائع ہونا مناسب ہے لیکن چونکہ مرجع خطابت مؤلف کی ذات اور ہدف ہدایت مہذب اللغات ہے اس لیے جواباً ذیل کی صرف چند سطریں اپنے احباب خیر اندیش کی خاطر سے لغت کے ساتھ بھی شامل کی جا رہی ہیں۔

ہم نے نوعیت مضامین کے لحاظ سے ان شائع شدہ ہزاروں سطروں کے صرف تین اجزا قرار دیے ہیں۔ پہلا یعنی ابتدائی حصہ گویا "مقالۂ افتتاحیہ" ہے جو بحث خاص کا تعارف اور نقاد موصوف کی خالص ذہنی پیداوار ہے، دوسرا یعنی درمیانی حصہ جو کسی قہری ضرورت کے پیش نظر ظہور میں آیا ہے اس کو "نقد بالجبر" کہا جا سکتا ہے اور تیسرا یعنی آخری حصہ گویا "ختم دعا" ہے جس کے صلے کے حقدار، اردو ادب کے جاں نثار، ادب ساز و ادب نواز، معزز مدیر جریدۂ قومی آواز ہیں۔

زیر بحث مضمون کو سلسلہ وار تین حصوں میں تقسیم کر دینے کے بعد ہم کو جواب کے وقت اصولاً تینوں حصوں کا سلسلہ پیش نظر رکھنا چاہیے تھا لیکن ہر حصے کی نوعیت و خصوصیت کو باقی رکھنے کی غرض سے ہم نے پہلے اور آخری حصے کو یکے بعد دیگرے پیش کیا ہے، اس کے بعد درمیانی حصے کا صرف خلاصہ بلکہ مفہوم بانداز افہام و تفہیم اپنی زبان میں عرض کیا ہے جس کا فیصلہ حق شناس اہل فن کی توجہ کا محتاج ہے۔

طاہر محسن صاحب کے مضمون کی ابتدائی عبارت جو مضمون نگار کے ذاتی تعارف اور مضمون کے اسباب نگارش سے وابستہ ہے ذیل میں بین الاوادین لفظ بہ لفظ درج کی جا رہی ہے، اس پر اظہار خیال ہم نے مناسب نہیں سمجھا، البتہ صرف چند لفظوں کے نیچے خط کھینچ دیے ہیں ان پر ہم بھی غور کر رہے ہیں اور آپ بھی غور کرتے رہیے۔

"میں لغت کا ایک طالب علم ہوں اور الفاظ کی تلاش اور کھوج میں ایک عرصے سے لگا ہوا ہوں۔ اب بھی یہ شغل جاری ہے۔ ایک مدت سے مہذب اللغات کا تذکرہ سن رہا تھا لیکن وہ مل نہیں سکی تھی۔ اشتیاق بڑھتا رہا۔ آخر ایک جگہ سے دستیاب ہو گئیں۔ جب ان پر پہلی نظر ڈالی تو بے چینی ہوئی مگر خیال گزرا کہ شاید اپنا قصور ہو مگر جب اس نقاب کو ذرا غور سے دیکھا اور دوسری لغتوں سے ان کا مقابلہ کیا اور موازنہ کیا تو اپنی بے چینی بیجا نہ پائی۔ اس جگہ پہلی دو جلدوں (الف اور بے) کو دوسری چند لغتوں سے موازنہ کرا کے روشناس کرایا جا رہا ہے۔"

مضمون کے اس پہلے اہم حصے سے درگزر کر کے ہم آگے بڑھتے ہیں اور مذکورۂ بالا وعدے کے مطابق اپنے معین کردہ آخری حصے کا اقتباس جو ایڈیٹر صاحب کی تراوش قلم ہے اور نوٹ کے عنوان سے آخری قسط کی پیشانی پر رقم ہے پیش کرتے ہیں، ملاحظہ ہو۔

"نوٹ:۔ لغت پر بحث کا جو سلسلہ طاہر محسن صاحب نے چلایا ہے اس میں صرف مہذب اللغات ہی پر روشنی نہیں پڑتی ہے بلکہ اردو[1] کی سب اہم لغتوں پر روشنی پڑ گئی ہے .... یہ بحث ہم[2] نے اس خیال سے چھیڑی ہے کہ .... صاحبان علم اس بحث کو بہت شوق سے پڑھ رہے ہیں اور انھوں نے ہم کو[3] مبارکباد دی ہے کہ ہم نے .... لیکن اصل بحث کے بارے میں ایڈیٹر[4] فی الحال اپنی رائے محفوظ رکھتا ہے۔ مہذب اللغات پر تنقید[5] کا حق تو ادا ہو چکا ہے اور یہ بات روشن ہو گئی ہے کہ یہ کتاب طاہر محسن صاحب کی نظروں میں کیسی ہے ...."

مذکورۂ بالا نوٹ پر ہم اپنی رائے فی الحال محفوظ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ خط کشیدہ الفاظ یا جملے ہم فی الحال سمجھنے ہی کی کوشش کر رہے ہیں اور شاید ہماری حیثیت کے دوسرے لوگوں کو بھی یہ سوچنا پڑ رہا ہو کہ کیا "اردو[1] کے سب اہم لغتوں کا وقار اس مضمون کی روشنی کے بعد ختم ہو گیا؟" اللہ جانے نور اللغات اہم لغتوں میں ہے یا کوئی معمولی اردو ڈکشنری ہے، اور وہ بھی اس روشنی کی زد میں آ گیا یا باقی ہے۔ نیز

"ہم[2] نے "اس بحث کو کیوں چھیڑا"، نیز "مضمون[3] کی کامیابی پر مضمون نگار کے بجائے صرف پبلشر کو کیوں مبارکباد پیش کی گئی"۔ نیز[5] "ایڈیٹر[4] فی الحال اپنی رائے محفوظ کیوں رکھتا ہے"۔ جبکہ اس کی نظر میں "تنقید[6] کا حق ادا ہو چکا ہے"۔

یوں تو اس نوٹ کا ہر فقرہ دریائے خیال میں تلاطم پیدا کرنے والا ہے لیکن مبارکباد کی شہنائی نے تو کان بھر دیے، پھر اس کے بعد حق نقد کی ادائی کا سارٹیفکٹ گویا اپنی وصول شدہ مبارکباد میں اس کے اصلی حقدار کو شریک کرنے کے دھوکا دیا گیا ہے۔ بہر حال اس وقت اختصار پیش نظر ہے، اگر ضرورت پڑی تو پھر کبھی ان مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔

اب مضمون کا تیسرا اہم ترین جزو افہام و تفہیم کی غرض سے ہمارے سامنے ہے۔ غالباً لوگوں کا خیال ہوگا کہ زیر بحث مضمون کی گیارہ طویل قسطوں کے جواب میں کم و بیش اسی شد و مد کے ساتھ مؤلف مہذب اللغات بھی اخباری میدان میں رواں دواں دکھائی دے گا لیکن ہمارے لیے بیشتر وجوہ ایسے ہیں جن کی بنا پر ہم اپنے کو کسی طولانی بحث میں الجھانے سے مجبور ہیں۔ معمولی رد و قدح بھی طبیعت پر بار ہے۔ وقت اور صفحات میں گنجائش نکالنا ہمارے لیے بہت دشوار ہے۔ صرف مہذب اللغات کے ہمدردان و سرپرستان خصوصی کی خاطر سے حسب ضرورت چند صفحے لغت کے مقدمے ہی میں شامل کیے جا رہے ہیں اخبار کے واسطے سے اظہار خیال میں خوف ہے کہ ہمارے احباب سے اگر ہم کو مبارکباد کے قابل سمجھا تو وہ (مبارکباد) ہم تک نہ پہونچ سکے گی لہٰذا یہ کام اگر کوئی دوسرا کر سکے گا تو کرے گا۔ جہاں تک ہمارے ذاتی جذبات کا تعلق ہے ہم اس مسئلے میں کچھ بھی کہنا نہیں چاہتے تھے۔ اول تو اس لیے کہ ورثے میں بزرگوں سے ملا صبر کا جادہ اللہ نے دی قوت برداشت زیادہ ــــ
دوسرے اس لیے کہ جو کچھ فاضل مضمون نگار نے سعی فرمائی ہے اس کو ہم اعتراض ہی نہیں کہہ سکتے لہٰذا جواب کی ضرورت ہی نہیں پائی جاتی، البتہ یہ خیال بھی ہے کہ نفسیاتی اصول سے وہ حضرات جو پیش نظر انقلابات میں بقائے اردو کے مشکلات کو سمجھ لیے ہیں، موقع شناسی کے پیش نظر اس موقع پر ہماری بات ہماری زبان ہی سے سننے کے منتظر ہوں گے لہٰذا اُن کے اطمینان کی غرض سے ہم نے اس زیر بحث مضمون سے جو کچھ سمجھا اور جو نتیجہ نکالا ہے وہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

زیر بحث مضمون کی (ایک صفحے میں آٹھ کالم رکھنے والے روزانہ اخبار کی سطروں کے حساب سے) کم و بیش دس ہزار سطروں پر نظر کرنے کے بعد ہم صرف اس نتیجے تک پہونچ سکے کہ یہ مضمون خود نویس کی رائے سے عوام الناس کی رائے تک بڑی محنت و جانکاہی سے تیار کیا گیا ہے۔ لیکن عارفانِ طرزِ تحریر و خبرداران مافی الضمیر کے اصول تحقیق و تشریح پر عمل کرنے کے بعد یہ بات ظاہر ہوئی کہ اس پرشوق خامہ فرسائی میں پرخلوص ادبی خدمت کا دخل کم ہے، مزید برآں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باطنی مصالح کی تحریک سے وہ جذبہ حسرت جو دل کی رگوں میں عرصے سے خون کے ساتھ چکر کھا رہا تھا موقع پا کر قلم حیرت رقم کی معرفت کاغذ تک پہونچا اور وہاں ہزاروں بے خبروں میں پھیل کر اہل خبر کی رہنمائی پر آمادہ ہوا ہے۔

کسی تنقیدی مضمون میں عام طور پر ایک تو وہ نقد و تبصرہ ہوتا ہے جو کسی مضمون، کسی بحث یا کسی کتاب پر علمی حیثیت سے کیا گیا ہو، اور وہ تبصرہ یا تنقید اگر کامیاب ہو جائے تو اُس کا اثر اُسی مضمون یا کتاب تک محدود رہتا ہے لیکن ایک دوسرا جزو اس تنقید میں یہ بھی شامل ہو جایا کرتا ہے کہ نقاد کا جوش نقد مضمون یا کتاب کی حد سے گزر کر اُس کے مصنف یا مؤلف کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور اگرچہ یہ جزو صاحبان تہذیب کی نظر میں ایک حد تک مذموم و معیوب سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس آئینے میں خود نمائی کا چہرہ صاف چمکتا دکھائی دیتا ہے۔ پھر بھی کوئی نقاد اس سے اپنے کو مشکل ہی سے بچا سکتا ہے۔ بہر حال اس زیر بحث مضمون میں یہ دونوں جزو اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ فگن ہیں اور ہم اس کشمکش میں پھنسے ہوئے ہیں کہ اگر وکالت پیشہ حضرات کا یہ مقولہ یا علیہ پیش نظر رکھیں کہ "ثبوت پھانس اور صفائی بانس" تو ایسی صفائی ہمارے دوسرے اہم کاموں کا صفایا کر دے گی۔ بنا برآں اگرچہ ہم اپنے لغت کی حمایت میں اپنی صفائی پیش کرنے کا ارادہ مستحکم رکھتے ہیں پھر بھی پھانس کا جواب بانس سے دینا ہمارے لیے بہت مشکل ہے، البتہ ہم میں جتنی سکت، قلم کو جتنی فرصت اور کاغذ میں جتنی وسعت ہو گی اُسی لحاظ سے ہماری صفائی

ا

بھی مسل کا پیٹ بھرے گی۔

زیرِ بحث مضمون کے مقابلے میں اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے ہم نے اس مضمون کے تین ٹکڑے کیے ہیں۔ اور ہر ایک ٹکڑے میں ایک ایک قسم کی چند چند منتخب باتیں جمع کی ہیں۔ چنانچہ پہلا ٹکڑا اُن باتوں سے متعلق ہے جو فاضل مضمون نگار نے مہذب اللغات کو ناقابلِ توجہ قرار دینے کے لیے پیدا کی ہیں اور انھیں باتوں کی طرف یہاں ہم اہلِ ذوق کی توجہ کے خواستگار ہیں۔ دوسرے ٹکڑے میں اُن ادبی نقش ونگار کی تصویر ہے جو فاضل مضمون نگار کی نمائشِ زورِ قلم ہیں اور چونکہ ہم تنہا اُن کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں لہٰذا اہلِ ادب کی خدمت میں پیش کرکے اُن کے مشورے سے سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تیسرا ٹکڑا اُن اشارات وخطابات پر مشتمل ہے جو مؤلف مہذب اللغات کے شیشۂ دل کو غبار آلود کر دینے کی غرض سے جگہ جگہ شامل کیے گئے ہیں، اُن کی نقاب کشائی کرکے ہم حق شناسانِ تہذیبِ قدیم سے اپنی طاقتِ صبر وقوتِ برداشت پر داد طلب ہیں۔

اس مضمون میں جو کچھ کہا گیا ہے اُس میں سے وہ باتیں جو مہذب اللغات کے خلاف الگ الگ قسطوں میں وارد ہوئی ہیں، اور جن کے مجموعے کو ہم نے اوپر پہلا ٹکڑا اپنایا ہے، اُن کا انتخاب ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ یوں تو فاضل مضمون نگار صاحب شاید مہذب اللغات کے وجود ہی سے بیزار ہوں لیکن فی الحال جو وجوہِ بیزاری معرضِ تحریر میں آئے ہیں اُن میں سب سے زیادہ واضح یہ ہے کہ نور اللغات کے مقابلے میں مہذب اللغات میں "وسعت پسندی" بہت زیادہ ہے چنانچہ اس سلسلے کے متعدد مقامات ہم نے دوسروں کے لیے چھوڑ دیے ہیں۔ یہاں صرف ایک معانی خیز جملہ ملاحظہ ہو لفظ "تحریر" کی مہذب اللغات میں دی ہوئی تشریح سے بیزار ہو کے فرماتے ہیں "آپ غور کریں صاحبِ مہذب اللغات کی 'تحریر' اُس کے معانی اور وسعت پسندی کو اور صاحبِ نور اللغات کی ہمہ گیر کفایت شعاری کو باوجود 'تحریر' کے عربی معانی لکھنے کے گیارہ معنی اور دیے ہیں۔ مزہ یہ ہے کہ جگہ مہذب اللغات ہی نے زیادہ گھیری اور یہی اس کا منشا ہوا کرتا ہے۔ اللہ کرے صاحبِ مہذب اللغات کی تحریروں میں اور زیادہ وسعت ہو، اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ دنیا سے اور خاصکر ہمارے صوبے سے انصاف پسند ہستیاں اٹھ گئیں۔"

کئی جملوں سے مرکب اس جملے میں ہماری وسعت پسندی کو ناپسند کرنے پر اگر ہم اپنی تحریر کے بست وکشاد کو اپنی مصلحت کا پابند ظاہر کریں اور رائے زنی کو مداخلت بیجا قرار دیں اور کہیں کہ ؎ نمی دانم ز منع گریہ مطلب چیست ناصح را ؛ دل از من دیدہ از من آستیں از من کنار از من۔ تو غالباً بے محل نہ ہوگا۔ یعنی اگر ہم آپکی محفل میں پیر پھیلا کے بیٹھتے تو بے شک آپ کو ٹوکنے کا حق تھا لیکن جب ہم اپنے گھر میں ٹانگیں پھیلا کے لیٹیں تو آپ کو روکنے کا کیا حق ہے، اپنے گھر میں ہمارے پاؤں پھیلانے میں نہ کسی کی ذلت ہے نہ کسی کا نقصان، پھر آپ غور کریں کہ فراخ دلی، فراخ دستی، دوربینی، وسیع النظری وغیرہ سبھی مقامِ مدح میں استعمال کیے جاتے ہیں اور آج تک کسی نے ان الفاظ کی وسعتِ معنی سے بیزاری ظاہر نہیں کی البتہ دریدہ دہنی میں وسعتِ دہن جس طرح ہر مہذب انسان کو ناپسند ہے اسی طرح ہم کو بھی۔

مذکورۂ بالا عبارت میں ہم نے مہذب اللغات کی وسعت پسندی سے فاضل مضمون نگار کی بیزاری کا نمونہ پیش کیا ہے اب ہماری اختصار پسندی سے بھی ان کی بیزاری ملاحظہ ہو۔

لفظ 'پدمنی' کی تشریح میں ہم نے نور اللغات کی نقل نہیں کی اور یہ نہیں لکھا کہ یہ پدم سے نکلی یا پیدا ہوئی ہے، نیز ہم نے یہ بھی نہیں لکھا کہ "ہندوستان کی ایک مشہور رانی کا نام" بھی تھا۔ چنانچہ فاضل مضمون نگار کو مہذب اللغات میں جب یہ معنی نہیں ملے تو حسبِ معمول ان کو غصہ آگیا اور نور اللغات کے باب فضائل میں گنجائش اضافہ پاکر بے ساختہ کہہ گزرے کہ "نور اللغات میں اس پدمنی کے ایک 'معنی' اور لکھے ہیں (ہندوستان کی ایک مشہور رانی کا نام) معلوم نہیں صاحبِ مہذب اللغات نے اس کو کیوں نظر انداز فرمایا۔"

فاضل مضمون نگار اگر اب تک نہیں سمجھے تو اب سمجھ لیں کہ ہم نے "اس پدمنی کے ایک معنی" "کسی رانی کا نام" نہیں سمجھے تھے (اور نہ آج سمجھتے ہیں) اس لیے اپنے لغت میں اس داخلے کو ممنوع قرار دیا۔ ہم نے اُن ناموں کو جن کا اردو ادب سے دور کا لگاؤ بھی نہیں ہے صرف خاص

۲

کی فہرست میں رکھا ہے اس لیے وہ اپنے مقام پر ہیں اور وہیں رہیں گے۔ یہاں اس نقل کفر سے مطلب یہ ہے کہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ ہماری وسعت پسندی بھی کسی کو ناپسند ہے اور اختصار بھی ناگوار ہے گویا ہمارے تحریری وجود ہی سے بیزاری ہے جس کا جواب دینے کے بجائے ہم کو صرف راہ استقامت تلاش کرنا ہے اور بس۔

اب ہماری ترتیب کا دوسرا ٹکڑا جو بقول خود "فاضل مضمون نگار کی نمائش زور قلم" کے سوا کچھ نہیں ہے، پھر بھی ایک دلچسپ ادبی ڈرامہ ضرور ہے جس کے ہر ہر ڈراپ میں چارلی چپلن کے صورت سے زیادہ ہنسانے والی باتیں ملیں گی، محققان ادب کی خدمت میں بغرض تشہیر تحقیق جدید پیش کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ فاضل مضمون نگار کی نظر میں بہت سی باتیں مہذب اللغات میں کمی کے ساتھ پیش کی گئی ہیں اُن میں سے ایک "تحقیق لفظی" ہے۔ مہذب اللغات کے اصول بیان کی تفصیل کو اس وقت ملتوی کر کے نور اللغات کی تقلیدی تحقیق کے ثبوت میں پچاسوں لفظوں میں سے صرف ایک لفظ یہاں پیش کی جارہی ہے جس پر سے اہل فن غور کریں اہل ادب غور کریں ؛ جن کو اردو سے علاقہ ہے وہ سب غور کریں ـــــ اور ہم کو یہ سمجھائیں کہ نور اللغات نے لفظ 'بدن' کو عربی لکھ کر 'سنسکرت میں وَدَن' لکھ دیا تو اس ودن کے معلوم ہو جانے سے اردو کے 'بدن' پر کیا اثر پڑا۔ اس لیے کہ عربی کا بدن اور سنسکرت کا ودن دونوں الگ الگ ہیں نیز ایک سے دوسرے کا کوئی رشتہ بھی واضح نہیں کیا گیا ہے۔ فاضل مضمون نگار نے اس تحقیق کا ماخذ کتاب فروق کو بتایا ہے اور نمبر ۱ میں سنسکرت کے معنی دہانہ، مکھڑا لکھ کر ہندی کے معنی انگ، سارا بن اور جسم بتائے۔ لیکن یہاں تک جو کچھ کہا گیا وہ اردو میں مستعمل لفظ 'بدن' کے لیے اگرچہ کوئی نفع بخش بات نہیں تاہم نقصان دہ بھی نہیں۔ اس کے بعد نمبر ۲ میں کہا ہے کہ فارسیوں نے پورے جسم کو سر سمیت بدن کہا ہے، لیکن ہم یہ اس وقت مانیں گے جب دو ایک مثالیں فارسی کلام میں مل جائیں۔ نمبر ۳ میں ارشاد ہوا ہے کہ اردو میں بے اضافت بولتے ہیں، اس نمبر کے بارے میں ہماری عرض ہے کہ اگر اس کا مفہوم کسی کی سمجھ میں آجائے تو ہم کو مطلع کر دے تاکہ ہم بھی اس کے متعلق کوئی رائے دے سکیں تاہم اس وقت تک کے لیے اس کو بہ ذاتہٖ یا بہ امر فضول ہی میں درج رہنے دیجئے۔ اس کے بعد جس تحقیق یا تقلید پر فاضل مضمون نگار کو ڈی لٹ کی سند ملنی چاہیے وہ سنیے لیکن لکھنؤ کے اہل ادب سے نہ کہیے گا ورنہ وہ اپنا سر پیٹ لیں گے۔ سنیے، تحریر فرمایا ہے کہ (بدن کے معنی اردو میں) "کنایتہً شرم والی چیز، اندام نہانی، خصوصاً بیگمات لکھنؤ بدن کا استعمال اندام نہانی کے معنی میں کرتی ہیں"۔ اہل لکھنؤ کے مذاق شناس حضرات شاید اس فاضلانہ تحقیق کو پڑھنا تو کیا، سننا بھی پسند نہ کریں گے۔ ہماری تو سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ اس تحقیق پر خطاب کے لیے الفاظ کہاں سے لائیں۔ نرم سے نرم الفاظ میں ہم اتنا ہی کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ محقق و مقلد دونوں چار سو بیس ہیں۔ اس کہنے کے بعد دست بستہ گزارش ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ صرف اتنا کام اپنے ذمے رکھیے کہ نور اللغات کو سامنے رکھ کے مہذب اللغات کا "مقابلہ و موازنہ نہ کرا کے" چھپواتے رہیے لیکن الگ سے نہ کچھ کہیے نہ لکھیے، اہل لکھنؤ کا خون کھولانے سے کیا فائدہ ہے۔ بھلی بھلی دو چار باتیں سنا کے دل کا بخار نکال لیجیے لیکن جھوٹے اور رکیک الزام نہ لگائیے۔ صاحبان تہذیب تو کبھی بغیر سمجھے منہ سے (بدن) کہتے بھی نہیں، اور اگر کبھی قلم سے نکل گیا کہ ع رستم کا بدن زیر کفن کانپ رہا ہے تو میدان ذم میں سو برس تک لوگوں کا کھیل بن گیا حالانکہ دنیا نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ یہ سہو ان لوگوں پر عائد کیا جارہا ہے جن کے کان بازاری زبان سے آشنا ہی نہ تھے ورنہ ایسا سہو تو معمولی استعداد کے آدمی سے گفتگو میں بھی نہیں ہوتا چہ جائیکہ نظم میں۔ یہ بازاری زبان ہے اور مرد کے "اندام نہانی" کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ تحقیق دوسروں سے بیان کرنے کے قابل نہیں بلکہ مضحکہ خیز ہے: بیگمات لکھنؤ کے کان بازاری زبان سے نہ واقف ہوتے تھے نہ آج ہیں۔ آج تک لکھنؤ کے شریف گھروں میں اس لفظ کا استعمال ہے ہی نہیں۔ قدیم تہذیب کے گھروں کی عورتیں پنڈا دھوتی ہیں، بدن نہیں دھوتیں۔ ان کے پنڈے میں درد ہوتا ہے کبھی بدن میں درد نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ستم بالائے ستم ملاحظہ ہو کہ اپنے تحقیقی اندام نہانی کی تائید میں میر حسن کا شعر تحریر فرمایا ہے۔ لبوں سے ملے لب دہن سے دہن ؛ دلوں سے ملے دل بدن سے بدن ؛ اس شعر پر نظر کرنے کے بعد کوئی مذاقِ شعر رکھنے والا انسان کیا ان معنی کو قبول کر سکتا ہے جو فاضل مضمون نگار نے پیش کیے ہیں۔ یہاں ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اگر کوئی محققِ زبان مذکورہ شعر کے دونوں بدنوں سے عورت و مرد دونوں کے پوشیدہ حصۂ جسم مراد لیتا ہے تو اس کو ضرور اپنا

ایک لغت علیحدہ تیار کرنا چاہیے اور شاید اسی جدت آفرینی و بدعت پسندی نے فاضل مضمون نگار کو ایک نیا لغت پیش کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ بہرحال اس نازک خیالی کا فیصلہ صاحبان علم خود ہی کرلیں۔

اس کے بعد چوچی کے معنی عورتوں کے سینے کے تحریر فرمائے گئے ہیں اور سند میں یہ شعر دیا ہے ؎ جھک جھک کے بدن چرا تی آئیں :: رک رک کے قدم بڑھاتی آئیں۔ لیکن اب ہمارے پاس تفصیل کی گنجائش بہت کم ہے لہٰذا اہل نظر خود ہی عالم، فاضل، محقق وغیرہ کی ڈگریاں اُس شخص کو کیوں نہ عطا فرمائیں جس نے "بدن چرا تی آئیں" میں بدن کے معنی عورت کا سینہ تحقیق کر کے دنیا کو ایک نیا کھلونا دیدیا۔ افسوس ہے کہ اردو کو سسکتا دیکھ کر اطبائے ادب اس کا علاج کرنے کے بجائے اس کا گلا گھونٹنے پر آمادہ پائے جا رہے ہیں۔ بدن چرانا بجائے خود مستقل محاورہ ہے اُس میں سے 'بدن' خود ساختہ معنوں میں لے لینا اور چرانا کے لفظی معنی اُس میں شامل کر کے زبان ساز بننے کی ہوس مٹانا حد ہے ابلہ فریبی کی۔

یہاں تک پہونچنے کے بعد ہم اس پس و پیش میں ہیں کہ مافی الذہن جملہ مطالب کو کس طرح یہاں پیش کردیں کیونکہ اب ہمارے پاس کم و بیش صرف ایک صفحہ باقی ہے اور مضمون اگر تفصیل سے پیش کیا جائے تو اُس کے لیے سو صفحے درکار ہیں لہٰذا نہایت معذرت کے ساتھ ہم جو کچھ عرض کرسکتے ہیں وہ بہت ہی اختصار کے ساتھ بلکہ اشارتاً گزارش کر رہے ہیں۔

فاضل مضمون نگار نے اپنے اسی مضمون میں تحریر فرمایا ہے کہ "بقول شخصے اب ہم بھی لغت ڈالیں گے کیونکہ اس سے آسان کوئی کام نہیں ہے اور اس کا نام عسکر اللغات رکھیں گے۔" ہمارا خیال ہے کہ لغت لکھنے کی دھمکی سے فاضل مضمون نگار کو گمان ہوگا کہ ہمارے ہاتھ پاؤں پھول جائیں گے یا ہمارے خیالات میں انتشار پیدا ہو جائے گا لیکن زیر بحث مضمون کو پڑھ لینے کے بعد ہم کو مذکورہ بالا جملے کے آخری ٹکڑے سے تو البتہ خوشی نہیں ہوئی کیونکہ جو نام اس مجوزہ لغت کا تجویز کیا گیا ہے وہ کسی حد تک ناجائز ہے اس لیے کہ اس نام پر ایسا نہ ہو کوئی واقف کار کہہ دے "پرائے باپ کو اپنا باپ بنانا" نہ شرعاً جائز ہے نہ عرفاً پسندیدہ۔ تاہم لغت لکھنے کے خیال کی ہم پُرزور تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی زبان کے لیے آپ کا لکھا ہوا لغت ہی حلال مشکلات ثابت ہو سکتا ہے مہذب اللغات کی اور آپ کی زبان میں زمین آسمان کا فرق ہے اور ہم نہ آپ سے زبان لڑا سکتے ہیں نہ اپنی زبان بدل سکتے ہیں۔

معیار ادب کو عزیز رکھنے والے اور ادب کا کھرا کھوٹا پرکھنے والے ذرا غور فرمائیں "نور اللغات کا اصلی کارنامہ الفاظ کی تذکیر و تانیث، اُس کی اصل تک پہونچنا اور اس کے لیے اساتذہ کی کتابوں کا کھنگالنا ہے۔" لکھنؤ کے باہر والے حضرات بھی فیصلہ فرمائیں کہ یہ "کھنگالنا" یہاں کس حد تک صحیح ہے۔ زرہ کا تلفظ آپ ہم کو زَرَہ (بفتح را) تعلیم دے رہے ہیں۔ آپ دست کی بحث میں آپ غُسالہ کی جگہ ہم کو غسّالہ (بہ تشدید سین) پڑھا رہے ہیں۔ "بحالی" کا املا آپ نے "بہالی" مقرر کر دیا ہے۔ "گریز" کو آپ مذکر بولتے ہیں اور ہم مؤنث ہی سمجھتے ہیں۔ "فہم" آپ کے نزدیک مؤنث ہے ہمارے نزدیک مذکر۔ ہم "فرد" کو مؤنث بولتے ہیں آپ مذکر۔ آپ "رنگت" کی ت، کو لمعنی مصدری ثابت کرنا چاہتے ہیں اور قواعد کے ماہرین آپ کی پیشکش کو رد کر رہے ہیں۔ آپ مہذب اللغات کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ "ہندی سے اپنے مقدور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔" اور لکھنؤ کے اہل زبان اس "اپنے مقدور" کے صَرف کو جہل زبانی تصور کرتے ہیں۔ آپ 'تلاشی' کے معانی جھاڑا لکھتے ہیں اور اہل لکھنؤ کو ایسے معنی سے گھن آتی ہے۔ آپ "زبان کے رسیا" بولتے ہیں، لکھنؤ والے اس کو غیر فصیح سمجھتے ہیں اور فصحاء کی تحریر میں ہونا بے ادبی جانتے ہیں۔ "گھامڑ" آپ کی زبان میں صَرف حسین ہے اور فصحاء کی تحریر میں گالی کے برابر ہے۔ آپ "حاصل محصول" بولتے ہیں اور لکھنؤ والے (تحصیل وصول) "حاصل حصول" بولتے ہیں۔ آپ جہاں چاہے "خدانہ کردہ" بول جاتے ہیں اور لکھنؤ کے زبان داں "خدانا کردہ" فصیح سمجھتے ہیں اور خدانا کردہ وخدانخواستہ کے محل صَرف کو بھی پہچانتے ہیں۔ آپ تنور کو "روٹی پکانے کا مقام" بتاتے ہیں اور لکھنؤ میں روٹی پکانے کا مقام باورچی خانہ کہلاتا ہے۔ طنبورہ میں آپ کی تحقیق کی بنا پر ایک تار ہوتا ہے حالانکہ اُس میں بڑے بڑے چار تار ہوتے ہیں اور چاروں یکے بعد دیگرے برابر آواز دیتے ہیں۔ آپ "تھڑدلا" عورتوں کے سر تھوپ رہے ہیں حالانکہ عام طور پر مردوں کی زبان زد ہے۔ نیز اس کے معنی "کم ظرف" تو آپ کے لغت ساز ہونے کا سرٹیفکٹ ہے۔ لکھنؤ کی بیگمات پر پینے کے تماکو کو تماکو لکھنے کا الزام بھی افترا پرداز کی

ہے۔ "آپ ٹھنڈے دل و دماغ" کے ساتھ پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں، لکھنؤ والے صرف "ٹھنڈے دل" سے سوچتے ہیں، غور کرتے ہیں اور اسمیں دماغ نہیں لگاتے۔ آپ "ہڑ" لکھتے ہیں ہم "ہَٹ" کہتے ہیں آپکی زبان میں گھر ہے ہماری زبان پر گُھر ا ہے۔ آپ کی زبان میں پایل کے معنی "تیز چلنے والی ہتھنی" اور "بانس کی سیڑھی" بھی ہیں لیکن اردو داں حضرات ان معنوں سے نہ ابھی تک واقف ہیں نہ آئندہ قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے "نسب نامہ" کا املا "نصب نامہ" قرار دے لیا ہے اور یہ ترمیم اہل علم کو نامنظور ہے۔ آپ نے لغتوں کے نام تو گنوائے لیکن جب لکھنے بیٹھے تو اُن کے ٹائٹل پر بھی نظر نہ کی اور عربی کا لغت قیاس کر کے "غریب منتھی الارب" کو "منتھی العرب" لکھ دیا اور یہ نہ خیال کیا کہ لوگ اسکو اسی طرح سے لکھنے لگیں گے اور اہل علم کی نظر میں جاہل سمجھے جائیں گے۔ پھوک کی مثال میں آپ "گلوری کا پھوک" فرماتے ہیں، اہل لکھنؤ کی اُردو میں اس کو صرف "اُگال" کہتے ہیں تننا کے سلسلے کی مثال میں لکھا ہے "طول پکڑنا جیسے مقدمہ تننا" نیز سزا یاب ملزم کے لیے "وہ چار برس کو تن گیا"، لیکن یہ تصرفات کسی قانونی ڈکشنری میں ہوں گے جن تک صرف نور اللغات کی رسائی ہو سکتی ہے، لکھنؤ کے اہل زبان اپنی زبان میں اس مداخلت بیجا کو ہرگز گوارا کرنے پر تیار نہیں۔ مہذب اللغات نے تعقیب کے معنی "عقب میں لانا" لکھے اُس میں آپ کو ذم کا پہلو دکھائی دیا حالانکہ کسی کو اس فیصلے سے اتفاق نہیں ہے تاہم بار یک بین ادباء ملاحظہ فرمائیں کہ فاضل مضمون نگار اسی مضمون کی قسط دہم کی پہلی سطر میں تحریر فرماتے ہیں کہ "سب سے پہلے ناظرین کرام کو یہ دکھانا چاہتا ہوں" چنانچہ اس جملے کے بعد کیا اردو داں حضرات ہماری تائید میں یہ فیصلہ نہ کریں گے کہ فاضل مضمون نگار ذم کی شناخت میں ابھی کچے ہیں یا اگر عالم ہیں تو عالم بے عمل۔ مہذب اللغات میں ہم نے "تقدیر پھوٹنا" کے معنی "قسمت کا بگڑ جانا" لکھے تو اسلیے غلط قرار دیا گیا کہ چونکہ "تقدیر پھوٹنا" لازم ہے لہذا معنی میں "قسمت کا بگڑنا" ہونا چاہیے۔ متعدی کیوں لکھا گیا۔ ایسا ہی مخوطہ ادھیانا اور ادھیا جانا میں بھی کھایا ہے اور ادھیا جانا کو ادھیانا کا متعدی المتعدی لکھا ہے۔ حالانکہ نہ "بگڑ جانا" متعدی ہے نہ "ادھیا جانا" متعدی المتعدی۔ کسی اُردو گرامر جاننے والے ادیب سے سمجھ لیجیے ورنہ آپ کے مقلدین راہ ادب سے بالکل گمراہ ہو جائیں گے۔

اب ہم بہ مجبوری تابوت، تسلیم، توبہ، تعزیہ، تمازت، تعویذ اور اس کا مادّہ مع معنی، تابوت اور اس کا مادّہ مع معنی، لغت کا استعمال، تالیفِ لغت کے اُصول وغیرہ وغیرہ کو کسی آئندہ موقع کے لیے ملتوی کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ آپکے تحریر کردہ مصرع "جو احمق در جہاں باقیست مفلس کس نمی ماند" کا جواب اور "خاص کر ہمارے صوبے سے انصاف پسند ہستیاں اُٹھ گئیں" اس اہل ناشناسی ظاہر کرنے والے جملے کا مفہوم مع اصلاح خیال بھی پیش کر دیں گے۔ فی الحال اس شعر پر اکتفا کرتے ہیں ؎

گر نہ بیند بروز شپّرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

آخر میں ہم اپنے لغت کے سرپرستوں کی فہرست میں ایک قابل فخر اضافے کا اعلان کرنے کی مسرت حاصل کرنا چاہتے ہیں یعنی صاحب گورنر بہادر صوبۂ بہار بالقابہ جن کی ادب دوستی ہمارے لغت کے حق میں سرپرستی کی ضامن بن گئی ہے۔ آپ کے گرانقدر دورِ حیات کا بیشتر حصہ سیاسی کارناموں اور فلاح عوام کے کاموں میں صرف ہوا ہے۔ آپ کا اسم گرامی شری دیو کانت بوروواہ ہے۔ آپ آسام کے مشہور شہر بروگڑھ میں ۲۲ فروری ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم کے بعد وکالت کا امتحان پاس کیا۔ ملک کی تحریک آزادی کے سلسلے میں تین مرتبہ قید فرنگ کے مصائب برداشت کیے۔ کبھی تفریحاً، کبھی حکومت کے کاموں سے کبھی کسی وفد کے ممبر کی حیثیت سے آپ نے دنیا کے مختلف ممالک مثلاً آسٹریلیا، انڈونیشیا، ملایا، سیام، ویٹ نام، روس، جرمنی، زیکوسلوکیا وغیرہ کا سفر کیا ہے۔ آپ کو علم تاریخ اور ادب سے خاص دلچسپی ہے۔ آسامی زبان میں ایک نظم کی کتاب بھی شائع کی ہے۔ علمی مطالعہ وجہ دلبستگی اور شغل باغبانی علاج دل خستگی ہے۔ یکم فروری ۱۹۷۱ء سے صوبہ بہار کی گورنری کے معزز و ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔

میں مہذب اللغات کی اس آٹھویں جلد کو باجازت خاص عالیجناب معلی القاب ہز اکسلنسی دیو کانت بوروواہ گورنر بہار کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں۔

ستمبر ۱۹۷۲ء

سید محمد میرزا مہذّب عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہذب اللغات

جلد ہشتم

عَامُ الفِیل :- (بضم میم وکسر فا ویائے معروف) وہ سال جس سال ابرہہ بادشاہ حبش نے خانۂ کعبہ پر چڑھائی کی تھی۔ یہ واقعہ ۵۷۰ء کا ہے۔ چونکہ ابرہہ ہاتھی پر سوار ہو کر آیا تھا اور اہلِ عرب نے اُس سے قبل ہاتھی نہ دیکھا تھا، نیز اس لیے کہ بڑے بڑے ہاتھیوں کو چھوٹے چھوٹے پرندوں نے ننھی ننھی کنکریوں سے بحکم خدا تباہ کر کے خدا کے گھر کو بچا لیا تھا اس لیے اس واقعہ کو ہاتھی کی طرف منسوب کیا گیا اور اسی لیے سنہ عام الفیل کہا گیا۔ عربی ترکیب، رائج۔

محلِ صرف :- رسولِ اسلامؐ کی ولادت سنہ عام الفیل میں ہوئی۔

قولِ فیصل :- یہ واقعہ آنحضرتؐ کے دادا جناب عبدالمطلب بن عبد مناف کے زمانے میں ہوا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ ابرہۃ الاشرم یمن کا عیسائی بادشاہ تھا اس میں مذہبی تعصب بے حد تھا۔ خانۂ کعبہ کی عظمت و حرمت دیکھ کر آتشِ حسد سے بھڑک اُٹھا اور اس کے وقار کو گھٹانے کے لیے مقام "صنعا" میں ایک عظیم الشان گرجا بنوا دیا۔ مگر اس کی لوگوں کی نظر میں خانۂ کعبہ والی عظمت نہ پیدا ہو سکی تو اس نے خانۂ کعبہ کو ڈھانے کا فیصلہ کیا اور اسود بن مقصود حبشی کے زیرِ سرکردگی ایک عظیم الشان لشکر مکہ کی طرف روانہ کر دیا۔ قریش، کنانہ، خزاعہ اور ہذیل پہلے تو لڑنے کے لیے تیار ہوئے لیکن لشکر کی کثرت دیکھ کر ہمت ہار بیٹھے اور مکہ کی پہاڑیوں میں اہل و عیال سمیت جا چھپے۔ البتہ عبدالمطلب اپنے چند ساتھیوں سمیت خانۂ کعبہ کے دروازے میں جا کر کھڑے ہوئے اور کہا کہ مالک تیرا گھر ہے اور صرف تو ہی بچانے والا ہے۔ اسی دوران میں لشکر کے سردار نے مکے والوں کے کھیت سے مویشی پکڑے جن میں عبدالمطلبؑ کے بھی دو اونٹ تھے۔ الغرض ابرہہ نے حناطہ حمیری کو مکہ والوں کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہم تم سے لڑنے نہیں آئے۔ ہمارا ارادہ صرف کعبہ ڈھانے کا ہے۔ عبدالمطلب نے پیغام کا یہ جواب دیا کہ ہمیں بھی لڑنے سے غرض نہیں ہے اور اس کے بعد عبدالمطلب نے ابرہہ سے ملنے کی درخواست کی۔ اس نے اجازت دی، یہ داخلِ دربار ہوئے۔ ابرہہ نے پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور تخت سے اُتر کے ان کے ہمراہ فرش پر بیٹھا۔ عبدالمطلب نے دورانِ گفتگو میں اپنے اُونٹوں کی رہائی کا سوال کیا۔ اُس نے کہا کہ تم نے اپنے آبائی مکان "کعبہ" کے لیے کچھ نہیں کہا، اُنھوں نے جواب دیا۔ "اَنَا رَبُّ الاِبِل وَلِلبَیتِ رَبٌّ سَیَمنَعُہ" میں اونٹوں کا مالک ہوں اپنے اونٹ مانگتا ہوں۔ جو کعبہ کا مالک ہے اپنے گھر کو خود بچائے گا۔ عبدالمطلب کے اونٹ اُن کو مل گئے اور وہ واپس آ گئے اور قریش کو پہاڑیوں پر بھیج کر خود وہیں ٹھہر گئے۔ غرضکہ ابرہہ عظیم الشان لشکر لے کر خانۂ کعبہ کی طرف بڑھا اور جب اس کی دیواریں نظر آنے لگیں تو دھاوا بول دینے کا حکم دیا۔ خدا کا کرنا دیکھئے کہ جیسے ہی گستاخ و بے باک لشکر نے قدم بڑھایا مکہ کی غربی سمت سے خداوندِ عالم کا ہوائی لشکر "ابابیل" کی صورت میں نمودار ہوا۔ ان پرندوں کی چونچ اور پنجوں میں ایک ایک کنکری تھی، انھوں نے کنکریاں ابرہہ کے لشکر پر برسانا شروع کیں۔ چھوٹی چھوٹی کنکریوں نے بڑی بڑی گولیوں کا کام کر کے سارے لشکر کا کام تمام کر دیا۔ ابرہہ جو

محمود نامے سُرخ ہاتھی پر سوار تھا زخمی ہو کر یمن کی طرف بھاگا۔ لیکن راستے ہی میں واصل جہنم ہو گیا۔

(چودہ ستارے مؤلفہ نجم الحسن کراروی صفحہ ۱۲-۱۳)

عام پسند :- وہ چیز جو سب لوگوں کو پسند ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- گلزار نسیم بہت سی لغزشوں کے ہونے پر بھی ایسے مذاق والوں میں عام پسند ہو گئی

(رسالہ دلگداز۔ مارچ ۱۹۰۵ء)

عَامَّۃُ النَّاس :- عوام، ہر شخص، عام پبلک۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - عامۃ الناس خصوصاً غریب اور مظلوم طبقوں میں آج کل عبدالشرمانی صاحب کا نام کثرت احترام کے الفاظ سے لیا جاتا ہے۔ (رسالہ عالمگیر ...)

عَامِر :- (بکسر سوم) آباد، آباد کرنے والا۔ عربی، صفت، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- اُردو میں یہ لفظ کمی کے ساتھ ناموں میں استعمال ہوتا ہے۔

عَامِرہ :- مالا مال، بھرا پُرا، معمور، جیسے خزانۂ عامرہ۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- گل چیں سر پہ ہاتھ دھر کے روتا ہے، زندگی تک خزانۂ عامرہ میں داخل ہوتا ہے، باغبانوں کے گھر میں کہرام ہوتا ہے، سوکھے پتّوں کا ڈھیر بھونجوں کے ہاتھ نیلام ہوتا ہے۔ (فسانۂ عبرت)

قول فیصل :- حیدر آباد میں اس کا استعمال بکثرت ہے۔

عام طریقہ :- مروّجہ طریقہ، وہ دستور جو عام طور سے رائج ہو۔ اُردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :- وہاں کا یہ عام طریقہ ہے کہ ہر شخص عاشورے کے دن تعزیے جب دفن ہونے کے لیے جانے لگتے ہیں اُن کے ہمراہ توشے کی روٹی ضرور دیتا ہے۔

عام طریقے سے :- رواج میں داخل، زیادہ تر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- نذر عام طریقے سے میٹھی چیز پر دلائی جاتی ہے۔

عام طور سے :- بالعموم، عموماً۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ہدایت کے معنی اگرچہ مشہور دو ہی ہیں (۱) راہ دکھانا (۲) منزل مقصود تک پہونچانا اور مترجمین نے عام طور سے اس مقام پر معنی اول کو اختیار کیا ہے مگر حق یہ ہے کہ یہاں پر ان دونوں معنوں میں سے کوئی معنی صحیح نہیں ہیں۔

(کلام اللہ مترجمہ فرمان علی تفسیر سورۂ حمد صفحہ ۲ حاشیہ ...)

قول فیصل :- 'سے' کی جگہ 'پر' بھی ہے (یعنی عام طور پر) جیسے "عمر طبعی ایک سو بیس برسوں کے اندر ہوتی ہے جیسا کہ عام طور پر سمجھ لیا گیا ہے"۔

(رسالہ تنویر المشرق)

عام فہم :- سب کی سمجھ میں آنے والا، سہل آسان۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو سنائیں۔ بے نکلے ہوئے زبان سے فقط جنبش لب سے سامع سمجھ جائیں۔

(تقریظ ذوکاں عیار ترجمہ معیار الاشعار)

قول فیصل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "رشید کا رنگِ سخن اپنے نانا انیس کے اتباع میں صاف اور عام فہم ہے"۔ (حیات رشید صفحہ ۱۹۶)

عام کرنا ۱ :- پھیلانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔ ع

ہم ترا خلق میں غم عام کیے دیتے ہیں (مؤلف)

عام کرنا ۲ :- سب کے لیے وقف کر دینا کہ جو چاہے فائدہ اٹھائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حسنِ اخلاق کو یوں عام کیا کیا کہنا
قوم ممنون ہے وہ کام کیا کیا کہنا — صفی

عامل ۱ :- (بکسر سوم) عمل کرنے والا، کارکن، کاربند۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

واعظ شیریں بیاں جیسا پہ نہ خود عامل ہو تو
فائدہ منبر پہ ایسے وعظ فرمانے سے کیا — عزیز لکھنوی

قول فیصل :- عربی میں اس کے معنی ہیں ہاتھ سے کام کرنے والا، کارکن۔

عامل ۲ :- حاکم، شاہی عہدیدار، تحصیلدار، عمل دار، گورنر۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کشورِ دل میں نہیں نام کو اب صبر و شکیب
عشق نے لوٹ لیا پرگنہ عامل ہو کر — امیر

قول فیصل - قدیم زمانے میں اس کا استعمال کثرت سے تھا اب کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

عامل ۳ :- سیانا۔ جنّات یا بھوت پریت کا عمل جاننے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مسخر اک پری چہرہ ہو میرے شیشۂ دل میں
بھلا ہو عشق کا اس کی بدولت اب میں عامل ہوں (فرہنگ آصفیہ)

عامل ۴ :- عمل کرنے والا۔ وہ جو کسی عمل کی باقاعدہ زکوٰۃ دے۔ جیسے حزب البحر کا عامل، دعائے سیفی کا عامل۔ عربی۔ عاملوں وغیرہ کی اصطلاح۔

ذکر انساں کیا لگے خوش ہو کے کتے اڑاتے ہیں جب
پڑھ کے کس عامل نے پھونکی ہو چھری جلّاد کی — امیر

عامل ۵ :- مسمریزم کا عمل کرنے والا۔ عربی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- جب عامل معمولی سے طاقت ور ہو گا تو عمل کارگر ہو گا۔ (فرہنگ مصنفہ)

قولِ فیصل :- معنی ۳ میں بھوت، جن، پری کے اتارنے والے کو عام طور سے لکھنؤ کے عوام و خواص عامل کہتے ہیں۔ یہ تعویذ اور گنڈے وغیرہ دیتے ہیں جس پر جن آسیب وغیرہ ہو اس کو اپنے اس عمل تعویذ یا دعا وغیرہ سے اتارتے ہیں۔
معنی ۴ میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو جفر یا کسی عمل کو مکمل طور سے کرنے کے بعد اس کی زکوٰۃ دیتے ہیں یا اسی سے کام انجام دیتے ہیں
معنی ۵ جیسے مسمریزم والے کو عام طور سے عامل نہیں کہتے در اصل وہ بہ ذریعہ یا صنعت عمل کر کے کام کرتے ہیں۔

عاملانہ :- (بکسر سوم) عملی طور سے، فارسی، فصیح، رائج

اک روز دلبر سخن پہ بولے عاملانہ جب نظر
پھر تو جب دوسرے پہ چاہیئے کے جُھولا — عزیز لکھنوی

عام لوگ :- عوام، عوام الناس۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- عام لوگ کہا کرتے ہیں کہ درزی کا فن فلاں نبی نے نکالا اور لوہار کا فلاں ولی نے۔
(رسالہ تنویر المشرق۔ دسمبر ۱۹۰۰ء)

عاملہ :- (بکسر سوم) عامل بمعنی کام کرنے والا کی تانیث۔ عربی، رائج

قولِ فیصل :- اردو میں مجلس عاملہ کی ترکیب سے رائج ہے۔

عامل ہونا :- عمل کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محلِ صرف :- یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (عامل) ہیں اور یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔
(کلام اللہ مترجمہ فرمان علی سورۂ بقر صفحہ ۲ آیۃ ۵)

قولِ فیصل :- اثباتی اور منفی دونوں صورتوں میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

واعظ شیریں سخن جس پر نہ خود عامل ہو تو
فائدہ منبر پہ ایسے وعظ فرمانے سے کیا — عزیز لکھنوی

عاملی :- (بکسر سوم) گورنری۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

کسی کی ملکِ اطاعت میں عاملی نہ چلی
فسادِ نفس رہا انتظام ہو نہ سکا — بحر

عام میں :- علانیہ، کھلم کھلا، سب کے سامنے، سب لوگوں میں۔ اردو

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ ایسے محل پر "عوام میں" بولتے ہیں۔

عامّہ :- ۱ (تشدید سوم) منسوب بہ عام۔ ۲ مشہور، عام کل۔ عربی، صفت، فصیح، رائج

محلِ صرف :- بیشتر سادہ کشمیری یا کابلی و قندھاری و کراتی۔ احیاناً کوئی عامہ اہلِ ایران میں سے ہو تا تا کہ غلطی سے ایران میں سے بھی کوئی ہوگا (عود ہندی)

قولِ فیصل :- رائے عامّہ وغیرہ کی ترکیب سے زیادہ بولتے ہیں۔

عامّۂ خلائق :- عام لوگ، سب لوگ۔ فارسی ترکیب، رائج

محلِ صرف :- آپ کی غیرت اس بات کی متقاضی نہ ہوتی کہ اس کے کپڑے سے لیے جائیں اور عامّۂ خلائق کی نگاہ میں بے پردہ رسوا ہو۔

عام ہونا :- ہر ایک کے لیے ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تربیت عام تو ہے جوہرِ قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گِل ہی نہیں — اقبال

قولِ فیصل :- پر (پہ) کے اضافے کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے۔

نہیں کوئی ایسا جو ناکام ہو — اسیر
زمانے پہ بخشش تری عام ہو (مدائح الفضائل)

اب پر (پہ) کی جگہ "میں" زبانوں پر ہے۔

عامی :- ۱ ۔ عام کی طرف منسوب، عام جاہل آدمی۔ فارسی، صفت

دیکھو کہ ہو ایک شخص عامی
آمادہ پئے نمک حرامی — (صفی)

قولِ فیصل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دور کرے گا جہل کی خامی
خاص ہو کوئی یا ہو عامی — عزیز

عربی میں تشدید میم ہے۔ عامّہ کی طرف منسوب فارسیوں نے بتخفیف استعمال کیا ہے۔ اردو میں اس کی جمع عامیوں استعمال ہوئی ہے۔

تارعیت کی آنکھوں سے ہو نہاں
عامیوں پر ہو ہیبتِ سلطاں (سراج نظم صفحہ ۸۵)

عامی ۲ :- عامیانہ، جاہلانہ۔ فارسی صفت

عامی زباں کو خاص نے سمجھا سدا بُرا — مؤدب
عزیز افسردہ ہوں طرزِ سخن سے
بہت عامی مذاقِ لکھنؤ ہے — عزیز

عامیانہ :- (بکسر سوم) جاہلوں کا، عوام کا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- اتفاقاً دونوں کا مقابلہ کر کے کھرے کھوٹے کی پرکھ کریں اور دیکھیں کہ کس کے کلام میں عامیانہ لغزشوں کی بھرمار ہے۔ (مباحثہ گلزار نسیم)

عامیل :- بنی اسرائیل میں ایک شخص کا نام۔ جس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک عورت بہت حسین و خوبصورت تھی اس کے پاس عامیل نے جو بہت نیک اور مالدار آدمی تھا شادی کا پیغام بھیجا اور عامیل کے چچا زاد بھائی نے بھی پیغام دیا، اس عورت نے عامیل کے پیغام کو منظور کر لیا اور شادی ہو گئی۔ اس کے چچا زاد بھائی نے اس رشک و حسد میں ایک دن شب کے وقت عامیل کو قتل کر ڈالا اور اس کی لاش دوسرے محلّے کی مسجد کے دروازے پر رکھ آیا اور پھر خود صبح کو اس کے قصاص کا دعویدار ہوا بنی اسرائیل میں اس کا سخت ہنگامہ ہوا۔ ہر قبیلہ دوسرے قبیلہ کو اس کے قتل کا مجرم بتاتا تھا۔ خدا کا یہ حکم ہوا کہ تم ایک

گائے کو ذبح کر کے اُس کے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر اس کی لاش پر مارو وہ خود زندہ ہو کر اپنے قاتل کا پتہ بتا دے گا۔ پہلے تو بنی اسرائیل نے گائے ہی کے بارے میں کٹ حجتیاں کیں حالانکہ اگر حکم کے ساتھ ہی کوئی سی گائے لے کر ذبح کر دیتے تو اتنے بکھیڑے میں نہ پڑتے پھر اس کے بعد خریداری میں گائے کی وہ وہ شرائط میں طول طویل حماقتیں کیں کہ آخر ایک مرد دیندار کو جو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجا کرتا تھا اور اپنے باپ کا بڑا مطیع تھا ان دونوں باتوں کے صلے میں خدا نے ان احمقوں کے ہاتھ سے ایک گائے کی قیمت اتنی دلوائی کہ اس شہر کے بنی اسرائیل سب کے سب محتاج و مفلس ہو گئے۔ کیونکہ انھیں اس گائے کی قیمت یہ دینی پڑی کہ اس گائے کی کھال میں جتنا سونا آ سکے۔ غرض بعد خرابی بسیار ان لوگوں نے گائے ذبح کی اور ایک ٹکڑا گوشت کا مارنا تھا کہ وہ میت اُٹھ بیٹھی اور اپنے چچا زاد بھائی کو اپنا قاتل بتایا اور پھر اس کو دوبارہ عمر بھی عطا ہوئی۔ قرآن نے اس قصے کو یوں بیان کیا ہے:۔

"اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا تم لوگوں کو تاکیدی حکم کرتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو، وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہم سے دل لگی کرتے ہو۔ موسیٰؑ نے کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہل بنوں (تب) وہ لوگ کہنے لگے کہ (اچھا) تم اپنے خدا سے دُعا کرو کہ ہمیں بتا دے کہ وہ گائے کیسی ہو۔ موسیٰؑ نے کہا بے شک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو بہت بڈھی ہو اور نہ بچھیا بلکہ ان میں سے اوسط درجے کی ہو۔ غرض جو تم کو حکم دیا گیا ہے وہ بجا لاؤ۔ وہ کہنے لگے (واہ) تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں یہ تو بتا دے کہ اس کا رنگ آخر کیا ہو۔ موسیٰؑ نے کہا بیشک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے خوب گہرے زرد رنگ کی ہو کہ دیکھنے والے اسے دیکھ کر خوش ہو جائیں۔ تب کہنے لگے تم اپنے خدا سے دُعا کرو کہ ہمیں ذرا یہ تو بتا دے کہ وہ (گائے) اور کیسی ہو (وہ) گائے تو (اور گایوں میں) مل جل گئی اور اب خدا نے چاہا تو ہم ضرور (اس کا) پتہ لگا لیں گے۔ موسیٰؑ نے کہا خدا ضرور فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو اتنی سدھائی ہوئی ہو کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی سینچے۔ بھلی چنگی یک رنگ ہو کہ اس میں کوئی دھبہ تک نہ ہو۔ وہ بولے اب (جا کے) ٹھیک ٹھیک بیان کیا۔ غرض ان لوگوں نے گائے حلال کی حالانکہ ان سے امید نہ تھی کہ وہ ایسا کریں گے۔ اور جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور تم میں اس کی بابت پھوٹ پڑ گئی کہ ایک دوسرے کو قاتل بتانے لگا اور جو تم چھپاتے تھے خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ بس ہم نے کہا کہ اس گائے کا کوئی ٹکڑا لے کر اس (کی لاش) پر مارو۔ یوں خدا مردے کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

(کلام اللہ مترجمہ فرمان علی صد ۱۵-۱۷ تفسیر و ترجمہ ۱۳۲۶)

عَانَہ:۔ ناف کے نیچے کا مقام جہاں بال ہوتے ہیں۔ پیڑو۔ عربی، مذکر، اطبّاء کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ اگر گرمی اور غلبہ خون ہو فصد و تقلیلِ غذا کریں اور پشت و عانہ پر ٹکڑا سیسے کا باندھیں اور ادویہ مبرد مخفف منی کا تناول کریں۔

(مجرّبات رضائی)

عائد:۔ عود کرنے والا۔ واپس آنے والا، پلٹ آنے والا، عربی، صفت، رائج۔

عائد کرنا:۔ (متعدی) ذمے ڈالنا، سر تھوپنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ چونکہ تم نے فریقِ مخالف کو جج کے سامنے گالی دی اس لیے عدالت تم پر توہین عدالت کا جرم عائد کرتی ہے۔

قولِ فیصل:۔ الزام عائد کرنا، جرم عائد کرنا وغیرہ اس کے خاص صرف ہیں۔

عائد ہونا:۔ (لازم) ذمے پڑنا، وارد ہونا، منسوب ہونا، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان ریاستوں میں ہماری شاخوں پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تمام اور دوستوں کو ان کا فرض یاد دلائیں۔

(اخبار ہماری زبان۔ ۸ مئی ۱۹۶۲ء)

قولِ فیصل:۔ قباحت عائد ہونا بھی استعمال کیا ہے جو لکھنؤ کی زبان نہیں۔ "بعض علمائے اسلام ان فلسفیوں کی رایوں اور خیالات کی بھی تکفیر کرتے ہیں تو ہم اگر ان کا جدید سائنس، جدید فلسفے سے مقابلہ کریں تو اس میں کیا قباحت عائد ہوتی ہے۔"

(رسالہ تنویر المشرق کلکتہ۔ ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء)

باعتبار لکھنؤ "تنویر المشرق" کی مندرجہ بالا عبارت میں جہاں "قباحت عائد ہوتی ہے" استعمال کیا گیا ہے وہاں "جرم یا الزام عائد ہوتا ہے" کہنا چاہئے۔

عائد ہونا ۲:۔ سر جانا، سر تھپنا، کسی خرابی کا باعث قرار پانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

صرف آمدنی سے ہو جو زائد
الزام تمھیں پہ ہوگا عائد — صفیؔ

قولِ فیصل:۔ نفی کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں

دانا کو یہ لازم ہے کہ عائد نہ ہو الزام
کیا لطف جو آغاز کا بہتر نہ ہو انجام — انیسؔ

الزام عائد ہونا، جرم عائد ہونا اور ایسے محل پر جہاں ذمہ داری کے معنی الزام نکلتے ہیں وہاں ذمہ داری عائد ہونا اس کے خاص صرف ہیں۔ جیسے تمھارے بچے جو اس قدر زبان دراز اور گستاخ ہو گئے ہیں تو اس کی ساری ذمہ داری تمھارے اوپر عائد ہوتی ہے۔

کیونکہ تم نے بہت ڈھیل دے رکھی ہے۔ قانون کی اصطلاح میں فرد جرم عائد ہونا بھی اس کا ایک صرف ہے۔

عَبا :- (بفتحتین) ایک عربی پوشاک کا نام۔ جبہ، چغہ، ایک قسم کی پوشاک پشمینہ۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ہے سال اب تک نماز عید کا پیش نظر
مسر ہے دستار سفید اور اک عبا ہو دوش پر (عزیز لکھنوی)

عبا اوڑھنا :- عبا دوش پر ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرے کعبۂ دل کے لٹنے کا غم ہے
جو اوڑھے ہو کعبہ عبا کالی کالی (قادر بلگرامی)

عِباد :- (بالکسر) بندگان خدا، اللہ کے بندے، غلام، عبد کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مصلحت پہلی یہ ہو اے عاقل
فسق ولہو ولعب سے ہو غافل
جو ہیں ممنوع جو مضر عباد (سراج نظم صفحہ ۳۷)
نہ ہوں ان سب سے اس طرح کے نہاد

قول فیصل۔ عباد صالحین (نیک بندے) کی ترکیب سے بھی استعمال کرتے ہیں جیسے "اس باب میں مومنین و مومنات عباد صالحین زحمات و مشکلات کا تحمل کرکے مثوبات جلیلہ و درجات جمیلہ کے مستحق ہوتے ہیں۔" (تقریظ مصباح الزائرین) خدائے عباد (بندوں کا خدا) رازق العباد (بندوں کا روزی رساں یعنی خدا) رب عباد (بندوں کا پالنے والا) کریم عباد (بندوں پر مہربان) اور اسی طرح کی متعدد ترکیبیں بھی عندالضرورت استعمال میں آتی رہتی ہیں۔

(خدا) کھل گئی قدرت خدائے عباد (سراج نظم صفحہ ۵۹)
حسن تدبیر ہے یہ جنبش باد
(رازق) خوان نعمت ہے کشادہ اس کا
نام ہے رازق العباد اس کا (مثنوی بحرالفت)

(رب) بس انیق اب یہ دعا مانگ کہ اے رب عباد
لکھنؤ کے طبقے کو تو سدا رکھ آباد (انیق)

(کریم) ہاں جو تو چاہے اے کریم عباد
دیکھے تجھ کو کور مادر زاد (مثنوی بحرالفت)

اس کی ایک ترکیب "حقوق عباد" بھی ہے جس کے معنی ہیں بندوں کے حقوق یعنی حق الناس۔ جیسے "اس کے بکثرت معاصی ایسے تھے جن میں حقوق عباد اس سے متعلق تھے۔ ایسے معاصی کی توبہ اپنے اور خدا کے درمیان نہیں ہوتی، بلکہ حقوق عباد سے عہدہ برآ ہونے کی شرط ہے۔" (غدیر سے کربلا تک حصہ ۲ صفحہ ۱۵۱) ان سب ترکیبوں میں حقوق عباد، رازق العباد اور رب عباد نسبتہً زیادہ زبانوں پر ہیں۔ کبھی کبھی انکسار کے طور پر خطوط وغیرہ میں اپنے نام کے نیچے بشرط قافیہ احقر العباد (بندوں میں سب سے زیادہ حقیر) تحریر کرتے ہیں۔ جیسا شیخ مرزا محمد جواد صاحب مرحوم اپنے نام کے ساتھ لکھتے تھے۔ احقر العباد مرزا محمد جواد

عُبّاد :- عبادت گزار لوگ، ذکر الٰہی میں سرگرم رہنے والے، خدا کی عبادت کرنے والے، عابد کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عِبادات :- (بالکسر) عبادتیں، عبادت کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عِبادت :- (بکسر اول وفتح چہارم) طاعت خداوندی، خدا کی بندگی، اللہ کی پرستش۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

استغفار سے تو ہیں یہ بے ادبی کا ڈر ہے (شاد)
کیونکہ اک طرح کی یہ بھی ہے عبادت اسکی (عظیم آبادی)

پھر جائے جو مستی سے نظر عین سعادت
دل پچھلے پہر رات سے دھڑکے تو عبادت (جوش ملیح آبادی)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "عبادتیں" اور باعتبار محل "عبادتوں" رائج ہے۔

وہ جاگنا وہ شبوں کو عبادتیں ان کی
(عبادتیں) پسند تھیں مجھے بچپن سے عادتیں ان کی (عشق)

محل صرف۔ شیطان کو اپنی عبادتوں پر بڑا ناز تھا لیکن صرف ایک حکم خدا کی مخالفت نے مردود بارگاہ کر دیا۔

عِبادت چھوٹنا :- خدا کی عبادت ترک ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حدیث رسول ہے "ذکر علی عبادة" یعنی علی کا ذکر عبادت ہے۔ اب جس کی یہ عبادت چھوٹی اس کی کل عبادتیں رد ہو جائیں گی۔

عِبادت چھوڑنا :- ذکر الٰہی ترک کر دینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب حضرت ابراہیم آتش نمرود کی طرف جا رہے تھے۔ یہ وہ منزل تھی کہ ملائکہ نے عبادت چھوڑ دی تھی۔ جبرئیل مدد کو لیے آ گئے۔

عِبادت حرام ہونا :- ایسی عبادت جس کا بجا لانا باعث عذاب و گناہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے (لاعلم)

عِبادت خانہ :- وہ مخصوص گھر جہاں پروردگار عالم کی عبادت کی جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خان خاناں نور آباد سو دلیروں کو لے کر سنارت عبادت خانہ کے کوٹھے پر چڑھ گیا اور تیر اندازی و تفنگ بازی شروع کر دی۔ (دربار اکبری صفحہ ۶۱)

قول فیصل۔ حیدرآباد کے مسلمان عام طور سے مسجد کو "عبادت خانہ" کہتے ہیں۔

عِبادت رد کرنا :- کو قبول نہ کرنا، عبادت کا نا قبول ہونا

اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - خدا اس عبادت کو رد کر دیتا ہے جو خلوص نیت سے نہیں کی جاتی۔

عِبادَت کدَہ :- معبد، پرستش کی جگہ، عبادت خانہ، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف - نصرانیوں کے عبادت کدے کو "گرجا گھر" کہتے ہیں۔

عِبادَت کرنا :- ہر وہ کام کرنا جو خدا کی خوشنودی کا باعث ہو۔ ذکر الٰہی کرنا، اردو، صرف، فصیح رائج۔

تیرا اندازۂ رحمت جو بیاں کر دیتا
کوئی دنیا میں نہ پھر تیری عبادت کرتا　عزیز لکھنوی

عِبادَت گاہ :- وہ جگہ جہاں خدا کی عبادت کی جائے۔ پرستش کا مقام، معبد، خدا کا گھر، فارسی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - ایک مدت کے بعد جرہمیوں نے جو سب سے پہلے چشمۂ زمزم کے قریب آباد ہوئے... خدا کی مقدس عبادت گاہ میں طرح طرح کے فساد کیے۔ (تاریخ امم صفحہ ۵۷) اتفاقاً اس شب کو داؤد علیہ السلام اپنی عبادت گاہ سے باہر نکلے تھے۔ (خلاصۃ الانبیاء اردو ترجمہ قصص الانبیاء صفحہ ۲۲۲)

قول فیصل - اس کی اردو جمع عبادت گاہیں اور باعتبار محل "عبادت گاہوں" مستعمل ہے جیسے "یورپ میں عبادت کے ساتھ حسن پرستی کا شعبہ بھی لگا ہوا ہے... گرجوں اور عبادت گاہوں میں حسن پرستی اور حسین و جمیل پیاری عورتوں کی دل کش آواز سے بھی حاضرین کو محظوظ کیا جاتا ہے۔"
(رسالہ تنویر الشرق کلکتہ دسمبر ۱۹۰۶ء)

عبادت گزار :- خدا کی عبادت کرنے والا، صوم و صلوٰۃ کا پابند، عابد، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف - خدا کے بعض عبادت گزار بندے ایسے بھی گزرے ہیں جنھوں نے اپنی پوری زندگی خدا کی عبادت میں صرف کر دی، دنیا کا کوئی کام نہیں کیا۔

عبادت ٹھکرانا :- عبادت کو قبول نہ کرنا، اردو، صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف - جب وہ (عزازیل) لوح محفوظ پر گیا نظر اس کی نوشتے پر جا پڑی۔ اس میں لکھا تھا کہ: جو بندۂ خدا چھ لاکھ برس تک اپنے خالق کی عبادت کرے گا اور ایک سجدہ خدا کا نہ کرے تو خدا تعالیٰ چھ لاکھ برس کی عبادت اس کی مٹا کر سب مخلوقات میں نام اس کا ابلیس مردود و مرجوم کرے گا۔ عزازیل اس کو پڑھ کر دہشت سے چھ لاکھ برس تک کھڑا ہو کر رو دیا۔ جناب باری سے آواز آئی کہ اے عزازیل! جو بندہ میری اطاعت نہ کرے... سزا اس کی کیا ہے؟ عزازیل نے کہا خداوندا! سزا اس کی لعنت ہے فرمایا۔ اے عزازیل تو اس کو لکھ رکھ۔
(خلاصۃ الانبیاء اردو ترجمہ قصص الانبیاء)

عبادت ہدر کر دینا :- (متعدی) عبادت کو نامقبول ٹھہرانا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - خداوند عالم اپنے بندے کی اس عبادت کو ہدر کر دے گا جو حضور قلب سے نہ کی جائے گی۔

قول فیصل - اس کا لازم "عبادت ہدر ہو جانا" بھی مستعمل ہے۔ زیادہ تر بصیغۂ جمع "عبادتیں ہدر کر دینا" اور "عبادتیں ہدر ہو جانا" مستعمل ہے جیسے۔ جناب آدم کو صرف ایک سجدہ نہ کرنے سے شیطان کی تمام عبادتیں ہدر کر دی گئیں (دیا) ہدر ہو گئیں۔

عِبارَت :- (بکسر اول و چہارم) تحریر، انشا، کاغذ پر لکھا ہوا کوئی مضمون یا لکھے ہوئے مضمون کا کوئی چھوٹا یا بڑا اقتباس۔ عربی لفظ، مؤنث، فصیح رائج۔

قصر کرنے میں عبادت کا مزا آتا تھا
مطلب شوق ملاقات رہا جاتا تھا　تعشق

قول فیصل لکھنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے
رنج کی یہ نہ سمجھا کہ عبارت لکھی
ہم نے اپنا نہیں جانا تو شکایت لکھی　تعشق

اس کی اردو جمع اپنے محل پر عبارتوں اور عبارتیں مستعمل ہے جیسے "سطح آب پر انواع و اقسام کی عبارتیں لکھی دیکھیں جو مطلق پڑھی نہ جاتی تھیں۔"
(خیال عظیم آبادی از رسالہ تنویر الشرق کلکتہ)

اس کی عربی جمع "عبارات" ہے جو اردو میں مذکر اور قلیل الاستعمال ہے۔ عربی میں اس لفظ کے لغوی معنی ہیں بیان کرنا، اور خواب کی تعبیر دینا۔

عِبارَت آرائی :- مضمون کو سجا کے لکھنا مسجع و مقفیٰ اور پرتکلف عبارت تحریر کرنا، مضمون کی رنگینی کی صورت حال۔ فارسی ترکیب، مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف - ملا صاحب نے نظامی سنہ ۱۰۰۱ھ سے اس کی تاریخ لکھی۔ (دیکھی) اور تاریخ نظامی نام رکھا صاف صاف حالات بے مبالغہ و عبارت آرائی لکھے ہیں۔ (دربار اکبری)

عِبارَت کرنا :- تعبیر کرنا، قرار دینا، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ دور جس میں ہر طرف کھڑی ہو بدعتوں کی صف
عبادت اس کو کر رہے ہو دور کامیاب سے
لا اعلم

عبارت ہونا: تعبیر ہونا، مراد ہونا، اردو حضرات تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جواب حسرت دیدار خط شوق میں تھا
یہ برق طور عبارت تھی دلنوازی سے (عزیز لکھنوی)

قول فیصل: تعبیر ہونا اور مراد ہونا کے معنوں میں اردو والے طبقے میں صرف خواص استعمال کرتے ہیں بالخصوص عربی تعلیم یافتہ طبقہ مختلف صورتوں سے زیادہ استعمال کرتا ہے کبھی تنہا صرف کرتے ہیں کبھی عربی جملہ میں لاکے استعمال کرتے ہیں جیسے جو مطلب میں نے بیان کیا اگر آپ نہ سمجھے ہوں تو بعبارتِ اُخریٰ یوں سمجھ لیجئے۔

عبّاس: (تشدید دوم) جناب عبد المطلب کے بیٹے یعنی پیغمبر اسلام کے چچا کا نام۔ ان کی ماں کا نام نتیلہ تھا آپ اپنے بھتیجے جناب رسول خدا صلعم سے دو یا تین برس بڑے تھے۔ قد لانبا اور بدن خوب صورت تھا۔ قبل ہجرت مشرف باسلام ہو چکے تھے مگر اپنے اسلام کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔ دائرۃ المعارف اردو ترجمہ جلد ۵ ص ۱۴۹)

کچھ دنوں کے بعد آپ مکہ سے ہجرت کرکے حضرت رسول خداؐ کے پاس چلے گئے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک ہوئے غزوۂ حنین میں بھی شرکت کی آپ بہت ہی صائب الرائے اور عقلمند تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے آنحضرتؐ سے کہا کہ قریش آپس میں ملتے ہیں تو بہت ہی کشادہ پیشانی سے اور جب ہم سے ملتے ہیں تو منہ بنا لیتے ہیں۔ یہ سن کے آنحضرت کو غصہ آگیا اور افراط غضب سے چہرہ سرخ ہوگیا۔ فرمایا خدا کی قسم ہرگز کسی شخص کے قلب میں ایمان نہ داخل ہوگا جب تک آپ لوگوں سے اللہ اور رسولؐ کے لیے محبت نہ کرے۔ ایک بار آنحضرتؐ نے کہا کہ یہ عباس تم لوگوں کے نبیؐ کے چچا ہیں۔ قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ آپ کی یہ جلالت تھی کہ ایک دفعہ خلیفہ دوم کے زمانے میں قحط پڑا تو انھوں نے حضرت عباس کا واسطہ دے کے پانی برسنے کی دعا مانگی جس پر اللہ نے خوب پانی برسایا کہ زمین سرسبز ہوگئی۔ اس پر خلیفہ دوم نے کہا، واللہ یہ خدا کی طرف پہنچنے کے لیے اور اس سے تقرب حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ہیں۔ صحابہ آپ کی بزرگی کی قدر کرتے اور ان کو ہر کام میں مقدم سمجھتے ان سے مشورہ لیتے اور ان کی رائے پر عمل کرتے تھے ان کے دس بیٹے اور کئی بیٹیاں تھیں۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپ نے راہ خدا میں ستر غلام آزاد کیے تھے۔ ۸۸ سال کی عمر میں بتاریخ ۱۲ رجب سنہ ۳۲ھ (غالباً سنہ ۶۵۲ء) بمقام مدینہ منورہ انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ خلفائے عباسیہ انھیں کی نسل سے ہوئے۔

قول فیصل: عباس کے لغوی معنی ہیں "شیر درندہ"

عباسؑ (۲): جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ایک جلیل القدر اور بے انتہا شجاع و بہادر فرزند کا اسم گرامی۔ آپ ۴ شعبان سنہ ۲۶ھ مطابق ۱۸ مئی سنہ ۶۴۷ء یوم سہ شنبہ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ امام حسین علیہ السلام کے مستقل علمبردار تھے عاشورے کے دن آپ کو کربلا میں جنگ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی صرف پانی لانے کا حکم دیا گیا تھا۔ آپ کمال وفاداری کی وجہ سے نہر فرات میں داخل ہو کے پیاسے برآمد ہو گئے تھے۔ آپ کا داہنا ہاتھ خیمے میں پانی پہنچانے کی سعی میں زید بن ورقا کی تلوار سے کٹ گیا تھا اور بایاں ہاتھ حکیم ابن طفیل کی تلوار سے قطع ہوا۔ پھر ایک تیر مشکیزے پر لگا اور سارا پانی بہہ گیا پھر ایک تیر سینے میں پیوست ہوا۔ اس کے بعد لوہے کا گرز سر پر پڑا جس کی وجہ سے آپ گھوڑے پر سنبھل نہ سکے اور زمین پر آ رہے آپ نے امام کو آواز دی امام نے کمر تھام کے فریاد کی۔ الآن انکسر ظہری۔ ہائے میری کمر ٹوٹ گئی آپ کا لقب سقا اور کنیت ابوالفضل و ابوقربہ تھی۔ آپ کی تاریخ شہادت مولانا روم نے مصرعہ "سر دیں را برید بے دینے" سے نکالی ہے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر چونتیس سال چند ماہ کی تھی۔

(چودہ ستارے: مولفہ مولانا سید نجم الحسن صاحب کراروی)

صاحب تاریخ ائمہ مولانا سید علی حیدر صاحب قبلہ ذرا تفصیل سے اس واقعے کو یوں تحریر فرماتے ہیں:-

آپ کی والدہ ام البنین (بیٹوں کی ماں) فاطمہ دختر حزام کلابیہ تھیں جن کا ددھیال اور ننھیال دونوں نہایت بہادر خاندان تھا۔ جناب امیرؑ نے اپنے بھائی جناب عقیلؑ سے جو بڑے نساب اور حالات عرب سے اچھی طرح واقف تھے فرمایا کہ آپ مجھے ایک ایسی لڑکی تلاش کر دیجئے جس کے ددھیال اور ننھیال کے کل قبیلے بہادر ہی بہادر ہوں جس سے میں شادی کروں تو بڑا بہادر لڑکا پیدا ہو۔ جناب عقیل نے فاطمہ کلابیہ کو تجویز کیا اور کہا عرب میں ان کے بزرگوں سے زیادہ بہادر اور شہسوار کوئی نہیں ہے حضرت نے ان سے شادی کر لی جن سے چار بیٹے ہوئے عباسؑ، عبداللہ، جعفر اور عثمان انھیں چاروں بیٹوں کی وجہ سے جناب فاطمہ کلابیہ کی کنیت ام البنین ہوئی۔ اسی نام سے آپ مشہور ہوئیں۔ جناب عباسؑ کا لقب قمر بنی ہاشم (خاندان بنی ہاشم کا چاند) اور کنیت ابو الفضل تھی۔ آپ سنہ ۲۶ھ میں پیدا ہوئے (تاریخ ولادت کا پتہ نہیں ملتا۔ اہل ایران نے غالباً ۴ شعبان کی رات قرار دی ہے) آپ جناب امیرؑ کے ساتھ ۱۴ سال تک اور اس کے بعد امام حسینؑ کے ساتھ رہے۔ آپ بڑے مضبوط، بہادر شہسوار، چمکتے چہرے اور موٹے تازے بدن کے تھے۔ بڑے موٹے گھوڑے پر سوار ہوتے اور آپ کے دونوں قدم زمین پر خط کھینچتے جاتے تھے حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ حضرت عباسؑ بڑی گہری بصیرت، اعلیٰ معرفت اور پختہ ایمان کے تھے حضرت امام حسینؑ کے ساتھ جہاد کرکے اور وفاداری

اور بہادری کی یادگار قائم کر کے شہید ہو گئے۔ حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا اللہ جناب عباسؑ پر رحمت نازل کرے کہ انھوں نے پورا ایثار کر کے حضرت امام حسینؑ کی مدد کی۔ بڑے معرکے سر کیے اور اپنے بھائی پر فدا ہو گئے ان کے دونوں ہاتھ بھی کٹ گئے تو خدا نے ان کو دو پر عنایت کیے جن سے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں اور خدا کے ہاں جناب عباسؑ کا وہ درجہ ہے جس کو دیکھ کر بروز قیامت کل شہدا غبطہ و رشک کریں گے۔

جب لشکر یزیدؔ نے امام حسینؑ پر پانی بند کر دیا تو حضرت نے اپنے بھائی جناب عباسؑ کو ۳۰ سوار اور ۲۰ پیدل کے ساتھ رات کے وقت پانی لانے کے لئے بھیجا۔ جناب عباسؑ سخت جہاد کر کے مشک بھر لائے اسی وقت سے لوگ ان کو سقا کہنے لگے (مؤلف مہذب اللغات کے نزدیک یہ مقام غور طلب ہے) آپ نے کربلا میں کئی کنویں بھی کھودے۔ عاشورا کی رات کو شمر نے (جس کو جناب ام البنین کے خاندان سے کچھ رشتہ تھا) لشکر امام حسینؑ کے قریب ہو کر حضرت عباسؑ اور آپ کے بھائیوں کو پکارا اور کہا عباسؑ اور ان کے بھائی کہاں ہیں۔ مگر کسی نے اس کا جواب نہیں دیا تو حضرت امام حسینؑ نے فرمایا اس کو جواب دو اگرچہ وہ فاسق ہے۔ تب جناب عباسؑ شمر لعین سے بولے۔ کیا چاہتا ہے اس نے کہا تم لوگوں کو امان ہے۔ اس پر جناب عباسؑ غضبناک ہو کر بولے تجھ پر بھی لعنت اور تیری امان پر بھی لعنت۔ تو ہم کو امان دیتا ہے اور فرزند رسولؐ کو کوئی امان نہیں؟ یہی جواب سب بھائیوں نے دیا اور واپس آئے۔ ۹ محرم ہی کا یہ واقعہ بھی ہے کہ سہ پہر کو عمر بن سعد نے اپنے لشکر کو بڑھایا کہ امام حسینؑ پر حملہ کر دیا جائے حضرت اس وقت خیمے کے باہر بیٹھے تھے کچھ غنودگی طاری ہو گئی تھی۔ جناب زینبؑ نے لشکر مخالف کی آواز سنی تو حضرت کے پاس آ کر کہا بھیا فوج قریب آ گئی ہے حضرت بیدار ہوئے تو پکارے۔ میرے لشکر کے سردار، خاندان بنی ہاشم کے چاند، میرے قوت بازو اور میرے بھائی ابوالفضل العباسؑ کہاں ہیں آپ لبیک یا مولائی لبیک یا سیدی کہتے ہوئے حاضر ہوئے تو حضرت نے فرمایا کیوں بھائی کیا تم ان لوگوں کو کل تک کے لئے ٹال سکتے ہو تاکہ آج رات کو ہم خدا کی عبادت کر لیں۔ جناب عباسؑ فوراً اور بہت رد و کد کے بعد شب بھر کی مہلت لے کر واپس آئے۔ شب کو حضرت نے سب کو اجازت دے دی کہ جس کا دل چاہے مجھے چھوڑ کر چلا جائے تو جناب عباسؑ کھڑے ہو گئے اور عرض کی ہم سے تو یہ نہیں ہو سکتا کیا ہم آپ کے بعد زندہ رہیں گے؟ خدا وہ دن ہمیں نہ دکھائے جب صبح عاشورا ہوئی تو حضرت نے اپنے لشکر کی تقسیم کی اور فوج کا علم جناب عباسؑ کو دیا۔ آپ کی یہ وفاداری قیامت تک یاد رہے گی کہ بروز عاشورا اپنے حقیقی بھائیوں کو آمادہ کر کے امام حسینؑ پر فدا کیا پھر خود جا کر شہید ہوئے۔ جب آپ کے تینوں بھائی شہید ہو چکے اور امام پر حملہ زیادہ ہونے لگا تو جناب عباسؑ حاضر ہوئے اور عرض کی اے مولا میرا سینہ تنگی کر رہا ہے اور میری زندگی دوبھر ہو رہی ہے۔ کیا مجھے بھی اجازت ہے؟ مگر حضرت صاف صاف اجازت نہ دے سکے بلکہ بہت روئے اور فرمایا بھائی تم تو میرے لشکر کے علمدار ہو اگر تم نہ رہو گے تو کیا ہوگا۔ مگر آپ نے بہت منت و سماجت کی تو حضرت نے فرمایا اگر جاتے ہی ہو تو پہلے ان بچوں کے لیے کچھ پانی کی فکر کرو۔ جناب عباسؑ نے مشک لے لی اور جہاد کو روانہ ہو گئے۔ نہر کا رخ کیا کہ مشک بھر لائیں۔ معتبر مورخ کا بیان ہے کہ امام حسینؑ کے لشکر اور نہر فرات کے درمیان ایک پہاڑی یا اونچا ٹیلا تھا اس پر ابن سعد کی چار ہزار فوج معین تھی۔ جناب عباسؑ کاندھے پر مشک رکھے، علم لیے ہاتھ سے تلوار مارتے گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے اس پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ اوپر کی فوج نے تیر، تلوار اور نیزوں کی بوچھار کی مگر آپ پوری فوج سے لڑتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔ وہاں اس زور کا جہاد کیا کہ بجلی کی طرح پوری فوج پر ٹوٹ پڑے۔ داہنی طرف کی فوج کو بائیں طرف اور بائیں طرف کی فوج کو داہنی طرف الٹتے ہوئے بڑھتے جاتے تھے۔ پورا لشکر داہنے اور بائیں اس طرح بھاگا جس طرح شیر کے حملہ کرنے سے بکریاں بھیڑیں بدحواس ہو کر بھاگتی ہیں۔ ایک طوفان کی طرح آپ بڑھتے چلے گئے اور چار ہزار کی فوج گھاٹ چھوڑ کر بھاگ گئی (امامۃ و سیاسۃ جلد ۲ صفحہ ۸)

جناب عباسؑ پہاڑ سے نیچے اترے نہر میں سما کر مشک بھگوئی جب وہ کئی دن کی سوکھی مشک بہت دیر میں تر ہوئی تو پانی بھر کر خود اسی طرح پیاسے نہر سے نکل آئے اور خیمہ گاہ کی طرف چلے۔ آپ نے نہر سے ایک چلو پانی اٹھا کر دشمنوں کو دکھا دیا کہ دیکھو پانی قبضے میں ہے مگر پیا نہیں اور وہ پانی پھینک کر گھوڑے پر سوار ہو کے روانہ ہو گئے اتنے میں بھاگی ہوئی فوج پھر نہر کے کنارے جمع ہو گئی تھی آپ نے پھر سب کو مار بھگایا پہاڑ پر چڑھ گئے۔ مشک لیے ہوئے نیچے اترے اور خیمے گاہ کی راہ لی مگر راستے میں ایک شخص نے درخت کی آڑ میں چھپ کر اس زور کی تلوار ماری کہ آپ کا داہنا ہاتھ کٹ کر گر گیا لیکن آپ نے فوراً مشک بائیں کاندھے پر رکھ لی اور تلوار بھی اسی ہاتھ میں لے کر دشمنوں کو مارتے اور گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ پھر ایک شخص نے بائیں ہاتھ پر وار کیا تب آپ نے علم کو سینے سے لپٹا لیا مشک کو دانتوں سے پکڑ لیا اور رکاب سے گھوڑے

کو مارتے اور خوب تیز دوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے ایک شخص نے ایسا تیر مارا جس سے مشک چھد گئی اور سب پانی بہہ گیا اور دوسرا تیر آپ کے سینے میں لگا اور ایک گرز آپ کے سر پر پڑا جس سے آپ زمین پر آ رہے اور پکارے کہ اے آقا غلام نے بھی اپنی جان نثار کی۔ اے بھائی میری خبر لیجیے۔ یہ سنتے ہی امام حسینؑ باز کی طرح جھپٹ کر آپ کے پاس پہنچے تو دیکھا آپ کے دونوں ہاتھ کٹے پیشانی زخمی آنکھ مجروح ہے آپ پکارتے تھے ہائے بھائی عباسؑ الآن انکسر ظہری وقلت حیلتی اب تمہارے مرنے سے میری کمر ٹوٹ گئی اور راہ چارہ و تدبیر بند ہو گئی۔ حضرت جناب عباسؑ کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگے اتنے میں جناب عباسؑ کی روح پرواز کر گئی تب حضرتؑ نے دشمنوں پر اس زور سے حملہ کیا کہ وہ بھیڑ بکری کی طرح بھاگے جاتے تھے اور حضرتؑ فرماتے تھے تم کہاں بھاگے جاتے ہو؟ تمہیں نے تو میرے بھائی کو قتل کیا۔ تم کہاں بھاگے جاتے ہو تمہیں نے تو میرا بازو توڑ دیا۔ پھر حضرت اپنی جگہ پر واپس آئے۔ اس وقت جناب عباسؑ کی عمر ۳۴ سال چند مہینے کی تھی۔ آپ کی شہادت کے بعد گویا لشکر امام حسینؑ کی جان نکل گئی اور حضرتؑ بے پناہ ہو گئے۔ جناب عباسؑ کے دو لڑکے جناب فضل عبداللہ تھے۔ (زاد رسول امة صفحہ ۲۲۲-۲۲۵)

عباس:۔ ایک پودے کا نام جس کے پھول کو گل عباسی کہتے ہیں اور عوام نے اس کا نام گلاباس رکھ چھوڑا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کے درخت اور پھول دونوں کو گل عباس کہتے ہیں۔ عوام گلاباس بولتے ہیں۔

عباسی:۱۔ (ف) صفت۔ یہ روم، جناب عباس بن عبدالمطلب سے منسوب۔ جناب عباس بن عبدالمطلب کی نسل کا اور اس خاندان کی حکومت لہذا وہی عرصہ دراز تک رہی۔ عربی۔

ہاشمی آداب و عباسی فضائل ہم میں تھے
نطق اعرابی و عدنانی فصاحت ہم میں تھی (خواجہ جاں)

عباسی:۲۔ ایک سکے کا نام جس پر عباسیہ خاندان کے بادشاہوں کا نام لکھا ہوا تھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

عباسی:۳۔ نیلاہٹ لیے ہوئے سرخ رنگ۔ یہ رنگ شہاب لاجورد اور کھٹائی کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اتنے میں عالی صاحب عباسی تہبند باندھے ... تشریف لائے۔ (فسانۂ آزاد)

عباسی:۴۔ رنگ سیاہ کیونکہ خلفائے عباس نے اسی رنگ کو پسند کر کے اپنا لباس قرار دے لیا تھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

عباسی:۵۔ ایک پودے کا نام جس کو گل عباس بھی کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عباسی کو دعوت فتوت
داؤدی کو شبہۂ نبوت (محسن کاکوروی)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر گل عباس ہے

عباسی:۶۔ ملک مرحوم ملک پیرو واقع جنوبی امریکہ میں ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

عبث:۔ (بفتحتین) فضول، بیکار، بے فائدہ، بے ہودہ، لا حاصل۔ عربی، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ تم سے کس نے کہا تھا کہ یہ فعل عبث کرو

کیا سمت کا زاہدوں نے الزام لیا
تسبیح کے دانوں سے عبث کام لیا (شاد عظیم آبادی)

عبث:۲۔ ناحق۔ بے وجہ، بلاوجہ، بے سبب عربی، فصیح، رائج۔

عبث رقیب کو ہے فکر آتش افروزی
حباب کو رنگ ہمارا جانے ہے پر جیتا بحر

عبد:۔ (بفتح اول، بسکون دوم) بندہ، غلام، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عبد نے جوڑ کے ہاتھوں کو کہا اے فرشام
کوچ ہے یا یہ دم صبح کریں آپ آرام (مونس)

عبد احقر:۔ حقیر ترین غلام۔ اپنے لیے لکھتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ترا ایک بندہ ہوں میں بے ہنر
ترے عبد احقر کا ہوں میں پسر (مکارم الفضائل)

عبد الدنیا:۔ دنیا کا بندہ۔ دنیا کی لالچ میں دین کی پروا نہ رکھنے والا۔ عربی، مذکر، عربی دانوں کی زبان، قلیل الاستعمال

عبدالرحیم خان خاناں:۔ شہنشاہ اکبر کے اتالیق بیرم خاں کا بیٹا ۹۶۴ھ میں بعہد اکبر اعظم لاہور میں پیدا ہوا خود بادشاہ نے عبدالرحیم نام رکھا۔ جب عبدالرحیم تین برس کا ہوا تو بیرم خاں کے اقبال نے منہ پھیرا اکبر نے دہلی کو پائے تخت بنایا اور بیرم خاں آگرے میں رہ گیا چندے ادھر ادھر سرگرداں رہا آخر کار عیال و مال اور دیگر لوازمات کو بھٹنڈہ میں چھوڑا اور خود پنجاب میں آیا۔ بھٹنڈہ کے حاکم نے اس کے عیال و مال کو ضبط کر کے روانہ دربار کر دیا۔ ادھر بیرم خاں حج کے ارادے سے نکلا تھا کہ راستے میں مارا گیا۔ ۹۶۹ھ میں عبدالرحیم دربار اکبری میں پہنچا اور اکبر کے سایہ میں پرورش پانے لگا اور بڑا ہو کے ایسا نکلا کہ مورخ اس کی لیاقت علمی کی گواہی دیتے ہیں۔ ۹۸۳ھ میں بادشاہ نے اس کو خلعت و منصب عطا کر کے مرزا خاں خطاب دیا۔ ۹۹۰ھ میں جبکہ عبدالرحیم ۲۸ برس کا تھا بادشاہ نے اس

کرتا شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر کا اتالیق مقرر کیا۔ شہزادے کی عمر اس وقت بارہ برس کی ہوگی۔ عبدالرحیم خان خاناں مہمات ملکی کے ساتھ علمی مشاغل سے خالی نہ رہتا تھا ۹۹۸ھ میں واقعات بابری کا ترجمہ کیا جس کو بادشاہ نے پسند کیا ۹۹۹ھ/۱۵۹۱ء میں بادشاہ نے ملتان اور بھکر کو خانخاناں کی جاگیر کردیا۔ جہانگیری دور رہا تو خان خاناں دکن میں سنہ ۱۰۱۶ھ جہانگیر اپنی توزک میں خود لکھتا ہے

خان خاناں بڑی آرزو سے لکھ رہا تھا اور قدم بوسی کی تمنا ظاہر کرتا تھا۔ جب میں نے اجازت دی بچپن میں میرا اتالیق تھا برہان پور سے آیا بے قرار ہو کر میرے قدموں پر گر پڑا۔۔۔۔"

مآثر الامرا لکھتے ہیں کہ خانخاناں باوجود مذہب سنت و جماعت ظاہر کرتے تھے۔ لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ ہیں تقیہ کرتے ہیں عربی فارسی ترکی سے بخوبی واقف تھے۔ ان کا دسترخوان کھانوں کے تکلفات کے لیے مشہور تھا اور ان کے فیض سخاوت کا بڑا شہرہ تھا۔

عَبدُ الشہوت :- شہوت کا بندہ۔ شہوت پرست نفسانی خواہشوں کا غلام، لذائذ نفسانی کے آگے دین و دنیا کی پروا نہ رکھنے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

عَبدُ اللہؒ :- حضرت ہاشم کے پوتے، حضرت عبدالمطلب کے بیٹے اور جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پدر بزرگوار کا اسم گرامی۔ بعض اقوال کے مطابق آپ حضرت عبدالمطلب کے چھوٹے بیٹے تھے۔ جناب عبدالمطلب کی ایک بیوی کا نام فاطمہ تھا جو عمرو بن عائذ بن عمرو بن مخزوم کی صاحبزادی تھیں انہیں کے بطن سے جناب عبداللہ، جناب ابوطالب، زبیر، عبدالکعبہ بیضاء، امیمہ، برہ اور عاتکہ پیدا ہوئیں۔

(تاریخ خمیس جلد ۱ صفحہ ۱۸۰)

علامہ شبلی لکھتے ہیں۔" عبدالمطلب کے دس یا بارہ بیٹے میں سے پانچ شخصوں نے اسلام یا کفر کی خصوصیت کی وجہ سے شہرت عام حاصل کی یعنی ابولہب، ابوطالب عبداللہ، حضرت حمزہ اور حضرت عباس۔ عام طور پر مشہور ہے کہ ابولہب کا اصلی نام اور ہے۔ یہ خطاب آنحضرتؐ یا صحابہ نے دیا لیکن یہ غلطی ہے۔ ابن سعد نے طبقات میں تشریح کی ہے کہ یہ لقب خود عبدالمطلب نے دیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ ابولہب نہایت حسین جمیل تھا اور عربی میں گورے چہرے کو شعلۂ آتش کہتے ہیں فارسی میں بھی آتشیں رخسار ہے۔ (سیرت النبی جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

اور فاضل دہلوی لکھتے ہیں:-" عبدالمطلب کے چھوٹے فرزند عبداللہ تھے جو حضرتؐ صاحب کے والد نہایت متین، سنجیدہ اور شریف طبیعت کے آدمی تھے اور نہ صرف جمال نسب بلکہ مکارم اخلاق کی وجہ سے تمام جوانان قریش میں امتیاز کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ محاسن اعمال اور شمائل مجموعہ میں فرد تھے۔ حرکات موزوں اور لطف گفتار میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔

(امہات الامہ صفحہ ۳)

جناب عبداللہؑ کی کنیت ابو قثم یا ابو محمد یا ابو احمد تھی۔ کان عبد اللہ اصغر بنی ابیہ واحبھم الیہ۔ جناب عبداللہ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے مگر اپنے والد کو سب سے زیادہ پیارے تھے۔

(کامل جلد ۲ صفحہ ۱)

باوجود اس کے جناب عبدالمطلب کی اطاعت خدا کی یہ حالت تھی کہ آپ نے نذر مانی کہ اگر خدا نے مجھے دس بیٹے دیے تو میں ان میں سے ایک راہ خدا میں قربان کر دوں گا۔ جب نذر کے مطابق قرعہ جناب عبداللہ کے نام نکلا تو فوراً ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کی تکمیل میں عبداللہ کو ذبح کرنے چلے پھر لوگوں کے اصرار پر راضی ہوئے جناب عبداللہ اور اونٹوں پر قرعہ ڈالا جائے مگر قرعہ ہر بار جناب عبداللہ کے نام نکلتا رہا۔ جہاں تک کہ اونٹوں کی تعداد بڑھ کے ۱۰۰ تک پہنچ گئی۔ اس پر فوراً لوگ بول اٹھے اے عبدالمطلب خدا تم سے راضی ہو گیا اور بچا لے عبداللہ کے اس نے سو اونٹوں کی قربانی منظور کرلی۔ مگر جناب عبدالمطلب کی تشفی نہیں ہوئی فرمایا خدا کی قسم میں نہیں مانوں گا جب تک سو اونٹ اور عبداللہ میں تین مرتبہ قرعہ نہ ڈالا جائے اور تینوں مرتبہ اونٹوں پر نکلے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ہر مرتبہ اونٹوں ہی پر قرعہ نکلا۔ اس وقت جناب عبدالمطلب کو اطمینان ہوا۔ جناب رسالت مآبؐ فرماتے ہیں انا ابن الذبیحین میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ یعنی جناب اسمٰعیل اور جناب عبداللہ

جناب عبداللہ کے حسن و جمال کی یہ حالت تھی کہ عورتیں خود آپ کو پیام دیتی اور آپ کی عفت کی یہ حالت تھی کہ سب سے انکار کرتے تھے بعض عورتوں کی حالت لکھی ہے کہ آپ سے کہا۔ یا فتی ھل لک ان تقع علی الآن و اعطیک مائۃ من الابل فقال لھا۔

اما الحرام فالممات دونہ
والحل لا حل فاستبینہ
فکیف بالامر الذی تبغینہ
یحمی الکریم عرضہ و دینہ

ترجمہ:- اے جوان کیا تم اس وقت میرے ساتھ ...... اس کے عوض میں تم کو سو اونٹ دوں گی اس کے جواب میں جناب عبداللہ نے دو شعر پڑھے کہ حرام کاری تو میں مرتے وقت تک نہ کروں گا۔ رہا حلال تو حلال صورت کا ذکر ہی نہیں ہے تا کہ میں اس کو دریافت کروں پھر جو تو کہتی ہے وہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ شریف اور معزز شخص اپنی آبرو

اور مذہب دونوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۳)

علامہ شبلی لکھتے ہیں: "عبداللہ قربانی سے بچ گئے تو عبدالمطلب کو ان کی شادی کی فکر ہوئی۔ قبیلہ زہرہ میں وہب بن عبدمناف کی صاحبزادی جن کا نام آمنہ تھا قریش کے تمام خاندان میں ممتاز تھیں وہ اس وقت اپنے چچا وہیب کے پاس رہتی تھیں عبدالمطلب وہیب کے پاس گئے اور عبداللہ کی شادی کا پیغام دیا انھوں نے منظور کیا اور عقد ہوگیا۔ اسی موقع پر خود عبدالمطلب نے بھی وہیب کی صاحبزادی جن کا نام ہالہ تھا شادی کی جناب حمزہ انھیں ہالہ کے بطن سے ہیں ہالہ نے آنحضرتؐ کو دودھ پلایا تھا۔ اس بنا پر حضرت حمزہ آنحضرتؐ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ دستور تھا کہ نوشاہ شادی کے بعد تین دن تک سسرال میں رہتا تھا۔ عبداللہ تین دن سسرال میں رہے اور پھر گھر چلے آئے اس وقت ان کی عمر سترہ برس سے کچھ زیادہ تھی۔

(زرقانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ سطر ۶)

عبداللہ تجارت کے لیے شام گئے اور واپس آتے ہوئے مدینے میں ٹھہرے اور بیمار ہو کر یہیں رہ گئے۔ عبدالمطلب کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اپنے بڑے بیٹے حارث کو خبر لانے کے لیے بھیجا وہ مدینے پہنچے تو عبداللہ کا انتقال ہوچکا تھا چونکہ یہ خاندان میں سب سے زیادہ محبوب تھے اس لیے تمام خاندان کو سخت صدمہ ہوا۔ عبداللہ نے ترکے میں اونٹ، بکریاں اور ایک لونڈی چھوڑی تھی جس کا نام اُمّ ایمن تھا۔ یہ سب چیزیں رسولؐ کو ترکہ میں ملیں۔ اُمّ ایمن کا اصلی نام برکت تھا۔"

(سیرۃ النبیؐ جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

علامہ ابن اثیر جزری نے لکھا ہے ۲۵ یا ۲۸ سال کے تھے اور حضرت رسول خدا صلعم کی ولادت سے پہلے انتقال کیا۔ (تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۳)

جناب عبداللہ مقام ابوا میں دفن کیے گئے۔

(خمیس جلد ۱ صفحہ ۲۱۱)

افسوس جناب عبداللہ کی زندگی بہت مختصر ہوئی اور ضعیف والد رہتے بھی اپنے والد کے ساتھ رہے اس وجہ سے آپ کے حالات میں ویسے جلیل القدر کارنامے نہیں ملتے جیسے جناب ہاشم وغیرہ کے۔ ظاہر ہے کہ یہ زمانہ آپ کی سرداری کا تھا ہی نہیں جس میں آپ کوئی خاص اور غیر معمولی کام کر سکتے البتہ جوانی خصوصاً اس زمانہ جاہلیت کے عہد شباب میں کسی شخص کا اپنے کو باعفت ثابت کرنا محیر العقول بات تھا اور تعجب بالائے تعجب یہ تھا کہ جناب عبداللہ پر عورتیں اس طرح فریفتہ ہوتی تھیں جس طرح جناب یوسف پر ہوتی تھیں اور آپ نے ہر موقع پر انکار کر کے اپنے کو صرف اعلیٰ درجے کا متقی ہی نہیں ثابت کیا بلکہ اپنے والد کا مطیع بھی اس حد تک دکھایا جس کی مثال مشکل ہی سے مل سکتی ہے۔

(تاریخ ائمہؑ، مؤلفہ جناب مولانا سید علی حیدر صاحب مرحوم)

عبداللہؓ بن عباسؓ — عباس ابن عبدالمطلب کے بیٹے حضرت علیؑ کے خاص شاگرد۔ تفسیر قرآن و حساب کے ماہر اور بہت بڑے عالم تھے۔ جب کوئی صحیح بات لوگ معلوم کرنا چاہتے تو آپ ہی سے رجوع کرتے تھے حدیث قرطاس کو یاد کر کے رویا کرتے تھے۔ جناب امیرؑ نے آپ ہی سے شب بھر تفسیر بسم اللہ بیان کی اور جب صبح ہونے لگی تو فرمایا اے ابن عباس! افسوس صبح ہوگئی ورنہ میں ابھی اور بیان کرتا بس اتنا اور سن لو کہ جو کچھ پورے قرآن میں ہے وہ سورۂ حمد میں ہے اور جو کچھ سورہ حمد میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور جو بسم اللہ میں ہے وہ بائے بسم اللہ میں ہے اور جو بائے بسم اللہ میں ہے وہ اس نقطے میں ہے جو "ب" کے نیچے دیا جاتا ہے وانا النقطۃ تحت الباء اور میں وہ نقطہ ہوں جو ب کے نیچے دیا جاتا ہے۔ حضرت علیؑ نے آپ کو اپنی حکومت کے زمانے میں بصرے کا حاکم مقرر کیا تھا۔ جنگ صفین میں شریک ہوئے ۶۸ھ میں بمقام طائف انتقال کیا۔ علم حدیث کی اصطلاح میں انھیں امام المفسرین بھی کہا جاتا ہے۔

قول فیصل۔ جناب جعفر طیار ابن ابو طالب کے ایک جلیل القدر فرزند کا نام بھی عبداللہ تھا آپ کی ماں جناب اسما بنت عمیس بن کعب بن مالک بھی قحافہ بن خثعم تھیں۔ صاحب استیعاب لکھتے ہیں کہ اسما بنت عمیس کی والدہ ہند بنت عوف بن زہیر تھیں جو میمونہ زوجہ رسولؐ اور ام الفضل عبادہ زوجہ عباس بن عبدالمطلب کی بہن تھیں۔ اسماء پہلے جعفر طیار کے عقد میں آئیں جن سے بقول ابن ابی الحدید ایک فرزند عبداللہ ابن جعفر الجواد متولد ہوئے اور بقول بعض مورخین دو فرزند اور بھی پیدا ہوئے۔ مؤلف تاریخ ائمہ نے آٹھ فرزند لکھے ہیں جن کے نام یہ ہیں، عبداللہ، عون، محمد الاکبر، محمد الاصغر، حمید، حسین اور عبداللہ اکبر۔ جناب جعفر جب جنگ موتہ میں شہید ہوگئے تو اسما مادر عبداللہ کا عقد خلیفہ اوّل سے ہوا جن سے جناب محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ یعنی محمد ابن ابی بکر ماں کی طرف سے جناب عبداللہ ابن جعفر کے بھائی تھے جناب اسما ہجرت حبشہ میں جعفر ابن ابی طالب کے ہمراہ تھیں اور دوسری ہجرت مدینے کی طرف کی تھی صاحب "حلیۃ الاولیاء" نے ان کا ذکر صحابیات میں کیا ہے۔ جناب عبداللہ کی شادی جناب زینب بنت علی علیہ السلام سے ہوئی جن سے دو فرزند پیدا ہوئے عونؑ و محمدؑ یہ دونوں فرزند اپنی باحوصلہ ماں کے ایما سے کربلا میں اپنے ماموں پر نثار ہوگئے۔ واقعات

کربلا کے زمانے میں جناب عبداللہ بیمار تھے اس وجہ سے ہمراہ امام نہ جاسکے تھے اور اپنے دونوں فرزندوں کو امام کی نصرت کے لیے بھیج دیا تھا۔

جناب عباس ابن امیرالمومنین علیہ السلام کے ایک بھائی کا نام بھی عبداللہ تھا جو کربلا میں شہید ہوگئے خلیفہ دوم کے بھی ایک بیٹے کا نام عبداللہ تھا جنھوں نے بیعت یزید سے انکار کر دیا تھا۔

عَبْدُ الْمَاجِد دَرْیَابَادی :- وطن دریاباد۔ مولوی عبدالقادر صاحب ڈپٹی کلکٹر کے بیٹے۔ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ اولاً ایک ادیب اور فلسفی کی حیثیت سے شہرت حاصل کی فلسفۂ جذبات وتاریخ یورپ وغیرہ اسی دور کے تالیفات ہیں اس دور میں آپ مذہب کی طرف سے بیگانہ رہے۔ موصوف نے مجھ سے دوران گفتگو میں خود فرمایا کہ میں ملحد ہوگیا تھا۔ سنہ ۱۹۱۹ء کے بعد آپ کی زندگی میں ایک حیرت انگیز انقلاب رونما ہوا۔ الحاد سے اسلام کی طرف آئے اور اسلام کی حمایت میں بکثرت مضامین تحریر فرمائے۔ جو معارف اعظم گڑھ اور الناظر لکھنؤ اور مختلف مذہبی رسائل واخبارات میں شائع ہوئے سنہ ۱۹۲۹ء سے آپ نے "سچ" نامی ایک ہفتہ وار اخبار نکالنا شروع کیا چند سال کے بعد شاید آپ کو اس نام میں نحوست نظر آئی یا اور کوئی وجہ ہو بہرحال سچ کو بدل کر اخبار کا نام "صدق" رکھا۔ چند ہی سال کے بعد نام کی پھر تجدید فرمائی اور صدق جدید کا خلعت پہنایا جو بیس سال سے بھی زیادہ نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے صحیح وقت پر برابر بزم صحافت کو رونق بخشتا ہے اور اردو صحافت کے حسن میں چار چاند لگا رہا ہے۔ اخبار صدق جدید اردو ادب کا سچا محسن اور سفرنامے موصوف کے شغف علمی وحسن خلوص ادب نوازی کا حقیقی ترجمان ہے اس دور کے تصنیفات میں سفر حجاز، محمد علی، ذاتی ڈائری

(حکیم الامت)، انشاء ماجد و حصص، اور تفسیر ماجدی، اردو اور انگریزی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ انگریزی میں بھی ایک زمانے میں بکثرت مضامین اخبار و رسائل کی زینت بنے۔ اس وقت آپ کا شمار اردو ادب کے صاحب طرز ادیبوں اور بلند پایہ انشاپردازوں میں ہوتا ہے۔

عَبْدُ الْمُطَّلِب :- (بفتح اول ضم سوم وششم وتشدید ہفتم مفتوح وکسر ہشتم) آپ حضرت ہاشم کے جلیل القدر فرزند تھے سنہ ۴۹۷ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا انتقال بچپنے ہی میں ہو چکا تھا۔ پرورش کے فرائض آپ کے چچا مطلب کے کنار عاطفت میں ادا ہوئے اور خوش قسمتی سے آخر میں عرب کے سب سے بڑے سردار قرار پائے۔ آپ کے والد ہی کی طرح آپ کی والدہ بھی جن کا نام سلمیٰ تھا شرافت وعظمت میں انتہائی بلندی کی مالک تھیں۔ ابن ہشام کا کہنا ہے کہ وہ وقار خاندانی کی وجہ سے اپنے نکاح کو اس شرط سے مشروط کیے ہوئے تھیں کہ جب چاہیں گی گھر چلی جائیں گی۔ علامہ حلبی کا قول ہے کہ وہ یہ شرط بھی لگاتی تھیں کہ تولید کے موقع پر اپنے میکے میں رہیں گی جناب عبدالمطلب کا ایک نام "شیبۃ الحمد" بھی تھا کیونکہ آپ کی ولادت کے وقت آپ کے سر پر سفید بال تھے اور شیب سفیدی سر کو کہتے ہیں۔ جو ہے اسے بتا دے اس لیے کیا کہ آگے چل کر بے انتہا ممدوح ہونے کی علامتیں ان میں دیکھی جا رہی تھیں آپ سن شعور تک پہنچتے ہی جناب ہاشم کی طرح نامور اور مشہور ہوگئے۔ آپ نے اپنے اوپر شراب حرام کر رکھی تھی اور غار حرا میں بیٹھ کر عبادت کرتے تھے۔ آپ کا دسترخوان اتنا وسیع تھا کہ انسانوں کے علاوہ پرندوں کو بھی کھانا کھلایا جاتا تھا بعیت زدوں کی امداد اور یار عجوں کی خبر گیری ان کا خاص شیوہ تھا آپ نے بعض ایسے

طریقے رائج کیے جو بعد میں مذہبی نقطۂ نظر سے انسانی زندگی کے اصول بن گئے مثلاً ایفائے نذر، نکاح محارم سے اجتناب، دختر کشی کی ممانعت، خمر وزنا کی حرمت اور قطع ید سارق۔ عبدالمطلب کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ انھوں نے چاہ زمزم کو جو مرور زمانہ سے بند ہو چکا تھا پھر کھدوا کر جاری کیا۔ آپ کے عہد میں ابرہہ بادشاہ نے خانہ کعبہ پر چڑھائی کی اور ابابیلوں کے ذریعے سے ہلاک ہوا۔ یہ واقعہ عام الفیل کے ضمن میں درج کر چکا ہوں۔ مہندی کا خضاب بھی جناب عبدالمطلب کی ایجاد ہے۔ ابن ندیم کا کہنا ہے کہ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط مامون رشید کے کتب خانے میں موجود تھا۔ علامہ مجلسی اور شبلی کا کہنا ہے کہ آپ نے ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی اور مقام حجون میں دفن ہوئے میرے نزدیک آپ کا سن وفات سنہ ۵۷۸ء ہے۔ (چودہ ستارے۔ مولفہ سید نجم الحسن کراروی ص ۱۲ تا ۱۳)

جناب عبدالمطلب ایک عظیم الشان قد آور اور بارعب وجلال بزرگ تھے۔

عَبْدِ ضَعِیف :- کمزور بندہ، عاجز بندہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دی جو عبد ضعیف کو تکلیف
دی جو بیچارے کو عقل لطیف (دفتر خیال مہذب ص ۸۳)

عَبْدِ مَنَاف :- رسول مقبولؐ کے سکڑ دادا جن کا اصلی نام مغیرہ اور کنیت ابوعبد شمس تھی والد ماجد آپ کے قصی تھے جو پانچویں صدی عیسوی میں فہرکی نسل سے گزرے ہیں۔ مادر گرامی کا نام حبی بنت خلیل تھا قصی کے چھ بیٹے تھے جن میں عبدالدار سب میں بڑا اور عبد مناف بھی بیٹے

فضل و شرف سب میں ممتاز تھے۔ قصی نے مرتے وقت حرم محترم کے تمام منا صب سب سے بڑے بیٹے عبد الدار کو دیئے اگرچہ وہ سب بھائیوں میں نا قابل تھے۔ قصی کے بعد قریش کی ریاست عبد مناف نے حاصل کی اور قریش کے مسلم الثبوت سردار بن گئے۔ عبد مناف اپنے باپ قصی کی زندگی ہی میں عظمت و بزرگی کے ساتھ مشہور ہو گئے تھے اور آپ کے فضل و بزرگی کی دلچسپ حکایتیں قبائل قریش کی زبان پر جستہ جستہ آنے لگی تھیں اور وفور کرم اور سخاوت کی وجہ سے آپ کو فیاض کا لقب دے رکھا تھا۔ آپ کی شادی عاتکہ بنت مرۃ السلمیہ بن ہلال سے ہوئی تھی۔ حسن و جمال کی وجہ سے قمر (ماہتاب) کہا جاتا تھا۔ دیار بکری نے لکھا ہے کہ عبد مناف کو مغیرہ کہتے تھے۔ وہ تقویٰ وصلۂ رحم کی تلقین کیا کرتے تھے۔ باپ اور بیٹے دونوں ایک ہی عقیدے پر تھے اور انھوں نے کبھی بت پرستی نہیں کی۔ زبیر نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ اس نے حجر میں ایک نوشتہ پایا جس میں لکھا تھا میں مغیرہ فرزند قصی ہوں۔ میں لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہا کریں اور صلۂ رحم کرتے رہیں۔

(تاریخ خمیس جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)

آپ نے ملک شام کے مقام غزہ میں انتقال فرمایا جہاں آپ بغرض تجارت تشریف لے گئے تھے اسی مقام غزہ میں آپ نے عاتکہ بنت مرۃ سلمیہ سے عقد فرمایا تھا۔ جناب عبد مناف اپنے باپ قصی کی طرح بے انتہا فضائل و مناقب کے مالک اور لوو جود و سخا کے حامل تھے۔ سبائک الذہب میں لکھا ہے عبد مناف کو قریش میں بڑی شہرت حاصل تھی طبری نے لکھا ہے قریش نے ایک ندے کے کھف وہ سنگ سفتہ ہوا تو معلوم ہوا کہ سخر خالص عبد مناف ہی کے لیے ہے۔ (تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ۸۱)

عبد مناف کے چھ اولادیں ہوئیں جن میں جناب ہاشم سب سے زیادہ خوب صورت اور پاکیزہ سیرت تھے عربی الفاظ۔ رائج۔

تو شیر معرکہ تو میں سیف مصاف ہوں
ہیں نور عین ہاشم و عبد مناف ہوں

(غلام سجاد اشہر حیدر آبادی ہم عصر انیس متوفی سنہ ۱۹۰۳ء)

عَبْدِیَّت:- (بفتح اول و کسر سوم و یائے مشدد مفتوح) بندگی، غلامی، بندہ ہونے کی صورت حالی عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم۔ اللہ ایسی فرعونیت کا زمانہ آیا ہے کہ آج کل کے نوجوان خدا کی عبدیت کے منکر ہو گئے ہیں۔

قول فیصل۔ فارسی میں عبدیت بر وزن فاعلن بھی مستعمل ہے۔ اردو والے بھی دونوں صورتوں سے بولتے ہیں۔

عِبْرَانی:- (بالکسر) کنعان والوں کی زبان جو آج کل یہودی بولتے ہیں۔ عربی، مؤنث، رائج۔

ہیں جدا جیسی سب کی تقریریں
یونہی باہم جدا ہیں تحریریں
عربی، فارسی و سریانی
اور رومی ہے اور عبرانی

(مثنوی سراج نظم صفحہ ۲۲)

قول فیصل۔ باضافۂ زبان اسی کو عبرانی زبان بھی کہتے ہیں جیسے عبرانی زبان میں تراع کے معنی دبر کے ہیں اور عربی میں چرواہے اور رعایت کرنے والے کے ہیں۔ (حاشیہ کلام اللہ ترجمہ فرمان علی صفحہ ۲۲)

۳۲۶

عِبْرَانی:- یہودی، حضرت موسیٰ کی امت، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

نہ سمجھا تو مجھ کو یہ آیا خیال
کہ عبرانیوں کی ہے یہ قیل و قال
(معارج الفضائل)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ یہودی کو یہودی یا پھر اسرائیلی یا اسرائیل کہتے ہیں۔ عبرانی کوئی نہیں کہتا البتہ صیہونی کہتے ہیں جیسے "توسیع پسند صیہونی ساری دنیا کو اپنے زیر اقتدار لانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔" (حیات جدید کانپور۔ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۷۰ء)

عِبْرَت:- (بکسر اول و فتح سوم) نصیحت، خوف، متنبہ ہونا، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

نیرنگیٔ دنیا کا تماشا ہے نمایاں
غفلت اسے کہتے ہیں کہ عبرت نہیں ہوتی — جگر

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی فعلت کے وزن پر ہے جو عربی میں حالت اور نوع کے معنی ظاہر کرنے کو آتا ہے لغوی معنی طبیعت کا ایک خاص حالت میں غفلت سے آگاہی کی طرف جانا۔ مجازاً نصیحت حاصل کرنا مؤلف فرہنگ آصفیہ نے معنی اندیشہ بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عِبْرَت انگیز:- ایسی بات جس سے آدمی کو خوف معلوم ہو اور نصیحت حاصل ہو۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ یہ مصرع لکھنؤ میں ایسا عبرت انگیز ہوا کہ شفیق مکرم جناب مرزا اوج صاحب نے ایک کلیہ بنا یا کہ گو کے بعد ایسا لفظ ہی نہ آنے پائے جس کی ابتدا میں نہ ہو۔ (ادب الکاتب والشاعر نظم طباطبائی)

عِبْرَت آموز:- وہ بات جس سے نصیحت حاصل ہو۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ جو ٹیلے جا بجا ہموار دنیا میں ہیں
عبرت آموز زبان اہل البصار ہیں — صفی

عِبرت بڑھنا:- زیادہ نصیحت حاصل ہونا۔ اردو مصدر، رائج۔

سن کے احوال تجھ سے عبرت (ناسخ)
کر زیادہ تجھے بڑھے عبرت (معراج نظم)

عِبرت پکڑنا:- نصیحت حاصل کرنا۔ متنبہ ہونا۔ اردو مصدر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عِبرت حاصل کرنا:- مصدر (متعدی) کسی جرم کی پاداش میں دوسرے شخص کو سزا پاتے دیکھ کر یہ خوف کرنا کہ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا بھی یہی حال ہوگا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل ضرب:- اس سورہ (سورۂ بقرہ) میں خداوند عالم نے بہت امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ پرہیزگاری اختیار کرنا، کفر و نفاق سے بچنا، احکام خداوندی کا دل سے اقرار کرنا اور اس کے موافق عمل کرنا۔ ...گذشتہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا۔
(کلام اللہ مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ)

قول فیصل - اس کی منفی صورت بھی استعمال ہوتی ہے۔

ہنگامۂ زبونیٔ ہمت ہے انفعال (معراج نظم)
حاصل نہ کیجے دہر سے عبرت ہی کیوں نہ ہو

بصیغۂ لازم عبرت حاصل ہونا بھی بولتے ہیں جیسے جون پور کے قلعے کو دیکھ کے بڑی عبرت حاصل ہوتی ہے۔ شاہان گذشتہ اور ان کے جاہ و حشم کو یاد کر کے دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔

عِبرت خیز:- عبرت پیدا کر دینے والا۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو آنے والی نسلوں کو سبق شائستگی کا دے
عزیزو اب ہم وہ عبرت خیز افسانہ سناتے ہیں (عزیز لکھنوی)

قول فیصل - ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ہماری زندگی بھی کیسی عبرت خیز تھی یارب
کہ جن کے حال کا افسانہ گو افسانہ کہتے ہیں (صفی)

عِبرت دلانا:- خوف دلانا۔ متنبہ کرنا۔ نصیحت دینا۔ گوشمالی کرنا۔ اردو مصدر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

عِبرت سرا:- مقام عبرت۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خون دل بہنے لگا آنکھوں سے دھیان آیا جو
دفن اسی عبرت سرا میں ہے مرا مشفق پدر (عزیز)

عِبرت کا سبق لینا: نصیحت حاصل کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

روح افزا قدرتی دلکش مناظر دیکھیے
گر سبق عبرت کا لینا ہو تو مقبرے دیکھیے (صفی)

عِبرت کرنا:- سبق حاصل کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

کر تو تدبیر اور عبرت کر
دل سے کر خوب غور عبرت کر (معراج نظم)

عِبرت کی نگاہوں سے دیکھنا: عبرت حاصل کرنے کی غرض سے دیکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع اے کاش کوئی دیکھے عبرت کی نگاہوں سے (صفی)

عِبرت لینا: نصیحت حاصل کرنا۔ سبق لینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

چاہیے سب رہ حقیقت لیں (ناسخ)
اہل عبرت اسی سے عبرت لیں (معراج نظم)

عِبرت مآل:- جس کا نتیجہ عبرت ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضرب - اب اس جلسۂ احباب اولی الالباب... کی چہل پہل کا حال عبرت مآل گوش ہوش سے سنیے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - اس ترکیب کا استعمال مسجع و مقفیٰ عبارت میں زیادہ ہوتا ہے۔

عِبرت نہ ہونا:- نصیحت نہ ہونا۔ غفلت نہ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں عبرت کسی طرح جن کو
انھیں عبرت کسی طرح جن کو (معراج نظم)

عِبرت ہونا:- نصیحت ہونا۔ خوف ہونا۔ حیرت و تعجب ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پند دیتا یہ بہر انسان ہے
یہ سزائے گناہ دکھلاتا ہے (ناسخ)
کریں ڈر کر گناہوں سے نفرت (معراج نظم)
دیکھنے والوں کو ہو تا عبرت

قول فیصل - دیکھ کے عبرت ہونا جیسا کہ اوپر کی مثال میں ہے اور ان کے عبرت ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

ہم کریں گے بیان تجھ سے بیاں
حکمت حضرت خدائے جہاں
موعظوں کو ہو سن کے تا عبرت (معراج نظم)
ملحدوں کو ہو سن کے تا حیرت

عِبری:- (بالکسر) شام کے ملک کی زمین، عبرانی، عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اپنی تحقیق یوں لکھی ہے:-

"عبر بمعنی کنارہ ہے۔ چونکہ یہ زبان دریائے فرات کے پرلے کنارے پر بولی جاتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ بعض محققوں کی رائے ہے کہ عبر بن صالح بن سام بن نوح سے منسوب ہے۔ بعض لوگ حضرت یعقوب کی اولاد میں سے ایک شخص یا ملک کنعان کے

قدیم باشندوں سے منسوب کرتے ہیں۔ بعض ایک یہودی کا نام قرار دیتے ہیں۔ غرض شام کے ملک کی زبان ہے جو آرمینیا والوں کی زبان سے ملتی ہوئی ہے۔ لکھنؤ میں یہ لفظ شاید ہی کوئی استعمال کرتا ہو۔

عُبُودِیّت :- (بضم اول، و واؤ معروف بکسر دال و یائے مشدد مفتوح) بندگی، غلامی، عبادت، اطاعت، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے اسجدوں کے قابل اپنا آئین عبودیت
بنائے کعبہ پڑتی ہے جہاں ہم سر جھکاتے ہیں عزیز لکھنوی

قولِ فیصل۔ آداب عبودیت جیسا کہ ذیل کے شعر سے ظاہر ہے اور آئین عبودیت جیسا کہ شعر بالا میں ہے اس کی خاص ترکیبیں ہیں۔

میں اور آداب عبودیت بجا لاتا بھلا
کر دیا پابند آئین خود رائی نے مجھے عزیز لکھنوی

یہ تخفیف تشدید بھی مستعمل ہے

مجھ کو ہے عبودیت سے الفت
دل میں معبود کی محبت صفی

عزیز نے باضافت استعمال کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ صورت اگر عربی میں رائج نہیں تو فارسی میں ضرور مروج ہے۔

ع آئین عبودیت کے جاہل ہوتے عزیز

نثر کی مثال میں نہج البلاغہ کے خطبہ بے الف کی ایک مثال عبودیت کی پیش کر رہا ہوں۔

"جس طرح کوئی ربوبیت متمسک عبودیت میں مستغرق توحید میں منفرد، لغزش سے بری، دھمکیوں سے خوف زدہ، محشر کی کس مپرسی میں بخششوں کی طرف متوجہ ہو کر معبود کی تعریف کرے۔ جیسے یوں ہی میں بھی مدح گستر ہوں۔"

(ترجمہ خطبہ بے الف۔ نہج البلاغہ)

عُبُور :- (بضم اول و واؤ معروف) پل، کشتی، جہاز یا اور کسی ذریعے یا صورت سے دریا کے اس پار سے اس پار جانا، پاٹ کو طے کرنا، پار اترنا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عملِ شرف: چار موجۂ الم اور ورود دل ہے
بحر غم سے عبور مشکل ہے (فسانۂ آزاد)

عبور بحر حقیقت سے گر نہیں ممکن
کنارے بیٹھ کے لہریں گنو سمندر کی صفی

قولِ فیصل۔ خندق اور راستے کو طے کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

جب نگاہ شوق کر جاتی ہے خندق سے عبور
بہہ رہی ہے گومتی دکھن کی جانب تھوڑی دور (خندق) صفی لکھنوی

آسماں بھی ہے نگاہ دہر سے عبور
اک ایک گام پہ کوئی بت شکستہ ہو عزیز لکھنوی

کرتے سو بار راہ سے جو عبور
(راہ) یاد جب حافظہ نہ رہتے ضرور (سراج نظم صفحہ ۲)

عُبُور :- وسیع النظری۔ کسی علم پر کما حقہ حاوی ہونا۔ کتب متداولہ یا غیر متداولہ پر نظر ہونا یا مسائل سے بخوبی آگاہی ہونا کسی علم میں مہارت۔ اردو، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "جب تک متقدمین کے کلام پر عبور نہ ہو شعر نہ کہے اس لیے بغیر اس کے مضامین مبتذل کی پہچان نہ ہوگی۔"

(مقدمہ منظومات نظم طباطبائی)

عبور حاصل ہونا بھی اس کا ایک صرف ہے جیسے "مولانا سید علی حسن صاحب قبلہ مرحوم کو علم حدیث و رجال پر کافی عبور حاصل تھا۔"

عُبُورِ دریائے شور کرنا :- کالے پانی بھیج دینا یعنی سزا کسی شخص کو جزیرہ انڈمان بھیج دینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ انگریزوں کے دور میں دائم الحبس کی سزا میں مجرم کو کالے پانی بھیج دیا جاتا تھا۔ اب دائم الحبس یا حبس دوام کی سزا صرف ۲۰ سال کی قرار دی گئی ہے یہ بیس سال کی سزا کسی ضلع کی جیل میں کاٹنا پڑتی ہے۔ مجرم اگر نیک چلنی کے ساتھ یہ دن کاٹتا ہے تو ۵ ہی سال کے بعد ضمانت پر رہا کر دیا جاتا ہے ورنہ عام طور سے دن رات جوڑ کے بجائے بیس سال کے دس برس میں بلا ضمانت رہا کر دیتے ہیں۔ عوام اسی کو عمر قید بھی کہتے ہیں۔

عُبُور کرنا :- (سے کے ساتھ) دریا پر سے پار اترنا کسی راستے سے گزرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جب نگاہ شوق کر جاتی ہے خندق سے عبور
بہہ رہی ہے گومتی دکھن کی جانب تھوڑی دور صفی

قولِ فیصل۔ کو کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں جیسے "اتنے بڑے دریا کو پیر کے عبور کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے" (یا) "ہنومان سیتا کو تسلی و تشفی دے کر واپس چلا آیا۔ پھر تو رام چندر جی کے لشکر نے سیت بند کو عبور کر کے خوب معرکہ آرائی اور جدال و قتال کیا۔" (اردو زبان کی چوتھی کتاب۔ از۔ اسمٰعیل میرٹھی)

عَبْہَر :- (بفتح اول و سوم) نرگس کی ایک قسم ہے جس کا اندرونی حصہ زرد رنگ کا ہوتا ہے بخلاف نرگس شہلا کے جس کا رنگ اندر سے سیاہ ہوتا ہے۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

چشم سیہ تمہاری نظر بھر کے دیکھے جب
لالہ ہو داغ دے گل عبہر یہ گھر کرے ذوق

قولِ فیصل۔ عام زبان نرگس زرد ہے جو بضرورت استعمال کرتے ہیں۔ در اصل لفظ عبہر اس قدر ثقیل ہے کہ اس پر اردو ہونے کا اطلاق نہیں ہوتا زیادہ تر

قصیدہ گو شعرا نے اسے استعمال کیا ہے۔ عبہر سے منسوب کو عبہری کہتے ہیں مگر اس کا استعمال اردو میں میری نظر سے نہیں گزرا۔ مؤلف نور اللغات نے بغیر مثال کے لکھ دیا ہے۔

عَبِید :- (بفتح اول و یائے معروف) بہت سے غلام، عربی، اسم جمع، عربی داں طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

بشر، جن، ملک، نجم، شمس و سعید
جو پیدا ہوئے سب ہیں اس کے عبید (معارج الفضائل)

قول فیصل۔ یہ عبد کی جمع نہیں ہے مگر جمع کے معنی دیتا ہے

عُبَید :- (بضم اول و فتح با) بہت سے غلام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عبد بمعنی غلام کی جمع نہیں ہے بلکہ تصغیر ہے اس کے معنی ہیں ادنیٰ غلام۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

عَبِیر :- (بفتح اول و یائے معروف) ایک خشک اور مرکب خوشبو کا نام جو مشک، صندل، گلاب اور زعفران سے ترکیب دی جاتی ہے عربی، مذکر، فصیح، رائج

شمیم عیش سے ہے یہ زمانہ عطر آگیں
کہ فرش عنبر اگر ہے زمیں تو گرد عبیر (ذوق)

قول فیصل۔ اس خوشبو کو کپڑوں پر چھڑکتے ہیں۔

دیار حسن میں اڑتا ہے جب غبار کبھی
عبیر پیرہن آفتاب ہوتا ہے (عزیز لکھنوی)

زیادہ تر اہل ہنود حضرات ہولی میں اس کا استعمال کرتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں یہ خوشبودار سفوف یا برادہ (بوڈر) مشک، گلاب صندل وغیرہ سے مرکب ہو کر تیار ہوتا ہے بعض لوگوں نے زعفران بھی اس میں شریک کی ہے بلکہ صرف زعفران کو بھی لکھا ہے لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ محبت کا عبیر سے استعارہ کیا ہے۔

مکانوں میں تمہارے چہچہے تمام + کہ جگا عبیر محبت ہوں نام (بینظیر شاہ)

عِتاب :- (بالکسر) جلال، غصہ، غضب، قہر، عربی، مذکر، فصیح، رائج

ملاحظہ مو تو قع تو روک دو دن گا جلال روز حساب تیرا

پڑھوں گا رحمت کا وہ قصیدہ کہ ہنس پڑیگا عتاب تیرا (جوش)

قول فیصل۔ عربی میں ان معنی کے علاوہ ملامت کرنا اور ناز بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

عِتاب اُتارنا :- (متعدی) غصہ دور کرنا، اردو صرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے غصہ اتارنا زبانوں پر ہے۔

عِتاب اُترنا :- (لازم) غصہ جانا، غصہ اترنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بن گیا ہے نقاب چہرے کی
کہ اترتا کبھی عتاب نہیں (جلیل)

قول فیصل۔ اب اس محل پر غصہ اترنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

عِتاب الٰہی :- قہر خدا، غضب الٰہی، فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ لفظ عورتوں کی زبان پر زیادہ ہے جیسے "کم بخت کوڑھی بیماری میں نہیں مبتلا بلکہ عتاب الٰہی میں گرفتار ہے" عتاب الٰہی کی جگہ عتاب خدا وندی بھی ہے جو لسبتہ کم مستعمل ہے۔

عِتاب آنا :- قہر نازل ہونا، عذاب آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آئے حسینؓ رن میں غضب آئے جس طرح
کافر پہ کبریا کا عتاب آئے جس طرح (انیس)

عتاب شاہی :- بادشاہ کا غصہ، قہر شاہی فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عتاب کرنا :- کسی پر غضبناک ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

محل صرف۔ اگر وہ کھانا حرام ہوتا اور گناہ کا باعث ہوتا تو خدا فوری عتاب نہ کرتا بلکہ اس کو آخرت پر اٹھا رکھتا۔ (کلام اللہ شریف ترجمہ نذیر احمد، [illegible] صفحہ ۱ حاشیہ)

عتاب کی باتیں :- غصہ آمیز باتیں۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

سنتے ہیں اس کو چھیڑ چھیڑ کے ہم
کس مزے سے عتاب کی باتیں (ذوق)

عتاب میں آنا :- عذاب میں مبتلا ہونا، سخت تکلیف میں گرفتار ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیسی غریب اے خدا آگئی کس عتاب میں
آنا ہی ہوگا دوزخی جنتی ہوئے عذاب میں (شوق قدوائی)

عتاب نازل ہونا :- عذاب میں مبتلا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جیسا تم نے مجھ کو دکھ دیا ہے اور ستایا ہے اسی طرح تم پر بھی خدا کا عتاب نازل ہو۔

عتاب نامہ :- وہ خط جس میں عتاب کا مضمون ہو، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ عتاب نامہ زیادہ تر بادشاہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

عتاب و خطاب :- (ہر دو لفظ مترادف) غضب و غصہ، عتابیہ کلمات، غصے کے کلمات، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ غرض ... خان خاناں اپنے علاقے پر گئے۔ وہاں سے دربار میں آئے۔ کئی دن تک عتاب و خطاب میں رہے۔ (دربار اکبری صفحہ ۶۲)

عتاب و خطاب میں آنا :- خفگی میں آنا، جھڑکیاں کھانا، اردو صرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ باعتبار لکھنؤ صرف قریب بہ متروک ہے۔

عتاب ہونا :- غصہ اتارا جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اب التفات اسے کہیے خواہ بیزاری
خطا کسی کی ہو مجھ پر عتاب ہوتا ہے — عزیز لکھنوی

محل صرف۔ ایک گناہ کی دو سزا عدل خدا سے بعید ہے تو معلوم ہوا کہ وہ کھانا ہرگز حرام نہ تھا بلکہ صرف کردہ تھا اور فعل کردہ کا احیاناً سرزد ہو جانا .... شان نبوت کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے عتاب ہوا۔
(کلام اللہ مترجمہ فرمان علی صفحہ ۱ حاشیہ)

عَتَبات :- (بفتحتین) چوکھٹیں، عتبہ کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عتبات عالیات (یعنی مقدس درگاہیں) کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ جیسے ۔ زیارت عتبات عالیات و مشاہد مقدسہ رفیع الدرجات مومن کے لیے افضل قربات یا اشرف مہمات سے ہے۔ (ذخیرہ مصابیح الزائرین)

عَتَبَہ :- (بفتح اول و دوم و سوم) آستانہ، دہلیز، مجازاً مقدس درگاہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عتبہ بوسی :- دہلیز چومنا، (مجازاً) بڑے آدمی کے گھر جانا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اس امید پر ہمہ تن و چشم و گوش عتبہ بوسی کا رہا لیکن ناسازی بخت نے محروم رکھا۔ (انشائے سرور)

عِتْرَت :- (بکسر اول و فتح سوم) رشتہ دار، عزیز، اقارب، بیٹے، بیٹیاں، عربی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال صرف رسولؐ کے اہلبیتؑ کے لیے ہوتا ہے۔ اہلبیت سے مراد علیؑ و فاطمہؑ اور ان کی اولاد امجاد۔

تجھ سے راضی ہو خدا اور خدا کا محبوب
تیرا حامی ہے نبیؐ اور نبیؐ کی عترت — ذوق

انھیں اہلبیت کو عترت اطہار (اہلبیت طاہرین) بھی کہتے ہیں۔

بیت اشرف خاص سے نکلے شہ ابرار
روتی ہوئی ڈیوڑھی پہ گئی عترت اطہار — انیس

فارسی ترکیب کے ساتھ عترت رسولؐ، عترت نبیؐ وغیرہ اور اردو ترکیب کے ساتھ رسولؐ کی عترت، نبیؐ کی عترت وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں۔

کی خوب کلمہ گویوں نے حرمت رسولؐ کی
خیمے جلائے لوٹ لی عترت رسولؐ کی — اوج لکھنوی

عَتِیق [۱] :- (بفتح اول و یائے معروف) کہنہ، قدیم زمانے کا، پرانا، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ یہ نیچرل شاعری کسی عالم اصل و محقق کی تحقیق ہے۔ یہ قسم جدید ہے یا عتیق ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عہد عتیق کی ترکیب بھی نظر سے گزری ہے۔

عتیق [۲] :- آزاد، عربی صفت، عربی دانوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عتیق [۳] :- برگزیدہ، عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔ ایام جاہلیت میں عرب کے ایک بڑے بت کا بھی عتیق نام تھا۔

عُثمان :- (بالضم اول) حضرات اہلسنت کے عقیدے کے مطابق رسولؐ کے تیسرے خلیفہ کا نام۔

" یہ بنی امیہ کے خاندان سے تھے۔ باپ کا نام عفان تھا، بہت مالدار تھے اس وجہ سے عثمان غنی کہلائے۔ انھیں عثمان کو ذوالنورین بھی کہتے ہیں۔ جب مسلمان ہجرت کر کے حبش گئے تو یہ بھی ساتھ تھے۔ عمر فاروق کے انتقال کے بعد عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ آپ خلافت کا کام قرآن کی تعلیم، رسول اللہ کی حدیثوں اور دونوں خلفا کے فیصلوں کے مطابق انجام دیں گے حضرت علیؑ نے جواب دیا ہاں میں خدا کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیثوں کی روشنی میں خلافت کا کام انجام دوں گا مگر دونوں کی شانوں کی پیروی اور ان کے فیصلوں کے مطابق اپنے فیصلوں کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ تب عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت عثمان کے سامنے بھی یہی سوال رکھا انھوں نے شرطوں کا وعدہ کر لیا پس عبد الرحمٰن بن عوف نے ان کو خلیفہ مقرر کر دیا اور اس طرح یہ اسلام کے تیسرے خلیفہ ہو گئے اس وقت ان کی عمر ستر سال کی تھی اور ہجرت کا چوبیسواں سال تھا ہجرت کے آٹھویں سال جب رسول اللہ مکہ تشریف لے گئے تو گیارہ آدمیوں کو چھوڑ کر اپنے تمام دشمنوں کو معاف کر دیا اور ان گیارہ آدمیوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا ان میں ایک عبد اللہ ابن سعد بھی تھے انھوں نے حضرت عثمان کے گھر میں پناہ لی۔ حضرت عثمان نے عمرو بن العاص کو مصر سے واپس بلا لیا اور عبد اللہ بن سعد کو مصر کا گورنر بنا دیا۔ مروان بن حکم بہت فتنہ پرور آدمی تھا اس لیے رسول اللہ نے اسے اور اس کے باپ کو مدینہ سے نکال دیا تھا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے بھی اپنے اپنے عہد خلافت میں ان باپ بیٹوں کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی تھی لیکن جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو مروان کو مدینہ بلا لیا اور رشتہ داری کا خیال کر کے اس کو اپنا سکریٹری بنا لیا۔

آپ نے اپنے دوستوں اور رشتے داروں کو بڑے بڑے عہدے دیے اس بات کو لوگوں نے پسند نہیں کیا اور آپ کے دشمن ہو گئے وہ یہ چاہتے تھے کہ آپ کو خلافت سے ہٹا کر کسی دوسرے کو خلیفہ بنا دیں انھیں میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق کا لڑکا محمد بھی تھا جن کو حضرت عثمان نے مصر کا گورنر بنا کر روانہ کر دیا۔ اس کے تیسرے دن جب یہ لوگ مصر جا رہے تھے تو ان کو ایک حبشی غلام ملا جو اونٹ پر سوار تھا

اور تیزی سے چلا جا رہا تھا اس کو پکڑ لیا گیا تو اس کے پاس سے ایک خط ملا جس میں لکھا تھا "یہ خط خلیفہ اسلام عثمان کی طرف سے گورنر مصر کے نام ہے۔ خلیفہ کی طرف سے تم کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق کا لڑکا محمد تم تک پہنچے تو اس کو پکڑ کر قتل کر دو اور اس کے ساتھیوں اور مددگاروں کو گرفتار کر کے بند کر دو۔ مزید ہدایتوں کا انتظار کرو۔" اس خط کو پڑھ کر محمد اور اس کے ساتھی سخت حیرت میں پڑ گئے اور یہ سمجھنے لگے کہ خلیفہ نے ان کو دھوکا دیا ہے اور وہ ایک مرتبہ مدینہ کے لیے پھر لوٹ پڑے۔ اسی درمیان میں کسی طرح بصرہ اور کوفے کے لوگوں کو بھی یہ خبر مل گئی اور وہ بھی لوٹ پڑے۔ یہ سیدھے حضرت عثمان کے گھر پر پہنچے اور آپ کے گھر کو گھیر لیا اور محاصرہ کئی ہفتوں تک جاری رہا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ گھر میں پانی ختم ہو گیا تو آپ اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور کہا۔ "میں پانی پینے کو ترس رہا ہوں تم میں سے کوئی علیؓ کے پاس جائے اور ان سے کہے کہ وہ میرے پینے کو تھوڑا سا پانی بھجوا دیں۔" جب حضرت علیؓ کو اس کی خبر ملی تو آپ کچھ پانی لے کر آئے اور اپنے صاحبزادوں حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ کو گھر کے دروازے پر پہرہ دینے کا کام سپرد کر دیا لیکن محمد ابن ابی بکر چند ساتھیوں کے ساتھ پیچھے کے راستے سے محل سرا کے اندر داخل ہو گئے۔ سب سے پہلے محمد ابن ابی بکر حضرت عثمان کے قریب پہنچے اور آپ کی داڑھی پکڑ کر کہا۔ "اے لمبی داڑھی والے خدا تجھ کو رسوا کرے۔" حضرت عثمان نے فرمایا۔ "اگر آج تمہارے باپ زندہ ہوتے تو میرے اس بڑھاپے کی قدر کرتے اور میری داڑھی کو اس طرح نہ پکڑتے۔" یہ سن کر محمد ابن ابی بکر وہاں سے واپس چلا آیا مگر محمد ابن ابی بکر کے ہٹتے ہی کنانہ بن بشر نے حضرت عثمان کے ماتھے پر لوہے کی سلاخ ماری۔ حضرت عثمان زمین پر گر پڑے پھر سودان بن حمران نے آپ کو زخمی کر دیا۔ آپ کے ماتھے سے خون کا فوارہ نکل پڑا مگر عمرو بن حمق حضرت عثمان کے سینے پر چڑھ ہو گیا اور جسم کو نیزے سے چھلنی کر دیا۔ اسی درمیان میں ایک اور شخص نے تلوار چلائی جس کو آپ کی زوجہ نائلہ نے روکنا چاہا تو تین انگلیاں کٹ کر زمین پر گر گئیں۔ حضرت عثمان کی لاش دو دن تک بے گور و کفن پڑی رہی تیسرے دن صرف سترہ مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھی اور جنازے کو کندھا دیا۔ آپ کی نماز جنازہ زبیر بن مطعم نے پڑھائی۔ اس وقت آپ اسی سال کے تھے بارہ سال خلافت کے فرائض انجام دیے تھے۔

(اقتباس از کتاب "حضرت عثمان غنیؓ" مصنفہ شمیم انہونوی شائع کردہ نسیم بک ڈپو لکھنؤ)

عثمانی ۱؎ وہ شخص جو خلیفہ سوم کی اولاد میں ہو۔ عربی صفت، رائج۔

محل صرف۔ اردو ہفتہ وار پنچ کے ایڈیٹر سجاد حسین عثمانی بڑے اچھے انشا پرداز نہایت عمدہ ظرافت نگار تھے ان کا قلم کاغذ پر زعفران زار کھلاتا ہوا چلتا تھا

عثمانی ۲؎ منسوب بہ عثمان۔ عربی صفت، رائج

حیدری فقر ہے نے دولت عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے — اقبال

عجائب :- عجیب عجیب اشیا، تعجب انگیز چیزیں۔ عجیب کی جمع۔ عربی صفت، رائج۔

ان کی خلقت میں جو غرائب تھے — ناسخ
ان کی فطرت میں جو عجائب تھے (مراثی نظم ص)

قول فیصل۔ فارسیوں کی تقلید میں مفرد بھی استعمال کرتے ہیں۔

عجائب سحر کہ ہو امتحاں یہ ظلم و الفت کا
وہ شمشیر آزمائے ہیں ہم اپنی جاں آزمایا ہے — شرر

اب زیادہ تر اس عجائب کی جگہ عجیب زبانوں پر ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

عجائبات :- عجائب کی جگہ، فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

یہ تیر سے عجائبات بھی
گویا ہیں مرقع طلسمی — صفی

عجائبات سے پُر ہونا :- حیرت خیز اشیا سے بھرا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اوپر دیکھے تو ہے تحیر
گردوں ہے عجائبات سے پُر — مصحفی

عجائب المخلوقات :- (بضم با و سکون لام) وہ چیزیں جو پیدائشی طور پر حیرت انگیز ہوں۔ عجیب الخلقت اشیا۔ عربی ترکیب جمع، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ایک کتاب کا نام بھی ہے جس میں عجیب الخلقت جانوروں اور آدمیوں وغیرہ کی تصویریں بنی ہوتی ہیں اور ان کے خواص و عادات درج ہوتے ہیں۔

عجائب خانہ :- وہ مکان جس کے اندر دنیا کی نادر و نایاب یا حیرت خیز چیزیں سیر دیکھنے کے لیے رکھی جاتی ہیں۔ عجائب گھر۔ اردو، مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ الٰہی یہ مکان ہے یا عجائب کا کاشانہ

کوٹھی ہے یا لندن کا عجائب خانہ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ وہ عجائب خانہ جس میں زندہ جانور مثلاً شیر، نقیندوا، چیتا، کنگارو، زیبرا، عربی بندر، گینڈا یا اور قسم کے چوپائے اور رنگ برنگ کے پرندے طرح طرح کی مچھلیاں وغیرہ رکھتے ہیں اسے "زندہ عجائب خانہ" کہتے ہیں۔ جیسے مٹیا برج کے شاہی زندہ عجائب خانے کا سانپ گھر دنیا میں مشہور تھا۔ (گزشتہ لکھنؤ) اور جس عجائب خانے میں مردہ جانور یا آدمی یا اور کسی قسم کی مخلوق یا جمادی چیزیں رکھی جاتی ہیں اسے "مردہ عجائب خانہ" کہتے ہیں۔ عجائب خانے کو عجائب گھر بھی کہتے ہیں۔ جیسے "جب عجائب گھر میں جائیے گا لکھنؤ کے کمہاروں کی کاریگری ضرور پائیے گا"۔ زندہ عجائب خانے کو زندہ عجائب گھر اور مردہ عجائب خانے کو مردہ عجائب گھر بھی کہتے ہیں۔

عجائب غرائب:۔ نادر و نایاب چیزیں یا عجوبۂ روزگار اشیاء، عربی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ امرائے دربار کو بھی حسب مراتب عجائب غرائب تحفوں سے خوش کیا اور خوش ہوا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ درمیان میں واو عاطفہ لا کے "عجائب و غرائب" بھی بولتے ہیں جو نسبتہً فصیح ہے۔

عَجَب بہ[۱] (بفتحتین) انوکھا، نادر، عربی، صفت فصیح، رائج۔

ہے اس مملکت کی عجب کچھ زمین
کہیں پھول پالی کے ہوتے نہیں (آرائش محفل)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی "بے مثل اور لاجواب" بھی لیے جا سکتے ہیں۔

عجب کار معجز نمائی ہوا
کہ جس سے ظہور خدائی ہوا (معارج الفضائل)

ایک معنی "پر تاثیر" بھی ہو سکتے ہیں۔
محمدؐ کا بھی کچھ عجب نام ہے۔
اسی نام سے دل کو آرام ہے (معارج الفضائل)

عجب بہ[۲] طرفہ، نیا، تعجب خیز، حیرت انگیز، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر
کہیں مسجود تھے پتھر، کہیں معبود شجر (اقبال)

عجب بہ[۳] بوالعجب، طرفہ معجون۔ اردو، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم بھی عجب آدمی ہو۔ اتنی دیر سے سمجھا رہا ہوں تمھاری سمجھ میں نہیں آتا۔

عجب بہ[۴] شعبدہ انگیز، جادوگر۔ اردو، دہلی کی زبان۔

اسیر رنج و غم میں ہوں، مرلیف جاں بلب میں ہوں
اور اس پر اب تک جیتا ہوں میں کوئی عجب میں ہوں (ذوق)

عجب بہ[۵] تعجب، حیرت، اچنبھا، فارسی، صفت مذکر، قلیل الاستعمال

جائے عجب نہیں جو تجلّی عجیب ہے
خالق رگ گلو سے زیادہ قریب ہے (تعشق)

قول فیصل۔ "کو" کے اضافے کے ساتھ عجب کو بمعنی (تعجب کے لیے) بھی کمی کے ساتھ رائج ہے۔

جہاں میں اہل بینش کے عجب کو
دکھائی دے کر بخشا روز و شب کو (صبح خنداں) (نسیم)

(عجب) کا صرف ہونا یا ہو جانا کے ساتھ ہو۔

جائیں گے ہم رندیوں فردوس میں
اہل تقویٰ کو عجب ہو جائے گا (دبیر)

عجب بہ[۶] دور، بعید (فقرہ) یہ خط پا کر کچھ عجب نہیں جو آپ آج ہی چلے آئیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اول تو یہاں بھی عجب کے معنی تعجب کے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر مندرجہ بالا معنی تسلیم بھی کر لیے جائیں تو تنہا عجب کہہ کے یہ معنی نہیں لیے جا سکتے جب تک کچھ الفاظ اس کے قبل و بعد نہ لائے جائیں۔ جیسا کہ پیش کردہ فقرے میں "کچھ عجب نہیں" کے ٹکڑے سے ظاہر ہے۔

عجب بہ[۷] کوئی حیرت انگیز واقعہ سننے کے بعد سننے والا کہتا ہے "عجب" یعنی بڑے تعجب کی بات ہے۔ اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

عجب بہ[۸] خراب، بُرا، عربی، صفت، مؤنث فصیح، رائج۔

دیکھو آ کے عجب حال ہے اے یار کسی کا
دم توڑ رہا ہے دل بیمار کسی کا (تعشق)

عُجْب:۔ (بالضم) تکبّر، خودبینی، غرور، گھمنڈ، خودنمائی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

عجب نادان ہیں جن کو ہے عُجب تاج سلطانی
فلک بال ہما کو بیچ ہی سونپے ہے مگس رانی (صفی)

قول فیصل۔ "ہونا" کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسا کہ شعر بالا سے ظاہر ہے۔ پندار، خودبینی، غرور اور نخوت وغیرہ الفاظ کے ساتھ بطور مترادف بھی آتا ہے۔

لیڈر سرمست عجب و پندار (پندار)
دیوانہ بکار خویش ہشیار (صفی)

انساں نگہ خلق سے گر جاتا ہے
اللہ بچائے عجب و خودبینی سے (خودبینی) (ناظم)

ہے عجب و غرور اس قدر کا
خطرہ میں نہیں کسی کو لاتا (غرور) (شاد عظیم آبادی)

(نخوت) "ایسی عنایت پروردگار شامل ہے کہ ہر کمال میں کامل ہو۔ کاسۂ سر جس کا ہم سر نہیں۔ حکمت و عقل سے معمور ہے۔ دماغ میں شوکت فرماں روائی، ہوائے خیر خواہی، شاہی مرتبہ عالی عجب و نخوت سے خالی

فہم و فراست کا دفور ہے : (فسانۂ عبرت)

تینوں مذکورہ مترادفات تعلیم یافتہ طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور کم مستعمل ہیں

عجب اِتفاق ہونا :- ایسا اتفاقی امر واقع ہونا جس کی امید نہ ہو - اردو، مصدر، فصیح، رائج -

مگر اس جگہ ہے عجب اتفاق
گیا دل سے ان کے نہ کفر و نفاق (معالج الفضائل)

قولِ فیصل - ویسے اتفاقی امر میں حیرت کا پہلو بھی ہوتا ہے۔

عجب آدمی ہو :- غیر معمولی آدمی ہے - کم سمجھ انوکھا آدمی ہے - اردو، فقرہ، غیر فصیح، رائج -

محلِ صرف - شبو کی تیز روی پر حیرت ہوتی ہے - عجب آدمی ہے - چلنے میں آندھی - ابھی امین آباد میں تھے اور دم کے دم میں پھر گھر پر موجود -

قولِ فیصل - واضح ہو کہ یہ مفہوم اسی وقت پیدا ہوگا جب شخص غائب کے لیے یہ فقرہ کہا جائے گا جیسا کہ پیش کردہ عبارت سے ظاہر ہے اور جب مخاطب سے کہا جائے کہ مثلاً "تم عجب آدمی ہو" تو ایسے محل پر اس فقرے کے معنی ہوں گے کہ "تم احمق ہو تمہاری سمجھ میں نہیں آتا" باعتبارِ محل "عجب آدمی ہے یا ہیں" کا مطلب بھی "احمق ہے، بے وقوف ہے" ہو جاتا ہے جیسے "آپ بھی عجب آدمی ہیں آج یہاں کل وہاں ایک جگہ جم کے رہتے ہی نہیں"۔

آدمی کی جگہ "انسان" اور "شخص" بھی کہتے ہیں۔

عجب چیز :- (تعریف کے محل پر) انوکھی چیز، غیر معمولی شے - اردو، صفت، فصیح، رائج -

محلِ صرف - آصف الدولہ کا امام باڑہ بھی عجب چیز ہے ..... دور دور سے اس کے دیکھنے کو لوگ آتے ہیں معلوم نہیں کتنے غیر ملکیوں کو میں نے بچشم خود دیکھا ہے۔

عجب چیز :- ناسمجھ، بے عقل - اردو، غیر فصیح، رائج -

محلِ صرف - تم بھی عجب چیز ہو اتنی دیر سے سمجھا رہا ہوں معمولی سی بات نہیں سمجھتے -

عجب چیز :- چالاک۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل - اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے -

عجب حال ہونا :- برا حال ہونا، رنگ دگرگوں ہونا، حال ابتر ہونا، حالت خراب ہونا - اردو، مصدر، فصیح، رائج -

قامت خمیدہ، رنگ شکستہ بدن نزار
تیرا تو میر غم میں عجب حال ہو گیا — میر

عجب ذاتِ شریف ہیں :- ہجو ملیح، یعنی بڑے بدذات ہیں - اردو، جملہ، غیر فصیح، رائج -

محلِ صرف - ان کو آپ معصوم نہ سمجھئے گا یہ عجب ذات شریف ہیں روپیہ لے کے جھوٹی گواہی دیتے ہیں۔

عجب عقل ہونا :- ناسمجھ ہونا، نافہم ہونا - اردو، مصدر، فصیح، رائج

بتوں کا بھریں دم خدا سے لڑیں
عجب عقل تھی ان پہ پتھر پڑیں (معالج الفضائل)

عجب کرنا :- (متعدی) کوئی انوکھا کام کرنا، غضب کرنا، حیرت کا کام کرنا، طرفہ کام کرنا - اردو، مصدر، متروک۔

وہ چالیس جہاں ہوئے سیر سب
کیا جب سے لاکھوں نے سن کر عجب (معالج الفضائل)

عجب کیا :- کوئی تعجب نہیں، بہت ممکن ہے - اردو، فقرہ، فصیح، رائج -

شلی پروانہ عجب کیا گر چکے اس کا پتنگ
رشتۂ شمع آتش رنگ حنا سے دور ہے — ناسخ

قولِ فیصل - "ہے" کے اضافے کے ساتھ "عجب کیا ہے" بھی بول دیتے ہیں۔

عجب کیا ہے معدوم اگر سایہ تھا
کہ سارا بدن نور سے پیرایہ تھا (معالج الفضائل)

"تھا" کے اضافے کے ساتھ بھی ہے۔

وہ وہ عیار ہیں گر آئینے میں دیکھتے صورت
عجب کیا تھا کہ خود کا جل چراتے اپنی آنکھوں سے — عارف

عجب معصوم ہیں :- حماقت اور نادانی ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل - اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عجب نہیں :- کوئی تعجب نہیں، حیرت نہیں، بہت ممکن ہے، اردو، فصیح، رائج۔

خدا کی شان محمدؐ کی نسل میں ہے جو ہر
ہر ایک فرد ہے یکساں صغیر ہو کہ کبیر
عجب نہیں کہ نظر بندی مصوّر نے
پلٹ پلٹ کے دکھائی ہو ایک ہی تصویر — لا اعلم

قولِ فیصل - کبھی "اسم یا ضمیر" کے بعد "سے" کا اضافہ کر کے مثلاً "ان سے عجب نہیں" بھی بولتے ہیں۔

اعجاز کا تعجب لبِ جاں بخش سے نہیں ہے
پیغمبر اس کو مصحفِ رخسار نے کیا — آتش

عِجز :- (بالفتح) مجبوری، ناچاری، کمزوری، بے مقدوری، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہے مشیت وہاں ارادت میں
عجز اس کو نہیں ہے قدرت میں (سراج نظم)

محلِ صرف - میرا عجز آپ پر ظاہر ہے اس لیے کہ آپ دیکھ چکے ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہوں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا مجبور ہوں۔

عِجز :- انکسار، فروتنی، عربی، مذکر، فصیح، رائج

عجز میں بھی رہی ہے خود داری
نالہ سر شدہ اثر نہ ہوا — وحشت کلکتوی

قول فیصل۔ اس کا استعمال خدا کی بارگاہ میں عاجزی کرنا، گڑگڑانا کے معنی میں زیادہ کرتے ہیں۔

اے مدح کیوں کر کرے کوئی صاف
جب احمدؐ کریں عجز کا اعتراف (معراج الفضائل) امیر

عاجزی کرنے والے کو "عجز والا" کہتے ہیں۔

امتیں اور بھی ہیں ان گنہگار بھی ہیں
عجز والے بھی ہیں مست مئے پندار بھی ہیں اقبال

عجز و انکسار، عجز و تسلیم، عجز و نیاز وغیرہ اس کے مترادفات ہیں۔

بہت تجھ میں ہے عجز اور انکسار نور نامہ

بن گیا میں ہمہ تن شیوۂ عجز و تسلیم
مجھ کو اندیشہ بے مہری جاناں نہ رہا وحشت کلکتوی

اور وں کی خودسری بھی ہو لائق آفرین و داد
عجز و نیاز بھی مرا ہو گیا ہرزہ کار یاں یاس

ان سب مترادفات کا صرف "کرنا" کے ساتھ خاص طور سے ہے۔

تاکریں ظہر کی ناز ادا۔ کریں عجز و نیاز پیش خدا (معراج نظم ص۲۹)

عجز و تقصیر (کاہی و تقصیر) کی ترکیب بھی استعمال ہوتی ہے۔

عجز و تقصیر کے ہوئے ہیں مقر + صنع تقدیر کے ہوئے ہیں مقر تاریخ

عجز و قصور بھی کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

عقل ہے اس شمار سے معذور
صاف ہے اعتراف عجز و قصور (معراج نظم ص۲۸)

عجز کرنا:۔ عاجزی کرنا، انکسار کرنا، منت سماجت کرنا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تاکریں ظہر کی ناز ادا
کریں عجز و نیاز پیش خدا ناسخ

عجز ہونا:۔ کسی کام کے کرنے پر قدرت نہ ہونا، نارسائی ہونا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تو نے دیکھا یہاں ہے عجز بصر
حکمہ زن ہے صاف عقل بشر (معراج نظم ص۸۳)

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت عجز نہ ہونا بھی رائج ہے۔

ہے مشیت وہاں ارادت میں
عجز اس کو نہیں ہے قدرت میں (معراج نظم ص۳۶)

عِجْل:۔ (بالکسر) گائے کا بچھڑا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اگر غوطہ لگائے اس میں دم بھر
تو عجل سامری ہوگا د عنبر (معراج المضامین)

عَجَلَت:۔ (بکسر اول و فتح سوم) جلدی، تیزی، پھرتی، سرعت، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دیدار کا ارمان نکلنے دے خدارا
قاتل بہ دم ذبح تو عجلت نہیں اچھی تسلیم

قول فیصل۔ اردو میں بضم اول زبانوں پر ہے جو درست نہیں۔ کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

تیار پر اب آج ملے گی تجھے تربت
اور مچھلیاں آئیں گی نظر کیجو عجلت عشق

عَجَم:۔ (بفتحتین) حروف پر نقطہ دینا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اسی سے معجم نکلا ہے۔ جیسے مین معجمہ (معجمہ یعنی نقطہ دار)

عَجَم:۔ گونگا، کند زبان۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ چونکہ غیر ملکوں کے لوگ زبان عربی کی ناواقفیت کے سبب بے تکلفی سے بات چیت نہیں کر سکتے تھے اور خاموش ہو رہتے تھے اس واسطے اہل عرب ان کو عجم کہتے تھے۔ نیز وحشی کے معنوں میں بھی بولتے تھے۔

عَجَم:۔ عرب کے سوا کوئی ملک، خاص طور سے ایران و توران۔ عربی، مذکر، رائج۔

مری ہیبت سے اک دن زلزلہ تھا طاق کسریٰ میں
قلم رو میں عجم کے میرے توقیعات تھے جاری عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ ایران و توران کے باشندے کو بھی عجم کہتے ہیں۔

مل گیا جو ہم میں آکر پھر نہ تھے ہم پوچھتے
روم ہو یا ترک، روسی ہو، عرب ہو یا عجم حالی

عَجَمی:۔ عجم کا رہنے والا، عجم سے منسوب، ایرانی، عربی، فصیح، رائج۔

عجمی خم ہے تو کیا مے تو حجازی ہے مری
نغمہ ہندی ہے تو کیا لے تو حجازی ہے مری اقبال

قول فیصل۔ عجم کی عورت کو "عجمیہ" کہتے ہیں۔

عَجَّلَ اللہُ تعالیٰ:۔ خداوند عالم تعجیل فرمائے، عربی فقرہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، شیعوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ جب امام مہدی آخرالزماں علیہ السلام کا نام زبان پر آتا ہے یا تذکرہ ہوتا ہے تو کہنے والا بھی اور سننے والا دونوں اکثر و بیشتر زبان پر لاتے ہیں جس کا مفہوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم امام کے ظہور میں جلدی فرمائے اور کبھی کبھی اس فقرے کے آخر میں "فرجہ" یا "ظہورہ" کا اضافہ کرتے ہیں۔

عُجُوبہ:۔ حیرت میں ڈال دینے والا، عجیب چیز، انوکھی چیز، نایاب و نادر چیز، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ لوگ عجوبہ روزگار تھے جس طرح اکبر جیسا بادشاہ با اقبال ہونا مشکل ہے اسی طرح ایسے لوگ پیدا ہونے مشکل۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس کی اصل اعجوبہ ہے جو عربی ہے اردو میں تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ ترکیب فارسی کے ساتھ اس کا استعمال صحیح نہ ہوگا۔

مولف دربار اکبری نے یقیناً "عجوبہ روزگار" لکھا ہوگا جو کاتب صاحب کی اصلاح سے "عجوبۂ روزگار" ہوگیا۔ یہ خیال اس بات سے اور پختہ ہوجاتا ہے کہ دربار اکبری مولوی محمد حسین آزاد کی وفات کے بعد طبع ہوئی۔ لکھنؤ کی عورتیں اس چیز کو بھی عجوبہ کہتی ہیں جو عمدہ ہو اور ملتے ملتے نایاب یا کمیاب ہوجائے جیسے "اطلس اور مشروع کا تھان تقریباً پچاس برس سے عجوبہ ہوگیا۔"

عجوبہ :- ایک پودا جس کا پتا محلل اورام ہوتا ہے۔ پھوڑے کو پکانے کے لیے گرم کرکے باندھا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو عجوبے کا درخت بھی کہتے ہیں اور پتے کو عجوبے کا پتا کہتے ہیں۔

عَجُوز :- (بفتح اول وواو معروف) پیرزن، بوڑھی عورت، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ بہت کاٹ پیچ والی بوڑھی عورت کو بھی کہتے ہیں جیسے : اس عجوز نے سکھا دیا تھا کہ سونے کے چھپرکھٹ کا جھنگا کرنا۔ (سیر کہسار)

فارسیوں اور ان کی تقلید میں اردو والوں نے مندرجہ بالا دونوں معنوں میں "عجوزہ" بھی نظم کیا ہے جو عربی نہیں ہے۔ معنی اول بوڑھی عورت، معنی دوم کاٹ پیچ والی بوڑھی عورت۔

(۱)
وہ اب سمجھیں کہ فاسد ہے ارادہ
خوشامد کی مری حد سے زیادہ
عجوزہ گر پڑی میرے قدم پر (معراج الخیال)
کہا للہ اسے درگزر کر

(۲)
نشۂ جاہ و مال کے مخمور
اس عجوزہ سے ہیں یونہی مسرور (میر ضمیر، نسخۂ محبت قلمی)

کبھی کبھی دنیا سے بھی مراد لیتے ہیں۔ میر ضمیر نے مندرجہ بالا شعر میں دنیا ہی کو عجوزہ کہا ہے۔ "عجوز" کے بہ نسبت "عجوزہ" زیادہ مستعمل ہے۔

بقول صاحب نوراللغات فارسیوں نے "عجوزہ" فرتوت بمعنی دنیا کے کہیں سال نظم کیا ہے۔ صاحب فرہنگ اثر نے نوراللغات میں عجوزہ فرتوت کے بجائے عجوزہ نطرت پڑھا اور یونہی بغیر صحت کے لکھ بھی فرماتے ہیں: جب فارسی میں عجوزہ نطرت ہے تو پھر عجوزہ یعنی بوڑھی عورت اردو میں استعمال کرنے سے کون مانع ہے۔ (فرہنگ اثر حصہ دوم)

عَجُول :- بہت دوڑنے والا، جلد باز، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

توقف طبیعت کو ہے ناقبول
کہ مشہور ہوں قوم میں میں عجول (مثنوی الفرقان؟)

قول فیصل۔ بضرورت استعمال کر دیا۔ ورنہ کہاں وہاں پائی اردو اور کہاں ایسا بھاری پتھر۔

عجیب :- طرفہ، حیرت خیز، تعجب انگیز، انوکھا، نرالا، حیرت میں ڈال دینے والا، عربی صفت فصیح، رائج۔

ایک نقشہ عجیب لکھتا ہوں
داستان غریب لکھتا ہوں (زہر عشق)

قول فیصل۔ بہت زیادہ اور بکثرت بھی اس کا مفہوم ہو سکتا ہے۔

پڑا ہو کھینچ تان سے عجیب کشاکش میں دل
محبت ان سے مستقل ہو ساتھ غیر مستقل (شوق قدوائی)

اردو میں عجیب انسان، عجیب آدمی، عجیب بات، عجیب شخص وغیرہ ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

عجیب :- نادر و نایاب، قابل تعریف، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تاج محل عجیب عمارت ہے۔ دیکھ کے یہی دل چاہتا ہے کہ بس دیکھا کرو۔

عجیب الخلقت :- اصولی فطرت سے ہٹی ہوئی خلقت والا، وہ آدمی یا جانور جو بے ہنگم یا کریہ المنظر ہو اور اسے دیکھ کے ہنسی آئے یا خوف معلوم ہو یا تعجب حاصل ہو۔ عربی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سیدانی نے جو ان پہ نظر ڈالی تو عجیب الخلقت آدمی، دیکھ کر مسکرا دی۔ (فسانہ آزاد)

عجیب جنجال میں ہونا :- بڑی تکلیف اور نہایت پریشانی کے عالم میں ہونا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

ع عجیب جنجال میں ہیں بادشاہ جن و بشر (مؤلف)

عجیب حال ہونا :- برا حال ہونا، خستگی، پریشانی اور مصیبت کا عالم ہونا۔ اردو، مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب سے غریب کی پنشن ہوگئی ہے عجیب حالت ہے۔ بڑی مصیبت میں بسر ہو رہی ہے۔

عجیب عجیب :- نئے نئے، طرح طرح کے نرالے نرالے۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

شکم خلق میں اگر سوراخ
ہوتے اس مرتبہ فراخ فراخ
کہ چلے جاتے اس میں بہت طبیب (معراج نظم؟)
مفسدے اس میں تھے عجیب عجیب

عجیب و غریب :- نادر و نایاب، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بیگم :- یہ جھاڑ ویں بھی عجیب و غریب ہیں۔
مہری :- حضور جو تھے ہو وہ انوکھی ہی ہے۔
(فسانہ آزاد)

عجیب وغریب: ص۔ حیرت خیز، تعجب انگیز، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جو باریں سرعت عجیب و غریب
حرکت کرتے ہیں ہمارے غریب ناسخ (سراج نظم صفحہ ۸۵)

عجیبہ: ص۔ حیرت خیز، عجیب وغریب، انوکھے، نرالے، حیرت میں ڈالنے والے، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان سوالات عجیبہ کی بجا ہیں نشاہ راہ
ماہران فن یہیں سے ہوتے ہیں باہم جدا! سرور جہان آبادی

قول فیصل۔ عربی کے ہ دار مونث لفظوں میں جمع لفظوں کے ساتھ یہ لفظ بطور صفت لاتے ہیں۔

عَدالت: ا۔ (بفتح اول ودوم وچہارم) گواہی کے قابل ہونا، عربی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

عَدالت: ۲۔ برابری، مانند، اور نظیر بنانا، عربی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اردو والے نہیں بولتے۔

عَدالت: ۳۔ عادل ہونا، انصاف دینا، مونث فصیح، رائج۔

علم جس کا بشر کو لازم تھا
حق تعالیٰ نے آدمی کو دیا۔ ناسخ
وال خالق کی ہے عدالت پر (سراج نظم صفحہ ۲۳)
وال مالک کی ہے عنایت پر

عَدالت: ۴۔ انصاف، داد، منصفی، انصاف دوستی، عربی، مونث، فصیح، رائج

تباتے ہو خمار مجبور کرکے
ابھی دیکھو گے بیر عدالت اقبال سحر

عَدالت: ۵۔ کچہری، انصاف کی جگہ۔ وہ مخصوص عمارت جس میں حکومت کے مقرر کردہ جج، مجسٹریٹ وغیرہ مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج

محاورہ۔ ملا قرآنی ٹکے پہ مسجد ڈھاتے ہیں یہ عدالت میں بیٹھ کر ہر پارہ قرآن کٹاتے ہیں۔ (فسانۂ عبرت)

قول فیصل۔ غالب نے فارسی ترکیب کے ساتھ بھی کہا ہے۔

پھر کھلا ہے درِ عدالت ناز
گرم بازارِ فوجداری ہے غالب

مولف نور اللغات نے دیوان عام، دربار بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔ مگر شاہی ختم ہونے کے بعد سے ان معنوں میں نہیں بولتے عدالت سے جج اور مجسٹریٹ وغیرہ بھی مراد ہوتے ہیں جیسے "تم درخواست بیکار لائے ہو عدالت اٹھ گئی"۔

عدالت اپیل: ۔ وہ کچہری جہاں مرافعہ کیا جائے بڑے حاکم کی کچہری جس کے اجلاس میں عدالت ماتحت کے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے دوبارہ ہارا ہوا مقدمہ دائر کیا جائے۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، رائج۔

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے اس کی وجہ تسمیہ یوں لکھی ہے۔ "چونکہ ظالم کو مظلوم کے پاؤں پڑتے رہنا اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا" مولف مذکور کی یہ عبارت ایک زائد سی چیز ہے۔ اس لیے کہ عدالت اپیل اس کی کوشش تو ضرور کرتی ہے لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ عدالت اپیل میں مظلوم اپیل کرتا ہے اور ثبوت نہ فراہم ہونے کی وجہ سے بھی مقدمہ ہر جاتا ہے۔

عدالت عدالتی: ۔ سدے بازی، اردو، مونث عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام بھی بول دیتے ہیں اور اس کا استعمال بکون ہر دو لام ہوتا ہے۔

عدالت پناہ: ۔ بیشتر حکام اور بڑے لوگوں کے القاب میں مستعمل تھا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ خداوند عالم کی صفت بھی قرار دیتے ہیں

تو وہ دبے مری کہ عدالت پناہ ہے
کچھ اس پہ بجا گئی تو یہ جمع تباہ ہے انیس

عدالت چڑھنا: ۔ کچہری چڑھنا، عدالت تک جانے کی نوبت آنا، جو شریفوں میں نہایت معیوب بات ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات وفرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں مثلاً۔ عدالت کی نوبت آنا یعنی کسی قضیے کا باہمی طور پر طے نہ ہونا اور عدالت سے رجوع کرنا۔ عدالت میں فریاد کرنا یعنی کچہری میں مقدمہ دائر کرنا۔

مولف مذکور کو اتنا اور اضافہ کر دینا چاہیے تھا کہ یہ دہلی کی زبان ہے کیونکہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ صرف اپنے یہاں لکھا ہے۔

عدالت خانہ: ۔ کچہری، فیصلے کی جگہ۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مذکر، دہلی کی زبان۔

جملۂ شیخ۔ عدالت خانہ۔ کچہریاں۔ جن کی چبوترہ یہاں تک کہ چوک اور کوچہ و بازار میں کہیں جو کچھ سنتے تھے لکھ بھیجتے تھے (دربار اکبری صفحہ ۲۴۰)

عدالت خفیفہ: ۔ وہ عدالت جس میں قرضہ کے چھوٹے چھوٹے مقدمات کا فیصلہ ہو۔ چھوٹی عدالت چھوٹے صاحب کی عدالت یا کچہری جہاں پانچ سو روپیہ تک کا فیصلہ ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ چھوٹے صاحب کی عدالت، لکھنؤ کی زبان نہیں، تنہا خفیفہ بول کے بھی عدالت خفیفہ مراد لیتے ہیں بلکہ خفیفہ ہی زیادہ بولتے ہیں، عدالت خفیفہ شاذ و نادر ہی زبانوں پر آتا ہے۔

عدالت دیوانی: ۔ وہ عدالت جس میں جائداد اور مال کے چھوٹے بڑے مقدموں کا فیصلہ کیا جائے

فارسی ترکیب، رائج۔

محلِ صرف۔ مرزا غلام حسین عہد غازی الدین حیدر میں عدالت دیوانی و فوجداری میں خدمات پر مامور تھے۔

(قدیم منہر و منہر مندان اودھ)

عدالتِ سشن:۔ وہ فوجداری کی کچہری جس میں سنگین مقدمات مثلاً چوری، ڈاکہ اور اسیروں وغیرہ کے مقدمات فیصل ہوں۔ فارسی ترکیب، رائج۔

قولِ فیصل۔ تنہا سشن بول کے بھی عدالت سشن مراد لیتے ہیں۔ زیادہ تر ڈسٹی مجسٹریٹ وغیرہ کی عدالت سے مقدمہ سشن سپرد کیا جاتا ہے۔

عدالتِ ضلع:۔ حاکم ضلع۔ یعنی کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کی کچہری۔ فارسی ترکیب، مؤنث، رائج۔

عدالتِ عالیہ:۔ بہت بڑی عدالت، ہائی کورٹ، چیف کورٹ، عربی مؤنث، رائج۔

قولِ فیصل۔ اسی کو عربی ترکیب کے ساتھ عدالت العالیہ بھی کہتے ہیں۔ حیدرآباد میں عام طور سے یہی عربی ترکیب رائج ہے۔

عدالتِ فوجداری:۔ وہ کچہری جس میں قتل، چوری، مارپیٹ وغیرہ کے مقدمات کا فیصلہ ہو۔ اردو مؤنث، رائج۔

محلِ صرف۔ مرزا غلام حسین عہد غازی الدین حیدر میں عدالت دیوانی و فوجداری میں خدمات پر مامور تھے۔

(قدیم منہر و منہر مندان اودھ)

عدالت کرنا:۔ انصاف کرنا، صحیح فیصلہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گیا جو نار میں تو جا نہیں شکایت کی
کہوں گا میں مرے معبود نے عدالت کی
عشق

عدالت کرنا:۔ اجلاس کرنا، کچہری میں مقدمہ دائر کرنا۔ اردو مصدر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عدالت کے گُرگے:۔ عدالت کے ملازمین مثلاً پیشکار جو رشوت لینے کے لیے اہلِ معاملہ کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ڈھونڈ کر۔ قلیل الاستعمال۔

عدالت گستری:۔ انصاف کرنا، منصفی کرنا، فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

حکمرانوں کو عدالت گستری سے کام ہے
جس جگہ پہنچو وہاں آرام ہی آرام ہے
صفی

قولِ فیصل۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

رحم نے تیرے بہانہ کم کی عدالت گستری
کوئی اب دنیا میں غم کا مبتلا ملتا نہیں
عزیز لکھنوی

عدالتِ ماتحت:۔ وہ کچہری جو کسی بڑے حاکم کے ماتحت ہو۔ بڑی عدالت کے مقابلے میں چھوٹی عدالت فارسی ترکیب، مؤنث، رائج۔

عدالتِ مال:۔ محکمۂ مال۔ وہ محکمہ جس میں مالگزاری جمع ہو اور جس میں کاشتکاروں، زمینداروں کے مقدمات فیصل ہوں۔ تحصیلی وغیرہ۔ فارسی ترکیب، مؤنث، رائج۔

عدالتِ مجاز:۔ با اختیار عدالت، وہ عدالت جس کو سماعت مقدمہ کا پورا پورا اختیار حاصل ہو۔ فارسی ترکیب، مؤنث، رائج۔

عدالتِ مرافعۂ اولیٰ:۔ وہ عدالت جس میں مقدمہ کی ابتدائی تحقیقات ہو اور فیصلہ ہو۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

عدالتِ مرافعۂ ثانی:۔ وہ عدالت جس میں عدالت ابتدائی کی اپیل دائر ہو۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

عدالت مہد:۔ گہوارۂ عدالت، عدالت سے معمور، عدل والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

اے جبیر الصوت دولت اے شہ گردوں حشم
ہوں ترے عہد عدالت مہد میں ایسے ستم
عزیز لکھنوی

قولِ فیصل۔ لفظ عہد کے ساتھ یہ ترکیب بطور صفت لاتے ہیں۔

عدالتی:۔ عدالت سے منسوب، عدالت کا، فارسی اردو صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ مختلف ترکیبوں سے بولتے ہیں۔ مثلاً عدالتی کارروائی۔ عدالتی امور وغیرہ۔

عدالتی:۔ حاکم مجاز، اردو صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عداوت:۔ دشمنی، مخاصمت، عربی مؤنث، فصیح، رائج

جب غرض ہو تو محبت کیسی ایسی محبت سے عداوت اچھی
مرزا رسوا

عداوتِ جبلّی:۔ قدرتی عناد، فطرتی عداوت، ذاتی دشمنی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عداوت رکھنا:۔ کینہ رکھنا، بغض و عناد رکھنا، دشمنی رکھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کر شوق سے شکوہ و شکایت
رکھ دل میں نہ کینہ و عداوت
صفی لکھنوی

عداوت سے:۔ مخالفت کے سبب، دشمنی سے، اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم ان کی بات کا اعتبار نہ کرنا۔ ان کا اقرار عداوت سے ہے۔

عداوتِ قلبی:۔ دلی عداوت، گہری دشمنی، فارسی ترکیب، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع قتل اجل عداوت قلبی تھی جان سے
تعشق

قولِ فیصل۔ انھیں معنی میں عداوت دلی بھی ہے جو نسبتہً کم ہے۔

عَداوت کرنا :- دشمنی کرنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

تعجب آدم نے کیا کھینچے ہیں تو اکی جدائی سے
عداوت بھائیوں نے کی بہت کیا یوسف بھائی سے (سودا)

عَداوت نکالنا :- پرانی دشمنی کا بدلہ لینا، انتقام لینا، عوض لینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عسکری نے ان کے ساتھ کیا جانے کب کی عداوت نکالی تھی، جھوٹ موٹ لگا دی۔ (فسانۂ آزاد)

عَداوت ہونا :- بغض و کینہ ہونا، دشمنی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اسے بھی اور صحبت کی ملے سے مشہور
کہ عداوت ہو اگر کیجئے ترک عادت (ذوق)

عَداوی :- دشمن، عداوت رکھنے والا، بدگو، مخالف، بدخواہ، عداوت سے متعلق، اردو، صفت۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں شاید ہی کبھی کوئی بولتا ہو۔

عِدّت :- عِدّہ، وہ مدت جو بعد طلاق یا بعد وفات شوہر عورت کے لیے شریعت نے مقرر کی ہو اس مدت میں وہ دوسرا عقد نہیں کر سکتی، عربی، اصطلاح فقہ، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے عدت کے بجائے عدہ زبانوں پر ہے جو عدت کی صورت میں ہے اور عربی ہے۔ عدہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ عدہ طلاق ۲۔ عدہ وفات۔ طلاق میں تین طہر یعنی تین حیض کی مدت مقرر ہے اگر عورت بالغہ ہو اور یائسہ نہ ہوا ہو اور نکاح کے بعد مباشرت ہو گئی ہو تو طلاق کے بعد عدہ رکھے گی۔ اگر بغیر جماع طلاق ہو گئی ہو تو عدہ کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی بالغہ عورت جس کو ابھی حیض نہ آیا ہو (حالانکہ اس کے ساتھ اور دوسری دائیوں کو حیض آتا ہو) اس کو شوہر طلاق دے تو نوے دن تک عدہ رکھے گی اور اگر زن حاملہ کو طلاق ہو گئی ہو تو وضع حمل تک عدہ کی مدت ہے اگرچہ طلاق کے ایک ساعت کے بعد ہی وضع حمل ہوا ہو جس وقت سے صیغۂ طلاق جاری ہوتا ہے مدت عدہ شروع ہو جاتی ہے خواہ عورت کو علم ہو یا نہ ہو اگرچہ مدت عدہ گزر جانے کے بعد معلوم ہو کہ شوہر نے طلاق دے دی تھی تو پھر دوبارہ عدہ کی ضرورت نہیں۔ عدہ وفات وہ ہے جو شوہر کے انتقال کرنے پر ہوتا ہے اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی مدت ۴ ماہ ۱۰ دن ہے اور اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک عدہ کی مدت ہے اگر وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہو تو بھی وفات کے دن سے ۴ ماہ ۱۰ دن کا عدہ ضروری ہے۔ زن نابالغہ اور یائسہ کے لیے عدہ طلاق نہیں ہے خواہ شوہر نے مباشرت کی ہو یا نہ کی ہو۔ یہ مسئلہ شیعوں سے مخصوص ہے کہ اگر متعہ کرے اور شوہر سے نزدیکی بھی ہو گئی ہو تو بعد مدت متعہ عدہ دو طہر یعنی دو حیض تک عدہ ہے اور اگر حیض نہیں آتا ہے تو احتیاط واجب ہے کہ پینتالیس دن عدہ رکھے۔

عِدّت میں بیٹھنا :- مدت کی میعاد گزارنا، بیوہ کا عدت میں رہنا، تشدید بیٹھنے والے کو تشدید ہے اور بیٹھنا یعنی الگ رہنا (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عدت میں بیٹھنا بولتے ہیں۔

عَدَد :- گنتی، شمار، نمبر، تعداد، اکائی یا کئی اکائیوں کا مجموعہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اچھا تم کے کتنے عدد ہوتے ہیں؟ چھ سو (۶۰۰) دو سو سولہ سے ضرب دو تو کتنے ہوئے؟
ایک لاکھ انتیس ہزار چھ سو (۱۲۹۶۰۰)
(فسانۂ آزاد)

عَدَد ۲ :- شمار کیا گیا، معدود، گنا گیا، عربی، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ملیح آباد سے سو آم آئے تھے۔ بیس عدد تمہیں بھیج رہا ہوں، امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔

عَدَد ۳ :- عدد، رقم (کتابت) درزیوں کی اصطلاح میں ہر لباس کو مجموعی طور سے عدد کہتے ہیں جیسے ٹوپی، انگرکھا، پائجامہ ہر ایک ایک عدد، عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کپڑوں کے متعلق تو نہیں بلکہ لکھنؤ کی عورتیں زیورات کے لیے عدد کا استعمال کرتی ہیں۔

"ماں کا ارادہ تھا کہ اصغری کو بڑی بہن کی بہ نسبت بڑھ چڑھ کر جہیز ملے۔ جوڑے بھی اس کے بھاری ہوں زیور کے عدد بھی زیادہ ہوں۔"
(مرآۃ العروس)

عَدَد صحیح :- وہ عدد جس میں کسر نہ ہو۔ عدد غیر منقسم، بغیر ٹوٹا ہوا عدد۔ جیسے پانچ، چھ، دس، بیس، سو وغیرہ۔ مذکر۔ علم حساب کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی صرف "اکائی" کے بھی لکھے ہیں۔

عَدَدی :- (بفتحتین) عدد سے منسوب۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ علم صرف میں صفت کی ایک قسم کو صفت عددی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کسی صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے جیسے پہلا، دوسرا، وغیرہ۔

عَدَس :- (بفتحتین) مسور، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

دانوں میں صفت اپنی دیکھ
عدس ماش و باقلا بھی دیکھ (سراج نظم)

قول فیصل۔ تحریر میں دال عدس کی ترکیب نظر سے گزری ہے۔

عَدل :- (بالفتح) انصاف، عدالت، دادگستری، عربی، مذکر، فصیح، رائج

عدل ہوتا خدا کا لا طائل
ہوتی حکمت حکیم کی باطل (سراج نظم عشق)

عَدل ۲ :- نظیر، مانند، ہمتا، عربی، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں مثل بولتے ہیں۔

عَدل ۳ :- برابری، تنصیف، مساوات۔

عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

قولِ فیصل - اہلِ لکھنؤ اس محل پر عدالت بولتے ہیں جیسے "شریعت نے جہاں چار عورتوں سے بیک وقت عقد کرنے کی اجازت دی ہے وہاں عدالت کی بھی شرط لگا دی ہے"۔

عَدْل ۲ :- پروردگارِ عالم کا نام۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل - اکثر عربی کی دعاؤں میں جب سلسلے سے خداوندِ عالم کے اسماء آتے ہیں تو یا حکمُ کے بعد یا عدلُ بھی آتا ہے۔

عَدْل پَرْوَر :- عادل، انصاف پر نظر رکھنے والا انصاف کرنے والا، فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال

ابھی تک قصۂ بازو کبوتر ہے زبانوں پر
زمانے میں علیؑ سا عدل پرور ہو نہیں سکتا — لا اعلم

عَدْل کَرْنا :- انصاف کرنا، سچائی اور دیانتداری کے ساتھ فیصلہ کرنا، صحیح تصفیہ کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہر کام میں عدل و منصفی کر
جو اور دل سے چاہو خود وہی کر — صفی لکھنوی

عَدْل گُسْتَر :- منصف، عادل، انصاف کرنے والا، داد دینے والا، عربی فارسی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اڑائے خاک کیوں کر ہوا تیری حکومت کی
نہیں بجھتی ہے اب اے عدل گستر آگ پانی میں — ناسخ

قولِ فیصل - انصاف کرنا، داد کو پہنچانا کے معنی میں عدل گستری بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

ع غدیر خم ایک محکمہ ہے حقیقتہً عدل گستر کا — لا اعلم

عَدَم ۱ (بفتحتین) ہستی، معدومیت، وجود کی ضد، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اس ہستی موہوم سے میں تنگ ہوں انشا
واللہ کہ اس سے بہ مراتب عدم اچھا — انشا

عَدَم ۲ (کنایۃً) آخرت، مرنے کے بعد کا مقام عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکر ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا — مومن

عَدَم ۳ نفی، نہیں، فقدان، کسی امر کا نہ ہونا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف - آپ کی عدم موجودگی میں ہم بغیر تعین کر یہاں سے گئے تھے جو واپس کر رہے ہیں۔

قولِ فیصل - زیادہ تر اس کا استعمال مؤنث لفظ کے ساتھ بصیغۂ تانیث اور مذکر لفظ کے ساتھ بصیغۂ تذکیر ہوتا ہے جیسے تمہاری عدم موجودگی میں ہم آئے تھے یا یہ عدم اعتماد کیوں ظاہر کیا گیا وغیرہ

عَدَم اِسْتِطاعَت (بہ اضافت) مقدور نہ ہونا۔ استطاعت نہ ہونا، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف - میرا ارادہ تھا کہ ایک ہزار روپے چندہ میں دیتا لیکن وقتی عدم استطاعت نے مجبور کر دیا جو صد روپیہ دے رہا ہوں۔

عَدَم اِعْتِماد :- (بہ اضافت) اعتماد نہ ہونا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف - اندرا گاندھی کے خلاف سنڈیکیٹ گروپ نے تحریکِ عدم اعتماد پیش کی لیکن وہ ۱۶۶ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔

قولِ فیصل - اس کا خاص صرف ہے "عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرنا" جس کا مطلب ہے کہ کسی بڑے عہدہ دار کو اس کے عہدے سے ہٹانے کے لیے رائے شماری کے ذریعے اس کو ناقابلِ اعتماد قرار دینا۔

عَدَم آباد :- وہ مقام جہاں مرنے کے بعد انسان جاتا ہے۔ ملکِ عدم، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روز کہتے ہیں چلیں گے عدم آباد کو تم
کوئی تاریخ کوئی روز مقرر نہ ہوا — قدر

قولِ فیصل - صاحبِ نور اللغات نے عدم خانہ عدم گاہ بھی انہیں معنی میں لکھا ہے جن کا استعمال نظر سے نہیں گزرا۔

عَدَم پَیْرَوی :- (بہ اضافت) مقدمہ کی پیروی نہ کرنا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف - مقدمہ عدم پیروی کی وجہ سے خارج ہو گیا۔

قولِ فیصل - عوام اور کچہری والے اسے بلا اضافت بولتے ہیں جو اردو ہے۔

صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے حسبِ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔ "بے خبری" "بے پروائی"، "غیر حاضری" "بے جستجوئی"، اور ان سب معنوں کا تعلق بھی مقدمہ ہی سے ہے۔

عَدَم تَعْمِیل (بہ اضافت) تعمیل نہ کرنا، تعمیل نہ ہونا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل - کچہری والے سمن نہ تعمیل کرنے یا ہونے کے لیے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے تین مرتبہ سمن کی عدم تعمیل پر عدالت نے گزٹ کا حکم جاری کر دیا۔

عَدَم تَوَجُّہی (بہ اضافت) غفلت شعاری، تغافل برتنا، بے توجہی، بے التفاتی، فارسی ترکیب، مؤنث اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف - آپ کی عدم توجہی کا نتیجہ ہے کہ آپ کے صاحبزادے اچھے نمبروں سے کامیاب نہ ہو سکے۔

قول فیصل ۔ محتاط تعلیم یافتہ حضرات اس محل پر "عدم توجہ" بولتے ہیں۔ غیر محتاط حضرات "عدم توجہی" (باضافت "ی" در آخر یائے تحتانی) بولتے ہیں جو اصولاً درست نہیں ہے۔

عدم ثبوت (فتحتین) ثبوت فراہم نہ ہونا، کسی امر کی دلیل یا تصدیق یا شہادت کا نہ ہونا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عدم سے آنا :- وجود میں آنا، پیدا ہونا اردو صرف فصیح، رائج۔

کہ عدم سے وہ آئے ہیں اوّل
پایا دار وجود میں ہے ہار
(حسنی نسراج نظم طبع)

عدم فرصت :- مہلت نہ ہونا، مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "عدیم الفرصتی" بولتے ہیں جیسے "اپنی عدیم الفرصتی کے سبب سے میں کل وہاں جانے سے قطعی معذور ہوں البتہ ہفتہ عشرہ کے بعد چلا جاؤنگا۔

عدم کا سفر :- سفر آخرت، مرنا، اردو فصیح، رائج۔

پیری میں سفر عدم کا اک آفت ہے
جانا ہے دور ضعف ہے وقت ہے
رشید

عدم کو پہنچنا :- مرجانا، دنیا سے اٹھ جانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہمسن عدم کو پہنچ کیوں آپ تھک کے بیٹھے
اے قدر نقش پا کے یا گرد کارواں بیٹھے
قدر بلگرامی

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں "کو" کی جگہ "میں" کا استعمال زیادہ ہے یعنی عدم میں پہنچنا۔

عدم کو روانہ ہونا :- مرجانا، دنیا سے اٹھ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیوں کیا جو وہ رزمانہ ہوئے اتار شہ عدم کو روانہ ہو
(اسیر لکھنوی مواد الفاظ)

عدم کی راہ لینا :- مرجانا، دنیا سے اٹھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں عدم کی راہ لیتا ڈر کے تیرے طول سے
وسے شب فرقت نہ پہناتی اگر زنجیر زلف
رشک

عدم مطابقت :- اختلاف، کسی امر کا دوسرے سے مطابق نہ ہونا، مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عدم موجودگی (فتحتین) غیر حاضری، غیبت، غائب نہ ہونا، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف ۔ ہماری عدم موجودگی میں کوئی نہیں پوچھتا ہوا تو نہیں آیا تھا؟

قول فیصل ۔ زبانوں پر "عدم موجودگی" بے اضافت ہے جو اردو ہے۔

عدم واقفیت (فتحتین) ناواقفیت، بے خبری، لاعلمی فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف ۔ نئے شہر میں عدم واقفیت کی وجہ سے ادھر ادھر بھٹکریں کھاتا رہا مگر ان تک نہ پہنچ سکا۔

عدم وجود برابر ہونا :- بڑا ہونا دونوں کا یکساں ہونا یعنی بیکار ہونا، ناکارہ ہونا، اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ نہ اپنا کوئی کام کرتے ہیں نہ کسی دوسرے کے کام آتے ہیں پڑے پڑے پلنگ کے بان توڑا کرتے ہیں ان کا عدم وجود برابر ہے۔

قول فیصل ۔ نکمے اور بیکار آدمی اور چیز کی نسبت بولتے ہیں "برابر" کی جگہ "یکساں" بھی ہے۔

وہ ناتواں ہوں کہ ہوں پر ہوں ناپدید نگاہ
عدم وجود ہے یکساں مرا نظر کی طرح
شاد لکھنوی

عدم ہونا :- نہ ہونا، فنا ہونا، مرجانا، اردو صرف، متروک۔

اے عدم ہونے والو تم تو چلو
ہم بھی اب کوئی دم کو آتے ہیں
ببر

عدن :- (بفتحتین) حدود یمن میں ایک جزیرے کا نام۔ یہ جزیرہ موتی کے لئے مشہور ہے، عربی، مذکر، رائج۔

پہنچا جو کمال کو وطن سے نکلا
قطرہ جو گہر بنا عدن سے نکلا
دبیر

تکمیل کمال کی غریبی ہے دلیل
پختہ جو ثمر ہوا چمن سے نکلا
دبیر

قول فیصل ۔ "در عدن" "گہر ہائے عدن" وغیرہ ترکیبیں بھی رائج و فصیح ہیں۔

کف لساں ہو اگر منقبتوں سے تری
برج ثریا سے حات گر پڑیں در عدن
منیر

کثرت ظاہر کرنے کے لیے "عدن عدن" کہتے ہیں۔

ع یہ قطرے ہیں کہ موتیوں کے ڈھیر ہیں عدن عدن
لا اعلم

عدن :- (بفتح) بہشت کے باغات یعنی بہشت استعمال کرنا غلط ہے، عربی۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا عدن نہیں بولتے۔ جنت العدن کہتے ہیں جو آٹھ جنتوں میں سے ایک جنت کا نام ہے عربی میں اس کے معنی اقامت کرنا، ہمیشہ رہنا کے ہیں جن کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

عدنان :- پیغمبر اسلام کے ایک جد کا نام، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بجا ہے آج اگر اس بزم میں یہ ساز و سامان ہیں
یہ ان کی بزم ہے جو یادگار نسل عدنان ہیں
شبلی نعمانی

قول فیصل ۔ پیغمبر اسلام کا سلسلہ نسب بنا بر مشہور عدنان تک یوں پہنچتا ہے۔ محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ عدنان کا سلسلہ نسب جناب ابراہیمؑ تک یوں ہے۔ عدنان بن اُد بن اُدد

الیسع بن ہمیسع بن سلامان بن النبت بن حمل بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیمؑ ۔۔۔ عدنان سے پیغمبرؐ اسلام تک ۲۲ پشتیں اور ابراہیمؑ سے عدنان تک دس پشتیں ہوتی ہیں۔

اہل عرب عموماً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی آٹھ پشت نیچے عدنان سے ان کے سلسلے کا آغاز ہے۔ ان سے پہلے جو قومیں عرب میں آباد تھیں اور جو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے نہیں تھیں وہ عاربہ اور عرب العاربہ کے نام سے مشہور تھیں عرب بائدہ کے اخبار و آثار تو امتداد زمانہ اور قوم کی جہالت کی وجہ سے بالکل نامعلوم اور معدوم ہو گئے۔

(ابوالفدا صفحہ ۲۳۹)

اب رہے عرب العاربہ ان کے احوال جس قدر عرب کی تاریخوں میں پائے جاتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ لوگ قحطان ابن عامر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن حضرت نوح علی نبینا علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جس وقت حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ کو لے کر مکے میں تشریف لائے تو عرب العاربہ کا وہ قبیلہ جو بنی جرہم مشہور تھے مکے میں بستے تھے حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام کے آتے ہی ان کی آزادانہ طرز معاشرت نے مکے کی آبنہ بود و باش کی اجازت نہ دی۔ یہ لوگ مکے سے اٹھ کر کچھ فاصلے سے قریب کے جنگلوں میں آباد ہو گئے۔ حضرت ابراہیمؑ کے بعد ان کے صاحبزادے جناب اسمٰعیل علی نبینا علیہ السلام نے قبیلہ بنی جرہم میں شادی کر لی ان سے جو اولاد ہوئی وہ عرب مستعربہ کہلائی۔ حضرت اسمٰعیل علی نبینا علیہ السلام کو جس طرح تمام عرب کی قوموں نے اپنا سردار، اپنا پیشوا، اپنا مقتدا بنایا تھا اسی طرح ان کی اولاد کو اپنا پیشوا بنایا تھا، اسی طرح ان کے بعد ان کی اولاد کو اپنا پیشوا بنایا اور اپنے تمام امور کے اختیارات انھیں سپرد کیے۔ حضرت اسمٰعیل کی اولاد بھی اپنے آبائے کرام کی طرح مکے کی حکومت قبیلۂ عرب کی ریاست و امارت حرم محترم کی تمام مقدس خدمتوں پر ہمیشہ قائم رہی اور عدنان سے گیارہویں پشت نیچے مالک کے بیٹے فہر پیدا ہوئے جو قریش کے لقب سے مشہور تھے بنی عدنان میں قبیلہ قریش کی تخصیص آپ کے نام سے ہوئی۔

عدنانی :- عدنان سے منسوب، عدنان کی نسل سے، رائج

ہاشمی آداب و صحابی فضائل ہم میں تھے
نطق اعرابی تھا عدنانی فصاحت ہم میں تھی
(شبلی نعمانی)

عَدُو :- (بفتح اول و واو معروف) دشمن، مخالف، بدخواہ، عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

اس کو اجاڑنے کی فکر گو ہمیں، دونوں سے تھی
دل کا مرے عدو جدا نالۂ جاں گداز جدا
(شاد عظیم آبادی)

قول فیصل۔ ہمزہ کے ساتھ جیسا کہ اوپر کے شعر میں ہے واو کا صرف ہے۔ عوام بالضم بھی بولتے ہیں یہ صحیح نہیں عربی میں یہ تشدید موسوم ہے۔ اردو اور فارسی میں جب بصورت مضاف آتا ہے تو بہ تشدید بولتے ہیں لیکن جب مضاف الیہ کی صورت میں آتا ہے یا تنہا استعمال ہوتا ہے تو بہ تخفیف ہی ہوتا ہے

راحت کا مزہ عدوئے جانی نکلا ٭ دل نہ بھی غم نہانی نکلا
پیاسے رہے چاہ دنیا پہ یہیں ٭ نکلا بھی کبھی تو شور پانی نکلا
(انیس)

عَدُوِّ :- رقیب، معشوق کا دوسرا عاشق، اردو مذکر، متروک۔

مری تو عمر میں حالت یونہی زندگی بھر کی
کبھی عدو کی شکایت کبھی مقدر کی
(منیر صاحب شفیق)

عُدوان :- دشمنی کرنا، ظلم، بالضم اور جمع عادی بمعنی دشمن و ظالم کی بھی۔ دشمنی جو بہت دنوں کی ہو (مجاز) کافر دشمنی۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غلامی کی علی مرتضیٰ کی
سیاہ ہے اہل عدوان و دغا سے
(معراج المضامین)

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد :- اگر خدا چاہتا ہے تو دشمن بھلائی کا سبب ہو جاتا ہے جب کوئی شخص کوئی کام دشمنی کی راہ سے کرتا ہے اور اس کام سے ضرر پہنچنے کے بجائے نفع پہنچ جاتا ہے تو یہ مصرع زبان پر لاتے ہیں۔ فارسی مقولہ۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

عُدول :- (بالضم) روگردانی کرنا، اعراض، راہ سے پھرنا، منھ پھیرنا، عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لونڈی ہوں نہیں عدول تجھ کو
خدمت جو کرو قبول تجھ کو
(گلزار نسیم)

عُدول حکم :- نافرمان، سرکش، حکم نہ ماننے والا، منحرف، متمرد، باغی۔ صفت۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عدول حکم نہیں بولتے۔ البتہ عدول حکمی بولتے ہیں جس کے معنی ہیں سرکشی، سرتابی، نافرمانی، انحراف حکم سے منھ پھیرنا۔ یہ اردو ہی اور مونث ہے اسی کو حکم عدولی بھی کہتے ہیں۔

عُدول حکمی کرنا :- نافرمانی کرنا، حکم نہ ماننا، انحراف کرنا، بغاوت کرنا، اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔ محل صرف۔ میں واقعاً بیمار ہو گیا تھا اس لیے آپ کے بلانے پہ حاضر ہو سکا ورنہ بھلا میری مجال ہے جو عدول حکمی کر سکوں۔

عدید :- نظیر، مانند، گنے ہوئے، بہت سے عربی صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

عدیل :- (بفتح اول و یائے معروف) ہمسر، مرتبے میں کسی کے برابر، قدر و منزلت میں مساوی، نظیر، ہمتا عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال نفی کے ساتھ زیادہ ہے

اتفاقی صورت سے بہت کم رائج ہے۔ جیسے "بے عدیل .. یا عدیل نہیں":

ماں صدقے جائے گرچہ یہ بہت کی ہو دلیل
ہیں اپنے بیٹوں میں تمہارا نہیں عدیل — انیس

عربی میں اس کے ایک معنی ہیں عادل، منصف، دادگستر جو اردو میں رائج نہیں۔

عَدِیْم:۔ (بفتح اول و یائے معروف) معدوم شے، وہ چیز جو فنا ہو گئی ہو۔ نیست و نابود ہو جانے والی، ناپید، نایاب، عربی صفت۔

قول فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے عربی ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال ہے جیسے عدیم النظیر، عدیم المثال وغیرہ۔

عَدِیْمُ التَّفْہِیْم:۔ کسی وصف میں جس کا کوئی شریک و سہیم نہ ہو۔ لاجواب، بے نظیر، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ درخت جھبے کے جھبے سرسبز شاداب تھے عدیم التفہیم و لاجواب (فسانۂ آزاد)

عَدِیْمُ الْفُرْصَت:۔ (بفتح اول و یائے معروف و ضم میم و سکون لام و ضم فا و فتح صاد) بہت مشغول آدمی، نہایت مصروف انسان، وہ شخص جس کو بالکل فرصت نہ ہو۔ عربی ترکیب صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ وہ ہمیشہ علمی اور مذہبی کاروبار میں عدیم الفرصت تھے۔ (آزاد)

عَدِیْمُ الْفُرْصَتِی:۔ بالکل فرصت نہ ہونا، بہت مشغولیت ہونا، کمال مصروفیت، فارسی یونانی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اسی طرح یہ کوشش کی تھی مگر عدیم الفرصتی مانع ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

عَدِیْمُ الْمِثَال:۔ (بفتح اول و یائے معروف و ضم چہارم و سکون لام و کسر میم) جس کی مثال نہ ہو۔ لاجواب چیز یا شخص یا جگہ، عربی ترکیب، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثال تاجر کم آیا میں بھی اک دل پہ
چلا ہوں یار عدیم المثال لینے کو — رند

عَدِیْمُ النَّظِیْر:۔ (بضم میم و تشدید نون) بے نظیر، لاجواب، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ جشن اتفاق ..... ممتاز علی خاں صاحب ..... خوش تقریر عدیم النظیر ..... رونق افزائے اوپیرا ہوئے۔ (شوق موسوی)

عَدِیْمُ الْوُجُوْد:۔ نایاب، کمیاب، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

عَذَاب[۱]:۔ (بالفتح) دکھ، تکلیف، اذیت، ضیق، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہ دل ہی ٹھہرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب دیکھا
خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو دوستی میں عذاب دیکھا — داغ

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں ہر وہ چیز جو انسان کے لیے مشقت کا باعث ہو۔ مولف نور اللغات نے عذاب بمعنی شکنجہ اور شکنجے میں کھینچنا بھی لکھے ہیں اور چابک زنی بھی اس کے معنی تحریر کیے ہیں مگر کسی عربی لغت میں یہ معنی نہیں ملتے۔

عَذَاب[۲]:۔ وہ تکلیف جو بداعمالی کی سزا میں دی جائے۔ سزائے گناہ، برے کام کی پاداش، عربی، اصطلاح فقہ۔

عشق ہے عاشقوں کے جلنے کو
یہ جہنم میں ہے عذاب کہاں — میر

قول فیصل۔ یہ لفظ ثواب کا متضاد ہے اور ایک ساتھ بھی آتا ہے۔

واعظ مزہ تو جب ہے عذاب و ثواب کا
دوزخ میں بادہ کش نہ ہوں جنت میں تو نہ ہو — داغ

اس کی اردو جمع عذابوں ہے۔

پیش از میں ہر طرح کے تھے گمراہ
کن عذابوں سے وہ چھوٹے گمراہ — (سراج نظم عشق)

عَذَاب[۳]:۔ دقت، دشواری، بکھیڑا، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کام کا ذمہ دار کر کے مجھ کو تم نے عذاب میں مبتلا کر دیا۔ (نور اللغات)

عَذَاب[۴]:۔ وہ جس کی حرکتوں سے کسی کو تکلیف پہنچے جس کی حرکتیں کسی کے لیے دشواری کا سبب بنیں، اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

جنوں ہے جب سے مجھے شور ہے جھینیوں میں
ہمیں جلیبی سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں — جلیل

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے روگ، علت اس کے معنی لکھے ہیں اور مثال میں جلیل کا مندرجہ بالا شعر پیش کیا ہے مگر شعر سے ان کے لکھے ہوئے معنی نہیں نکلتے۔ ان معنی کے بعد نمبر قائم کر کے تکلیف دینے والا، ایذا دینے والا معنی لکھے ہیں اور ذیل کا شعر مثال میں درج کیا ہے۔

آنسوؤں سے اکبر ہیں رسوا
ایسے لڑکے عذاب ہوتے ہیں — اکبر

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں شعروں میں اس لفظ کے وہی معنی ہیں جو اوپر لکھے گئے ہیں۔

عَذَاب[۵]:۔ گناہ، پاپ، اپراده و دوش جیسے عذاب کمانا یعنی گناہ مول لینا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ کے مندرجہ بالا تحریر کیے ہوئے معنی سے ہمیں اتفاق نہیں ہے

عذاب کمانا کا مفہوم گناہ مول لینا نہیں ہے بلکہ بداعمالیوں کی وجہ سے اپنے لیے عذاب کا سامان مہیا کر لینا ہے عذاب کے معنی دہی تکلیف اور سزائے گناہ کے ہیں یہ بھی عرض ہے کہ عذاب کمانا لکھنؤ کی زبان نہیں اہل لکھنؤ اس جگہ عذاب مول لینا بولتے ہیں۔

عَذاب اُٹھالانا :- دقت میں پڑجانا، جھگڑا کھڑا کر لینا، دشواری پیدا کر لینا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف - ارے میاں یہ کیا عذاب اٹھا لائے۔
(فرہنگ آصفیہ)

عَذاب اُٹھانا :- تکلیف برداشت کرنا، مصیبت جھیلنا، دکھ سہنا، اردو صرف، دہلی کی زبان

محل صرف - اور اس نے نہ عذاب اٹھائے کہ خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے۔　(توبۃ النصوح)

عَذاب الٰہی :- خدا کا قہر۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف - یہ تمھاری بدچلنیوں کا نتیجہ ہے کہ تمام جسم پر پھوڑے نکل آئے اور خون خراب ہو گیا یہ عذاب الٰہی نہیں تو اور کیا ہے؟

عَذاب اَلیم :- (باضافت) دردناک عذاب بہت تکلیف دینے والا عذاب، سخت عذاب، عربی الفاظ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کب تک رہے گی روح عذاب الیم میں
یہ سادہ لوح نامہ بے مہر کھل گیا　عزیز لکھنوی

عذاب آنا :- خدا کا قہر نازل ہونا گناہوں کی پاداش میں دنیا ہی میں خدا کی طرف سے سزا ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - حضرت نوحؑ کی امت پر جب طوفان کی صورت میں خدا کا عذاب آیا تو صرف وہی بچے جو سفینۂ نوح پر تھے باقی سب کے سب غرق ہو گئے۔ یہاں تک کہ حضرت نوحؑ کا نافرمان بیٹا عذاب سے نہ بچ سکا اور طوفان کی نذر ہو گیا۔

عَذاب بڑا ہونا :- بہت تکلیف دہ عذاب ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھانے سے ہے زیادہ حاجت آب
بھوک سے پیاس کا بڑا ہے عذاب　(سراج نظم ص ۲۷)　ناسخ

عَذاب ٹوٹنا (یا) ٹوٹ پڑنا :- خدا کا قہر نازل ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

محل صرف - عمرو ابن حارث جرہمی نے جو اللہ کا سردار تھا باپ خوف اس سرزمین سے بھاگ جانے کا ارادہ کیا کہ مبادا جرہمیوں پر ان کے کردار ناشائستہ کی وجہ سے عذاب الٰہی نہ ٹوٹ پڑے۔　(تاریخ ائمہ ص ۵۷)

قول فیصل - یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ممکن ہے دہلی کا صرف ہو

عذاب ثواب :- برائی بھلائی جیسے عذاب ثواب تمھاری گردن پر یعنی برائی بھلائی تمھارے ذمے عربی الفاظ، مذکر۔　(نور اللغات)

قول فیصل - عذاب ثواب کے معنی برائی بھلائی نہیں ہیں بلکہ عذاب کے معنی قہر الٰہی اور ثواب یعنی نیکی کی جزا - کہانی شروع کرتے وقت جب کہتے ہیں کہ ایک تھا بادشاہ ہمارا تمھارا خدا بادشاہ آنکھوں کی دیکھی کہتے نہیں کانوں کی سنی کہتے ہیں۔ عذاب ثواب بنانے والے کی گردن پر۔ اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے یہ کہانی جو ہم سنا رہے ہیں یہ ہم اپنی طرف سے گڑھ کے نہیں کہہ رہے ہیں نہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے البتہ کانوں سے سنا ہے۔ اگر یہ کہانی سچ ہو تو اس کے بیان کرنے والے کو خدا جزائے خیر دے گا اور اگر جھوٹ ہے تو اس کی سزا میں خدا کا عذاب اس پر ہوگا - مطلب یہ ہے کہ اس کہانی کے جھوٹ سچ کے ذمہ دار ہم نہیں ہیں - یہ پورا جملہ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

عذاب جان :- (باضافت) جان کا وبال جی کا وبال، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

بیرے اگر عدو تھے بیرے عذاب جاں تھے
جب میٹھی رہی تھی الفت اس وقت تم کہاں تھے　قدر بلگرامی

قول فیصل - عورتیں اضافت کے ساتھ باعلان نون ہی بولتی ہیں یعنی عذاب جان، (بنون غنہ) نہیں، لیکن بلکہ عذاب جاں (اعلان نون کے ساتھ) بولتی ہیں۔

عذاب جاں تمنا تھا رہے فرقت رہی
کرو جو تم صبح کا وعدہ دعیدہ ہو جائے　بلگرامی　قدر

عذاب جھیلنا :- مصیبت اٹھانا، دکھ اٹھانا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جو جو عذاب دشت جنوں ہم نے جھیلے ہیں
ان سب کا روح قیس پہ یارب ثواب ہو　رشک

عذاب دیکھنا :- اذیت برداشت کرنا، تکلیف اٹھانا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

نہ دل ہی ٹھہرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب دیکھا
خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو دوستی میں عذاب دیکھا　داغ

عذاب رہنا :- دیر کے ساتھ جھگڑا ذمے رہنا - اردو صرف، متروک۔

جب آ گئے گھر میں وہ خانہ خراب رہتا ہے
کبھی میں کس سے جو مجھ پر عذاب رہتا ہے　جان صاحب

عذاب سہنا :- عذاب خداوندی کی اذیت کو جھیلنا - اردو صرف، متروک۔

محل صرف - پہلے بہشت میں چل کر آرام کی نعمتیں لوگے یا دوزخ میں چل کر عذاب سہہ گے۔ (دربار اکبری)

عذاب سہنا :- دکھ سہنا، مصیبت برداشت کرنا، اردو صرف، متروک۔

نہ در دیکھ کر ہم خراب کیا کیا
دن رات ہے عذاب کیا کیا (شاہ اودھ) اختر

عذاب سے چھوٹنا:۔ تکلیف جاتی رہنا، مصیبت دور ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قید الم میں باعث قید حیات تھی
نکلی بدن سے جان تو چھوٹے عذاب سے صبا

عذاب سے متعذب ہونا:۔ قہر الٰہی میں گرفتار ہونا، عذاب خداوندی میں گھرنا۔ اردو، صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جائے بے توبہ دار دنیا سے
ہو متعذب عذاب عقبیٰ سے (سراج نظم صفحہ ۲۰) ناسخ

عذاب فشار:۔ وہ اذیت جو فشار قبر سے ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

جب ہوا گور میں عذاب فشار
دھیان آیا کنار مادر کا ناسخ

قول فیصل۔ ذیل کے شعر میں "کو" کے ساتھ استعمال ہوا ہے یعنی ان کو عذاب فشار ہوتا ہے:

لپٹ کے مجھ سے وہ سوتا ہے جبر روتے ہیں
میں خوش ہوں ان کو عذاب فشار ہوتا ہے رشک

اب "کو" کی جگہ "پر" مستعمل ہے۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسا کہ دونوں شعروں سے ظاہر ہے۔

عذاب قبر، عذاب گور:۔ فشار قبر، گناہگار مردے کو قبر کا بھینچنا یا خدائے تعالیٰ کی طرف سے تا بہ قیامت سانپ بچھو وغیرہ کی تکلیف پہنچنا قبر میں مبتلا رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ کے اندراج کے مطابق۔ عقائد اسلام کے موافق مردے جب قبر کے اندر جا کر پھر تین روز تک جان پڑتی ہے اور نکیرین اس سے ایمان کے متعلق کچھ سوال کرتے ہیں اگر وہ ان میں اپنی نیکیوں کی مدد سے ثابت قدم رہتا ہے تو اس کے واسطے جنت کی کھڑکی کھل جاتی ہے کہ قیامت تک آرام سے سوتا ہے اور جو اس کی بدیوں کی سبب جواب نہیں بن پڑتا تو دوزخ کی کھڑکی کھل جاتی ہے جس سے اس کی روح اور جسم کو تکلیف پہنچتی رہتی ہے اسی کو عذاب گور بھی کہتے ہیں۔

عذاب کٹنا:۔ جھگڑے دور ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان

خیر سے موسم شباب کٹا
چلو اچھا ہوا عذاب کٹا نواب مرزا شوق

عذاب کمانا:۔ گناہ مول لینا۔ اردو صرف (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

عذاب کھینچنا:۔ مصیبت برداشت کرنا۔ اردو متروک۔

کھینچا غم فرقت کا دل تو نے عذاب الیا
ہم تجھ کو نہ سمجھے تھے اے خانہ خراب الیا داغ

عذاب کے فرشتے:۔ اسلامی عقائد کے مطابق وہ ملائک جو گنہگاروں کو گناہوں کی سزا دینے کے لیے خدا کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

خادم جو تجھ سے وہ فرشتے عذاب کے
گھر ہو گیا ہے ہجر میں مجھ کو لبان گور ناسخ

عذاب لانا:۔ جھگڑا کھڑا کرنا، مصیبت ڈالنا، آفت برپا کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نازک جو دل تھا آخر نہ غم کی تاب لایا
یہ ہر گھڑی کا رونا اور اک عذاب لایا لا اعلم

عذاب مول لینا:۔ خواہ مخواہ تکلیف میں پڑنا دردسر مول لینا، جان بوجھ کے دقت میں پڑنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

عمل صرف۔ منع کرتے تھے کہ مقدمہ بازی نہ کرو اب روز کچہری جانا پڑتا ہے دنیا کا کوئی کام نہیں کر سکتے بلا وجہ کا اپنی جان پر عذاب مول لے لیا۔

عذاب میں پڑنا:۔ مصیبت میں پھنسنا دقت میں پڑنا، رنج و تکلیف میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ایک دن کر کے سیر کوچۂ یار
پڑ گئے ہیں مگر عذاب میں پاؤں جلیل

عذاب میں پھنسنا:۔ مبتلائے مصیبت ہونا رنج و تکلیف میں گرفتار رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

پھنسا عذاب میں گو اجتناب رکھتا تھا
یہ دل وہی ہے جو مجھ کو خراب رکھتا تھا رشک

عذاب میں ڈالنا:۔ جھگڑے بکھیڑے میں پھنسانا، مصیبت میں مبتلا کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ واہ مرنے کا بھی سہرا اپنے رہا اور لوگوں کی جانوں کو سخت عذاب میں ڈالا۔ (دربار اکبری صفحہ ۳۰۸)

عذاب میں رہنا:۔ سخت تکلیف میں گرفتار رہنا، مبتلائے مصیبت رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

عمل صرف۔ پس تو افسوس نہ کر قوم فاسقان پر اس تیہ کے عذاب میں رہیں گے کیونکہ تیرے ساتھ جہاد کو نہ گئے۔ (خلاصۃ الانبیا ترجمہ قصص الانبیا صفحہ ۱۹۸)

عذاب میں گرفتار رہنا:۔ سخت تکلیف میں مبتلا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ بنی اسرائیل تیرہ برس تک فرعون کے عذاب میں ..... گرفتار رہے۔ (خلاصۃ الانبیا ترجمہ قصص الانبیا صفحہ ۱۲۹)

عذاب میں گرفتار ہونا:۔ سخت مصیبت

اور نہایت تکلیف و رنج میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ مچھر اس پلید کی ناک میں گھسا اور دماغ میں جا کر مغز کھانے لگا وہ مردود اس عذاب میں گرفتار رہا کہ جس کا چارہ کچھ نہ ہو سکا۔ (خلاصۃ الانبیا ترجمہ قصص الانبیا ۵۶)

عذاب میں ہونا:۔ سخت تکلیف میں گرفتار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے یار گھر نہیں ہے تنگ ہے مجھے
میں روز و شب فراق سے ہوں گویا عذاب میں — آتش

عذاب نازل ہونا:۔ خدا کا غضب نازل ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ فتحمند دشمن کے شہر میں داخل ہونا گویا ایک عذاب کا نازل ہونا ہے۔ (ابن الوقت)

عذاب و عقاب:۔ (مترادف) قہر الٰہی گناہوں کی پاداش، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ باقی رہا عذاب و عقاب، نعیم و جحیم یہ فقط شرعی حصہ کا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

عذاب ہونا (۱) قہر خداوندی نازل ہونا گناہوں کی سزا دی جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مر جاؤں میں تو کاٹ دے عبد اے مجھے
بے چین ہوں نہ مرد سے جو مجھ پر عذاب ہو — ذوق

عذاب ہونا (۲) سخت ہونا، مصیبت نازل ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے بجلیوں کا تصادم یہ حسن و عشق کا میل
نظر نظر سے لڑانا عذاب ہوتا ہے — عزیز لکھنوی

عذار:۔ (بالکسر) رخسارہ، گال، عارض، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس میں دھوپ نے پونے گل سرخ
دیکھو آئینے میں عذار اپنا — ناسخ

قول فیصل۔ بعض اہل لکھنؤ اذار (بچاؤ) کے ذم نے بچنے کے لیے عُذار (بالضم) بولتے ہیں۔ آرزو مرحوم کو کسی نے ٹوک دیا تھا کہ عذار (بالکسر) ہے بالضم نہیں تو آرزو مرحوم نے کہا تھا کہ اہل عرب میں عذار بالکسر ہی ہے۔ مگر ہم اہل زبان عذار بالضم ہی بولتے ہیں۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے چہرہ اور رخ صورت بھی اس کے معنی لکھے ہیں جن کا استعمال نظر سے نہیں گزرا۔

عذب البیان:۔ (بفتح عین و ضم اور سکون ذال و فتح با) شیریں کلام، شیریں بیان، جس کا کلام میٹھا ہو، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نہیں اس سے تر زباں ہیں
زبان پاک سے عذب البیاں ہیں — (مواعظ الطفا جی)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے رطب اللسان و عذب البیان کی عطفی ترکیب سے بھی رائج ہے۔ جیسے "ہمارے آزاد کی توصیف میں اخبارات رطب اللسان و عذب البیان ہیں"۔ (فسانۂ آزاد)

عربی میں عذب کے معنی میٹھا، خوش مزہ اور خوش گوار پانی اور بھی خوش مزہ اور شیریں کھانے کی چیز کے بھی ہیں اور ایک درخت کو بھی کہتے ہیں۔

عُذر:۔ (بالضم) بہانہ، حیلہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

(۱) قتل کو دوڑ کر جیسے آئے
وصل میں عذر رہے نزاکت کے — امیر مینائی

(۲) ہم کہتے ہیں آؤ ملنے کو
عذر کچھ چاہیے ستانے کو — مومن

قول فیصل۔ جس صورت سے مومن نے استعمال کیا ہے اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

عذر (۲) معذوری، معذرت، کسی کام کو نہ کرنے کی وجہ، مانع، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ناحق آپ دوست سے کیا بد گمان ہیں
اے مرے اختلاط مجھ پر خیال ہی وہ عذر تھے — مولانا ذوق

عذر (۳) اقرار کی ضد، انکار، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھ کو تعمیل ارشاد میں کوئی عذر نہیں مگر پہلے خوب سوچ سمجھ لیجیے ایسا نہ ہو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔

عذر (۴) عذر رکھنا، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں نہیں بولتے ان معنی میں یہ لفظ خالص عربی ہے۔

عذر (۵) حجت، دلیل۔

(رقعہ) آپ کی یہ شرط بھی پوری ہو گئی اب کہئے دینے میں کیا عذر ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ پیش کردہ مثال میں عذر کے معنی انکار کے ہیں نہ کہ حجت و دلیل۔ حجت و دلیل کے معنی میں یہ لفظ استعمال ہی نہیں ہوتا ہے۔

عذر (۶) اعتراض، گرفت، پکڑ، جرح، اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عذر (۷) معافی، معافی کی طلب، اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اگرچہ حضرت نے ان معنوں میں کہا ہے لیکن عام طور سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یہ وہ حسن و الفت کی نرالی ہوشیاریاں
التماس عذر و تمہید شکایت کے مزے — شوق قدوائی

عذرا (۱) مشہور معشوقہ کا نام، عربی، مونث، رائج۔

جو آیا اس گذرگہ پہ سو گزرا
وامق ہی رہا آخر نہ عذرا — سودا

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی کنواری

عورت۔ سودا نے بضم اول کہا ہے جو زبانوں پر نہیں ہے

عَذرا : بالفتح، حضرت مریم کا لقب، اس کا اطلاق حضرت فاطمہ زہرا پر بھی ہوتا ہے۔ عربی، (نور اللغات)

قول فیصل۔ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کو بتول عذرا کہتے ہیں۔

عُذر آفریں :۔ عذر پیدا کرنے والا، فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عذر آفریں جرم محبت ہے حسن دوست
محشر میں اک عذر نہ پیدا کرے کوئی — ڈاکٹر اقبال

عُذر آور :۔ عذر لانے والا، عذر کرنے والا معافی مانگنے والا، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عُذرِ بارِد :۔ ٹھنڈا عذر، ناقابل قبول عذر عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

انبیا بھیجے ہدایت کو کہ ہر دل ہو خنک
عذر بارد تھا نہ کام آئے کسی گمراہ کو — لطافت

عذر باقی نہ رکھنا :۔ کسی حجت اور دلیل، خواہ اعتراض کی گنجائش نہ چھوڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

عُذر بجا ہونا :۔ عذر قابل قبول ہونا، کام نہ کرنے کے سبب کا اظہار معقول ہونا، اردو صرف فصیح، رائج

پرورش ہے نہ ماں کو فرصت ہو
ایک بچے کی صرف خدمت ہو — ناسخ
اور اولاد ہو اگر پیدا (سراج نظم)
پالنے میں ہو عذر ماں کا بجا

عذر بدتر از گناہ :۔ بے ہودہ عذر کی نسبت مستعمل ہے۔ فارسی مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے عذر گناہ بدتر از گناہ

بولتے ہیں۔

عذر بے جا :۔ (باضافت) ناقابل قبول عذر غیر مناسب عذر، لغو یا بے ہودہ معذرت جو قابل سماعت نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عذر بے جا نہ ہونا :۔ عذر قابل قبول نہ ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

عذر لیکن کارپردازوں کا کچھ بیجا نہیں
درج ہے فہرست میں چندہ مگر ملتا نہیں — عشقی

عذر پذیر :[1] وہ عذر جو قابل پذیرائی ہو قابل تسلیم، قابل معافی، واجب العفو، درگزر کرنے کے قابل، واجب الرعایت عربی فارسی، صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عذر پذیر :[2] عذر قبول کرنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے عذر پذیر اے خطا پوش
با خلق کریم در کرم کوش — طالب رام پوری

عُذر پیش کرنا :۔ حجت پیش کرنا، اعتراض پیش کرنا، بحث کرنا، کوئی دلیل یا حجت لانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے لکھنؤ میں عذر پیش کرنا بمعنی معذوری ظاہر کرنا۔ معذرت کرنا۔ جیسے "معمولی طور پر شاید اس کے اراکین کچھ عذر پیش کرتے لیکن اس نے اپنے ارادے کو اس پیرایے میں بیان کیا کہ اس کے کل افسر اور ساری قوم کو اس کا ہم آہنگ بننے کے سوا چارہ نہ تھا۔ (ایڈیٹر تنویر۔ از نوبت رائے نظر لکھنوی)

عُذرِ تقصیر :۔ خطا کی معافی، عفو قصور، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

صواب اس جگہ عذر تقصیر ہے
خموشی ہم آواز تقریر ہے — تسلیم لکھنوی (صبح خنداں)

عذرِ تمادیِ ایّام :۔ میعاد گزرنے کا عذر مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل۔ قانون کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عُذر چلنا :۔ عذر سنا جانا، عذر قبول ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خدا بھی عاجزوں کی عاجزی سنتا ہے محشر میں
بڑی سرکار میں دربار میں یہ عذر چلتا ہے — اکبر

عذر خواہ :۔ عفو کا طالب، عذر کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

بوی بانوئے غریب تھی زینب عذر خواہ
جو نہ ہنایا در پہ ادھر ذوالجناح شاہ — اوج

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے انھیں معنی میں عذر ساز، عذر سنج بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں رائج نہیں

عُذر خواہی :[1] عذر، معذرت، قصور کی معافی فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

تقاضا دہی، عذر خواہی وہی ہے
وہی نالشیں ہیں وہی عذر داری — آزاد عظیم آبادی

عُذر خواہی :[2] ماتم پرسی، تعزیت، پرسہ جنازہ کے ساتھ نہ جا سکنے کا عذر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں مخصوص کر کے نہیں بولتے۔ اس کے معنی عام ہیں، ہر قسم کی معذرت عذر خواہی ہے۔

عذر خواہی کرنا :[1] عذر کرنا، معذرت کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پی کے مے ان دانتوں سے عذر خواہی کیا کروں
بوئے مے آتی ہے ہونٹوں سے الٰہی کیا کروں — اکبر

عُذر خواہی کرنا :- تعزیت کرنا، پرسہ دینا، شریک جنازہ نہ ہو سکنے کا عذر بہ افسوس پیش کرنا، افسوس ظاہر کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ دلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں ان معنوں کی کوئی خصوصیت نہیں ہر قسم کی معذرت کرنے کو عذر خواہی کہتے ہیں۔

عُذر دار :- معترض، مزاحم، دعویدار، اردو صفت فصیح، رائج۔

عُذر داری :- عذر پیش کرنا، اردو، متروک۔

محل صرف - تیسم کو اتنا زمانہ نہیں گزرا کہ ان کی طرف سے ایسی عذر داری جائز سمجھی جائے۔

(کشمیری درپن اگست ۱۹۰۵ء)

قول فیصل - اس معنی پر اب عذر پیش کرنا کہتے ہیں۔

عُذر داری :- اعتراض پیش کرنا، اردو، مونث، اصطلاح قانون۔

تقاضا وہی عذر خواہی وہی ہے
وہی نالشیں ہیں وہی عذر داری (آزاد عظیم آبادی)

عُذر درمیان لانا :- عذر پیش کرنا، اردو صرف قریب بہ متروک۔

ساتھ آپ کے ہم یہاں چلے آئے
کچھ عذر نہ درمیان لائے (اختر (شاہ اودھ))

عُذرِ شرعی :- شرعی اعتبار سے کوئی عذر فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، اصطلاح فقہ۔

محل صرف - بخار کی تیزی میں تمہارا غسل جنابت کرنا مناسب نہیں ہے۔ تم تیمم کر کے نماز پڑھ سکتے ہو تمہارے لیے عذر شرعی موجود ہے۔

عُذرِ قوی :- زبردست عذر، مضبوط عذر فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عُذر کرنا :- معذرت کرنا، عفو چاہنا، عذر خواہی کرنا، معافی مانگنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قصد جانے کا دل سے دور ہوا
عذر کرتی تو ہوں قصور ہوا (فریب عشق)

عَذر کرنا :- اعتراض کرنا، دعوے دار ہونا، اردو صرف، اصطلاح قانون، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - اس محل پر زیادہ تر "عذر داری کرنا" بولتے ہیں۔

عُذر کرنا :- جرح کرنا، بحث کرنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عُذر کے قابل :- عذر کے لائق ۲- اعتراض کرنے حجت یا دلیل لانے کے قابل، قابل مزاحمت، ۳- قابل عفو، واجب الرعایت - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ معنی نمبر ۲ میں نہیں بولتے اور ہر معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

عذر گناہ بدتر از گناہ :- گناہ کا عذر گناہ سے بھی برا ہے۔ اگر کوئی شخص کوئی برا کام کرے اور پھر اس کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرے تو اس کا یہ فعل اس برے کام سے بھی برا ہے، فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگ اثری)

قول فیصل - جلال نے اس کا ترجمہ یوں استعمال کیا ہے

کہتے ہیں بوسہ لے کے مکر ہی گئے نہ کیوں
عذر گناہ تو ہے کہیں بدتر گناہ سے (جلال لکھنوی)

عُذر لانا :- عذر پیش کرنا، بہانہ بنانا، ٹالنا، اردو صرف، قریب متروک۔

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لاوینگے کیا (غالب)

قول فیصل - مولف فرہنگ اثر نے لکھا ہے "یہ فارسی عذر آوردن کا ترجمہ ہے جو اردو نے کبھی قبول نہیں کیا، اس کا بدل عذر کرنا موجود ہے"۔

اردو نے قبول نہیں کیا تو پھر واجد علی شاہ اختر اور غالب وغیرہ نے کیوں نظم کیا؟ کیا وہ اہل زبان نہیں تھے۔

ساتھ آپ کے ہم یہاں چلے آئے
کچھ عذر نہ درمیان لائے (اختر (شاہ اودھ))

عُذرِ لنگ :- ناقابل قبول عذر، عذر ضعیف فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عذر لنگ اک بہ نہ مانے گا وہ شاہ اعجاز
ہیں تیم باغ میں کیا کیا نہ صنوبر ہوگا (شعور لکھنوی)

عُذرِ لنگی :- عذر ضعیف، ناقابل قبول عذر وہ عذر جو سماعت کے قابل نہ ہو، فارسی ترکیب، متروک۔

وہ خط نہیں لکھتا تو ہو کیوں دل تنگی
تازہ یہ زمانے کی نہیں نیرنگی
ہم نے بھی کیا نامے کا لکھنا موقوف
اب اپنے قلم کو بھی ہے عذر لنگی (رباعیات ناسخ)

عُذرِ معذرت :- (مترادف) منت سماجت عذر خواہی، اقرار قصور، اقرار خطا، عربی الفاظ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - تم نے اپنے باپ کی شان میں ایسی گستاخی کی ہے کہ وہ کبھی معاف نہیں کریں گے عذر معذرت کرنا بے کار ہے۔

قول فیصل - اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

عُذرِ معقول :- (باضافت) صحیح اور بجا عذر، عقل میں آ جانے والا عذر، قابل قبول معذرت، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - تم ادھر ادھر کے بہانے کرتے رہے اگر کوئی عذر معقول پیش کرتے تو وہ مان لیتے۔

عُذر نہ چھوڑنا :- کسی حجت یا دلیل خواہ اعتراض کی گنجائش نہ رکھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عذر نہ ہونا:۔ اعتراض نہ ہونا، انکار نہ ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے چلنے میں کوئی عذر نہیں مگر خیال ہے کہ صاحب خانہ یا اور کسی صاحب کو میرا جانا ناگوار نہ ہو (امراؤ جان ادا)

عذر نیوش:۔ (نیوش بروزن خموش) عذر سننے والا
فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

عذر وراثت:۔ میراث یا ورثہ کا دعویٰ۔
عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عذر ہونا:۔ پس و پیش ہونا، قائل ہونا، ہچکچاہٹ ہونا، رکاوٹ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

لڑنے میں ہے کیا عذر جو در در ہگری ہیں
میں نے تو سنا تھا کہ بڑے آپ جری ہیں — تعشق

عُذُوبت:۔ (بفتح اول و واؤ معروف و فتح چہارم) لغوی معنی، پانی کی خوش مزگی (مجازاً) مٹھاس، شیرینی، لذت، خوش مزگی، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کہیں مستوں سے ہے مطلب عرفا و صلحا
وہی واقف ہیں کہ کیسی ہے عذوبت اسکی — شاد عظیم آبادی

قول فیصل۔ "آنا اور ہونا" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

تر زبانی سے لیا کام سخن میں جو ذرا
جانِ شیریں سے سوا اس میں عذوبت آئی — ہیبر

عِراق:۔ (بالکسر) ایک ملک کا نام جس کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ عراق عرب اور دوسرا عراق عجم کہلاتا ہے۔ عراق عرب، ایران اور عرب کے درمیان ایک میدان ہے جس کو انگریزی میں میسوپوٹامیہ کہتے ہیں۔ میسوپوٹامیہ کا مطلب دو آب یا دو ندیوں کا میدان ہے۔ دریائے دجلہ اور فرات آرمینیا پہاڑ سے نکل کر خلیج فارس کے قریب آپس میں مل جاتے ہیں جس کو شط العرب کہتے ہیں۔ عراق میں متعدد شہر ہیں۔ موصل کے قریب مٹی کے تیل کے چشمے ہیں۔ عراق کا دار السلطنت بغداد ہے جو دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے۔ یہاں ایران ٹرکی اور عرب کے قافلوں کے راستے آکر ملتے ہیں عہد قدیم میں یہ مسلمان خلفاء کا دار السلطنت رہا ہے۔ اس وقت کی کئی عمارتیں اب بھی موجود ہیں۔ یہاں کے باشندے زیادہ تر خانہ بدوش رہتے ہیں جو بدو کہلاتے ہیں ملک کا زیادہ حصہ ریگستانی ہے جو سراب کی صورت میں سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے۔ کربلا کا عظیم واقعہ جس نے جنگل کو کربلائے معلیٰ بنا دیا یہیں واقع ہوا۔ نمرود نے یہیں خدائی کا دعویٰ کیا اور یہیں آتش نمرود کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے گلزار بنایا حضرت نوحؑ نے یہیں کشتی بنائی۔ حضرت آدمؑ نے ابتدائی زندگی یہیں گزاری اور قبول توبہ آدمؑ کا شرف بھی اسی سرزمین کو حاصل ہے۔ حضرت یونسؑ دہن ماہی میں یہیں سے تشریف لے گئے۔
دوسرا حصہ جو عراق عجم کہلاتا ہے وہ فارس سے متعلق ہے اس میں وہ شہر شامل ہیں جو دریائے جیحوں کے کنارے واقع ہیں۔ خراسان اور اصفہان اسی میں داخل ہیں۔ عربی۔ مذکر، رائج۔

ہو گیا ایک قدم راہ کا چلنا اسے شاق
ہم کے بیمار سے کی عرض کہ ہے قصد عراق — تعشق

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں کنارہ، لب دریا، وہ شہر یا ملک جو دریا کے کنارے واقع ہوں چونکہ ہر دو عراق دریاؤں کے کنارے واقع ہیں اس لیے یہ نام ہوا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے (مجازاً) "وہ خاص ملک جو دریائے جیحوں دجلہ اور فرات کے کنارے واقع ہیں۔ عراق کا طول ابادان سے لے کے موصل تک اور عرض قادسیہ سے لے کے حلوان تک ہے"۔

عِراق:۔ ۲ موسیقی کے ایک راگ کا نام جسے چاشت کے وقت گاتے ہیں یہ بارہ راگوں (مقاموں) میں سے تیسرا راگ (مقام) ہے عربی، مذکر، اصطلاح موسیقی۔

عِراقی:۔ ۱ عراق کی طرف منسوب، عراق کا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

نہ درد دیں نہ اسے درد قوم باقی ہے
بلا سے کوئی حجازی ہے یا عراقی ہے — صفی

عِراقی:۔ ۲ عراق کا گھوڑا، تازی، عربی، مذکر

اگر ملک عراق اک ماچہ جز سو بار ہو آوے
عراقی کی پر اس میں کلاہ کو زخار ہو پیدا — سودا

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر عراقی گھوڑا ہی ہے۔

کھا پوریاں کسی کو ہیں لگ رہے مڑ دڑے
آتے ہیں دست جیسے ددڑیں عراقی گھوڑے — نظیر اکبرآبادی

مگر اہل لکھنؤ "عربی گھوڑا" زیادہ بولتے ہیں۔

عراقی پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے
زبردست پر بس نہ چلا تو غریب کو سزا دینے لگے۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے یہ مثل یوں رائج ہے۔ "دھوبی سے بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے"۔

عِراقین:۔ (بکسر عین و فتح قاف) عراق عرب و عراق عجم کا تثنیہ۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تہلکہ جس سے عراقین میں ظاہر ہو گا
یہ میرے شبیرؑ کا وہ حملہ آخر ہو گا — عشق

عرائض:۔ عرضیاں، عریضے، درخواستیں عریضہ کی جمع، عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معلوم ہوں تا فرائض زیست
پڑھ جا سارے عرائض زیست صفی

عرائض نویس:۔ دستاویزات بیع نامہ، رہن نامہ وہبہ نامہ وغیرہ لکھنے والا، فارسی ترکیب، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ محمد نواب صاحب عرائض نویس کی صفت یہ بھی کہ بغیر مسودہ بنائے اسٹامپ پر مضمون دستاویز لکھ دیا کرتے تھے۔

قول فیصل۔ مندرجہ بالا دستاویزات کے لکھنے کو عرائض نویسی کہتے ہیں۔

عرب: ۱ ایشیا کے ایک بڑے مشہور جزیرہ نما کا نام جس کے شمال میں ایشیائے روم، عراق و شام جنوب میں بحیرۂ عرب و بحر ہند، مشرق میں خلیج فارس مغرب میں بحیرۂ قلزم واقع ہے۔ یہاں کے باشندے کچھ یعرب بن قحطان کی اولاد سے ہیں اور کچھ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے۔ یہ ملک مکہ، مدینہ، کربلا یعنی مقدس زیارت گاہوں اور پیغمبر آخر الزماں کی پیدائش اور واقعہ کربلا کے سبب بہت مشہور ہے۔ یہاں کے گھوڑے دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتے۔ چونکہ یعرب بن قحطان یمن کے بادشاہ کا نام تھا اسی بادشاہ کے نام سے اس ملک کا نام عرب قرار پایا کیونکہ اس کو اسی نے آباد کیا تھا۔ اس ملک کے درمیان میں ریگستان اور شور میدانوں کے سوا کہیں کہیں نخلستان بھی ہیں۔ اس ملک کی زبان بالخصوص قبیلۂ قریش کی زبان سب ملکوں کی زبانوں سے فصیح ہے۔ عربی، مذکر، رائج

نہیں جب بسوس اور جنگ داحس کی خبر تم کو
معاذ اللہ عرب کی قوم اور وہ اسکی خونخواری

قول فیصل۔ حیدر آباد میں اس کی جمع عرباں زبانوں پر ہے۔

عرب: ۲ اہل عرب، شہری عرب، باشندہ امصار عرب، عربی، مذکر، فصیح، رائج

ع تم جلد اس عرب کو بلا لاؤ بھائی جان انیس

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "عربوں"، رائج و فصیح ہے۔

سرکش عربوں کا سر جھکایا
حیوانوں کو آدمی بنایا صفی

عَربَدہ:۔ (بفتح اول و سوم و چہارم) بدخوئی لڑائی جھگڑا، فتنہ آشوب، عربی، مذکر، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ عربدہ جو وغیرہ بولتے ہیں۔ تنہا مستعمل نہیں۔

عربدہ جو:۔ لڑاکا، جنگ جو، جھگڑالو، فتنہ پرداز، فسادی، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھوڑی دیر اس کو دنیا ہے مہلت
آپ بنتا ہے مرد کی صورت
اور ملتا نہیں یہ عربدہ جو (معراج نظم)
تاکہ وہ مطمئن ہو خانل ہو

قول فیصل۔ کنایتاً خوشامدی، فریبی اور بازیگر کو بھی کہتے ہیں نیز معشوق کو بھی کہتے ہیں۔

بے گنہ چاہنے والوں کا جو خوں کرتا ہے
تجھ کو کچھ شرم بھی اے عربدہ جو آتی ہے عاشق

عربدہ جوئی:۔ جنگجوئی، فتنہ سازی، فارسی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ "وہ جلوہ فروشی، وہ معشوقانہ انداز، وہ عربدہ جوئی، وہ دلربایانہ ناز، وہ شوخی وہ مسکرانا کہ معاذ اللہ (فسانۂ آزاد)

عربدہ ساز:۔ جنگ جو، فتنہ ساز، تفرقہ انداز، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ آخر الامر بمقتضائے عادت تلاش معاش کے سلسلے میں فلک تفرقہ پرداز گردوں عربدہ ساز نے صورت مفارقت کی دکھائی مہاجرت استقبال کو آئی (فسانۂ عجائب)

قول فیصل۔ اب اس محل پر زیادہ تر "عربدہ جو" ہی بولتے ہیں۔

عربستان:۔ (بفتح اول و دوم و کسر سوم) ملک عرب، فارسی، مذکر، رائج۔

جوں مہر ترے رخش فلک سیر کے آگے
ہند و عربستان و صفاہاں ہے برابر سودا

عربن:۔ (بفتح اول و سوم) عرب عورت، اردو، مؤنث، رائج۔

محل صرف۔ عربنیں بڑی خوبصورت ہوتی ہیں میں نے کسی عربن کو بدصورت نہیں دیکھا۔

عرب تیرہ:۔ بدو۔ وہ خانہ بدوش عرب جو مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے مستعمل نہیں۔

عربی: ۱ (بفتحتین) عرب سے منسوب، عرب کا عربی صفت، فصیح، رائج۔

ع ناگہاں فوج میں بجنے لگے باجے عربی انیس

عربی: ۲ عرب کی زبان، عرب کی بول چال عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

فارسی کیسی وہ ہندی بھی نہیں پڑھ سکتے
سیر دیکھو مری عرضی عربی میں گزری امیر

قول فیصل۔ ایک معنی ہیں عربی زبان کا۔

عربی، فارسی الفاظ جو اردو میں ہیں
حرف علت کا برا ان میں ہے گرا دینا داغ

عربی: ۳ عرب کا گھوڑا، تازی، عربی، مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ تنہا عربی کہہ کے عربی گھوڑا نہیں مراد لیتے بلکہ "عربی گھوڑا" کہتے ہیں۔

عَرَبی :۲ شہر عرب کا باشندہ، عربی، مذکر،
(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں عرب بولتے ہیں۔

عربی باجا :۔ تاشہ، دف، مرفہ، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رہی فقط عربی باجے پر لکھنؤ کی شان
جو چاہے اس کو نہ بجوائیں سو یہ کیا امکان — سودا

عَرَبی پھنبنا :۔ ایک قسم کی بندش و دستار جو بیان صلحا اور اتقیا کے ساتھ مخصوص ہے، عمامہ۔ اردو، مذکر دہلی کی زبان۔

عَرَبِیَّت :۔ عربی دانی، عربی زبان سے واقفیت، عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف ۔ بزرگ ان کے ملتان سے سلطان پور میں آکر آباد ہوئے۔ عربیت اور فقہ وغیرہ علوم وفنون جو کہ علمائے اسلام کے لیے لوازمات سے ہیں ان میں یگانہ تھے
(دربار اکبری)

عَرَبی خوانی :۔ زبان عربی کا پڑھنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عَرَبی داں :۔ زبان عرب سے واقف، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ مولانا صاحب بڑے عربی داں بنتے ہیں، در آنحالیکہ جب کوئی عبارت لکھتے ہیں تو ایک سطر میں کم از کم دس غلطیاں ضرور ہوتی ہیں۔

عَرَبیہ :۱ (بفتح اول و دوم و کسر سوم و یائے مشدد مفتوح) عربی زبان سے منسوب، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف ۔ تجنیس متصل و مکرر کو کبھی علیحدہ علیحدہ قرار دینا کتب عربیہ کی اصطلاح کے خلاف ہے۔ (بحر الفصاحت)

عَرَبِیَّہ :۔ (بفتح اول و دوم و کسر سوم و یائے مشدد مفتوح) عرب کی عورت، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھی اک زنِ عربیہ بھی حاضر خدمت
ہوا شہید جب اس کا پسر بصد جرأت — اوج

عُرس :۱ (بالضم) شادی کی دعوت، طعام عروسی و نکاح طعام ولیمہ، عربی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اردو میں ان معنی میں یہ لفظ رائج نہیں۔

عُرس :۲ کسی کامل بزرگ کا سالانہ فاتحہ جو اس کی تاریخ وفات کے موقع پر ہو، (فارسی)، مذکر، اہلسنت حضرات کی اصطلاح

کسی کا عرس جہاں دیکھتا ہوں جلتا ہوں
تہ مزار اندھیرا سر مزار چراغ — صبا

قولِ فیصل ۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

منظور ہے گر عرس مرا کیجئے لیکن
انبوہ رقیباں مرے مدفن پہ نہ ہووے — مصحفی

عَرش :۱ (بالفتح) چھت، سقف ۲ تخت، اورنگ، تخت الٰہی، خدائے تعالیٰ کا عرش، کرسی حق تعالیٰ جس کا بیان شرعاً جائز نہیں ہے مگر کہتے ہیں کہ ایک سرخ یاقوت ہے جو خدائے تعالیٰ کے نور سے درخشاں ہے بعض آدمی نویں آسمان پر اور بعض آٹھویں آسمان پر خیال کرتے ہیں، شعرائے اردو اور عوام نے اس سے آسمان ہی مراد لی ہے۔ عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل عرش اس بلند ترین جگہ کا نام ہے جو خدا نے اپنے لیے مخصوص کی ہے اور معراج کی شب اپنے آخری پیغمبر کو یہیں بلایا تھا۔

کعبۂ ہجو: ی ہے یہ سجدہ، گرائے دل حزیں
واہیں در تیرے عرش کے گرد رہ حجاز میں — جوش (ملیح آبادی)

عرش احتشام :۔ بلند مرتبہ، جلیل القدر، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عرشِ اعظم :۔ (با عظمت) خدا کا عرش، فارسی ترکیب

کیا بیاں ہو رفعت فخر جلال مرتضیٰ
عرش اعظم بھی برائے سائباں پیدا ہوا — ناسخ

قولِ فیصل ۔ انھیں معنی میں عرش اعلیٰ، عرش بریں، عرش علا، عرش عظیم، عرش معظم، عرش معلیٰ بھی مستعمل ہے۔

(اعلیٰ)
عرش اعلیٰ ہے دل شیدا اگر اس کی قدر یار
روح ہے یاں عرش پر جبرئیل ہے ہمنام روح — لطافت

(بریں)
عرش بریں سے بادِ بہاری قریب ہے
اے قدسیو! اٹھو کہ سواری قریب ہے — جوش (ملیح آبادی)

(عظیم)
وہ گویا ہوا یوں کہ رب کریم
خداوند افلاک و عرش عظیم — (معارج الفضائل)

(معلیٰ)
حیدر بھی، ایلیا بھی، خدا کا ولی بھی ہوں
مشہور تا بہ عرش معلیٰ علی بھی ہوں — میر دجید

عرشِ اکبر :۔ (کنایتہً) آدمی کا دل، فارسی ترکیب مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عرشِ الٰہ :۔ خدا کا عرش، فارسی ترکیب، فصیح، رائج

کیونکر زمیں کو فخر نہ ہو اس کے دفن سے
نعلین جس کی تاج ہے عرش الٰہ کا — لطافت

قولِ فیصل ۔ اسی طرح خدا کے اور ناموں کے ساتھ لفظ عرش ترکیب پاکے آتا ہے۔ مثلاً عرش الٰہی عرش خدا عرش رب، عرش مجید وغیرہ

اے دعا ہاں عرض کر عرش الٰہی تھام کے
اے خدا اب پھیر دے رخ گردش ایام کے — آغا حشر (کاشمیری)

عرش آشیاں (یا)، عرش آشیانی

وہ شخص جس کا گھر عرش پر ہو۔ شاہان مغلیہ کو مرنے کے بعد اس قسم کے خطاب ملا کرتے تھے چنانچہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا یہی خطاب ہوا تھا اور تحریر میں اس نام کے ساتھ ان کا ذکر آتا ہے۔ علیٰ ہذا، فردوس مکانی، جنت آرامگاہ وغیرہ
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

عَرش پایہ۔ عَرش وَقار:- عالی مرتبہ، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عرش وقار بولتے ہیں۔

پھر یہاں جب نام عرش وقار
دیکھتے تھے جہاں بلند غبار

عَرش پر پہنچنا:- (کنایۃً) بہت رفیع القدر اور رفیع الشان ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فقیر وجد میں گر ہاتھ اٹھائے عالم سے
تو پہنچے عرش پہ وہ کودتے اچھلتے ہاتھ — ذوق

عَرش پر جھنڈا گڑنا:- (کنایۃً) کمال رعب ہونا دھاک ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ہمارے داغ کا سکّہ ہے ہفت کشور میں
گڑا ہے عرش پہ جھنڈا ہمارے نالوں کا — سحر

عَرش پہ جھولنا:- (کنایۃً) بڑے رتبے پر ہونا، کمال رفعت، بلندی و علو جاہ و مراتب حاصل ہونے سے مراد ہے۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ان دنوں بانکپن ہے زیادہ مزاج میں
عرش بریں پہ جھول رہی ہے حسام دست — رند

عَرش پر چڑھانا:- قدر و منزلت میں نہایت بڑھانا، آسمان پر چڑھانا، اعلیٰ مرتبہ دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عاشق ہیں ہم قلندر چاہے جہاں بٹھا دے
یا عرش پر چڑھا دے یا خاک میں ملا دے — نظیر (اکبرآبادی)

عَرش پر چڑھ جانا:- کمال مغرور ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذہن کیوں کر نہ عرش پر چڑھ جائے
فکر مضمون قد بالا ہے — رند

عَرش پر دماغ پہنچانا:- (متعدی) بہت مغرور کر دینا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہاری حماقت نے لڑکے کا دماغ عرش پر پہنچا دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اپنا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے جس کے معنی ہیں مغرور ہو جانا، اترانے لگنا، اپنے کو بہت بلند مرتبہ سمجھنے لگنا۔

تو نکہت چمن سے نہ ہو بد دماغ اگر
پہنچائیں عرش پر ابھی اپنا دماغ باغ — رشک

عَرش پر دماغ پہنچنا:- بہت مغرور ہونا، نہایت متکبر ہونا، بہت اترانا، کسی کو خاطر میں نہ لانا، فخر کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

رکھا جو سر پہ قدم تو نے از رہ الطاف
دماغ عرش پہ اس خاکسار کا پہنچا — جرأت

قول فیصل۔ انھیں معنی میں عرش پر دماغ ہونا بھی ہے۔

آسمان گر گیا نظر سے تری
عرش پر جب ترا دماغ ہوا — داغ

عَرش پر دماغ رہنا:- مغرور ہونا، ناز کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

داغ عرش پہ رہتا ہے خاکساروں کا
غرور شرط ہے تیرے مزاجداں کے لیے — اثر لکھنوی

عَرش پر کرسی بچھانا:- اعلیٰ مرتبے پر پہنچنا بڑا وقار حاصل کر لینا، نہایت ذی رتبہ ہو جانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

ع عرش پر کرسی بچھائے ہے مرا ذہن رسا — محسن کاکوروی

عَرش پناہ:- عالی مرتبہ، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع پیشوائی کو گئے آپ شہ عرش پناہ — انیس

عَرش پیما:- مقبول، عرش پر پہنچنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر "آہ عرش پیما" اور "فکر عرش پیما" کی ترکیب سے استعمال کرتے ہیں۔

آج آہ عرش پیما سے یہ پایا ہے وقار
گرد گرد اکر تو دعائیں مانگ میں آمیں کہوں — (آہ) منتظر

ذرا اگلکار یاں دکھلا دو فکر عرش پیما کی
کہ ہم اک صنعت و حرفت کا کاشانہ بنائے ہیں — عزیز لکھنوی

عَرش ثانی:- کرسی سے مراد ہے، فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

عَرش چھو آنا:- عرش تک پہنچ جانا، بہت بلند ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو رسا آہ تو کیا جانے کہاں تک پہنچے
نارسائی میں تو یہ عرش کو چھو آتی ہے — داغ

عَرش حَشَم:- (بہ اضافت) بہت بلند مرتبہ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مہر دش، غیرت مہتاب، حباب تاب سپہر
ذی حشم، عرش حشم، واجب الآداب سپہر — وحید

عَرش رَس:- (بہ اضافت) مقبول، عرش پہنچنے والا، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے فلک مت ڈر اس آہ عرش رس کے بوجھ سے
گنبد کہنہ ہے گرتا کلس کے بوجھ سے — شاہ نصیر

عَرش سے اُتارنا:- وہ کام کرنا جو کسی سے نہ ہو سکے۔ ایسا تحفہ یا چیز جو نایاب ہو۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

نکالی دیں نہ ہنسنے پہ کیوں نہ تار دانت
خدا نے عرش سے یہ تو کے اتارے دانت — ناسخ

عَرش سے جھولنا:- نہایت بلند مرتبہ ہونا اردو صرف، متروک

گاڑ دوں معرکۂ مدح میں جھنڈا اپنا
عرش سے جھولتی رہ جائے مری تیغ دو دم — قدر

عرش سے چھوٹی کھجور میں اٹکی :- ایک مصیبت سے چھوٹ کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہونے کی جگہ مستعمل ہے۔ اور اس محل پر بھی بولتے ہیں جب کوئی کسی امیدوار کو کہیں سے کچھ بھیجے اور لانے والا اپنے پاس رکھ لے اور اس کو نہ دے۔ اردو مثل۔

الجھ کے رہ گئی حنا میں وہ زلف جب لٹکی
مثل ہے عرش سے چھوٹی کھجور میں اٹکی — شاد (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا" بولتے ہیں۔

عرش سے فرش تک :- آسمان سے زمین تک، اوپر سے نیچے تک۔ تمام عالم میں، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حضرت علی علیہ السلام کی شہادت ایک ایسی صفت تھی کہ جس کی عرش سے فرش تک ایک دھوم مچی ہوئی تھی۔

عرش کا تارا :- (کنایۃً) کمال عالی مرتبہ زینت عرش، بہت بڑے درجے والا، اردو صرف قریب بہ متروک

سورج کہاں کا عرش کا تارا ہوئی جبیں
طالع ہیں آپ کے ابھی آ کر بار بلند — قدر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف زبان زد پر نہیں ہے۔

عرش کا تارا اترنا :- (کنایۃً) نور کا اترنا نہایت قابل تعریف چیز کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

جلوۂ عشق بتا گوش صنم دیکھو تو
اتر آیا ہے غضب عرش کا تارا دل میں — صبا

عرش کا تارا توڑنا :- ؎ کوئی عجیب کام کرنا حد بشری سے باہر کام کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

عرش کے توڑے ہیں تارے تو نے مضمون بلند
آج بارے امتحان طبع عالی ہو گیا — ناسخ

قول فیصل۔ اس کا صرف زیادہ تر بصیغۂ جمع "عرش کے تارے توڑنا" ہے۔

عرش کا تارا توڑنا :- ؎ گناہ عظیم کرنا۔ (۲) دل دکھانا (۳) غضب کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

تو نے ظالم دل روشن جو ہمارا توڑا
غل فرشتوں نے کیا عرش کا تارا توڑا — ناسخ

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے۔ اہل تصوف دل کو عرش سے کم نہیں سمجھتے وہ اسے خدائے تعالیٰ کا عرش قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں قُلوبُ المؤمنین عرشُ اللہ تعالیٰ۔ اس وجہ سے شاعر نے یہاں دل کے ساتھ مناسبت دی ہے۔

عرش کا تارا ہونا :- نہایت عالی مرتبہ ہونا، چار چاند لگنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ماہ رو میں نے کہا تم کو تو عالم نے کہا
ہیرے ہیں کہنے سے صاحب عرش کے تارے ہوئے — مقبول

عرش کا لوٹا :- (بواؤ معروف) عجیب، انوکھا قابل قدر، اردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عرش کا لوٹا :- (بواؤ مجہول) آسمانی نقصان آسمانی ضرر، اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

عرش کے تارے توڑنا :- (کنایۃً) عجیب کام کرنا، ناممکن کام دکھانا، کار عظیم کرنا، کمال عیاری و چالاکی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم جو افشاں کے ذری ہو مرے پیارے مشتاق
توڑ لائیں ابھی ہم عرش کے تارے مشتاق — شاد

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے "یہ معنی درست نہیں معلوم ہوتے زیر نظر محاورہ ہمیشہ اچھا مفہوم ادا کرتا ہے۔

آبلے پاؤں کے کیا تو نے ہمارے توڑے
خار صحرائے جنوں عرش کے تارے توڑے — آتش

شاد کے شعر میں بھی چالاکی اور عیاری کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ صاحب فرہنگ اثر کا یہ اعتراض صحیح ہے۔

عرش کے تارے توڑنا :- ؎ اچھوتے مضامین باندھنا، نئے خیالات ظاہر کرنا، اردو صرف فصیح، رائج

دو چند ہے سے غزل یہ تری شاعرہ میں نہ کیونکے چمکے
کہ توڑ لایا ہے عرش کے تو نصیر عالی مقام تارے — نصیر

عرش کے تارے توڑنا :- ؎ گناہ عظیم کرنا۔

آبلے پاؤں کے کیا تو نے ہمارے توڑے
خار صحرائے جنوں عرش کے تارے توڑے — آتش

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محاورے کا مفہوم ہے اپنے نزدیک بہت بڑا کام کرنا اس شعر میں طنزاً استعمال ہوا ہے۔

عرش کی زنجیر کھینچنا، عرش کی زنجیر ہلانا :- دعا کا قبول ہونا، نالہ و آہ کا اثر انداز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نالۂ دل عرش کی زنجیر کھینچ
جاذب پنہاں گیسوئے تاثیر کھینچ — راسخ

(عرش کی زنجیر ہلانا۔)

ہاں مرے دست بیاں عرش کی زنجیر ہلا
ہاں مری ہائے تنا عرش کے اس پار پھٹ — قدر بلگرامی

عرش کی زنجیر ہلنا :- (لازم) اثر لانا، تاثیر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل ہلے اس کا وہ نالہ اے دل دیوانہ کر
کام کیا آئے گا ہلنا عرش کی زنجیر کا — جلال

عرش لامکاں :- خدا کا عرش ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سواری کی صفت میں اہل قدر قلیدیں باندھوں میں
کہ عرش لامکاں تک صفحۂ کاغذ ہو طولانی — (فسانۂ آزاد)

عرش معلّٰے :- عرش اعظم ، فلک الافلاک ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج۔

حسن فگہ شاہ کا روضہ ہے زمانے والو
وہ جگہ عرش معلّٰے ہے زمانے والو — قدر اجتہادی

عرش میں جھولنا :- (کنایۃً) عالی مرتبہ ہونا ، اردو صرف ، متروک۔

جھولتی تھی عرش میں کل فخر کرتی میں آج کل
ایسے ہم نے دیکھ ڈالے میں ہوا بادن فروغ — جانثار

عرش نشیں :- بڑے مرتبے والا ، فارسی ترکیب صفت ، فصیح ، رائج۔

کو پنچ نزدیک ہوائے بادشہ عرش نشیں
لیجئے تن سے نکلتی ہے مری جان حزیں — ابنق

عرشہ :- جہاز کی چھت ، پانی کے جہاز کا سب سے اوپری حصہ ، اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج۔

محل صرف - بحری جہاز سے سفر کرنے والے سیاح غروب آفتاب کے وقت عرشے پر چڑھ کے اس منظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

عرشہ :- منبر کا سب سے اوپر کا حصہ - اردو مذکر ، فصیح ، رائج۔

محل صرف - عراق وغیرہ میں ذاکرین زیادہ تر عرشے ہی پر بیٹھ کے مجلس پڑھتے ہیں۔

عرش ہلانا :- (متعدی) بہت نالہ و فریاد کرنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

مری آہ رسا سے تاثیر ہو جاتی
ہلاتی عرش کے بدلے اگر زنجیرے خانہ — شمشاد لکھنوی

عرش ہل جانا :- خدا کو رحم آجانا ، عرش کا متاثر ہو جانا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

تڑا دل آئے کسی پہ تو عرش ہل جائے
اثر تلاش میں ہے اس طرح کی آہ ملے — داغ

عرشی :- (بالفتح) مقرب فرشتہ ، فارسی ، مذکر ، قلیل الاستعمال

یہ غل تھا عرشیوں میں روح لطف اٹھاتی ہے
صدا جہاں تک اللہ اکبر آتی ہے — اوج

قول فیصل - زیادہ تر اس کی اردو جمع عرشیوں ہی زبانوں پر ہے تنہا ملک کے لیے عرشی نہیں بولتے۔

عرشیان :- ملائکہ مقربین ، حاملان عرش ، فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عرصہ :- (بفتح اول و سوم) میدان ، فارسی ، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جلد آتا کہ جہاں عرصۂ جولاں اس کا
عہد مستقبل و ماضی کا وہاں ہے اک حال — ذوق

قول فیصل - عربی میں اس کی اصل عرصت ہے اور معنی ہیں صحن ، آنگن ، در قیامت ، فارسیوں نے بمعنی میدان استعمال کیا ہے۔

عرصہ :- بساط شطرنج۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

عرصہ :- دیر ، تاخیر ، بہت دن - اردو ، فصیح ، رائج۔

کرتا ہوں جمع پھر جگر لخت لخت کو
عرصہ ہوا ہے دعوت مژگاں کیے ہوئے — غالب

عرصہ :- وقفہ ، مدت قلیل ، کم مہلت ، اردو ، فصیح ، رائج۔

در پر رہنے کو کہا اور کہہ کے کیسا پھر گیا
جتنے عرصے میں مرا لپٹا ہوا بستر کھلا — غالب

عرصہ :- زمانہ ، انتشار ، طوالت ، فارسی ، مذکر فصیح ، رائج۔

جہاں میں عرصۂ عشرت سوا نہ چند ہے غم کا
کہ ہے گر عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا — ذوق

قول فیصل - حزیں نے انہیں معنی میں استعمال کیا ہے (دفتر ثانی) کا ہے در عرصہ ما ہے یک دو بیت از دشت خیالش بصفۂ اظہار جلوہ می گیرد۔

عرصہ :- فاصلہ ، دوری ، فارسی قلیل الاستعمال۔

کبھی تھی عرصۂ تدبیر تنگ کی مجھے سیر
کبھی میں ناپتا تھا سطح زمیں کی وسعت — ذوق

عرصہ تنگ کرنا :- عاجز کرنا ، ناچار کرنا ، اردو صرف ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خط نے اس عارض رنگیں پہ کیا عرصہ تنگ
خار ہیں صحن گلستاں کو دبانے جاتے — رند

عرصہ تنگ ہونا :- وسعت یا فراخی نہ ہونا ، خیال کا میدان کوتاہ ہونا (کنایۃً) مصیبت میں مبتلا ہونا ، عاجز ہونا ، ناچار ہونا ، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تنگ ہو جائے گا عرصہ خفتگان خاک پہ
گر انہیں زیر زمیں سونپا دل نالاں ہمیں — میر

عرصہ تنگ ہونا :- وقت کم ہونا ، وقت گزرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ عرصہ کم ہونا کہتے ہیں۔

عرصۂ جنگ ، **عرصۂ معرکہ** :- میدان جنگ۔

عرصۂ معرکہ میں گر تجھے اے شاہسوار
امن کا سیر سے منظور ہو کار تعجیل — ذوق

قول فیصل - عرصۂ معرکہ بالعموم رائج نہیں۔

عرصۂ دراز :- بڑا وقفہ ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج

قول فیصل - فارسیوں نے اس ترکیب کو جائز رکھا ہے۔

"از عرصۂ دراز مشرف بزیارت نشدم"

عرصۂ حشر:- میدانِ قیامت، فارسی، ترکیب فصیح، رائج۔

کیا چھپے رازِ الٰہی دلِ شیدائی کا
عرصۂ حشر تو بازار ہے رسوائی کا — داغ

قولِ فیصل۔ انھیں معنی میں عرصۂ محشر، عرصۂ قیامت بھی رائج ہے۔

عرصۂ زمین:- سطحِ زمین، فارسی ترکیب مذکر، قلیل الاستعمال۔

بادہ پیمائی کے جانشیں ہیں
آرائشِ عرصۂ زمیں ہیں — صفی لکھنوی

عرصۂ زیست تنگ ہونا:- زندگی کا وقت تھوڑا ہونا۔ اردو مصرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عرصۂ عالم:- دنیا کی لمبائی چوڑائی، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

رہ نوردِ عشق اگر ہوتے نہ پابندِ ادب
عرصۂ عالم بقدرِ وسعتِ یک گام تھا — عزیز لکھنوی

عرصۂ عمر:- عمر کی مدت، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عرصۂ عمر ہو وہ تار کھنچا اور ٹوٹا
کچھ اگر وقتِ معین کی طرف ہو ڈھیل — ذوق

عرصہ کرنا:- دیر کرنا، تاخیر کرنا، اردو مصرف فصیح، رائج۔

کیوں اجل کیا تجھ کو بھی مدت آگئی
اس قدر آنے میں کیوں عرصہ کیا — رند

عرصہ کھینچنا:- طوالت کرنا، دیر لگانا، تاخیر کرنا، طول پکڑنا، اردو مصرف، متروک۔

آپ کو یار نے عشاق سے اتنا کھینچا
حشر تک وعدۂ دیدار نے عرصہ کھینچا — صبا

عرصہ گاہ:- میدان کا مقام، فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ ذوق دہلوی نے مذکر نظم کیا ہے۔

ع تو پھر ایک عرصہ گاہِ عدم وجود ہوتا — ذوق

عرصہ گزرنا:- مدت ہو جانا، ایک زمانہ گزر جانا، اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

گیا عرصہ اس بات کو جب گزر
تو تقدیر از بد ہوئی راہبر — (معارج الفصاحت)

عرصہ لگانا:- دیر کرنا، تاخیر کرنا، اردو مصرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ بھائی جمن! تم نے آنے میں آج بڑا عرصہ لگایا اگر تھوڑی دیر پہلے آجاتے تو میلاد شریف مل جاتا۔

عرصہ ہونا:- دیر ہونا، مدت ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بہت اس کو بادشاہ عرصہ ہوا
مرض میں برص کے ہوا مبتلا (مثنوی نظم رضا)

عرض ۱:- (بفتح اول و دوم) وہ شے جو خود قائم نہ ہو بلکہ دوسری چیزوں کی وجہ سے عالمِ وجود میں آئے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم رہیں جس کی طرف محتاج مانندِ عرض
ذات پر قائم رہے اپنی وہ جوہر چاہیے — عزیز لکھنوی

قولِ فیصل۔ جوہر اس کو کہتے ہیں جو اپنی ذات سے قائم جیسے حروف کاغذ پر یا رنگ کپڑے پر۔ کاغذ اور کپڑا جوہر ہیں حروف اور رنگ عرض جن کا قیام کاغذ اور کپڑے کے وسیلے سے ہے

عرض ۲:- وہ مرض یا دکھ جو کسی دوسرے مرض کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ عربی، اطبا کی اصطلاح۔

محلِ صرف۔ میں آپ کے کہنے سے دردِ سر کا علاج پہلے نہیں کروں گا۔ پہلے نزلے کا علاج کروں گا اس لیے کہ نزلہ مرض ہے۔ دردِ سر عرض ہے۔

عرض ۳:- (بالفتح) پیش کرنا، بیان کرنا، کہنا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سنیے اب ایک ہے یہ میری عرض
علم کا سیکھنا ہے سب پر فرض — صفی

عرض ۴:- طول کا نقیض، چوڑائی، پہنائی، پاٹ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل کے عرض اور طول کی حد ہے
کہ نہ ہو اس کی شکل کی کوئی شے — ناسخ (سراج نظم صفحہ ۲)

عرض ۵:- درخواست، گزارش، بیان، التماس، چھوٹے کا بڑے سے عاجزی کے ساتھ کہنا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

عرض اس نے کی غلامِ شہِ ذوالفقار ہوں
بے بس ہوں، بے نوا ہوں، غریب الدیار ہوں — انیس

قولِ فیصل۔ مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے بولتے ہیں۔ جیسے "آپ نے میری عرض قبول نہیں کی" یا "میں نے آپ سے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ کمزوری کی حالت میں تشریف نہ لے جائیے"۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ ہے

ملبوس خلافِ وضع کے شکوے میں
کچھ عرض کیا تو پائیچے تنگ ہوئے — میر

عرض ۶:- عرصہ، مدت، وقفہ، فارسی، قلیل الاستعمال۔

بچ کے رہتے ہیں عرض سال ہیں جو
نفع پاتے ہیں بچ کر اس کو (سراج نظم)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی "اثنا، درمیان" جیسے در عرضِ راہ

بھی لکھتے ہیں۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عرض بلد:۔ کسی مقام سے وہ فاصلہ جو اس کے اور خط استوا کے مابین واقع ہو خواہ شمالاً خواہ جنوباً۔ جو مقام نصف کرہ شمالی میں ہوتا ہے وہ اس کا عرض عرض شمالی اور جو مقام نصف کرہ جنوبی میں ہوتا ہے وہ اس کا عرض جنوبی کہلاتا ہے۔ اصطلاح جغرافیہ (فرہنگ آصفیہ)

عرضاً:۔ عرض میں، از روئے عرض چوڑائی میں طولاً کا نقیض۔ عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عرض احوال:۔ حال کہنا۔ فارسی، ترکیب فصیح، رائج۔

عرض احوال کو گلا سمجھے
کیا کہا میں نے آپ کیا سمجھے — داغ

عرض ارسال:۔ (قانون) وہ کاغذ جس کے ذریعہ سے مال گزار کسی کے ہاتھ زر نقد تحصیلدار کے پاس داخل کرے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عرض البلد:۔ (جغرافیہ) عرض میں کسی مقام کا فاصلہ کسی خاص نصف النہار سے۔ عربی اصطلاح جغرافیہ۔

محل نظر۔ دنیا ادھر ٹھنڈی ہوئی اور یہ اضلاع سب سے پہلے حیات کے استقبال کو اٹھے۔ کوسٹی ڈی اسپوٹا... کہتا ہے کہ فاسل والی چیٹانیں شمالی عرض البلد دے تی ٹیوڈ کے ۵۰ درجے سے لے کر ۶۰ درجے تک بلکہ اس سے بھی پرے پائی جاتی ہیں۔ (رسالہ تنویر المشرق ماہ جنوری ۱۹۰۸ء)

قول فیصل۔ عرض البلد کی جگہ عرض البلاد بھی استعمال ہوا ہے جیسے قبیلہ نباتات جو فی زمانہ عرض البلاد کے ۶۴ درجے بلکہ اس سے بھی پرے جلوہ گر ہے یہاں بکثرت نظر آتا ہے (رسالہ تنویر المشرق جنوری ۱۹۰۸ء) بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

عرض بلد:۔ طول بلد کا نقیض، وہ عرض جو بذریعہ خطوط درجات العرض معلوم کیا جائے۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے عربی ترکیب کے ساتھ عرض البلد مستعمل ہے۔ عرض بلد بہ ترکیب فارسی نہ کبھی کو بولتے سنا نہ کسی کتاب میں نظر سے گزرا۔

عرض بیگی:۔ وہ شخص جو لوگوں کی درخواستیں بادشاہ کے حضور میں پیش کرے۔ وہ شخص جس کی وساطت سے بادشاہ کے حضور میں عرض مطالب یا حاجات پیش کریں۔ عرضیاں پیش کرنے والا عہدہ دار، پرائیویٹ سکریٹری، میر منشی، سررشتہ دار۔ عربی ترکی الفاظ، مذکر، قلیل الاستعمال

محل نظر۔ سنہ ۹۸۸ھ میں اس کی سیر چشمی اور خدا ترسی اور اعتبار اور علو حوصلہ پر نظر کر کے عرض بیگی کی خدمت سپرد کی کہ حاجت مندوں کی عرض معروض حضور میں اور حضور کے احکام انھیں پہنچائے (دربار اکبری صفحہ ۵۷۳)

قول فیصل۔ ترکی میں بیگ امیر یا عہدیدار کو کہتے ہیں۔

عرض پیرا ہونا:۔ عرض کرنا، ادب سے کہنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر۔ ایک جادوگر سامنے خداوند کے آیا اور عرض پیرا ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

عرض حال:۔ اظہار بیان، گزارش حال، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

جب سامنے وہ آیا ہوش و حواس تھے گم
کیا دل کا درد کہتے کیا عرض حال کرتے — امیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی "عرضی، عرضداشت" بھی لکھتے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عرض داشت:۔ عرضی، درخواست، گزارش، فارسی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہوا دوسرے دن جو ہنگام چاشت
بہت گرم لکھی گئی عرضداشت — (شاہ اودھ اختر)

قول فیصل۔ عرضی اور درخواست کے معنی میں اب نہیں بولتے، صرف "گزارش" کے معنی میں عام طور سے زبانوں پر ہے۔

عرض رسا:۔ عرض کرنے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

یوسف کے ہوا عرض رسا زعفر دیندار
کیجیے تو ابھی صورت انسان ہو یک خود اور — عشق

عرض رکھنا:۔ مطلب رکھنا، اردو صرف متروک۔

یہ مژدہ گیا باپ پاس اپنے
کہا عرض رکھتا ہوں میں آپ سے — میر حسن

عرض قبول کرنا:۔ درخواست قبول کرنا، التجا منظور کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیمبر نے کی عرض سائل قبول
لگے اس کے نخل تمنا میں پھول — (معارج الفضائل)

عرض کرنا:۔ بیان کرنا، التجا کرنا، التماس کرنا، گزارش کرنا، کہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے خدا اب عرض کر عرش الہی تھام کے
اے خدا اب پھیر دے رخ گردش ایام کے — آغا حشر (دکا بڑی)

عرض مطلب:۔ مطلب بیان کرنا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عرض مطلب پہ وہ کہتے ہیں بدلی کے تیور
جانیے کیا مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے — لااعلم

عرض معروض:۔ درخواست، گزارش

التماس، کسی بزرگ کی خدمت میں مطلب کہنا عربی الفاظ، اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سنہ ۹۹۱ھ میں اس نے موقع دیکھ کر پھر عرض معروض کی اور بعض امرا کو اپنے ساتھ ہم داستان کیا۔ (دربار اکبری صفحہ ۵۷۹)

عرض و طول:۔ (بفتح اول و سکون دوم) لمبائی، چوڑائی عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کانٹوں میں اک طرف تھے ریاض نبی کے پھول
خوشبو سے جن کی خلد تھا جنگل کا عرض و طول (انیس)

عرضہ:۔ (بالفتح) نوشتہ، تحریری درخواست فارسی، مذکر، متروک۔

لکھا عرضہ بھیجا مرے رو برو
اجازت لگا چاہنے نیک خو (شاہ اودھ اختر)

قول فیصل۔ عربی میں اس کی اصل عرضۃ ہے عام طور سے اس محل پر عرضی ہی بولتے ہیں۔

عَرَضِیّ:۔ (بفتحتین) عربی یائے مشدد کے ساتھ اردو میں بغیر تشدید) صفت جو اصلی نہ ہو جو کچھ ہوا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں یہ معنی عارضی کے ہیں نہ کہ عرضی کے۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

عَرْضی:۔ (بفتح اول و سکون دوم) تحریری درخواست، تحریری گزارش، وہ معروض جو ایک عرضی خط کھینچ کر کسی بزرگ یا حاکم کی خدمت میں پیش کی جائے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

عرضی میں یہ لکھا زینب دکلثوم کو تو قیم
مقبول ہو بیمار کی مہجور کی تسلیم (عشق)

قول فیصل۔ عربی میں عرضۃ، فارسی میں عرضہ یعنی نوشتہ جس میں احوال یا مطلب تحریر ہو۔

عرضی پرزہ:۔ نالشانہ نویسی، دعویٰ، درخواست نالش، فریاد، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

عرضی تاننا، عرضی ٹھونکنا:۔ نالش کرنا، دعویٰ دائر کرنا، مقدمہ دائر کرنا، مقدمہ رجوع کرنا، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عرضی دعویٰ:۔ وہ کاغذ جس میں مدعی حالات مقدمہ لکھ کر ابتدائی عدالت میں داخل کرتا ہے۔ وہ درخواست دعویٰ جو ابتدا میں پیش کر کے مقدمہ چلایا جائے۔ اردو، مؤنث اصطلاح قانون (عدالت)۔

محل صرف۔ آپ کے وکیل صاحب نے عرضی دعویٰ ہی غلط لکھوا ہے۔ میں آپ کے مقدمہ کی پیروی نہیں کر سکتا آپ مقدمہ ہار جائیں گے۔

عرضی دینا، عرضی لگانا، عرضی گزارنا
تحریری درخواست کرنا، نالش کرنا، شکایت کی درخواست دینا (عرضی لگانا عورتوں کی زبان ہے)

ذرا سی بات پہ عرضی لگا دی بیٹے نے
کھلائے نوج کسی کو خدا ادھار اپنا (راحت) (نور اللغات)

قول فیصل۔ "عرضی لگانا" قریب بہ متروک ہے "عرضی دینا اور عرضی گزارنا" کے معنی کسی بڑے شخص کو کوئی حاجت یا ضرورت لکھ کے پیش کرنا ہیں۔ عدالت میں "نالش کرنا" کے معنی نہیں ہیں ایسے محل پر لفظ درخواست ہی کا استعمال ہوتا ہے۔

عرضی کرنا:۔ عرضی دینا، عرضی روانہ کرنا، اردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ یہ روانہ ہوئے اور بے پور کے کوہستان میں جا کر مہم شروع ہوئی وہاں سے عرضی کی کہ جب تک نشان اقبال ادھر کی ہوا میں نہ لہرائے گا کھلنا اس مقدمے کا دشوار ہے۔

(دربار اکبری صفحہ ٢٨٧)

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (عرضی کر دینا) بھی رائج تھی جیسے۔ "اس نے حجام کو تو بھیج دیا اور بے گناہ ساتر کو مفت مار ڈالا۔ جواب میں عرضی کر دی کہ میاں تقا تو بھی مگر قضا نے سعادت پابوسی سے محروم رکھا۔ (دربار اکبری صفحہ ٣٠٨)

عرضی گزراننا:۔ تحریری درخواست دینا اردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ یہاں تک کہ بادشاہ کے حضور میں اس مضمون کی عرضی گزرانی کہ خانہ زاد بسبب پیرانہ سالی و علالت قابل بجا آوری خدمت نہ رہا۔

(حیات تسلیم)

عرضی گزرنا:۔ نالش ہونا، دعویٰ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فارسی کیسی وہ ہندی بھی نہیں پڑھ سکتے
سیر دیکھو مری عرضی عربی میں گزری (اسیر)

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے۔

تحریر یار نے نہ پڑھی میری عرضیاں
رکھے ہی رکھے طاق میں عرضی گزر گئی (اسیر)

عرضی لکھنا:۔ درخواست لکھنا، عرضی کا مضمون لکھنا، فصیح، رائج

نئی مہر سے اس نے عرضی لکھی
کہ خوش سرانگشت سے مہر کی (شاہ اودھ اختر)

عرضی لگانا:۔ نالش کرنا، اردو صرف، متروک

لگا دی عرضی عدالت میں مجھ پہ خوب کیا
ابھی تو تم نہ کرو گے کہاں کہاں فریاد (رند)

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (عرضی لگا دینا) بھی رائج تھی۔

ذرا سی بات پہ عرضی لگا دی بیٹے نے
کھلائے زچ کسی کو خدا ادھار الیا — (حیرت)

عرضی لگنا:- سوال گزرنا، نالش ہونا، دعوےٰ ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

لیں قرض سے کہاں سے کہ بدنام ہوگئے
عرضی ہے سے فروش کی ہم پہ لگی ہوئی — (عارف)

عرضی لینا:- درخواست لینا، کسی بڑے شخص کا ضرورت اور حاجت لکھے ہوئے مضمون کی درخواست کو لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عرضی نویس:- عرضی یا تمسک لکھنے کا پیشہ کرنے والا۔ وہ عرضی لکھنے والا جو قانونی طور سے اجازت پائے ہوئے ہو اور کچہری میں بیٹھ کے عرضی لکھے، فارسی ترکیب، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر عرائض نویس ہے۔

عرعر:- ایک درخت، چیڑ کا درخت، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عرعر و شمشاد و سرو و ناروں کی سیر کی
مقبروں میں جاکے خاموش انجمن کی سیر کی — (صفی)

عُرف:- پکارنے کا نام۔ وہ نام جو اصلی نام کے علاوہ ہو۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ میاں! تمھیں نہیں معلوم ان کا اصلی نام تمیز حسن ہے، اور ان کا عرف مُنّو ہو۔

قول فیصل۔ عام طور سے اصلی نام کو بگاڑ کے ایک نیا نام رکھ لیتے ہیں جیسے مولانا سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد مرحوم کو عام طور سے "مولانا کبن صاحب" کہتے ہیں۔ کبھی کبھی اصلی نام کے علاوہ بھی ایک مختصر سا نام رکھ لیتے ہیں جیسے نواب سید امام علی صاحب (ایڈوکیٹ) کو نواب دعن صاحب کہتے ہیں۔ زیادہ تر اس محل پر عرفیت بولتے ہیں۔

عُرفا:- عرف کی رو سے۔ اردو سے عرف، عربی فصیح، رائج۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ شرعاً دو غوطوں میں طہارت ہو جاتی ہے لیکن عرفاً تین غوطے دیے جاتے ہیں۔

عُرَفا:- (بضم اول، بفتح دوم) عارف کی جمع، اہل اللہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اگرچہ چھپے کو کارانی عمل کا معیار کیا ہوا۔ اگر یہ آلودگیاں راہ میں مخل نہ ہونے پائیں، تو اس کا جواب وہی ہے جو عرفاء طریق نے ہمیشہ دیا۔ (غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

عَرَفات:- (بفتحتین) ایک کشادہ اور مقدس میدان کا نام جہاں حاجی لوگ عرفے کے روز جو عین حج کا دن ہے کھڑے ہو کے لبیک پکارتے ہیں۔ اور ظہر و عصر کی نماز وہاں پڑھ کے مکہ معظمہ جو بارہ میل کے فاصلے پر ہے واپس چلے جاتے ہیں۔ عربی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے نو کوس کا فاصلہ لکھا ہے۔

عِرفان:- شناخت، پہچان، واقفیت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کچھ بھی حاصل ہو اگر انساں کو عرفانِ وفا
زندگی ہی زندگی ہو زیر دامانِ وفا — (الم)

قول فیصل۔ بیشتر اس لفظ کا تعلق ذات باری سے ہے۔ صوفیان کرام زیادہ تر استعمال کرتے ہیں۔

ہے یہ عرفاں کہیں مقصد کہیں عشق مراد
مطلب اس بزم سے بزم ہے وحدت اس کی خلیم آبادی — (شاد)

عرفانی:- عرفان سے منسوب، معرفت والا، عربی صفت، فصیح، رائج۔

نقاب کتب پریشاں ہے درس عرفانی
رہے گا تا بکے سرِّ حکمت ہائے یونانی — (عزیز لکھنوی)

عرفہ عام میں:- (بااضافت) عام لوگوں کی نظر میں، سب کے خیال میں۔ اردو مصرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ جاکے کہیں عمر کو وہ حضرت مرشد کا طریق جنون تقدیر کا پوتو عرف عام میں وہ ربّ بادی کا گرفتہ سپرد فرما دیا۔ (غالب الدین نکودی)

عَرَفہ:- (بفتحتین) ماہ ذی الحجہ کا نواں دن جس روز مسلمان حج کرتے ہیں اور حاجی عرفات میں جاکر احکام حج بجا لاتے ہیں۔

ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ۔ یہ وہ تاریخ ہے جس روز حجاج حج کے احکام میدان عرفات میں جاکر بجا لاتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

حاجیو ہے آج عرفہ کچھ تکلف سے ضرور
بادہ گلگوں سے رنگ دو جامۂ احرام کو — (ناسخ)

قول فیصل۔ ناسخ نے بسکون دوم استعمال کیا ہے ایسی صورت میں یہ اردو ہو۔ صاحب نور اللغات اور فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ عید، بقر عید، محرم اور شب برات سے ایک روز پہلے کا دن اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ لکھنؤ کی عورتیں اور مرد اس دن کو کہتے ہیں جو مرنے کے سال میں شب برات آنے سے قبل جس دن عرفے کی رسم ادا کی جائے اس رسم میں شیر مال، قیمہ کی روٹی اور میٹھا ہوتا ہے جس پر فاتحہ دیا جاتا ہے اور اس خیال سے یہ رسم ادا کرتے ہیں کہ مرنے والے کا شمار باقاعدہ مردوں میں ہو جائے اور شب برات کے فاتحے سے مرنے والا پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ ایک رسم ہے جس کا شرع سے کوئی تعلق نہیں ہے

عرفہ کرنا:- (بسکون دوم) کسی شخص کے مرنے کے بعد جو اوّل عرفہ واقع ہو اس میں فاتحہ دلانا، دلّی کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نویں ذی الحجہ کی قید نہیں

ہے۔ شبِ برات کے قریب جو دن بھی مقرر کر لیں اس کو عرفہ کہتے ہیں۔ جیسے الحاج غلام حسین مرحوم کا ۱۰ رشعبان کو عرفہ ہے زحمت کر کے آپ بھی شرکت کیجئے گا۔

عرفی :- ع۔ ظاہری، مشہور، فارسی صفت فصیح، رائج۔

محل غور۔ بہرحال انھوں نے مجھ کو مجمع میں برا بھلا کہا، میری توہین کی میں ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ کر کے رہوں گا۔

قول فیصل۔ عربی میں بتشدید "یا" ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ اردو اور فارسی والے سکون یا بولتے ہیں۔

عرفی :- سید محمد جمال الدین عرفی شیرازی ابن زین الدین علی، فارسی کا ایک باکمال شاعر تھا سنہ ۹۶۳ھ میں خاص شیراز میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ زین الدین علی ایران کے محکمہ عرف میں ایک اعلیٰ عہدے پر ممتاز تھا اسی مناسبت سے اس نے تخلص عرفی اختیار کیا۔ ایک معزز خاندان میں پیدا ہونے کی وجہ سے اس کی تعلیم و تربیت اعلیٰ پیمانے پر ہوئی۔ اسے مصوری، نقاشی اور خوش خطی میں کافی دستگاہ تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب خاندان صفویہ کا علم بردار تاجدار شاہ عباس تخت ایران پر متمکن تھا، بازار شاعری گرم تھا عرفی فطری شاعر تھا اس نے باوجود کمسنی کے بڑے بڑے استادوں کے ساتھ معرکہ آرائی کی۔ صغر سنی ہی میں اس نے اپنی طبع خداداد کے زور سے نام حاصل کیا اور ہندوستان آ کے یہیں کا ہو رہا۔ اس کے ہم وطن حکیم ابو الفتح گیلانی نے جو سلطنت اکبری میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھا اس درجے کا سخن شناس و نقاد فن بھی تھا۔ عرفی کو اپنی بزم شعرا میں داخل کر لیا جہاں اس نے جلد ہی امتیازی حیثیت حاصل کر لی۔ ان دنوں اس کی عمر صرف ۲۳ سال تھی لیکن ابھی اس نے عمر کی چند منزلیں ہی غربت میں قدم رکھا تھا کہ حکیم موصوف نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

اب عرفی خانخاناں کے دربار میں پہنچا اور روز بروز ترقی کرتا گیا۔ خانخاناں کے دربار میں اس کی قدر شناسی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس کو ایک قصیدہ پر ستر ہزار روپئے انعام ملے۔

عین اس وقت کہ جب وہ عمر کا صرف چھتیسواں منزل طے فن کی عظمتوں کو چھوتا ہوا بام عروج پر پہنچ چکا تھا۔ سنہ ۹۹۹ھ میں اسے مرگ ناگہانی نے آ لیا اور لاہور میں سپرد خاک ہوا۔

مرنے کے کچھ ہی دن بعد اس کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ:-

بکاوش مژہ از گور تا نجف بروم
اگر بہ ہند ہلاکم کنی وگر بہ تتار

اس کی ہڈیاں ہند سے نجف بھیج دی گئیں رونقی نے اسی کے مصرع سے مادہ تاریخ نکالا۔

رقم زد از پئے تاریخ رونقی کلکم
"بکاوش مژہ از گور تا نجف آمد"
سنہ ۹۹۹ھ

عزت نفس، علوئے ہمت، قناعت، پاکبازی انھیں چار عناصر سے اس کے مزاج کی تخلیق ہوئی تھی مگر اس میں عزت نفس کا عنصر فطرتاً غالب تھا وہ قصیدے کا باکمال شاعر تھا لیکن اسے امیروں کی مدح گوئی سے سخت نفرت تھی۔ اس کی جدت طبع اور شرافت نفس نے مدح گوئی کا انوکھا طرز اختیار کیا اس نے ہمیشہ ایسوں کی مدح کی جن کی مدح ہر دل کرتا ہے اور اس کے بعد بھی ایسا کوئی قصیدہ نہیں ملتا جس میں اس نے ممدوح کے ساتھ خود اپنی مدح نہ کی ہو۔ یہاں تک کہ وہ خود ممدوح کا ہم پلہ ہو جاتا ہے۔

عرفی نے چھتیس سال کے محدود عرصے میں تمام رائج الوقت اصناف سخن میں طبع آزمائی کی اور اتنا اونچا کیا کہ ارباب فن و تنقید حیرت زدہ و ششدر ہیں۔

وہ ایک بے مثال خوش گو شاعر تھا۔ قصیدے میں یکتائے روزگار تھا لیکن صنف غزل اس کو محبوب سے محبوب تھی گو ظاہر بین نگاہیں صنعتوں کی آرائش میں ایسی الجھیں کہ حسن اصلی کی سادگی تک نہ پہنچ سکیں اور قصیدوں کی شہرت نے غزلوں کی یاد بھلا دی اس کی غزل سرائی کی خاطر خواہ شہرت نہ ہونے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اس کے مسودات میں ایک دیوان جس میں چھ ہزار اشعار تھے ضائع ہو گیا اس صدمے میں جہاں اس نے تقاضائے بشری سے مجبور ہو کر یہ کہا کہ:-

عمر در شعر بسر کردہ و در باختہ ام
عمر در باختہ را بار دگر باختہ ام
بہ صد شرح سخن چوں نشود محو کہ من
شش ہزار آیہ احکام ہنر باختہ ام

وہاں اس نے اپنی فطری علوئے ہمت کا ثبوت دیتے ہوئے بھی یہ کہا کہ:-

گفتہ گر شد چہ غم شکر کہ ناگفتہ بجاست
از دو صد گنج یک مشت گہر باختہ ام

اس افسوسناک حادثے کے بعد اور اپنے انتقال سے تین سال قبل اس نے پھر ایک دیوان مکمل کیا جس میں آٹھ ہزار اشعار تھے اور خود ہی اس دیوان کی تاریخ میں یہ [illegible] رباعی کہی۔

این طرفہ نکات سحری و اعجازی چوں گشت مکمل بہ رقم پردازی
مجموعہ طراز قدس تاریخش گفت بہ اول دیوان عرفی شیرازی
سنہ ۹۹۶ھ

مادۂ تاریخ میں یہ صنعت ہے کہ بلحاظ حروف ابجد اس کی اکائیوں کے حاصل سے قصائد کی تعداد معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح دہائیوں سے غزلوں کی تعداد اور سیکڑوں سے رباعیات و قطعات وغیرہ کی تعداد معلوم ہوتی ہے۔

اکائیاں:۔ ا و د و ا ا ز (۲۶) قصائد
دہائیاں:۔ ل ی ن ع ف ی ی ی (۲۷۰) غزلیات
سیکڑے:۔ ی ش ی (۷۰۰) اشعار قطعات رباعیات مثنوی وغیرہ۔ ان سب اعداد کے مجموعے سے دیوان کی تکمیل کا سنہ نکلتا ہے۔ (۲۶+۲۷۰+۷۰۰) ۹۹۶ھ

عرفیت:۔ بضم اول کسر سوم فتح چہارم، اصلی نام کے علاوہ جو نام مشہور ہو۔ پکارنے کا نام اردو غیر فصیح، رائج۔

محل ف۔ ان کا نام رضا حسین اور عرفیت رجن ہے۔

عرق:۔ بکسر اول وسکون دوم) باریک ریشہ، مہین رگ، عربی، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی جمع "عروق" ہے درخت کی باریک جڑ کو بھی کہتے ہیں۔

عرق:۔ بفتحتین، وہ پانی کی شکل جو گرمی کی وجہ سے مسامات سے خارج ہوتی ہے۔ پسینہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

آنکھ میں آنسو ہیں ماتھے پر عرق ہے موت کا
بے خبر عمر رواں اپنے چھلکتے جام کی (عزیز لکھنوی)

قول فیصل۔ عوام بسکون دوم بولتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

عرق:۔ بذریعۂ قرع انبیق دواؤں یا پھولوں کا کھینچا ہوا پانی۔ عربی، فصیح، رائج۔

حسن علی کو دیکھ کے ایسا اڑا ہے رنگ
گویا عرق کھنچا ہے گل آفتاب کا (منیر)

قول فیصل۔ جس چیز کا عرق کشید کیا جاتا ہے اس کے نام سے منسوب کر دیا جاتا ہے جیسے عرق بادیان، عرق گاؤ زبان، عرق گلاب، عرق بید مشک وغیرہ۔

محل ف۔ پہلے دس پندرہ لیموؤں کا عرق نکال لو اس کے بعد شکر ڈال کے پکاؤ چھ چھ ماشہ صبح و دوپہر شام استعمال کرو۔

عرق:۔ کسی پھل کا نچوڑا ہوا رس۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل ف۔ پہلے دس پندرہ لیموؤں کا عرق نکال لو اس کے بعد شکر ڈال کے پکاؤ۔ چھ چھ ماشے صبح دوپہر شام استعمال کرو تو تمہارا صفرا کم ہو جائے گا۔

عرق افشاں:۔ پسینا ٹپکتا ہوا، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ہے رُوئے خوفشاں عرق افشاں جو سر بسر
سورج سے ٹوٹتے ہیں ستارے اِدھر اُدھر (اوج)

عرق النسا:۔ بکسر اول وسکون دوم وبضم سوم) ایک بیماری کا نام۔ ایک رگ کا نام جو کمر کے نیچے سے پاؤں کے گٹے تک گئی ہے اور اس درد کا نام جو اس رگ میں ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، اطبائی اصطلاح۔

قول فیصل۔ جب عرق النسا بلا کے گب ادلیں گے تو مؤنث استعمال کریں گے۔ ہندی میں اس درد کو "راگھن" کہتے ہیں۔

عرق انفعال:۔ دکنا یۃً) شرمندگی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے مرے عرق انفعال کے (اقبال)

عرق آجانا:۔ پسینہ آجانا، شرم سے پانی پانی ہو جانا۔ کسی محنت یا شرم یا گرمی کی وجہ سے پسینہ آجانا، پسینے پسینے ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خدا سے جو وہ نور شرما گیا
عرق اس کے سر تا بہ پا آگیا (نور نامہ)

عرق آلود:۔ پسینے میں تر، پسینے میں ڈوبا ہوا، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ف:۔ گو میاں آزاد پیدل آیا تھا مگر اس درجہ بجائی کو رخ پر زلف عرق آلود ہو گئی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں عرق آلودہ بھی استعمال ہوا ہے۔

عرق آلودہ زلفیں ہیں رخ رنگین جانانی پہ
ترشح کا ہے عالم ابر چھایا ہے گلستاں پہ

عرق بہار:۔ ایک قسم کا عرق جو نارنج اور ترنج کے پھولوں سے کھینچتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال بمعنی شراب بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

عرق پاک کرنا:۔ عرق پونچھنا، پسینا پونچھنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ فارسی میں عرق پاک کردن ہے۔ یہ اس کا اردو ترجمہ ہے۔

عرق چیں:۔ بفتح اول و دوم وسکون سوم وکسر چہارم) پسینا پونچھنے کی چیز، ایک قسم کی ٹوپی بھی ہے) فارسی، مؤنث۔ ایک قسم کی گول ٹوپی جو سر کے پسینے سے پگڑی محفوظ رکھنے کے واسطے دستار کے نیچے پہنا کرتے تھے مگر اب جو ٹوپیاں اس نام سے مشہور ہیں وہ چند دھاگے داد آڑی کتری ہوئی کامدار ہوتی ہیں جن کو پگڑی کے بغیر ہی پہنا کرتے ہیں۔ عربی، فارسی الفاظ۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

عرق خجلت:۔ عرق انفعال، عرق حیا، شرم کی وجہ سے جو پسینہ آجائے۔ فارسی، ترکیب، قلیل الاستعمال۔

پاک کر آپ کو ناسخ عرق خجلت سے
انفعال اپنا شفاعت ہو گنہگاروں کو (ناسخ)

عرق شرم:۔ عرق انفعال۔ وہ پسینہ جو شرم

کی زیادتی سے چہرے پر آجاتا ہے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج
ع جب یہ عاصی عرق شرم سے تر جائیں گے ۔ الہام
قول فیصل۔ انھیں معنی میں "عرق حیا" بھی بولتے ہیں
عرق دو آتشہ :- دو دفعہ کا کھینچا ہوا عرق فارسی ترکیب، مذکر حکما کی اصطلاح۔
عرق ریز :- خادم، شاگرد، ورزش کرنے والا۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔ دربار اکبری سے ایک مثال ملی ہے جو متروک ہے۔
"باوجود اس کے کہ عام اہل زمانہ کو دیکھ کر کہنا چاہیئے کہ سیر دلی اور سپاہی کے ساتھ عرق ریز کارداں قدر دان خدمت گزار تھا۔" (دربار اکبری)
عرق ریزی :- محنت، جفاکشی، اتنی محنت اور مشقت کرنا کہ پسینہ ٹپکنے لگے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

جو آئیے گھر میں جب کہ شفقت کرے امام
پھر دل پہ شیدہ کی عرق ریزیاں تمام
سرمایہ داریوں کے ترک اور انتقام
ان سوکھی روٹیوں کو ادب سے کریں سلام
نازاں ہے جیسے قرص زمیں آفتاب پر
کرتی ہے فخر نان جویں بو تراب پر

(فطرت انسان۔ سید آل رضا)
قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "شرمندہ ہونا" بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔
عرق سے تر ہونا :- پسینے میں تر ہونا، پسینے سے بھیگ جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج

ہر پھول کا چہرہ عرق حسن سے تر ہے
ہر چیز میں اک بات ہے ہر شے میں اثر ہے ۔ جوش ملیح آبادی

عرق شرم میں نہانا :- انتہائی شرمندگی ہونا، اتنی زیادہ خجالت ہونا کہ پسینے آنے لگیں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شبنم اکثر ترے پسینے سے
عرق شرم میں نہاتی ہے ۔ رشک

عرق شیر :- (باضافت) دودھ کا پھاڑا ہوا عرق ماء الجبن، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ عام طور سے دودھ کا پھاڑا ہوا پانی" زبانوں پر ہے۔
عرق عرق ہونا :- محنت یا گرمی سے پسینے پسینے ہونا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

نشہ میں تو عرق عرق جو ہوا
یہ ٹپکتے ہیں قطرہ ہائے شراب ۔ رشک

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر پسینے پسینے ہونا بولتے ہیں۔
عرق عرق ہونا :- انتہائی شرمندگی سے پسینے میں ڈوب جانا، اردو مصدر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

گنہ کسی نے کیا تھر تھرا یا دل اپنا
عرق عرق ہوئے ہم جس کو انفعال ہوا ۔ آتش

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "پسینے پسینے ہونا" بولتے ہیں۔
عرق عروس :- (باضافت) وہ خوشبودار عرق جو دلہن کے استعمال کے لیے ہوتا تھا۔ فارسی ترکیب قریب بہ متروک۔
محل صرف۔ کسی کنٹر میں عرق عروس کسی میں عرق بہار ہے فراج خطا دفتن اس کا مول ہے۔ (فسانۂ آزاد)
عرق فشانی :- محنت جفاکشی، انتہائی مشقت فارسی، قلیل الاستعمال

کبھی تو دیکھیے ہماری عرق فشانی دھوپ
چلے جنوں یہ کرے اپنی مہربانی دھوپ ۔ بکر

عرق کھنچنا :- عرق کشید ہونا، اردو مصدر فعل لازم، فصیح، رائج
محل صرف۔ وہ اس کے پھول سے گالوں پر پسینا آنا معلوم ہوتا ہے کہ گلاب کا عرق کھنچتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)
عرق کھینچ لینا :- طاقت کھینچ لینا۔
(نقصرہ) "تمام جسم کا عرق کھینچ لیا۔" (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
عرق کھینچنا :- قرع انبیق کے ذریعہ سے کسی دوا یا پھول کا عرق کشید کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج
محل صرف۔ تم نے دوا میں رات کو بھگوئی نہیں اور صبح کو عرق کھینچنا شروع کر دیا نتیجے میں عرق خراب ہو گیا۔
عرق گیر :- خوگیر، نمدہ، چھوٹی، پالان، عربی فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یکھنوں کوئی نہیں بولتا
عرق گل :- گلاب کا عرق، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ اصلی عرق گل سوائے اصغر علی محمد علی کے یہاں ہونے کے کہیں نہیں ملے گا۔ ادھر ادھر ڈھونڈنا بیکار ہے۔
عرق گیر :- چھوٹا سا رومال پسینہ پونچھنے کا۔ فارسی میں "شرمندہ" مذکر۔ ملا دو آنہ جبرا کے ذریعہ سے دواؤں کا عرق کشید کرتے ہیں ۔ وہ چیز جو چلم کے نیچے اس غرض سے رکھتے ہیں کہ تمباکو کا عرق اس میں رہے اور نے کے پانی کو خراب نہ کرے
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اب نہ اس کے بولنے والے ہی زندہ ہیں اور نہ سمجھنے والے ہی باقی رہے۔
عرق میں ڈوبنا :- پسینے سے تر بتر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حشر والے عرق میں ڈوبے ہیں۔ گرم بازار شرمساری ہے ۔ عزیز لکھنوی

قولِ فیصل۔ بعض معنی میں عرق میں غرق ہونا بھی ہے۔

خدا نے نظر کی جو پھیر تو رہا
عرق میں ہوا غرق وہ سر بسر (رسالہ نور تاریخ ۱۸۹۵ء)

عرقِ نعناع:- وہ سرکہ جو پودینے کی شرکت سے کھینچا جاتا ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اطبا کی اصطلاح۔

قولِ فیصل۔ اسی کو "عرق نعنع" یعنی بحذف الف بھی بولتے ہیں۔ پودینے کی شرکت سرکے میں تیزی بڑھانے کے لیے کی جاتی ہے۔

عرق نکلنا:- پسینہ آنا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

بیان حال کو اٹھے پہ کچھ عرق نکلا
زباں رک گئی جب شرح جانگدازی سے (عزیز لکھنوی)

عرقِ ننگ:- (کنایۃً) شرمندگی کا پسینہ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

عُروج (۱) (بالضم اول وواو معروف) چڑھنا، بلند ہونا، صعود، نزول کی ضد، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ عروج کچھ نہ نزول ہو یہ خیال درجہ فضول ہو
جو بلند بال ہیں نشیب میں تو کہیں بیٹھ جایئں فراز میں (ثاقب)

عُروج (۲) بلندی، اونچائی، اوج، ارتفاع، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کر دیا صدق و کذب کو مربوط
ہوئے مربوط یہ عروج و ہبوط (معراج نامہ ص ۲۵)

عُروج (۳) ترقی، اقتدار، عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ انیس
عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا (انیس)

قولِ فیصل۔ نازک سے فرق کے ساتھ عزت اور مرتبہ بھی اس کے معنی ہوتے ہیں جیسے

عروج اسے مرے پروردگار دے مجھ کو
کچھ اعتبار نہیں اعتبار دے مجھ کو (میر عشق)

عُروج (۴) میر خورشید حسن عرف دولہا صاحب لکھنوی کا تخلص۔ آپ میر نفیس کے بیٹے اور میر انیس کے پوتے تھے ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ کو ۷۰ سال کی عمر میں انتقال کیا، اور مقبرہ میر انیس میں دفن ہوئے۔ بزرگوں کی طرح مرثیے تو کثرت سے نہ کہہ سکے لیکن جس قدر کہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ خوش گو ضرور تھے۔ خدا نے صاف بندشیں اور اچھے مصرعے نکالنے کا سلیقہ دیا تھا۔ سلام بھی بہت اچھے کہتے تھے۔ خصوصیت سے خوانندگی کا طرز سب سے جداگانہ تھا۔ بہت بڑی آواز تھی جس میں کشش تھی۔ بہت زیادہ بتانے کی کوشش نہیں کرتے تھے لیکن جس قدر بھی بتاتے وہ اداکاری کی روح رواں ہوتے تھے اور گویا تصویر کھینچ دیتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مجلس میں

ع وہ دیکھو پنجہ نظر آتا ہے علم کا

اس انداز سے بتایا کہ لوگ مڑ مڑ کے دیکھنے لگے کہ واقعی علم آرہا ہے۔

بہر حال یہ طے ہے کہ ان کے عہد میں ان سے بہتر پڑھنے والا کوئی دوسرا نہیں تھا۔ ان کے ہمعصر مرثیہ گویوں میں حضرت قدیم، حضرت مودب حضرت رفیع، اور حضرت ذکی وغیرہ تھے۔

آپ کا قد میانہ تھا، رنگ سانولا تھا، کسی قدر دبلے تھے۔ آپ کے ایک صاحبزادے جناب سید محمد حسن صاحب فائز تھے جو لاولد جوان مر گئے۔ آپ کے مرثیوں کی جلد عروج سخن کے نام سے چھپ چکی ہے۔

عروج پر ہونا:- ترقی پر ہونا، جوش پر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

لیکن آج کل عروج پہ ان کی تجلیاں
آنکھوں میں زیر خاک پھریں گی یہ صورتیں (تعشق)

عروج پر پہنچنا:- چڑھنا، بڑھنا، اعلیٰ رتبہ پر پہنچنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آج کل ان کی قسمت کا ستارہ عروج پر ہے اس لیے برابر ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔

عروج پکڑنا:- ترقی کرنا، اقتدار حاصل کرنا، اردو صرف۔ متروک۔

محل نظم۔ پھر جب اسلام نے عرب سے عروج پکڑا اور اہل عرب صاحب حکمت و حکومت ہو گئے ... تو پہلے جس شخص نے یونانی زبان کا عربی میں ترجمہ کیا ابو نصر فارابی ہے اسی نے حکمت یونانی کو لغت عربی میں ترجمہ کیا۔

(الفضل المقال فی احوال اطبا الماضیۃ والحال)

عروج ماہ:- چاند کی پہلی تاریخ سے لے کے چودھویں تاریخ تک کا زمانہ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ "یا عزیز" کا عمل جو میں تمہیں تعلیم کر رہا ہوں یہ عروج ماہ کے زمانے میں کسی دن پڑھنا چاہیے۔

عروج مہر:- سورج کا طلوع سے لے کے خط نصف النہار تک آنے کی مدت، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ انیس
عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا (انیس)

عروج ہونا:- مرتبہ بلند ہونا، اقتدار حاصل ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

ہوگا جب کچھ عروج تیرا
مو تیغ خجالت سے کم سے ملے گا — صفی لکھنوی

عروج ہونا:۔ رسوخ ہونا۔

(دفتر ۲) گورنر کے یہاں میر صاحب کو عروج حاصل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عروج حاصل ہونا کی مثال ہے نہ کہ عروج ہونا کی۔

عروس:۔ (بفتح اول وضم دوم و واو معروف) دلھن، عربی، فصیح، رائج۔

نکلی عروس فتح محافہ جدا ہوا
یا نامہ ظفر سے لفافہ جدا ہوا — انیس

قول فیصل۔ بمعنی فتح نہیں جو زیادہ زبانوں پر ہے اس کی فارسی جمع عروساں ہے جو فصیح ہے

سبز بیلوں کے گھنے پتوں سے کیا تنگ سبز پوش
جس طرح آنچل عروسان چمن کے زیب دوش — صفی

صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "اس کا اطلاق دولھا دلھن دونوں پر درست ہے لیکن دلھن ہی کے واسطے مستعمل ہے"۔ سوائے دلھن کے دولھا کے لیے اس لفظ کا استعمال بالکل نہیں ہے۔

عروس الخطوط:۔ خط کی ایک قسم، عربی تعلیم یافتہ سے [illegible] قریب بہ متروک

عروس الخطوط اور ثلث درقاع
نخفی جلی مثل خط شعاع — میر حسن

عروسانِ باغ: (کنایۃً) پھول اور باغ کے نئے پودے، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر عروسان چمن بھی استعمال ہوتا ہے۔

ہر طرف باغ میں کھلنے لگے غنچے چٹ پٹ
اٹھ گئے سارے عروسان چمن کے گھونگھٹ — رشید

عروسانہ:۔ دلھن کی طرح، دلھن کے طریقے سے، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حسینان چمن عروسانہ آرائش و انداز کے ساتھ چاروں طرف محو گلگشت ہیں۔ باغ نمونۂ جنت بنا ہوا ہے۔

عروس تاک:۔ کنایۃً، شراب، فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔

عروسی:۔ شادی، بیاہ، نکاح، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ع شادی سے کب عجم میں عروسی مراد ہے۔ — مودب

عروض:۔ (بضم اول و دوم) ظاہر ہونا، عارض ہونا، عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بہت کمی کے ساتھ بولتا ہے۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

عروض ۲:۔ (بالفتح) مکہ معظمہ کا نام، بیت اللہ، کعبۃ اللہ، کعبہ، عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عروض ۳:۔ (بالفتح) ہر بیت کے مصرع اول کے آخری جز کا نام۔ عربی، مذکر، عروضیوں کی اصطلاح

عروض ۴:۔ (عربی۔ بفتح اول وضم دوم صحیح بضم اول غلط ہے) ایک مشہور علم کا نام جس میں نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہوتے ہیں اور ذکر بحروں ان کے ارکان اور زحافات کا ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شعر میں ہوتی ہے شاعر کو ضرورت اس کی
گر عروض اس نے پڑھا ہے وہ سخن ور دانا — داغ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "چونکہ خلیل بن احمد کو کعبۃ اللہ میں اس علم کا الہام ہوا اس وجہ سے تیمناً و تبرکاً یہ نام رکھا گیا کیونکہ عروض کے معنی کعبہ کے ہیں"۔

عالی جناب چودھری سید حسن کاظم صاحب المتخلص بہ عروضی رئیس رکسوارہ ضلع الہ آباد جو محقق فن اور مستند شاعر ہیں خصوصیت سے علم عروض میں آپ کو مکمل دستگاہ حاصل ہے۔ آپ کی پرسکون زندگی ان تعلقداروں اور اطمینان سے بسر کرنے والوں کے لیے قابل صد رشک اس لیے ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ سے زیادہ حصہ علم عروض کی تحقیق و تدوین میں صرف کیا چنانچہ آپ کی ایک غیر مطبوعہ تصنیف جو یقیناً اس فن کی ایک شاہکار ہے اور جس کا نام "سراج العروض" ہے یہ کتاب تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے جناب مؤلف عرصے سے اس کے چھپوانے کا ارادہ رکھتے ہیں خدا کرے جلد سے جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آجائے۔ میری فرمائش پر موصوف نے ایک رسالہ علم عروض پر لکھا ہے جو موصوف ہی کی کتاب سراج العروض سے ماخوذ ہے ذیل میں وہ پورا رسالہ درج کیا جا رہا ہے۔

رسالۂ عروض

عروض۔ (عین و واو کے پیش کے ساتھ) عرض کی جمع ہے جس کے معنی عارض ہونا کے ہیں مگر اصطلاحی معنی وزن کے پیمانے سے شعر کے موزوں یا ناموزوں پرکھنے کے ہیں۔ وزن کے پیمانے ارکان ہیں۔ جو حروف ساکن و متحرک سے مرکب ہیں۔ حروف ساکن و متحرک کے اقسام صرف چھ ہیں گو بعد کے

عروضیوں نے اور بھی قسمیں وضع کی ہیں مگر ان کی ضرورت نہیں کیونکہ یہی قسمیں کافی ہیں۔ وہ چھ اقسام یہ ہیں۔

(۱) سبب خفیف:۔ وہ کلمہ دو حرفی ہے جس کا اول متحرک اور دوم ساکن ہو۔ جیسے کب، دل

(۲) سبب ثقیل:۔ وہ کلمہ دو حرفی ہے جس کے اول و دوم دونوں متحرک ہوں جیسے ہمہ بتحریک ہائے ہوز یا غم دل میں میم غم کی اضافت کے سبب سے متحرک واقع ہوا ہے یعنی غمِ۔

(۳) وتد مجموع یا مقرون:۔ وہ کلمہ سہ حرفی ہے جس کے اول و دوم متحرک اور سوم ساکن ہو جیسے وفا، جفا۔

(۴) وتد مفروق:۔ وہ کلمہ سہ حرفی ہے جس کا اول متحرک دوم ساکن سوم متحرک ہو جیسے لالہ بتخفیف ہائے ہوز یا رنج دل میں جیم رنج اضافت سے متحرک ہے یعنی رنجِ۔

(۵) فاصلہ صغریٰ:۔ وہ کلمہ چار حرفی ہو جس کے اول و دوم و سوم متحرک ہوں اور چہارم ساکن ہو جیسے برکت و عظمت بحرکت حرف دوم یا شبِ غم بترکیب اضافی

(۶) فاصلہ کبریٰ:۔ وہ کلمہ پنج حرفی ہو جس کے اول و دوم و سوم و چہارم متحرک ہوں اور پنجم ساکن ہو۔ جیسے سکنتہ بہ نون تنوین یا شبِ الم بہ ترکیب اضافی۔

اسباب، اوتاد، فواصل کی مدد سے تقطیع کے لیے ارکان بنائے جاتے ہیں جن کی تشریح یہ ہے۔

(۱) مفاعیلن ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے (۲) فاعلاتن کے اول و آخر میں سبب خفیف اور درمیان میں وتد مجموع ہے۔ (۳) مستفعلن کی ابتدا میں دو سبب خفیف اور آخر میں ایک وتد مجموع ہے (۴) مفاعلتن ایک وتد مجموع اور ایک فاصلہ صغریٰ کا مجموعہ ہے۔ (۵) متفاعلن ایک فاصلہ صغریٰ اور ایک وتد مجموع سے مرکب ہے (۶) فعولن میں ایک وتد مجموع اور ایک سبب خفیف ہے۔ (۷) فاعلن میں ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے۔ (۸) مفعولات میں پہلے دو سبب خفیف اور آخر میں ایک وتد مفروق ہے۔

مندرجہ سابق آٹھ ارکان متصل ہیں اور دو ارکان منفصل ہیں جو لکھے جاتے ہیں۔

(۹) فاع لاتن کی ابتدا میں ایک وتد مفروق اور آخر میں دو سبب خفیف ہیں۔ (۱۰) مس تفع لن کے اول و آخر میں ایک ایک سبب خفیف اور درمیان میں ایک وتد مفروق ہے۔

انھیں دس ارکان سے بحروں کے وزن بنائے گئے ہیں۔ موجد علم عروض خلیل ابن احمد ہے جس نے مکہ میں اس علم کو وضع کیا ہے۔ سابق میں لکھے ہوئے سات ارکان سے ایک رکنی بحریں وضع ہوئی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

مفاعیلن سے بحر ہزج فاعلاتن سے بحر رمل مستفعلن سے بحر رجز متفاعلن سے بحر کامل مفاعلتن سے بحر وافر فعولن سے بحر متقارب فاعلن سے بحر متدارک مبنی ہیں صرف مفعولات سے کوئی بحر نہیں بنتی بلکہ یہ مرکب بحروں کے ساتھ مستعمل ہوا ہے جس کا ذکر آئندہ ہوگا۔ بحریں اردو میں مثمن مسدس، مربع اور مثنی استعمال ہوئی ہیں مثمن کے پورے شعر میں آٹھ بار مسدس میں چھ بار، مربع میں چار بار اور مثنی میں دو بار ارکان آتے ہیں۔

ارکان زحاف کی (جسکی تفصیل آئندہ بیان کی جائیگی) وجہ سے اگر کوئی تغیر واقع نہ ہو تو اسکو بحر سالم کہتے ہیں۔ ورنہ جس زحاف کی وجہ سے تغیر واقع ہوا ہے۔ اوسی کے نام سے منسوب ہوتی ہے۔ ایک رکنی سات بحروں کا سابق میں ذکر ہو چکا ہے۔ اب دو رکنی بحروں کے متعلق جو دو ارکان سے مرکب ہیں۔ بیان ہوگا۔

بحر مضارع مفاعیلن۔ فاع لاتن بحر مجتث مس تفع لن فاعلاتن بحر منسرح مستفعلن مفعولات بحر بسیط مستفعلن فاعلن بحر مدید فاعلاتن، فاعلن مقتضب مفعولات مستفعلن بحر طویل فعولن مفاعیلن سے مبنی ہیں۔ یہ چودہ بحریں مثمن وضع ہوئی ہیں اس لیے دو رکنی بحروں کے ہر مصرعہ میں بھی ارکان دو بار آئینگے اور ایک رکنی بحروں میں ہر رکن چار بار آئے گا۔ مزید تشریح یہ ہے۔

(۱) ہزج مثمن سالم۔ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن

(۲) رمل مثمن سالم۔ فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن

(۳) رجز مثمن سالم۔ مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن۔

(۴) کامل مثمن سالم۔ متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن

(۵) وافر مثمن سالم۔ مفاعلتن، مفاعلتن، مفاعلتن، مفاعلتن

(۶) متقارب مثمن سالم، فعولن، فعولن، فعولن، فعولن۔

(۷) متدارک مثمن سالم۔ فاعلن، فاعلن، فاعلن، فاعلن

(۸) مضارع مثمن سالم۔ مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن، فاع لاتن۔

(۹) مجتث مثمن سالم۔ مس تفع لن، فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن۔

(۱۰) منسرح مثمن سالم۔ مستفعلن، مفعولات، مستفعلن، مفعولات

(۱۱) مقتضب مثمن سالم۔ مفعولات، مستفعلن، مفعولات، مستفعلن۔

(۱۲) بسیط مثمن سالم۔ مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فاعلن۔

(۱۳) مدید مثمن سالم۔ فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن، فاعلن

(۱۴) طویل مثمن سالم۔ فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن۔

اُنیس بحروں میں باقی پانچ بحریں مسدس وضع ہوئی ہیں جو یہ ہیں۔

(۱۵) سریع مسدس سالم۔ مستفعلن، مستفعلن، مفعولات۔

(۱۶) خفیف مسدس سالم۔ فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن۔

(۱۸) قریب مسدس سالم۔ مفاعیلن، مفاعیلن، فاع لاتن۔

(۱۸) جدید مسدس سالم۔ فاع لاتن، فاع لاتن، مستفعلن

(۱۹) مشاکل مسدس سالم۔ فاع لاتن، مفاعیلن، مفاعیلن۔

ان بحروں میں سالم ارکان آئے ہیں۔ عروضیوں نے انھیں ارکان کو زحاف کے ذریعہ سے گھٹا یا بڑھایا ہے جس سے ہر بحر سے بہت سی بحریں بن گئی ہیں جو متذکرہ بحروں کے ساتھ زحافوں کے ناموں سے منسوب ہوتی ہیں۔ اردو میں مدید۔ طویل، مقتضب، جدید، قریب، مشاکل یہ چھ بحریں رائج نہیں ہیں اور رمل، متقارب، مجتث، منسرح، بسیط، سریع، خفیف، سالم بحریں خلاف طبائع اہل ملک ہونے کی وجہ سے رواج نہیں پا سکیں۔ ان کی بحور مزاحفہ البتہ رائج ہیں چونکہ بحر بسیط کے وسط میں زحاف ازالہ لانا جائز نہیں ہے اور اکثر مصرعوں کے وسط میں فاعلان کے وزن پر بھی مصرعے ہوتے ہیں اس لئے بسیط سے عروضی اجتناب کرتے ہیں۔ ایسے مصرعوں کو بحر منسرح میں داخل کر دیتے ہیں جہاں فاعلات مطوی مفعولات سے بنتا ہے اور تقطیع کے قاعدے کے مطابق ساکن دوم کو متحرک تسلیم کر لیتے ہیں اس لئے بحر منسرح ہی سے اردو کے شاعر اس بحر کو متعلق رکھتے ہیں اور بحر بسیط کو ترک کر دیتے ہیں چنانچہ مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن میں فاعلن کو سالم رکن نہیں قرار دیتے بلکہ مفعولات سے مطوی مکشوف بنا لیتے ہیں جس کی تشریح آئندہ بیان بحور میں ہوگی۔ قبل ذکر بحور زحاف کے متعلق بیان کیا جاتا ہے مگر صرف انھیں زحافوں کا ذکر ہوگا جو اردو بحروں میں استعمال ہوئے ہیں۔ زحف کے معنی دور گرنے کے ہیں۔ چنانچہ مزاحف نشانہ سے دور گرے ہوئے تیر کو کہتے ہیں مگر اصطلاح میں ان تغیرات کو کہتے ہیں جو ارکان سالم میں واقع ہوکے ان میں کمی بیشی لاتے ہیں یہ سالم ارکان میں تین طرح سے آتے ہیں

(۱) سالم ارکان کے حروف کو گھٹا دیتے ہیں جیسے فاعلاتن میں اگر زحاف حذف واقع ہوا تو سبب خفیف رکن آخر ساقط ہو گیا اور فاعلا باقی بچا پھر اس کو فاعلن سے تبدیل کر لیا فاعلن کو محذوف کہتے ہیں۔

(۲) سالم ارکان میں حروف بڑھا دیتے ہیں جیسے فاعلاتن سے فاعلاتان زحاف تسبیغ سے بن گیا۔ رکن مزاحف یعنی فاعلاتان کو مسبغ کہتے ہیں۔

(۳) سالم یا مزاحف ارکان میں حرف متحرک کو ساکن کر دیتے ہیں جیسے فعلاتن کے تین متحرک اول کے درمیانی حرف کو زحاف تسکین سے ساکن کر کے مفعولن میں تبدیل کر لیا۔ چونکہ فاعلاتن کو زحاف خبن سے سبب اول کے حرف دوم کو گرا کے فعلاتن کیا جو مخبون کہلایا پھر زحاف تسکین سے فعلاتن کے عین کو ساکن کیا اور مفعولن بنا لیا چنانچہ اس کو مخبون مسکن کہیں گے۔ ایک رکن میں تین تغیر سے زیادہ نہیں ہو سکتے جن ارکان میں ایک تغیر ہو اس کو مفرد اور جن میں دو تین زحاف کا عمل ہو انھیں مرکب کہتے ہیں زحاف کی جمع الجمع زحافات ہے۔ اب ان زحاف کا اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے جو اردو بحروں میں مستعمل ہیں۔ عروضی اصل کو رکن سالم اور فرع کو رکن مزاحف قرار دیتے ہیں گویا اصل جڑ ہے، فرع اس کی شاخیں ہیں اصل کی جمع اصول اور فرع کی جمع فروع ہے۔ رکن سالم شعر میں ہر جگہ واقع ہوتے ہیں مگر فروع کے لیے مقامات معین ہیں جن کا جاننا طالب علم عروض کے لیے ضروری ہوتا ہے ورنہ بحروں کے اوزان غلط بن جاتے ہیں جن پر شعر کہنا درست نہیں سمجھا جاتا۔ شعر میں ہر رکن کے نام بھی الگ الگ قرار دے دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو چنانچہ شعر کے اجزا اس طرح تقسیم کئے گئے ہیں۔ وزن مثمن میں دو حشو ہر مصرعہ میں ہوتے ہیں اور مسدس کے مصرعہ میں ایک حشو ہوتا ہے۔ مربع میں حشو نہیں آتا تشریح یہ ہے۔

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن
صدر حشو حشو عروض ابتدا حشو

فعولن فعولن۔
حشو ضرب

یہ وزن مثمن ہے اسی طرح وزن مسدس کے متعلق بھی سمجھنا چاہئیے۔ مفاعیلن رکن سالم کی یہ فرعیں ہیں۔

(۱) مفاعلن مقبوض۔ شعر کے ہر رکن میں واقع ہوتا ہے (۲) مفاعیلُ (بضم لام) مکفوف۔ یہ صدر و ابتدا و حشو میں آتا ہے۔ (۳) مفعولن۔ آخرم یہ صدر و ابتدا کے لیئے مخصوص ہے۔ (۴) مفعولُ (بضم لام) اخرب یہ صدر و ابتدا میں آتا ہے۔ (۵) فاعلن اشتر یہ صدر و ابتدا میں آتا ہے۔ (۶) فعولن محذوف یہ عروض و ضرب میں آتا ہے۔ (۷) مفاعیل (بہ وقف لام) مقصور یہ عروض و ضرب کے لیے خاص ہے (۸) فعولْ (بسکون لام) اہتم یہ بھی عروض و ضرب کے متعلق ہے (۹) فعَلْ (بفتح عین و سکون لام) مجبوب۔ یہ بھی عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے (۱۰) فاعْ (بسکون عین) مجبوب ازل۔ یہ بھی عروض و ضرب سے تعلق رکھتا ہے۔ (۱۱) فعْ (بسکون عین) ابتر یا مجبوب مجبّق یہ بھی عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ (۱۲) مفعولن۔ مجبّق یا مخنق یہ حشو و عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ زحاف تجبیق کا عمل اس طرح واقع ہوتا ہے کہ جب دو رکنوں میں تین متحرک متوالی جمع ہوں تو درمیانی حرف کو

ساکن کرکے رکن اوّل کے حرف متحرک سے اس حرف ساکن کو ملا دیتے ہیں پھر اسے مروجہ رکن میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے مفعول مفاعیلن میں تین حروف پے در پے آئے ہیں ان میں میم مفاعیلن کو ساکن کرکے لام مفعول سے ملا دیا تو یہ مفعولم فاعیلن ہو گئے پھر انھیں مفعولن مفعولن میں تبدیل کر لیا اسی عمل کا نام تجبیق یا تخنیق ہے اور رکن مزاحفہ کو مخنق یا مخنوق کہتے ہیں اس کا عمل تسکین اوسط سے مختلف ہے۔ ن اگر صدر و ابتدا میں واقع ہوتا ہو تو اس کو اخزم کہتے ہیں اور یہ صدر و ابتدا کے علاوہ ہر جگہ آتا ہے۔

(۱۳) مفاعیلان مسبغ۔ یہ عروض و ضرب کے لیئے مخصوص ہو۔ یہ سبب خفیف کے درمیان میں ایک حرف زیادہ کرنے سے بنا ہے لیکن اگر وتد مجموع کے آخر کے پہلے کوئی حرف بڑھایا جائے تو اس کا نام اذلہ ہوگا رکن مزاحفہ کو مذال کہیں گے۔

(۱۴) مفاعلان مقبوض مذال یہ بھی عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔

(۱۵) فعولان محذوف مسبغ۔ یہ بھی عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ فاعلاتن کی یہ فرعیں ہیں:۔

(۱) فعلاتن بہ کسرۂ عین مخبون یہ صدر و ابتدا حشو عروض و ضرب ہر جگہ آتا ہے۔ (۲) فعلاتن (بسکون عین) مخبون مسکن یہ بھی شعر کے ہر رکن میں واقع ہوتا ہے۔ (۳) فاعلاتُ (بضم تا) مکفوف یہ صدر و ابتدا و حشو میں آتا ہے۔ (۴) فعلاتُ (بہ کسر عین وضم تا) مشکول یہ صدر و ابتدا میں واقع ہوتا ہے (۵) فاعلن محذوف یہ عروض و ضرب کے لیئے خاص ہے (۶) فعلن (بسکون عین) مقطوع یا ابتر یہ عروض و ضرب میں آتا ہے۔ (۷) مفعولن مشعث یہ عروض و ضرب

میں واقع ہوتا ہے (۸) فاعلان یا فاعلاتْ (بسکون حرف آخر) مقصور یہ عروض و ضرب سے متعلق ہے۔ (۹) فَعْ بسکون عین مجحوف یہ عروض و ضرب کے لیئے مخصوص ہو۔ (۱۰) فَعَلْ (بہ حرکت عین و سکون لام) مربوع یہ عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہے (۱۱) فعلانْ یا فعلاتْ (بہ کسرہ عین و سکون حرف آخر) مخبون مقصور یہ عروض و ضرب میں آتا ہے۔ (۱۲) فعلان بسکون عین ابتر مسبغ۔ یہ عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ (۱۳) فاع (بسکون عین) مجحوف مسبغ۔ یہ بھی رکن آخر میں آتا ہو (۱۴) فعِلن بکسر عین مخبون محذوف یہ عروض و ضرب میں آتا ہو مستفعلن کی فرعیں یہ ہیں

(۱) مفاعلن مخبون صدر و ابتدا و حشو و عروض و ضرب سب جگہ آتا ہو۔ (۲) مفتعلن مطوی یہ بھی صدر و ابتدا عروض و ضرب و حشو سب جگہ آتا ہے (۳) مفعولن مطوی مسکن عروض و ضرب کے علاوہ ہر جگہ واقع ہوتا ہے (۴) مفعولن مقطوع عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے۔ (۵) مفاعلان مذال یہ عروض و ضرب میں آتا ہے (۶) مستفعلان مذال یہ عروض و ضرب سے متعلق ہے (۷) مفتعلان مطوی مذال یہ بھی عروض و ضرب سے متعلق ہو (۸) فاعلن مرفوع یہ بیت کے ہر رکن میں آتا ہو (۹) فاعلان مرفوع مذال۔ یہ عروض و ضرب سے متعلق ہے (۱۰) فع بسکون عین محذوذ مجذوذ یہ بھی عروض و ضرب کے لئے ہو (۱۱) فاع بسکون عین احذ مقصور یہ بھی عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہو۔ مفعولاتُ (بضم تا) کی فرعیں یہ ہیں۔

(۱) مفاعیلُ (بضم لام) یا فعولاتُ (بضم تا) مخبون یہ بیت کے ہر رکن میں آتا ہو (۲) فاعلاتُ (بضم تا) مطوی۔ یہ بھی شعر کے ہر رکن میں آتا ہو (۳) فعِلاتُ (بفتح عین وضم تا) مخبون یہ بھی بیت میں ہر جگہ واقع ہوتا ہے (۴) مفعولانْ یا مفعولاتْ (بوقف حرف آخر)

موقوف یہ بیت کے رکن آخر کے لیئے مخصوص ہو (۵) فاعلان یا فاعلاتْ (بسکون حرف آخر) مطوی موقوف یہ بھی عروض و ضرب میں آتا ہے (۶) فاع مجدوع یہ رکن آخر میں واقع ہوتا ہے۔ (۷) فع (بسکون عین) منحور یہ بھی عروض و ضرب سے متعلق ہو (۸) فعولن مکشوف مخبون یہ بھی رکن آخر سے متعلق ہے (۹) فاعلن مطوی مکشوف۔ عروض و ضرب میں آتا ہی لیکن بعض اس کو حشو میں بھی لانا جائز قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ بحر منسرح مثمن کے وسط میں بھی آتا ہی جو مستند عروضیوں کے نزدیک درمیان میں نہیں بلکہ رکن آخر میں سمجھا جاتا ہے اور اس بحر کو مثمن نہیں بلکہ مضاعف المشطور قرار دیتے ہیں۔ اس طور سے فاعلن عروض و ضرب میں واقع ہو جاتا ہے مشطور کے معنی نصف کیا ہوا کے ہیں اس طور سے مثمن کے نصف کو مشطور کہتے ہیں۔

متفاعلن کے فروع یہ ہیں۔

(۱) مستفعلن مضمر یہ بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۲) مفاعلن موقوص۔ یہ بھی بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۳) مفتعلن مخزول۔ یہ بھی بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۴) متفاعلان مذال۔ یہ بیت کے رکن آخر کے لیئے مخصوص ہے۔

مفاعلتن کی یہ فرعیں ہیں۔

(۱) مفاعیلن معصوب یا اعصب۔ یہ بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۲) مفاعلتان مسبغ۔ یہ بیت میں آخر رکن کے لیئے مخصوص ہو۔

مفعولن کی فرعیں یہ ہیں۔

(۱) فعولُ (بضم لام) مقبوض یہ بیت کے ہر رکن میں آتا ہے (۲) فعلن (بسکون عین) اثلم یہ صدر و ابتدا کے لئے مخصوص ہو (۳) فعلن (بسکون عین)

مجتث یہ دو رکنوں میں تین حروف متحرک متوالی کے جمع ہونے کے بعد حرف اوسط کو ساکن کرکے حرف متحرک سابق میں شامل کرنے سے بنتا ہے یعنی فعولُ فعولن میں فائے فعولن کو ساکن کرکے لام فعولُ میں شامل کر دیا تو عولن باقی بچا جس کو فعْلن (بسکون عین) سے تبدیل کر لیا۔ یہ بیت کے ہر رکن میں آتا ہے (۴) فعلُ یا فاعْ (بسکون حرف اوسط و حرکت حرف آخر) اثرم یہ صدر و ابتدا کے لئے مخصوص ہے (۵) فعلُ یا فاعْ (بسکون حرف اوسط و بہ حرکت حرف آخر) مقبوض مجتث یہ بیت کے ہر رکن سے تعلق رکھتا ہے۔ (۶) فعولْ (بسکون لام) مقصور یہ بیت کے آخر رکن سے متعلق ہے (۷) فعَلْ (بحرکت عین و سکون لام) محذوف۔ یہ عروض و ضرب کے لئے خاص ہے (۸) فعْ (بسکون عین) ابتر یا محذوف مجتث یہ مصرعہ کے آخر رکن کے لئے مخصوص ہے۔ (۹) فاعْ (بسکون عین) مجتث مقصور۔ یہ بھی مصرعوں کے آخر میں واقع ہوتا ہے (۱۰) فعولان مسبغ یہ مصرعوں کے رکن آخر کے لئے مخصوص ہے (۱۱) فعلان (بسکون عین) مجتث مسبغ یہ رکن آخر میں واقع ہوتا ہے۔

فاعلن کی یہ فرعیں ہیں۔

(۱) فعِلن (بکسر عین) مخبون یہ بیت کے ہر رکن میں آتا ہے (۲) فعْلن (بسکون عین) مقطوع۔ یہ عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے (۳) فعْلان (بسکون عین) مخبون مسکن۔ یہ عروض و ضرب کے علاوہ بیت کے ہر رکن سے متعلق ہے (۴) فعَلْ (بفتح عین و سکون لام) مخلع یا مخلوع۔ یہ زیادہ عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے (۵) فعْ (بسکون عین) احذ یا محذوذ۔ یہ بھی عروض و ضرب سے خصوصیت رکھتا ہے (۶) فاعلان مذال۔ یہ بیت کے رکن آخر کے لیے مخصوص ہے (۷) فعِلان (بحرکت عین) مخبون مذال یہ بھی مصرعوں کے رکن آخر سے متعلق ہے (۸) فعْلان (بسکون عین) مقطوع مذال یا مخبون مسکن مذال یہ بھی عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے (۹) فاعْ یا فعْلُ (بسکون حرف دوم و بہ سکون آخر) احذ مسبغ یہ بھی مصرعوں کے آخر رکن میں آتا ہے (۱۰) فعول (بسکون لام) مقطوع مخبون مذال یا احذ مخبون یہ بھی عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہے

فاع لاتن منفصل کے فروع یہ ہیں (۱) فاع لاتُ (بضم تا) مکفوف یہ صدر و ابتدا و حشو ہر جگہ آتا ہے (۲) فاع لان یا فاع لاتْ (بسکون حرف آخر) مقصور یہ عروض و ضرب سے متعلق ہے (۳) فاع لن محذوف یہ عروض و ضرب کے لئے مخصوص ہے (۴) فاع (بسکون آخر) مسلوخ یا مجبوب موقوف۔ یہ شعر میں آخر رکن کے لئے مخصوص ہے (۵) فعْ (بسکون آخر) مطموس یا مجبوب مکسوف۔ یہ بھی عروض و ضرب میں آتا ہے (۶) فعْلن (بسکون عین) محذوف مقصور یہ بھی عروض و ضرب کے لئے خاص ہے۔

مس تفع لن کے فروع یہ ہیں۔

(۱) مفاع لن مخبون۔ یہ بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۲) مس تفعلُ (بضم لام) مکفوف۔ یہ بھی بیت میں ہر جگہ آتا ہے (۳) مفاعلُ (بہ ضم لام) مشکول۔ یہ صدر و ابتدا میں آتا ہے (۴) مس تفع لان مسبغ یہ رکن آخر کے لیے مصرعوں میں مخصوص ہے (۵) مفاع لان مخبون مسبغ۔ یہ عروض ضرب میں آتا ہے (۶) فعولن مخبون مقصور فعولن یہ بھی عروض و ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ تقطیع میں حروف مکتوبی جو ملفوظ نہیں ہوتے وہ محسوب نہیں ہوتے جیسے الف یائے فی تھی یا الف لام۔ رفیع الشان وغیرہ

اور وہ حروف ملفوظی جو مکتوب نہیں ہوتے وہ تقطیع میں محسوب ہوتے ہیں جیسے۔

مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا — ناسخ

میں آفتاب کی ب کے بعد اشباع کی وجہ سے ی کی آواز کا بھی اضافہ ہوتا ہے جو مکتوب نہیں ہے اس لیے یہ تقطیع میں آفتابے تحریر ہوگا یونہی اس مشہور شعر میں۔

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کے
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

میں ہائے نالہ کے بعد ی کی آواز بھی پیدا ہو جاتی ہے جو تقطیع میں شمار ہوگی اور سلمۂ میں واؤ بھی تقطیع میں لکھا جائے گا اسی طرح حرف مدہ دو حرفوں کے برابر بہ اعتبار صوت سمجھا جائے گا حالانکہ ایک ہی حرف لکھا جاتا ہے جیسے شعر ناسخ مرقومہ سابق میں آفتاب کے الف میں مد کی وجہ سے دو آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے تقطیع میں دو الف تحریر ہوں گے۔ اسی طرح حرف مشدد میں بھی دو حروف متصور ہوں گے جیسے۔

مانگا کاغذ، دوات، خامہ
لکھا گلچیں کے نام نامہ — نسیم لکھنوی

میں لکھا کا ک مشدد ہونے کی وجہ سے دوبار تقطیع میں لکھا جائے گا یونہی حروف مخلوط التلفظ تحریر میں دو ہوں گے مگر تقطیع میں ایک حرف شمار ہوگا جیسے

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں رلائے کیوں — غالب

میں کیوں کی ی تقطیع میں نہ لکھی جائے گی بلکہ کون لکھا جائے گا جیسے :—

دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا
جھونکا نسیم کا جو نہی سن سے نکل گیا

میں جھونکا کے نون اور ہا تقطیع میں مکتوب نہ ہوں گے بلکہ جہ کا لکھا جائے گا۔ نون غنہ بھی جو لفظ کے آخر میں واقع ہوتا ہے تقطیع میں گرا دیا جاتا ہے جیسے اول الذکر مطلع ناسخ میں بلبل اور گریباں کے نون غنہ تقطیع میں محسوب نہیں ہوتے لیکن اگر مصرعوں کے آخر میں نون غنہ آیا تو ساقط نہ ہوگا بلکہ وزن کے لحاظ سے برقرار رکھا جائے گا جیسے۔

جل رہا ہے سوز غم سے دل نہیں اب پر فغاں
آگ ہے گھر میں لگی لیکن نہیں اٹھتا دھواں — مبین الہ آبادی

میں فغاں اور دھواں کا نون غنہ تقطیع میں نہیں گرایا گیا۔ عربی فارسی اور اردو کے الفاظ کی ابتدا میں اگر الف ہو تو الف وصل کا گرانا تقطیع میں جائز قرار دیا گیا جیسے۔

زخم نے داد نہ دی تنگی دل کی یارب
تیر بھی سینۂ بسمل سے پر افشاں نکلا — غالب

میں افشاں کا الف تقطیع میں گرا دیا گیا ہے لیکن اگر نہ گرایا جاتا تو تقطیع میں محسوب ہوتا اسی طرح عربی فارسی اور اردو ہر سہ زبان کے الفاظ کا آخری حرف اگر ہائے ہوز ہو تو تقطیع میں گرایا جا سکتا ہے جیسے :-

بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر — ذوق

اس مطلع کے ہر دو مصرعوں کے لفظ شکستہ کی ہائے ہوز گرا دی گئی ہے لیکن اگر کسی شعر میں نہیں گرائی گئی ہو تو وہ تقطیع میں شامل کر لی جائے گی البتہ اردو الفاظ الف اول لفظ کے علاوہ ضرورت کے مطابق الف آخر لفظ بھی گرا دیا جاتا ہے اور اگر نہیں گرایا جاتا تو تقطیع میں شمار ہو جاتا ہے اسی طرح اردو الفاظ کے واؤ اور یا کا تقطیع میں گرانا بھی جائز قرار دیا گیا ہے مگر فارسی و عربی الفاظ میں واؤ یا اور الف آخر لفظ کا گرانا جائز نہیں قرار دیا گیا بلکہ غلط سمجھا گیا ہے تقطیع میں اگر کسی لفظ میں دو ساکن جمع ہوں تو دوسرا متحرک قرار دیا جاتا ہے جیسے بہار اور درد کے رائے ساکن تقطیع میں متحرک کر لیے جاتے ہیں لیکن مصرعوں کے آخر میں واقع ہونے پر بحالی خود رہیں گے اور متحرک نہ ہوں گے۔ اور اگر کسی لفظ میں تین یا چار ساکن جمع ہو جاتے ہیں تو اول ساکن اور دوم متحرک اور سوم و چہارم تقطیع سے ساقط کر دیے جاتے ہیں جیسے تائے دوست جو حرف ساکن سوم ہے وہ گرا دیا جائے گا

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغول حق ہوں بندگی بو تراب میں — غالب

یا جیسے ع تھی شیر کی پوست فرش کی جا

اس مصرعہ میں تائے پوست تقطیع میں ساقط کر دی جائے گی۔ اردو، فارسی، عربی میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس میں چار ساکن پے در پے جمع ہوں مگر سنسکرت اور انگریزی میں ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں جیسے :-

ع سوئی رچ ہوئے اسپارکس — قدر بلگرامی

یا جیسے :-

ع ہم قبضے میں مالک مہاراشٹر اب تو

ان دونوں مصرعوں میں حروف سوم و چہارم جو ساکن ہیں گر جائیں گے۔ تقطیع اس طرح کرنا چاہیے کہ رکن ساکن کے مقابل حرف ساکن اور رکن متحرک کے مقابل حرف متحرک ہو۔ جیسے۔

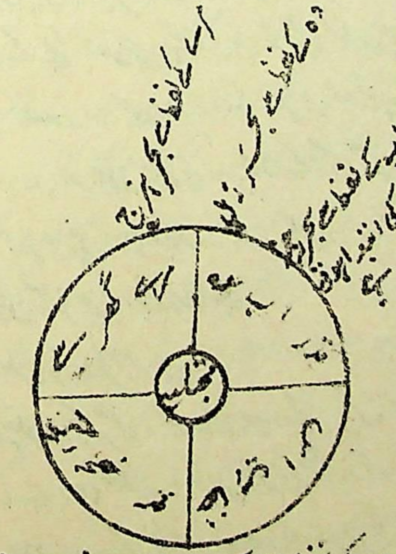
اگر ڈھونڈھو تو ناقص کے سوا کامل نہیں ملتا

جہاں میں صاف آئینہ کی صورت دل نہیں ملتا — عروض

اگر ڈھو ڈھو مفاعیلن تُ ناقص کے مفاعیلن سوا کامل مفاعیلن نہیں ملتا مفاعیلن۔

جہاں میں صا مفاعیلن ف آئینہ مفاعیلن کی صورت دل مفاعیلن نہیں ملتا مفاعیلن۔

بحروں میں ایک دوسرے سے کافی مطابقت ہوتی ہے صرف اوتاد۔ اسباب اور فواصل کے تقدم و تاخر کا فرق رہتا ہے جن ارکان میں بہت زیادہ مطابقت ہے وہ ایک دائرہ سے وضع کیے گئے ہیں اور ان اوزان کی بحریں ایک ہی دائرہ سے نکلی ہوئی ہوتی ہیں چنانچہ بحر ہزج رمل اور رجز ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف کے تقدم و تاخر کے سبب سے ایک ہی دائرہ سے نکالی گئی ہیں جس کا نام مجتلبہ مزدوجہ ہے۔



مرے کے لفظ سے بحر ہزج یوں شروع ہوتی ہے

مرے گھر سے گئے تھے پر خفا ہیں اس قدر اب وہ

تقطیع :- مرے گر سے مفاعیلن گئے تھے پر مفاعیلن خفا ہے اس مفاعیلن قدر اب وہ مفاعیلن۔

اسی طرح اگر وہ کے لفظ سے شروع کریں تو بحر رمل یوں وضع ہوتی ہے۔

وہ مرے گھر سے گئے مجھ پر خفا ہیں اس قدر اب

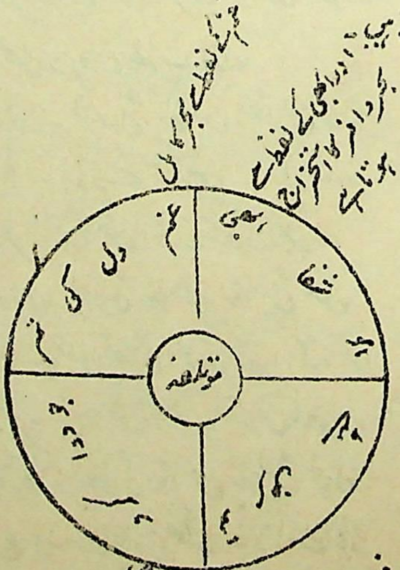
تقطیع یہ ہے :-

وہ مرے گر فاعلاتن سے گئے مج فاعلاتن پر خفا ہے فاعلاتن اس قدر اب فاعلاتن - واضح ہو کہ اردو میں بحر رمل سالم رائج نہیں ہے اور یہ وزن سالم ہے اس لئے یہ مصرع موزوں نہیں معلوم ہوتا - اگر اب کا لفظ مصرع سے نکال ڈالا جائے تو موزوں معلوم ہوگا لیکن رکن آخر سالم کے بدلے فاعلن محذوف ہو جائے گا یونہی اگر اب کے نقطے سے ابتدا کریں تو بحر رجز کا یوں استخراج ہوتا ہے

اب وہ مرے گھر سے گئے مجھ پر خفا ہیں اس قدر

تقطیع یہ ہے :-

اب وہ مرے مستفعلن گر سے گئے مستفعلن مج پر خفا مستفعلن ہے اس قدر مستفعلن - اسی طرح متفاعلن اور مفاعلتن میں وتد مجموع اور فاصلہ صغریٰ میں تقدم و تاخر کا فرق ہے چنانچہ یہ دائرہ مؤتلفہ سے وضع کی گئی ہیں -



نقطہ غم سے یوں بحر کامل نکالی گئی ہے -

غم دل کی تم جو دوا کرو تو مرض مٹے ہو شفا ابھی -

تقطیع یہ ہے :-

غم دل کہ تم متفاعلن جو دوا کرو متفاعلن مرض مٹے متفاعلن ہو شفا ابی متفاعلن اور

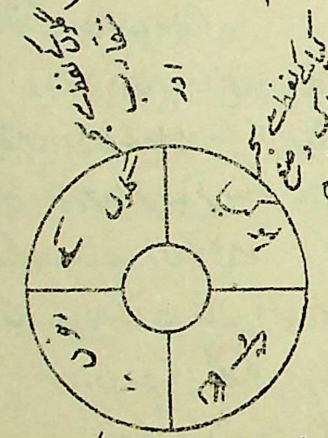
اگر ابھی کے نقطے سے ابتدا کی جائے تو بحر وافر یوں بن جائے گی -

ابھی غم دل کی تم جو دوا کرو تو مرض مٹے ہو شفا -

تقطیع یہ ہے -

ابی غم دل مفاعلتن کہ تم جو دوا مفاعلتن کرو تو مرض مفاعلتن مٹے ہو شفا مفاعلتن -

اسی طرح بحر متقارب اور متدارک وتد مجموع اور سبب خفیف کے تقدم و تاخر سے دائرہ متفقہ سے نکالی گئی ہیں -



گلوں کے نقطے سے بحر متقارب یوں نکلی ہے -

ع گلوں کے رخوں پر لگا ہے لہو کیا

تقطیع یہ ہے :-

گلوں کے فعولن ، رخوں پر فعولن لگا ہے فعولن ، لہو کا فعولن - اور کیا کے نقطے سے بحر متدارک یوں نکالی ہے

ع کیا گلوں کے رخوں پہ لگا ہے لہو -

تقطیع یہ ہے -

کیا گلو فاعلن کے رخو فاعلن پہ لگا فاعلن ہے لہو فاعلن -

ان دوائر کے علاوہ کوئی اور دائرہ اردو کے بحور کے متعلق نہیں ہے اس لئے اور دوائر کا ذکر یہاں نہیں کیا جاتا -

اب اردو کی مروجہ بحروں کا ذکر کیا جاتا ہے آخر رکن میں نون غنہ کے علاوہ دوسرے حروف کے ساتھ

تسبیغ لانا خلاف دائرہ ہے گو بعض اساتذہ نے پابندی نہیں کی ہے -

بحر ہزج مثمن سالم الارکان

وزن :- مفاعیلن ، مفاعیلن ، مفاعیلن ، مفاعیلن

چلا ہے اے دل راحت طلب کیا شادماں ہو کر
زمین کوئے جاناں رنج دے گی آسماں ہو کر — وزیر

بحر : ہزج مثمن مسبغ :-

وزن :- مفاعیلن ، مفاعیلن ، مفاعیلن ، مفاعیلان

یہ کیفیت اسے ملتی ہے جو جس کے مقدر میں
مے الفت نہ خم میں ہے نہ شیشے میں نہ ساغر میں — آتش

بحر - ہزج مثمن مقبوض

وزن - مفاعلن ، مفاعلن ، مفاعلن ، مفاعلن

ع اٹھے جو بزم یار سے تو درد نے بٹھا دیا — کمال الکفوری

بحر - ہزج مثمن مقبوض مسبغ -

وزن - مفاعلن ، مفاعلن ، مفاعلن ، مفاعلان

ع کسی کا تیر ہی یاد میں تڑپ کے کھینچیا فغاں کمال

بحر - ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب

وزن - مفعول مفاعیلن ، مفعول مفاعیلن

دل مشق نصیری کے اے بندہ نواز آیا
مر مر کے جیا پھر بھی جانباز نہ باز آیا — سحر لکھنوی

بحر - ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب مسبغ

وزن - مفعول مفاعیلن ، مفعول مفاعیلان

ہم خواب میں واں پہنچے تدبیر اسے کہتے ہیں
وہ نیند سے چونک اٹھے تقدیر اسے کہتے ہیں — ناسخ

بحر - ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف -

وزن - مفعول مفاعیل ، مفاعیل فعولن

ہم رونے پہ آ جائیں تو دریا ہی بہا دیں
شبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

(ذوق دہلوی)

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف مسبّغ
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

ع سرخی نظر آتی ہے تری تیغ جفا میں — عروض

بحر۔ ہزج مثمن اشتر مجبوب مقبوض
وزن۔ فاعلن مفاعیلن، فاعلن مفاعیلن

کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا — غالب

بحر۔ ہزج مثمن اشتر مجبوب مقبوض مسبّغ
وزن۔ فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلان

ع یاد میں کسی کی ہم اشک غم بہاتے ہیں — عروض

بحر۔ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف
وزن۔ مفعولُ مفاعلن فعولن۔

جس دن سے جدا وہ دلربا ہے
تاریک جہاں مجھے ہوا ہے — عروض

بحر۔ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف مسبّغ
وزن۔ مفعولُ مفاعلن فعولان۔

اس ابر میں یار سے جدا ہوں
بجلی کی طرح تڑپ رہا ہوں — ناسخ

رباعی کے اوزان مخصوص ہیں جو بحر ہزج سے متعلق ہیں یہ رودکی کی ایجاد کہی جاتی ہے۔ بارہ اوزان مفعولُ بضم لام اخرب سے شروع ہوتے ہیں اور بارہ اوزان کی ابتدا مفعولن سے ہوتی ہے یہاں مفعولن کا میم تخنیق سے تبدیل ہو کے آیا ہے اکثر عروضی اس پہ اخرم کا دھوکا کھاتے ہیں حالانکہ یہ جانتے ہیں خرم خرب اور شتر صدر و ابتدا کے لیے مخصوص ہیں چونکہ چوبیس اوزان اصل میں ایک ہیں اس لئے ان میں سے کسی چار وزن میں رباعی موزوں ہو سکتی ہے۔ بعض نے بارہ اوزان جو مفعولُ سے متعلق ہیں ان کا نام شجرہ اخرب اور بارہ اوزان

جو مفعولن سے شروع ہوتے ہیں ان کا نام شجرہ اخرم رکھا ہے لیکن بقول نصیر الدین طوسی (جو بالواسطہ خلیل ابن احمد کے شاگردوں میں سے ہیں) اول الذکر بارہ اوزان کا نام شجرہ غیر مجبق اور ثانی الذکر بارہ اوزان کا نام شجرۂ مجبق ہے۔ شجرہ غیر مجبق اس وجہ سے کہا ہے کہ خرب چوبیس اوزان میں ہر بار آیا ہے اس لیے اخرب کی خصوصیت ختم ہو گئی پھر رکن اول مجبق سے شروع بھی نہیں ہوا چنانچہ شجرہ غیر مجبق کہنا نامناسب نہ ہوگا۔

رباعی کو فارسی میں دوبیتی اور ترکی میں ترانہ کہتے ہیں۔ رباعی کے چار مصرعے بحر ہزج مثمن سے تعلق رکھتے ہیں جو قریب قریب یکساں ہیں اور رباعی کے کسی مصرعہ سے رباعی کے کل مصرعوں کے اوزان کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مثالی رباعی یہ ہے۔

شیطان نظر آیا مجھے کل سر راہ
دریافت کیا وزن رباعی ناگاہ
ہیئت کو جو دیکھا تو یہی کہنے لگا
لاحول ولاقوۃ الا باللہ

اب چوبیس اوزان کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ پہلے شجرہ غیر مجبق پھر شجرہ مجبق کا ذکر ہوگا۔

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب۔
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعَل۔

ع ایمان گیا جان گئی دل بھی گیا۔ — کمال لکھنوی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف اہتم
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعول

ع وہ جان بھی مانگیں تو نہ انکار کریں — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب مجبق
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فع

ع عالم تری قدرت کا تماشائی ہے — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف ازلّ
وزن۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فاع۔

ع بیدردی ظالم ہے ستمگر ہی آپ — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف عروض و ضرب مجبوب
وزن۔ مفعولُ مفاعیلن مفعولُ فعَل

ع یہ لطف و عنایت ہے یا جور و ستم — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مقبوض دوم مکفوف عروض و ضرب ...
وزن۔ مفعولُ مفاعلن مفعولُ فعول

ع ہم درد و مصیبت میں دل کے ہیں شریک — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف دوم مجبق عروض و ضرب مجبوب مجبق۔
وزن۔ مفعولُ مفاعیلن مفعولن فع

ع دل پردہ نشینوں پہ تصدق کر آیا — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف دوم مجبق و عروض و ضرب ازلّ
وزن۔ مفعولُ مفاعیلن مفعولن فاع۔

ع وہ ناز سے آتے ہیں اے دل ہشیار — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب
وزن۔ مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعَل

ع ہے شکل قضا کی اس کی ایک ایک ادا — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم
وزن۔ مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعول۔

ع اب دل کا ہے غمگسار خود ناوک یار — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مقبوض مجبوب مجبق مکفوف
وزن۔ مفعولُ مفاعلن مفاعیلن فع

ع تقدیر بگاڑ پر جب آ جاتی ہے — کمال

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مقبوض ازلّ

وزن۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع

ع فرقت میں تری ہوا ہے جینا دشوار — کمالی لکھنوی

شجرۂ مجبق ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف مجبق دوم مکفوف و عروض و ضرب مجبوب

وزن۔ مفعولن مفعولُ مفاعیلُ فعل

ع مرتا ہوں اے دوست جدائی میں تری — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف مجبق و دوم مکفوف و عروض و ضرب اہتم

وزن۔ مفعولن مفعولُ مفاعیلُ فعول

دل لے کے نہ دے داغ اے راحت جاں — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مکفوف مجبق و عروض و ضرب مجبوب مجبق۔

وزن۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فع

ع شکوہ سب ہے بہر بھلا دینے کا — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مجبق مکفوف و عروض و ضرب ازل

وزن۔ مفعولن مفعولُ مفاعیلن فاعَ

ع مشکل ہے وسنے کا ہنس دل خاموش — کمالی

بحر۔ ہزج اخرب حشو اول و دوم مجبق مکفوف و عروض و ضرب مجبوب۔

وزن۔ مفعولن مفعولن مفعول فعل

ع مجبوروں سے اٹھوانا محفل سے مجھے — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول و دوم مکفوف مجبق و عروض و ضرب اہتم

وزن۔ مفعولن مفعولن مفعولُ فعول

ع آہوں میں نالوں میں تاثیر نہیں — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول و دوم مکفوف مجبق و عروض و ضرب مجبوب مجبق

وزن۔ مفعولن مفعولن مفعولن فعَ

ع ناز اپنے کہاں تک تم اٹھواؤ گے — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول و دوم مکفوف مجبق و عروض و ضرب ازل۔

وزن۔ مفعولن مفعولن مفعولن فاعَ

ع وہ دل ہے جب مجھ میں خواہاں لاکھوں — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مقبوض مجبق مکفوف مجبوب

وزن۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعلُ

ع اپنے مطلب کے دوست آتے ہیں نظر — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مقبوض مجبق مکفوف اہتم

وزن۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول

ع قاتل کچھ آب تیرے خنجر میں نہیں — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب حشو اول مقبوض مجبق و دوم سالم و عروض و ضرب مجبق مجبوب

وزن۔ مفعولن، فاعلن، مفاعیلن فع

ع دھوکا ہے برق پر دل مضطر کا — کمالی

بحر۔ ہزج مثمن اخرب مقبوض مجبق ازل

وزن۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاعْ

ع پھر گر آئی نہ پھر جوانی افسوس — کمالی

ہزج کی مسدس سالم بحر اردو میں رائج نہیں ہے البتہ بجز مزاحفہ رائج ہیں اسی طرح رمل کی مسدس سالم بحر بھی رائج نہیں ہے رمل مثمن سالم کے لئے تو سابق میں لکھ دیا گیا ہے کہ اردو میں مستعمل نہیں ہے۔

بحر۔ رمل مثمن محذوف

وزن۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

باغ میں پھولوں کو رو نہ آئی سوا آپ کی
کس قدر ممنون ہے بادِ بہاری آپ کی — شفق لکھنوی

بحر رمل مثمن مقصور

وزن۔ فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلان

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی جو پنہاں ہو گئیں — غالب

بحر۔ رمل مثمن مخبون محذوف

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن (بحرکت عین)

یار کو میں نے مجھے یار نے سونے نہ دیا
رات بھر طالع بیدار نے سونے نہ دیا — آتش

بحر۔ رمل مثمن مخبون محذوف مسکن۔

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن (بسکون عین)

پاؤں اٹھتے ہی نہیں گھر کی طرف آنے کو
وحشت کی کیسی ہوا لگی دیوانے کو — عروض

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان (بحرکت عین)

ہم بھی اور دشمن کچھ دل مضطر میں نہیں
یوں بھی نالاں کہ وہ گویا صف محشر میں نہیں — مومن

بحر رمل مثمن مخبون مقصور مسکن۔

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان (بسکون عین)

چتونوں میں نہ رہے گی یہ سیکھی انداز
چشم بیمار کی ڈھونڈھو گے دوا میرے بعد — تجر لفدی

بحر رمل مثمن مشکول۔

وزن۔ فعلات فاعلاتن، فعلاتُ فاعلاتن۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا — غالب

بحر رمل مثمن مشکول مسبّغ۔

وزن۔ فعلاتُ فاعلاتن فعلات فاعلیان

ع مرا دل چھپا ہے شاید ترے گیسوؤں میں — کمالی

بحر رمل مثمن مخبون۔

وزن۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

دنیا میں یوں ہی یک بک میں بجث جان کھپائی شاہ
نہ دیا منزل حقیقی کا مجھے رستہ دکھائی — شاہ مبارک نظفر

بحر۔ رمل مسدس محذوف

وزن۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔

دے کے خط منہ دیکھتا ہے نامہ بر
کچھ تو پیغام زبانی اور ہے — غالب

بحر۔ رمل مسدس مقصور۔

وزن۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔

روبرو آؤ جو میری یاد میں
یہ کچھ ہوں سے اثر فریاد میں — عروض

بحر۔ رمل مسدس مخبون محذوف۔

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلن (بحرکت دوم)

سر مرا کاٹ کے پچھتایئے گا
کس کی پھر جھوٹی قسم کھایئے گا — خواجہ وزیر

بحر رمل مسدس مخبون مقصور۔

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلات (بحرکت دوم)

کیا لگا دست دل آرام سے ہاتھ
دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ — مومن

بحر رمل مسدس مخبون مقصور مسکن۔

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلان (بسکون دوم)

کہہ دوں میں بھی اگر اپنا احوال
پھر کہو آپ کا ہو کیا احوال — مومن

بحر رمل مسدس مخبون محذوف مسکن۔

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلن (بسکون دوم)

کب وہ سنتے ہیں کہانی میری
اور پھر وہ بھی زبانی میری — غالب

بحر رمل مسدس صدر سالم و ابتدا مخبون باقی مطابق وزن سابق۔

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلن ــ فعلاتن فعلاتن فعلن

ہوئے آپس میں نظارے کیا کیا
کئے ابرو سے اشارے کیا کیا — مومن

بحر رمل میں فاعلاتن کے مقابل فعلاتن لانا جائز ہے۔

رجز میں مثمن اور مربع کی سالم بحریں بھی رائج ہیں البتہ مسدس کی بحر سالم نامقبول ہے اور مزاحف بحریں بھی مستعمل ہیں مگر ہزج اور رمل سے ان کی تعداد کم ہے۔

بحر۔ رجز مثمن سالم الارکان

وزن۔ مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

زنداں میں بھی کوچہ ترا اے پیچا آتا ہے نظر
بلبل قفس میں ہو مگر گلزار ہم سے ہے نظر

بحر رجز مثمن مذال۔

وزن۔ مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان

غائب ہے دل پہلو سے جب باقی مری حسرت کہاں
آئینہ ہی باقی نہیں جو جلوہ گر صورت کہاں — عروض

بحر۔ رجز مثمن مطوی مخبون۔

وزن۔ مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

واہ رے عشق دیکھنا باغ کی سمت اڑ چلا
پر بھی قفس سے جو گرا بلبل بے قرار کا — بحر لکھنوی

بحر رجز مثمن مطوی مذال۔

وزن۔ مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

ایسے میں قدر آئینہ رکھتے وہ کیا نگاہ میں
اپنا جو دل تباہ دیا پڑ گئے اشتباہ میں — عروض

بحر رجز مربع سالم۔

وزن۔ مستفعلن مستفعلن

جس نے تجھے پیدا کیا
اس نے مجھے شیدا کیا — اختر شاہ اودھ

کامل کی مثمن سالم اور مثمن مذال بحریں اردو میں بہت رائج ہیں مگر اور بحریں اپنی نامقبولیت کی وجہ سے رواج نہیں پا سکیں۔

کامل مثمن سالم الارکان۔

وزن۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
مومن خاں مومن

بحر کامل مثمن مذال۔

وزن۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان

عجب اس کا کیا نہ سماؤں میں جو خیالی دشمن دوست ہیں
وہ مقام ہوں کہ گزر نہیں وہ مکان ہوں کہ پتا نہیں
آتش لکھنوی

وافر کی بحریں اردو میں رائج نہیں ہیں اہل فارس نے بھی بہ تکلف اس بحر میں شعر کہا ہے البتہ یہ بحر عربی کے لئے مخصوص ہے وافر کی سالم بحر میں بعض شاعروں نے شعر کہے ہیں مگر وہ رواج نہیں پا سکے۔

بحر۔ وافر مثمن سالم الارکان

وزن۔ مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

ستم ہوا خفا جو ہوا مری نہ سنی ہوا وہ ہوا
کہوں میں دل تو کس سے کہوں ٹھہر نہ سکا چلا بھی گیا — عروض

بحر۔ وافر مثمن مسبغ

وزن۔ مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان۔

خفا نہ رہو جفا نہ کرو سمجھتے ہو کیوں زباں بھی نہیں
خبر بھی نہیں مری جو نہ سنی کہ لب پہ ابھی فغاں بھی نہیں — عروض

متقارب کی بحریں اردو میں بہت زیادہ رائج ہیں میر تقی میر نے ہندی بحروں کی رو سے اس کی بحروں میں بہت اضافہ سے کام لیا ہے مثمن بحروں میں فعل اثرم فعولُ مقبوض فعلن اخرم وغیرہ کے صدر و ابتدا وحشو میں تقدم و تاخر اور عروض و ضرب میں فعلن بسکون عین بجائے فعولن سالم فعولان مسبغ فاع بجائے مقصور۔ فع محذوف بجائے فعل محذوف فعول مقبوض کی تبدیلی سے بہت سی بحریں بنتی ہیں جن کا ذکر طوالت سے خالی نہیں ہے اس لیے چند پر اکتفا کی جاتی ہے۔

مثمن بحر دل کے مضاعف کرنے سے شانزدہ رکنی بحریں جو حاصل ہوتی ہیں جنھیں مضاعف المثمن بھی کہتے ہیں

بحر۔ متقارب مثمن سالم الارکان۔

وزن۔ فعولن فعولن فعولن فعولن۔

تری دید مشکل ہے گو روبرو ہے
نظر کی طرح میری آنکھوں میں تو ہے — عروض

بحر۔ متقارب مثمن مسبغ

وزن۔ فعولن فعولن فعولن فعولان

بلا تیری زلفوں کے کالے ہوئے ہیں
یہ دو سانپ چوٹی کے پالے ہوئے ہیں — منیر شکوہ آبادی

بحر۔ متقارب مثمن محذوف۔

وزن۔ فعولن فعولن فعولن فعل

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہے
تہِ قبر ہم تو اکیلے رہے — سحر

بحر۔ متقارب مثمن مقصور

وزن۔ فعولن فعولن فعولن فعول

زمرد کی بوتل سو ہیرے کی کاگ
نظر آئے یاقوت احمر شراب — سحر

بحر۔ متقارب مثمن اثرم محبق مقبوض۔

وزن۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن

ع درد ہمارا کیا وہ سینے کا — کمال لکھنوی

بحر۔ متقارب مثمن اثرم محبق مقبوض مسبغ

وزن۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولان

ع یوں نہ پھری تھیں ان کی نگاہیں — کمال

بحر۔ متقارب مثمن اثلم مقبوض محبق

وزن۔ فعلن فعولن فعلن فعولن

ع آخر نہ اس نے پیکاں نکالا — کمال

بحر۔ متقارب مثمن اثلم مقبوض محبق مسبغ

وزن۔ فعلن فعولن فعلن فعولان

اب حال اپنا ہے اس کے دلخواہ
کیا پوچھتے ہو الحمد للہ — میر

بحر۔ متقارب مثمن مقبوض محبق۔

وزن۔ فعولُ فعلن فعولُ فعلن

ع ہمارے دل کو ہے رنج فرقت — کمال

بحر۔ متقارب مثمن اثرم محبق مقبوض محبق

وزن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن

ع دم کی آمد و شد کیا کہیے۔

بحر۔ متقارب مثمن اثرم مقبوض محبق مقبوض مردوف مسبغ

وزن۔ فعلن فعلُ فعولُ فعولان

ع جیب کرم گھر نکو اڑ کو بابٹ؟ — قدر بلگرامی

بحر۔ متقارب مثمن اثرم مقبوض محبق مقصور محبق

وزن۔ فعلن فعلن فعلن فاع

میرے ساقی بھر دے جام — قدر بلگرامی

بحر۔ متقارب مثمن اثرم مقبوض محبق مقبوض محذوف محبق

وزن۔ فعلن فعلُ فعولن فع

ع لینا ایک نہ دینا دو — اسیر لکھنوی

بحر۔ متقارب مثمن اثرم مقبوض مقبوض محبق مقصور

وزن۔ فعلُ فعولن فعلُ فعول

ہجر میں ہم کو چین کہاں
درد ہے دل میں لب پہ فغاں — عروض

بحر۔ متقارب سالم شانزدہ رکنی یا مضاعف المثمن

وزن۔ فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

کتاب محبت میں اے حضرت دل تجا دکھ تم لیتے کتنا سبق جو
کہ جب آن کر تم کو دیکھا تو وہ بھولے سے طفل مکتب کے وہ درق ع

ذوق دہلوی

بحر۔ متقارب اثلم مقبوض محبق شانزدہ رکنی

وزن۔ فعلن فعولن فعلن فعولن فعلن فعولن فعلن فعولن

کب تک سہے گا تیری جفا دل نالش کریگا روز جزا دل

پتھر ترا دل شیشہ مرا دل ہشیار رہنا عاشق ہے عادل — قدر بلگرامی

بحر۔ متقارب اثرم مقبوض محبق مقصور محذوف شانزدہ رکنی

وزن۔ فعلُ فعولن فعلُ فعولن فعلن فعلن فعلُ فعول
فعل و فعولُ فعولن فعلن فعلن فعلن فعلُ فعَل

حال نہ پوچھو عشق سے مجھ میں کس طرح میں اب حال کہوں
آپ ہی چاہو کہ اس ظالم کو اپنا ایسا حال کیا — سحر

بحر۔ متقارب اثرم مقبوض محبق مقصور محبق محذوف شانزدہ رکنی

وزن۔ فعلن فعلن فعل فعولن فعلن فعل فعولن فاع
فعلُ فعولن فعل و فعولن فعل فعولُ فعولُ فاع

کیسی پیری کیسی جوانی ہم سب لوگ مسافر ہیں
صبح ہوئی تو کوچ کی ٹھہری شام ہوئی تو مقام کیا — سحر

بحر۔ متقارب مقبوض (در تین) محبق شانزدہ رکنی

وزن۔ فعولُ فعلن فعولُ فعلن فعول فعلن فعول فعلن

گھٹا طرب خیز چھا گئی ہے شمیم گل دل کو بھا گئی ہے
بہار صیاد آ گئی ہو جدا نہ کر بوستاں سے ہم کو — عروض

بحر۔ متقارب مقبوض (در تین) محبق مسبغ شانزدہ رکنی

وزن۔ فعولُ فعلن فعولُ فعلن فعول فعولُ فعلان

لگا کے دل ایک بیوفا سے عجب طرح کے عذاب میں ہوں — کمال

بحر۔ متقارب اثرم مقبوض محبق مسبغ شانزدہ رکنی

وزن۔ فعلُ فعولن فعل فعولن، فعل فعولن فعل فعولان

ہجر میں اس کے دیکھئے کب تک آگ اڑائیں بیٹھ کر یوں ہی — کمال

بحر۔ متقارب اثرم مقبوض (در تین) محبق شانزدہ رکنی

وزن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن، فعل فعولن فعل فعلا

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا — میر

بحر۔ متقارب اثرم محبق مقبوض محذوف محبق شانزدہ رکنی

وزن۔ فعل فعولن فعلن فعلن فعلن فعل فعولن فع

ع آج فرزال اک رہبر ہو کر لایا تربت مجنوں پر

وزن۔ فعل فعولن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع

ع قصد زیارت رکھتے تھے ہم جب دشت رکھتے تھے

بحر متقارب میں فعلن فعل فعول فعولن کو ایک دوسرے کے مقابل شعر میں لانا عروضیوں نے جائز قرار دیا ہے بحر متدارک مثمن کو مضاعف کرکے شانزدہ رکنی بنا لیتے ہیں اور مثمن اور شانزدہ رکنی بحر میں بہی اردو میں زیادہ رائج ہیں۔

بحر متدارک مثمن سالم الارکان۔

وزن۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔

مرگ ناسخ کا غل چار سو سے اٹھا
لطف تحقیق کا گفتگو سے اٹھا
رشک

بحر متدارک مثمن مذال۔

وزن۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلان

ہجر میں ابر کالے جو چھائیں
میری آنکھوں میں آنسو بھر آئیں
عروض

بحر متدارک مثمن مخبون۔

وزن۔ فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن

تری آنکھ سے آنکھ لڑی جو صنم
نہیں آنکھ سے آنکھ لگی کوئی دم
طالب دہلوی

بحر متدارک مثمن مخبون مذال

وزن۔ فعِلن فعِلن فعِلن فعِلان

غم کی کسی کو خبر ہی نہیں
اے حال پہ میرے نظر ہی نہیں
ہوش

بحر متدارک مثمن مخبون مسکن۔

وزن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن (بسکونِ وسطِ دوم)

ہر دم کرتا ہوں میں زاری
دیکھی نہیں بس تیری یاری
طالب

بحر متدارک مثمن مخبون مسکن مذال

وزن۔ فعلن فعلن فعلن فعلان

ع۔ ہم سے پوچھو آنا دل میں — کمال

بحر متدارک مثمن مخبون مسکن

وزن۔ فعلن فعِلن فعِلن فعِلان مخبون و عروض و ضرب مخبون مذال علی الترتیب۔

آنکھوں سے آنکھیں چار ہوئیں
سینے سے سنانیں پار ہوئیں
قدر بلگرامی

بحر متدارک مثمن اخذ

وزن۔ فاعلن فاعلن فع

ہجر میں بھی ہے آباد پہلو
وہ نہیں ہیں تو درد جگر ہے
عروض

بحر۔ متدارک مخبون شانزدہ رکنی

وزن۔ فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن

ظفر اس کو آدمی نہ جانیے گا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

بحر متدارک مخبون مذال شانزدہ رکنی

وزن۔ فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلان

مرے سینے سے آکے لپٹ گئے تم مجھے اب کوئی تم سے گلا ہی نہیں
کمال لکھنوی

بحر متدارک مخبون مسکن شانزدہ رکنی

وزن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

تم ہو جاؤ ہم جیسا جا پر یہ تو اپنا اپنا دل ہے
جھگڑا کیا پھر اس میں آخر یہ تو اپنا اپنا دل ہے
قدر بلگرامی

بحر۔ متدارک مخبون مسکن مقطوع مذال شانزدہ رکنی

وزن۔ فعلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعلان

ع دل کو تھا منتے کیا ہو میرے نالے سہہ آئے ہیں — کمال

بحر متدارک مخبون مسکن و مخبون شانزدہ رکنی علی الترتیب۔

وزن۔ فعلن فعِلن فعلن فعِلن فعلن فعِلن فعلن فعِلن

کیوں لاش پہ میری روتے ہیں سب کیوں صفت آنکھیں کھوتے ہیں
چونکو گا نہ خواب مرگ سے میں ہو سور قیامت فریاد عبث
قدر بلگرامی

بحر متدارک مخبون مسکن و مخبون و عروض و ضرب مخبون مذال شانزدہ رکنی علی الترتیب۔

وزن۔ فعلن فعِلن فعلن فعِلن فعلن فعِلن فعلن فعلان

صیاد اگر فریاد کریں ہم تازہ اسیر الزام نہیں شاد
معلوم نہیں آئین قفس آگاہ طریقہ دام نہیں
عظیم آبادی

بحر متدارک مخبون مسکن و اخذ شانزدہ رکنی

وزن۔ فعلن فعِلن فعلن فعِلن فعلن فعِلن فعلن فع

قطرہ قطرہ آنسو جیسے کی طوفان طوفان شدت ہے
پارہ پارہ دل ہے جس میں تو وہ تو وہ حسرت ہے
ذوق

بحر۔ متدارک مخبون مسکن و رکن نہم و دواز دہم مخبون و عروض و ضرب مخبون مسکن شانزدہ رکنی غیر مرتب۔

وزن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعِلن فعِلن فعلن فعلن
فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن

تم وہ وہ زخم دل پر پیدا کرتے ہو دکھلانے کو
پر پرش تیغ ناز سے اپنے دل میں کرتے غش غش ہو
ذوق

بحر متدارک میں فعلن مخبون مسکن کے مقابل میں فعِلن مخبون لانا درست ہے۔ بحر مضارع کی اصل دائرے میں مفاعیلن فاع لاتن چار بار ہے اس کی بحریں اردو میں مثمن مزاحف رائج ہیں سالم نہیں رواج پا سکیں۔

بحر مضارع مثمن مکفوف مقصور

وزن۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات

دل تیرہ و خراب فقط دیکھ آئینہ و تاب
نہ کہو اس کو ماہتاب وہ ہے رشک آفتاب
طالب

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف و محذوف مکفوف و عروض و ضرب سالم

وزن۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن

ہم کو اگر مٹایا تو نے تو کیا بنایا۔ ناحق بگڑتا ہو نقشہ بنا بنایا
شیخ امان علی سحر لکھنوی

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف و مجبوب مکفوف عروض و ضرب مسبغ

وزن ۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاع لیان

برقع میں کیا چھپیں گے ہوئے جن کی تاب
رخسار تیرے پیارے ہیں آفتاب ماہتاب — میر درد (؟)

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

وزن ۔ مفعولُ فاعلات مفاعیلُ فاعلات

ساقی بنا ہوا ہے دل ناشکیب میں
گنبد بنا ہوا ہے حباب کی جیب میں — تسخیر لکھنوی

بحر ۔ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

وزن ۔ مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن

تعریف زلف دوست کا لکھنا محال ہے
کاغذ اگر سیاہ کیے جاتے ہیں ہم — عروض

بحر مجتث کی اصل دائرے میں فارسی کے مس تفع لن فاع لاتن چار بار آتی ہے اردو میں یہ بحر سالم رائج نہیں ہے صرف مثمن کی مزاحفہ بحریں رائج ہیں ۔

بحر ۔ مجتث مخبون

وزن ۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

موافقت میں عناصر کی گر نفاق نہ ہوتا
فراق روح کا قالب سے اتفاق نہ ہوتا — زکی لکھنوی

بحر مجتث مثمن مخبون عروض ۔

وزن ۔ مفاع لن فعلاتن مفاع لن فعلیان

فراد کرتے ہیں صورت سے تیری دل کے جو غم ہیں
نشاط و عیش ہمارا ہے تو سرور ہمارا — منیر (؟)

بحر ۔ مجتث مخبون مسبغ و ضرب مخبون ۔

وزن ۔ مفاع لن فعلاتن مفاع لن فعلاتن

بحر مجتث مخبون محذوف ۔

وزن ۔ مفاع لن فعلاتن مفاع لن فعلن

خبر جو آمد پیری کی آ کے ضعف نے دی
شباب لے کے خود پیشتر روانہ ہوا — جلال لکھنوی

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور ۔

وزن ۔ مفاع لن فعلاتن مفاع لن فعلان

ع یہ دل ہے شانہ تری زلف پر شکن میں ہے — کمالی لکھنوی

بحر مجتث مسکن مثمن مخبون محذوف ۔

وزن ۔ مفاع لن فعلاتن مفاع لن فعلن

شانہ چرخ عداوت شعار رہنے دے
ستم زدوں کا نشان مزار رہنے دے — عروض

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور مسکن ۔

وزن ۔ مفاع لن فعلاتن مفاع لن فعلان

کھنچے ہیں دم حوادث میں عاشق و معشوق
قفس میں بند ہے بلبل گلاب شیشے میں — اسیر لکھنوی

بحر منسرح کی اصل دائرے میں مستفعلن مفعولات چار بار آتی ہے اردو میں یہ سالم رائج نہیں ہے صرف بحر مثمن مزاحفہ رائج ہے ۔ مفعولاتُ سے فاعلن مطوی مکشوف جو بنا یا جاتا ہے یہ عروض و ضرب میں آتا ہے لیکن اگر مصرعہ کے درمیان میں آتا ہو تو عروضی اس بحر کو مضاعف المشطور قرار دیتے ہیں چنانچہ اس کو بحر بسیط میں قرار دینا افضل جانتے ہیں اگر جب مصرع کے درمیان میں فاعلان مذال واقع ہو جاتا ہے تو اس بحر کو منسرح ہی کی طرف رجوع کر دینے کو بہتر سمجھتے ہیں چنانچہ یہاں مضاعف المشطور سے مثمن بنایا گیا ہے ۔

بحر ۔ منسرح مثمن مطوی و مطوی مکشوف

وزن ۔ مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

اشک زلیخا ہوئے بحر صفت موج زن
غرق ہوا نیل میں یوسف کا پیرہن — منیر شکوہ آبادی

بحر منسرح مثمن مطوی و مطوی مکشوف و مطوی موقوف

وزن ۔ مفتعلن فاعلن، مفتعلن فاعلان

ع آئے گی تاثیر بھی نالۂ شبگیر میں — کمالی لکھنوی

بحر ۔ منسرح مثمن مطوی عروض و ضرب مطوی موقوف

وزن ۔ مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتُ

بیٹھ تو پہلو میں یار کچھ تو ہو دل کو قرار
تو جو گیا اے نگار صبر و تحمل کہاں — میر تجلی (؟)

بحر ۔ منسرح مثمن مطوی عروض و ضرب اصلم محذوف

وزن ۔ مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع ۔

آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے
طاقت بیداد انتظار نہیں ہے — غالب

بحر خفیف کی اصل بزبان عربی فاع لاتن، مس تفع لن فاعلاتن دو بار اور فارسی میں فاعلاتن مس تفع لن چار بار آتی ہے اردو میں بھی مسدس ہی رائج ہے ۔ یہ بحر بھی سالم رواج نہیں پا سکی

بحر ۔ خفیف مسدس مخبون محذوف مسکن ۔

وزن ۔ فاعلاتن مفاع لن فعلن

جلوہ ہے ایک فتنہ قامت کا
نام مشہور ہے قیامت کا — عروض

بحر ۔ خفیف مسدس مخبون مقصور مسکن ۔

وزن ۔ فاعلاتن مفاع لن فعلان ۔

چشم باطن جو کھول دیتا ہوں
دیکھ لیتا ہوں دوست کو دل میں — عروض

بحر ۔ خفیف مسدس مخبون محذوف ۔

وزن ۔ فاعلاتن مفاع لن فعلن

درد منت کش دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا — غالب

بحر ۔ خفیف مسدس مخبون مقصور ۔

وزن ۔ فاعلاتن مفاع لن ۔ فعلان

خاک میں بھی مجھے قرار نہیں
کان سیماب ہے مزار نہیں — برق

بحر۔ خفیف مسدس مخبون، عروض مخبون محذوف مسکن وضرب مخبون مقصور مسکن ۔

وزن ۔ فاعلاتن مفاعلن فعلن
فاعلاتن مفاعلن فعلان

وہ کٹورے ہیں چمن میں نرگس کے
ایک تپلی ہے اور ہزار آنکھیں — سحر لکھنوی

بحر خفیف مسدس صدر مخبون و ابتدا سالم حشو مخبون و عروض مخبون محذوف مسکن و ضرب مخبون مقصور مسکن ۔

وزن۔ فعلاتن مفاعلن فعلن
فاعلاتن مفاعلن فعلان

شجر عشق کا نئے دکھتا ہے
غنچہ جب ٹہنی میں پتے میں پھل ہیں

بحر سریع کی اصل بزبان فارسی دائرے مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ دوبارہ آئی ہے ۔ اردو میں بھی مسدس ہی مستعمل ہے مگر یہ بحر بھی سالم اردو میں رائج نہیں ہے سریع مسدس مطوی مکشوف مفتعلن مفتعلن فاعلن ۔

آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے
آنکھ کے لگ جانے کا چرچا کیا — مومن

بحر۔ سریع مسدس مطوی موقوف ۔

وزن۔ مفتعلن مفتعلن فاعلان

سر بفلک ہونے کو ہے کس کی خاک
گرد اک اٹھی ہے بیاباں سے آج — میر

بحر سریع کے اکثر اوزان بحر رجز مسدس سے ملتے ہیں۔ سریع مسدس مطوی مکشوف کی تقطیع رجز مسدس مطوی مرفوع سے بھی ہو سکتی ہے مگر تین وجوں سے اس بحر کو سریع ہی قرار دینا افضل ہے اول رفع کا زحاف قلیل الاستعمال ہے دوم اگر اس کا کوئی مصرعہ بحر سریع مطوی موقوف سے لاؤ تو رجز کا صوتی اعتبار سے نظام ختم ہو جاتا ہے سوم سریع اصلی مسدس اور رجز کی یہ بحر نقلی مسدس ہے۔

تذکرہ [۱۹] ابحاث بحر ملہ کے علاوہ کئی عروضیوں نے اور بہت سی بحریں بنائی ہیں مگر وہ رواج نہیں پا سکیں۔

اہل عروض نے مثنوی کے لئے سات اوزان مقرر کئے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) بحر متقارب مثمن مقصور۔

وزن۔ فعولن فعولن فعولن فعول۔

کسی شہر میں تھا کوئی بادشاہ
کہ تھا جم شہنشاہ گیتی پناہ — میر حسن دہلوی

(۲) خفیف مسدس مخبون مقطوع۔

وزن۔ فاعلاتن مفاعلن فعلن

سرگذشت بلاکشاں نہ سنو
نہ سنو میری داستاں نہ سنو — قلق لکھنوی

(۳) بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

وزن مفعول مفاعلن فعولن۔

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری
ثمرہ ہے قلم کا حمد باری — نسیم لکھنوی

(۴) بحر ہزج مسدس محذوف۔

وزن۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن

خداوندا تو اعجب المستحل ہے
اسیر حلقۂ طول امل ہیں — نسیم شکوہ آبادی

(۵) بحر سریع مسدس مطوی موقوف۔

وزن۔ مفتعلن مفتعلن فاعلات

مجھ سے عیاں ہونے لگی شان عشق
اپنی وفاؤں سے بنا جان عشق — عروج

(۶) بحر رمل مسدس مقصور۔

وزن۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

کیا تری زلفوں کا سودائی نہیں
کیوں مجھے کہتا ہے شیدائی نہیں — عروض

(۷) بحر رمل مسدس مخبون محذوف۔

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلن ۔

زاغ میں جب نہ ادھر آئے گا
ابھی کچھ بنا نہیں ڈھلیے گا — صبا لکھنوی

(ماخوذ از۔ سراج العروض)
(مولفہ سید حسن کاظم عروض الہ آبادی)

جن مخصوص بحروں میں مرثیہ گویوں نے عموماً مرثیے نظم فرمائے ہیں وہ چار ہیں۔ جیسے ہزج، بحر مضارع، بحر مجتث، بحر رمل۔ یہ چاروں بحریں سالم استعمال ... فراغت نظم کی گئی ہیں۔

(۱) بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

وزن۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ع کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے — دبیر

(۲) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

وزن۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن۔

ع ہے جوش قلزم غضب ذوالجلال کو — تعشق

(۳) بحر مجتث مثمن مخبون محذوف۔

وزن۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

ع عروج اے مرے پروردگار دے مجھ کو — عشق

(۴) بحر رمل مثمن مخبون مشعث مقصور۔

وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

ع یہی دل ہو کہ سدا شاد کبھی غم ناک — نامعلوم

دیگر بحروں میں بھی مرثیہ گویوں نے طبع آزمائیاں کی ہیں مگر بہت کم۔ بحر خفیف میں میاں عشق کا مرثیہ ہے ع عشق تاج سر فصاحت ہے۔

عروضی: ۔ علم عروض کا جاننے والا ، ماہر علم عروض ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

آگے تیرے طبع موزوں کے ہم اک نخل عبث
جو کرتے ہیں عروضی ناحق تراش خراش ۔ ذوقؔ

قول فیصل ۔ علم عروض جاننے کے معنوں میں ، عروضیہ بھی استعمال ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے جیسے بعض لوگوں نے اپنے اظہار عروضیت کے لیے اس کے خلاف کیا تھا جو ناگوار اور ناموزوں معلوم ہوتا ہے ۔ (راز تخمین ، عروض تقالیہ)

عُرُوق ۱: بضم اول و ثانی ، عرق کی جمع ، نچوڑے ہوئے پانی ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

عُرُوق ۲: ۔ عِرق کی جمع ۔ رگیں ، نسیں ، پٹھے ، نباتات کی جڑیں ۔ عربی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال

رسیاں ہیں عروق اور اعصاب
گو ندا کا لیپ پوست ہے اسے تاب دسراج نظم ۔ ناسخ

عُریاں: ۔ برہنہ ، ننگا ، عربی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

دشت وحشت کو ہر اک بے سروساماں نکلا
تن عریاں کا مرے سایہ بھی عریاں نکلا ۔ داغؔ

قول فیصل ۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ

خنجر بکف بڑھا جو مری سمت حسن پھر
کبھی تک اپنے ہاتھوں کو عریاں کئے ہوئے ۔ جوشؔ ملیح آبادی (کرنا)

لازم ہو کہ عریاں ہوں شب وصل میں ہم تم
کھلتے ہیں کسے شرم حجاب آج کہاں کا ۔ امیرؔ (ہونا)

عُریاں تنی: ۔ جسم کی برہنگی ، جسم پر کوئی لباس نہ ہونا ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

فرمایا یہ لباس نہیں ان کے کام کا
سمجھیں گے اس کو مال غنیمت نہ بے حیا
عریاں تنی سے تم کو بچائے مرا خدا
ہم پیرا اٹھا نہ رکھیں گے اسلام کوئی تھا

مطلب یہ تھا ادائے فریضہ میں کہ جو ہے
السیوں میں سب کو چھوڑ کے جانا ہمیں ضروری ہے ۔ پیارے لال رونا

عُریانی: ۔ (بضم اول) عریاں ہونا ، فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

وضعداری نے چھپایا عیب مجھ دیوانے کا
وہ عریانی کا تا جسم پیرہن میں رہ گیا ۔ بحرؔ

عَرِیسَہ: ۔ بچھوں سے پٹا ہوا مکان ۔ عربی ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

عَرِیض: ۔ صفت ، شہرت کی ، چوڑا ، چکلا ، طول کی نقیض ، چوڑا ، پہنا ، عرض دار ، عربی ، صفت (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ طویل و عریض کی ترکیب کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے تنہا نہیں بولتے ۔

عَرِیضہ ۱: ۔ وہ خط جو چھوٹے کی طرف سے بڑے کو لکھا گیا ہو ، معروضہ ، عرض کیا گیا ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

نوشتہ ہے تیرے بے نوا کا
شہنشہ کو عریضہ ہے گدا کا ۔ بیخبرؔ

عَرِیضہ ۲: ۔ وہ عرضی جو حضرت فاطمہؓ یا حضرت خواجہ خضر یا پریوں کے نام لکھ کر کنوئیں یا دریا کے واسطے میں بہاتے ہیں ۔

نہانے کو گئی جانے جو وہ محبوب دریا میں
عریضوں کی جگہ بہتے گئے کلاب دریا میں ذوالفقار

قول فیصل ۔ شیعوں کی اصطلاح میں اس عرضی کو کہتے ہیں جو پندرہ شعبان کی صبح کو آٹے یا مٹی میں رکھ کے دریا میں یا کنوئیں میں ڈال دی جاتی ہے ۔ یہ عرضی جناب صاحب الامر کے نام ہوتی ہے اس میں عریضہ دینے والا اپنا مطلب لکھ دیتا ہے ۔ عرضی بھیجنے کی رو سے امام زمانہ کی خدمت میں پہنچتی ہے اور وہ حاجت بر لاتے ہیں ۔ نیمہ شعبان کے علاوہ بھی شیعہ حضرات کسی مصیبت کے وقت بھی امامؑ کی خدمت میں عریضہ روانہ کرتے ہیں ۔

بات کی بات رہی ، دل کی تمنا نکلی
بن گیا میرے عریضے کا لفافہ دریا ۔ محشرؔ لکھنوی

عَرِیضہ دینا: ۔ اپنی حاجت لکھ کے آٹے یا مٹی میں بند کر کے دریا یا کنوئیں وغیرہ میں ڈالنا کہ حضرت امام عصرؑ میں پہنچے ۔ اردو ، صرف ، فصیح ، رائج ۔

آب حیواں میں عریضہ دیں گے
زندگانی نہیں درکار ہمیں ۔ رشکؔ

عَرِیضہ نگار: ۔ خط لکھنے والا ، فارسی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

خانہ زاد اور مرید اور مداح
تھا ہمیشہ سے یہ عریضہ نگار ۔ غالبؔ

عَرِیضہ نیاز: ۔ اردو میں درخواست کے آخر میں نام سے پہلے بجائے خاکسار ، نیازمند کے تعلیم یافتہ طبقہ لکھتا ہے ۔ فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عِزّ: ۔ (بالکسر) نقیض ذل ، عزت ، رتبہ ، شرف ، بزرگی ، ارجمندی ، عربی ، مؤنث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

واں وہ غرور عز و ناز ، یاں یہ حجاب پاس وضع
راہ میں ہم ملیں کہاں ، بزم میں وہ بلائے کیوں ۔ غالبؔ

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے اور بالفتح بھی صحیح ہے جس کے معنی عربی میں غلبہ ، غلبہ کرنا ، باران سخت اور عزیز ہو جانے کے ہیں ۔

عَزا: ۔ (بالفتح) غم ، ماتم ، فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

کیوں نہ ہم مر کے ہوں خوش وہ جو کریں غم اپنا
سوگ اپنا ہو عزا اپنی ہو ماتم اپنا ۔ جلالؔ

قول فیصل۔ اس لفظ سے زیادہ تر "ماتم حسین" مراد لیتے ہیں۔

ہیں بیانِ حسینی کے ہم ادنیٰ خادم
دم گریہ تمہیں اے اہلِ عزا یاد رہے — عزیز لکھنوی

عربی میں اس لفظ کے معنی ہیں مصیبت میں صبر کرنا، شکایت نہ کرنا۔

عزا بار: — صفت، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

زیادہ و نالہ ہائے عزا بار پر انیس
آیا ہے رحم کب کہ ذرا مجھ میں دم نہیں — مونس

عزا خانہ: — ماتم خانہ، ماتم کا گھر، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جب دل کو نہیں ماتم احباب سے فرصت
بہتر ہے کہ اب دل کو عزا خانہ بنا دے — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ اب عام طور سے "عزا خانہ" بول کے امام حسینؑ کے ماتم کی جگہ یعنی امام باڑہ مراد لیتے ہیں۔

عزا خانہ: — امام باڑہ، وہ مخصوص مقام جس میں ضریح، علم وغیرہ رکھے جائیں اور مجلس برپا ہو۔ فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

گردش جبر سے گر ہوں نہ صداقت انتساب
وہ نشانہ تجھ سے شاکی ہو کوئی خانہ خراب
وہ عزا خانہ زمین لکھنؤ کا آفتاب
یادگار آیۂ حق حضرت غفراں مآب
جس کے ہر گوشے میں گنج علم و حکمت ہے نہاں
جس کے ہر ذرہ میں ہے خورشید عرفاں ضوفشاں — عزیز لکھنوی

عزا دار: — ماتم کرنے والا، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

پہلے کچھ تذکرہ کی عشق کے بیماروں کی
سرنگوں بیٹھے ہیں جب صف عزاداروں کی — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ اکثر عزاداری میں ہونا

بھی استعمال ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

عزاداری میں کس کی یہ جرخ نیلی جامہ
کہ جیب چاک کی صورت ہے خط کہکشاں ہوتا — ذوقی

عزا دار: — ماتم حسینؑ کا ماتم دار، شہدائے کربلا کا سوگ رکھنے والا، تعزیہ رکھنے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یا خدا رونے کا دے اجر عزاداروں کو
شاد رکھ سید مظلوم کے غمخواروں کو — انیس

قول فیصل۔ عزادار کی جمع مونث "عزادارنیں" بھی استعمال ہوا ہے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

کھلے پڑے ہوئے ہیں دو چھلکی ہیں دلداریں
کھڑی ہیں روشنی جب کہ لٹے پر عزادارنیں — عشق

عزاداری: — ماتم کرنا، شہدائے کربلا کا غم کرنا، تعزیہ وغیرہ رکھنا اور مجلس ماتم کرنا۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ارے بعض کمبخت عزاداری ہوتی ہے جس سے خلق خدا ماتم حسینؑ میں روتی ہے۔ لاکھوں روپیہ اس راہ میں صرف ہوتا ہے۔ (فسانۂ عجائب)

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" اور "ہونا" کے ساتھ ہے۔

عزازیل: — (بفتح اول وکسر چہارم معروف) شیطان کا نام، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہہ کس کس کے لیے باعث گمراہی ہوا
وہ عزازیل کہ عزازیل ہوا — ناظم

عزائمہ: — (بفتح اول وکسر سوم) جنہوں نے [illegible] کا نام، صفت نام، جمع مذکر، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ غیب کی باتیں تو جناب بھی عزائمہ کے سوا اور کوئی جانتا ہی نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

عزا کرنا: — حسینؑ کا غم کرنا، شہدائے کربلا کا ماتم کرنا، اردو مصدر، متروک۔

اب تک پھرتی ہیں حضور کھلے سر کہاں کہاں
رسنے ہیں کی عزائے برادر کہاں کہاں — دبیر

عزائم: — بہت سے ارادے، عزیمت کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عزائم: — منتر، افسوں، عربی، مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

عزائم خواں: — عزیمتیں پڑھنے والا، افسوں گر، فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

عِزّت: — (بکسر اول وفتح دوم مشدد) غالب ہونا، قوت، شدت، عربی، مونث، قلیل الاستعمال۔

نبی را عقل کو ہے شک
ساحت عزت الٰہی تک — (معراج نظم ۲۳)

عزت: — شان، آبرو، وقار، عظمت، شرف، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

انساں کو جس پہ ناز ہو ہر اک صفت کا خوف
نسب کا خوف، عزت انسانیت کا خوف — آل رضا

قول فیصل۔ اس کی جمع نہیں آتی اور یہ واحد کے ساتھ ہے۔

جو خود کر بیٹھو تو اسے خردمند
نیکی پہ ہو عزت جو بے ضرر — صفی لکھنوی

عزت اتارنا: — بے آبروئی کرنا، آبرو ریزی کرنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

دہلی میں تو آپ بنا دیں گی جگہ
اور یہ غربت کو عزت اتارتے ہیں [illegible]

عزت اترنا: — آبرو جانا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کمینے کو سر پہ چڑھایا ہے تم نے
اتر جائے گی ساری عزت تمہاری — سحر

عزت افزا :- عزت کا بڑھانے والا، آبرو اور شان میں اضافہ کرنے والا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مرے عزت افزا سلامت رہو تم
پہنچ جب تک دلا دیں بزم کو اک — ثاقب لکھنوی

عزت افزائی :- عزت بڑھانا، توقیر بڑھانا، فارسی، فصیح، رائج۔

سر لیے ہے کسی کا اس لیے ملفوف ہنسی میں
ملے اس بوترابی کو تقاضا عزت افزائی — محشر لکھنوی

عزت افزائی کرنا :- قدر و منزلت بڑھانا، مرتبہ زیادہ کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محل صرف - آپ نے مشاعرے میں اساتذہ کے بعد مجھے پڑھوا کے میری عزت افزائی تو کی لیکن میری غزل کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

عزت افزائی ہونا :- قدر و منزلت بڑھنا، مرتبہ زیادہ ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ماہ نو دیکھا تھا جن کو ہے ولی عہد نظام
جن سے جاہ و مکنت کی عزت افزائی ہوا — جلیل

عزت بچانا :- آبرو بچانا، آبرو کی حفاظت کرنا، حرمت نہ جانے دینا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محل صرف - لوگوں نے اس سے کہا کہ یہ کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ جمشید نے میری عزت بچائی۔ (طلسم ہوش ربا)

عزت بخشنا :- آبرو عطا کرنا۔ معزز کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بخشی کی جہاں میں تجھ کو عزت
سونے کی آب ہے صداقت — صفی لکھنوی

عزت بڑھنا :- آبرو زیادہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
اتفاق آپس میں پیدا ہو تو جمعیت بڑھے
دل بڑھے ہمت بڑھے دولت بڑھے عزت بڑھے — صفی

قول فیصل۔ اس کا متعدی عزت بڑھانا بھی بولتے ہیں۔
عزت بڑھائی بھائی نے جانباز بھائی کی — دبیر

عزت بگاڑنا :- آبرو ریزی کرنا، عزت اتارنا، اردو مصرف، عوام کی زبان۔
محل صرف - وہ بہت اکڑتے تھے آج نخاس میں سر بازار میں نے پچاسوں گالیاں دے کے عزت بگاڑ دی۔
قول فیصل - عوام "آبرو بنانا" کے معنی میں "عزت بنانا" بھی کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

عزت بیچنا :- آبرو کا سودا کرنا، بے غیرتی اختیار کرنا، اردو مصرف، عوام کی زبان۔
محل صرف - ڈر تو ہم کو یہی لگتا ہے کہ کوئی نہ اندیش عزت بیچ کر روپے کے خریدار نہ بن (دربار اکبری ص ۹۶)

عزت جانا :- آبرو ختم ہونا، عزت کا باقی نہ رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہم غریبوں پہ آفت آئے گی
مفت عزت ہماری جائے گی — قلق

عزت خاک میں ملنا :- آبرو جاتی رہنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

خاک میں ملتی ہو عزت روندتے ہیں ہم کو غیر
اس گلی سے بس ہماری خاک اے صرصر اٹھا — ناسخ

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "عزت خاک میں مل جانا" بھی فصیح و مستعمل ہو چلی ہے۔ اگر خدانخواستہ تو چاند و بازی کے بعد کسی روز نیک میں سارا حال کھل گیا تو ان کی کرکری ہو اور عزت خاک میں مل جائے۔ (فسانہ آزاد جلد سوم)
قول فیصل کسی کی آبرو لینے کے معنی میں عزت خاک میں ملا دینا بھی بولتے ہیں۔

عزت خدا کے ہاتھ ہے :- اللہ آبرو رکھے تو رہ سکتی ہے، اردو، فقرہ، فصیح، رائج۔

حسن میں بھی عزت و دولت خدا کے ہاتھ ہے
گل کو پیراہن ملا تو شعلہ عریاں رہ گیا — آتش

عزت دار :- صاحب عزت، باحرمت، ذی مرتبہ، ممتاز، معزز، باعزت، عربی فارسی الفاظ، اردو صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف - ان سب کا مالک تو وہ سامنے کھڑا ہے وہ البتہ عزت دار ہے اور تو سب قلی ہیں۔ (فسانہ آزاد)
قول فیصل - خدا کے لیے بھی عزت دار استعمال ہوا ہے جو عام نہیں ہے جیسے وہ ایسا جلیل عزت دار اور حکیم کردگار ہے کہ جب موقع سزا اور تادیب کا ملاحظہ فرماتا ہے تو بہت سخت عذاب میں مبتلا کرتا ہے (الوعظ الحسانی اہل الکساء)

عزت داری :- آبرو برقرار رہنا، فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال۔

عزت داری کے جتنے ہیں کام
تو شوق سے ان کو دے سرانجام — صفی لکھنوی

عزت دارین :- دنیا اور عقبیٰ کی بزرگی، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اے ہم نفسو عزت دارین یہاں ہے
کہ سچ یہ نہیں قوم کی ہستی کا نشاں ہے — عزیز لکھنوی

عزت دینا :- آبرو بخشنا، رتبہ دینا، ممتاز فرمانا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

گر نہ دے صاحب جوہر کو مقدر عزت
جوہر فرد ہے بالفرض ڈلا بے قسمت — ذوق

عزت ڈبونا :- عزت کھونا، آبرو کھونا، اپنے ہاتھوں اپنا وقار ختم کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محل صرف - ہم تمہیں ایسا نہیں سمجھتے تھے تمہارے

ایسے حرکات ہیں کہ خاندان بھر کی عزت ڈبودی
قول فیصل۔ آبرو ڈوبنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

عزت ڈوبنا:- آبرو جانا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ حبیب ہی لڑکے اتنے ڈھیٹ ہوگئے۔ میں کہتا ہوں تم وہ کہتے ہیں الٹی۔ اب عزت ڈوبی، جان ہی پر بن آئی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ آبرو ڈوبنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

عزت رکھ لینا:- آبرو رکھ لینا، عزت بچا لینا اردو صرف، فصیح، رائج۔

جا کے اس بزم میں آجاتی ہو شامت کیسی
میرے اللہ نے رکھ لی مری عزت کیسی (داغ)

عزت رکھنا:- کسی کی آبرو اور نیک نامی کو قائم رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عزت عرب کی رکھ گئے جعفر کے یادگار
تھے تین چار شیر کہ جھپٹے ہوئے شکار (انیس)

عزت رہ جانا:- آبرو باقی رہ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہ گئی عزت خموشی کے سبب سے شکر ہے
زہر دیتا آسماں مجھ کو جو شربت مانگتا (آتش)

عزت ریزی کرنا:- آبرو ریزی کرنا، اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ انھوں نے ظلماً کئی بھلے آدمیوں کی نام بگاڑی اور عزت ریزی کی۔ (مصنفات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ "آبرو ریزی کرنا" مستعمل ہے۔

عزت زیادہ کرنا:- آبرو بڑھانا، رتبے میں اضافہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نجف خاں نے کی ان کی عزت زیادہ

شب و روز ہوتی تھی رفعت زیادہ (معارج الفضائل) (ابصر)

عزت سے رکھنا:- آبرو کے ساتھ رکھنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بعضوں نے کہا کہ فرعون نے ان کو پرستندہ جان کر عزت سے گھر میں رکھا تھا۔ (ملاحظۃ الانبیاء ١٣٩)

عزت کا ڈر ہونا:- آبرو جانے کا خوف، بدنامی کا اندیشہ، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہیں اس کے کچھ دل میں خوف و خطر
نہ کنبے کا ڈر ہے نہ عزت کا ڈر (آغا حسن نظم لذت عشق)

عزت کا لاگو ہونا:- عزت کے پیچھے پڑنا، کسی کی آبرو مٹانے کا خواہاں ہونا، اردو صرف (مدار الفاضل)

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

عزت کرنا:- بڑا ماننا، تعظیم و تکریم سے پیش آنا، ادب کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہی خود کرتے تھے عزت گر نہ کرتا تھا کوئی
سر ہر اک فرعون کے آگے نہ تھا جھکاتے ہم (حالی)

عزت کو ڈرنا:- بے غیرتی سے بچنا جو بے عزتی کرے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایسے بے غیرت کے منہ کون لگے سب اپنی عزت کو ڈرتے ہیں۔

عزت کھونا:- عزت کو اپنے ہاتھ سے دینا خود اپنا وقار ختم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تینوں عیاروں نے کہا او نالائقو! کیوں غیرت عیاری کی ناحق کھوتے ہو ذلیل و رسوا ہوتے ہو اگر میں کہ ڈگا دشمن نہ کرتا تو احوال معلوم ہوتا۔ (طلسم خیال سکندری)

عزت کے پیچھے پڑنا:- کسی کی آبرو مٹانے کے درپے ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ کم بخت بڑا بدکردار اور کمینہ ہو ہمیشہ عزت دار لوگوں کی عزت کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔

عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے:- قول سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام اردو صرف، فصیح، رائج۔

دنیا یہی سکھے تحفت دل بنی ہے
عزت کی موت بہتر ذلت کی زندگی سے (دار العلم)

عزت گنوانا:- آبرو بیچ دینا، عزت کھو دینا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میاں تم اتنے بڑے خاندان کی فرد ہوتے ہوئے کہاروں میں بیٹھ کے اپنے خاندان کی عزت گنوا دی۔

عزت لینا:- آبرو اتارنا، غیر عورت کے ساتھ مباشرت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب شبیر الدولہ نے کسی منکوحہ عورت کی عزت لی اور اس کو اپنے گھر ڈال لیا تھا۔ (سیر کہسار)

عزت مآب:- ایک خطاب ہے جو انگریزی کا ترجمہ ہے بہت عزت والا۔ قاری کتب فصیح، رائج۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مہذب اللغت کی ساتویں جلد عزت مآب بی گوپال ریڈی گورنر یوپی کے نام نامی سے معنون ہوئی۔

عزت مٹانا:- آبرو گنوانا، عزت باقی نہ رکھنا، عزت کھو دینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تراں نے ہوشیار کیا مگر غافل پیچھے لگا، تراں نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا، کہا علی کم بخت

تم سبب نے عزت ہماری کی مٹائی ۔ (طلسم خیال سکندری)

عزت ملنا :- توقیر ہونا، شرف حاصل ہونا، بزرگی ملنا، تعظیم و تکریم ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سو بار جسے عشق میں ذلت نہیں ملتی
ارباب وفا میں اسے عزت نہیں ملتی — عارف

عزت میں بٹا لگنا :- آبرو میں فرق آنا، جس منزل پر عزت ہو اس سے گھٹ جانا، اردو مصدر عوام کی زبان۔

عزت میں لاکھ بٹا لگ جائے زر ہو حاصل
ٹکسال والیوں کے یہ طور ہے چلن کا — جان صاحب

عزت میں فرق آنا :- آبرو جانا، آبرو گھٹ جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ انسان ہمیشہ سے اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ کبھی بھی میری عزت میں فرق نہ آنے پائے۔

عزت والا :- عزت دار، صاحب عزت، اردو مرکب، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ یہ دنیا ہے جب انقلاب آتا ہے تو بڑے بڑے عزت والوں کی عزتیں خاک میں مل جاتی ہیں

عزت ہونا :- قدر ہونا، منزلت ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم چشموں میں عزت ہوئی مجھ بے سروپا کی
اے دیدۂ گریاں تجھے رحمت ہو خدا کی — لطافت

عزرائیل :- چار مقرب فرشتوں میں ایک فرشتہ کا نام، ملک الموت، روح قبض کرنے والا فرشتہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ساقیا جاں کا گنہگار تھا یہ عبد ذلیل
آئے تھے غصہ میں بالیں پہ مری عزرائیل — رشید

قول فیصل۔ سریانی زبان میں "عزرا" بمعنی بندہ "ئیل" بمعنی خدا ہے۔

عزل :- (بفتح اول و سکون دوم و سوم) معطلی، برطرفی، معزولی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عزل :- عورت سے جماع کرنے میں بوقت انزال علٰحدہ ہو کر باہر انزال کرنا، عربی، فقہی اصطلاح

قول فیصل۔ شیعی نقطۂ نظر سے اگر زوجہ کی اجازت ہو تو یہ صورت جائز ہے۔

عزلت :- (بضم اول و سکون دوم و فتح سوم) گوشہ نشینی، خلوت، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اللہ والے تارک الدنیا لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ عزلت نشینی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

عزلت :- موقوفی، برطرفی، معزولی، عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

عزلت دوست۔ عزلت گزیں :- (کنایۃً) عابد، مرتاض، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عزلت گزیں رائج ہے۔ عزلت دوست بالکل نہیں بولتے۔

عزلت گزیں :- گوشہ نشین، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خدا شاہد کسی قابل نہیں ہوں
گدائے بے نوا عزلت گزیں ہوں — صفی

عزلت گزینی :- گوشہ نشینی، تنہائی میں بیٹھنا، فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ترک دنیا چاہیے کچھ ترک کر دینی چاہیے
یہ نہیں سمجھے تو پھر عزلت گزینی چاہیے — صفی

عزلت نشینی :- گوشہ نشینی، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ اپنی عزلت نشینی کے ایام میں اس نے کچھ روپے بنا لیے تھے۔ اب یہ شوق ہوا کہ علوم عربیہ کی تحصیل میں آسانیاں ہونی چاہئیں۔
(رسالہ تنویر المشرق۔ نومبر ۱۹۰۸ء)

عزل و نصب :- عزل (بفتح اول و سکون دوم) و نصب (بفتح اول و سکون دوم) برطرفی و بحالی، نوکری سے برخاست کرنا اور پھر ملازم رکھ لینا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ ہے اور بضم عین و فتح صاد غلط ہے۔

عزم :- (بالفتح) قصد، ارادہ، تہیہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بعد مرنے کے آج اے ناسخ
عزم ہے سوئے کوئے یار اپنا — ناسخ

قول فیصل۔ عربی میں اس کی جمع عزمات ہے جو اردو میں رائج نہیں عموماً عزمات کی جگہ عزائم بولتے ہیں جو عزیمت بمعنی ارادہ کی جمع ہے۔

عزم بالجزم :- مصمم ارادہ، مضبوط قصد، مستحکم ارادہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عزم کو ہے ترے ہر عزم میں عزم بالجزم
قصد کو ہے ترے ہر قصد میں قصد سبقت — ذوق

عزم بے پناہ :- مضبوط سے مضبوط ارادہ، بڑے سے بڑا ارادہ، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

یہ عزم بے پناہ دکھایا حسینؑ نے
آندھی چلی چراغ جلایا حسینؑ نے — بیدل رفا

عزم درست ہونا :- ارادہ پکا ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

ہوئے قتل پہ عزم ان کے درست
کمربستہ، سرگرم و چالاک و چست — (معراج الفضائل)

عزم فسخ ہونا :- ارادہ ٹوٹ جانا، ارادہ

بدل جانا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف - آزاد مرزا کی زبانی سُنا کہ وہ عزم فسخ ہوگیا تو دل کو کسی قدر ڈھارس ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

عَزم کرنا :- ارادہ کرنا، قصد کرنا، عازم ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب لوٹ لیا باغِ پیمبر کو خزاں نے
مرنے کا کیا عزم امامِ دو جہاں نے
(انیس)

عزمِ مُصَمَّم :- (بہ اضافت) پختہ ارادہ، نہ ٹوٹنے والا ارادہ، مضبوط قصد، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف - قوم کے سربرآوردہ لوگوں نے اس کی رائے سے اتفاق کیا اور سب نے سرزمینِ مکہ سے نکل جانے پر عزمِ مصمم ظاہر کیا۔ (تاریخ ائمہ صہ ۵۷)

(۲) **عزّ من قنع و ذلّ من طمع** :- جس نے قناعت کی وہ عزت والا ہوا اور جس نے لالچ کی وہ ذلیل ہوا۔ عربی مقولہ۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیکھ واسطہ عزّ من قنع سے
نفرت کر ذلّ من طمع سے
(صفی)

(۱) **عزم کیے ہونا** :- ارادہ کیے ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

طبیعت مسرت سے جوش میں ہے
تمنا عزمِ نوشا نوش میں ہے
(نسیم دہلوی)
(دا فغلیم)

(۳) **عزم ہونا** :- ارادہ ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

بے غفلت سے ہو کیونکر عزم بیت اللہ کا
پائے خفتہ کو بہت مشکل ہے چلنا راہ کا
(سعدی)

عزّ و احتشام :- شان و شوکت، جاہ و جلال عظمت و بزرگی۔ قلیل الاستعمال

کیا کہوں عزّ و احتشامِ علیؑ نیز نامِ اللہ کا ہے نامِ علیؑ
(مثنوی بحر العشق)

عَزّ و جاہ :- عزت اور مرتبہ، فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

زندگی کرتے ہیں رفاہ میں وہ
عیش کرتے ہیں عزّ و جاہ میں وہ
(مرقع نظم صہ)

عَزّ و جَلّ :- (بفتح اول و تشدید دوم) ہمیشہ رہنے والا، خدائے تعالیٰ کی صفت، فارسی، صفت فصیح، رائج۔

وہ جو ہیں نیری عزّ و جلّ
تجھے سجدہ کرتا چلوں سرِ کے بل
(میر حسن)

قولِ فیصل - عربی میں (عزّ) بفتح اول و تشدید دوم اور (جلّ) بفتح اول و تشدید دوم تھا اور یہ دونوں صیغے ماضی کے تھے فارسی والوں نے (جلّ) کی تشدید و فتح کو ختم کرکے ساکن کر دیا۔

عزّ و شان :- عزت و مرتبہ، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

داخل ہوا نہ اس مکاں میں
فرق آئے گا ورنہ عزّ و شاں میں
(صفی)

عزّ و شرف :- عزت اور بزرگی، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

تو ہے خورشید برجِ عزّ و شرف
حق تری سمت تو ہے حق کی طرف
(دشمنوی بحر الفت)

عزّ و فخر :- عزّ و شان، عزّ و شرف، فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

زمیں آسماں ہو نسبے عزّ و فخر
(امیر لکھنوی)
جو رشتہ میں باندھے اتفاق الفخر (معنی الفاظ)

عُزّیٰ :- (بضم اول و فتح دوم مشدد) عربی، مذکر، نام ایک درخت کا تھا جس کی پرستش (اہلِ عرب) بڑے اعتقاد سے کرتے تھے بتوں کی طرح اور بکو کبھی پوجتے تھے خالد بن ولید نے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اس درخت کو جلا دیا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل - یہ ایک درخت نہیں تھا بلکہ قبیلہ کنانہ کا مخصوص پتھر کا بت تھا۔ یہ بت فتحِ مکہ کے بعد رمضان سنہ ۸ھ میں توڑا گیا۔

وہ نا قوس اور وہ قرنا کی دھن تھا کہ آوازیں
وہ گھر اللہ کا اور لات و عزّیٰ کی تھی اوری
(عزیز)

عُزَیر :- (بضم اول و فتح دوم) ایک پیغمبر کا نام جو حضرت موسیٰ کے بعد ہوئے ہیں اور حضرت کی شریعت کے ہادی تھے - عربی، رائج۔

قولِ فیصل - قرآن مجید میں ان کا قصہ یوں ہے۔

" مثلاً اس (بندے کے حال) پر بھی نظر کی جو ایک گاؤں پر (سے ہو کر) گزرا اور وہ ایسا اجڑا تھا کہ اپنی چھتوں پر ڈھے کے گر پڑا تھا - یہ دیکھ کر وہ بندہ کہنے لگا، اللہ اب اس گاؤں کو (ایسی) ویرانی کے بعد کیونکر آباد کرے گا - اس پر خدا نے اس کو (مار ڈالا اور) سو برس تک مردہ رکھا پھر اس کو جلا اٹھایا (تب) پوچھا تم کتنی دیر پڑے رہے عرض کی ایک دن پڑا رہا یا ایک دن سے بھی کم فرمایا نہیں تم (اسی حالت میں) سو برس پڑے رہے اب ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ ابھی تک نہیں اور ذرا اپنے گدھے (سواری) کو تو دیکھو (کہ اس کی ہڈیاں ڈھیر پڑی ہیں اور یہ سب اس واسطے کیا ہے) تاکہ لوگوں کے لیے تمہیں (قدرت) کا نمونہ بنائیں اور (ہاں) اب اس گدھے کی ہڈیوں کو نظر کرو کہ ہم کیونکر ان کو جوڑ جاڑ ڈھانچا بنا دیتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں - پس جب ان پر ظاہر ہو گیا بے ساختہ بول اٹھے کہ (اب) میں یقین کامل جانتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے:
(تفسیر کلام اللہ ترجمہ نواب صاحب سورہ بقر آیت ۲۵۹ صہ ۲۷)

مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ بستی کون سی بستی تھی اور وہ شخص کون تھے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ بستی بیت المقدس تھی۔ جب بخت النصر بادشاہ ہوا اور اس نے بنی اسرائیلیوں کا قلع قمع کر کے بیت المقدس کو جلا کے خاک کر دیا اور ان کی لاشوں کو درندوں نے کھایا۔ اور وہ شخص جناب عزیر تھے جن کا ادھر سے گزر ہوا تو ان ہڈیوں کو اور اس بستی کو دیکھ کے تعجب سے کہنے لگے کیا ایسی اجڑی بستی بھی آباد ہو سکتی ہے۔ اس پر خدا نے ان کی روح قبض کر لی اور سو برس تک مردہ رکھا اور ان کی غذا اور دودھ جو ساتھ تھا مطلقاً خراب نہ ہوا اور ان کا جسم نظر خلائق سے بچا رہا۔ غرض جب حضرت عزیر دوبارہ زندہ ہوئے اور ان کا گدھا بھی زندہ ہوا تو بیت المقدس آباد ہو چکا تھا جب یہ گھر واپس آئے تو اپنے پوتوں کو بڈھا پایا اور خود کو جوان سمجھے۔ لوگوں کو کسی طرح یقین نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ جب لونڈی (جسے بیس برس کی چھوڑ کر گئے تھے اور اب ایک سو بیس برس کی اندھی بڑھیا ہو گئی تھی) کو دعا سے بینا کیا اور اپنے بیٹے کو جسے حالت حمل میں چھوڑ گئے تھے اپنے شانے کا تل بہت چمکدار دکھا دیا تب لوگوں کو یقین آیا کہ یہی عزیر ہیں۔ کیا خدا کی شان ہے کہ خود حضرت کا سن تو پچاس برس کا تھا اور بیٹے کا سن سو برس کا۔ اسی وجہ سے خدا نے فرمایا کہ ہم تم کو اپنی قدرت کا نمونہ بناتے ہیں۔ (حاشیہ کلام اللہ مترجمہ فرمان علی صفحہ [illegible])

یہودی عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں چنانچہ خدا فرماتا ہے

یہودی تو کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح (عیسیٰ) خدا کے بیٹے ہیں یہ تو ان کی بات ہے اور وہ بھی انہیں کے منہ سے یہ لوگ بھی ان ہی کافروں کی سی باتیں بنانے لگے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں خدا ان کو قتل ہی کرے، (ذرا دیکھو تو) کہاں سے کہاں بھٹکے جا رہے ہیں۔

(قرآن کلام اللہ مترجمہ فرمان علی سورہ توبہ آیت ۳۰)

عَزِیز ہے (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) خداوند عالم کا ایک نام، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

ربّ عظیم و عزیز و مجیب
حکیم و جواد و بدیع و منیب — (معارج الفقا)

قول فیصل ہے۔ زیادہ تر اسم کا صفت، یا کے ساتھ بھی جیسے "یا عزیز" عاملوں کا خیال ہے کہ یہ اسم جلالی ہے۔

عزیز ہے مصر کے بادشاہ کا لقب، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ زمانۂ قدیم میں پہلے یہ خطاب مصر کے وزیروں کو ملتا تھا۔

عزیز ہے رشتہ دار، قرابت دار، عربی، فصیح، رائج

آج ہنگام سحر سے ہوئی آغاز دغا
کس سے تقسیم شدہ دیں کے عزیز و رفقا — تعشق

قول فیصل۔ عربی جمع "اعزا" ہے۔ فارسی جمع "ان" اور اردو جمع "وں" کے ساتھ مستعمل ہے۔

جب عزیزوں سے ہوئی صحبت سرور خالی
ہو گیا فاطمہ زہرا کا بھرا گھر خالی — تعشق

کبھی کبھی دوستوں اور واقف کاروں سے خطاب کرتے ہوئے بھی بولتے ہیں۔

عزیزو سادہ ہی رہنے دو روح تربت کو
ہمیں مٹے تو یہ نقش و نگار کیا ہوگا — اکبر الٰہ آبادی

عزیز ہے پسند آنے والا، محبوب، مرغوب، پیارا، عربی، فصیح، رائج۔

کوئی جاں ایسی نہیں جس کو نہ ہو جسم عزیز
تجھ کو یہ کس لئے نفرت ہے مری جاں مجھ سے — عارف

قول فیصل۔ تامل اور بخل سے دور رہنے کے محل پر نفی کے ساتھ بھی "عزیز" کا صرف ہے۔

حجاب تک نہیں عزیز ہے تیرے اگال سے
کہدے تو دکھ دوں منہ سے کلیجا نکال کے — ناظم

عزیز ہے عمدہ، کمیاب، قابل عزت، لائق قدر، بیش بہا، عربی، فصیح، رائج۔

غیرت یوسف ہے یہ وقت عزیز
میر اس کو رائگاں کھوتا ہے کیا — میر

عزیز ہے لکھنؤ کے ایک مشہور اور مستند شاعر مرزا محمد ہادی کا تخلص۔ آپ مولانا محمد علی صاحب نجم السماء کے فرزند ارجمند تھے ۱۸۸۲ء میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ نسب حضرت مالک اشتر نخعی تک پہنچتا ہے مورث اعلیٰ شیراز سے کشمیر اور کشمیر سے لکھنؤ آئے اور یہیں ان کی نسل پھیلی۔

آپ ابھی سات آٹھ برس کے بھی نہ تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ابتدائی کتب درسیہ مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی لطف حسین سے پڑھیں۔ فقہ و اصول مولوی سید ابو الحسن صاحب اور بیان جناب پیارے مرزا صاحب اور مولوی شیخ [illegible] حسین صاحب سے معقولات جناب مولانا عبد الحمید صاحب فرنگی محلی سے پڑھے۔ درسیات فارسی میں آپ نے آغا سید محمد صاحب حاذق سے استفادہ کیا اور اپنے منظومات فارسی پر اکثر ان سے اصلاح لی مطالعہ کتب کا شوق مرتے دم تک رہا۔

تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ چند سال تک جناب مرزا محمد عباس علی خاں صاحب مرحوم ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کے ہمراہ خاص رہے۔ مرزا صاحب اپنے کلام پر انہی سے اصلاح لیتے تھے

اسی زمانہ میں آپ نے مشق سخن بڑھا کر شاعری کو فروغ دیا ۔ چند سال امین آباد ہائی اسکول میں ہیڈ مولوی رہے اس کے بعد مہاراجہ محمود آباد نے اپنی لائبریری کا انتظام آپ کے سپرد کر دیا ۔ آپ تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ۔ ۱۹۳۵ء میں انتقال کیا ۔ شاگردوں میں جوش اور اثر لکھنوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں

عزیز القدر :- بڑی قدر ، قابل قدر ، عزیز ، بلند منزلت عزیز ۔ عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل ۔ عزت اور محترم خورد کو بصورت القاب لکھتے ہیں جیسے " عزیز القدر ، نور نظر فخر خاندان سلمک اللہ تعالیٰ " ۔

عزیز الوجود :- کمیاب ، عربی ، صفت دہلی کی زبان

محل صرف :- اگلے وقتوں کے امرا کو بھی ہر قسم کی عجیب و غریب اور عزیز الوجود چیزوں کو شوق ہوتا تھا ۔ (دربار اکبری)

عزیز جاننا :- عزت کرنا ، کسی چیز کی قدر و منزلت کرنا ، محبت رکھنا ، بہت زیادہ دوست رکھنا اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

کس واسطے عزیز نہیں جانتے مجھے
لعل و زمرد و زر و گوہر نہیں ہوں میں غالب

عزیز دار :- قرابت دار ، رشتہ دار ، اردو ، صفت ، عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ فصحائے لکھنو غلط سمجھتے ہوئے نہیں بولتے رشتہ دار کے بجائے ہندی کے بعض بعض عوام لکھنو عزیز داری بھی کہتے ہیں جیسے " ہمارے اور فلاں صاحب کے دور کی عزیز داری بھی ہے " ۔ ان معنوں میں اردو ، بلا غیر فصیح ہے ۔

عزیز رکھنا :- دوست رکھنا ، محبوب جاننا ، پیارا سمجھنا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ دنیا کے لیے جو سونے کا وقت سب سے بہتر ہوا ، وہی میرے لیے بیداری کی اصل لذتیں ہوتی ۔ لوگ ان گھڑیوں کو اس لیے عزیز رکھتے ہیں کہ میٹھی نیند کے مزے لیں ۔

(غبار خاطر از مولانا ابوالکلام آزاد)

قول فیصل ۔ سلبی معنی میں کسی اسم یا ضمیر کے بعد " سے " کا اضافہ کر کے بھی استعمال کرتے ہیں ۔

شرمندہ ہو گے جانے بھی دو امتحان کو
رکھے گا کون تم سے عزیز اپنی جان کو میر

بہت بعید و عزیزہ الفاظ کے ساتھ بھی اس مصدر کا استعمال ہے جیسے میں ان کو بہت عزیز رکھتا ہوں یا ماموں جان ان کو بعید عزیز رکھتے تھے ۔ کسی کے ساتھ جان کی طرح یا دل کی طرح " عزیز رکھنا " استعمال میں ہے ۔

دشمنوں کو جان کی دل کی طرح رکھا عزیز
گرگ کو پالا بغل میں آستیں میں مار کو آتش

سب سے یا سب سے زیادہ عزیز رکھنا بھی کہتے ہیں ۔

وہ جو دیوان جی ہیں اہل تمیز
رکھتے ہیں وہ سخن کو سب سے عزیز شیفتہ

تاہم وہ سپاہی کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا اور اس کا خیال تھا موجودہ شان و شوکت کا راز انھیں کی بہادری اور جاں نثاری میں مستور ہے ۔

(امیر تیمور از نوبت رائے نظر)

نسبۃً عزیز رکھنا جیسا کہ شعر میں ہے اب بہت کم مستعمل ہے ۔

سب سے زیادہ عزیز رکھنا ، نسبتۃً زیادہ استعمال میں ہے ۔

مولف نور اللغات نے عزیز رکھنا کے معنی قدر و منزلت کرنا بھی لکھے ہیں ۔

عزیز کرنا :- تامل کرنا ، دینے میں تکلف کرنا ، ہچکچانا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

ال دنیا کرو میں کیا کرتا حبیب تک عزیز
جان تک دیتا جو کچھ بھی خوبصورت مانگتا میر

عزیز مصر :- مصر کا بادشاہ ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ " عزیز مصر " بول کر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے والے بادشاہ کو مراد لیتے ہیں اسی کی زوجہ جناب زلیخا تھیں ۔

عزیز من :- میرے عزیز ، میرے پیارے ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

اب تک اسی روش پہ ہے اکبر سے بے خبر
کہدے کوئی عزیز من فصل بہار ہو چکی اکبر الہ آبادی

عزیز ہونا :- پیارا ہونا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

تھا جو یوسف ہوا نہ وہ بھی عزیز
کیا برادر کو حسن برادر کا ناسخ

عزیز ہونا :- دریغ ہونا ۔

کہ کہتے ہیں تیرے ہم کو عزیز استخواں بھی آتش

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ زیادہ تر اس کا استعمال نفی میں ہوتا ہے

عزیزی :- میرے عزیز ، اے میرے محبوب میرے پیارے ۔ فارسی ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ تم نے میری مخالفت کی اور برا بھلا کہا ۔ لیکن عزیزی میں تمھیں بہت دوست رکھتا ہوں ۔ تمھیں ایسا نہیں چاہیے تھا ۔

قول فیصل ۔ انتہائی خلوص و محبت ظاہر کرنے کے محل پر بولتے ہیں ۔

عزیمت :- قصد ، عزم ، ارادہ ، عربی ،

متونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

وہ دوریا جس کے ہوتے تھے نہ ہرگز سد راہ
وہ ارادے کیا ہوئے اور وہ عزیمت کیا ہوئی — حالی

عزیمت ۲: افسوں، منتر، وہ عمل یا افسوں جس سے موکلوں کو حاضرات میں طلب کریں۔ عربی مونث۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - رمالوں اور عاملوں کی اصطلاح خاص

کبھی افسوں و عزیمت کبھی تعویذ و طلسم
کبھی سجدہ نیز کوۃ اور کبھی قصد دعوت — ذوق

عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عساکر: (بفتح اول و دوم و کسر چہارم) عسکر کی جمع ہے، بہت سے لشکر، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عسجدی: عنصری کے ہمعصروں اور سلطان محمود کے دربار کے مشہور شاعروں میں ایک ابو نظر عبدالعزیز بن منصور مروزی المتخلص بہ عسجدی بھی تھا۔ اس شاعر نے بھی سلطان محمود کی مدح میں قصیدے لکھے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کا کچھ زیادہ کلام ہم تک نہیں پہنچا۔

عسجدی نے مدحیہ قصیدوں کی طرح اور بھی شعر لکھے تھے اور جو تھوڑے سے قطعات اس کی یادگار باقی رہ گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کلام پر بڑا قابو حاصل تھا اور وہ صنعت تشبیہ میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔

تذکروں میں عسجدی کا سن وفات ۴۳۲ھ لکھا ہے اور یہی سال سلطان محمود غزنوی کی وفات کا ہے کہتے ہیں اس کے دیوان میں تین ہزار شعر تھے۔ اب بعض قصیدوں، قطعوں اور ایک مثنوی کے چند اشعار کے سوا جو اس کے نام سے تذکروں میں محفوظ رہ گئے ہیں۔ اس کے اشعار کا کچھ پتہ نہیں۔ (تاریخ ادبیات ایران)

(از - ڈاکٹر رضا زادہ - شفق)

عسر: دشواری، مشکل، سختی، عربی، قلیل الاستعمال

محل ضرف - فرمایا کہ وہ شیر آکر اپنی مادہ کے عسر ولادت کی شکایت کرتا تھا اور اس نے مجھ سے سوال کیا کہ میں خدا سے دعا کروں تاکہ سختی ولادت کی آسانی فرمائے۔ (لوحۃ الشافی الی الکما)

قول فیصل - عام طور سے عربی تعلیم یافتہ طبقہ "عسر" بولی کے غربت و پریشانی اور تنگی کے معنی مراد لیتا ہے۔

عسرت: تنگی، غریبی، مفلسی، عربی، مونث فصیح، رائج۔

تیرے ہاتھوں ہوئی افلاس کی دنیا برباد
رخصت اس طرح سے عسرت ہوئی عشرت آئی — امیر

عسرت ۲: دقت، دشواری، سختی، مصیبت، تکلیف، عربی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عسس: (بفتحتین) کوتوال، شہر کے گرد گشت کرنے والا، عہدے دار، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بھولے کی جا نکلتی ہی ہو تو کچھ آنسو چھپیں
پونچھیں دو چار بھی وہ جس میں کھینچ لیں — صبا

قول فیصل - عربی میں یہ عاس، کی جمع ہے لیکن فارسیوں نے مفرد معنی میں استعمال کیا ہے۔

عسکر: (بفتح اول و سکون دوم) فوج، سپاہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شہر کہہ - اپھوں پڑ گیا قہر و آفت کا
وہ آیا عسکر نور تیغ و علم لے کر محشر لکھنوی

عسکری: عسکر سے منسوب، لشکری، فوجی سپاہی، صفت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضرف - عسکری قوت کے بل پر اور زندان کی ہولناکی سے ڈر کر ہر فرد پر عشرہ ٹیکس کی صورت میں ڈاکہ ڈالتے رہتے تھے اسی عشر کو شالستانی جائز نہیں قرار دیتا۔ (میرا پہلا گناہ)

عسکری: شیعوں کے گیارھویں امام کا لقب، جن کا اسم مبارک حسن ہے۔ شیعوں کے عقیدے کے مطابق حضرت امام حسن عسکری ع پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گیارھویں جانشین اور سلسلۂ عصمت کی تیرھویں کڑی ہیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت امام علی نقی علیہ السلام تھے۔ اور والدہ ماجدہ جناب [illegible] خاتون تھیں جو نہایت عفیفہ، کریمہ، سنجیدہ اور زہد و ورع و تقویٰ سے آراستہ تھیں۔

آپ بتاریخ ۸ ربیع الثانی ۲۳۲ھ بروز جمعہ بوقت صبح بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ عسکری، ہادی، زکی، خالص، سراج اور ابن الرضا آپ کے مشہور القاب ہیں۔ آپ کا لقب عسکری اس لیے زیادہ مشہور ہوا کہ آپ جس محلہ میں بمقام سر من رائے رہتے تھے اسے عسکر کہا جاتا تھا اور بظاہر اس کی وجہ یہ تھی کہ جب خلیفہ معتصم باللہ نے اس مقام پر لشکر جمع کیا تھا اور خود بھی قیام پذیر تھا تو اسے عسکر کہنے لگے تھے۔ اور خلیفہ متوکل نے امام علی نقی ع کو مدینے سے بلوا کر یہیں مقیم رہنے پر مجبور کر دیا تھا نیز یہ تھا ایک مرتبہ خلیفہ وقت نے امام زمانہ کو اسی مقام پر اس نے نوے ہزار لشکر کا معائنہ کرایا تھا

اور آپ نے دو انگلیوں کے درمیان سے اسے اپنے عظیم لشکر کا معائنہ کرا دیا تھا۔ انھیں وجوہ کی بنا پر اس مقام کا نام عسکر ہو گیا تھا۔ جہاں امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام مدتوں مقیم رہ کر عسکری مشہور ہو گئے تھے۔

آپ کی ولادت کے وقت واثق باللہ بن معتصم بادشاہ وقت تھا۔ جو ۲۲۷ھ میں خلیفہ تھا پھر ۲۳۲ھ میں متوکل خلیفہ ہوا پھر ۲۴۷ھ میں منتصر بن متوکل خلیفہ وقت تھا۔ پھر ۲۴۸ھ میں مستعین خلیفہ تھا۔ پھر ۲۵۲ھ میں معتز باللہ خلیفہ ہوا اسی زمانے میں امام علی نقی علیہ السلام کو زہر سے شہید کر دیا گیا۔ پھر ۲۵۵ھ میں مہدی باللہ خلیفہ تھا۔ پھر ۲۵۶ھ میں معتمد علی اللہ خلیفہ ہوا اسی زمانے میں ۲۶۰ھ میں امام علیہ السلام زہر سے شہید ہوئے ان تمام خلفا نے آپ کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جو آل محمد کے ساتھ کیے جانے کا دستور چلا آ رہا تھا۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام کی شادی جناب نرجس خاتون سے کر دی تھی جو قیصر روم کی پوتی اور شمعون وصی عیسیٰ کی نسل سے تھیں جن کے بطن مبارک سے امام زمانہ متولد ہوئے۔

۲۵۶ھ میں معتمد عباسی خلافت مقبوضہ کے تخت پر متمکن ہوا اور اس نے آپ کو قید کر دیا پھر ۲۵۹ھ میں دوبارہ مقید کر دیا الغرض آپ کو یکم ربیع الاول ۲۶۰ھ کو معتمد عباسی نے زہر دلوایا اور آپ ۸ ربیع الاول کو جمعہ کے دن بوقت نماز صبح خلعت ظاہری اتار کر بطرف ملک جاودانی رحلت فرما گئے انتقال کے وقت آپ کی عمر ۲۸ سال کی تھی نہایت تزک و احتشام اور ظاہری شان و شوکت کے ساتھ آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ جب جعفر آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے محمد بن حسن القائم المہدی برآمد ہو کر سامنے آ گئے۔ اور آپ نے اپنے چچا کو ہٹا کر نماز جنازہ پڑھا دی۔ کیونکہ حجت خدا کی نماز جنازہ سوائے حجت خدا کے غیر نہیں پڑھا سکتا۔ نماز جنازہ کے بعد آپ کو امام علی نقی علیہ السلام کے روضہ مبارک میں دفن کر دیا گیا۔ یہ آپ کی خاندانی کرامت ہے کہ آپ کے روضہ پر طائر بیٹھا نہیں کرتے۔

علما فریقین کا اتفاق ہے کہ آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے علاوہ کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ (از چودہ ستارے مولفہ حضرت مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی)

عسل :- (بفتح اول و دوم) شہد، انگبین عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیوں کر نہ ہو محبوب کی باتوں میں حلاوت
لب قند مکرر ہیں، دہن چشمہ عسل کا ۔ سحر

عسیر :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) دشوار، مشکل، عربی، صفت، (نور اللغات)

تو اضیحل۔ پڑھا لکھا طبقہ بھی کبھی کبھی شاید ہی بولتا ہے۔

عشا :- (بکسر اول) تاریکی، شب، رات کا اندھیرا۔ عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عشا :- (بکسر اول)، رات کی نماز، جو مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھی جاتی ہے عربی، مونث دلی کی زبان۔

محل صرف۔ صبح ظہر اور عشا تو عمر بھر پڑھی ہی نہیں کیوں کہ عین سونے کے وقت تھے۔
(توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ لکھنؤ والے عشا کی نماز، یا نماز عشا کہتے ہیں۔

عُشّاق :- (بضم اول و تشدید دوم) عاشق کی جمع، عربی، مذکر فصیح۔ رائج۔

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انھیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر ۔ ڈاکٹر اقبال

عُشّاق :- راگ کے ایک مقام کا نام، جو دو گھڑی دو پہر رہے گا یا جاتا ہے فارسی، علم موسیقی کی اصطلاح۔

زمزمہ سنج مقام عجیب ہے جو ہوا
راست عشاق و دوگاہ ہو گئے ہیں تحریر ۔ شاد لکھنوی

عشبہ :- ایک بوٹی کا نام جو امراض سوداوی کے واسطے نہایت مفید ہے، مغربی، عشبہ بہت عمدہ ہوتا ہے مزاجاً تیسرے درجے میں حار عربی، مذکر اطبا کی اصطلاح۔

عشر :- (بفتحتین) دس، عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

عشر :- (بفتح اول و سکون دوم) کسی چیز میں سے دسواں حصہ لینا، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ وہ بولے اگر اجازت ہو تو تمھارے پاس ہم بود و باش اختیار کریں اور پانی کے عوض ہر سال ہم آپ کو عشر دیں تاکہ ہم کو پانی حلال ہو۔
(خلاصۃ الانبیا صفحہ ۵۹)

عُشر :- بالضم (بر وزن شکر) دسواں حصہ،

عربی، مذکر۔

عُشَر:۔ (بضم اول و فتح دوم) ایک درخت کا نام جس کو آک اور مدار کہتے ہیں۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قولِ فیصل۔ عشر عشیر کی ترکیب سے رائج ہے

عُشرات:۔ (عربی، عشرہ کی جمع) دہائیاں جو کل نو ہیں۔ دس۔ بیس۔ تیس۔ چالیس۔ پچاس۔ ساٹھ۔ ستر۔ اسی۔ نوے۔ مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

عِشرت:۔ (بالکسر) ہم صحبتی، خوش دلی، باہم مزے سے گزارنا، خوشی خرمی، رنگ رس، آنند، بہار، کیفیت، موج، عیش و نشاط، مزا، فرحت، مسرت، عربی مؤنث۔ ۲۔ حظ نفسانی، مباشرت بھوگ بلاس، (اردو۔ فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ آرام، خوش دلی، خوشی خرمی، عیش و نشاط کے معنی میں اہل لکھنؤ تو استعمال کرتے ہیں لیکن جو باقی معنی لکھے ہیں، وہ لازم معنی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ۲۔ معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے معنی ۱ کی مثال

کسی کو عشرت ہے رات اور دن کسی کو غم سے نہیں فراغت
یہ مختلف حال بھی جہاں میں عجب طرح کا معاملہ ہے
شاد عظیم آبادی

زیادہ تر اس کا استعمال لفظ "عیش" کے ساتھ ہے

عشرت:۔ ۳۔ خواجہ محمد عبد الرؤف لکھنوی خلف خواجہ عبد الشکور بن خواجہ محمد وجیہ الدین بن محمد علی کا تخلص، غدر کے دس برس بعد ۱۸۶۷ء میں خواجہ عبد الشکور صاحب نے شادی کی ۱۸۶۸ء یوم دوشنبہ ماہ ربیع الاول کی چھٹی تاریخ صبح صادق کے وقت خواجہ صاحب پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مولوی اسد علی صاحب تقدوائی سے حاصل کی فارسی کی تعلیم اپنے ماموں مولوی مہدی حسن صاحب سے حاصل کی ان کے انتقال کے بعد بعض کتابیں آپ نے ابو الحسنات حاجی حافظ خواجہ قطب الدین احمد صاحب مالک مطبع نامی سے پڑھیں اور مولوی شیخ محمد رضا صاحب لکھنوی اور مولوی فرہاد حسین صاحب مراد آبادی سے عربی کی صرف و نحو کی چند کتابیں ختم کیں۔

اسی زمانے میں آپ کو شاعری کا شوق ہوا سب سے زیادہ مسن شاعر شیخ محمد جان شاد پیر و مبر تھے ان کے شاگرد ہوئے انھیں سے عروض و قافیہ وغیرہ کی بھی تعلیم حاصل کی مطالعہ کتب کا بیحد شوق تھا۔ کتابیں بھی بہت تصنیف فرمائیں جن میں لغات اردو، تذکرۂ آب بقا وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں ابتدا میں لکھنؤ ظہور بخش کی کوٹھی میں یورپین تعلیم اردو کیلئے ایک لنگویج کالج قائم تھا اس کے پرنسپل جناب مسٹر جانسن صاحب تھے پرنسپل صاحب نے خواجہ صاحب کو اپنا اسسٹنٹ مقرر کر لیا ۸ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ء کو انتقال کیا اور قبرستان محمد شفیع محلہ احاطہ خان عالی لکھنؤ میں دفن ہوئے۔

عشرت افزا:۔ عیش و نشاط میں اضافہ کرنے والا، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شادی نغمہ تاریخ جشن عشرت افزا میں
در مقصود بھر لوں آج دامان تمنا میں
عزیز لکھنوی

عشرت اندوز:۔ عیش و آرام اٹھانے والا چین کرنے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عشرت اندوزی:۔ عیش و آرام سے گزارنا۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ آپ کہیں گے کہ قید خانہ کی زندگی روایت کے لیے موزوں ہوتی کہ زندگی کے رنج و راحت سے بے پروا بنا دینا چاہتی ہے لیکن لذتیہ کی عشرت اندوزیوں کا وہاں کیا موقع ہوا۔

(غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

عشرت آباد:۔ مقام عیش و نشاط، آرام کی جگہ، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

عجب عشرت آباد تھا وہ سواد
کہ باغ جہاں جس سے آتا ہے یاد
امیر لکھنوی (معارج الفضائل)

عشرت آگیں:۔ عیش و نشاط سے معمور فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہلال پر جس طرح ہیں نظریں دلوں میں یوں شوق دید کا ہے
زمانہ جیسے ہو عشرت آگیں یوں ہی ہو اک روز عید کا ہے
(عزیز لکھنوی)

عشرت خانہ:۔ عیش و نشاط کا گھر، عشرت کدہ، وہ مکان جہاں آرام و چین ملے۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر، قلیل الاستعمال۔

پھول جس گھر میں چنے جاتے تھے اب ہوتے ہیں پھول۔
آج وہ ماتم سرا ہے کل جو عشرت خانہ تھا
امیر مینائی

عشرت سرا:۔ عیش و نشاط کا گھر، فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ خوش ہیں رات دن عشرت سرا میں
نہیں پروا کہ ہیں ہم کس بلا میں
(معراج المضامین)

قولِ فیصل۔ اس کی جمع "عشرت سرائیں" اور "عشرت سرائیں" بھی ہے جیسے۔ "صبح جب طباشیر بکھیرتی ہوئی آئے گی اور شام جب شفق کی گلگوں چادریں پھیلانے لگے گی تو صرف عشرت سراؤں کے دریچے ہی سے ان کا نظارہ نہیں کیا جائے گا۔"

(غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

مکان کی صفت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے۔

لے دیا میں تجھے نشان بنا
اور وہ عشرت سرا مکان بنا
دہشت گلزار

عشرت کدہ:۔ عیش و نشاط کا گھر، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عشرت کدوں میں اس کے نصب العین سے نوروز ہے
ماتم کدوں میں اس کا نصب العین مطلق سوز ہے
(سیماب اکبر آبادی)

عشرت گاہ:۔ عیش و نشاط کا مقام، آرام

اور راحت کی جگہ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خرابات ایسی عشرت گاہ کا کیوں نام رکھا ہے
مگر خاک دل ویراں سے ہے تعمیر مے خانہ — شمشاد لکھنوی

قول فیصل۔ تخفیف کے ساتھ "عشرت گہ" بھی مستعمل ہے۔

عشق و مزدوریٔ عشرت گہ خسرو کیا خوب
ہم کو تسلیم نکو نامیٔ فرہاد نہیں — غالب

عام طور سے اضافت کے ساتھ ہی نظم کرتے ہیں جیسا کہ غالب کے شعر سے واضح ہے۔ بغیر اضافت قلیل الاستعمال ہے۔

عشرت مناتا: ۱ مزا اڑانا، موج مارنا، چین کرنا، حظ اٹھانا، لطف اٹھانا۔ ۲ مباشرت کرنا، بھوگ بلاس کرنا، اردو، فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عُشر عَشیر: عُشر (بالضم)، عشیر (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) دسویں حصے کا دسواں حصہ یعنی ۱/۱۰۰، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شہنشہا وہ تری روشنیٔ رائے منیر
عنفوان عشرہ سے اداز جس کے عشر عشیر — ذوق

قول فیصل۔ اس کا استعمال اثباتی و سلبی دونوں طرح سے ہے جیسے "تمہاری حالت جس کے عشر عشیر سے بھی میں واقف نہیں۔ مجھے افسوس آتا ہے۔"
(فسانۂ آزاد)

اس کا ایک صرف ہے "عشر عشیر بھی ادا نہ ہونا" جیسے "سب کے سب مل کر اس کی تعریف، اس کے احسانات، اس کے انعامات روز قیامت تک بیٹھے لکھا کریں۔ تو لکھتے لکھتے درخت ہو چکیں سمندر سوکھ جائیں، لکھنے والے تھک کر بیٹھ رہیں مگر اس کے حق واجب کا ایک عشر عشیر بھی ادا نہ ہو۔"
(توبۃ النصوح)

عَشَرَہ: (بفتح اول و دوم و سوم) دس، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ تورات کے احکام عشرہ میں ایک حکم سبت کے لیے بھی تھا یعنی ہفتے کا ساتواں دن تعطیل کا مقدس دن سمجھا جائے۔ (غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

عَشَرَہ: (بفتح اول و سوم) ماہ محرم الحرام کی دسویں تاریخ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گلے کٹتے ہیں لاکھوں عید قرباں میں بھی غم سے
دہم ذی الحجہ کو بھی عشرۂ ماہ محرم ہے — شعور

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کی تحقیق یوں لکھی ہے "یہ لفظ جو بسکون ثانی زبان زد ہے غلط ہے۔ بہ فتحتین صرف بمعنی دس صحیح ہے لیکن عوام الناس اردو میں عاشورا کے بجائے مستعمل کرنے لگے ہیں یہاں تک کہ شعرا تک نے باندھا ہے":

جہاں میں عرصۂ عشرت ہے سوا دو عید ہے غم کا
کہ ہو گر عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا — ذوق

عَشَرَہ: ۲ مہینے کا دسواں دن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

عشرہ: مہینے کے دس روز کا مجموعہ، اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ہر مہینے کے دس روز کے مجموعے کو نہیں بلکہ صرف محرم کے دس دنوں کو "عشرہ" کہتے ہیں۔

عشرۂ ماہ عزا نالہ کشی میں گزرے
سال بھر شہ کے غلاموں کو خوشی میں گزرے — انیس

شیعوں کی اصطلاح میں ایام عزا کے ہر وہ دس دن جس میں مسلسل روزانہ مجلسیں برپا ہوں اس کو "عشرہ" کہتے ہیں جیسے "چودھری علی اختر تعلقدار ملیہ عشرۂ اول سے زیادہ عشرۂ ثانی میں انتظام کرتے اور شاندار مجالس کی بنا کرتے تھے"۔

عربی بہ فتحتین، صاحب غیاث اللغات نے عشرۂ کاملہ بالفتح لکھا ہے ایسی صورت میں اگر مستند اساتذۂ ایران کے یہاں بسکون دوم ملے تو ترکیب کے ساتھ بسکون دوم صحیح ہوگا۔ ورنہ احتیاط لازم ہے۔

عشرۂ اول: ۱ مہینے کے پہلے دس روز، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ماہ عزا کے عشرۂ اول میں لٹ گیا
وہ باغبوں کے ہاتھ سے گل کا باغ گیا — انیس

عشرۂ اول: ۲ عمر کے ابتدائی دس سال یعنی بچپن کا زمانہ، زمانۂ بالغیت، قلیل الاستعمال۔

عشرۂ ثانی: ۱ مہینے کے دوسرے دس دن یعنی ۱۱ تاریخ سے لے کر ۲۰ تاریخ تک، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عشرۂ ثانی: ۲ عمر کے گیارہویں سال سے بیسویں سال تک کا زمانہ۔ فارسی، قلیل الاستعمال

چہرے سے عیاں ہے کہ جوانی میں بھی کم ہیں
دو سال ابھی عشرۂ ثانی میں بھی کم ہیں — انیس

عشرۂ قتالہ: ۷۰ سے ۸۰ برس کی عمر کا زمانہ جس میں انسان کی زندگی غیر یقینی طور پر رہتی ہے کہا نہیں جا سکتا کہ کس وقت موت آ جائے۔ (اصطلاح)

عشرۂ کاملہ: پورے دس دن روزے حاجیوں کے جس میں سے تین حج کے پہلے اور سات حج کے بعد رکھا کرتے ہیں اور یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے جن میں قربانی دینے کی طاقت نہیں ہے، عربی (نور اللغات)

قولِ فیصل: تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

عشرۂ مبشّرہ :- وہ دس صحابی جن کے واسطے بشارت بہشت کی ہے، حضرات ذیل مراد ہوتے ہیں مذکر
(۱) ابوبکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) علی (۵) زبیر (۶) طلحہ (۷) سعد (۸) سعید (۹) ابوعبیدہ (۱۰) عبدالرحمٰن بن عوف۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ عشرہ مبشّرہ حضرات اہلسنت کے عقیدے کے مطابق ہیں۔

عشق عشق :- کلمۂ تحسین و آفریں واہ واہ سبحان اللہ فارسی، فصیح، رائج۔

ہم سفر وہ ہے جس پہ جی عشق ہے
دشتِ غربت مقامِ عشق عشق ہے — ناسخ

قولِ فیصل: اس کا رسم الخط "الف" سے بھی تھا (اش اش) جو اردو ہے۔ اب عام طور سے عین ہی سے لکھتے ہیں۔

عشق عشق کرنا :- تعریف کرنا، بے ساختہ واہ واہ کہنا۔ کلمۂ تحسین و آفریں زبان پر لانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال نثر:- کوئی حسن گلوسوز و نورِ عالم افروز کو دیکھ کر عشق عشق کرتا ہے۔

عشق عشق کرنا :- کلمۂ تحسین و آفریں زبان پر لانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مثال نثر:- اس بہادر نے ان لڑائیوں میں وہ کام کیے کہ رستم ہوتا تو داد دیتا۔ حسن خاں اس کے بھائی نے بڑھ کر قدم مارا کہ جان کو نام پر قربان کیا۔ حسین خاں نے وہ تلواریں ماریں کہ ادھر سے اکبر ادھر سے سکندر دونوں دیکھتے تھے۔ اور عشق عشق کرتے تھے
(دربارِ اکبری، صفحہ)

عشق :- محبت، کسی کو دل سے عزیز رکھنا، کسی شخص کے ساتھ حد سے زیادہ محبت کرنا عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عشق سے لوگ منع کرتے ہیں
جیسے کچھ اختیار ہے اپنا — اثر لکھنوی

قولِ فیصل: اک ذرا سے فرق کے ساتھ دلی شوق رغبت خواہش" (رغبت کے معنی میں بھی مستعمل ہے، جیسے مرزا غالب کو آم سے عشق تھا دنیا کے ہر پھل پر آم کو ترجیح دیتے تھے۔ چنانچہ ان کی ایک نظم اس کا ثبوت ہے۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے عادت، لت، رغبت کے معنی بھی لکھے ہیں ممکن ہو کہ دہلی کے عوام و خواص یا صرف عوام عہدِ قدیم ان معنی میں بولتے ہوں لیکن لکھنؤ کا کوئی طبقہ معنی مذکور میں نہ گزشتہ دور میں استعمال کرتا تھا اور نہ موجودہ دور میں۔

عشق :- ایک قسم کا جنون و سودا جو خوبصورت آدمی کے دیکھنے سے ہو جاتا ہے۔

کیا کہوں تم سے میں کہ کیا ہے عشق
جان کا روگ ہے بلا ہے عشق — میر

بعض لوگوں کی رائے ہے کہ یہ عشقہ سے ماخوذ ہے جو ایک قسم کی بیل زرد ناگوں سے ماخوذ ہوتی ہے۔ اور ہندی میں اسے اکاس بیل یا امربیل کہتے ہیں۔ جس درخت پر یہ لپٹ جاتی ہے اسے سکھا کر چھوڑتی ہے پس عشق کا بھی یہی حال ہے کہ جس شخص پر غالب آ جاتا ہے اسے سکھا کر کانٹا کر دیتا ہے۔ بعض اہل لغات نے عشق پیچاں یعنی لبلاب کو بھی عشقہ کہا ہے لیکن اس صورت میں صرف لپٹنا ثابت ہوتا ہے یعنی عاشق کو ملنے اور وصل ہونے کا ہمیشہ شوق رہتا ہے (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: ایسی محبت جس میں جنون و سودا ہو جاتا ہے وہ دنیاوی عشق کہلاتا ہے اور اس میں نفسانی خواہشات اور وصل کا ارمان شامل ہوتا ہے۔

آئی پیری چھوڑ عشق نوجواں،
اے تعشق تجھ کو شرم آتی نہیں — تعشق

اور ایسی محبت جس میں یہ جذبات نہیں شامل ہوتے اور خلوص و عقیدہ پایا جاتا ہے وہ خالص اور پاک محبت ہوتی ہے۔

ازل سے عشق جنابِ امیر ہے مجھ کو
پسند بادۂ خم غدیر ہے مجھ کو — میر عشق

عشق :- رحمت آفریں کی جگہ۔ شاباش، واہ واہ۔ اردو۔

دل خانۂ خدا ہے خدا لاشریک ہے
اے سوز تیرے اس کے سمانے کو عشق ہے — سوز
(نور اللغات، فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: یہ دہلی کی زبان ہے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب نور اللغات نے یہ معنی بھی لکھے ہیں "پہلوانوں کا سلام جو اکھاڑے میں اتر کر کرتے ہیں" اہلِ لکھنؤ ان معنی میں بھی نہیں بولتے۔ اور صاحب نور اللغات نے ایک معنی "سلام، رخصتی سلام (فارسیوں کی اصطلاح میں)" بھی لکھے ہیں جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

عشق :- آپ کا پورا نام سید حسین مرزا صاحب تھا، عشق تخلص تھا۔ لیکن "میر عشق" کے نام سے مشہور تھے۔ آپ سید محمد مرزا صاحب انس کے پانچ بیٹوں عشق، تعشق، عاشق، صبر و صابر میں سب سے بڑے تھے۔ جن کے بارے میں یہ شعر مشہور تھا۔

نقش عشق، عاشق، صبر وصابر
یہ پانچوں تن غلام پنجتن ہیں
(انس)

انس مرحوم نواب ملکہ جہاں بیگم صاحبہ کے داروغہ خاص تھے اور ایک خوشحال و آسودہ زندگی بسر کرتے تھے لیکن میر عشق مرحوم کو اپنی خوددار طبیعت کی وجہ سے اپنے والد کی آسودہ زندگی سے فائدہ اٹھانے کا زیادہ موقع نہیں ملا۔ اوائل شباب ہی سے والد کی دست نگری سے دست بردار ہو گئے اور ایک زمانے تک پریشانیوں میں بسر کی لیکن خدا کو یہی خودداری کی ادا اتنی پسند آئی کہ اتنا دے دیا کہ بقیہ زندگی انتہائی فراغت و بے نیازی میں بسر ہوئی چنانچہ آغا حجو شرف لکھنوی نے اپنی مثنوی افسانہ لکھنؤ میں میر عشق کو رئیس شہر کہا ہے۔

آپ عربی میں منتہی استعداد رکھتے تھے، مذہبیات میں اس زمانے کے عام رواج کے مطابق کافی تعلیم دلوائی گئی تھی۔ فن شعر و شاعری میں اپنے والد میر انس مرحوم کے علاوہ کسی غیر سے نہ کبھی اصلاح لی اور نہ کچھ سیکھا۔ اس کے علاوہ فن خوشنویسی میں کمال حاصل تھا۔ میر عشق نے چودہ سال تک خانہ نشینی اختیار کر کے شعر و سخن کی مشق کی اور اس زمانے کا کلام پھاڑ کر پھینکتے گئے جب تکمیل فن پر پورا بھروسہ ہو گیا تو میدان شعر و شاعری میں آئے اور اپنا سکہ جما دیا۔

میر عشق مرحوم کی اولاد میں صرف ایک دختر اور دو فرزند تھے۔ چھوٹے فرزند خورشید میرزا صاحب تھے جو اپنے بڑے بھائی سید حیدر میرزا صاحب ادیب کی حیات ہی میں انتقال کر گئے تھے خود جناب ادیب صاحب نے بھی اپنے والد صاحب کے انتقال کے چند سال بعد تقریباً چھتیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا اس وقت ان کے دو فرزند اور دو لڑکیاں موجود تھیں۔ سب سے بڑی اولاد جناب سید عسکری میرزا صاحب مودب تھے جنھوں نے اپنے خاندانی فن اور وقار کو باقی رکھا۔ تیس سال اپنے چچا سید مصطفیٰ میرزا عرف پیارے صاحب رشید سے اصلاح لی اور چند دنوں میں ہی مستند شاعری کے ڈنکے بجا دیئے اور چھوٹے فرزند حبیب میرزا صاحب ادیب تھے انھوں نے اپنی زندگی میں غزلیں اور سلام کہے اور حضرت رشید سے اصلاح لی۔ مولف مہذب اللغات بھی اسی خاندان میر عشق کی ایک فرد ہے جسے حضرت مودب کا سب سے بڑا فرزند ہونے کا شرف حاصل ہوا اور مرثیہ گوئی اور مرثیہ خوانی کے سلسلے کو اب تک باقی رکھے ہوئے ہے۔

میر عشق کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ لکھنؤ کے اکثر معتقد روسا آپ ہی سے اصلاح لیتے تھے اور جناب عشق و رشید کی شہرت کا راز آپ ہی کی توجہ خاص کا نتیجہ تھی۔

میر انیس مرحوم سے رشتہ داری یوں بھی تھی کہ میر عشق مرحوم کے حقیقی چھوٹے بھائی قاہر مرحوم میر انیس کے داماد تھے جن کے پانچ فرزند رشید، حمید، سعید، جدید اور مجید تھے ان میں پیارے صاحب رشید پر میر عشق اتنے مہربان تھے کہ خود اپنے فرزند جناب ادیب کی طرف سے بالکل بے نیاز رہے بالآخر کچھ ایسی صورتیں پیش آئیں کہ طبیعت کو خود متوجہ احساس ہوا اور ادیب کی تعلیم میں ایسے منہمک ہوئے کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کو اس قابل کر دیا کہ باپ کی صحیح جانشینی کی۔

میر عشق کے تعلقات یوں تو شہر کے جملہ روسا و مومنین سے تھے لیکن خصوصاً نواب مشیر الدولہ بہادر اور ناظم صاحب مرحوم نیز میر انیس سے خصوصیت کا برتاؤ تھا اور یہ سب حضرات برابر ایک دوسرے کے یہاں بے تکلفی کے ساتھ آتے جاتے رہتے تھے لکھنؤ کے ایک ممتاز رئیس نواب میرزا حیدر صاحب کی ایک زوجہ المخاطب بہ نیا محل صاحبہ نے ایک امام باڑہ "نیا محل" کے نام سے تعمیر کرایا جس کو وقف کر کے میر عشق مرحوم کو اس کا متولی قرار دیا چنانچہ ان کے بعد اب ان کی اولاد در اولاد تولیت کے فرائض انجام دیتی چلی آ رہی ہے۔

میر عشق کی ذاتی جائداد لکھنؤ کے ایک محلہ دالی منڈی متصل رکاب گنج میں تھی چند قطعہ مکانات کے علاوہ ایک خوشنما باغ بھی تھا جو اگرچہ باقی نہیں رہا پھر بھی وہ جگہ "باغ میر عشق" کے نام سے آج بھی یاد کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ زمینداری کی قسم سے بھی آپ کی جائداد تھی جس کا کچھ حصہ ضلع لکھنؤ میں ابھی تک باقی ہے اور آپ کی اولاد کے تحت تصرف میں ہے۔ میر عشق مرحوم نے تمام عمر نہایت خوش پوشاکی کے ساتھ بسر کی۔

جو کچھ انھوں نے خود نظم کیا اور خود پھاڑ کر پھینک دیا اس کے علاوہ بھی بہت کچھ تھا لیکن لکھنؤ کے غدر کے دوران میں اس کا اکثر و بیشتر حصہ تلف ہو گیا جو کچھ جمع نہ ہو سکا۔

میر عشق نے زعفر جن کے حال میں جو مرثیہ
عروج اے مرے پروردگار دے مجھ کو
کہا وہ بہت مشہور ہے اور انھوں نے زیارت ناحیہ کا ترجمہ بھی ایک مرثیہ میں کیا۔

عشق اللہ :- (مذکر) آزاد فقیروں کا سلام جس کا جواب مدد اللہ ہوتا ہے (بولنا کرنا کے ساتھ)

کیوں نہ عشق اللہ بولوں حضرت دل آپ کو
پیشواؤں نے بھی اپنے آن مانی آپ کی
(انشاء)

قول فیصل - اہلسنت حضرات کے اہل اللہ اور درویشوں کی خاص اصطلاح۔ اسی کو عشق مولا بھی لکھا ہے۔

عشق اللہ ۲: پہلوانوں کا سلام جو اکھاڑے

ہیں (تذکرہ کرتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عشق باز:۔ حسن پرست، دل پھینک، عاشق مزاج، حسینوں کے عشق میں زندگی گزارنے والا، عیاش۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

حیران ہو رہو گے جو ہم ہو چکے کبھی
دیکھا نہیں ہو مرتے کسی عشق باز کو — اکبر

قولِ فیصل۔ فارسی میں "کبوتر باز" کو کہتے ہیں اس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

عشق بازی:۔ محبت میں زندگی بسر کرنا، حسن پرستی، عیاشی، اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

عشق بازی کا اگر حوصلہ رکھتا ہے امیر
دل جو لوہے کا تو پتھر کا جگر پیدا کر — امیر

عشق پیچاں:۔ ایک بیل کا نام جس کا پھول سرخ اور پتیاں باریک ہوتی ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پھیلائے ہے جال عشق پیچاں
گیسو ہیں کھلے ہوئے پریشاں — شوق قدوائی

قولِ فیصل۔ اردو میں "عشق پیچہ" کہتے ہیں۔

عشق پیچے کی گیا سیر کو آخر وہ صنم
باغباں ہی نظر میں ہے یہ گلزار کے بیچ — سودا

فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی سیلاب بھی لکھے ہیں جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عشق جتانا:۔ محبت ظاہر کرنا، اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اختیار رکھے نہ عشق جتانے پہ جائیے
کوئی بکا کرے خبر اے نازنیں نہ ہو — صبا

قولِ فیصل۔ اس محل پر "محبت جتانا" زیادہ بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے۔

عشق چرّانا:۔ عشق کا جوش ہونا، عشق کا جذبہ ابھرنا، اردو، مصدر، عوام کی زبان۔
محلِ صرف۔ داروغہ صاحب سمجھے کہ بیوی کا دل خوبرو جوان پر دل آ گیا عشق چرایا ہے۔ اب خدا ہی خیر کرے۔ (فسانۂ آزاد)

عشق حقیقی:۔ خدا کی محبت، عشق مجازی کا عکس، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جذبۂ عشقِ حقیقی ہو تو دیوانے بھی
مسکراتے رسن و دار تک آ جاتے ہیں — خمار لکھنوی

عشق کا آزار:۔ عشق کی بیماری، مرضِ محبت، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

کر دیا ہے حاذق ایسا عشق کے آزار نے
پیش از پیری نیاز تھے نسخے ہمارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

عشق کامل:۔ (بہ اضافت) پورا عشق، مکمل عشق، وہ عشق جس میں کوئی کسر اور کمی نہ ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

خاک ہو کر شمع و پروانے ہوئے آپس میں ایک
عشقِ کامل کے سبب سے فاصلہ جاتا رہا — عشق

عشق کرنا:۔ محبت کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

عشق کرنا ہے تو پروانے سے اے دل سیکھ لے
جو سرِ محفل فنا در شمعِ محفل ہو گیا — جلیل

عشق گرمانا:۔ محبت میں جوش پیدا ہونا۔

عشق گرمائے تو وہ حسن حجاب جانے تو دو
ہم سے ناکام بہت آپ سے خود کام بہت — قدر (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

عشق مجازی:۔ دنیاوی معشوق کا عشق، وہ عشق جس میں خلوص نہ ہو، وہ عشق جس میں نفسانی خواہش بھی شامل ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جب زلف شبگوں کی دیکھی درازی
رہا مدتوں شغلِ عشق مجازی — عزیز لکھنوی

عشق میں دیوانہ ہونا:۔ اس قدر محبت رکھنا کہ دین و دنیا کا پاس یا رسوائی کا حجاب باقی نہ رہے۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

پاؤں میں کانٹے چبھے ہیں پیرہن ہے چاک چاک
باغ میں جو گل ہے تیرے عشق میں دیوانہ ہے — ناسخ

عشق ہے:۔ کلمۂ تحسین و آفرین (عوام)، احسنت، مرحبا، شاباش، واہ وا، کیا کہنا، کیا بات ہے، رنگ ہے۔ (پنجابی "اِشکے" اسی کا بگڑا معلوم ہوتا ہے)

شمع پہ پتنگ کے آنے کو عشق ہے
اس دل جلے کی تاب کو لانے کو عشق ہے — (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "یہ کلمہ فقرا آپس میں بولتے ہیں" بہرحال ان سب صرفوں کے ساتھ دہلی میں مستعمل ہے۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عشقیہ:۔ (بکسرِ اول و سکونِ دوم و کسرِ سوم و فتحِ چہارم) جس میں عشق کے خیالات ہوں، جس میں عشق کے مضامین ہوں۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ داغ ہی کا کلام ایسا ہے کہ جس میں عشق مجازی اور عشقیہ شاعری کا عنصر غالب ہے۔
قولِ فیصل۔ بہ تشدید یا بھی زبانوں پر ہے۔

عِشوہ:۔ (بکسرِ اول و فتحِ سوم) ناز و ادا، غمزہ، فریب، اغوا، ادائیں، انداز معشوقانہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

عشوہ بھی ہے، شوخی بھی، تبسم بھی، حیا بھی
ظالم میں اور اک بات ہے ان سب کے سوا بھی — اکبر الہ آبادی

قولِ فیصل۔ صاحب غیاث اللغات نے لکھا ہے کہ مدارج و قاموس اور منتخب میں بہ سہ حرکت اول عربی ہے جس کے معنی "وہ آگ جو دور سے دکھائی دے"

اور مدار و کشف وغیرہ میں بالکسر یعنی ناز و فریب و حرکت معشوق کہ دلِ عاشق جس پر فریفتہ ہو جائے اور فصیح بالکسر ہی ہے عشوہ کی جمع عشوؤں بھی مستعمل ہے۔

عشوؤں کو چین ہی نہیں آفت کیے بغیر
تم اور مان جاؤ شرارت کیے بغیر جوش ملیح آبادی

عشوہ پرداز: ناز و کرشمہ دکھانے والا، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ دوسرے دن خواجہ کسی زبان دراز اور گستاخ کنیز کے عشوہ پرداز پر ایسے گرمائے کہ تیب چڑھ آئی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنی میں حسب ذیل صفت بھی لکھے ہیں۔ عشوہ ساز، عشوہ کار، یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ گو جرأت کا شعر عشوہ ساز کی مثال کے لیے مل گیا ہے تاہم یہ متروک ہے۔

یہ ایک کرشمہ جو بے اختیار کر ڈالے
وہ عشوہ ساز کسی کے کب اختیار آئے جرأت

عشوہ سازی بھی کہتے تھے لیکن یہ بھی متروک ہے۔

یہ فرق امتیازی تھا تماشائے مجازی تھا
کمال عشوہ سازی تھا یہی حسرت دہی دل تھا

(عبدالحمید۔ حمید۔ رسالہ تنویر المشرق)

عشوہ چھانا: عشوے کا چاروں طرف سے گھیر لینا۔ خلاف محاورہ ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ جب کوئی بولتا ہی نہیں تو خلاف محاورہ ہونے کے کیا معنی؟

عشوہ ساماں: عشوہ گر (کنایۃً) معشوق، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

عشوہ ساماں صورتیں ہیں ہر طرف سے ہم کنار
مژدہ ہائے روح کا مرکز ہے جوف سامعہ سرور جہاں آبادی

عشوہ کار: ناز و ادا کرنے والا، فرہنگ کنایۃً معشوق۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عشوہ گر: ناز و انداز دکھانے والا۔ کنایۃً معشوق۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دم بسمل دے گیا عشوہ گر قاتل عید کی سی ہوئی مجھے
خم تیغ بتر اجل سامنے نظر آیا مثل ہلال تھا
بہادر شاہ ظفر

قول فیصل۔ ناز و ادا دکھانے کے معنی میں عشوہ گری بھی مستعمل ہے۔

غضب کی عشوہ گری رو کے رخ سے تھمتی ہی نہیں رہی
کرشمہ بن کے شکن یار کی جبیں میں رہی امیر

عشیر: (بفتح اول وکسر دوم و یائے معروف) پرندا نقیر یعنی حصہ دہم۔ کسی چیز کے دسویں حصہ کا دسواں حصہ یعنی سواں حصہ۔ کنایۃً قدر قلیل، ذرا سا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے تنہا مستعمل نہیں ہے بلکہ عشر عشیر کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقے میں آتا ہے۔

عشیرہ: (بفتح اول وکسر دوم و یائے معروف و فتح رائے مہملہ) کنبہ، قبیلہ، اہل خانہ، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ قصی کے بعد سے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ تمامی اختیارات اور حکومت اسی خاندان میں قائم رہے اور ان کے مقابلے میں کسی دوسرے قبیلے یا عشیرے کو سبقت اور عظمت حاصل نہیں ہوئی۔

(سراج المبین فی تاریخ امیر المومنین صفحہ ۲۶)

عصا: (بالفتح) لاٹھی، موٹا ڈنڈا، ایک خاص قسم کا ڈنڈا جس کو رئیسوں کی ڈیوڑھیوں پر ملازمین لے کر کھڑے رہتے ہیں۔ چوب دستی عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

زور بازو سے جواں کو آسرا ہر پیر کا
دیکھو دولت کماں ہوتی ہے عصا تیر کا امیر

عصا اٹھانا: مارنے کے لیے لکڑی یا ڈنڈا اونچا کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

وہ اٹھایا جو بڑھ کے اس پر عصا
گر پڑا وہ مثل پیک صبا (مارچ الفضائل)

عصا بردار: عصا لے کے رئیسوں یا بادشاہوں کی سواری کے ساتھ چلنے والے۔ چوبدار، مذکر، عربی فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

ع رعب حسن دکھیے عصا بردار ہیں ابرو بتا الم

عصابہ: (بالکسر) پگڑی سر سے باندھنے کا کپڑا۔ دستار، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

باندھ سر پہ عصابہ صندلی گون
ہوئے سر کو چھپا لیا ہیں یوں (دشت گلزار)

قول فیصل۔ صحیح بالکسر ہے، عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہے عربی میں عصابت کہتے ہیں۔

عصاۃ: (بالضم) گنہگار لوگ، عاصی کی جمع، عربی، مذکر۔

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں عربی داں طبقہ بھی شاذ ہی بولتا ہے۔

عصار: (بالفتح اول وتشدید دوم) روغن گر، تیلی، نچوڑنے کا پیشہ کرنے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عصارہ: (بالضم اول وفتح دوم) افشردہ، رس، نچوڑا ہوا پانی، شیرہ، فارسی، مذکر، حکماء کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ عربی میں عصارت کہتے ہیں۔

عُصارۂ ریوند :- (بہ اضافت) ایک زرد و دا
مائل بہ سرخی کا نام جو پہلے درجے میں حار اور پہلے ہی
غلط فاسد ہے۔ عربی، فارسی الفاظ، مذکر (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل ۔ حکماء کی اصطلاح ہے۔ عام طور سے
"عصارہ ریوند چینی" زبانوں پر ہے۔

عَصافیر :- بہت سی چڑیاں، عصفور کی جمع، عربی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

اس عادل داور کا اشارہ جو ذرا پائیں
پھر رنگ کے پنجے میں عصافیر اٹھا لائیں — عشق

عَصائے پیری :- بڈھے کے ہاتھ کی لکڑی،
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علی کا نام بھی، نام خدا کیا واحت جاں ہے
عصائے پیری ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلانی ہے — دبیر

عَصائے پیری :- کنایۃً فرزند، بیٹا،
بڑھاپے کا سہارا، مذکر، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

یہ دورِ عدم کی راہ اور آپ تہیدست
مجھ کو نہ ملا عصائے پیری بیٹا — نذر

عَصائے موسیٰ :- حضرت موسیٰ کا عصا جس
میں یہ معجزہ تھا کہ ساحروں کے مقابلے میں سانپ
بن جاتا تھا۔ مذکر، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

معجز یاد سے مانند عصائے موسیٰ
شجرِ خشک بھی ہو جائے تر و تازہ نہالی — ذوق

قولِ فیصل "عصائے موسوی" بھی استعمال ہوا ہے
جو قلیل الاستعمال ہے۔

عصائے موسوی خامہ ورق ہو وادی ایمن
ید بیضا کو داغِ رشک رہتا ہو مرے ید کا — محسن

عَصَب :- (بالفتح اول و دوم) عربی، مذکر
پٹھا، عصبات (ع۔ عصبہ کی جمع) مذکر مستعمل ہے
ایک سفید چیز کا نام جس سے حس و حرکت اور اعضائے
حیوانات کی مضبوطی ہے۔ عربی، مذکر۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل ۔ اس کی جمع "اعصاب" ہے۔

عَصَبانی :- (بہ سہ مفتوح) رگ پٹھوں والا
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

عصبانی کیا ہے معدہ کو
تا غذا ہضم بے تردد ہو — ناسخ

عَصَبہ :- (بہ سہ مفتوح) باپ کی طرف کا
رشتہ دار ذکور میں یعنی بیٹی جو سہالت موجود ہو نے
اصحاب الفروض کے اس تمام مال کا مالک ہو جو
اصحاب الفروض سے بچے اور اصحاب الفروض
نہ ہوں تو میت کے کل ترکہ کا مالک ہو اس معنی
میں عصبات جمع ہے۔ عربی مذکر ۲۔ پٹھا جس کے
متعلق بدن کی حس و حرکت ہے (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔ معنی ۱ میں کوئی نہیں بولتا معنی ۲
عربی تعلیم یافتہ طبقہ بوقت ضرورت بولتا ہے ورنہ
اس کی جمع "اعصاب" زبانوں پر ہے۔

عَصَبی :- پٹھوں والا ۔ فارسی، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

ساخت عصبی و شعور کی ہر شخص میں یکساں نہیں
اختلاف عادت و تعلیم سے اس کے سوا حیدر کا — سرمد

قولِ فیصل ۔ شاعر نے بسکون دوم نظم کیا ہے جو اصولاً
صحیح نہیں۔ عام طور سے اس جگہ اس کی جمع اعصاب
ہی زبانوں پر ہے جیسے "اعصاب کی کمزوری میں
ہمیشہ تیل کی مالش مفید ہوا کرتی ہے"۔

عَصَبیّت :- رشتہ داری، رشتہ داری، خویشاوندی
رگ و پے کی شراکت، طرفداری، قرابت، مضبوطی
عربی، مؤنث۔
(فقرہ) قوم میں عصبیت ہونی لازمی ہے۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل ۔ "عصبیت" تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
ہے جو عام طور سے "تعصب" کے معنی میں زبانوں
پر ہے جیسے "ایسی حالت میں عربوں کو جو عصبیت
میں تمام دنیا کے لوگوں سے نرالے تھے اور رواسم
جاہلیت میں بہت سخت تھے مسلمان کو کلمہ گو بنا کر
اہل قبلہ کر دیا" (تحفہ الشافی اہل الکساء)
دیگر معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

عَصر :- ۱۔ زمانہ، روزگار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

ذوقِ فساد و ولولۂ شر لیے ہوئے
پھر عصر نو کے شمر ہیں خنجر لیے ہوئے — جوش ملیح آبادی

قولِ فیصل ۔ شیعہ حضرات اس لفظ کے پہلے امام
کا اضافہ کر کے "امامِ عصر" بولتے ہیں اور بارہویں
امام حضرت محمد مہدی آخر الزماں مراد لیتے ہیں
یہ ان کی خاص اصطلاح ہے۔

ذرا ایران کا رخ جعفری کیوں لوگ بھر دیتا
امامِ عصر بھی شاید کہ پردے سے نکلتے ہیں — عزیز لکھنوی

عَصر :- ۲۔ دن کا آخری حصہ، عصر کی نماز کا وقت
عربی، فصیح، رائج۔

وہ عصر ساز وقت، وہ اس وقت کا امام
سب تیغیں جہاد کی کھینچ لیں، جب نام
مظلومیت کا روز شہادت کی دھوم دھام
چھپتا ہے ذوالفقار سے اب ضبط کا نیام
آخر ہے شیر خارج بد دشمن کا
تلوار ہاتھ کھینچ رہی ہے حسین کا
(سید آل رضا۔ عظمت انسان)

عُصفُر :- کسم۔ عربی، مذکر (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

عُصفُور :- (بضم اول وسوم وواؤ معروف) چڑیا، کنجشک، گوریا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ عدالت سے یہ جہاں معمور ہے
باز بیٹھا ہے بجنبِ عصفور — قلق

قولِ فیصل۔ اس کی جمع عصافیر ہے۔

عِصمَت :- (بکسر اول وفتح سوم) پاکدامنی، بے گناہی۔ عربی، فصیح، رائج۔

عصمت :- باکرہ پن، کنوارا پن، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ حرف۔ ڈاکوؤں نے جہاں سب مال و اسباب لوٹا وہاں ایک دوشیزہ کی عصمت بھی برباد کر دی، یہ بڑے غضب کی بات ہے۔

عصمت بی بی از بے چادری :- اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص نیک کام مجبوری سے کرے۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

محلِ حرف۔ وہاں کچھ کھانے کو ملتا نہیں تمہارا پرہیز ہوگا بھی تو عصمت بی بی از بے چادری ہوگا۔ (عود ہندی)

قولِ فیصل۔ اصل محاورہ تو یہی ہے لیکن سودا نے ضرورتِ شعری کے تحت "ست" کا اضافہ کر کے نظم کیا ہے۔

بی بی کچھا نسب میں اس کی زرگری
عصمت بی بی ست از بے چادری — سودا

عِصمَت پر حرف آنا :- پاکدامنی پر الزام آنا، پارسائی میں بٹا لگنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دامن میرا یہ نہ چھینٹے پائے
عصمت پہ میری نہ حرف آئے — اختر شاہ اودھ

عِصمَت دار :- باعصمت، پاکدامن، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

آتی تو چندی میں نہ یہ زینہار
گر حقیقت میں ہوتی عصمت دار — شوق (زہرِ عشق)

عِصمَت دری :- کسی باکرہ عورت کے ساتھ زبردستی اور بہ جبر زنا کرنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ حرف۔ کسی شریف النفس انسان سے کبھی یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ کسی عصمت دار عورت کی عصمت دری کرے گا۔

عِصمَت مآب :- مجسمۂ عصمت، عصمت اور پاکدامنی سے بھرا ہوا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ معصوم اور برگزیدہ پاکدامن ہستیوں کے لیے بصورت القاب استعمال کرتا ہے۔

عِصیَان :- (بکسر اول) گناہ، خطا، جرم، قابلِ سزا کام، فعلِ قبیح، عربی، فصیح، رائج۔

رباعی
ہم نے کبھی عصیاں سے کنارہ نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا — تشق [?]

قولِ فیصل۔ اس کا صرف "کرنا"، "ہونا" اور "چھوٹنا" وغیرہ کے ساتھ ہے۔ "کرنا" کی مثال اوپر آ چکی۔ بقیہ درج ذیل ہے۔

(چھوٹنا)
کب یہ کرتے بیگانوں پر احسان
ان سے ہرگز نہ چھوٹے عصیاں پر — ناسخ (سراج نظم)

(عصیاں معاف ہونا)
الٰہی الٰہی مرا دل ہو صاف
الٰہی الٰہی ہو عصیاں معاف — (اثر معراج الفضائل) [?]

عِصیاں پوش :- خطا کو چھپانے والا، قصور اور غلطی پر پردہ ڈالنے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میکدے پہ ہجوم کر یا دل نہیں آستہ موج [?]
دامنِ رحمت کسی کا ذیلِ عصیاں پوش ہے — شمشاد

عُصفُورہ :- (بالضم) ایک بہت اگرا ہوا پرزہ جو اصطرلاب پر لگا ہوتا ہے۔ اس میں اسے لگاتے ہیں کہ اس کو گردش دینے سے ستارہ وغیرہ کی رفتار دیکھنے کا کام لیا جاتا ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہوا اتنی عصفورہ تیرے اصطرلاب ایابی کا
بیاں بلکہ کی ہے ایجاد ارسطو کی ثنا خوانی — عزیز لکھنوی

عَضُد :- (بفتح اول وضم دوم) بازو، ہاتھ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ قدیم زمانے میں بادشاہ اپنے مقربین کو عضد الدولہ قسم کے خطاب دیا کرتے تھے یعنی حکومت اور بادشاہت کے قوتِ بازو۔ اور بادشاہ شیراز کا نام بھی عضد الدولہ دیلمی تھا۔

عَضَلَہ :- (بفتح اول وسوم) وہ گوشت کا ٹکڑا جس کے ریشے ریشے ہوں جیسی شامل ہو، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ اس کی جمع "ات" کے اضافے کے ساتھ ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

حیف کہ عضلات بھی ہوں ان کے شریک
ایک ہی ساتھ ہو حس و تحریک — مرزا رسوا

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی "گوشت کی مچھلی، بازو کی مچھلی" بھی لکھے ہیں۔

عُضو :- (بضم اول وسکون دوم وسوم) جسم کا کوئی حصہ، بدن کا کوئی ٹکڑا، عربی، فصیح، رائج۔

جو عضو ظاہر خدا بناتا تو دیدۂ اشکبار ہوتے
جو عضو باطن خدا بناتا تو ہم دلِ بیقرار ہوتے — قدر بلگرامی

قولِ فیصل۔ صحیح بالضم ہے عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہے۔ زبان کے ماہر حضرات بالضم ہی بولتے ہیں عام عورتیں بفتح اول وضم دوم تکرار کے ساتھ بولتی ہیں۔ جیسے "رات سے میرے عضو عضو میں درد ہے۔"

عُضو بیکار ہونا: جسم کا کوئی حصہ ناقص ہو جانا بدن کے کسی عضو کا کام کا نہ رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ خدا نہ کرے کسی انسان کا کوئی عضو بیکار ہو جائے جب بیکار ہو جاتا ہے تب نعمت کی قدر ہوتی ہے۔

عضوِ تناسل: ذکر، قضیب، مرد کا آلہ مجامعت نسل بڑھانے کا آلہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اسی کو "عضو مخصوص" اور "عضو خاص" بھی مہذب حضرات کہتے ہیں۔

عُضو عُضو: ہر عضو، بدن کا ہر حصہ، پورا جسم اردو صرف، فصیح، رائج۔

اللہ رے نیرۂ شکل کُتا کی شان
یعنی جس کے عضو عضو سے پیدا خدا کی شان — امین

عُضوِ معطّل: عضو کا بیکار ہونا، عضو کا کام کا نہ رہنا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ جب سے ضعیفی آئی ہے میں ایک عضوِ معطل کی طرح بیکار پڑا رہتا ہوں

عُضو ناقص ہونا: جسم کا کوئی حصہ خراب ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو اگر کوئی ناقص اس کا عضو
باز یادہ میان اعضا عضو — ناسخ (سراج نظم)

عُضویہ: اعضا والے، وہ جسم جو عضو رکھتے ہوں، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محلِ صرف۔ اجسام عضویہ موجودات میں ان اجسام کو کہتے ہیں جو بالکل بالاعضا ہوتے ہیں، مثلاً حیوانات نباتات اور غیر عضویہ وہ ہیں جو اعضا نہیں رکھتے جیسے پانی، مٹی وغیرہ۔

(از۔ نوبت رائے نظر۔ رسالہ تنویر المشرق کلکتہ)

عَطا: بخشش، دینا، سخاوت، فیض، انعام عربی، مونث، فصیح، رائج۔

خردوں سے ہوتی ہے خطا مانا کہ خاطی ہم بھی ہیں
ضرب المثل دنیا میں ہے لیکن بزرگوں کی عطا — عزیز لکھنوی

عَطا پاش: عطا کرنے والا، کنایۃً پروردگار عالم جو ہمیشہ اپنی عطا سے کام لیتا ہے ہر چند کہ بندہ خطائیں کرتا ہے۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نگہبان گویا خاموش ہے
عطا پاش ہے وہ خطا پوش ہے — (معارج الفضائل)

عَطّار: بفتح اول و تشدید دوم) عطر بیچنے والا عطر فروش، عربی صفت، مذکر، قلیل الاستعمال۔

معطر مشام اہلِ دربار کا
صبا سے ہوا کام عطار کا — اختر (شاہ اودھ)

عَطّار: دوا فروش، یونانی دوائیں اور عرقیات بیچنے والا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس پیشے کو عطاری کہتے ہیں۔

پھبتا نہیں ان کے تئیں عطاری کا دعویٰ
دوکانوں میں جن کی ہو نہ مارون نہ عقاقیر — (جرأت اللہ لکھنوی)

عَطّار: شیخ فرید الدین محمد مشہور بہ عطار جو صوفی شاعروں میں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں نیشا پور میں پیدا ہوئے ان کی تاریخ ولادت قطعی طور پر معلوم نہیں۔ بہرحال وہ چھٹی صدی ہجری کے وسط میں خراسان کے سلجوقیوں کے آخری دور میں پیدا ہو چکے تھے۔ اخبار اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ عطار نے بڑی لمبی عمر پائی تھی غالباً ان کی عمر ایک سو سال سے بھی اوپر تھی لیکن عطار کے دیوان میں ان کی عمر کے بارے میں صرف ایک ہی بار ذکر ملتا ہے اور یہ ساٹھ ستر یا اس سے کچھ زیادہ سال کی عمر کا ذکر ہے۔

عطار نے اپنی جوانی کا زمانہ علوم و معارف کی تحصیل، مشائخ کی خدمت، تہذیب نفس اور کسب علوم میں گزارا۔ آخر میں وہ خود بھی مقام ارشاد پر فائز ہوئے اور اہل دل کا کعبہ بنے۔ بعض تذکروں اور خود ان سے منسوب اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ عطار نے کافی سفر کیے تھے اور مصر، دمشق، ہندوستان ترکستان اور مکہ کی سیاحت کی تھی۔

عطار کے لقب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ دوا بیچا کرتے تھے اور اس ضمن میں بیماروں کا علاج بھی کرتے تھے۔

تذکروں اور خود شیخ کی منثور اور منظوم تصانیف سے آشکار ہے کہ انھوں نے نہ صرف عارفوں کے حالات کی تلاش اور ان کے اسرار معلوم کرنے کی کوشش میں اپنی زندگی بسر کی بلکہ وہ تمام عمر طریق عرفان میں سلوک کی سیر کرتے رہے اور عشق الٰہی کی آگ میں جلتے رہے۔ اس راستے پر چل کے وہ عرفان کے افق پر چمکے اور مشعل کی طرح نزدیک اور دور لوگوں کے راستے منور کر دیے ...... یہی وجہ ہے کہ عارف شاعروں کے امام مولانا جلال الدین انھیں اپنا بزرگ و پیشوا مانتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

ہفت شہر عشق را عطار گشت
ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم

شیخ محمود شبستری جو خود بھی بہت بڑے صوفی بزرگ سمجھے جاتے ہیں فرماتے ہیں۔

مرا از شاعری خود عار ناید
کہ در صد قرن چوں عطار ناید

عطار کی طبیعت بہت رواں اور ان کی فکر نہایت بلند پرواز تھی چنانچہ انھوں نے نثر اور نظم میں کئی

تصنیفیں چھوڑی ہیں۔ ان کی تصانیف کی تعداد لوگوں نے قرآن کی سورتوں کی تعداد کے برابر لکھی ہے .....

مصیبت نامہ، الٰہی نامہ، خسرو نامہ کے علاوہ عطار نے پند نامہ، اسرار نامہ، جواہر نامہ، شرح القلب مختار نامہ وغیرہ کے نام سے اور بھی مثنویاں لکھی ہیں لیکن شیخ کی سب سے بڑی یادگاروں میں اول ان کے قصائد اور غزلیات کا دیوان ہے جس میں دس ہزار کے قریب اشعار ہیں۔ دوم مثنوی منطق الطیر اور سوم تذکرۃ الاولیا ہے۔ عطار کے دیوان میں نہایت پر اثر اور عارفانہ اشعار ہیں۔ ان میں شیخ نے ضمیر کے اسرار زبان شعر میں ادا کئے ہیں۔

شیخ عطار نے خراسان کے دوسرے شاعروں کی طرح قصائد بھی لکھے ہیں لیکن بنیادی طور پر ان قصیدوں میں دو فرق نمایاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ شیخ نے اپنے قصیدے میں غزل سے کام نہیں لیا ہے دوسرے یہ کہ ان قصیدہ گو شعرا کے قصیدوں کا بڑا حصہ لوگوں کی مدح سرائی کے لیے وقف ہے لیکن عطار نے ان لوگوں کی مدح سرائی سے اپنا دامن بالکل پاک رکھا ہے۔

عطار کی وفات کی تاریخ میں بڑا اختلاف ہے یقین سے صرف اتنا کہا جا سکتا ہے کہ ۶۱۸ھ میں زندہ تھے اور بعد ایتیں کی رو سے ۶۲۷ھ میں مغلوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ ان کی تربت نیشاپور کے جنوب میں مقام شادیاخ موجود ہے۔

(از تاریخ ادبیات ایران)

(مولفہ۔ ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

عُطارِد :- (بضم اول وکسر چہارم) ساتوں سیاروں میں سے ایک ستارے کا نام جو دوسرے آسمان پر ہے۔ عربی، مذکر، نجومیوں کی اصطلاح۔

لامع ہو گر کمال عطارد سے ہما مداح ہو گا فلک عطارد کلام کا — مرزا دبیر

قول فیصل۔ علم و عقل اس سے متعلق ہے اس کا سنبلہ اور دبال قوس ہے۔ اس کو ہندی میں بدھ کہتے ہیں اور فارسی میں " دبیر فلک، منشی فلک " کہتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اصطلاح کیمیا گراں میں جست کو کہتے ہیں۔ جو عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

عُطارِد :- مرزا سلامت علی دبیر کا وہ تخلص جو غیر منقوط کلام میں نظم کرتے تھے۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

حاسد و کور دہ ہے کم وہ مدح امام ہے اگر محو مدح عالم کا عطارد کا کلام — مؤلف

قول فیصل۔ جناب مرزا صاحب نے چونکہ ان کا تخلص دبیر تھا جو منقوط تھا اور عطارد کو دبیر فلک بھی کہتے ہیں اس لیے ہم معنی ہونے کی وجہ سے غیر منقوط کلام کے لیے اپنا تخلص قرار دیا۔

عطارد منش :- نہایت تیز طبع، ذکی، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

عطار کا شیشہ اور مداری کا پٹارا

یعنی عطار کی بوتل اور مداری کے پٹارے کا اعتبار نہیں دونوں یکساں ہیں۔ مداری ایک ہی پٹارے میں سے سیکڑوں کھیل دکھاتا ہے اور ایسا ہی عطار ایک ہی بوتل میں سے ہر قسم کا شربت یا عرق دیتا ہے۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عُطاس :- (بضم) چھینک۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خشک مغزوں کو جو ہو بوئے گلاب اس کی بو تر دماغ اتنا ہو دم لینے نہ دے فرد عطاس — ذوق

عطا کرنا :- تفضلاً کسی کو کچھ دینا، بخشنا، مرحمت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ چیز کیوں چھین لی عطا کر کے درد کیوں دے دیا دوا کر حجاب آتا ہے ہاتھ اٹھاتے، دعا بھی اک طرح کا گلا ہے — شاد عظیم آبادی

عطا نامہ :- وہ تحریر جو کسی چیز کو مرحمت کرنے کی بابت سنداً دی جائے۔ جیسے ہبہ نامہ، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عطا ہونا :- مرحمت ہونا، کوئی چیز عنایت کی جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عطا ان کو پیمبر نبوت ہوئی سنیوں کو پیمبر شفاعت ہوئی — (مصالح الغفار)

عَطائی :- (دیکھو اتائی) بے استاد، وہ شخص جس نے کسی استاد کے بغیر اپنے شوق سے کوئی کام حاصل کیا ہو۔ جیسے " عطائی نان خطائی جب دل چاہا توڑ کھائی "۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

محل صرف۔ افسوس کہ ہمیں گانے کا بھی شوق نہ ہوا کہ جیسا ہی عطائی مرثیہ خواں ہوں ویسے اناڑی رونے والے۔ (ایاغی)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ اور ایاغی نے اس کا املا عین سے لکھا ہے لیکن لکھنؤ میں " الف " سے لکھتے ہیں (اتائی) اور یہی صحیح ہے۔

عطائے الٰہی :- خدا کی دین، فارسی ترکیب مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اسے عطائے الٰہی کہنا چاہیے کہ جس جوں

عمر بڑھتی گئی علم کا شوق بڑھتا گیا۔

(مقدمہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

عطائے متغا:- کسی بادری یا کارگزاری خواہ اعلیٰ امتحان پاس کرنے کے صلے میں جو سکہ دیا جاتا ہے۔ عربی، ترکی، الفاظ، مذکر۔ ۲۔ جاگیر مرحمت ہونا۔ اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: معنی ۱ میں تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے لیکن معنی دوم میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عطائے تو بہ لقائے تو:- مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ کی چیز آپ کو ہی مبارک رہے مجھ کو نہیں۔ مطلب یہ کہ آپ کا دیا آپ ہی کے اوپر تصدق ہو۔ جب کسی کی دی ہوئی کوئی چیز ناپسند ہو تو اسے واپس کرتے وقت طنزاً کہتے ہیں۔ فارسی مثل۔ (نور اللغات و فرہنگ)

قول فیصل: تو کی جگہ دونوں مقام پر شما بھی ہے جیسے واجہ بہر بر کے پیچھے یہ رستے نہ تھے۔ انھوں نے منہ سے کچھ نہ کہا۔ جو کچھ انھوں نے دیا وہی ان کے سامنے رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ مگر وہ شرماتے والے نہ تھے کچھ نہ کچھ کہا بھی ہوگا۔ وہ تو حاضر جوابی کی پھلجھڑی تھے آزاد ہوتا تو اتنا تو ضرور کہتا کہ عطائے شما بہ لقائے شما۔ (دربار اکبری، صفحہ ۲۹۷)

لکھنؤ میں تعلیم یافتہ طبقہ "شما" کی جگہ "تو" ہی استعمال کرتا ہے۔

عطایا: عطیہ کی جمع، بہت سے عطیے، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو لوگ کہ نذر ہی عطایا
کرتے رہتے ہیں صرف بے جا — صفی لکھنوی

عطر (اکبری):- بہت سے صندل پھولوں کی خاص ترکیب سے کشید کی ہوئی شے، خوشبودار چیزوں کا جوہر جو تیل کی طرح کھینچتے ہیں۔ عربی، فصیح، رائج۔

دیکھتے تو کھنچ پاتے یہ خوب ہی بن سنور چکی
تیل، پھلیل، عطر، پان سارے بنا کے چکی — شوق قدوائی

قول فیصل: صاحب نور اللغات نے جوہر، خلاصہ، لب لباب کے معنی بھی لکھے ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ کسی چیز کی طرف نسبت دے کے ترکیب اضافی کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔

عطر اگر، عطر گلاب، عطر عرق وغیرہ:- بعض فصحائے لکھنؤ یہ اضافت استعمال نہیں کرتے۔ اگر کا عطر، گلاب کا عطر، خس کا عطر کہتے ہیں۔

جب نسیم آتی ہے کھل جاتا ہے غنچہ دل کا
جب شمیم آتی ہے مل جاتی ہے وہ عطر گلاب — جلال (دیوان)

قول فیصل: صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ بعض فصحائے لکھنؤ یہ اضافت استعمال نہیں کرتے" اور مثال میں جلال کا شعر اضافت کے ساتھ لکھا ہے بعض نہیں بلکہ کل فصحا اور محتاط اہل زبان بالخصوص لفظاً عطر اگر نہیں استعمال کرتے کیوں کہ "اگر" اردو ہے" اگر کا عطر" بولتے اور نظم کرتے ہیں۔ لیکن عطر گلاب اور عطر عرق ترکیب فارسی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ جلال کے شعر میں موجود ہے۔

عطر آگیں:- معطر، خوشبودار، عطر میں ڈوبا ہوا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

امید کے وعدہ ہائے رنگیں
مانند گلاب عطر آگیں — صفی لکھنوی

عطر بیز:- خوشبو پھیلانے والا، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دونوں جہاں میں عطر محمد ہے عطر بیز
کونین میں ہے رنگ فقط ایک پھول کا — داغ

عطر بیزی:- خوشبو پھیلانا۔ فارسی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

شادی عجب وصال کی زلف و سپہر کو ہے
واں عطر بیز بالوں پہ خال ادھر کو ہے — عشق

عطر پرور:- خوشبو میں بسی ہوئی، بہت معطر، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یہ ہوائے عطر پرور یہ مقام پر فضا
فرش مخمل گرد سبزہ اس طرح زیبا ہو — صفی

عطر جہانگیری:- ایک خاص قسم کا عطر جو نور جہاں بیگم نے جہانگیر بادشاہ کے عہد میں اپنی طباعی سے ایجاد کیا تھا۔ عربی، فارسی الفاظ، مذکر قلیل الاستعمال۔

قول فیصل: عطر گلاب بھی اسی عہد میں ایجاد ہوا ہے۔

عطر حنا: مہندی کے پھولوں کا عطر، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل: ی کے ساتھ اسی کو عطر حنائی بھی کہتے ہیں۔

شہادت اس لہو سے رنگ لائی
وہ روغن بن گیا عطر حنائی — (معراج المضامین)

عطر دان:- وہ صندوقچی نما ظرف جس کے اندر خانے خانے بنے ہوتے ہیں جن میں مختلف قسم کی عطر کی شیشیاں رکھی جاتی ہیں۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

پسند بو میں بھی ہے اس کو رنگ فتنہ گری
کہ عطر فتنہ خو ہے اب عطر دان کے لئے — امیر مینائی

عطر سائے:- معطر، خوشبودار، فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل: کوئی نہیں بولتا۔

عطر سہاگ:- خاص قسم کا عطر جو دلہنیں استعمال کرتی ہیں۔ اردو عربی الفاظ، فارسی ترکیب غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بعض فصحا "سہاگ کا عطر" بولتے ہیں۔

عطر عروس :۔ وہ عطر جو دلہنیں ہی استعمال کرتی ہیں جس میں ایک خاص قسم کی مست کن خوشبو ہوتی ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بیسواؤں کی طرح پٹیاں جمائے عطر عروس لگائے نکے دار ماشہ بھر کی ننھی سی ٹوپی ابرو سے اٹکائے .... چلے آتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

عطر فتنہ :۔ ایک قسم کا عطر۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

پسند یوں بھی ہے اس کو رنگ فتنہ گری
کہ عطر فتنہ خریدا ہے عطر دان کے لئے (امیر مینائی)

عطر فروش :۔ عطر بیچنے والا، عطر بیچنے اور بنانے کا پیشہ کرنے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ترے جاتے ہی وہ چمن نہیں وہ بہار سرو سمن نہیں
نہ نسیم بادہ گسار ہے نہ شمیم عطر فروش ہے (فرزند)

قول فیصل۔ اس پیشے نے ایک قوم کی شکل اختیار کر لی ہے۔

عطر کا پھویا :۔ عطر میں تر کی ہوئی روئی، پنبہ عطر آلود۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ تنبولی کی دکان پر بیٹھی گلوریاں چبا چبا کے ہنس ہنس کے باتیں کرتی ہیں۔ گندھی کی دکان پر گئیں تو عطر کا پھویا بھی گھاتے میں لے لیا۔ (فرحت)

عطر کھینچنا [1] :۔ کسی خوشبودار چیز کا تیل بذریعہ کشید نکالنا۔ ست نکالنا۔ جوہر نکالنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

نہ ہو آنکھوں میں خوشبو کس طرح اس کے پسینے کی
مری آنکھوں نے کھینچا عطر گل کے نقوش کا (امیر)

عطر کھینچنا [2] :۔ انس نکالنا، کس نکالنا، طاقت کھینچ لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عطر کی روئی :۔ عطر میں تر کی ہوئی روئی جو عام طور سے لوگ کان میں رکھتے ہیں۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عطر کی روئی رکھی کان میں پھر جا بیٹھا کسی افیونی کی دکان میں۔ (فسانۂ عجائب)

عطر کی سینک :۔ وہ تنکا جس پر عطر فروش عطر میں ڈوبی ہوئی روئی لپیٹ کر فروخت کرتے ہیں۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جو کوئی سونگھے وہ سمجھے عطر کی یہ سینک ہے
کوئی تنکا پھیرے گر وہ صنوبر کان میں (ناسخ)

عطر کی شیشی :۔ وہ خاص قسم کی چھوٹی شیشی جس میں عطر ہی رکھا جاتا ہے اور جس کا کاگ بھی شیشے کا ہوتا ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ گدوں پر گلوریاں چلی آتی ہیں، عطر کی شیشیاں لنڈھائی جاتی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

عطر کی مہک :۔ عطر کی خوشبو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پاؤں کی تھپک، عطر کی مہک، حنا تاباں کی جھلک (فسانۂ آزاد)

عطر لگانا :۔ عطر ملنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بیسواؤں کی طرح پٹیاں جمائے عطر عروس لگائے نکے دار ماشہ بھر کی ننھی سی ٹوپی ابرو سے اٹکائے چلے آتے ہیں (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عطر لگانے کا طریقہ قدیم زمانے میں اور اب بھی یہی ہے کہ عطر ہتھیلی پر ذرا سا لے کے دونوں ہتھیلیوں میں مل کے ہلکے ہلکے کرتے یا بنیان پر سینہ، بغلی، شانے وغیرہ پر لگاتے ہیں۔

عطر لنڈھانا :۔ بہت زیادہ عطر صرف کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حیرت تھی کہ یا خدا جہاز چرا ناخدا نے ختن دیتا تار رہا ہے یا خدا نے اپنی قدرت کا طرہ سے سمندر میں عطر لنڈھایا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ زیادتی اور کثرت ظاہر کرنے کے محل پر بولتے ہیں۔

عطر مٹی :۔ ایک خاص قسم کا عطر جس میں مٹی کا جز بھی شریک ہوتا ہے۔ اردو، عربی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ فصحا "مٹی کا عطر" کہتے ہیں۔

عطر مٹی کا جو ملتے تھے
آج ہیں تنگ گور میں وہ پڑے (زہر عشق)

عطر مجموعہ :۔ وہ عطر جو کئی قسم کے عطر باہم مخلوط کرنے سے تیار ہوتا ہے۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

کیوں معطر کر رہے ہیں دل وہ لپکے گیسو
عطر مجموعہ لگاتے ہیں پریشاں گیسو (اسیر)

حنا، اگر، موتیا، خس، چنبیلی، عنبر، گلاب وغیرہ کے عطروں کو مناسب وزن کے ساتھ ملا لیتے ہیں جن کے یکجا ہو جانے سے ایک خاص دلکش خوشبو اور کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

عطر ملنا :۔ کپڑوں میں عطر لگانا، ہاتھوں میں عطر مل کے جسم یا کپڑوں پر لگانا، کپڑوں کو معطر کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تری بزم میں ایک خوش ایک غمگیں
کوئی عطر مل کر کوئی ہاتھ مل کر (راسخ)

عطر میں بسانا :۔ (کنایۃً) خوشبودار کرنا، معطر کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دم گلگشت باغ ہے تری بو
پھولوں کو عطر میں بساتی ہے (رشک)

عطر میں بسنا :۔ معطر ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بادشاہ بیگم کا معمول تھا کہ ہفتے

ھشرے ہیں غسل کرکے پرتکلف لباس اور زیور پہن کر اور عطر میں سراپا بس کر ایک مکان میں تنہا بیٹھ جاتی تھیں۔ (قدیم منیر و منیر مندان اودھ)

عطر نکالنا: (۱) جوہر نکالنا، خلاصہ کرنا (۲) خوشبو کا تیل بذریعہ کشید نکالنا۔ (۳) طاقت کھینچ لینا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ترکیب یہ متروک ہے۔

عطریات: مختلف قسم کے عطر، (فارسی)، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اولاد میں جب کہ ہو سعادت
دل کو ہوتی ہے ایسی فرحت
جیسے کچھ تسبیح اسے مرجان
تحفہ عطریات ایران
(حقانی لکھنوی)

قول فیصل۔ یہ جمع خلاف قیاس ہے۔

عطریت: عطر کی خوشبو رکھنا۔ اردو، مؤنث غیر فصیح، قلیل الاستعمال۔

میرا شیخ محققین کا قول ہے کہ روح میں عطریت خوشبو ہے یہی وجہ ہے کہ جب تک روح بدن میں ہے بدن متعفن نہیں ہوتا (وقعہ مختار فی الہی الکفاء)

عطسہ: (بفتح اول و سوم) چھینک، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ع عطسہ کیا تو قبر سے فاروق نکل پڑا (دبیر)

عطش: (بفتح اول و دوم) پیاس، تشنگی، عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عطش بجھا نہیں سکتا اگرچہ آب بھی ہے
بجز حباب نہیں کچھ کاسہ حباب میں ہے
(ادیب)

عطف: (۱) پھیرنا، کسی کلمہ یا کلام کو دوسرے کلمہ یا کلام کی طرف پھیرنا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عطف کا بھی ہے یہی حال، یہی صورت ہے
وہ کبھی آئے تو والی تو نہایت ہے برا
(داغ)

قول فیصل۔ جس کلمے یا کلام کو پھیرتے ہیں اس کو معطوف اور جس کی طرف پھیرتے ہیں اس کو معطوف الیہ کہتے ہیں۔ یہ عربی زبان کے قاعدوں میں سے ایک قاعدہ ہے۔

عطوف: (بفتح اول و ضم دوم و واؤ معروف) کریم، مہربان، خدا کا نام، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

رؤف و عطوف و عزیز و مجیب
حکیم و جواد و بدیع و منیب
(مدارج الفضائل)

عطوفت: (بفتح اول و ضم دوم و واؤ معروف) مہربانی، عنایت، شفقت و کرم، نوازش، عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عطیہ: (بفتح اول و کسر دوم و سوم مشدد مفتوح) بخشش، انعام میں دی ہوئی چیز، عنایت، انعام، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قدرت کا عطیہ مکمل
اخلاق کے پھول عقل کے پھل
(صفی)

قول فیصل۔ عربی میں اس کی اصل عَطِیَّة ہے جو حالت وقف میں عطیہ ہو جاتا ہے اس کی عربی جمع عطایا و عطیات، فارسی جمع عطیہ ہا اور اردو جمع عطیے اور عطیوں ہے۔

افسوس کہ خوشگوار اشیا
قدرت کے عطیہ ہائے اعلیٰ
(صفی)

کچھ حق کے عطیوں کی خبر ہے
ہر چیز کے ساتھ ایک شر ہے
(صفی)

عطیہ پانا: انعام پانا، بخشش پانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کس سے پایا عطیہ خسر طوم * غیر رزاق قادر قیوم
(داغ۔ سراج نظم ۲۵)

عِظام: (بالکسر) ہڈیاں، بہت سے استخوان، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

آتوں نے مار مار کے کیں چور ہڈیاں
مطلب جو میں نے پوچھا عظام رمیم کا
(جان صاحب)

قول فیصل۔ یہ لفظ عظیم بمعنی بزرگ کی بھی جمع ہے جیسے۔ شرفائے کرام رؤسائے عظام کا مجمع تھا جس میں حالات حاضرہ پر تقریریں ہو رہی تھیں۔

عُظام: (عربی، بروزن غراب) صفت، بزرگ، کلاں، یہ لفظ بروزن زنّار بھی ہے۔

میں اک فقیر فنی سر انجام
تم لوگ ہو امیر عظام
(اختر) (شاہ اودھ)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عظام بروزن غراب اور عظّام بروزن زنّار عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ عظام بروزن غراب بکسر عین زبانوں پر ہے۔

عِظَم: (بضم اول) بزرگی، بڑائی، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

علی بیت خواجہ کو اس عظم و شان سے صہبا پیے ہوئے دار الامان شاہی میں آئی۔ (طلسم خیال سکندری)

عَظْم: (بالفتح) استخوان، ہڈی، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عظما: بڑے لوگ، عظیم کی جمع، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ گا کہ عظمائے ایران میں سے بھی کوئی ہوگا تقریر یا تحریر میں ہو اگر تقریر یا تحریر میں آیا کہ فلاں... یہ سب عجیب کیسوں خلاف تکرار کی یا کرے (اردو ہندی)

عظمت: (بفتح اول و دوم و سوم) بڑائی، بزرگی، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس تعلیم سے لیا ہوں وہ جانا کہ عظمت رکھتے ہیں نزدیک ہمارے
(شاک)

قول فیصل ۔ فارسیوں نے بسکون دوم بھی استعمال کیا ہے ۔

شہبا کہ دوسرا سر گلہ از ماہتاب
می افگنی کلاہ ز عظمت بر آسماں — جلال اسیر

اردو والے بھی بسکون دوم بکثرت استعمال کرتے ہیں

ایک غافل قوم کی کھوئی ہوئی عظمت ہیں ہم
ہم سے عبرت کا سبق لو منظر عبرت ہیں ہم — دبیر (فقہا)

مٹتے ہیں اکثر ہمیں نہیں تیرے ستم پہ ہوش کر
جاتی ہے عظمت اور ابتی مٹتی ہے حرمت بلال — (فتح نیاز) ربانی

اس کا صرف "کرنا، ہونا" وغیرہ کے ساتھ ہو

دل سے عظمت کر اس خدا کی
نازل اس نے اگر بلا کی — (کرنا) صفی

انکیں لوگوں کے آنے سے تو میخانے کی عظمت ہے
تدبر تو منع کے تشریف لائے بادہ خواروں میں — (ہونا) داغ

چونکہ بفتح دوم عربی ہے اور بسکون دوم فارسی ہے اس لئے جن اساتذہ نے عربی کے جملے میں بسکون دوم نظم کیا ہے وہ کسی قاعدے سے صحیح نہیں ہو سکتا جیسے ۔ العظمۃ للہ (بسکون دوم) اس لئے کہ اس کا عربی عبارت میں وہی آجانا جو عربی زبان کا ہو ہم کو حق تصرف حاصل نہیں ۔

عظمت حاصل ہونا :۔ برتری اور بزرگی، دوسروں کے مقابلے میں ملنا، عزت اور وقار بڑھنا، اردو مصرف، فصیح، رائج ۔

محل استعمال ۔ ان کے مقابلے میں کسی دوسرے قبیلے یا عشیرہ کو سبقت اور عظمت حاصل نہیں ہوئی ۔ (مرزا ج المبین فی تاریخ امیر المومنین)

عظمےٰ :۔ بضم اول وسکون دوم) بہت بڑی بہت بزرگ، عربی صفت، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، رائج ۔

کی خدانے جو یہ زبان عطا
ہے بلاشک عطیہ عظمےٰ — تاریخ (سراج لغم)

عظیم :۔ بڑے بزرگی رکھنے والا، بہت بڑا، عربی مذکر، فصیح، رائج ۔

قرآن سے جو نسبت عقل سلیم ہے
کہنا پڑے گا خلقت انساں عظیم ہے — سیماب اکبر آبادی

عظیم :۔ بڑے خداوند عالم کا نام جو ہر صفت میں بزرگ اور بڑا ہے ۔ عربی، مذکر، رائج ۔

رحیم و کریم و جمیل و جلیل
عظیم و حلیم و کریم و کفیل — (مائح الفضائل)

عظیم الجثہ :۔ بڑے ڈیل ڈول والا، بڑے جسے والا، جس کا قد کاٹھ بڑا ہو، عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

عظیم الشان :۔ بڑے مرتبے کا، بڑی شان و شوکت والا، عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج ۔

جہاں ہوتا تھا ہم شورہ شیر سے داد کا
عظیم الشان وہ ایوان کہلو ہوتا تھا — صفی

قول فیصل ۔ جس چیز کی عظمت دکھانا ہوتی ہے اس کے نام کے پہلے یہ لفظ لگا دیتے ہیں جیسے عظیم الشان عمارت، عظیم الشان دربار، عظیم الشان سلطنت وغیرہ

عظیم الشفانی :۔ ایک قسم کا مدیح حقہ جو عظیم الشفاں وزیر بادشاہ اودھ کی طرف منسوب ہے، مذکر، اردو، متروک ۔

محل استعمال ۔ ان ایک کو ٹھڑی کے پاس دو حقے تھے چار پانچ سفید پوش فرش سکوت پر بیٹھے عظیم الشفانی حقے پیشگیر رعبالہ وغیرہ دار اڑا رہے تھے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ اس قسم کا حقہ عظیم الشفان نے ایجاد کیا تھا اور ہر روز نیا چلا بیچ لیتے، یہ پھٹ معمولی قسم کا مٹی کے پیندے کا حقہ ہوتا تھا ۔

عفت :۔ بکسر اول وفتح دوم مشدد) پرہیزگاری، پاکدامنی، پارسائی، عصمت، عربی، مونث، فصیح، رائج

آنکھیں پیارے شرم سے
جھوٹی ہیں ہوا نظر میں عفت — صفی الکھنوی

عفت پناہ :۔ عفیفہ اور پارسا عصمت کی تعریف میں کہتے ہیں، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال ۔

چادر ہم چو نظر نشی عفت پناہ
کیسی تحقیق قائم بقسمت اللہ — (اصلاح الفقہا)

عفت مآب :۔ عفیفہ، بہت پارسا، بہت نیک، فارسی، صفت، قلیل الاستعمال ۔

القصہ انجمن میں حرم بے نقاب آئے
بزم شراب در قصر میں عفت مآب آئے — دبیر

عفریت :۔ بکسر اول وپائے معروف) دیو، بھوت وغیرہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

عفریت کھا گئے ہیں وہ جو قبیلے ہماری ہیں
بحر العلم میں کو دے کے تو ارمیں غار ہیں — انجم

قول فیصل ۔ اس کی عربی جمع عفاریت ہے ۔

عف عف :۔ کتے کی آواز، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

چار آتے ہیں چار جاتے ہیں
چار عف عف سے مغز کھاتے ہیں — نیر

عفن :۔ بوسیدہ، بدبودار، عربی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے

عفو :۔ (بالفتح) خطا سے درگزر، قصور کی معافی عربی، مذکر، فصیح، رائج ۔

دیکھا جہاں میں ان کی جوا ملی تو کہاں ملی
مرے جرم نے پناہ کو ترے عفو بندہ نواز میں — اقبال

قول فیصل۔ فارسیوں نے بفتح اول و ضم دوم بھی نظم کیا ہے۔

اگر سہوے بود در وے عفو کن
دریدہ پردہ کارم رفو کن ناصر خسرو

اردو میں بسکون دوم ہی مستعمل ہے۔

عفو تقصیر: (بہ اضافت) گناہ کی معافی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل نطق۔ وہ پیام سلام کریں گے اور اطاعت کرکے عفو تقصیر چاہیں گے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عفو تقصیرات، بھی بولتے ہیں۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

آپ کے ہاتھ کے بہار داد
عفو تقصیرات کے ہیں خواستگار عشق

عفو کرنا: معاف کرنا، خطا بخشنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بدگمانی یہ مجھ سے رکھیے درد
عفو کر دو، اگر ہوا ہو قصور (دفتر عشق)

عفونت: (بضمتین) بدبو، سڑاند۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

جب عفونت ہوا میں آتی ہے ناسخ
بدن انساں کو دکھاتی ہے (سراج نظم)

قول فیصل۔ بدبودار کے معنی میں عفونت بیز بھی کی کسی حد رکھ ہو جیسے یہ عفونت بیز ... (فسانہ آزاد)

عفو ہونا: معاف ہونا، معافی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قصر ملک اس کو دکھائیں گے کہ ہو عفو قصور
سرخرو جاتا ہے دنیا سے وہ خالق کے حضور انیس

عفیف: (بروزن کثیف) پاک دامن، پارسا، پرہیزگار، حرام کاری وغیرہ سے محفوظ رہنے والا۔ عربی صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی تانیث عفیفہ ہے جیسے
"حضرت عیسیٰ گویا ہوئے اور اپنی عفیفہ و مقدس ماں کی عفت کی سند اپنی گویائی سے پیش کی۔"
(فسانہ آزاد)

عفی اللہ عنہ: دعا۔ خدا اس کے گناہ معاف کرے۔ اکثر خطوط میں اپنے نام کے بعد انکسار سے لکھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے نام کے بعد "عفی عنہ" (بفتح اول و کسر ثانی) لکھتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہوتے ہیں "بخشا گیا اس کا گناہ" یعنی (میرا گناہ)

عُقاب: (بضم اول و فتح دوم) بڑا کالا سیاہ رنگ کا شکاری و طاقتور دار پرند کا نام جو ہرن کے ایک برس کے بچے تک کو اٹھا لے جاتا ہے۔ عربی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

بخشش سے باز رکھ نہیں سکتے سیہ عمل
چھینے گا کیا شکار جو جھپٹے عقاب کا بجز

قول فیصل۔ کیمیا گروں کی اصطلاح میں نوسادر کو بھی عقاب کہتے ہیں۔

عِقاب: (بالکسر) عذاب، خدا کا غضب۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دی بشارت ثواب کی جس نے
کی ... عقاب کی جس نے ناسخ

قول فیصل۔ ہونا، ہو جانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

جو ہوں رنج فرقت بتاب
کس طرح اہل جرم کو ہو عقاب
جرم و عصیاں عمل ہیں جو لاتا
خلد اس پر عقاب ہو جاتا ناسخ

اس لفظ کا صرف خدا کے قہر و غضب کے لئے مخصوص ہے۔

عقارب: بہت سے بچھو، عقرب کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ثعابین و عقارب آتشیں جسم
حبیب او مناع ان کے جائے ماتم عظیم

عقاقیر: وہ دوائیں جو بیخ نباتات کے قسم کی ہوں۔ عقار کی جمع۔ عربی، اطبا کی اصطلاح۔

جچتا ہے کب ان کے تئیں عطاری کا دعویٰ
دوکانوں میں جن کی نہ ہو ہاون نہ عقاقیر (جرات)

عقائد: مذہبی اصول، یقین کامل کے ساتھ ماننا۔ عقیدہ کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نطق۔ جب تک موروثی عقائد کے جمود اور تقلید ایمان کی چشم بندیوں کی پٹیاں ہماری آنکھوں پر بندھی رہتی ہیں ہم اس راہ کا سراغ نہیں پا سکتے۔ (غبار خاطر از ابو الکلام آزاد)

عقائد درست نہ ہونا: عقیدوں میں خرابی ہونا، مذہبی اصولوں کو صحیح طور سے نہ ماننا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نطق۔ آزاد عابدوں نے وعظ کی مجلسوں میں بد عقیدگی شروع کر دی کہ بادشاہ وقت کے ایمان میں فرق آگیا ہے اس کے عقائد درست نہیں۔ (دربار اکبری)

عقائد میں نقص ہونا: بد عقیدگی کا ہونا، عقیدہ خراب ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عقائد میں ہو جتنا نقص اسے جو نکتہ چیں
وہ نہیں اعتماد و رشد کامل کے لائق ہو جو

عقب: (بفتح اول و کسر ثانی) پیچھے، پس پشت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

حیدر جنگ سے پہنچے جو فرصت پائی
شانہ پیچ کے سب فوج عقب سے آئی انیس

عقب بَ: پیچھے پیچھے۔ غیبت میں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عقبہ:۔ (بالفتح) عرب میں ایک مقام کو کہتے ہیں۔ پورا نام عقبہ ذی فتق ہے۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل عبرت۔ تبوک سے واپسی پر ایک رات پیغمبر اسلام کا اونٹ عقبہ ذی فتق سے گزر رہا تھا تو منافقوں نے اس کو بھڑکا کر آنحضرت کو ہلاک کر دینا چاہا۔ حذیفہ اور عمار یاسر اونٹ کے ساتھ تھے۔ انھوں نے ان کو ڈانٹا تو وہ بھاگ گئے کہ سب صحابہ سے تھے مگر خدا نے آنحضورؐ کو ان دشمنوں کے ارادے سے مطلع کر دیا۔ اور حضرت ان کے شر سے محفوظ رہے۔
(تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۱۴۴)

عُقبیٰ:۔ (بضم اول) آخرت، دوسرا جہان۔ عاقبت، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

جس شخص کو عقبیٰ کی طلبگاری ہے
دنیا سے ہمیشہ اسے بیزاری ہے — انیسؔ

عقبیٰ بخیر ہونا:۔ انجام بخیر ہونا۔ آخرت میں بخشش ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

یہی حاصل درد وظائف کا ہے جو عقبیٰ ہو بخیر — دشتی

عقبیٰ بنانا:۔ عاقبت سنوارنا۔ دنیا میں ایسا کام کرنا جو عالم آخرت میں کام آئے اور نجات مل سکے۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

ہم سے عقبیٰ نہ بنائی گئی زاہد کی طرح
کوئی مزدور نہ تھے روز جو محنت کرتے — جلال

عقبیٰ کا کام:۔ دنیا میں ایسے کام انجام دینا جس سے عالم آخرت بن جائے۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

دنیا کے کاروبار میں تم اے صبا رہے
عقبیٰ کا کام کچھ نہ بنا یا غضب کیا — صبا

عَقد:۔ (بفتح اول) گرہ لگانا۔ عہد کرنا۔ نکاح کرنا بیع کرنا بیچنا، عربی، فصیح، رائج

ان کی میں چال میرے وہ چلتے اب ہیں
شرع کی گرہ ہے عقد بندگی گرہ نہیں — شوق قدوائی

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع عقود ہے۔ جو عربی تعلیم یافتہ طبقہ کبھی استعمال کر دیتا ہے۔ جیسے ایجاب فعلی عقود جائزہ میں فقط معاطاۃ کا ہے (رسالہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون)
نکاح کے معنی میں عوام خواص سب بولتے ہیں لیکن گرہ لگانا۔ عہد کرنا بیچنا، بیع کرنا کے معنی میں صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے، چونکہ عقد کے متعدد اور مختلف معنی ہیں، اس لیے شادی، اور نکاح کے لیے عام طور سے عقد نکاح، بولتے ہیں۔ اصطلاح اہل کیمیا میں، سیماب کی گولی باندھنے کو عقد سیماب کہتے ہیں

عِقد:۔ فارسیوں نے بالکسر بمعنی گرہ لڑی استعمال کیا ہے۔ جیسے "عقد دنداں"۔

کو بکو بکنے لگیں جب قتیاں انگور کی
پانی پانی دُرج میں عقد لآلی ہو گیا — بحر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ کسی کے ساتھ بولتا ہے۔

عقد انامل:۔ انگلیوں پر شمار کرنا، داہنے ہاتھ پر اکائیاں اور دہائیاں اور بائیں پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہیں تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک کیلئے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا کو خم کرتے ہیں اور دو کے لیے چھنگلیا اور اس کے بعد والی اور بیچ کی انگلی کو خم کرتے ہیں۔ ان تینوں عددوں کے واسطے لازم ہے کہ انگلیوں کے سرے جڑوں سے متصل ہوں چار کے لیے خنصر کو اٹھا لیتے ہیں۔ اور بنصر اور وسطی کو خم کیا ہوا رکھتے ہیں۔ پانچ کے لیے بنصر کو بھی بلند کرتے ہیں۔ چھ کے لیے وسطی کو کھڑا کرتے ہیں۔ اور صرف بنصر کو خم رکھتے ہیں۔ ان تینوں میں انگلیوں کے سرے ہتھیلی کے وسط میں ہونا چاہیئے سات کے لیے بنصر کو اٹھا کر صرف خنصر کو خم رکھنا چاہیے۔ اس طرح کہ انگلی کا سرا قریب منتہائے کف کے ساعد کی طرف ہو آٹھ کے لیے وہی عمل بنصر کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ نو کے لیے وسطی کے ساتھ وہی عمل کرنا چاہیئے۔ ان تینوں میں انگلیوں کے سرے ہتھیلی کے کنارے پر ہونا چاہیے۔ دس کے لیے کلمہ کی انگلی کے ناخن کے سرے کو انگوٹھے کے اندرونی پہلے جوڑ پر رکھے کہ حلقہ بن جائے بیس کے لیے کلمہ کی انگلی کے بیچ کے سرے کو ابہام کے ناخن کے پشت پر رکھے۔ تیس کے لیے ابہام کو قائم رکھ کے کلمہ کی انگلی کے سرے کو ابہام کے ناخن کے کنارے پر رکھنا چاہیے۔ اس طرح کہ کمان کی شکل ہو جائے چالیس کے لیے ابہام کے ناخن کو کلمہ کی انگلی کے آخری پور کی پشت پر اس طرح رکھے کہ جوف باقی نہ رہے۔ پچاس کے لیے کلمہ کی انگلی کو کھڑا رکھکر انگوٹھے کو سبابہ کی محاذی ہتھیلی پر رکھنا چاہیے۔ ساٹھ کے لیے انگوٹھے کو خم دے کر سبابہ کے دوسری پور کے اندرونی حصہ کو ناخن ابہام کی پشت پر رکھتے ہیں۔ اس طرح کے ابہام کا پورا ناخن کھلا رہے۔ ستر کے لیے ابہام کو کھڑا رکھ کر سبابہ کی اندرونی پہلی یا دوسری

پورے کے ناخن ابہام کی پشت پر رکھنا چاہیے اس طرح کہ کچھ ناخن ابہام کا کھلا رہے اسی کے لیے ابہام کو کھڑا کر کے کلمہ کی انگلی کے کنارے کو ابہام کی پشت رکھنا چاہیے۔ نوّے کے لیے ناخن سبابہ کے سر کو ابہام کے اندرونی دوسری پور پر رکھنا چاہیے۔ دست راست کے لیے جو شمار اکائیوں کا ہو وہی شمار دست چپ میں ہزار کے لیے ہے اور جو شمار دست راست میں دہائیوں کا ہے وہی دست چپ میں شمار سیکڑہ کا ہو (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

عقد بندھنا:- نکاح ہونا، شادی بیاہ ہونا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کی زبان ہے خواص لکھنؤ نہیں بولتے۔

عقدِ پروین:- دبکبر اول، آسمان کے چھ چھوٹے ستارے جو قریب قریب ہیں۔ اور جھمکے اور لڑیوں کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ عربی، فارسی، الفاظ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ کیوں کر آفتاب حسن تجھ کو اے قمر کہیے
گمان عقد پروین ہے جہاں کو تیرے جھالوں کا (برق)

قول فیصل:- پروین کو فارسی میں "پرن" "پرند" اردو میں "جھمکا"۔ اور عربی میں "ثریا" کہتے ہیں:

موتیوں کا نہیں گچھا یہ ترے بالوں میں
آیا ہالے میں نظر عقد ثریا مجھ کو (ناسخ)

عقد پڑھنا:- نکاح کے صیغوں کو جاری کرنا۔ حکم شرع کے مطابق مقررہ صیغوں کو زبان پر جاری کرنا۔ اردو۔ مذکر، فصیح، رائج۔

یہ بات حق ہو کم ایسے جہاں میں بیاہ ہوئے
خدا نے عقد پڑھا انبیا گواہ ہوئے (علی میاں کامل)

عقدِ دائمی:- عقد نکاح، وہ نکاح جس میں کوئی مدت نہ ہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- یہ شیعوں کی اصطلاح ہے۔

عقدِ زفاف:- نکاح۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شب زفاف" تو بولتے ہیں۔ لیکن عقد زفاف، کوئی نہیں بولتا۔

عقد کرنا:- شادی کرنا۔ بیاہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چند روز کے بعد گل رخ بیگم کی حالت دیکھ کر بادشاہ نے شرف دامادی سے اعزاز بخشا۔ اور اس کی بہن سے سلیم کا عقد کر دیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ شیعوں کی اصطلاح میں جس میں کوئی مدت نہ ہو اسے عقد نکاح کہتے ہیں اور جس میں کوئی مدت مقرر ہو اسے "عقد متعہ" کہتے ہیں۔

عقدِ مواخات:- صیغۂ اخوت جاری کر کے دو آدمیوں میں بھائی چارگی قائم کرنا۔ ایک کو دوسرے کا بھائی بنانا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مولف تاریخ ائمہ لکھتے ہیں:-

ہجرت کے ۵ یا ۸ مہینے کے بعد جناب رسالت مآبؐ نے مکے کے مہاجروں کی دلبستگی اور تقویت کے لیے ایک تمدنی انتظام یہ کیا کہ ایک ایک مہاجر مسلمان کو ایک ایک انصاری مسلمان کا بھائی قرار دیا۔ مہاجر وہ مسلمان تھے جو مکے سے ہجرت کر کے مدینے آ گئے تھے اور انصاری مدینے کے مقامی مسلمان تھے چنانچہ ۴۵ یا ۵۰ مہاجروں کو ۴۵ یا ۵۰ انصاری مسلمانوں کا بھائی مقرر کر دیا اور اس طرح ان دونوں جماعتوں کو ایک دوسرے کا ہر حال میں شریک اور ہمدرد بنا دیا۔ غور کیا جائے تو اس واقعے سے معلوم ہوگا کہ پیغمبر اسلام کو اعلیٰ انسانیت کی تربیت دینے اور دنیوی زندگی کو بہترین عنوان سے گزارنے کی تعلیم دینے کا کس قدر زبردست اور لاجواب سلیقہ خداوند عالم نے مرحمت فرمایا تھا۔ علامہ شبلی تحریر کرتے ہیں۔ "اسلام تہذیب اخلاق و تکمیل فضائل کی شہنشاہی ہے.... جن لوگوں میں رشتۂ اخوت قائم کیا گیا ان میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا کہ استاد اور شاگرد میں وہ اتحاد و مذاق موجود ہو جو تربیت پذیری کے لیے ضرور ہے۔ تفحص اور استقصا سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص جس شخص کا بھائی بنایا گیا دونوں میں یہ اتحاد و مذاق ملحوظ رکھا گیا۔ اور جب اس بات پر لحاظ کیا جائے کہ اتنی کم مدت میں سیکڑوں اشخاص کی طبیعت اور فطرت اور مذاق کا صحیح اور پورا اندازہ کرنا قریباً ناممکن ہے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ شان نبوت کی خصوصیات میں سے ہے۔ (سیرت النبی جلد اول)

اس کے ساتھ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ حضرت علیؑ کے مذاق کا کوئی شخص آنحضرت کو نہ مہاجروں میں ملا نہ انصار میں۔ حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ اور میں کس کا بھائی بنایا گیا؟ فرمایا انت اخی فی الدنیا والآخرۃ۔ اے علیؑ دنیا و آخرت میں تمہارا میں بھائی ہوں۔ (کسی اور کو یہ صفت نہیں مل سکتا) حضرت علیؑ کوفے میں منبر پر فرمایا کرتے تھے "انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ۔ میں خدا کا بندہ اور رسول خدا کا بھائی ہوں۔ (ابو الفدا، جلد ا صفحہ ۱۲۷)

ہجرت سے پہلے بھی مکّے میں ایک مرتبہ پیغمبرِ اسلام
نے وہاں کے مسلمانوں میں عقدِ مواخات قائم کیا تھا
اور اس میں حضرت ابوبکر کو حضرت عمر کا، طلحہ کو
زبیر کا، حضرت عثمان کو عبدالرحمٰن ابن عوف کا
اور جناب حمزہ کو زید بن حارثہ کا بھائی بنایا تھا
اس وقت بھی اس صاحبِ ما ینطق رسولؐ نے
حضرت علیؓ کے بارے میں یہی فرمایا تھا کہ اے علیؓ
تمہارا بھائی میں ہوں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی
(تاریخ خمیس جلد ا صفحہ ۳۹۵ و ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۸)
ایڈورڈ گبن لکھتا ہے کہ "اس دانائی اور سادگی کے اصول
سے اس سلطنت کی بنیاد پڑی جو قلیل مدت میں بہت
عظیم الشان طاقت حاصل کرنے والی اور دنیا کی زبردست
زبردست سلطنتوں کو ہلا دینے والی تھی۔
(تاریخ اسلام جلد ا صفحہ ۔۔)

عقد میں لانا:- مذہبی اصول اور شرع کی
پابندیوں کے ساتھ عورت سے مرد کا شادی کرنا،
اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ کسی عورت کو عقد میں لانے کے بعد اس
سے وہ برتاؤ کرنا جو شرفا کرتے ہیں خلاف
تہذیب ہی نہیں بلکہ خلافِ انسانیت بھی ہے۔

عقد میں ہونا:- کسی کے نکاح میں ہونا، کسی
کی زوجیت میں ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج
محلِ صرف۔ آصف خاں نورجہاں کے بھائی کی
بیٹی بھی شاہ جہاں کے عقد میں تھی۔ (دربار اکبری)

عقدِ نکاح:- دائمی عقد، مذکر۔ فارسی ترکیب
فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ اکثر و بیشتر حضرات شادی کے رقعوں
میں لکھتے ہیں کہ تاریخ عقدِ نکاح ۱۵ رمضان المبارک
مقرر ہوئی ہے۔

عقدِ نکاح میں لانا:- مرد کا کسی عورت کے
ساتھ عقد کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ ثریا بیگم کو پورا پورا یقین تھا کہ آزاد جنگ
روم سے واپس آ کر حسن آرا کو عقدِ نکاح میں لائیں گے
(فسانۂ آزاد جلد سوم صفحہ ۶۹)

عُقدہ:- (بضم اول و فتح سوم) گتھی، گرہ، گانٹھ
عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو عقدہ ہم کو خدا بناتا تو عقدہ کا رشتہ بنتا
جو ناخن ہم کو خدا بناتا تو اپنی انگلی کا ناخن ہوتے — قدر بلگرامی

عُقدہ:- (کنایۃً) مشکل بات، پیچیدہ مسئلہ، دقیق
امر، مجازاً عربی، فصیح، رائج۔

اور وہ کون سا عقدہ کہ جو آساں ہوگا
ایک ملنا تھا تمہارا سو یہ دشوار ہے مجھے — سودا

عُقدہ:- (مجازاً) بکھیڑا، پیچ، اردو، غیر فصیح بلکہ

ہزار طرح کے عقدے پڑے ہوئے دل میں
کھلا نہ ایک ترا عقدۂ نقاب مجھے — ممنون

عُقدہ:- بھید، راز، دل کی بات، فارسی
مذکر، فصیح، رائج۔

جب چاہیے کہ عقدۂ دل تجھ پہ کھولیے
ہوتا ہے آہ زبان پہ میری سخن گرہ — خواجہ میر درد

عقدہ آسان ہونا:- مشکل اور پیچیدہ بات
کا آسان ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

الٰہی زخم بھرتے ہیں تو ناخن اور بڑھتے ہیں
ہمارے عقدہ ہائے مشکل آسان ہوتے جاتے ہیں — راسخ

عقدہ باندھنا:- گرہ لگانا، پیچیدہ کر دینا
اردو مصدر، قلیل الاستعمال

ترے جوڑے کے کھلنے نے مرا دل دستاں باندھا
عجب تقدیر سے عقدہ وہاں کھولا جہاں باندھا
(ذوق دہلوی)

عقدہ حل کرنا:- مشکل آسان کرنا، پیچیدہ مسئلہ
حل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جواب اس کو دیا شیرِ خدا نے
کیا یہ عقدہ حل مشکل کشا نے — یقین (معراج المقال)

عقدہ حل ہونا:- پیچیدہ مسئلہ سمجھ میں آنا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مدت سے ہمیں فکر تھی اثباتِ دہن کی
عقدہ یہ ہوا حل خطِ لب سے ترے اے شوخ — مصحفی

عقدۂ دل کھلنا:- دل میں شگفتگی پیدا ہونا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چمن میں جا کے گرہ تو نے غنچے کی کھولی
پر اپنا عقدۂ دل تجھ سے اے صبا نہ کھلا — ظفر

عقدۂ دل کھولنا:- دل میں شگفتگی پیدا
کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عقدہ رہ جانا:- گرہ رہ جانا، گتھلک رہ
جانا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جب لکھا حالِ کمر سکتہ نہ نکلا شعر سے
جب کیا وصفِ دہن عقدہ سخن میں رہ گیا — بحر

عقدہ سلجھانا:- گتھی سلجھانا، پیچیدہ مسئلے
کو حل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تو نہاں ہو یا عیاں یہ عقدہ سلجھا دے ذرا
اے حجاب آلود کا بھید الجھانے سے کیا — عزیز لکھنوی

عقدہ سلجھنا:- عقدہ حل کرنا، مشکل
حل کرنا۔

اگر نہ ماہِ نو ہے شکلِ ناخن
ہمارا عقدہ سلجھا یا نہ ہوتا — شعلہ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ "عقدہ سلجھانا" کسی کے ساتھ
بولتے ہیں۔ زیادہ تر زبانوں پر گتھی سلجھانا
ہے۔

عقدہ کشا: مشکل آسان کرنے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہمت بندھی نعرۂ بلبل کی ہوا تھی
غنچوں کی نسیم سحری عقدہ کشا تھی — عظمت

عقدہ کشا: ۲۔ حضرت علیؓ، فارسی، فصیح، رائج۔

دوزخ سے جب آزاد کیا حر کو خدا نے
کھلوا دیے فردوس کے در عقدہ کشا نے — انیس

قول فیصل۔ منجملہ خطابات آپ کا ایک خطاب یہ بھی ہے جو عام طور سے مسلمانوں کی زبانوں پر ہے۔

عقدہ کشائی: ۱۔ دشواریوں کو آسان کرنا، مصیبت دور کرنا، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پڑی ہے اک گرہ دل میں ہمارے دست ہمت سے
مدد اے ناخن ہمت دم عقدہ کشائی ہے — عزیز

عقدہ کشائی: ۲۔ افشائے راز (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عقدہ کھلنا: ۱۔ کسی مشکل مسئلے کا حل ہو جانا اہم اور پیچیدہ مسئلے کا حل ہونا، پیچیدگی دور ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

شانہ بنیں گے بعد فنا اپنے استخواں
عقدہ کھلے گا گیسوؤں کے بال بال کا — آتش

عقدہ کھلنا: ۲۔ بھید ظاہر ہونا، راز فاش ہونا، حقیقت ظاہر ہونا، حقیقت سے آگاہی ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آج تک مجھ پہ یہ عقدہ نہ کھلا اے قاتل
قتل کرتی ہے ادا تیری کہ خنجر تیرا — جلیل

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت عقدہ کھل جانا بھی ہے بصیغۂ جمع عقدے کھل جانا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

صید کر لینا مرا منظور تھا صیاد کو
کھل گیا اے ہمصفیرو آج عقدہ دام کا — امیر

باندھ کر بالوں کا جوڑا اپنے کھڑے کو دکھا
عقدے تا کھل جائیں سب پر کفر اور اسلام کے — جرأت

عقدہ کھولنا: گرہ کھولنا، مشکل آسان کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ نہیں کہتا کہ دامن میں جواہر رول دے
اپنے ناخن سے ذرا عقدے ستم کے کھول دے — عزیز لکھنوی

عقدۂ لاحل: وہ مشکل مسئلہ جو حل نہ ہو سکے۔ فارسی ترکیب مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کھولنا، کھلنا، وا کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کھولدے اک دم میں گر ہوں عقدۂ لاحل ہزار
سر فدائے ناخن مشکل کشائے مرتضیٰ — جلالی

سرد ہو یار رہ یہ ہاتھ نہیں ہوتا
وہ عقدۂ لاحل ہے کہ جو وا نہیں ہوتا — صبا

انھیں معنی میں عقدہ مالاینحل بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے کھولنا اور کھلنا وغیرہ کے ساتھ اس کا بھی صرف ہے۔

غنچۂ خام کو جوں پھونک کے کھولے ہے طفل
یوں بھی کر دیکھا ہے یہ عقدہ مالاینحل — میر

دم میں کر دیتی ہے یہ تیغ جوہر فرد
(کھلنا) رستم کے ناخن سے کھلے عقدہ مالاینحل — صبر
عقدۂ لاینحل بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

عقدہ مشکل: وہ گرہ جو کھل نہ سکے وہ پیچیدہ مسئلہ جو حل نہ ہو سکے۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بہ فیض بے دلی، نومیدی جاوید آساں ہے
کشا کش کو ہمارا عقدہ مشکل پسند آیا — راسخ

عقدہ نکلنا: عقدہ حل ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان

ابھرتا آتا ہے جوبن ترا دل کی گرہ ہو کر
نکلتا آتا ہے عقدہ صفائی ہوتی جاتی ہے — راسخ

عقدہ وا کرنا: گرہ کھولنا، مشکل حل کرنا، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رونے سے اے ندیم ملامت نہ کر مجھے
آخر کبھی تو عقدۂ دل وا کرے کوئی — غالب

عقدہ وا ہونا: گرہ کھلنا، مشکل آسان ہونا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دسترس کس دن ہوا بند قبائے یار پر
وا ہوئے ناخن سے اپنے عقدہ مشکل کہاں — آتش

عقرب: بفتح اول و سکون دوم، بچھو کژدم، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

موذی کو حق نہ دے ستم نکیس کو تا ادیبی ملا
عین حکمت تھی کہ محروم ہے عقرب نیش — ذوق

قول فیصل۔ اس کی جمع عقارب ہے جو اردو میں بہت کم رائج ہے۔

عقرب: ۲۔ آسمان کے آٹھویں برج کا نام عربی، نجومیوں کی اصطلاح۔

برج ہفتم کا نام ہے میزان
برج ہشتم کا نام عقرب جان — ناسخ (سراج اللغات)

عقرب: ۳۔ (کنایۃً) جھگڑالو، مفسد، (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ دل آزار، تکلیف دہندہ کو کنایۃً "عقرب" بول دیتے ہیں۔

عقرب سلیمانی: ۔ تو اس کی تعریف میں مستعمل ہے، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جو نیش زن ہوئی وہ عقرب سلیمانی
تو ڈر سے زہرہ جن و پری کا ہوا پانی — اوج

عقربی :- لعل کی ایک قسم۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عقرقرحا :- (بضمتین و فتح چہارم) ایک تیز خوشبو والی لکڑی دار جڑ کا نام جو دانتوں کے درد اور تقویت باہ وغیرہ کے کام آتی ہے اور آگ کا اثر زائل کر دیتی ہے۔ چنانچہ اکثر بازی گر اس کو چبا کے منھ میں جلتا ہوا کوئلہ رکھ لیتے ہیں۔ مزاجاً تیسرے درجے میں حار۔ اردو، اطبا کی اصطلاح

قول فیصل۔ عربی میں "عاقر قرحا" اور ہندی میں "اکرکرہ" کہتے ہیں۔

عقل :- (بفتح اول) فہم، سمجھ، زیرکی، ادراک، دانش، خرد۔ وہ جوہر جس سے انسان اچھے اور برے کی تمیز کر سکے۔ نفس ناطقہ، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دو عرفان عقل کے پردے میں نہاں ہو گیا
ہوش میں آ احباب کہ لو جاناں ہو گیا — اقبال

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں حکما کی اصطلاح میں دس فرشتوں میں سے ایک فرشتے کا نام چنانچہ عقول عشرہ اسی وجہ سے ان کا نام ہو گیا۔ جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عقلا :- (بضم اول و فتح دوم) عقلمند لوگ، بہت سے عقلمند، صاحبان عقل، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بہر تسلیم حسن کردار
ہیں عقلا راست گفتار — صفی لکھنوی

عقلاً :- (بفتح اول و سکون دوم) عقل کی رو سے، از روئے عقل، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس میں انھوں نے اپنی معراج کا حال لکھا تھا کہ جبرئیل گئے ہوئے خدا سے آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں ہوئیں اور آنحضرت سے میرا درجہ اوپر رہا۔ ایسے ایسے اور بھی خرافات بہت سے کہ عقلاً اور نقلاً قابل ملامت ہیں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی عبارت میں بصورت تمیز واقع ہوگا تو عربی ہوگا۔ تنہا اس کا استعمال اردو ہی ہے۔

عقل اڑانا :- عقل زائل کرنا، حیران کر دینا، اردو، غیر فصیح۔

آہو کی عبث خیز دکھاتا ہوا چلا
صرصر کے عقل و ہوش اڑاتا ہوا چلا — اوج

قول فیصل۔ "عقل اڑانا" کوئی نہیں بولتا، "ہوش" کے ساتھ اس کا استعمال مخصوص ہے۔ جیسے "جب میں نے دلیلوں سے ثابت کر دیا تو ان کے ہوش اڑ گئے اور وہ قائل ہو گئے۔"

عقل اڑ جانا :- عقل جاتی رہنا، گھبرا جانا، اردو صرف، متروک۔

عقل کوسوں اڑ گئی رعب مکان یار سے
حکم دل کا ہے یہی در پھاند یا دیوار توڑ — رشک

عقل الٹی ہونا :- ناسمجھ ہونے سے کنایہ ہے، بیوقوف ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہم نے جو نالہ کیا تو بر ہے اپنی دوست
عقل تیری آسمان پر الٹی ہو تو ہو — داغ

عقل انسانی :- ذہانت، وہ جوہر جو اچھے برے کے امتیاز کے لیے انسان کو عطا ہوا ہے، انسان کی عقل، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خداوند عالم کی کنہ ذات کے دریافت کرنے میں عقل انسانی نے قدم قدم پر ٹھوکر کھائی ہے۔

عقل اول :- حکما کی اصطلاح میں پہلا فرشتہ، فارسی میں (۲) مسلمان (کنایتہ) جبرئیل، میں (۳) رسول خدا صلعم کا نور (۴) عرش اعظم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

تیری عالم پہ رائے افضل ہے
خضر راہ عقل اول ہے — (مثنوی بحر الفت)

عقل اوندھی ہونا :- بے عقل ہونا، عقل کی کمی ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اس کی قسمت میں ہو ماندگی ازل کے روز سے
عقل اوندھی کیوں نہ ہوتی آسمان پیر کی — داغ

عقل آرائی :- بغیر اضافت، عقل دوڑانا، عقل سے کام لینا۔ مؤنث، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کام اپنا چھوڑ دے تقدیر پہ
عقل آرائی نہ اے نادان کر — صبا

عقل آزمانا :- عقل کا امتحان لینا۔ عقل کی آزمائش کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تھوڑی دیر میں لاڈو نے دروازہ کھول دیا۔ اور محمد عسکری اوپر داخل ہوئے بیگم صاحب کے پاس زانو بزانو بیٹھ کر کہا تم بڑی عقل مند ہو۔ بس تمھاری عقل آزمائی۔ (امیر کہسالی)

عقل بجانہ ہونا (یا) عقل برجا نہ ہونا :- عقل ٹھکانے نہ رہنا، حواس درست نہ رہنا۔

فقرہ :- اس وقت میری عقل ہی برجا نہ تھی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عقل برجا نہ ہونا۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عقل بجانہ ہونا کے محل پر ہوش بجا نہ ہونا

بولتے ہیں۔

عقل بڑھیا ہونا: عقل کا کمزور اور ضعیف ہو جانا۔ وہ منزل جہاں عقل اپنا کام نہ کر سکے۔ اردو۔ صرف۔ غیر فصیح۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ خان خاناں شطرنج زمانہ کے یکے چال باز تھے۔ مگر خود بڑھے ہو گئے تھے۔ عقل بڑھیا ہو گئی تھی۔ جہاں خان جوان ان کی عقل جوان۔ (دربار اکبری)

قولِ فیصل۔ عوام کبھی کبھی "بڑھیا کی جگہ" "بڑھی" بول دیتے ہیں۔

عقل بڑی کہ بھینس: جب کسی کو بے وقوف بنانا ہوتا ہے یا کوئی کم عقلی کی بات کرتا ہے تو تمسخر کی حیثیت سے دوسرا شخص کہتا ہے۔ اردو۔ مقولہ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ اس بحث سے فائدہ کیا ہے کیا کوئی گدھا ہوں یا مجھے کوئی گدھا تصور کیا ہو بڑے بڑے اشعار کا کلام ترک نہ بات نہ پوچھے

سوال۔ عقل بڑی کہ بھینس؟

جواب۔ ان دونوں سے گھونسہ بڑی ہے جو دودھ دیتی ہے (فسانۂ آزاد)

عقل بڑی ہونا: عقل کا تیز ہونا عقل کا زیادہ ہونا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

کتنی ہی بڑی ہو عقل تیری
دیکھے گا تو کہ وہ ہے اندھی (سعدی)

عقل پر پتھر پڑنا: عقل جاتی رہنا عقل کا سلب ہونا۔ عقل کا بدعقلی کی شکل اختیار کرنا۔ اردو۔ صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

سنگیں دلوں کے ہاتھ سے اکثر لٹا کیے
یوں ہی ہماری عقل پہ پتھر پڑا کیے (صبا لکھنوی)

(۱) **عقل پر پتھر پڑے ہیں:** کچھ نہیں سمجھتا۔ کچھ عقل میں نہیں آتا۔ اردو۔ مقولہ غیر فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ باوجود یکہ جانتا بوجھتا ہے پھر اس کی عقل پہ پتھر پڑے ہیں کہ انکار کرتا ہے۔ (ترجمۃ القرآن)

قولِ فیصل۔ بددعا کے محل پہ "عقل پر پتھر پڑیں" کبھی کے ساتھ بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

عقل پر پردہ پڑ جانا: سمجھ جاتی رہنا فہم کا قصور کرنا عقل جاتی رہنا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا (اکبر الہ آبادی)

قولِ فیصل۔ ایک ذرا سا تصرف کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے۔ "فکرِ شعر کے وقت عقل پہ ایک پردہ سا پڑ جاتا ہے۔ سمجھتا ہے میں نے مطلب ادا کر دیا اور شعر بے معنی رہ جاتا ہے"۔ (مقدمہ منظومات نظم طباطبائی)

(۲) **عقل پر سکی پڑنا:** عقل جاتی رہنا عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

(۳) **عقل پر جھاڑو پھرنا:** عقل زائل ہو جانا عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بددعا کے محل پہ بولتی ہیں۔

عقل پکڑنا: ہوش میں آنا، تربیت پانا سمجھ دار بننا۔ شائستگی حاصل کرنا۔ اردو۔ صرف۔ دلی کی زبان۔

عقل پہنچنا: عقل کی رسائی ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کس قدر اپنی عقل ہے کوتاہ
پہنچے کب تا بہ مصارح (اثر) (سراج نظم)

قولِ فیصل۔ نفی کے ساتھ زبانوں پر ہے جو غیر فصیح ہے۔ "اس کے ساتھ بھی میں اس بات کا قائل ہوں کہ ان سے بعد اور لوگوں سے بھی بہت جدید باتیں معلوم کی ہیں جن تک ان کی عقلیں نہیں پہنچی تھیں"۔ (رسالہ تنویر المشرق دسمبر ۱۹۰۸ء) بعض "عقل کی رسائی" استعمال کرتے ہیں۔

عقل ٹھکانے نہ رہنا: سمجھ جاتی رہنا عقل کا صحیح طور پر کام نہ کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ قاعدہ ہے کہ غصے میں انسان کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ (ابن الوقت)

عقل ٹھیک ہونا: فہم درست ہونا عقل کا صحیح و سالم ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

نہ قیاس ان کا نہ عقل ان کی ٹھیک
فلسفہ کفر ہے ان کے نزدیک (مرزا داغ)

عقل جانا: دنگ ہو جانا، حیران ہو جانا، ہوش اڑ جانا، حواس باختہ ہونا اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دیکھ کر بیری عقل جاتی ہے
جو تجھے کاٹ کھانے آتی ہے (شوق)

عقل جوان ہونا: عقل کا شباب پر ہونا، عقل کا مکمل ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ خان خاناں شطرنج زمانہ کے یکے چال باز تھے مگر خود بڈھے ہو گئے تھے

عقل بڑھیا ہوگئی تھی۔ مہابت خاں جوان،
ان کی عقل جوان۔ (دربار اکبری)

عقل چرخ میں آنا یا آجانا: ہوش گم ہونا، حیران پریشان ہونا، تعجب ہونا، حیرت ہونا (اس معنی میں عقل چرخ میں ہونا بھی ہے۔ نور اللغات) مخبط الحواس ہونا، اوسان نہ رہنا، ششدر ہوجانا، گھبرا جانا، حواس باختہ ہوجانا، متحیر ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: دونوں طریقوں سے غیر فصیح ہے۔

عقل چرخ ہونا: سمجھ میں نہ آنا، تعجب ہونا، حیرت ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چرخی کا چرخ دیکھ کر عقل چرخ تھی کامل فن آتش بازوں نے بڑی دلسوزی سے آتش بازی بنائی تھی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل: بعض معنی میں عقل چرخ میں ہونا بھی استعمال کرتے ہیں

بے عقل چرخ میں کیا دیکھیے نہ گردش چشم
حواس اڑتے ہیں پلکوں کے کیا جھپکتے ہیں (بحر)

عقل چکر کھا جانا: عقل کا غیر حاضر ہونا، ہوش ٹھکانے نہ رہنا، کسی بے عقلی کے عمل پر مزاحاً کہتے ہیں۔ اردو محاورہ عوام کی زبان۔

ہاتھ آئے گا مقررہ غزال وحشی
بحر چرتی ہے کہاں عقل ذرا ہوش میں آ (بحر)

عقل چکرانا: عقل چرخ میں آنا، عقل کا پورے طور سے کام نہ کرنا، انتہائی حیرت میں پڑجانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

منجدھار میں ہے کشتی سرگشتۂ تلاطم
چکرا رہی ہے وہ بھی جو عقل ناخدا ہے (صفی)

عقل چکر میں آنا: عقل چرخ میں آنا۔ (فتنہ) اب تو رہی سہی عقل اور بھی چکر میں آئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: غیر فصیح ہے۔

عقل چکر میں ہونا: عقل حیران ہونا، دنگ ہونا، متعجب، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

نہ رہے ہوش و حواس اہل جفا کے سر میں
رخش کے کاوے سے تھی عقل عدو چکر میں (اوج)

عقل چلنا: عقل کا کام کرنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

نہیں کچھ عقل چلتی ہے ہماری
مگر کچھ بس ہمارا ہی ہے تمہاری [illegible]

عقل چنگی ہونا: عقل کا مکمل ہونا، عقل کا صحیح ہونا، اردو صرف، متروک۔

کوئی سخن پر ٹھا سخن مارتی تھی
جوانی اس کی بہاریں عقل چنگی (الف لیلیٰ منظوم)

عقل چہ کتی است کہ پیش مرداں بیاید: عقل پہ بے عقلی کی باتیں کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عقل چھو جانا: تھوڑی سی سمجھ ہونا۔

محل صرف۔ اگر کسی کو ذری سی عقل بھی چھو گئی ہے تو اس شہزادگی کا خیال ایسا ہے جیسے کوڑھ میں کھاج۔ (داستان۔ نور اللغات)

قول فیصل: زیادہ تر اس کا صرف نفی کے ساتھ ہے جیسے تمہیں ان سے نسبت کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہیے تھی دیکھ لینا وہ اس نسبت کو ہونے نہ دیں گے تمہیں عقل چھو نہیں گئی ہے۔

عقل حیران ہونا: کسی بات کے سمجھنے میں عقل کا عاجز ہونا، عقل کا تعجب میں پڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مری عقل حیراں ہے یار الٰہا
طلسمات دنیا کو کیونکر بنایا (رند لکھنوی)

عقل حیوانی: (ترکیب اضافی) وہ عقل جو حیوانات کی فطرت میں داخل ہوتی ہے، وہ عقل جس کا تعلق حیوانات سے ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جہاں حیوانات کی اور باتیں حیرت میں ڈالتی ہیں وہاں یہ جیسے چھوٹے جانور کا گھونسلا عقل حیوانی کا شاہکار نمونہ ہے۔

عقل خام ہونا: عقل کا کمزور ہونا، عقل کا صحیح طور سے کام نہ کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ان دنوں رشید ۲۰ سال کی عمر کو پہنچ چکا تھا اور کچھ اس کی عقل بھی خام ہو چلی تھی۔ (رسالہ تنویر الشرق نومبر ۱۹۱۶ء)

عقل خرچ کرنا: غور کرنا، فکر کرنا، سمجھ سے کام لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اس طرح کوئی نہیں بولتا۔ صاحب نور اللغات نے عقل دوڑانا بھی لکھا ہے جو زبانوں پر ہے۔

عقل دنگ ہونا: عقل حیران ہونا، عقل کا متعجب ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بینڈ باجے کی تال اور سم پر گھوڑا ناچا جاتا تھا لوگ دنگ تھے کہ یا الٰہی اس گھوڑے کو یہ باتیں کیونکر سکھائیں۔

ماہی۔ حضور سمجھیں
بیگم۔ عقل دنگ ہے (فسانہ آزاد)

عقل دوڑانا: غور و خوض کرنا، بہت غور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عقل دوڑائی بہت کچھ لگمان تک پہنچے
کچھ حقیقت بھی جو انسان کی بات تک پہنچے — بیتاب عظیم آبادی

عقل دیمک چاٹ گئی: عقل کا بالکل صحیح باقی نہ رہنا، عقل کا صحیح کام نہ کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل فقرہ۔ کتنی سادی ہو۔ یہ تو بکتیا گئے ہیں، ہمارا تمہاری عقل بھی دیمک چاٹ گئی۔ ان کو کیا پڑی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

عقل دینا: شعور سکھانا، سمجھانا، رائے دینا، تدبیر سمجھانا، تربیت کرنا، سدھانا۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عقل داڑھ: وہ داڑھ جو انسان کے جوان ہونے کے قریب نکلتی ہے۔ مؤنث، رائج۔

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے عقل کی داڑھ بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عوام عقل ڈاڑھ (بفتحتین) بولتے ہیں۔

عقل رسا ہونا: عقل کا پہنچنا، کسی شے کا معلوم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زلفوں کی طرح تا کمر یار پہنچتی
اے کاش رسا ہوتی یہ عقل بشر ایسی — آتش

عقل روشن ہونا: عقل تیز ہونا، عقل مکمل ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل فقرہ۔ علم ہی ایسی شے ہے جس سے عقل روشن ہوتی ہے اور عقل ہی ایسی چیز ہے جس سے احتیاط کی تدبیریں پیدا ہو سکتی ہیں۔ (رسالہ تنویر الشرق دسمبر ۱۹۰۶)

قول فیصل۔ اس محل پر دماغ روشن ہونا زیادہ ...

[illegible]

عقل زائل ہونا: عقل کا باقی نہ رہنا، عقل کا صحیح طور سے کام نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیری کی پہنچ ہوئی ہے عقل زائل
ہوا اس واسطے یوسف پہ مائل (زلیخا)

(۱۱) **عقل سالم ہونا**: عقل کا صحیح طور پر کام کرنا، عقل میں کسی طرح کی کمی نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ ضعیفی کا دور دورہ ہے اگر عقل سالم ہوتی تو اس طرح دب کے دشمن سے صلح نہ کرتے۔

(۱۲) **عقل سرد ہونا**: عقل کا صحیح طور سے کام نہ کرنا۔ اردو صرف، مشترک۔

محل فقرہ۔ لیکن تم نے وہ گرما گرم فقرہ سنا کہ دوسرے کی عقل سرد ہو جاتی۔ (فسانۂ آزاد)

عقل سٹھیا جانا: (سٹھیا بفتح اول) عقل کا صحیح طور سے کام نہ کرنا، بے عقلی کی باتیں کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ خالی "سٹھیا جانا" یعنی کم عقلی اور بے وقوفی کی باتوں پر بولتے ہیں جیسے، تم ان کی باتوں کی بالکل پروا نہ کرنا وہ بڑھاپے کی وجہ سے سٹھیا گئے ہیں۔

عقل سلب ہونا: سمجھ جاتی رہنا، عقل جاتی رہنا، اچھے برے کا امتیاز باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عقل ہوتی ہو سلب ہماری آہ جنوں کے داؤ ہوں
کوچہ بکوچہ اب تو ہم کو لڑکے گھیرے پھرتے ہیں — آشفتہ

عقل سلیم: صحیح نتیجے پر پہنچنے والی عقل، اچھے اور برے میں امتیاز کرنے میں مشتاق عقل، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قرآن سے جو منبت عقل سلیم ہے
کہنا پڑے گا خلقت انسان عظیم ہے — میر آل رضا

عقل سے بعید: جو سمجھ میں نہ آئے، خلاف عقل۔ صفت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فہم کا ہے قصور جاہل ہے
عقل سے جو بعید قائل ہے — ناسخ (دستور نظم)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے "عقل سے باہر" اور "عقل سے دور" بھی انہیں معنوں میں لکھے ہیں۔ "عقل سے دور" تو زبانوں پر ہے لیکن عقل سے باہر نہیں بولتے۔

عقل سے پھرنا: ناسمجھی کی بات کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جو عقل سے پھر ادھر بیگانہ ہو گیا ہے
کہتے ہیں کس کو اور کہ دیوانہ ہو گیا — میر آل رضا

عقل سے خارج ہونا: پاگل ہونا، دیوانہ ہونا، عقل کا نہ ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فقرہ۔ وہ تین پہاڑی اور دیسی سمجھے بیٹھے تھے۔ ان کی اس وحشت پر اس قدر ہنسے کہ پیٹ میں بل پڑ گئے ..... سب سمجھ گئے کہ عقل سے خارج ہیں۔ (دبیر کسار)

عقل سے خالی ہونا: بے عقل ہونا، احمق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سبو و جام توڑنے کا نقصان اپنا کیا ہم کا ہے
سنا او محتسب تو عقل اور دانش سے خالی ہے — دبیر

عقل سے دور ہونا: عقل سے بعید ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہیں عقل سے اس کی فریاد دور
اسے ذبح مالک کرے گا فرید (معارج الفضائل)

عقل سے کام لینا:۔ بذریعہ عقل کام کرنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

مقصود اگرچہ ہو درستی
ہے عقل سے کام کرنا سستی — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ بصورت نفی بھی مستعمل ہے

عقل ششدر ہونا:۔ عقل حیران ہونا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

اسی بہشت کے قصروں کا حال اخر کہ
پڑے ہوئے ہیں وہ رخنے کہ عقل ششدر ہے — صفی

عقل صحیح:۔ بہ اضافت عقل سلیم۔ وہ عقل جس میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہ ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سنو اور بھی ایک نقل صحیح
کہ ہو معتبر پیش عقل صحیح (معارج الفضائل)

قول فیصل۔ صحیح و سالم کے اضافے کے ساتھ بھی نظم کیا ہے جو فصیح ہے۔

چشم عقل صحیح و سالم سے
کنہ قدرت تجھے نظر آئے (سراج نظم ص۸۲)

عقل عاری ہونا:۔ عقل کا عاجز ہونا۔ صحیح نتیجے تک عقل کا نہ پہنچنا۔ اردو۔ صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ ناخدا کی عقل عاری ہے۔ باد مخالف کی گرم بازاری ہے (فسانۂ آزاد)

عقل علیل ہونا:۔ عقل کا بیمار رہنا۔ یعنی عقل کا صحیح نتیجے تک نہ پہنچنا۔ اردو۔ صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

درس توحید تو ایک شفا کا نسخہ
بحث میں علت و معلول کی ہے عقل علیل (ذوق)

عقل فراموش ہونا:۔ عقل کا بھول میں پڑ جانا۔ عقل کا باقی نہ رہنا۔ عقل کا کھو جانا۔ اردو۔ صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ منعم بادہ فروش نہ ہو عقل فراموش ہو
اپنے حباب دم بھر جیسے کوئی چلے ہے (فسانۂ آزاد)

عقل فعال:۔ دسویں عقل جس کو فرشتہ بھی کہتے ہیں۔ فارسی، ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہوتی عقل سے عاجز دم بحث معقول
اک مقدمے میں فقط فضل کی عقل فعال (ذوق)

قول فیصل۔ حکما کے نزدیک تمام افراد عالم اسی سے پیدا ہیں۔

عقل کا اندھا:۔ مونث کے لیے عقل کی اندھی۔ ناسمجھ، بیوقوف۔ صفت۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال

عقل کا اوندھا:۔ بے وقوف۔ احمق۔ جس میں عقل نہ ہو۔ اردو۔ صرف۔ قلیل الاستعمال

محل صرف۔ آج صبح سے کتنے گوکھے یہاں سے کتنے عقل کے اوندھے گانٹھ کے پورے کو غیا دیا۔ کس کس کو مونڈا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اوندھی عقل کا "زبانوں پر زیادہ ہے

عقل قاصر ہونا:۔ نتیجے تک پہنچنے میں عقل کا کمی کرنا عقل کا تھک جانا۔ اردو۔ صرف۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقل بھی مثل درک قاصر ہے
کس طرح ہو احاطہ ظاہر ہے (سراج نظم)

عقل کا پتلا:۔ ذکی ذکاوت رکھنے والا۔ فہم میں ڈوبا ہوا۔ مجسمہ عقل۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ یہ بھی شان خانان نے رخصت ہو کر خیمہ میں آ کے گریبت رنج [?] - اور فکر یہ کہ یہ عقل و تدبیر کا پتلا جو میرے ساتھ آیا ہے اس حالت کو دیکھ کر کیا کہتا ہوگا (دربار اکبری)

قول فیصل۔ طنزاً بھی اس کا استعمال ہوتا ہے صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ جب جگہ صاف صاف بیوقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہیں وہاں آپ تو عقل کے پتلے ہیں۔ یا آپ بھی عقل کے پتلے ہیں۔ کہہ کر مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔

عقل کا پورا:۔ (طنزاً) بیوقوف کاٹھ کا الو۔ احمق بھتا ڈوڈی۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ اجی حضرت کیا بتاؤں عقل کی مار اس کا خاص باعث ہے۔ عرض کروں کہ یہ پیر مرد اسی مر جاتے تھے مگر عقل کے پورے تمیز چھو بھی نہیں گئی۔ (فسانۂ آزاد)

عقل کا پھیر:۔ عقل کی کمی۔ عقل کا قصور۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

گر لذت نقد سے دل سیر
اس کو سمجھ اپنی عقل کا پھیر — صفی لکھنوی

عقل کا تیز:۔ رسا عقل والا۔ بہت عقلمند۔ اردو۔ صرف مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ میرا منجھلا لڑکا بہت عقل کا تیز ہے اس سال ہائی اسکول میں فرسٹ پاس ہوا ہے۔

قول فیصل۔ مونث کے لیے عقل کی تیز بولتے ہیں

عقل کا چراغ:۔ عقل کا چراغ ہے استعارہ۔ اردو۔ صرف تعلیم یافتہ طبقے کی

کی زبان۔

محلِ صرف۔ جب تک کچہری میں یہ عمل باقی ہے جس نے کچھ دیا، گو سرکار کا نقصان ہو اس کی فاضل باقی ہے۔ اس زمانے میں دیا کام آتا ہے۔ عقل کے چراغ بجھا ہے۔ (فسانہ عبرت)

(۵) **عقل کا تجویز کرنا**:۔ عقل کا طے کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عقل ہرگز نہ یہ کرے تجویز
کہ بنائے بغیر جو کوئی چیز (ناسخ)

(۱) **عقل کا تقاضا**:۔ عقل کا چاہنا، عقل کی خواہش، اردو صرف، فصیح، رائج

عقل کا بھی یہی تقاضا ہے
نفس کا بھی یہی تقاضا ہے (ناسخ)

(۲) **عقل کا چراغ گل ہو جانا**:۔ عقل کا زائل ہو جانا، عقل میں فرق آجانا، عقل کا نہ رہنا، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ یہ ترکیب فارسی چراغِ عقل گل ہونا بھی نظم ہوا ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

پیشِ شمعِ خرد تری بالکل
عقلِ کل کا چراغ عقل ہو گل (مثنوی بحر الفت)

(۶) **عقل کا دشمن**:۔ بے عقل، بالکل بیوقوف، اردو صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اگرچہ عقل کے دشمن ہیں، بات کا تبنگڑ بناتے ہیں اور طرح طرح کی شقیں نکالتے ہیں (حاشیہ کلام اللہ ترجمہ فرمان علی ص۳۴)

عقل کا فتور ہونا:۔ عقل کی کمی ہونا، عقل کا نقص ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج

سرمست کبر بادۂ نخوت سے چور ہے
قائل نہ ہوگا عقل کا اس کو فتور ہے (ادیع)

عقل کا مارا:۔ بیوقوف، بے عقل، نگادوئی، گودھو، وہ شخص جسے عقل کی ٹھیکا نہ ہو۔ صفت، مذکر، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عورت مرد سب بولتے تھے اب کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

عقل کا ماراجانا:۔ عقل کا جاتے رہنا، عقل کا ٹھکانے نہ رہنا، حواسوں میں فرق آنا، مخبوط الحواس ہونا جیسے "ڈر کے تیری تو عقل ماری گئی ہے"۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کمی کے ساتھ بولتے ہیں

عقل کا مقتضا:۔ عقل کی خواہش، عقل کے مطابق، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف۔ میں تمہیں کئی مرتبہ سمجھا چکا ہوں کہ عقل کا مقتضا یہ ہے کہ پہلے جو چیز نہ معلوم ہو اسے دریافت کر لیا کرو پھر دوسروں کے سامنے بیان کیا کرو۔

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ مقتضائے عقل اور بہ مقتضائے عقل بھی بولتا ہے۔

عقل کام نہیں کرتی:۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ عقل حیران ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ صنعت نقب دیکھ کر بہت پریشان ہوئی اور گویا ہوئی۔ اے خدا کچھ عقل کام نہیں کرتی ہے اور نہ کچھ کہہ سکتی ہوں۔ (طلسم ہوشربا)

عقلِ کل:۔ (۱) کبھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کبھی عرشِ اعظم سے مراد ہوا کرتی ہے۔ (۲) عقلِ کامل، تمام عقولِ عشرہ کا مجموعہ، (۳) دانائے کُل، عربی، مذکر (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

جو ہو نہ تابع ارشادِ رفیع الامر
تو عقلِ کل کو کرے تو نہ ہرگز اپنا بشر (ذوق)

عقلِ کل:۔ ۲ بڑے بشر تھا کل، ناک کا بال، وہ بشر جس کے بغیر کوئی کام نہ کریں، فارسی، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ آدم خاں نہیں کی صرف حضور میں آیا اور خانخاناں کی تدابیر کا عقلِ کل تھا۔ (دربارِ اکبری)

عقل کو ادراک ہونا:۔ عقل کی پہنچ ہونا، عقل کا مان لینا، سمجھ میں آنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

اس قدر تو ہے عقل کو ادراک
کوئی صانع مرا ہے موجد پاک (مراج نظم)

عقل کو تاہ ہونا:۔ چھوٹی عقل ہونا، تھوڑی عقل ہونا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کس قدر اپنی عقل ہے کوتاہ
پہنچے کب تا مصالحِ اللہ (مراج نظم)

عقل کو حیرانی ہونا:۔ عقل کا متعجب ہونا، عقل کا دنگ ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ایسے شخص کی مدح میں عقل کو حیرانی ہے جو شے ہے بے مثل لاثانی ہے۔ (فسانہ عبرت)

عقل کو راہ ملنا:۔ عقل کی پہنچ ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

نہ ملی راہ عقل کو بے شک ✽ ساحت عزتِ الٰہی تک (مراج نظم)

عقل کو رو بیٹھنا:۔ عقل نہ رہنا، عقل جاتی رہنا، اردو صرف قلیل الاستعمال

محلِ صرف۔ خفتہ ان کے پاؤں پر پنجہ سوار ہوا پھر کیا تھا عقل کو رو بیٹھے (فسانہ آزاد)

عقل کو سکتا ہونا:۔ عقل کا انتہائی حیران ہونا، عقل کا بے حد متعجب ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس لطافت سے وہ لفافہ بنا ✽ دیکھنے سے ہے عقل کو سکتا (مراج نظم)

عقل کھو جانا:۔ حواس جاتے رہنا، عقل نہ رہنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میاں علیم بھائی کا مژدہ لے کر پہنچے سن کر رہی سہی عقل بھی کھو گئی۔ (توبۃ النصوح)

عقل کھو دینا:۔ عقل زائل کر دینا، عقل باقی نہ رکھنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

عقل کھو دی تھی جو اے ناسخ جنونِ عشق نے
آشنا سمجھا کیے اک عمر بیگانے کو ہم — ناسخ

عقل کی بات:۔ سمجھ میں آنے والی بات، معقول بات، بہترین بات، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دیدہ و دانستہ آپ کو اپنے ہاتھوں پاگل اور مجنوں بنا لینا کون سی عقل کی بات ہے۔ (رسالہ تنویر المشرق مارچ سنہ ۱۹۱۹ء)

عقل کے بخیے ادھیڑنا:۔ عقل زائل کر دینا، عقل کھو دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ناخن خدا نہ دے تجھے اے بخیہ جنوں
دے گا تمام عقل کے بخیے ادھیڑ تو — ذوق

عقل کی پڑیا:۔ (طنزاً) عقلمند، مجسمۂ عقل، تیز عقل والی، اردو صرف مؤنث عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ تمہاری یہ چھوٹی لڑکی بڑی دور کی کوڑی لاتی ہے، عقل کی پڑیا ہے۔

عقل کے پیچھے ڈنڈا لیے پھرنا:۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کوئی بات بے عقلی کی کرے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ "ڈنڈے" کی جگہ "لاٹھی" زیادہ زبانوں پر ہے۔

عقل کے خلاف ہونا:۔ غیر معقول ہونا، عقل سے بعید ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس سردی اور آب و ہوا کے سبھی عادی نہیں رات کو جانا آنا عقل کے خلاف ہے آئندہ آپ کو اختیار ہے۔ (دبیر کہسار)

عقل کے طوطے اڑ جانا:۔ ہوش گم ہو جانا، حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دھیان اٹھیں کا جاگتے سوتے
اڑ گئے تیری عقل کے توتے — قدر

قولِ فیصل۔ حضرت قدر بلگرامی نے شعر میں سوتے کا قافیہ توتے نظم کیا ہے جس میں ضرورتِ شعری کی وجہ سے املا بدل دیا ہے ورنہ وہ خود بھی ایک جگہ طوطے کے املے کے ساتھ نظم کر چکے ہیں جو قدیم زمانہ سے رائج چلا آتا ہے اور یہی صحیح ہے۔

جب دیکھیے ہاتھ میں ہے مے کی بوتل
اے قدر یہ خوب تم نے طوطا پالا — قدر

عقل کی کوتاہی:۔ سمجھ کا قصور، عقل کی کمی، اردو صرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

تھا معالج طبیب کب ساہی (سہو کرنے والا)
عقل رنجور کی ہے کوتاہی — ناسخ

عقل کے گھوڑے دوڑانا:۔ گہری فکر کرنا، بہت غور کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اقوام مجہول النسب عبارت ہے ان اقوام نا عاقبت اندیش و ستم کیش و خستہ جگر و دل ریش سے جن کے باپ کا پتا نہ دادا کا ٹھکانا۔ لاکھ میدانِ فکر میں عقل کے گھوڑے دوڑائیے گا ان کا پتا نہ پائیے گا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "خیالی پلاؤ پکانا" بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عقل کی مار:۔ بیوقوفی، بے عقلی، عقل کی کوتاہی، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ اجی حضرت کیا بتاؤں عقل کی مار اس کا خاص باعث ہے ورنہ کم دل کہ یہ پیر مرد اسی برس کے تھے کہ عقل کے پورے تمیز چھو نہیں گئی۔ (فسانۂ آزاد)

عقل کے ناخن لو:۔ (کنایتہً) ہوش میں آؤ، سمجھ کی بات کرو۔

کی جو کچھ عرض تمنا ان سے میں تو یہ کہا
بیٹھ رہ چل جا بیاں سے عقل کے ناخون لے — ظفر (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ محاورہ "ناخن" قائم کیا اور مثال میں شعر "ناخون" کا پیش کیا یہ اصول لغت نویسی کے خلاف ہے۔ مثال میں یہ شعر ہونا چاہیے تھا۔

لیجیے اپنے عقل کے ناخن
اچھے اچھے کیے ہیں پیدا گن (عروج الفت)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی کا ہم معنی "عقل کے نعل بندھوانا" بھی لکھا ہے اور لکھتے ہیں کہ "چونکہ گھوڑا سم بڑھ جانے سے ٹھوکریں کھاتا ہے اسی وجہ سے عقل کو ایک گھوڑا فرض کر کے نعل بندھوانے کا اشارہ کیا"۔ اہلِ لکھنؤ نعل بندھوانا نہیں بولتے۔

عقل گدی میں ہونا:۔ بے وقوف ہونا، کم عقل ہونا، اردو، غیر فصیح، رائج، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ کم بخت کو تین دن سے سورۂ توحید یاد کرا رہا ہوں کسی طرح یاد نہیں ہوتا اس کی تو جیسے عقل گدی میں ہے۔

عقل گم ہونا:۔ عقل جاتی رہنا، ہوش کا باقی نہ رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ابھی قول کر کے جو بھولے تم ہوئی اس سے تو مری عقل گم
کہ خدا کا نام بھی مہ لقا مجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو — داغ

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "عقل گم ہو جانا" بھی نظم ہوا ہے۔

گم ہو گئی جو عقل تو غائب ہوئے حواس
ہر اک وزیر بھی عقب بادشہ گیا — رشک

عقل لڑانا :- عقل پر زور دینا، غور و فکر کرنا، سمجھنے کی کوشش کرنا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مورچوں پر جاتے تھے، اطراف کو دیکھتے تھے اور حملے کے رخ قرار دیتے، یہ ابوالفضل کے ساتھ عقل لڑاتے تھے۔ (دربار اکبری)

عقل لطیف :- (بہ اضافت) پاکیزہ عقل، ہر کسی سے بے نیاز عقل، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دی جو عبد ضعیف کو تکلیف
دی جو پہچاننے کو عقل لطیف — ناسخ

عقل لگانا :- غور کرنا، فکر کرنا، عورتوں کی زبان

(جادۂ تسخیر) ارکانِ دولت بھی فکر کرنے لگے اپنے اپنے طور پر عقل لگانے لگے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

عقل ماری جانا :- بے عقلی کا کام کرنا سمجھ اوندھی ہو جانا۔ اردو صرف، دہلی کی عورتوں کی زبان

محلِ صرف۔ ساس نے کہا لڑکی کوئی بنیری عقل ماری گئی ہے۔ میاں سے پوچھا گچھا نہیں آپ ہی آپ چلیں۔ (مرآۃ العروس)

عقل مبہوت ہونا :- عقل کا حیران ہونا متعجب ہونا، عقل کا دنگ ہو جانا اردو صرف قلیل الاستعمال۔

عقل اول بیاں ہوئی مبہوت
کیوں نہ ہو نفسِ ناطقہ کو سکوت — ناسخ

عقل متین :- (بہ اضافت) سنجیدہ عقل، متانت والی عقل، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

محلِ صرف۔ ان کی نوجوانی کے نکتے اور چھوٹی چھوٹی چالیں ایسی ہوتی تھیں کہ شیخ کی عقل متین سوچتی رہ جاتی تھی۔ (دربار اکبری)

عقل مجرّد :- عقول عشرہ میں سے ایک عقل کا نام، فارسی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عقل مجرد ہے جمال بشری میں — دبیر

عقل مجسّم :- (بہ اضافت) ہمہ تن عقل، سراپا عقل بیحد عقلمند، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

شکل بشر میں عقل مجسم تو دیکھیے
رمز و رموز طبع علم کا عالم تو دیکھیے — سید آل رضا

عقل معذور ہونا :- عقل کا عاجز ہونا عقل کا پورا کام نہ کرنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقل ہو اس شمار سے معذور
صاف ہو اعترافِ عجز و قصور — ناسخ

عقل مند :- عقل میں کھرا ہوا، صاحبِ عقل دانشمند، ہوشیار۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف - سر سید احمد خاں کے دور اندیش اور عقلمند ہونے کی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بیّن ثبوت ہے۔

قولِ فیصل - جب کسی کو بے وقوف کہنا ہوتا ہے تو طنزاً بھی کھینچاؤ کے ساتھ کہتے ہیں "آپ سے بڑا عقلمند کوئی نہیں"

عقلمنداں را اشارہ کافی است

صاحبانِ عقل کے لیے تفصیل کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اور وہ اشارے سے بات سمجھ جاتا ہے، فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقل مند کی دم :- (طنزاً) عقل مند کا پیرو، بے وقوف، اردو صفت (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عقل مند کی دور بلا :- طنزاً بے وقوف کی نسبت کہتے ہیں (نور اللغات)

قولِ فیصل - صاحبِ نور اللغات نے جو معنی لکھے ہیں کوئی نہیں بولتا۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں۔

"دانشمند آفت سے بچ جاتا ہے عقل مند کی بلا دور رہا کرتی ہے۔

یہ معنی زبانوں میں زیادہ تر ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی صاحبِ عقل کسی مہلکے سے خوبصورتی کے ساتھ اپنے کو بچا لیتا ہے تو دوسرے کہتے ہیں "عقل مند کی دور بلا"

عقل مندی :- دانائی، فراست، خردمندی فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اسے کلکٹر کے یارانِ طریقت کی عقل مندی سمجھیے یا بے وقوفی کہ اسے بہلا پھسلا کر یہاں کے مقامی قید خانے میں بھیج دیا۔

(غبارِ خاطر - از مولانا آزاد)

عقل میں آنا :- (لازم) سمجھ میں آنا، خیال میں آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بیربر اگرچہ ان کاغذوں کے کیڑے نہ تھے۔ مگر ایک عجیب رقم تھے۔ کچھ تیزی فکر کچھ مسخرا پن سے وہاں بھی جو عقل میں آتا تھا کہتے تھے۔ (دربار اکبری)

عقل میں آنا :- ہوش میں آنا، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قولِ فیصل - لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں نہ لکھنؤ کی یہ زبان ہے۔

عقل میں بات آنا:۔ بات سمجھ میں آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہا یوں اُس نے اِس سے کہ بجا ہے
ہماری عقل میں یہ بات آئی (زلیخائے اردو)

عقل میں فتور آنا:۔ عقل میں نقص پیدا ہو جانا، عقل صحیح نہ رہنا، عقل کا صحیح کام نہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ خدا نہ کرے کہ کسی انسان کی عقل میں فتور آئے پھر وہ کسی صحیح نتیجے تک نہیں پہنچ سکتا

عقل میں فتور ہونا:۔ عقل کا صحیح کام نہ کرنا، عقل کا ناقص ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ شاہ کوکب کی عقل میں بھی فتور ہے کہ اس مکار کے مکر میں آ گیا ہے (طلسم ہوشربا)

عقل میں گزرنا:۔ خیال میں آنا، سمجھ میں آنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یہی گزرتا ہے بندے کی عقل ناقص میں
نظر جو آتی ہے کثرت سے جا بجا تصویر (شعور)

عقل میں لانا:۔ سمجھنا، سوچنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

حرکات ان کے عقل میں لا کر
گردشیں ان ستاروں کی پا کر (ناسخ)

عقل میں نہ آنا:۔ سمجھ میں نہ آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب سے اس چیز میں ہی درک کریں
کہ نہ آئے جو عقل و دانش میں (ناسخ)

عقل ناقص میں آنا:۔ (انکسار کے محل پر) سمجھ میں آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ حضور نے جو کچھ بھی فرمایا صحیح و درست ہے مگر میری عقل ناقص میں تو یہ آتا ہے کہ

کا مقدمہ ہے آپ مقدمہ اٹھا لیں تو بہتر ہے۔

عقل نہ ہونا:۔ فہم و ادراک کی قوت نہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ خدا کی مار ان کو اتنی عقل بھی نہیں ہے کہ ذرا دل میں سوچیں کہ ہم بیٹھے کہاں ہیں (فسانۂ آزاد)

عقل ہونا:۔ سمجھ ہونا، فہم ہونا، اچھے برے کی تمیز ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج

یعنی سب میں ہیں ہم محو و عیاں
جس کو ہے عقل اس کو شبہ نہیں (ناسخ)

عقلی:۔ عقل سے منسوب، عقل کی وہ بات جو عقل سے تعلق رکھتی ہو، عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیم کا مذہب جس کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے عقلی تھا اور یہی اہل حق کا مذہب ہے اور اس سے حسن و قبح اشیا کے عقلی ہونے کی گتھی بھی سلجھ گئی۔

(حاشیہ کلام اللہ مترجمہ فرمان علی)

قولِ فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسا کہ مثال سے واضح ہے۔

عقلیت:۔ (بفتح اول و سکون دوم و کسر سوم) عقل کی، عقل والی، اردو، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ اب مذہب بھی ہمارے سامنے آتا ہے تو عقلیت اور منطق کی ایک سادہ اور بے رنگ چادر اوڑھ کر آتا ہے اور ہمارے دلوں سے زیادہ ہمارے دماغوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہے۔

(غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

قولِ فیصل۔ مولانا آزاد کا یہ صرف بالکل جدید اور زبان میں ایک قسم کا اضافہ ہے۔

عقلی گدا لگانا:۔ اٹکل پچو اڑانا، بغیر سمجھے بات کہنا، اردو صرف عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ تم کبھی کوئی بات سمجھ کے نہیں کہتے اپنی طبیعت کی تیزی میں ہمیشہ عقلی گدے لگایا کرتے ہو

قولِ فیصل۔ اسی محل پر عوام "عقلی گدا مارنا" بھی بولتے ہیں۔

عقوبت:۔ (بالضم) عذاب، سزا، سختی، سرزنش، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گناہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں (غالب)

قولِ فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ ہے

خدایا میں بندہ گنہ گار ہوں
عقوبت کا تیری سزاوار ہوں (مدایح الفضائل)

اس کی اردو جمع عقوبتوں بھی کسی کے ساتھ ہے۔

ہوتے جاری اس امر جاری ہے
وہ یہی رہتا عقوبتوں کا ڈر (سراج نظم)

عقوق:۔ (بالضم) ماں باپ کی نافرمانی کرنا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقوق تربیت کرتا ہے زائل
عقوق نا سپاسی پہ ہے مائل (منیر) (مراج المعانی)

عقول:۔ (بالضم) دانائیاں، عقل کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاف اس کے جواب میں ہے کلام
کہ ہیں قاصر عقول اور اوہام (ناسخ) (سراج نظم)

عقولِ عشرہ:۔ دس فرشتے، فرشتے، عربی، مذکر، (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "عقول عشرہ" کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

عقول:۔ (عربی، بفتح اول) خردمند، صفت، (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے میں بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے

عقول عشرہ :- دس فرشتے، حکماء کے نزدیک خدائے تعالیٰ نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا جس نے دوسرا فرشتہ اور پہلا آسمان پیدا کیا دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوسرا آسمان پیدا کیا علیٰ ہذا القیاس نو آسمان اور دس فرشتے پیدا ہو گئے۔ دسویں نے تمام عالم کو پیدا کیا۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں دسوں فرشتے کیونکہ حکماء کے نزدیک کل دس فرشتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اس طرح پر پیدا کیا اول صرف ایک فرشتہ کو مخلوق فرمایا اس کے بعد ایک اور فرشتہ اور آسمان پیدا کیا۔ یہاں تک کہ ایک ایک فرشتہ اور ایک ایک آسمان پیدا کر کے نو آسمان اور دس فرشتے پیدا کر دیئے اور دسویں فرشتے نے خدا تعالیٰ کے حکم سے تمام جہان پیدا کیا۔) صاحب لغات کشوری لکھتے ہیں دس فرشتے جنھوں نے بموجب مذہب حکماء حکم خدا سے کل عالم کو پیدا کیا اور سارا انتظام کر لیا) فرقہ امامیہ کے نزدیک سب سے پہلے خداوند عالم نے نور محمدؐ و آل محمدؐ کو پیدا کیا اور انھیں کی وجہ سے تمام کائنات عالم کو خلق فرمایا۔

عقیدت :- (ع) کسی امر کو درست اور حق جان کر اس پر دل جمانا، اعتقاد، دل کا بھروسہ (مذہبی اصول پر) مؤنث۔ اعتقاد، ارادت مندی دل کا بھروسہ، مذہب کے وہ اصول جن پر یقین لانے سے اس مذہب میں شامل ہو سکے، ایمان، کسی ملت کی دل میں گرہ باندھنا۔

ہو گئے موئے بدن نوک زباں بہر دعا
جوش میں دل کی طرح دل کی عقیدت آئی — امیر

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور پر "عقیدہ" ہی لفظ عقیدت بمعنی "خلوص و محبت" ایک شخص دوسرے شخص کے لیے بھی استعمال کرتا ہے جیسے "جس طرح میرے والد مرحوم کو آپ سے عقیدت تھی ویسی عقیدت اس خاکسار کو بھی آپ سے ہے" بزرگان دین کے لیے بھی اس لفظ کا استعمال ہے۔

مرکز اہل عقیدت اے نقدس خوابگاہ
جبہ سا جو کھٹ پہ تیری خسروان کجکلاہ — عزیز لکھنوی

عقیدت کیش :- عقیدت مند، خلوص و محبت رکھنے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان محل صرف۔ بندگان عقیدت کیش نے نالہ و زاری کی تو طبیعت کو مجبور کر کے کھانے پینے پر متوجہ ہوئے (دربار اکبری)

عقیدت مند :- معتقد، عقیدت رکھنے والا، محبت و خلوص رکھنے والا، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ سے یہ امید نہ تھی کہ ایک قدیمی عقیدت مند کے ناچیز ہدیے کو اس طرح واپس کر دیں گے میری انتہائی دل شکنی ہوئی۔

عقیدت مندانہ :- عقیدت مند کی طرح، عقیدہ مندی کے عنوان سے فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں خاندانی مریدوں کی ان عقیدت مندانہ پرستاریوں سے خوش نہیں ہوتا تھا بلکہ طبیعت میں ایک طرح کا انقباض اور توحش رہتا تھا۔ (غبار خاطر۔ از مولانا ابوالکلام آزاد)

عقیدہ :- اعتقاد، بھروسہ، عقیدت، وہ یقین کی منزل جس میں کسی شک اور اس کے خلاف کا شائبہ پیدا نہ ہو سکے۔ عربی، مذکر، دہلی کی زبان

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں — غالب

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ہمیشہ اس لفظ کا صرف ان چیزوں کے ساتھ کرتے ہیں جن کا تعلق مذہب سے ہے

کب ہیں مرید اور کسی پیر کے انیس
ہم کو فقط علیؑ ہی سے عقیدہ ہے — انیس

یا مذہب کے ان جزئیات سے تعلق ہو جن کا اعتقاد یقین کی حد سے بھی کچھ اور آگے بڑھ چکا ہو جیسے "دنیا لاکھ کہے اور کتنا ہی اس کے خلاف ثبوت پیش کرے میرا عقیدہ یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام تین روز کے پیاسے تھے"

عقیدۂ باطل :- (بہ اضافت) وہ عقیدہ جو مذہب کی رو سے صحیح نہ ہو۔ فارسی، ترکیب فصیح، رائج۔

جس کا ہو یہ عقیدۂ باطل
ہے وہ بے شبہ احمق و جاہل — سید محمد حنیف (سبیل نجات)

عقیدہ بگڑنا :- عقیدے کا خراب ہو جانا، مذہب کے اصول و فروع کے خلاف نظریہ قائم ہونا اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کم بخت کہتا ہے کہ رسول خدا کو معراج جسمانی نہیں ہوئی اس کا عقیدہ بگڑ گیا ہے۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک فقرہ لکھا ہے کہ "اب زید کا عقیدہ شاہ صاحب سے پھر گیا" یہ عوام کی زبان ہے لیکن خواص لکھنؤ قطعی نہیں بولتے۔

عقیدہ پکا ہونا :- مضبوط عقیدت ہونا، پختہ عقیدہ ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ لاکھ کہا کیجیے، لاکھ ادھر ادھر کی دلیلیں پیش کریں وہ بڑے پکے عقیدے کا انسان ہے اپنے مسلک سے ہٹنے کا نہیں۔

قول فیصل۔ انہیں معنی میں عقیدہ پختہ ہونا بھی مستعمل ہے۔

عقیدہ جم جانا:۔ عقیدہ مضبوط ہو جانا، عقیدہ نہ ہٹنا، عقیدہ پکا ہو جانا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ غرض کہ مولوی صاحب ریختہ خطی ہو گئے بڑے خوش۔ عقیدہ جم گیا کہ سنڈوں کا ہر شعر اور مزیدار۔ (فسانۂ آزاد)

عقیدہ خراب ہونا:۔ عقیدہ ٹھیک نہ ہونا، عقیدے میں خامی ہونا، مذہب کے اصول سے ہٹ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم ان کے پاس نہ بیٹھا کرو ان کا خیال یہ ہے کہ خدا کا وجود ہی نہیں۔ ان کا عقیدہ خراب ہو گیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا اثر تم پر بھی ہو جائے۔

عقیدہ درست ہونا:۔ عقیدہ ٹھیک ہونا، عقیدے میں کوئی خامی نہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عقیدہ راسخ ہونا:۔ عقیدہ مضبوط ہونا، ایسا عقیدہ ہونا کہ جس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عقیدہ رکھنا:۔ عقیدہ ہونا، ماننا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو عقیدہ کہ رکھتے ہیں یہ لئیم
برتر اس سے ہے ذات پاک کریم — ناسخ

عقیدہ مضبوط ہونا:۔ عقیدہ مستحکم ہونا، عقیدہ پختہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ جاہل انسان ہیں میں انھیں بہکا دوں گا وہ بڑے مضبوط عقیدے کے ہیں وہ بہکانے میں نہیں آسکتے۔

عقیدہ ہونا:۔ دل سے ماننا، اعتقاد ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں — غالب

عقیق:۔ (بفتح اول و یائے معروف) ایک قیمتی پتھر جو زیادہ تر سرخ اور زرد ہوتا ہے، عربی، فصیح، رائج۔

لب کو مثال کس سے دوں لعل و عقیق بے مزہ
گل میں کہاں یہ نازکی گل میں کہاں یہ اتری — مومن

قول فیصل۔ مہریں کھودنے اور انگوٹھیوں میں بطور نگینہ استعمال ہوتا ہے ایک دوا (و سرمہ) وغیرہ کے کام میں بھی آتا ہے۔ آگ کا اس پر اثر کم ہوتا ہے شیعوں میں مردے کے منہ میں یہ دفن کے وقت رکھ دیتے ہیں۔ انگوٹھی میں بطور نگینہ استعمال کرنا سنیت کی علامت ہے۔

عقیق البحر:۔ مونگا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ یہ حجن مکارہ بے وقوف عورتوں کے پھسلانے کے واسطے طرح طرح کے تبرکات اور صدہا قسم کی چیزیں اپنے پاس رکھا کرتی تھی۔ تسبیح خاک شفا، زمزمیاں، مدینہ منورہ کی کھجوریں، کوہ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کے غلاف کا ٹکڑا، عقیق البحر اور مونگے کے دانے۔ (مرآۃ العروس)

عقیق جگری:۔ (بہ اضافت) ایک قسم کا مونگیا مائل پتھر، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ع دیکھے سے عقیق جگری کا بھی ہو دل خون برائیں

عقیق زرد:۔ (بہ اضافت) ایک زرد رنگ کا پتھر، فارسی ترکیب، رائج۔

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ سبز رنگ کا بھی عقیق پایا جاتا ہے۔

عقیق سرخ:۔ (بہ اضافت) ایک قیمتی سرخ رنگ کا پتھر، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مریخ خشک ہو کے میان ختن گرا
بن کے عقیق سرخ سہیل یمن گرا — عشق

عقیق شجری:۔ (بہ اضافت) وہ سرخ یا زرد رنگ کا پتھر جس میں قدرتی طور پر درخت کی شکل نمایاں ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اپنا گل سجدہ جو دکھائے اثر گل
دانے ہوں عقیق شجری کے شجر گل — بحر

عقیق لب:۔ سرخ لب کا عقیق سے استعارہ ہے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آواز سے دلکشی نمودار
خوش رنگ عقیق لب گہربار — صفی لکھنوی

عقیق ناب:۔ (مجازاً) لب معشوق، اشک خونیں، شراب انگوری، فارسی، مذکر (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

عقیقہ:۔ حکم شریعت کے موافق بچے کا سر منڈوانا، مونڈن، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عقیقہ سنت موکدہ ہے ولادت کے ساتویں دن ہو تو بہتر ہے عقیقے میں تاخیر نہ کرنا چاہیے اس لئے کہ جب تک عقیقہ نہیں ہوتا بچہ رنج و بلا میں مبتلا رہتا ہے۔ عقیقے میں اونٹ یا گوسفند بھیڑ بکرے یا بکری کی قربانی کرنا چاہیے بیٹا اور بیٹی کے لیے جانور نر ہو یا مادہ دونوں بہتر ہیں بعض علما نے بیٹے کے لئے نر اور بیٹی کے لئے مادہ کی تخصیص کی ہے قربانی کا جانور موٹا تازہ بے عیب کان کٹا سینگ ٹوٹا نہ ہو۔ گوشت کا چوتھا حصہ دائی کا حق ہے۔ جانور لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کے لیے ایک جانور رکھا ہے جو اہلسنت حضرات کا طریقہ ہے۔

عقیل: (۱) نہایت زیرک اور دانا۔ عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "عاقل کے معنی میں یہ لفظ لغات عربیہ میں نہیں پایا جاتا صرف صاحب غیاث نے شاید ہندوستان میں بولے جانے کے موافق لکھ دیا ہے۔ ہماری رائے میں اردو تصور کرنا چاہیے۔ صاحب نور اللغات نے بھی اس کی تائید کی ہے اور بزرگ، معزز، ہوشیار، دانا، عاقل۔ کے معنی بھی لکھے ہیں اردو شعراء نے بغیر ترکیب عطفی و اضافی نظم کیا ہے۔

دانش آموز ہو گر زینت عالم تری
بہ یہ مجنوں کو بنا دے ابھی انسان عقیل — ذوقؔ

حضرت امیر ایسے مستند استاد نے عطف کے ساتھ نظم کیا ہے۔

بڑے عابد و بردبار و حلیم — امیر لکھنوی
عقیل و فہیم و کریم و رحیم — (مصارع الفضائل)

صاحب مصباح اللغات نے عقیل کے معنی معقول لکھے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ کلام عرب میں عقیل کے معنی زیرک و دانا و عاقل کے نہیں ہیں تو ترکیب کے ساتھ استعمال صحیح نہ ہوگا۔

عقیل: (۲) حضرت ابوطالب کے دوسرے فرزند۔ اپنے بھائی حضرت علیؑ سے بیس سال بڑے تھے۔ آپ کی ولادت غالباً ۵۹۰ء میں ہوئی۔ کنیت ابو یزید تھی۔ آپ سے جناب رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ میں تم کو دو محبتوں کی وجہ سے بہت زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔ ایک تو خاندانی قرابت کی وجہ سے کہ تم میرے چچا زاد بھائی ہو۔ دوسرے اس وجہ سے کہ میرے چچا حضرت ابوطالب تم کو بہت دوست رکھتے ہیں۔ آپ کو بھی مکے کے مشرکوں نے مجبور کر کے غزوۂ بدر میں بھیجا تھا جس میں آپ قید کر لیے گئے تو آپ کے چچا عباس نے اپنے پاس سے آپ کا فدیہ دے کر چھڑا دیا۔ پھر واقعہ حدیبیہ کے قبل اپنا اسلام ظاہر کیا اور اعلان کر کے سنہ ۸ھ میں آپ مدینے آ گئے تھے۔ حضرتؐ کے ساتھ غزوہ موتہ میں شریک تھے۔ وہاں کی واپسی کے بعد آپ بیمار ہو گئے تھے یہی وجہ ہے کہ فتح مکہ و غزوۂ حنین و طائف میں آپ کا کوئی ذکر نہیں آتا۔ نبی صلعم نے آپ کو خیبر کی پیداوار سے سالانہ کے لیے ایک سو چالیس وسق (جو عرب کا ایک وزن ہے) غلہ عنایت کیا تھا۔ آپ ایسے حاضر جواب تھے کہ مخالف کی زبان فوراً بند کر دیتے تھے آپ بہت سی نیک خصلتوں کے مالک تھے عرب کے سب سے بڑے نساب تھے بالخصوص قریش کے نسب اور ان کے واقعات کو بہت زیادہ جانتے تھے اس وجہ سے قریشی آپ سے جلتے تھے کیونکہ آپ ان کے نسب کی اصلی حالت اور ان کی باتیں صاف صاف بیان کر دیتے تھے۔ آپ کے لیے ایک بوریا تھا جو حضرت رسول خداؐ کی مسجد میں بچھا دیا جاتا تھا لوگ نسب اور واقعات عرب کے معلومات حاصل کرنے کی غرض سے آپ کے پاس کثرت سے آیا کرتے تھے اور اسی سبب سے آپ کو دشمن بھی رکھتے تھے اور آپ کے حق میں غلط باتیں کہتے تھے۔ اس کا موقع اس وجہ سے اور زیادہ ملا کہ آپ حضرت علیؑ سے جدا ہو کے (بالضرورت) معاویہ کے پاس شام چلے گئے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ بہت مقروض ہو گئے تو حضرت علیؑ کے پاس کوفے میں آئے حضرت نے آپ کو بہت عزت اور محبت سے اتارا اور اپنے بڑے فرزند امام حسنؑ کو حکم دیا کہ اپنے چچا کو نئے کپڑے پہناؤ حسب الحکم آپ کو نئے کپڑے پہنائے گئے شام کو حضرت نے آپ کو شب کے کھانے پر بلایا۔ آئے تو دیکھا کہ کھانے کو صرف روٹی نمک اور ترکاری ہے جناب عقیل نے کہا جس کا میں خیال کرتا ہوں وہی ہے؟ حضرت نے کہا نہیں تو۔ پھر جناب عقیل نے کہا میرا قرض ادا کر دیجیے۔ حضرت نے پوچھا کس قدر ہے۔ کہا چالیس ہزار۔ حضرت نے فرمایا۔ اس قدر مال میرے پاس نہیں ہے لیکن اس وقت تک صبر کیجیے کہ جو وظیفہ ملتا ہے مل جائے۔ جناب عقیل نے کہا آپ بیت المال کے مالک ہیں۔ حضرت نے فرمایا کیا آپ مجھ کو حکم دیتے ہیں کہ میں مسلمانوں کے مال میں خیانت کروں حالانکہ ان لوگوں نے مجھے امین بنایا ہے۔ اس پر جناب عقیل نے کہا اچھا۔ اجازت ہے کہ میں معاویہ کے پاس چلا جاؤں حضرت نے فرمایا ہاں۔ چنانچہ آپ معاویہ کے پاس چلے گئے۔ (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۲۸۶)

صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں کہ عقیل کو بیت المال سے دو درم روز ملا کرتے تھے چاہا کہ کچھ اس میں اضافہ ہو جائے تو فراغت سے بسر ہو۔ کچھ کھانا تیار کر کے جناب امیر المومنینؑ کی دعوت کی اور عرض کیا نہایت تنگی سے بسر کرتا ہوں کچھ وظیفہ زیادہ کر دیجیے حضرت نے فرمایا۔ میری دعوت کا سرانجام کیونکر کیا؟ عرض کی۔ کئی دفعہ ڈیڑھ درم خرچ کر کے آدھا آدھا درم جمع کر کے بندوبست کیا ہے حضرت نے فرمایا جب تو تم کو ڈیڑھ ہی درم کافی ہے۔ تنگی کی شکایت ناحق کرتے ہو جب عقیل نے بہت اصرار کیا تو علی مرتضیٰؑ نے عقیل سے پوشیدہ چراغ پر لوہے کو گرم کیا۔ اور اچانک عقیل کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

عقیل نے مضطرب ہو کے کہا بھائی تم نے میرا ہاتھ کیوں جلا دیا۔ جناب امیر نے فرمایا کہ جب تم اتنی سی آگ کی برداشت نہیں کر سکتے ہو تو تم کو کیونکر گوارا ہو سکتا ہے کہ میں حقوق اسلام میں سے تمہارے حصے سے کچھ زیادہ دے کے نار عقبیٰ میں گرفتار ہوں۔

علامہ ابن حجۃ الحموی نے لکھا ہے کہ جناب عقیل معاویہ کے یہاں گئے تو معاویہ نے آپ کی بڑی آؤ بھگت کی۔ ایک روز یہ بھی کہا اے عقیل میں تمہارے لیے تمہارے بھائی علیؑ سے بہتر ہوں۔ جناب عقیل نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے مگر یہ بات ہے کہ میرے بھائی نے دین و دنیا کے مقابلے میں اپنی آخرت کی حفاظت کی لیکن تم اپنی آخرت پر لات مار کے اپنی دنیا ہی بنانے کی فکر میں رہتے ہو۔ مطلب یہ تھا کہ اسی وجہ سے مسلمانوں کا مال مجھے دے دیا تاکہ میں تمہارا طرفدار ہو جاؤں۔

علامہ ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ جناب عقیل نے بزمانہ خلافت معاویہ بعمر ۹۶ سال ۵۰ھ دمشق میں انتقال کیا۔ آخر عمر میں آپ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ آپ بڑے حاضر جواب تھے۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ جناب عقیل حضرت علیؑ کی زندگی میں معاویہ کے یہاں گئے یا حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد۔ ایک جماعت اس کی قائل ہے کہ جناب امیرؑ کی شہادت کے بعد عقیل وہاں گئے۔ وھذا القول ھو الاظھر عندی (ترجمہ) یہی قول میرے خیال میں بھی زیادہ صحیح ہے۔

(شرح نہج البلاغہ مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۸۲)

علامہ مذکور نے اس کی زبردست دلیلیں دے کر اچھی طرح ثابت کیا ہے کہ جناب عقیل حضرت علیؑ کی زندگی میں معاویہ کے یہاں نہیں گئے تھے بلکہ آپ کے بعد گئے ہیں۔ بروایت ابن قتیبہ معاویہ نے آپ کو تین لاکھ اشرفیاں دیں۔ واللہ اعلم۔

(تاریخ اعثم)

عقیلہ: عقیل کی تانیث، بزرگ، اور معزز عورت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ نام کی شکل میں اس کا استعمال زیادہ ہے جیسے "عقیلہ بانو! امتحان سر پر ہے اور تم پڑھ نہیں رہی ہو۔ یہ اچھا نہیں ہے۔"

عقیمہ: بانجھ عورت، وہ عورت جس کے بچہ نہ پیدا ہوتا ہو جس کے نطفہ نہ قرار پائے یا جس میں نطفہ قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہ ہو۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خوش طعم بنا ہوا قیمہ
کھائے تو ہو حاملہ عقیمہ — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ عربی میں مرد اور عورت دونوں کے واسطے لفظ "عقیم" آیا ہے۔ اردو میں مرد کے لئے عقیم نہیں بولتے۔

عکس (ع): ضد، خلاف، الٹا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ ان معنی میں زیادہ تر عکس کی جگہ برعکس زبانوں پر ہے اور یہی فصیح ہے۔

یہ خاکسار کہاں ابن بوتراب کہاں
کہا ہو شرع کے برعکس تو ثواب کہاں — بہر عشق

عکس (ع): شبیہ، پرتو، عربی، مذکر، فصیح، رائج

ہے آئینے میں عکس رخ لاجواب کا
پانی میں پھول تیر رہا ہے گلاب کا — حبیب لکھنوی

قول فیصل۔ پانی کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے

پانی میں یہ عکس چاند کا ہے
یا کوئی حسین نہا رہا ہے — شوق قدوائی

عکس (ع): سایہ، پرچھائیں، چھوٹ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کون ماشہد زمیں طور کا لعل خوش آب
عکس گنبد سے سنہرا ہے کہ ہے قرص آفتاب — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "فوٹو" (تصویر) کے بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عکس (ع): عداوت، ضد۔

عکس سے کہتے ہیں بے قلبی عداوت دیکھیے
مجھ کو مارا ہو رہے جب دم کہا آرام روح — رشک
(نور اللغات)

قول فیصل۔ شعر میں عکس کے معنی الٹے اور الٹا کرنے کے ہیں جیسے روح کا عکس حور۔ عداوت یا ضد کے معنی نہیں ظاہر ہوتے اگر یہ معنی مان بھی لیے جائیں تو متروک ہو چکا ہے۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

عکس اتارنا: ہو بہو نقشہ بنانا، عکسی تصویر کھینچنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے عکس اتارنا یا کھینچنا قائم کر کے سایہ کے وسیلے سے شبیہ اتارنا، فوٹوگراف اتارنا کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

عکس افگن: (بے اضافت) پرتو ڈالنے والا، عکس ڈالنے والا، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عکس افگن اب کبھی بھولے سے بھی ہوتا نہیں
وہ صنم حیران اپنا دیکھ کر آئینے کو — ناسخ

عکس پذیر: (بے اضافت) عکس کو قبول کرنے والا، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

آئینۂ خیال تھا عکس پذیر راز کا

طرہ شہید ہوگیا جلوۂ دلی نواز کا جنت نگاہ کوئی

عکس پڑنا:۔ کسی چیز کا سایہ پڑنا، صورت دکھائی دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عکس پڑتا ہے جو تیرا آئینوں میں بیشتر ناسخ
اضطراب اس واسطے جاتا رہا سیماب کا

عکس ڈالنا:۔[1] اثر ڈالنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

محلِ صرف۔ ملا صاحب نے مرزا کو کہ کے حج کو جانے کا حال لکھ کر اکبر کی بد مذہبی کے اشاروں سے عجب بدنما عکس دلوں پر ڈالا ہے۔ (دربار اکبری)

عکس ڈالنا:۔[2] پرتو ڈالنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اپنی تصویر وہ کھنچوائے یہ ممکن ہی نہیں
جس نے آئینہ میں بھی عکس نہ ڈالا اپنا داغ

عکس کھینچنا:۔ اردو، فعل متعدی، سایہ کے وسیلے سے شبیہ اتارنا، فوٹو گراف اتارنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عکس لینا:۔ کسی تصویر یا تحریر پر باریک کاغذ رکھ کر ہو بہو نقشہ اتارنا، اردو صرف، فصیح، رائج

شبیہ کا ہیچ عکس نے لے اس تجلی گاہ کا
پھر بھی جلوہ دکھانا اپنے مثل ہیں عزیز لکھنوی

عکسی:۔ عکس سے منسوب، کیمرے کی مدد سے کھنچا ہوا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کتاب کے شروع میں مصنفہ کی ہاف ٹون تصویر اور آخر میں مشہور شاگردان داغ کی ایک فہرست مع مختصر حالات بھی شامل کر دی گئی ہے۔ (رسالہ اردوئے معلی)

قول فیصل۔ تصویر کے لیے "عکسی تصویر" کمی کے ساتھ بولتے ہیں جیسے مرزا غالب کی عکسی تصویر اور قلمی تصویر میں زمین آسمان کا فرق ہے۔" قرآن مجید یا دیگر کتب کے لیے جو آفسٹ سے ذریعے چھپتے ہیں ان کو عام طور سے عکسی قرآن یا عکسی دیوان غالب وغیرہ بولتے ہیں۔

علا:۔ عربی، بلند مرتبہ۔ ہوا)

(نقش) خدائے تعالیٰ جل و علا نے ہم سب کو عقل دی (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اہل سنت حضرات کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

علاتی:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) مختلف البطن، بھائی یا بہن۔ سوتیلا بھائی۔ سوتیلی بہن فارسی اصطلاح۔ فقہ۔

محلِ صرف۔ شریعت نے میراث کی تقسیم میں جہاں برادر عینی اور ماں باپ کو میراث دلوائی ہے۔ وہاں حسب مراد، عینی، ہو، نہ برادر علاتی کو بھی میراث میں شریک کر لیا ہے

علاج:۔[1] (بالکسر) بیماری کا مداوا۔ مرض کے دور کرنے کے تدابیر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

بیمار عشق کا جو نہ تجھ سے ہوا علاج
کہہ اسے طبیب تو ہی کہ پھر کیا تو اعلاج ذوق

قول فیصل:۔ اس کا تابع مہمل "ولاج" ہے اکثر کمی کے ساتھ عورتیں۔ علاج ولاج کی ترکیب سے استعمال کرتی ہیں۔ جیسے "اصغری نے کہا۔ علاج ولاج تو مجھ کو کچھ بھی نہیں آتا (مراۃ العروس)

علاج:۔[2] چارہ تدبیر، فارسی، ترکیب مذکر فصیح، رائج۔

ممکن ہے آنکھ سے نہ بہائیں ہم اشک غم
لیکن علاج کیا ہے دل بیقرار کا جلیل

علاج:۔[3] سزا، سرزنش۔ فارسی، فصیح، رائج۔

اس زلف کو جو شانہ کی صورت لگائے ہاتھ
ہے تازیانہ ایسے گنہگار کا علاج منتقم

علاج بالضد:۔ حار مرض کا علاج بارد دوا سے، اردو، ترکیب، عربی الفاظ۔ اطبا کی اصطلاح۔

محلِ صرف۔ دونوں طبیب حاذق تھے۔ ایک نے علاج بالمثل تجویز کیا۔ اور دوسرے نے علاج بالضد ...... (میر ابلاگناہ)

قول فیصل۔ اگر مرض حار کا علاج حار دوا سے کیا جائے تو علاج بالمثل کہتے ہیں۔

علاج پذیر:۔ (بغیر اضافت) ایسا مرض کہ جس میں ایسی صلاحیت ہو کہ وہ علاج سے دور ہو سکے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

شہنشاہا ترے یمن شفائے کامل سے
جو لا علاج مرض تھے وہ ہیں علاج پذیر ذوقی

علاج کرنا:۔[1] دوا کرنا۔ ایسی تدبیر کیا کرنا کہ جس سے مرض دور ہو۔ اردو۔ صرف۔ فصیح، رائج۔

جز قتل کیا ہے عشق کے بیمار کا علاج
سو آپ روز کرتے ہیں دو چار کا علاج ناسخ

علاج کرنا:۔[2] تدبیر کرنا۔ انتظام کرنا۔ ذریعہ کرنا۔ اردو۔ صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آپ کا لڑکا۔ بد معاشوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے۔ اس کا جلد از جلد علاج کیجئے ورنہ نقصان اٹھائیے گا۔

علاج کرنا:۔[3] (طنزاً) ٹھیک بنانا، سزا دینا۔ سخت تنبیہ کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

معروف ہے بہت ہی ہمارے علاج ہیں ۔
ہم بھی خدا علاج کریں گے طبیب کا — شیفتہ

علاج کو ڈھونڈے سے نہ ملنا: نہایت کمیاب ہونا۔ جس کے لگانے کو نہ ملنا۔ دوا کو نہ ملنا۔ فارسی۔ از بہر دوا یا علاج نیافتن کا ترجمہ ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

علاج معالجہ: علاج وہ تدبیر جو مرض کے لیے کی جائیں۔ عربی۔ الفاظ اردو ترکیب۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ یہ وضاحت ہر شخص کے لیے خوشی کا موجب ہے کہ امریکہ کی وسکونسن یونیورسٹی میں ہندوستان نژاد ڈاکٹر ہرگوبند کھورانا کی نگرانی اور رہنمائی میں کام کرنے والی ایک ٹیم نے یہ عظیم کارنامہ سر انجام دیا۔ اس دریافت سے موروثی امراض کے رفع اور علاج معالجے کے لیے راستہ کھل گیا ہے۔
(ضمیمہ قومی آواز لکھنؤ ۵ جولائی ۱۹۷۰ء)

علاج ہونا: معالجہ ہونا۔ مرض کے دفع ہونے کی تدبیر ہونا۔ دوا ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

موت ہی سے کچھ علاج درد فرقت ہو تو ہو
غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو — ذوق

علا شانہٗ: عربی۔ جس کی شان بلند ہو۔ خدا تعالیٰ کے لیے مستعمل ہے۔

(توبۃ النصوح) یہ مقام جو تم دیکھتے ہو دار الجزا ہے اور خداوند تعالیٰ جل و علا شانہٗ اس محکمے کا حاکم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل سنت حضرات کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

عَلاقہ: (بفتح اول) کسی چیز سے دل کا لگاؤ۔ تعلق۔ رابطہ۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ زندگی کی گری خصوصیتیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں۔ طرح طرح کی سرگرمیوں میں دل اٹکا ہوا تھا۔ اور علاقوں اور رابطوں کی گرانیوں سے بوجھل تھا۔
(غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بالکسر ہے۔

عِلاقہ: (بالکسر) نسبت، واسطہ۔ مذکر۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔

قرآں سے کیا علاقہ کہ وہ استقامتیں
دل کا لگا کریں کہ وہ حق کی صدائیں — سیماں رضا

علاقہ: (بالکسر) تعلقہ۔ حلقہ۔ جاگیر۔ جاگیر۔ ریاست۔ فارسی۔ فصیح۔ رائج۔

علاقہ نہیں آیا گر دہلی کا ہاتھ
ہوئے ناظم الملک شوکت کے ساتھ — امیر لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ضلع پرگنہ صوبہ، احاطہ، حلقہ، اور تعلقہ، ملکیت، پٹہ قبضہ، زمینداری کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔ ضلعے کی جگہ ضلع۔ اور صوبہ کی جگہ صوبہ ہی بولتے ہیں۔

علاقہ: (بالکسر) قلمرو، عملداری، تحت حکومت۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں علاقہ نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنے اور دیے ہیں جو کسی حد تک زبانوں پر ہیں۔

علاقہ: نوکری کا تعلق (نور اللغات) نوکری۔ ملازمت، عہدہ، کام، اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ نہیں بولتے۔

علاقہ اٹھ جانا: تعلق نہ رہنا۔ قطع تعلق ہو جانا۔ فعل لازم۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علاقہ بند: پٹہار۔ زیوروں میں ڈورے ڈالنے والا۔ فارسی۔ مذکر۔ متروک۔

محل صرف۔ دیکھو مرد کیسی سخت محنت کرتے ہیں ...... سنار، لوہار، ٹھٹھیرا ... درزی دستار بند، علاقہ بند ..... گندھی وغیرہ جتنے پیشے والے ہیں سب کاموں میں برابر درجے کی تکلیف ہے۔ (مرآۃ العروس)

قول فیصل۔ اس پیشے کو علاقہ بندی کہتے تھے وہ بھی اب زبانوں پر نہیں ہے۔

علاقہ چھٹنا: تعلق جاتا رہنا، اردو مصدر قلیل الاستعمال

دست قاتل کا نہ بسمل سے علاقہ چھوٹے
تیر چھٹ کے بھی رہے تیر کا پیکاں دل میں — جلیل

علاقہ چھٹنا: علاقہ کا کورٹ آف وارڈس سے واگزار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ۲۰ سال گزرے ہوں گے کہ مہاراجہ کا علاقہ کورٹ سے چھوٹا

علاقہ دار: رشتہ دار، قرابتی، قرابت دار، سنبندھی، اردو، مذکر۔ ۲ تعلقدار، علاقے کا مالک، حاکم حلقہ یا ضلع، ذی جائیداد۔ اردو، صفت، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ معنی ۱ میں کوئی نہیں بولتا معنی ۲ کی جگہ تعلقدار بولتے ہیں۔

علاقہ دستار: پگڑی کا طرہ یا شملہ، فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اردو سے اس کا علاقہ نہیں۔

علاقہ رکھنا:۔ تعلق رکھنا، واسطہ رکھنا، نسبت رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کمزوری اور بے ثباتی
رکھتی ہے علاقہ تجھ سے ذاتی
صفی لکھنوی

علاقہ رہنا:۔ تعلق رہنا، واسطہ رہنا، مطلب رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دونوں سے علاقہ نہ رہا جائے گا تم کو
جنت کے نہ دوزخ کے ہوئے داغ قیامت
آتش

علاقہ قطع ہونا:۔ تعلق کا منقطع ہونا، سلسلہ باقی نہ رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

علاقہ نہ ہو قطع کٹ جائے گردن
سہارا غریبوں کو قاتل یہی ہے
جلیل

قولِ فیصل۔ اسی محل پر علاقہ منقطع ہونا بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولی دیتا ہے جیسے۔ "۹ اگست کی صبح کو جب مجھے گرفتار کرکے احمد نگر لے جا رہے تھے تو بعض کاغذات دیکھنے کے لئے راہ میں اٹیچی کیس کھولا اور دیکھا تب وہ خط سامنے آگیا اب دنیا سے تمام علاقے منقطع ہوچکے تھے ممکن نہ تھا کہ کوئی خط ڈاک میں ڈالا جاسکے۔ (غبارِ خاطر۔ مولانا آزاد)

علاقہ نام لکھ دینا:۔ تحریری طور پر جاگیر یا ریاست کسی کے نام کر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

لکھ دیا عشق و محبت کا علاقہ ترے نام
آج پہنچا یہ نشہ حسن کا فرماں تجھ کو
رند

علاقہ ہونا:۔ ۱۔ سروکار ہونا، تعلق ہونا، سلسلہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس مزے کا یہ علاقہ بسمل و قاتل میں ہے
تیر ان کے ہاتھ میں پیکاں ہمارے دل میں ہے
جلیل

علاقہ ہونا:۔ ۲۔ علاقہ ملنا، جاگیر ملنا، اردو صرف، متروک۔

جب سے پایا دستہ آدیدۂ گوش بتاں
یہ خوشی مجھ کو ہوئی گویا علاقہ ہوگیا
رشک

علاقے میں:۔ سرحد میں، علاقے کے حدود میں، علقہ ریاست میں، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہمارے علاقے میں جب سے نئے تھانے دار آئے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ کوئی واردات نہیں ہوئی۔

عَلالت:۔ ۱۔ بیماری، مرض، روگ، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میرے حصہ میں ناخوشی و علالت کا بار آیا ہے جو مجھ جس طرح کاندھوں پر اٹھائے آیا تھا اسی طرح اٹھائے واپس جا رہا ہوں۔

(غبارِ خاطر۔ مولانا آزاد)

قولِ فیصل۔ مولانا آزاد نے فارسی ترکیب کے ساتھ اس لفظ کا صرف کیا ہے جو اصولاً صحیح نہیں اس لئے کہ لفظ اردو ہے ممکن ہے کہ واؤ عاطفہ کی جگہ مولانا نے اور لکھا ہو اور کاتب نے مختصر نویسی سے کام لیتے ہوئے صرف واؤ عاطفہ پر اکتفا کی ہو۔ اس محل پر عربی زبان میں علّت کا لفظ بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی "عذر یا بہانہ کرنے کی بات" بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

عَلّام:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) بہت جاننے والا، ہر ایک بات سے بخوبی آگاہ، ہر چیز سے کامل واقفیت رکھنے والا، بہت بڑا عالم، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یعنی جاندار ول کے جو ہیں اقسام
ہیں سبھوں میں مصارع علّام
درباغ نظم

قولِ فیصل۔ زیادہ تر خدا کے نام کے ساتھ اس کا صرف زبانوں پر ہے جیسے "علمائے متعددین و متکلمین طالب تراجم کو امر سید الشہداؑ میں بیحد اہتمام رہا باوجودیکہ عبادت خداوند علام اور اطاعت اہلبیتؑ اور اکثر احکام حلال و حرام میں مشتغل رہتے تھے۔

(روضۃ الحسنا فی احسن الکساء)

عَلامات:۔ بہت سی نشانیاں، بہت سی علامتیں عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ستارے حرکت میں آئے اور درمیان ہوا گرنے لگے اور یہ سب امور ولادت آنحضرتؐ کے علامات تھے۔ (ترجمہ حیات القلوب)

قولِ فیصل۔ عربی زبان کے اعتبار سے حکم تانیث میں ہے۔ اردو کے اعتبار سے بہ اجماع اساتذہ لکھنؤ مذکر ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی "بلائیں، بلیات" بھی لکھے ہیں جو ممکن ہے کہ دہلی میں بولتے ہوں۔ لیکن اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عَلّامُ الغُیوب:۔ غیب کی باتوں کا بہت بڑا جاننے والا، خداوند عالم کی خاص صفت، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ زندگانی کا زیادہ زمانہ غفلت میں گزرا اور کوئی عمل صالح جو لائق ہدیہ بارگاہ احدیت ہو وقوع میں نہ آیا اور جو کچھ آیا اس کو خود اپنا نفس قابل قبول نہیں پاتا چہ جائے کہ وہ نقاد اور علام الغیوب جو ہر عمل اور نیت عامل اور ناقص و کامل سے اطلاع رکھتا ہے۔ (روضۃ الحسنا فی احسن الکساء)

قولِ فیصل۔ "علام صیغۂ مبالغہ اور مضاف" "غیوب غیب کی جمع مضاف الیہ۔

علامت:۔ ۱۔ پہچان، نشانی، نشان، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

اس کی امت کی علامت تو کوئی تم میں نہیں
ہے جو اسلام کی ہوتی ہو وہ اسم میں نہیں
اقبال

قولِ فیصل۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے "پتہ، ایڈریس اور سراغ کھوج" کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ وہ اشارے جو کسی چیز کے لئے مخصوص ہوتے ہیں ان کو بھی علامت کہتے ہیں جیسے "کامہ یا ڈیش یا فل اسٹاپ" وغیرہ مہر یا مونوگرام یا اور کوئی نشان جو کارخانہ یا مالک کی طرف سے بنا دیا جائے اس کو بھی علامت کہتے ہیں۔

عَلامت:۔ آثار، ظہور، اردو، متروک

شب ہجر کی پھر علامت ہوئی
غرض عاشقوں پر قیامت ہوئی (میر حسن)

عَلامت برپا ہونا:۔ علامت ظاہر ہونا، آثار پیدا ہونا، اردو صرف، متروک

محلِ صرف۔ دریا تھا کہ زم تھا کہ آسمان پر شعلے چمکے علامت سحر برپا ہوئی (طلسم ہوش ربا)

عَلامتِ بلوغ:۔ (بہ اضافت) بالغ ہونے کی پہچان، جوان ہونے کی نشانی، موئے زہار، منی کا آنا، حیض کا جاری ہونا، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ شرعی حیثیت سے مرد پندرہویں سال بالغ ہوتا ہے اور عورت نو سال ختم ہونے پر بالغہ ہوتی ہے۔ ہر ایک کے علامات الگ ہیں مرد کے لئے سوتے یا جاگتے میں منی کا نکلنا اور زیرِ ناف بالوں کا نکلنا اور عورت کے لئے حیض کا آنا۔

علامت تذکیر و تانیث:۔ مذکر یا مونث یا نر و مادہ کے پہچاننے کی نشانی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علامتِ مردی:۔ (بہ اضافت) مرد ہونے کی نشانی، مرد ہونے کی پہچان، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ علامت مردی سے داڑھی، مونچھ اور عضو مخصوص مراد لئے جاتے ہیں۔ اردو ترکیب کے ساتھ بھی شاعر نے نظم کیا ہے۔

دکھلائی پرے دلبروں نے شرافت
مردی کی رہی نہ کچھ علامت (گلزار نسیم)

عَلامت مقرر کرنا:۔ مہر لگانا، اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف۔ خدا نے ان کی یہ حالت دیکھ کر ان کے کان اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے کہ یہ ایمان لانے والے نہیں۔ (علامہ اللہ ترجمہ قرآن علی حاشیہ)

عَلّامہ:۔ (بروزن سمرنا) بہت زیادہ پڑھی لکھی جاننے والی فاضلہ عورت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس لفظ کی وضع عورت ہی کے لئے ہوئی تھی لیکن اردو بولنے والے طبقے نے اس کا استعمال اس مرد کے لئے جو بہت بڑا قابل یا بہت بڑا شاعر و ادیب یا علوم و فنون کا جاننے والا ہو کرنے لگا۔ جیسے علامہ اقبال، علامہ جمیل مظہری۔ ایسی صورت میں علامہ کا لفظ اردو ہے۔

جی جل گیا دیکھ کے چہرہ وہ کتابی
ہم عصر کے علامہ تھے پر کچھ نہ رہا یاد (میر)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "اردو معنی میں عجب نہیں کہ الامان سے بگاڑ لیا ہو" یہ قرین قیاس نہیں ہے۔

علامہ:۔ تیز اور ہوشیار عورت، برائیوں اور خیانتوں کا مجموعہ عورت، اردو، عورتوں کی زبان

محلِ صرف۔ آفت ہے بلا ہے ایسی عورت
جس کو ہو پسند زیب و زینت
گھر سے باہر قدم نکالے
نامحرموں پر نگاہ ڈالے
علامہ وہ شوخ دیدہ چربانک
کھیلے جو مزہ کی پھیر لو پیٹ بانک (مثنوی لکھنوی)

علامۂ دہر یا علامۃ الدہر:۔ (عربی) اسم مذکر، زمانہ کا فاضل، فاضل اجل، بہت بڑا عالم (صفت) نہایت چالاک، ہوشیار، مکار، عیارہ مکارہ جیسے وہ عورت بڑی علامۂ دہر ہے (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ "علامۃ الدہر" عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جو کسی کے ساتھ استعمال کرتا ہے اور مرد کے لئے بولتا ہے۔ "علامۂ دہر" مرد کے لئے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے عورت کے لئے اس کا استعمال "عیارہ، مکارہ" کے معنی میں عورتوں کی زبان ہے جو اپنی ترکیب فارسی کے ساتھ اردو ہے۔

عَلانیہ:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) کھلے خزانے سب کے سامنے کھلم کھلا، عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آغا صاحب نے کہا وہ علانیہ ہر مقام پہ اس طرح سے نہیں جاتی ہے مگر ہاں ردولت خنگ کے بیاں چلو وہاں آجائے گی۔ (سبز کہسار)

قولِ فیصل۔ عربی میں "علانیۃ" بہ تشدید یا ہے جس کا مادہ "علن" ہے۔ وقت کی ضرورت سے اس کا استعمال عام طور سے ہونے لگا ہے۔ اگر عربی عبارت میں پایا جائے گا تو عربی رہے گا اور تنہا استعمال کریں گے تو فارسی کا حکم لگانا چاہیے۔

علانیہ طور پر:۔ کھلم کھلا، علی الاعلان، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اگر اعتراض کرو کہ امام غائب مثل نہ ہونے کے، کیا فائدہ غیبت میں؟ جواب اس کا یہ ہے کہ فائدہ اس کا مثل آفتاب کے ہے اندر ابر کے۔ علاوہ یہ کہ ایک

جماعت مومنین کی جو جن و انس سے ہیں یا کہ وحش و طیور علانیہ طور پر اس وجود مقدس سے منتفع ہوتے ہیں اور ان سب کے نزدیک وہ جناب غائب ہیں۔

(تحفۃ الحشا فی اصل الکساء)

عَلانیہ کہنا :- ڈنکے کی چوٹ پر کہنا۔ بے جھجک کہنا اعلان کے ساتھ کہنا۔ اردو مرکب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف - اس نے علانیہ کہہ دیا تھا کہ چین پر چڑھائی کے بعد میں وہاں دینِ اسلام جاری کروں گا۔

(امیر تیمور - از لہت رائے نظر)

عَلاوَہ :- (بفتح اول) سوا، بجز، ماسوا، اردو فصیح، رائج۔

وہ تیغ تو سے ہوئے کھڑے تھے بہت سے موقع بھی یوں تو ہم کو
علاوہ اس کے کہ سر جھکا دیں کچھ اور ہم سے نہ بن نہ آیا

شاد عظیم آبادی

قولِ فیصل - بکسر اول عربی ہے جس کے معنی ہیں "ایک بوجھ جو دوسرے بوجھ کے اوپر رکھیں ہر چیز جو دوسری چیز پر رکھی جائے۔"

عِلاوہ ازیں :- اس کے علاوہ - اردو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف - جہاں انھوں نے یہ غلطی کی کہ تمام مجمع کو مخاطب کر کے اعتراض کیا علاوہ ازیں اساتذہ کو بھی نہیں چھوڑا۔ اور یہی صحیح بھی ہے۔

قولِ فیصل - اسی محل پر علاوہ بریں بھی کہی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

عَلائق :- تعلقات، جھگڑے، بکھیڑے، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لاکھ پابندِ علائق نہ رہے کوئی یہاں
زلطبع وارفتہ مگر ذکر سے آزاد نہیں — عزیز لکھنوی

عَلائقِ دنیوی :- (بہ اضافت) دنیا کے جھگڑے بکھیڑے، وہ چیزیں جو دنیاوی زندگی سے تعلق رکھتی ہوں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عِلّت :- (بکسر اول و تشدید دوم مفتوح) بیماری، دکھ، مرض، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ وہ گلہ ہیں تا کہ دور ہوں اِلی
اور نہ وہ خوش کیش کہ ہوں خوشحال
ناخن و مو بر طبیب مشتاب شتاب
درد جسم بستر کے ہوں نایاب
ہو اگر دید ان کے سکھنے ہیں — ناسخ
ہو خلل علتوں کے گھٹے میں

عِلّت :- وجہ، سبب، باعث۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

معلوم بھی ہے تم کو کیا علت ہے
مقصود نہیں اس سے آرائشِ جہانی — عزیز لکھنوی

قولِ فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ علت یعنی سبب اس بات کو کہتے ہیں کہ اسے کسی امر یا چیز کے حاصل کرنے کے واسطے شاملِ حصول ٹھہرائیں پس علت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) **علتِ مادی** یعنی یہ کہ اگر سبب سبب میں داخل ہے یا خارج تو داخل بالقوہ کی حالت میں اسے علتِ مادی کہیں گے جیسے کاٹھ کی تخت کے ساتھ نسبت ہے۔

(۲) **علتِ صوری** اور اگر داخل بالفعل ہو تو اسے علتِ صوری کہیں گے جیسے تخت کی صورت یعنی چوکور یا شش پہلو یا ہشت پہلو وغیرہ۔

(۳) **علتِ فاعلی** - اگر خارج ہو اور وہ سبب اس کا موجد تو اسے علتِ فاعلی کہیں گے جیسے بڑھئی یعنی تخت بنانے والا۔

(۴) **علتِ غائی** :- اور اگر ایجاد کسی بات کے واسطے ہو تو اس بات کو علتِ غائی کہیں گے جیسے تخت کے اوپر بیٹھنا۔

پس علتِ غائی ظہور میں چاروں علتوں کے بعد اور مفہوم میں سب سے مقدم ہے۔ علتِ غائی کا اطلاق خدائے تعالیٰ کے افعال پر نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نے مخلوق کو کسی غرض سے نہیں پیدا کیا اور جو کچھ فائدے دیکھنے میں آتے ہیں یہ سب اپنے اظہارِ صنعت کے واسطے ہیں۔

عِلّت :- جھگڑا، بکھیڑا، اردو عوام کی زبان

محلِ صرف - بہتر یہی ہے کہ ان کو کچھ روپئے دے دو ان سے کسی قسم کی معاملت باقی رکھنا یہ علت ہے وہ بڑا جھگڑالو آدمی ہے۔

عِلّت :- (اردو) خراب، ناکارہ چیز، کوڑا کرکٹ، خس و خاشاک۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عِلّت :- لت، بری عادت، اردو، غیر فصیح یا ...

محلِ صرف - آپ کہیں گے کہ چائے کی عادت بجائے خود ایک علت تھی اس پر مزید علت ہائے ناگوار کا اضافہ کیوں کیا جائے۔ (غبارِ خاطر - از مولانا آزاد)

قولِ فیصل - اس کی اردو جمع علتیں اور علتوں ہے جیسے اس طرح کے معاملات میں امتزاج و ترکیب کا طریقہ کام میں لانا علتوں پر علتیں بڑھانا گویا حکایتِ بادہ و تریاک کو تازہ کرنا ہے۔

(غبارِ خاطر - از مولانا آزاد)

عِلّت :- عیب، نقص، دھبّہ، داغ، کلنک (ذہنی)، اردو (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عِلّت :- الزام، بہتان، تہمت، اردو عوام کی زبان

محل صرف۔ حضور والا۔ یہ ایک دفعہ جعلی دستاویز بنانے کی علت میں ماخوذ ہو چکے ہیں۔
(فسانۂ آزاد)

عِلّت (ث) جرم، خطا، قصور، گناہ۔ اردو دہلی کی زبان۔

تم دیکھو وہ تکلیں باندھے بیٹھے ہیں بسمل کی
کہ اس کا سانس لینا بھی کسی علت میں داخل ہے (داغ)

علت ابنہ (ث) علت مشائخ، بدفعلی کرانے کی عادت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غل تھا کہ بلطف علت ابنہ اٹھایا ہے
کہتے نے کیا فلاں کو غضب سے چڑھایا ہے (نامعلوم)

علت تامہ (ث) پورا سبب، سبب کامل۔ عربی، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علت دھوئے دھائے جائے عادت کیوں کر جائے (ث) بیماری جاتی رہتی ہے مگر عادت نہیں بدلتی۔ اردو۔ مثل عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

علت سے خالی نہیں (ف) جھگڑے اور عیب سے خالی نہیں۔ اردو۔ صرف عوام کی زبان۔

نہیں کبر و نخوت بھی علت سے خالی
بہت تندرستوں کو بیمار دیکھا (شوق)

علت صوری (ث) وہ صورت جو کسی چیز کے بننے کے بعد ہو گئی ہو۔ سبب ظاہری۔ عربی، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عِلّت غائی (ث) نتیجہ، ماحصل، مقصود۔ فارسی ترکیب، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عشق پیدا جو کیا تو نے تو معلوم ہوا
بس یہ ایجاد سے تھی علت غائی تیری (دبیر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "وہ علت جو علل چہارگانہ کی غایت یا ان کی منتہا ہے یائے فوقانی کو یائے نسبت سے ملانے کے سبب حذف کر دیا۔ جس سبب یا منشا سے کوئی چیز بنائی گئی ہو۔ وہ علت غائی ہے۔ اگرچہ علت غائی کا ظہور تمام علتوں کے بعد ہوتا ہے مگر ذہن اور تعقل میں سب سے مقدم ہے۔ تذکیر کیلئے بصورت تذکیر استعمال ہوتا ہے:

تجلی بزم وحدت میں تری شمع امامت کی ہے
یہی تھا عالم و مکاں کا تو ہی علت غائی (اختر لکھنوی)

علت فاعلی (ث) سبب ایجاد، باعث تکوین، وہ سبب جس نے کوئی شے بنائی ہو۔ عربی، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عِلّت لگا لینا (ف) کسی چیز کی لت لگا لینا، عادت ڈال لینا۔ خوگر بن جانا۔

(فقرہ) آپ پان تو کھاتے ہی تھے حقہ کی علت اور لگا لی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر "علت کی جگہ "لت" بولتے ہیں:

علت لگا لینا (ف) اپنے پیچھے بکھیڑا لگا لینا۔ عذاب مول لینا۔ اردو۔ صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہیں ایسی عورت سے شادی کرنی چاہیئے تھی کہ جس کے کوئی اولاد نہ ہوتی ہو جس سے شادی کی ہے وہ لڑکی ہے کے کوئی ہے تم نے اپنی جان کو خواہ مخواہ علت لگا لی ہے۔

علت لگانا (ف) الزام لگانا۔ تہمت منڈھنا، چانٹا، سانٹا۔ ملزم ٹھہرانا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علت لگانا (ف) کسی چیز کی عادت ڈالنا۔ خوگر کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر عوام "لت لگانا" بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی جھگڑا، بکھیڑا پیچھے چپٹانا بھی لکھے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

علت مادی (ث) اصلی سبب، وہ مادہ جس سے کوئی چیز بنی ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علت مشائخ (ث) ایک بیماری ہے کہ یبوست معدہ و دی کے سبب بعض لوگوں کے مقام مخصوص میں کھجلی ہونے لگتی ہے جو ان کو مفعولیت کی طرف مائل کر دیتی ہے علت ابنہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ علت ابنہ نسبتاً زیادہ بولتے ہیں۔

علت میں گرفتار ہونا (ف) الزام، قصور یا جرم میں گرفتار ہونا۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ حکیم صاحب طرفہ معجون آدمی تھے خبطی نصف مجنون جیسے حکومت کا مزہ اڑ رہا پھر باقی کی علت میں گرفتار رہے آبرو کو گنوایا۔
(فسانۂ عبرت)

علت و معلول (ف) سبب اور اس کا مسبب۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

درس توحید ہے اک شفا کا نسخہ
بحث میں علت و معلول کی ہے عقل علیل (ذوق)

علیحدگی (بلفظ علاحدگی) خلوت، تنہائی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آپ نے سب کے سامنے ان سے دریافت کیا۔ ان کے جواب نہ دینے کا خاص سبب یہ ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ آپ ان سے علٰحدگی میں گفتگو کریں۔

علٰحدگی: (۱) جدائی، الگ ہونا، ذمہ داری سے دست برداری۔ ملازمت سے برطرفی، فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آج کل مسلمانوں کے خیالات میں جو دوغلاپن اور کمزوری پھیلی ہوئی ہے وہ اخباری دنیا کی علٰحدگی اور ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ (رسالہ تنویر المشرق دسمبر ۱۹۰۸ء)

قولِ فیصل۔ علٰحدہ ہو جانا، سلسلہ چھوڑ دینے کو علٰحدگی اختیار کرنا بھی کہتے ہیں۔ جیسے مجھے انجمن کے سکریٹری ہونے سے اختلاف تھا زبردستی بنا دیا گیا چنانچہ وہی ہوا کہ مجبوراً مجھے علٰحدگی اختیار کرنی پڑی۔

علٰحدہ: (۱) (بفتح عین وکسر حائے حطی وفتح دال مہملہ وسکون ہائے مختفی) جداگانہ، مختلف، الگ، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بود و باش کا طریقہ اور زندگی سے بالکل علٰحدہ تھا۔ (امراؤ جان ادا)

قولِ فیصل۔ عربی میں اس کی اصل "علیٰ حدہ" ہے۔

علٰحدہ: (۲) خلوت میں، تنہائی میں، اکیلے میں، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میں آپ سے علٰحدہ کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں زحمت تو ہوگی تشریف لے آئیے۔

قولِ فیصل۔ اب زیادہ تر اس محل پر "علٰحدہ کی جگہ" تخلیہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

علٰحدہ: (۳) شرکت سے خارج، شرکت سے باہر، اردو، فصیح، رائج۔

تھا رشیں ملاحدہ وہ لعین
دین سے تھا علٰحدہ وہ لعین
(تاریخ)

علٰحدہ: (۴) علاوہ، سوائے، اردو، (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علٰحدہ: (۵) دوسری جگہ، دوسرے مقام پر، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ وہ میرے بڑے بھائی ہیں بہت دنوں سے علٰحدہ رہتے ہیں۔

علٰحدہ رکھنا: جدا رکھنا، ملنے نہ دینا، الگ رکھنا، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ یہ خاص دستاویز دوسرے کاغذات سے علٰحدہ رکھنا ورنہ بہت دشواری کا سامنا ہو جائے گا۔

علٰحدہ کرنا: (۱) الگ کرنا، جدا کرنا، منتخب کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دیکھو جن کاغذات پر سرخ نشان لگے ہیں ان کو علٰحدہ کرکے الگ فائل میں لگا دو۔

علٰحدہ کرنا: (۲) شرکت سے خارج کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میری کوئی خطا نہیں تھی بلاوجہ مجھ کو پارٹنرشپ سے علٰحدہ کر دیا۔

علٰحدہ کرنا: (۳) موقوف کرنا، برطرف کرنا، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ عہدہ مدرسی پر سے بھی ہیڈ ماسٹر کی غلط رپورٹ پر کونسل کے حکم سے صرف ۱۰ روپیہ ماہوار پنشن پر علٰحدہ کر دیے گئے۔ (حیاتِ تسلیم)

علٰحدہ ہونا: (۱) الگ ہونا، جدا ہونا، باہم ایک دوسرے سے علٰحدگی اختیار کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ جب صاحبزادے میں ہمیشہ ایک انجمن سے علٰحدہ ہو کر دوسری انجمن بنایا کرتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "الگ" بھی بولتے ہیں۔

علٰحدہ ہونا: (۲) چھوٹنا، بچھڑنا، اردو صرف۔

محلِ صرف۔ وہ کانپور میں سب ساتھیوں سے علٰحدہ ہو گئے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علٰحدہ ہونا: (۳) مستعفی ہونا، ذمہ داری سے سبکدوش ہونا، عہدے سے ہٹنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ سب کے کہنے سننے سے شیعہ یتیم خانہ کی سکریٹری شپ قبول کی تھی چار دن میں استعفیٰ دے کے علٰحدہ ہو گئے۔

قولِ فیصل۔ ملازمت سے برطرف ہونے نوکری سے موقوف ہونے کے لئے بھی بولتے ہیں۔

علٰحدہ ہونا: (۴) بٹنا، تقسیم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہر ایک شریک کا حصہ علٰحدہ ہو گیا ہے اب یہ زمین کسی ایک کی ملکیت نہیں ہے۔

علٰحدہ ہونا: (۵) سرکنا، ہٹنا، پرے ہونا، (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عَلَف :- (بفتحتین) گھاس، گیاہ، جانوروں کا چارا
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کٹ کر گریں گے راہ میں مشتاق علف سے
ڈھیر اگر ہو گئی اس تیغ بکف سے — ببر

قول فیصل۔ کبھی کبھی ساتھ انسان کے لئے غذا کے معنی میں مستعمل ہے
دنیا کو جیسے آب و علف حاصل ہے، گندم و جو جہاں ہے خوب حل ہو
ہمت ہمارے ہیں کہ بہت جہاں کی نہر کا بہت ہی سے اٹھایا نہیں شرف حاصل ہو
(داد اعظم آباد)

عَلَف خوار :- چارہ کھانے والے، گھاس کھانے والے جانور۔ فارسی، قلیل الاستعمال

ہیں علف خوار جتنے حیوانات
نہیں ان کو سمجھ میں یہ آلات — ناسخ

عَلَق :- (بفتحتین) جونک، ایک سیاہ رنگ کا
کیڑا جو دریا، تالاب وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے جس کے
ذریعے سے انسانی جسم کے خون فاسد کو کھینچا جاتا ہے
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

آتا عالم میں حذر خون سے خونخواروں کو
خون فاسد کو بھی ہرگز نہ کرے نوش علق — ذوق

علقمہ :- (بالفتح) فرات کی نہر کا نام، عربی، صحیح، رائج

نکل گیا میں وہاں گھٹے ہوئے لشکر
جو آگے گھر نہر علقمہ سے گزر — میر عشق

عِلَل :- (بکسر اول وفتح دوم) علت کی جمع، اسباب
وجوہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں جو اسباب اس کے اور علل
نہیں آگاہ ان سے اہل دول — ناسخ (نظم)

قول فیصل۔ اسباب کے ساتھ ترکیب دے کے نسبتاً
زیادہ بولتے ہیں
(یعنی اسباب وعلل) یا پھر علل و معلولات کی ترکیب سے
استعمال کرتے ہیں جیسے "ہم میں اشیا کے رشتۂ علل و
معلومات کے پتہ لگانے کی استعداد بڑھتی جاتی ہے۔
(رسالہ تزک الشرق مارچ ۱۹۰۸ء)

عِلْم :- ا (بالکسر) دانش، دانائی، عربی، مذکر، (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو میں علم کے یہ معنی رائج نہیں۔

علم :- ۲ جاننا، واقفیت، آگاہی، خبر، اطلاع
عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مدت سے یہ بحث درمیاں ہے
یہ علم نہیں کہ وہ کہاں ہے — شوق قدوائی

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "علموں" بھی استعمال
ہوتی ہے۔

پہ بشر کو خدا سے دانا ہے
ایسے علموں سے جو نہ ہوں نافع — (سراج نظم الجواہر)

علم :- ۳ کسی خاص فن کی ماہیت، کسی خاص فن کی
ماہیت سے واقف ہونا، عربی، فصیح، رائج۔

علم ہی جاتا تھا جاتے تھے جہاں ہم ساتھ ساتھ
علم نے اسلام سے باندھا تھا پیمان وصال — حالی

علم :- ۴ ہنر، فن، جوہر، عربی، مذکر، فصیح، رائج

ہے مسلم اگر حجاب اکبر
جہز ہے یہی کہ رہئے جاہل — صفی

قول فیصل۔ عربی میں الجملہ علوم اور ان کی
بہت سی شاخیں ہیں۔ سنسکرت میں چودہ علم
اور ان کے بہت سے حصے ہیں۔ عربی کے علوم یہ ہیں:
صرف، نحو، لغت، معانی، بیان، عروض، قافیہ
انشا، رسم الخط، منطق، مناظرہ، قرأت، ...
حدیث، تفسیر، فقہ، فرائض، اصول، کلام،
منطق، حکمت جس میں بہت سے علوم شامل ہیں
جیسے ہیئت، ہندسہ، الٰہی، ریاضی، عدد، مناظرہ،
مرایا، جبر و مقابلہ، جر ثقیل، رمل، جفر، طلسم
قیافہ، مساحت، اصطرلاب، محاضرات یعنی
لطیفہ گوئی، حاضر جوابی، تعبیر، تعویذ، تصوف،
اخلاق اور علم تاریخ، جغرافیہ وغیرہم۔

سنسکرت کے چودہ علم یہ ہیں۔ چار وید اور چھ
ان کے انگ یعنی قرأت، صرف، نحو، کلام، عروض
نجوم، میمانسا یعنی علم الٰہی، پران یعنی عمت اسد
وغیرہ، نیایہ یعنی منطق، دھرم شاستر یعنی فقہ

علم :- ۵ جادو، منتر، ٹوٹکا، ٹونا، افسوں، سحر
اردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ علم کہہ کے مندرجہ بالا معنی
مراد نہیں لیتے۔

علم :- ۶ عمل۔ اردو (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)
قول فیصل۔ اس معنی میں بھی یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

علم :- ۷ تسخیر، اردو (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عَلَم :- ۱ (بفتحتین) رایت، نشان، جھنڈا، عربی،
مذکر، فصیح، رائج۔

کیا نالہ کروں دل نے تو آنسو بھی رواں ہوں گے
کر لشکر جمع ہوتا ہے علم جس دن نکلتا ہے — ابیر

قول فیصل۔ اردو میں اس کی جمع بسکون دوم
مستعمل ہے۔

علموں کے پاس ڈھیر تھے سرداروں کے رن میں تھے
اب تک پہ میر قبر کے تنبو کے کفن میں — انیس

علم :- ۲ نیزہ، عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس معنی میں خالص عربی ہے اردو سے
اس کا کوئی تعلق نہیں۔

علم :- ۳ اسم معرفہ کی ایک قسم، کسی معین شے کا نام
جیسے الہ آباد، لکھنؤ، احمد، محمود، وغیرہ، عربی
اصطلاح علم صرف۔

علم :- ۴ وہ نام جس سے آدمی مشہور ہو خاص نام
عرفیت، عرف۔ جیسے کلو، کلن، للن، ننھو، بدھو
جمن، لقاقی وغیرہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عرف کو علم نہیں کہتے۔ اصلی نام کے معنوں میں مستعمل ہے۔

عَلَم ۵: شہدائے کربلا بالخصوص جناب عباس ابن علی علیہ السلام کے نام کا نشان۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عشق عباس کو تھا شاہ شہیداں سے امیر
اس لیے تعزیے کے ساتھ علم ہوتا ہے — امیر

عَلَم ۶: ہر سطح متوازی الاضلاع میں قطر کے گرد کی ایک سطح متوازی الاضلاع دونوں متمموں سمیت علم کہلاتی ہے۔ عربی، علم ہندسہ کی اصطلاح (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عَلَم ۷: الم نشرح، معروف، مشہور، اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

شہرت نے نام خدا ان کے بلا سر کھینچا
ہیں سلیقے کوئی عالم میں علم کا ہے کو — ہبر

عَلَم ۸: رسوا، بدنام، مشہور، اردو، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عَلَم ۹: برہنہ، بے غلاف، جیسے تیغ علم کرنا،

عاشقی تیغ کا مذکے یہ اجل بھی طرفدا گویاں
ندیمو! آج ہم نے سوز کا نریاد دیکھا — میر سوز
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہاں علم کے معنی "بلند" کے ہیں برہنہ اور بے غلاف کے نہیں ہیں۔ اہل لکھنؤ بلند کے معنی میں بولتے ہیں۔

یعنی سب اپنے ہاتھ میں سامان ارج ہیں
جب تیغ کی علم تو علمدار فوج ہیں — تعشق

عُلَما:- عالم کی جمع۔ بہت سے عالم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ گروہ علماء اور یہ مقدس صحبت
منتظر ہے کہ کوئی آکے پڑھا دے زینت — عزیز لکھنوی

عُلَما:- از روئے علم، علم کی رو سے، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علماً جو نہیں کمال تجھ کو
اس کا کیوں رہے ملال تجھ کو — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ عربی زبان میں حالت تمیز عموماً استعمال کرتے ہیں اردو والوں نے تنہا اس کا استعمال شروع کیا۔ اصولاً تنہا استعمال کی صورت میں اردو کا حکم لگنا چاہیے۔

علم اٹھانا:- علمدار لشکر حسین علیہ السلام حضرت عباسؑ کے نام سے منسوب کر کے ماتم کرتے، نوحہ پڑھتے ہوئے لے کے جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اٹھا کر ایک ہفتہ دو پہر آخر کیے نالے
علم ہم نے اٹھائے ہشتم ماہ محرم کو

علم اٹھنا: شہدائے کربلا کی یاد میں جلوس کے ساتھ ماتم کرتے ہوئے علم اٹھانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ماتم کدۂ آل پیمبر ہے دل اپنا
آہوں کے اٹھیں کیوں نہ علم اور زیادہ — نصیر

علم اخلاق:- وہ علم جس کے وسیلے سے انسان کی عادتیں درست ہوں۔ نشست و برخاست کے قاعدے وہ علم جس میں باہم مل جل کر رہنے کے آداب اور علم مجلس وغیرہ سے بحث کی جائے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ شاہان گزشتہ اور امرائے سلف علوم

ذیل میں علم اخلاق، تاریخ دانی، مصوری وغیرہ وغیرہ فنون کے اجزا کامل سمجھ کر۔۔۔ حاصل کرتے تھے (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس کی عربی ترکیب (علم الاخلاق) بھی رائج و فصیح ہے۔

علم الابدان پیکر کی طب
علم الاخلاق روح کی طب — صفی

علم ادب: علم معانی بیان، بدیع صرف، نحو، انشا پردازی، انشا اور اخلاق وغیرہ سے مراد ہوتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کعبے میں علم ادب کی وہ نمائش دیکھ کر
مدعی ہیں جو فصاحت کے جھکا لیتے ہیں سر — عزیز

علم اشیاء:- مادی چیزوں کا علم، عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم اشیا ہے منظر خواب
ظلمت میں عبث تلاش اسباب — صفی

علم اکتسابی:- وہ علم جو حاصل کرنے کے بعد آئے کسبی علم، عربی الفاظ، فارسی ترکیب مذکر، فصیح رائج۔

علم الابدان:- علم طب، اعضائے جسمانی کا علم۔ عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تحصیل علم الابدان اک فرض ہے تمہارا
فطرت نے کس طرح سے دیکھو تمہیں سنوارا — عزیز

علم السنہ: مختلف زبانوں کا علم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کر علم طبیعیات کا شوق
ہے جملہ علوم پر جسے فوق
اس کے آگے سمجھ نے کچھ بھی
وقعت نہیں علم السنہ کی — صفی

علم الٰہی :- علم حکمت کی تین قسموں یعنی ریاضی، طبیعی اور الٰہی میں سے آخری قسم علم الٰہی وہ علم ہے جس میں ان امور سے بحث کی جائے جو وجود خارجی یا تعقل میں مادّے کی محتاج نہ ہوں جیسے خدا کی معرفت یا مقربان درگاہ احدیت جو اس کے حکم سے دوسرے موجودات عالم کا سبب قرار پائے مثلاً عقول، نفوس یا ان کے احکام و افعال، علم معرفت یا فطرت، عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی تھا علم الٰہی کی طرف ذہن رسا
کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جودت — ذوق

قول فیصل۔ لفظ علم الٰہیات بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر ہے۔

علم اخلاق پہ ہو حاصل
کہ علم الٰہیات حاصل — صفی

علم الیقین :- یقین کی قسموں عین الیقین، حق الیقین، علم الیقین میں سے آخری قسم کا نام ہے۔ علم الیقین عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کسی بات یا کسی چیز کا اس کی کیفیت اور ماہیت کے ساتھ بغیر دیکھے کامل یقین کے ساتھ اس طرح جان لینا کہ کسی قسم کا شبہ نہ رہے علم الیقین ہے جیسے کونین دافع تپ ہے۔

یقین کے باقی اقسام کی تعریف درج ذیل ہے۔

ا۔ کسی امر کا مشاہدہ کرنا اور آنکھوں سے بھی دیکھ لینا مثلاً یہ دیکھنا کہ کونین ایک شخص کو دی گئی اور اس کا بخار اتر گیا یہ عین الیقین ہے۔

ب۔ خود تجربہ کرنا جیسے خود کونین کھا کر بخار اتر جائے یہ حق الیقین ہے۔

علم انشا :- وہ علم جس میں اپنی طبیعت سے مضامین پیدا کرنے اور ان کے اظہار میں ملکہ بہم پہنچانے کا بیان ہو جیسے جواب مضمون، تحریر آرا و مطالب عبارت وغیرہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عربی ترکیب کے ساتھ علم الانشا بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

علم آواز یا صوت :- عربی، فارسی، اسم مذکر۔ وہ علم جو آوازوں کی طاقت، خاصیت اور ان کے ظہور اور قدرتی اصول کو بتلائے جیسے بادل کی گرج سے بادل کی دوری یا قرب کی آواز سے مقام، فاصلہ معلوم کرنا وغیرہ۔ فرہنگ آصفیہ

قول فیصل۔ "علم صوت" بلکہ "علم الاصوات" زبانوں پر ہے۔

علم بدیع :- علم بدیع ان قاعدوں کے پہچاننے سے مراد ہے جس سے ترکیب کلام کی خوبی معلوم ہو جائے۔ اس لیے کہ اس کی وجہ سے کلام میں مطابقت اور فصاحت اور بلاغت اور صنائع اور بدائع کے وارد کرنے میں اور جس مقام پر جو چیز مناسب ہو اس کے بیان کرنے میں خطا سے محفوظ رہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کلام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نثر (۲) نظم۔ کلام ناموزوں کو نثر اور موزوں کو نظم کہتے ہیں۔

نثر کے اقسام باعتبار الفاظ

نثر کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) مرجز (۲) مقفیٰ (۳) مسجع (۴) عاری

بیان مرجّز : وہ نثر ہے جس میں وزن شعر ہو اور قافیہ نہ ہو یہ قسم بہت کم پائی جاتی ہے۔ آغا غنی کی یہ نثر اس کی مثال ہے۔

"دیوان حقیقت کے مطلع کے ہیں دو مصرع۔ اک حمد الٰہی ہے اک نعت پیمبر ہے۔ اس مطلع روشن کے معنی منور سے۔ ہر ذرہ بھی ہے واقف۔ سنتے ہیں ازل سے سب۔ یہ مطلع نورانی پر اس کے سوا اب تک۔ اس ساری غزل میں سے اک شعر نہیں پایا لیکن مجھے ہاتھ آیا اس وقت غنی موقع ہے سب کو سناتا ہوں اس مطلع یکتا کا۔ جو حسن ازل سے ہے۔ اس وقت موافق ہیں گیتا کہ نہ ثنا خواں ہوں سامان غزل خوانی۔ کیا خوب مہیا ہے۔ دربار میں حاضر ہیں۔ نقاد زر معنی۔ عالم کو سخن میرا سننے کی تمنا ہے" یہاں یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ وزن میں ضرب ضروری نہیں۔

بیان نثر مقفیٰ : نثر مقفیٰ وہ جو مرجز کے برعکس ہے یعنی قافیہ رکھتی ہو اور وزن نہ ہو جیسے "معشوق کی ہنستی پیشانی میں ہوتا ہے مسرت کی نشان، عاشق کی جبین گلستان کے باب تغیر کا عنوان اس کی سرنوشت رنگین میں حسن کا افسانہ اس کے سرخط گلزار ادب، عبارت عاشقانہ اس کی جوتی بنفشے کا جواب اس کی زلفوں میں عشق پیچے کا پیچ و تاب" نثر مقفیٰ کے دونوں فقرے الفاظ میں متضاد ہوں اور ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو یا فقرہ ثانی فقرہ اول سے طویل ہو مگر نہ اس قدر کہ اعتدال سے بالکل نکل جائے کیوں کہ قافیے میں عمدہ تو اعتدال ہی ہے اس کی مفصل بحث لفظ مقفیٰ میں آئے گی۔ انشاء اللہ۔

بیان نثر مسجع : نثر مسجع یہ ہے کہ الفاظ فقرتین وزن میں برابر ہوں اور حرف آخر میں متحد ہوں یعنی پہلے فقرے کے تمام الفاظ دوسرے فقرے کے تمام الفاظ سے وزن و شمار اور آخر میں موافقت رکھتے ہوں۔ نظم میں یہ صفت آئے تو مرصع اور نثر میں آئے تو مسجع کہیں گے۔ مثال نثر مسجع کی یہ ہے۔ "پونڈ اچھا کا اتنا بڑا کہ اس کی برائی بیان سے باہر ہے، پونڈ اسیتھا ایسا الگ گمان سے بڑھ کر ہے دریائے لطافت

اس کی مفصل بحث لفظ مسجع میں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بیان نثر عاری عاری کے الفاظ میں نہ لفظ کی قید ہے نہ قافیے کی اس کو روزمرہ اردو بھی کہتے ہیں۔ آج کل اردو میں اس قسم کی نثر عام طور سے رائج ہے اسی لیے مثال ترک کی جاتی ہے۔ نثر کی اور بھی قسمیں ہیں جن کا تفصیلی ذکر لفظ نثر کے ضمن میں آئے گا۔ انشاء اللہ

اقسام نظم باعتبار ہیئت نظم کی دس قسمیں ہیں۔ غزل، قصیدہ، مسمط، ترکیب بند، ترجیع بند، مثنوی، قطعہ، رباعی، مستزاد، فرد۔

غزل اصطلاح میں ان چند بیتوں کے مجموعے کا نام ہے جن کی ہر بیت آپس میں وزن اور قافیے کے اعتبار سے برابر ہو۔ پہلی بیت کے دونوں مصرعے مقفیٰ ہوتے ہیں اور اس بیت کو مطلع کہتے ہیں باقی اشعار کے صرف مصرع ثانی میں قافیہ ہوتا ہے بیت ثانی کو حسن مطلع یا زیب مطلع کہتے ہیں۔ ایک غزل میں دو یا تین یا اس سے بھی زیادہ مطلع لائے جا سکتے ہیں۔ سب سے آخری بیت کو متمم غزل اور مقطع کہتے ہیں۔ اس کا مفصل ذکر لفظ غزل کے ذیل میں آئے گا انشاء اللہ۔

قصیدہ اصطلاح میں ان اشعار کا نام ہے جن میں کسی کی مدح یا ہجو کی جاتی ہے یا وعظ و نصیحت، تعریف بہار، شکایت روزگار وغیرہ مضامین درج ہوتے ہیں۔ مفصل بیان لفظ قصیدہ کے ذیل میں آئے گا انشاء اللہ۔

مسمط مسمط تسمیط کا مفعول ہے۔ تسمیط کے معنی موتی پرونا اور جمع کرنا۔ اصطلاح شعرا میں اسے کہتے ہیں کہ چند مصرعے متحد الوزن والقوافی جمع کرکے بند اول کریں اسی طرح اور کئی بند اسی وزن میں نظم کریں اور ہر بند کا قافیہ جدا ہو لیکن ہر بند کا مصرع آخر قافیے میں بند اول کا تابع ہو۔ اس کی آٹھ قسمیں ہیں۔ مثلث، مربع، مخمس، مسدس، مسبع، مثمن، متسع، معشر۔ ان سب کا ذکر م کی ردیف میں اپنی اپنی جگہ پر آئے گا۔

ترکیب بند ترکیب بند اسے کہتے ہیں کہ ایک غزل کے طور پر کچھ اشعار مع مطلع لکھ کے اس کے بعد ایک اور بیت مقفیٰ یعنی ایک مطلع بطور گرہ کے لگائیں پھر دوسرے بند میں دوسری غزل بند اول ہی کے وزن پر نظم کریں اور اس کے بعد بھی ایک اور مطلع سے گرہ لگائیں۔ ایسے ہی چند بند لکھیں اور ہر بند کا مطلع یعنی گرہ مختلف ہونا چاہیے کیونکہ اگر ایک مطلع کی ہر گرہ میں تکرار ہوگی تو اس کو ترکیب بند نہیں بلکہ ترجیع بند کہیں گے۔

ترجیع بند ترجیع بند اسے کہتے ہیں کہ ایک شعر کی ہر گرہ میں تکرار ہو اس میں اور ترکیب بند میں یہی فرق ہے کہ وہاں ہر گرہ میں مختلف شعر لگائے جاتے ہیں اور یہاں ایک ہی شعر لگایا جاتا ہے۔ اس کی پابندی لازم سمجھی جاتی ہے۔

مثنوی اصطلاح میں ان اشعار کو مثنوی کہتے ہیں جن میں دو دو مصرع باہم مقفیٰ ہوں۔ مثنوی کے اوزان مقرر ہیں تفصیلی ذکر لفظ مثنوی کے ذیل میں آئے گا۔

قطعہ قطعہ اصطلاح شعرا میں ان اشعار سے مراد ہے جن میں ایک شعر کا مطلب دوسرے شعر سے متعلق ہو یعنی جب تک دوسری بیت نہ معلوم ہو مطلب نہ کھلے اور بیت اول مقفیٰ نہ ہو اور بنائے قافیہ بیت اول کے مصرع ثانی پر ہو اور دوسری ابیات قافیے میں اسی طرح مصرع کی تابع ہوں بعض شعرا نے غزلوں میں بھی قطعے کہے ہیں شعرا نے قطعہ کی حد دو بیت سے لے کے ایک سو ستر شعر تک مقرر کی ہے۔

رباعی اس کا مفصل ذکر رباعی کے ذیل میں ہو چکا ہے۔ رباعی مقررہ اوزان کا ذکر مع مثال لفظ عروض کے ضمن میں کیا جا چکا ہے۔

مستزاد وہ کلام موزوں ہے کہ مصرع یا بیت کے بعد ایک فقرہ نثر کا ایسا بڑھایا جائے کہ بیت یا مصرع کے مضمون سے چسپاں ہو لیکن وہ شعر یا مصرع معنی میں اس فقرے کا محتاج نہ ہو۔

ہیں ہم وہ عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں کہ ہے غم میری غذا
تو ہے معشوق تجھے غم سے سروکار نہیں کھا غم تیری بلا

فرد فرد اسے کہتے ہیں کہ ایک بیت بلا قافیہ متضمن مثل وغیرہ مضمون خاص کی کہیں۔ اور بعضوں کے نزدیک دونوں مصرعوں کا قافیہ مختلف ہونا ضروری نہیں ابیات غزل وغیرہ پر فرد کا اطلاق نہیں ہوتا۔ فرد اس شعر کو کہنا چاہیے جو تنہا ایک شعر ہو۔

زہر کھائیں وہ شکر لب پہ نہ کیونکر سبزہ رنگ
آج طوطی بولتا ہے اس کے خط سبز کا مذاق

نظم کی قسمیں باعتبار مضمون واسوخت، مرثیہ، سلام، نوحہ، ندبہ، شہر آشوب۔

واسوخت واسوخت بیزاری کو کہتے ہیں۔ اصطلاح شاعری میں اس نظم کا نام ہے جس میں معشوق کی بیزاری اور عاشق کے لیے بے پروائی کا مضمون اور دوسرے معشوق سے دل لگانے کی چھیڑ کہ اس کو جلی کٹی کہتے ہیں نظم کریں۔ واسوخت عموماً چھ مصرعوں کا ہوتا ہے

کیا نہیں اور جہاں میں صنم سیمیں بر
اور بھی سرو گل اندام ہیں تجھ سے بہتر
جن میں ہوئے تو وفا ایسے بھی ہیں گل اکثر
تلخ تو ایک ہے تو سیکڑوں شیریں ہیں ثمر

دلولہ چاہیئے بلبل کا گل تر ہیں بہت
آنکھ قمری کی ہو پیدا تو صنوبر ہیں بہت
(ناظم)

مرثیہ:- دستور قدیم تھا کسی عزیز و قریب یا دوست خواہ امیر ہو یا رئیس کی وفات کا واقعہ اور حزن و ملال کا حال مرثیے میں نظم کرتے تھے اب اکثر مرثیہ وہی کہلاتا ہے جس میں واقعات کربلا اور مصائب سید الشہداء[ع] نظم ہوں موجودہ دور میں مرثیہ مسدس ہی ہوتا ہے۔

قاسم[ع] نے کہا دل سے کہ اب کیا ہے ارادہ
شبیر[ع] کو گھیرے ہیں سوار اور پیادے
ایسا نہ ہو کوئی نام محمد[ص] کا مٹا دے
مرنے کا یہی وقت ہے ہمت جو خدا دے
دیکھا سوئے شبیر[ع] جو حسرت کی نظر سے
تلوار نکلنے لگی قاسم[ع] کی کمر سے
(دبیر)

سلام: جو مرثیہ غزل یا قصیدے کے طور پر لکھا جائے اسے سلام کہتے ہیں۔ ایسی نظم کے مطلع میں متقدمین سلام مجرا یا سلامی، مجرئی وغیرہ کا لفظ لاتے تھے مگر اب یہ صورت متروک ہو گئی ہے۔

نوحہ: جو مرثیہ مستزاد کی وضع پر ہو اس کو نوحہ کہتے ہیں

بانو نے یہ اصغر[ع] سے کہا گود کے پالے آ گیسوؤں والے
یوں پڑ گیا تو تیر ستمگار کے پالے آ گیسوؤں والے
اک بار تو اے لخت جگر گود میں آ جا ٹوٹے یہ جو چڑھے ہو
معلوم تو ایسے نہ کہیں دیکھے نہ بھالے اے گیسوؤں والے
(منقول - بحر الفصاحت)

غزل کی زمین میں بھی نوحے کہے جاتے ہیں۔

سکینہ[ع] کہتی تھی معصوم مرے بے سر مرے بھائی
علی[ع] اکبر علی اکبر[ع] مرے بے سر مرے بھائی
شعاع نیر تاباں فروغ کوکب رخشاں
سمن بر شکل پیغمبر[ص] مرے بے سیر مرگ بھائی
(اختر بادشاہ اودھ)

ندبہ: اصطلاح میں ندبہ وہ لفظ ہے جو مصرعے کے آخر میں آتا ہے اور بین کے طور پر رونے میں کہا جاتا ہے اور سینہ کوبی کی جاتی ہے۔

حضرت خیر النسا کا جایا حسین[ع] حسین[ع] حسین[ع] حسین[ع]
پانی نہ اس نے دشت میں پایا حسین[ع] حسین[ع] حسین[ع] حسین[ع]

شہر آشوب: اسے کہتے ہیں کہ ملک کی بربادی ویرانی اور تباہی اور اہل ملک کی مصیبت کا حال لکھا جائے۔

فلک نے قہر و غضب تاک تاک کر ڈالا
تمام پردۂ ناموس چاک کر ڈالا
بیک بیک ایک جہاں کو ہلاک کر ڈالا
غرض کہ لاکھ کا گھر اس نے خاک کر ڈالا
جلی ہیں دھوپ میں شکلیں جو ماہتاب کی تھیں
کھنچی ہیں کانٹوں میں جو پتیاں گلاب کی تھیں
(داغ)

مؤلف بحر الفصاحت لکھتے ہیں کہ رامپور کے کتب خانے میں ایک ضخیم مثنوی شہر آشوب نام رکھی ہے اس میں کسبی قوم کی چالاکیاں اور دغابازیاں دکھائی ہیں اور اطراف کے اکثر شہروں کے نام اور کسبیوں کے مکر و دغا کا کچا چٹھا بیان کیا ہے مصنف اس کا ناظم ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ نواب یوسف علی خاں ناظم والی رامپور ہوں گے یہ اسی کا شعر ہے۔

دم سنگ سے کبھی نہ نکل جائے
بر سوں فلک میں رہ کے پچھتائے

صنائع لفظی و معنوی کا تعلق بھی علم بدیع سے ہے کل صنعتوں کا ذکر حسب ردیف بر صنعت لفظی اور صنعت معنوی کے ذیل میں درج کیا جا چکا ہے۔

علم بردار:- وہ شخص جو فوج کا جھنڈا لے کر چلے۔ لشکر کا علم جس کے ہاتھ میں ہو، فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ واقعات کربلا کے سلسلے میں جناب عباس[ع] سے مراد ہوتی ہے جو امام حسین[ع] کی فوج کے علمبردار تھے۔

علمبردار شاہ[ع] بے کس و مظلوم کا صدقہ
علی[ع] و قاسم[ع] کا صدقہ عابد[ع] معصوم کا صدقہ
(بلگرامی)

علمبردار کا علم ٹوٹنا:- (کو سنا) پورا ہو مصیبت نازل ہو، اردو مصرف، عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال۔

محل صرف - کبھی خوجی پر چلائیں کہ اس موئے کھوسٹ بڈھے سے خدا سمجھے اللہ کرے اس پر علمبردار کا علم ٹوٹے - (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اب جناب عباس[ع] کا علم ٹوٹے زبانوں پر زیادہ ہے۔

علم بغاوت بلند کر دینا: کھلم کھلا بغاوت کر بیٹھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - دونوں نے مل کر کھلم کھلا علم بغاوت بلند کر دیا۔ بہت زور و شور سے میدان رزم گرم ہوا۔ (رسالہ تنویر المشرق ماہ نومبر ۱۹۳۶ء)

علم بلاغت:- وہ علم جس میں موقع کی مناسبت اور تقاضائے وقت کے لحاظ سے مطالب پر پہنچ کے بات چیت کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے۔ فصاحت اس کا ایک جز ہے ایراد کلام میں کمال اور دستگاہ حاصل کرنے کا علم وہ علم جو ادائے معانی میں خطا ہو جانے اور عبارت کو بد اسلوبی سے بچانے کے لئے ہو علم معانی و علم بیان و علم بدیع کا مجموعی نام۔ عربی الفاظ، فارسی، ترکیب

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم بلند کرنا:- شہرت حاصل کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

علم بیان:- خطابت کا علم، گفتگو کرنے کا علم، علم فصاحت، علم کلام۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

عمل شیخ۔ سامعین کے دلوں کا باغ باغ کرنا تاثیر بیان عندلیب کا کام ہے۔ یہ صفت تاثیر بیان بلبل کی غیر معتبر ہے۔ مسلم تمام یہی گلشن کی ایجاد ہے مگر اس بات کو وہی سمجھے جسے علم بیان کچھ یاد ہے۔

(رسالہ رد الاعتراضات)

قول فیصل۔ علم عقائد یعنی منقول کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرنے کو بھی علم بیان کہتے ہیں۔ اور اس علم کو بھی کہتے ہیں جو مقدمات نقلی کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرنے کا ملکہ بہم پہنچائے۔ چنانچہ علما کے ایک فرقے کا نام اسی وجہ سے متکلمین ہے۔ علم بیان کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ ایک معنی کئی طرح سے وارد کیے جائیں اس طرح کہ بعض اس میں بعض سے واضح تر ہوں اور فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسانی ذہن خطا سے محفوظ رہے۔ اس کا مدار چار اصلوں پر ہے۔ تشبیہ، استعارہ، مجاز مرسل، کنایہ۔

تشبیہ کا بیان:- تشبیہ لغت میں دلالت ہے معنی واحد میں دو چیزوں کی شرکت سے اور ان دونوں چیزوں کو مشبہ اور مشبہ بہ کہتے ہیں اور معنی مشترک کو وجہ تشبیہ کہتے ہیں اور لازم ہے مشبہ اور مشبہ بہ ایک جنس سے نہ ہوں لیکن از روئے وصف متفق ہوں۔ مثلاً رخسارۂ معشوق کی تشبیہ چاند سے کہ دونوں جنس مختلف سے لیکن بسبب تعریف کے رخسارۂ معشوق کو چاند کے نور سے تشبیہ دی۔ پس رخسارۂ معشوق مشبہ ہے اور چاند مشبہ بہ ہے اور روشنی چاند کی وجہ تشبیہ ہے اور غرض تشبیہ سے مشبہ کو مشبہ بہ پر فوقیت دینا ہے۔ رخسارۂ معشوق اور چاند کا غیر جنس ہونا ظاہر ہے۔ اور چاہیے کہ مشبہ مشبہ بہ پر فائق ہو جب ہی تشبیہ صحیح ہو سکتی ہے۔

مشبہ اور مشبہ بہ کا بیان:- واضح ہو کہ مشبہ اور مشبہ بہ یا ایک حواس خمسہ ظاہری یعنی باصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ، لامسہ کے ذریعے مدرک یعنی دریافت ہوتا ہے اور اس قسم کو تشبیہات حسی کہتے ہیں اس لئے کہ محسوسات سے متعلق ہیں۔ یا حس مشترک، خیال، متصرفہ، واہمہ اور حافظہ حواس خمسہ باطنی ہیں سے ایک کے ساتھ دریافت ہوتا ہے اس قسم کو تشبیہات عقلی کہتے ہیں۔ حواس خمسہ ظاہری سے دریافت ہونے والا پانچ قسموں پر منقسم ہے۔

(۱) مبصرات یعنی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے یہ قوت باصرہ سے متعلق ہے جیسے حکیم اسدی طوسی نے کہا ہے

عذارے چو گل خاطر افروز دید
فروزندہ چوں صبح نوروز دید

عذار مشبہ، گل مشبہ بہ۔ دونوں کا تعلق دیکھنے سے ہے۔

(۲) مسموعات سے معلوم ہوتا ہے جیسے خاقانی نے کہا ہے۔

گہ چو خال عاشقاں صبح کند طوطی
گہ چو خلخال دلبراں مرغ کند نواگری

حالانکہ مرغ کی آواز کو معشوق کی خلخال سے تشبیہ دی ہے اور آواز قوت سامعہ سے متعلق ہے۔

(۳) شامہ سے دریافت ہوتا ہے جیسے خاقانی نے کہا ہے۔

زاں مے گلگوں کہ بید سوختہ بپرورد
بوئے گل و مشک بید خام برآید

(۴) قوت ذائقہ سے دریافت ہوتا ہے جیسے اس بیت سے ظاہر ہے۔

شرابے درفشت ساقی دوشی در جام
کہ برد لذت تسنیم در کام

(۵) قوت لامسہ سے تعلق رکھتا ہے جیسے حکیم مختاری کہتا ہے۔

آثار آفتاب شدہ جرعہ قدح
منقار عندلیب نہ شد زخمہ رباب

منقار مشبہ اور زخمہ مشبہ بہ۔ مصرع ثانی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح زخمۂ رباب سے رنگین آوازیں نکلتی ہیں اسی طرح منقار بلبل سے صدائے موزوں نکلتی ہے اور ظاہر ہے کہ زخمۂ رباب سے آواز کا نکلنا بغیر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ممکن نہیں پس اس قسم کی تشبیہ قبیل ملموسات سے ہے اور تشبیہات حسی کی ایک نوع ہے کہ خیال اس کو جمع کرتا ہے اور خارج میں وہ وجود نہیں رکھتا اور دریافت کر لینا خیال کا محسوسات سے باہر نہیں ہے اس لیے اس قسم کو بھی تشبیہات حسی میں سے قرار دیتے ہیں جیسے انوری نے کہا ہے۔

ساغرش بر بادۂ رنگیں چناں آید بچشم
کز میان آب روشن بر فروزی آتشے

آگ پانی میں روشن کرنا محض خیالی ہے اور خارج امکان میں ہرگز وجود نہیں رکھتا اور

آگ پانی دونوں محسوسات سے ہیں۔

مشبہ اور مشبہ بہ عقلی ہیں کہ عقل سے دریافت ہوں نہ حس سے جیسے ارزقی اور حکیم سنائی کی ان بیتوں سے ظاہر ہے۔

ذکائے طبع تو گوئی کہ لوح محفوظ است
کہ ذرہ بنود غائز اندرو نسیان
مردگی جہل و زندگی دین است
ہرچہ گفتند مغز آن این است

شعر اول میں ذکا مشبہ ہے اور لوح محفوظ مشبہ بہ۔ اور دوسرے شعر میں مردگی اور زندگی مشبہ ہیں اور جہل اور دین مشبہ بہ ہیں۔ پس ذکا اور لوح محفوظ اور مردگی اور زندگی اور جہل اور دین یہ سب عقل سے دریافت ہوتے ہیں نہ حس سے اس لیے کہ قبیل معقولات سے ہیں نہ جنس محسوسات سے اور مثل لذت اور الم وغیرہ کے جس چیز کی دریافت وجدان سے تعلق رکھتی ہو اس کو قسم عقلی سے شمار کرتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک تشبیہ حسی ہو اور ایک عقلی جس طرح میزان کی تشبیہ عدل سے اور عطر کی تشبیہ خلق کریم سے میزان اور عطر محسوسات ہیں اور عدل اور خلق معقولات سے۔ یاد رہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ چار طرح پر ہیں ایک یہ کہ دونوں حسی ہوں دوسرے یہ کہ دونوں عقلی ہوں تیسرے یہ کہ مشبہ حسی ہو اور مشبہ بہ عقلی ہو چوتھے یہ کہ مشبہ عقلی ہو اور مشبہ بہ حسی۔

وجہ شبہ کا بیان

وجہ شبہ اس معانی سے مراد ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ دونوں شریک ہوں ظاہر ہو کہ مشبہ اور مشبہ بہ یا حقیقت میں شریک ہوتے ہیں اور صفت میں جدا ہوتے ہیں جیسے دونوں آنکھیں کہ ایک سیاہ ہو دوسری سفید پس دونوں آنکھیں حقیقت میں شریک ہیں اور صفت میں جدا یا حقیقت میں جدا ہیں اور صفت میں شریک ہوتے ہیں جیسے دو طول کہ ایک خط ہو اور ایک جسم ہو پس خط اور جسم کی حقیقت میں بڑا تفرقہ ہے اس وجہ سے کہ خط میں الواد ثلثہ (طول عرض عمق) نہیں ہوتے اور جسم خط کے برعکس ہے لیکن طول جو صفت ہے اس میں خط اور جسم دونوں شریک ہیں صفت یا قبیل محسوسات سے ہوتی ہے مثلاً الوان، اشکال، اوزان، حرکات، اصوات، طعمہ، اشرجہ، روائح، خشونت، ملینت، ثقل، خفت، حرارت، برودت، رطوبت، یبوست وغیرہ کہ جسم انسانی کے کیفیات ہیں اور ان کا دریافت ہونا حواس خمسہ ظاہری سے تعلق رکھتا ہو یا قبیل معقولات سے ہوتی ہے مثلاً ذکا، معرفت، قدرت، کرم، شجاعت، حلم اور غضب وغیرہ کہ کیفیات نفسانی میں سے ہیں اور عقل سے دریافت ہوتے ہیں اور وجہ شبہ کا دونوں میں شریک ہونا لازم ہے یعنی مشبہ اور مشبہ بہ دونوں پر صادق آئے اگر ان دونوں میں صرف ایک ہی پر صادق آئے گی تو تشبیہ خراب اور فاسد ہو جائے گی۔

غرض تشبیہ کا بیان

غرض تشبیہ اکثر مشبہ کی طرف راجع ہوتی ہے اور اس کی کئی قسمیں ہیں اول یہ کہ غرض تشبیہ سے وجود مشبہ کے ممکن ہونے کا بیان ہو اور اس مقام پر امتناع بھی ممکن ہو چنانچہ ابو طیب کے مضمون شعر سے ظاہر ہے۔

فان تفق الانام وانت منهم
فان المسك بعض دم الغزال

مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ شاعر ممدوح کی طرف خطاب کرتا ہے کہ اگر خلق پر تو فائق ہو حالانکہ جنس انسانی سے ہے تو یہ امر ممکن ہے اس واسطے کہ مشک خون آہو ایک ٹکڑا ہے۔ مراد شاعر کی یہ ہے کہ عام نوع انسان سے رتبہ ممدوح کا اس قدر بڑھ جائے کہ ہرگز نوع انسان سے مناسبت نہ رکھے یعنی بدرجات سب سے بہتر ہو جائے اور یہ دعویٰ شاعر کا بظاہر دشوار معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ یہ امر محال ہے کہ ایک آدمی اپنی جنس میں ایسا ممتاز ہو کہ ان سب سے بڑھ جائے اس واسطے شاعر نے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے مشک کی تشبیہ سے اس کا امکان ثابت کیا ہے یعنی مشک اگرچہ مادہ خون آہو ہے لیکن خون کی قسم سے شمار نہیں کیا جاتا اسی طرح ممدوح کبھی ہرچند کہ نوع انسان سے ہے لیکن فوقیت کے سبب ہم جنسوں سے بڑھ گیا۔

دوسرے یہ کہ تشبیہ سے غرض یہ ہو کہ مشبہ کا حال بیان کیا جائے لیکن اس قسم کا شرط یہ ہے کہ مشبہ بہ کا حال خوب ظاہر ہو ورنہ بیان حال کے واسطے تشبیہ واضح نہ ہوگی۔

ع دل از وداع رفیقاں چو دیگ بر آتش

(یعنی دوستوں کے رخصت ہو جانے سے دل کا یہ عالم ہے جیسے آگ کے اوپر دیگ رکھی ہو) دل مشبہ، دیگ مشبہ بہ اور بر آتش مشبہ بہ کا حال ہے۔

تیسرے یہ کہ تشبیہ سے مشبہ کے مقدار حال کا بیان مقصود ہو۔

حدیث سرین و میانش چہ گویم
کہ در دست کوہ معلق بکاسے

سرین اور کمر مشبہ کوہ معلق بکاہ مشبہ بہ، سرین کا فربہ اور لاغر ہونا کمر معشوق کا یہی غرض تشبیہ ہے اور ان دونوں سے خوبی حسن معشوق ہے۔

چوتھے یہ کہ تشبیہ سے غرض یہ ہو کہ مشبہ کا حال

اور اس کی شان سننے والے کو خوب معلوم ہو جائے مثلاً سحر بیہ قاعدہ کہ پانی کے نقش سے تشبیہ دیتے ہیں

صورت ایلہاں چوں ورق گل جو ہست
از دو شاخ آب دو نو ہیں است

صورت ایلہاں مشبہ اور ورق گل مشبہ ہو اور دو اندر سے خالی ہونا اور باہر سے سیاہ ہونا یہ مشبہ کا حال ہے۔ پانچویں یہ کہ تشبیہ سے غرض یہ ہو کہ مشبہ کو غیر والوں کی نظر میں فریفتہ کیا جائے۔

جس وقت سخن گفتن لبش بر سر دو نقش
کہ گوئی در عقیق ست در لعل پر خشا نقش

لب اور دندان مشبہ ہیں اور لعل و در مشبہ بہ ہیں اور غرض اس تشبیہ سے معشوق کے لب اور دندان کی زیب و زینت کا بیان ہو۔ چھٹے یہ کہ غرض تشبیہ یہ ہو کہ مشبہ کی مذمت کی جائے۔

اے از قد سرو درح دیہیج حسن خ ار و بخل
در چار ہنر چہ چار چیزے کامل
چوں خرج دہن باز و چو کون گندہ داغ
چوں کیر زبان دراز و چوں خایہ دل

غرض تشبیہ جو مشبہ کی طرف راجع ہوتی ہو یہاں تک اس کا بیان ہے لیکن غرض تشبیہ کبھی مشبہ بہ کی طرف بھی راجع ہوتی ہو اس کی دو قسمیں ہیں اول یہ کہ جو تشبیہ میں ناقص ہو اس کو مشبہ بہ کریں اور مطلب اس سے یہ ہو کہ اس کے کمال کا دعویٰ ثابت ہو۔

آتش بسنان دیو بندت مانند
پیچیدن افعی بکمندت مانند
اندیشہ برفتن سمندت مانند
خورشید بہمت بلندت مانند

آتش پیچیدن افعی، اندیشہ اور خورشید مشبہ ہیں۔ سنان، کمند، سمند، اور ہمت مشبہ بہ ہیں اور غرض اس تشبیہ سے مشبہ بہ کے دعوے کا کمال ثابت کرنا ہے وجہ تشبیہ میں دوسرے یہ کہ جس چیز کی شان پر اہتمام رکھتے ہوں اس کو مشبہ بہ قرار دیں تشبیہ سے غرض یہ ہے کہ مشبہ کا اہتمام شان بیان کیا جائے۔

گرد از لبی کہ دید و تحط احساں
ہلال عید را دا ند لب نا ں

واضح ہو کہ تشبیہ اس مقام پر درست ہوتی ہو کہ مشبہ بہ وجہ تشبیہ میں مشبہ سے کامل تر اور قوی ہوتا ہو لیکن جس جگہ مشبہ اور مشبہ بہ دونوں برابر ہوتے ہیں اس کو تشبیہ نہیں کہتے بلکہ تشابہ کہنا چاہیئے اور تشابہ میں تشبیہ کے برعکس ہونا ہے یعنی مشبہ کو مشبہ بہ کر سکتے ہیں۔

ہست پیمانا بچشم خوں فشاں
در کفم از بادۂ احمر قدح
یا ز دو بست وانیکہ میریزم ز چشم
یا سر اشک ست انیکہ دارم در قدح

جام شراب کو چشم خوں فشاں سے تشابہ کیا ہے۔

استعارہ کا بیان

استعارہ کے معنی ہیں کسی چیز کو عاریتاً طلب کرنا اور جو چیز عاریتاً لی جائے اسے مستعار کہتے ہیں۔ استعارہ میں مشبہ کو مستعار لہ اور مشبہ بہ کو مستعار منہ کہتے ہیں جو معنی مستعار لہ اور مستعار منہ میں شریک ہیں اس کو وجہ جامع کہتے ہیں مثلاً نرگس کو گل سے چشم یار کے واسطے مستعار کیا ہے گل نرگس کہ مشبہ بہ ہے وہ مستعار منہ ہو اور چشم یار کہ مشبہ ہے اس کو مستعار لہ کہیں گے اور نرگس چشم معشوق کے واسطے لفظ مستعار ہو اس عمل کو استعارہ کہتے ہیں۔ استعارے میں مشبہ کو بعینہ مشبہ بہ ٹھہرا لیتے ہیں یعنی بہادر کو بعینہ شیر سمجھ لیتے ہیں مشبہ بہ خواہ مذکور ہو جیسے استعارہ بالتصریح میں مثلاً شیر کہیں اور اس سے بہادر مراد ہو۔ خواہ مشبہ بہ متروک اور مشبہ مذکور ہو اور وہ شے کہ مشبہ بہ سے خصوصیت رکھتی ہو اس کو مشبہ کے واسطے ثابت کریں۔

جس جگہ خورشید ہی طالع نہ ہو
روسیہ روزوں کا دن اور رات کیا

یہاں خورشید معشوق سے استعارہ ہو اور قائل نے معشوق کو بعینہ سورج سمجھ لیا ہو۔

برق گرفتہ در کف وابر دئے بہ پیش روئے
ماہے نہادہ بر سر و چرخ بزیر ران

اس شعر میں شمشیر کو برق سپر کو ابر چیز کو چاند اور اسپ کو چرخ کے ساتھ استعارہ کیا ہے۔ برق کہ مشبہ بہ ہو اس کو مستعار منہ اور شمشیر کہ مشبہ ہو اس کو مستعار لہ کہتے ہیں۔ اسی طرح ابر ماہ اور چرخ کو بھی سمجھنا چاہیئے وجہ جامع ان چاروں میں ظاہر ہو یعنی روشنی اور چمک برق و شمشیر میں۔ سیاہی اور سایہ ابر و سپر میں۔ گول ہونے کی صفت چتر اور ماہ میں۔ تیز رفتاری و سریع السیر ہونے کی صفت چرخ اور اسپ میں۔

مجاز مرسل کا بیان

جو لفظ سوائے معنی موضوع لہ اور معنی میں مستعمل ہو اور وہاں کوئی قرینہ ایسا پایا جائے جو اصلی معنی مراد لینے سے مخاطب کو روک دے اور ان دونوں معنی میں کوئی علاقہ سوائے علاقہ تشبیہ کے ہو اس کو مجاز مرسل کہتے ہیں اور جو علاقہ مجاز مرسل میں درمیان معنی اصلی حقیقی اور معنی مجازی کے ہوتا ہو اس کی ہم تشبیہ

یہاں جن میں سے یہاں چند کثیر الاستعمال قسمیں بیان کی جاتی ہیں (۱) جو لفظ کل کے واسطے وضع کیا ہو اس کو جز کے لیے استعمال کریں۔

جو نبض خانہ تو نہ جلا انگلیاں طبیب
رکھ رکھ کے نبض عاشق تفتہ جگر پہ ہاتھ — ذوق

نبض پر پورا ہاتھ نہیں رکھا جاتا صرف انگلیوں کی پوریں رکھی جاتی ہیں جن کا تذکرہ پہلے مصرع میں ہوا۔
(۲) جو لفظ جز کے واسطے وضع ہو اس کو کل کے واسطے بولیں۔ جیسے سورۂ فاتحہ کو الحمد کہتے ہیں اور کلمے کا اطلاق اشہد ان لا الہ الا اللہ پر کرتے ہیں۔

سنگ پھینکے ہے مری قبر پہ گل کے بدلے
گالیاں دے ہے پس مرگ بھی قل کے بدلے

قل مراد فاتحہ آیات و کلمات معروف سے اور قل ایک جز ہے ان کا۔
(۳) جو لفظ مسبب کے واسطے موضوع ہوا ہو اس کو سبب پر استعمال کریں۔ نہ گوشہ نشینی میں سالہا سال دراز بسر کی۔ گرم دہر و زمانہ دیکھا شام غم خوش ہو کے سحر کی۔ (فسانۂ عجائب)

ہنر کا جو اب گرم بازار ہے اب
جہاں عقل و دانش کا بیوپار ہے اب — حالی

گرم بازاری سے مراد ترقی ہے۔ اور ترقی گرم بازاری کا سبب ہے۔
(۴)۔ سبب کو بجائے مسبب کے بولیں۔ جیسے بادل خوب برسا برسنا پانی کی شان سے ہے۔ اور بادل پانی برسنے کا سبب ہے۔

اس قدر کھایا تری فرقت میں غم
دل ہمارا زندگی سے سیر ہے — ناسخ

سیر ہونا بیزار ہونے کے معنی میں ہے اور سیری غذا سے بیزاری کا سبب ہے۔

(۵) زمانہ سابق کے اعتبار سے کسی چیز پر کسی اسم کا اطلاق کریں جیسے کوئی شخص ایران کا رہنے والا عرصہ دراز سے ہندوستان میں بود و باش رکھتا ہے اس کو ایرانی کہیں چنانچہ سودا کا شاگرد ان کے حق میں کہتا ہے۔

قابل ولایت سے وہ اور شاعر عالم
اس کا بجہاں ہو نہ سکا کوئی گلو گیر

حالانکہ سودا نے دہلی میں پرورش پائی تھی ان کے باپ مرزا بیان کابل سے تھے۔

لطافت اور صفائی کی بنی نسبت ہم سے ٹھہری
تو اے بے جا پھر خاک کا پھر امتحاں کیوں ہو — اوج

انسان کو مشت خاک سے تعبیر کیا ہے اور ظاہر ہے کہ وجود حاصل ہونے سے قبل خاک تھا خاک سے بنایا ہے۔
(۶) کسی شے پر کسی ایسے نام کا اطلاق کریں کہ زمانہ آئندہ میں وہ نام اس پر صادق آجائے جیسے کسی طالب علم کو اس نظر سے کہ زمانہ آئندہ میں پڑھ کر عالم ہو جائے گا۔ مولوی کہیں کسی مجرم کو جس کی نسبت سزائے موت کا حکم ہو گیا ہو۔ مقتول کہیں یا ارادہ سفر رکھنے والے کو مسافر کہیں۔

بیزار ہیں سب ایک بھی شفقت نہیں کرتا
سچ ہے کوئی مردے سے محبت نہیں کرتا — انیس

یہ جناب فاطمہ صغریٰ کا قول ہے جو بسبب بیماری کے اپنے آپ کو مردہ کہا ہے۔
(۷) ظرفیت کے علاقے کی وجہ سے ظرف کو بجائے مظروف استعمال کریں۔

پلا ساقیا ساغر بے نظیر
پھنسی دام ہجراں میں بدر منیر — میر حسن

ساغر سے مراد شراب ہے جو مظروف ہے۔ اسی طرح ہانڈی کا پکنا۔ چراغ کا جلنا۔ پرنالے کا چلنا۔ نہر کا جاری ہونا۔ ندی کا چڑھنا بھی ہے کیونکہ در حقیقت وہ چیز پکتی ہے جو ہانڈی کے اندر ہوتی ہے۔ اور چراغ میں تیل اور بتی جلتے ہیں پرنالے میں پانی چلتا ہے نہر میں پانی جاری ہوتا ہے اور ندی کا پانی چڑھتا ہے۔
(۸) مظروف کو بجائے ظرف کے بولیں۔

تری چشم مست سے ساقیا یہ بپا ہے صحبت جنوں ہوا
کہ مے دو آتشہ طاق پر جو دھری تھی یونہی دھری رہی
(علامہ مرتضیٰ جعفری)

ظاہر ہے کہ شراب طاق میں نہیں رکھی جاتی بلکہ اس کا ظرف رکھا جاتا ہے یعنی ظرف مقصود ہے اور شراب مظروف ہے۔
(۹) آلہ اور واسطہ ہونے کا علاقہ ہو یعنی آلہ اور واسطہ کسی شے کا مذکور کریں اور اس سے خود وہ شے مراد ہو جس کا یہ آلہ ہے۔

مرے بیان کو سن سن کے کانپ اٹھے
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں زبان صیاد — وحید

زبان آلہ سخن ہے اور یہاں خود سخن اور بولی سے مراد ہے یعنی میری بولی نہیں سمجھتا۔ اسی طرح خوش نویس کو خوش قلم کہنا اس کی تحریر کی تعریف مقصود ہے اور قلم آلہ تحریر ہے۔
(۱۰) جو نام مقید کے لیے موضوع ہو اسے مطلق کے لیے استعمال کریں مثلاً حرف بولیں اور کلمہ مراد ہو۔ میر اپنے شعر میں شہیدوں کا لفظ لائے ہیں اور اس سے کشتے مراد ہیں اور شہید ایسے شخص کو کہتے ہیں جو بے گناہ یا راہ خدا میں مارا جائے

ہو تری محراب میں سجدہ شہیدوں کا قبول
طاق نسیاں میں تو رکھ دے زندگانی کی کتاب

شہید مقید ہے اور کشتہ مطلق۔ یعنی شہید میں بیگناہ یا راہ خدا میں قتل ہونے کی قید ہے اور کشتہ

اپنے معنی میں عام ہو۔

(۱۱) جو لفظ مطلق کے لیے وضع ہوا ہو اس کو مقید پر اطلاق کریں مثلاً روز کہیں اور روز قیامت مراد لیں۔ کلمہ بولیں اور اسم یا فعل یا حرف مراد لیں۔

قاصد اٹھے ہزار اسرار محبت بیان سے
دیکھو اغیار کی نظروں سے تو پنہاں کاغذ　ناسخ

نامے کا کاغذ کا اطلاق کیا ہے۔

(۱۲) مجاورت یعنی نزدیکی اس میں ایک قریب و نزدیک کا اطلاق دوسرے قریب و نزدیک پر ہوتا ہے جیسے صف کہ لفظ عربی ہے جس کے معنی ہیں قطار اور صف ماتم مجازاً اس صف کو کہتے ہیں جس پر اہل ماتم بیٹھتے ہیں۔ چونکہ اہل ماتم فرش سے قربت رکھتے ہیں اس لیے فرش کو مجازاً صف ماتم کہتے ہیں۔

واقعہ دل کا جو مذکور ہو تو مضمون غم ہے
صفحہ ہر اک مرے دیوان کا صف ماتم ہے　آتش

(۱۳) مضاف کو حذف کر کے اس کی جگہ مضاف الیہ کو ذکر کریں۔

کیا بر طرف پردہ چشم جاں سے
جگایا زمانے کو خواب گراں سے　حالی

یعنی اہل زمانہ یا زمانے کے لوگوں کو خواب گراں سے جگایا۔

(۱۴) مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف کو اس کی جگہ ذکر کرتے ہیں۔

سگ اصحاب ہوا صحبت انساں سے بشر
آدمی ہو کے بھی انساں تو انساں نہ ہوا　برق

سگ اصحاب یعنی سگ اصحاب کہف

کنایہ کا بیان

کنایہ کے معنی ہیں ترک کرنا تصریح کا یعنی پوشیدہ بات کہنا اصطلاح میں اس لفظ سے مراد ہے جس کے معنی لازم کا ارادہ کریں۔ کنایہ تین قسم پر ہے۔ (۱) فقط ذات موصوف مراد ہو۔ (۲) موصوف کی صفتوں میں سے کوئی صفت مراد ہو۔ ذات موصوف سے مراد نہ ہو۔ (۳) کنایہ سے یہ غرض ہو کہ موصوف کے واسطے صفت کا اثبات ہو جائے یا وہ صفت جو موصوف کے واسطے ہے نفی ہو جائے۔ لیکن کنایہ کی پہلی قسم جس سے فقط ذات موصوف مراد ہوتی ہے اور وہ دو طرح پر ہے۔ قریب اور بعید۔ کنایہ قریب یہ ہے کہ ایک صفت جو موصوف معین سے مخصوص ہو اس کو بیان کریں اور اس صفت سے موصوف کی ذات کی صفت مراد ہو۔

وہ صبح اور وہ چھاؤں تاروں کی اور وہ نور
دیکھے تو غش کرے ارنی گوئے اوج طور　انیس

ارنی گوئے اوج طور سے مراد حضرت موسیٰ ہیں۔

کیوں رد قدح کرے ہے ساقی
مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے　غالب

مگس کی قے شہد سے کنایہ ہے۔

کنایہ بعید وہ ہے کہ کئی صفتیں جو موصوف معین کے ساتھ مختص ہوں، ان کو بیان کریں اور ان کے بیان کرنے میں موصوف کی ذات سے مراد ہو صفات سے مراد نہ ہو۔

بخواہ آں طبع واقوت بخواہ آں کام را لذت
بخواہ اں چشم را لالہ بخواہ آں مغز را عنبر

کنایہ اس چیز سے ہے کہ جس میں یہ سب صفتیں ہوں اور وہ شراب ہے کہ طبیعت کی قوت تالو کی لذت، آنکھ کی سرخی، دماغ کا معطر ہونا اس میں موجود ہے۔ دوسری قسم کنایہ کی اس میں صرف صفت سے غرض ہوتی ہے ذات موصوف سے مراد نہیں ہوتی موافق پہلی قسم کے اس میں بھی قریب اور بعید آتا ہے۔ قریب یہ ہے کہ لازم سے ملزوم کی طرف بغیر وسیلہ اور واسطہ کے انتقال ذہن کا ہو جائے۔

طفیلے بہ از دو مختصر تر
سالکے نہ از دو مشمر تر

تشمیر کے معنی ہیں دامن کمر پر لپیٹنا اور دامن کمر پر لپیٹنا اس شخص سے مراد ہے جو راستہ چلنے پر مستعد اور تیار ہو چنانچہ مسافروں کا قاعدہ ہے کہ راستہ چلتے وقت دامن کمر میں لپیٹ لیتے ہیں اور مشمر اس شخص کو کہتے ہیں جو دامن کمر میں لپیٹ لے۔ پس سالک یعنی راہ چلنے والا کو مشمر ہونا لازم ہے اور سالک اس کا ملزوم ہے۔ کنایہ بعید وہ ہے کہ انتقال ذہن کا لازم سے ملزوم کی طرف کسی وسیلے اور واسطے سے حاصل ہو۔

بزرگی بایدت دل در سخا بند
سر کیسہ بہ برگ گندنا بند

گندنا ایک نازک پتوں والی گھاس، پس سر کیسہ برگ گندنا سے باندھنا اس کے مضبوط نہ بندھنے اور جلد کھل جانے پر ذہن انتقال کرتا ہے اور جب وہ کھل گیا تو اس سے گمان بخشش کا ہے، تیسری قسم کنایہ کی یہ ہے کہ غرض اس سے صفت کا اثبات کرنا ہو اس واسطے موصوف کی یا صفت نفی کی جائے۔ اثبات صفت کی مثال۔

دامن ہمت سر افرازش
گردن چرخ را گریباں باد

ممدوح کے دامن ہمت کو گریبان آسمان کہنا اس امر سے کنایہ ہے کہ ہمت اس کی آسمان سے بھی زیادہ تر ہے کہ اس کی ہمت کا دامن گردن آسماں کا گریباں ہو جائے اور نفی کرنا

صفت ہے۔ مثال میں گو اس شعر کے معنے پائی جاتی ہے۔

یارب چہ فتنہ بود کہ از ہم عیش
مریخ تیر خود ہمہ در دوکماں نہاد

معنوں کے چرخے میں جو تکلا ہوتا ہے اس کو دوک کہتے ہیں اور دوکدان اس ظرف کو کہتے ہیں جس کے اندر چرخے والیاں تکلا رکھتی ہیں۔ تیر دوکدان میں رکھنا مریخ کا کنایہ اس سے ہو کر ہمت اور بہادری کو ترک کر کے شیوہ عورتوں کا اختیار کیا اور مردانگی سے باز رہا۔ (ترجمہ مطلع العلوم و بحر الفصاحت)

علم پرور :- علم کی پرورش کرنے والا، اہل علم قدردان۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دور میں جس کے علوم شرقی کو ہو فروغ
ایک ایسا نکتہ دان و علم پرور چاہیے — حزیں

علم تاریخ :- وہ علم جس کی رو سے گزرے ہوئے واقعات کی مطابقت مدت اور سنہ کی قید کے ساتھ معلوم کی جائے، وہ علم جس کے وسیلے سے گزشتہ واقعات کا علم ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح۔

پلا ساقی شراب علم تاریخ
کہ ہو مفتاح باب علم تاریخ — (مطلع الفکار)

قول فیصل۔ علم تاریخ کی ایک قسم علم سیر ہے جس سے اشخاص کے حالات زندگی معلوم کیے جاتے ہیں۔ تاریخ کو "علم تواریخ" بھی کہتے ہیں۔

علم تشریح :- وہ علم جس سے آدمی کے تمام اعضائے جسمانی اور کل اعضا کا حال تشریح کے ساتھ معلوم کیا جائے اس علم میں اندرونی اعضا اور بیرونی اعضا کی حقیقت، ان کی بناوٹ، ہڈیوں کا شمار اور جسم کے جوڑ بندوں کا بیان بالتشریح ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، اصطلاح طب۔

قول فیصل۔ اسی کو "علم تشریح الابدان" بھی کہتے ہیں۔

علم ٹوٹے :- دکھنا، حضرت عباسؑ کی علم پڑے۔ اردو، شیعہ مستورات کی زبان۔

چھوٹے کی جان پر ستم ٹوٹے
شاہ عباسؑ کا علم ٹوٹے — شوق

قول فیصل۔ شاہ کی جگہ زیادہ تر جناب ہے یعنی "جناب عباسؑ کا علم ٹوٹے"۔

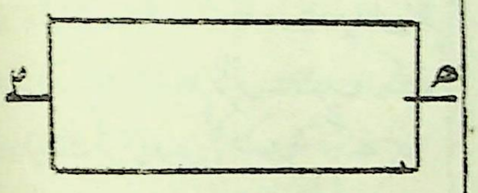
علم جبر و مقابلہ :- وہ علم جس میں حدود اور مقداروں کی کمی اور زیادتی سے مجہول حدود یا مقداروں کو معلوم کریں۔ اس علم میں اعداد کی بحث حروف اور چند معینہ علامتوں کے ذریعے سے کی جاتی ہے۔ حروف، اعداد کی تعبیر کرتے ہیں اور معینہ علامتیں انفعال اعداد کی کیفیت اور اعداد کے درمیان جو روابط ہوتے ہیں ان کو بیان کرتی ہیں یعنی اس علم میں حدود اور مقداروں سے بطور عام بحث کی جاتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر اصطلاح علم الحساب۔

علم جر ثقیل :- وہ علم جس میں وزنی چیزوں کے اوپر چڑھانے یا نیچے اتارنے یا کہیں لے جانے کے قاعدوں کا بیان ہوتا ہے۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

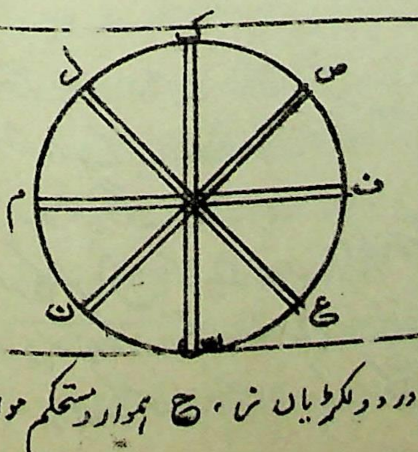
قول فیصل۔ تنہا جر ثقیل بھی کہتے ہیں۔

عشق کھنچوا رہا ہے کیا رجفا کش سے زرد
بار صد کوہ الم ہے عمل جر ثقیل — منقول

صاحب مطلع العلوم نے لکھا ہے کہ "علم جر ثقیل وہ ہے کہ نہایت بھاری بوجھ کو تھوڑے زور و قوت میں اس کی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ ڈال دیں یا پستی سے بلندی پر کھینچ لیں یا اشیائے عظیم المقدار کو آسانی داب کر تھوڑی سی کر لیں یا بڑے پتھر کو یا اور کسی شے سخت کو آسانی سے پھیر لیں۔ حکمائے ان کاموں کے سر انجام کو کہ انسان کی طاقت سے خارج ہیں سہل اور آسان کرنے کے لیے پانچ آلات مقرر کیے ہیں ان کے ذریعے سے یہ کار دشوار بآسانی سر انجام پاتا ہے۔ اول محور ہے یعنی تیر چرخ کا کہ اس سے چرخ پھرتا ہے صورت اس کی یہ ہے۔

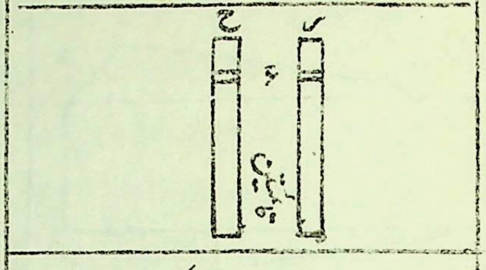


محور لکڑی کا ہو یا لوہے کا آفتاب سے مربع ہو خواہ مدور ہو اختیار ہے ھ یا چاہیے کہ مدور ہو اور محور کے ایک طرف خواہ بمقام ھ کے یا ط کے ایک چرخ نہایت مضبوط کر کے لگا دیں کہ اس میں خوف جنبش نہ ہو یعنی کمال مستحکم لگایا جائے اور دستے اس چرخ کے مثل ک، ل، م، ن، س، ع، ف، ص کے ہوں۔ چرخ کی صورت یہ ہے۔

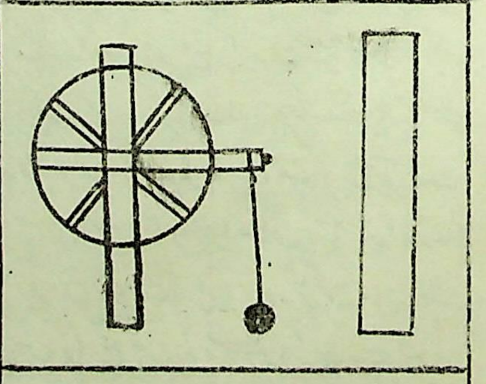


اور دو لکڑیاں ز، ح ہموار و مستحکم موافق

بعد طرل محور زمین پر قائم کریں اور ان دونوں لکڑیوں کو قائمتین کہتے ہیں صورت ان لکڑیوں کی یہ ہے۔



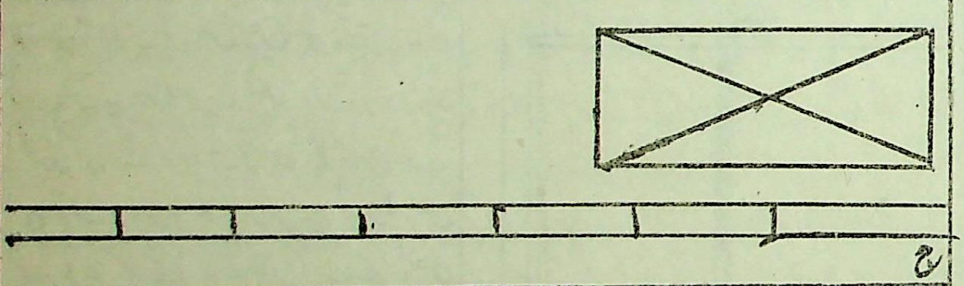
ایک جانب چرخ کے جو محور کو مستحکم کیا ہے اس کو ان قائمتین پر اسی طرح نصب کریں کہ اگر چرخ کے دستوں کو پکڑ کے حرکت دیں تو دونوں سر محور کے ساتھ قطبین ط . ی قائمتین کے دور کریں اور ایک ایسی مضبوط رسی جو بوجھ کو اٹھا سکے محور میں باندھ کے دوسرا سرا رسی کا کہ بوجھ پر خوب باندھیں اور چرخ کے دستے کو پکڑ کے پھرائیں تو محور گردش کرے اور رسی محور میں لپٹے اور جہاں تک منظور ہو بوجھ بلند ہو جائے اور ہیئت مجموعی اس آلہ کی یہ ہے۔



اور اس صنعت میں جو نسبت کہ بوجھ کو قوت سے ہو وہی نسبت محور کو چرخ سے چاہئیے مثلاً اگر چاہیں کہ ایک من کی قوت سے دس من بوجھ اٹھالیں تو محور کے قطر سے چرخ کے قطر کو دہ چند کریں۔
آلہ دوم مخل ہے کہ اس کو بیرم بھی کہتے ہیں۔

فائدہ اس کا یہ ہو کہ بہت بھاری چیز کے نیچے اس کو رکھ کے تھوڑے سے زور میں اس چیز کو حرکت دیں یہ آلہ لکڑی کا ہو یا لوہے کا مگر مضبوط ہونا چاہئیے۔ جب چیز کو اس کی جگہ سے حرکت دینا منظور ہو تو ایک سرا بیرم کا اس چیز کے درمیان میں لائیں اور بیرم کے نیچے ایک سخت چیز کہ اس کے ٹوٹنے کا احتمال نہ ہو رکھ دینا چاہئیے اور بیرم کے دوسرے سرے پر زور کریں اور دبائیں تھوڑی سی قوت میں وہ بھاری چیز اپنی جگہ سے حرکت کریگی اور جو سخت چیز بیرم کے نیچے رکھتے ہیں اس کو قاعدہ

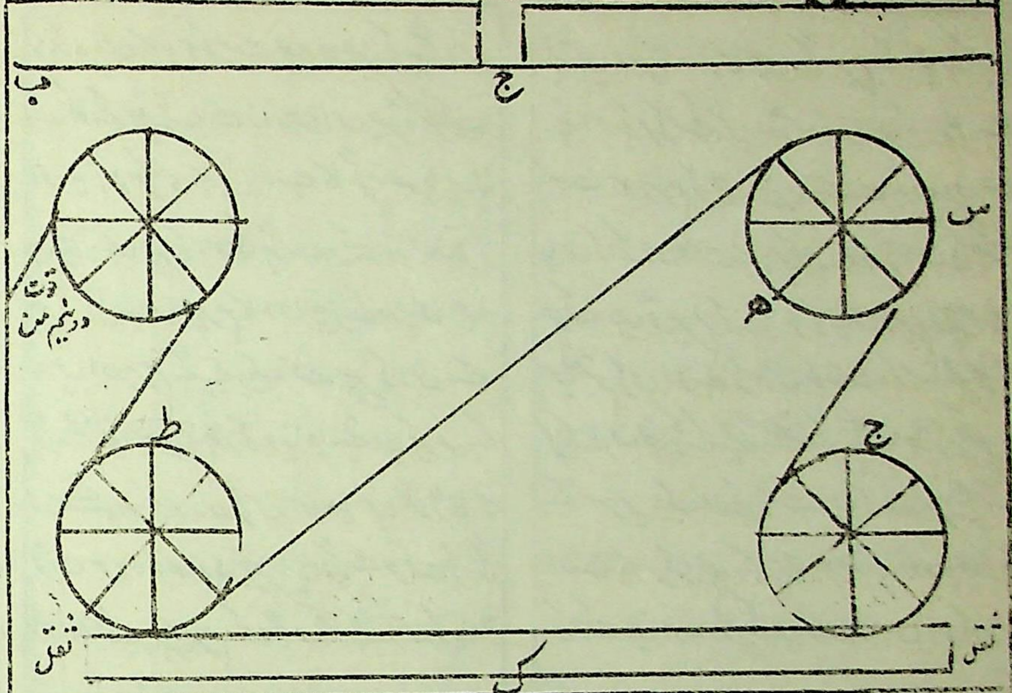
کہتے ہیں۔ سر قاعدہ کا جس جگہ بیرم کے نیچے رکھا جاتا ہے اس کو مرکز کہتے ہیں اور جس قدر وزن کو قوت سے نسبت ہو بیرم کو بھی اتنی ہی قوت سے نسبت دیں مثلاً چاہیں کہ ایک من قوت سے پانچ من بوجھ کو اس کی جگہ سے حرکت دیں تو بیرم کو ج ع کریں اور بیرم کو چھ حصوں میں تقسیم کریں اس لئے کہ وزن کو قوت کے ساتھ پنجم حصے کو ایک طرف چھوڑ کے چھٹے حصے کے نیچے قاعدہ کو رکھیں ع کے سر پر ایک من کی قوت دیں کہ وہ سر نیچے آئے اور ج کا سر کہ بوجھ کے نیچے ہے بلند ہو اور بوجھ کو اس کی حرکت دیں اور دور پھینکدیں۔ صورت اس آلہ کی یہ ہے۔



تیسرا آلہ بکرہ ہے یعنی چرخ ہیں کہ ان کو الگ الگ محور پر لگاتے ہیں اور ان چرخوں میں سے بعض کو قائمہ پر اور بعض کو ثقل پر مضبوط باندھتے ہیں چرخوں کے سر پر رسی ڈال کے کھینچتے ہیں تو ثقل حد مقصود تک بلند ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر ہم چاہیں کہ دس من کے بوجھ کو ڈھائی من کی قوت سے اٹھائیں تو اب کے دو مضبوط و مستحکم قائمے زمین پر قائم کرکے ایک ج کی لکڑی دونوں قائموں کے سرے پر مستحکم باندھیں اور چار چرخ ھ ز ح ط محوروں میں لگا کے ھ ز کے چرخوں ج کی لکڑی کے سرے پر باندھیں اور ح . ط کے چرخوں کو ثقل کر پر مستحکم کریں۔ مضبوط رسی کا ایک سرا ج کی لکڑی کے سر پر باندھ کے رسی کے دوسرے

سرے کو ج کے چرخے پر پیٹیں اور پھر اس رسی کو ھ کے چرخے پر لے جائیں پھر اس رسی کو ط کے چرخے پر لائیں اور پھر ز کے چرخے پر لے جائیں اور اس چرخ کے سرے نیچے لٹکا کے ڈھائی من کی قوت سے رسی کو کھینچیں تو ثقل فوراً بلند ہو جائے گا یہاں تک کہ حد مقصود تک پہنچ جائے گا اور جس قدر چرخے زیادہ تر ہوں گے ثقل باسانی بلند ہو جائے گا۔

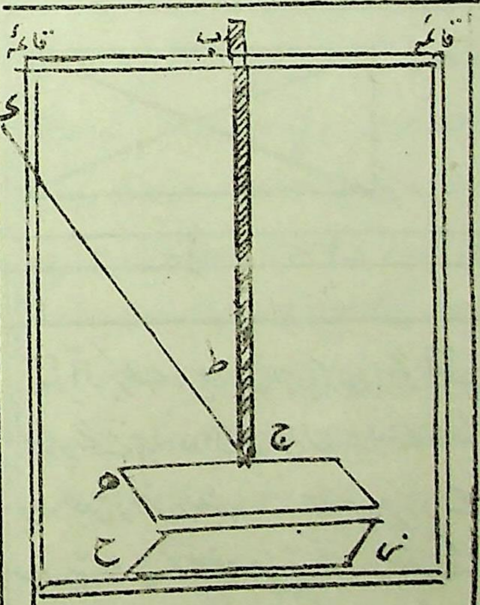
صورت آلہ کی صفحہ ۱۲۸
پر ملاحظہ
ہو۔



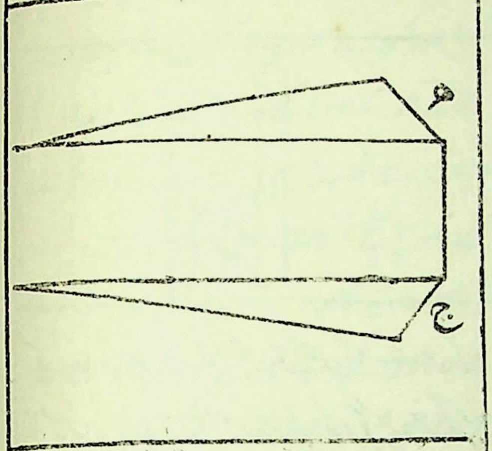
چوتھا آلہ دولب ہے۔ اس کو پیچ بھی کہتے ہیں فائدہ اس میں یہ ہے کہ جس قدر عظیم المقدار اور زیادہ حجم کی کسی شے کو چاہیں کم قلیل الحجم کریں۔ ب ج دولب ہے اور ع ھ اور ز ح دو تختے ہیں اور ع ھ کے تختے کے درمیان دولب کے داخل ہو جانے کے لائق سوراخ ہے اور ط ی ایک دستہ ہے کہ دولب کے سوراخ میں اس کو ڈالا ہے جس وقت اس دستہ مذکور کو پھیریں تو دونوں تختے باہم وصل ہو جائیں گے یا جدا ہو جائیں گے۔

جس وقت دو تختے وصل ہوں گے تو بڑے حجم والی شے پر ان تختوں کے درمیان رکھی ہوگی وہ شے دولب کی قوت سے دونوں تختوں کے بیچ میں آ کے قلیل الحجم ہو جائے گی۔ یا کثیر المقدار شے کو فشار دینا منظور ہو تو بہت آسانی سے وہ فشردہ ہو جائے گی۔

اس آلہ کی صورت یہ ہے



پانچواں آلہ اسفین ہے۔ اس کو فانہ بھی کہتے ہیں وہ ایک چھوٹا سا آلہ ہے اگر چاہیں تو تھوڑے سے عرصے میں پہاڑ کو اس سے ریزہ ریزہ کریں قاعدہ اس کا یہ ہے کہ جس پتھر کو چاہیں چیر ڈالیں اس طرح پر کہ ہر طرف اس پتھر کے ایک تھوڑا سا چھینی کریں اور سر اب فانہ کا اس خط میں رکھ کے ج ھ کے سر پر بقوت تمام ضرب ماریں جہاں تک کے خط کھینچا ہے۔ پتھر جدا ہو جائے گا۔ صورت اس آلہ کی یہ ہے۔



علم جغرافیہ: بروے زمین کے ملکوں، شہروں، دریاؤں، جزیروں، کوہساروں وغیرہ کے دریافت حال کو علم جغرافیہ کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب۔ رائج۔

قول فیصل۔ ذیل میں چند فصلیں علم جغرافیہ کی درج کی جاتی ہیں۔

فصل اول تقسیم ربع مسکون

مہندسان یونان نے تمام ربع مسکون کو سات حصوں پر تقسیم کر کے ہر حصے کا نام اقلیم رکھا ہے اور مہندسان فرنگ نے پانچ حصوں پر تقسیم کیا ہے اول ایشیا ہندوستان تبت چین ماچین آوا خراسان، تاتار، مازندران ایران، عربستان، اور ترکستان ایشیا میں واقع ہیں دوسرے افریقہ ہے جس میں حبش، مصر، اور زنگبار واقع ہیں۔ تیسرے یورپ۔ یعنی فرنگستان ہے جس میں انگلستان، فرانسیسہ، ولندیز، پرتگال، جرمن، اسپین، اور بعضے شہر سلطنت، مازندران، کے یعنی، روس اور تھوڑی سی

ترکانِ روم کی سلطنت یعنی قسطنطنیہ اس میں داخل ہیں۔ چوتھے امریکہ۔ اس کو نئی دنیا بھی کہتے ہیں۔ دنیا کے جملہ حصوں سے وہ بڑا ہے۔ اس کے شمال کی طرف دریائے شمالی اور مشرق کی جانب دریائے اوقیانوس اور مغرب کی سمت دریائے کاہل واقع ہے۔ حکمائے یونان اس ملک سے آگاہ نہ تھے سنہ ۱۴۹۲ء میں جزیرۂ اطالیہ کے حکما میں سے کولمبس نامے نے فکر و قیاس کے ذریعہ سے دوڑ دھوپ کے اس کو دریافت کیا۔

امریکہ کے دو حصے ہیں ایک شمالی امریکہ اور دوسرے جنوبی امریکہ۔ پانچویں اسٹرلیا یعنی ایشیائے کوچک یہ گیارہ جزیروں پر منقسم ہے ان میں سے جزیرہ ہالینڈ سب جزائر عالم سے بڑا ہے اور نیوگنی۔ نیوزی لینڈ یہ دونوں اس سے کم تر ہیں بقیہ آٹھ جزیرے چھوٹے ہیں۔

فصل دوم اصطلاحات جغرافیہ

براعظم زمین کے اس وسیع قطعے کو کہتے ہیں جس میں بہت سے ملک اور جدا جدا سلطنتیں واقع ہوں اور ہر ایک سلطنت کی حد باہم قریب اور ملی ہوئی ہو۔ چنانچہ ایشیا جزیرہ براعظم سے چھوٹا ہے اور بحر محیط اس کے چاروں طرف احاطہ کئے ہوئے ہے جس طرح جزیرۂ سراندیپ یعنی لنکا یا سیلون اور جزیرہ گرانٹ برٹن یعنی انگلستان۔ جزیرہ نما زمین کا وہ قطعہ جس کے تین طرف بحر محیط واقع ہے اور ایک طرف براعظم سے قریب ہے۔ موریہ اور افریقیہ خاکنائے۔ ایک قطعہ زمین کا ہے کہ جزیرہ نما کو براعظم سے یا ایک براعظم کو دوسرے براعظم سے متصل کرتا ہے۔ مثلاً ایک خاکنائے ہے کہ ملایا کو براعظم ایشیا سے ملاتا ہے اور سوئز خاکنائے ہے کہ افریقیہ کو ایشیا سے وصل کرتا ہے راس۔ شریک گوشہ زمین ہے کہ بحر کی جانب نکلا ہے جیسے راس امید کہ وہ افریقیہ کے سر پر واقع ہے یہ سب نام برّ کے قطعات کے تھے اور قطعات بحر کے نام اس طرح پر ہیں۔ بحر دریائے اعظم کو کہتے ہیں کہ زمین کو اس نے چار طرف سے محاصرہ کیا ہے اس کے چار حصے کئے ہیں۔

اول بحر الکاہل۔ کہ اس کو پسفک بھی کہتے ہیں دوسرے۔ بحر مغرب۔ جسے اوقیانوس کہتے ہیں اور اطلنطک (اٹلانٹک) اور بحر ظلمات بھی کہتے ہیں تیسرے بحر ہند اور چوتھے بحر شمالی کہ یخ بستہ رہتا ہے۔ بحیرہ بہ نسبت بحر کے بہت چھوٹا ہوتا ہے جیسے بحیرہ اسود۔ بحیرہ بالٹک۔ خلیج بحر کی وہ شاخ جو دور تک زمین پر چلی گئی ہو جیسے خلیج فارس، خلیج بنگال۔ آبنائے آب کم عرض ہے اور ایک بحر سے نکل کر دوسرے بحر میں ملتا ہے جیسے آبنائے جبل طارق۔ نہر آب رواں ہے کہ صحرا اور میدان کو طے کر کے دوسری نہر یا بحر سے مل جاتی ہے اور دجلہ وہ ہے چار طرف سے اس میں پانی بند ہے۔

فصل سوم۔ ایشیا کا مجمل بیان

ایشیا ان چار حدوں سے محدود ہے شمال کی طرف بحر شمالی جنوب کی جانب بحر ہند مشرق کی سمت بحر الکاہل اور مغرب کے رخ افریقیہ اور یورپ یعنی فرنگستان ہے۔ مہندسان کامل نے اس کا طول عرض یوں مقرر کیا ہے کہ مشرق سے مغرب تک تین ہزار سات سو تریسٹھ کوس طول میں ہے اور شمال سے جنوب تک دو ہزار چھ سو پچیس کوس عرض میں ہے اور سلطنتیں اور ممالک جو ایشیا میں واقع ہیں فصل اول میں تحریر ہو چکی ہیں۔

نہر و دریا، بحیرہ اور خلیج ایشیا کے نام

ہوانگ اور کیانگ۔ یہ دونوں بڑی ندیاں ہیں جو ملک تبت سے نکلی ہیں اور ملک چین سے گزر کے بحر الکاہل میں ملتی ہیں۔ لینا اور یانیسیہ اور آدب جنوب ایشیا روس سے شمال تک گزر کے بحر شمالی سے ملحق ہو گئی ہیں و آمور بھی ایک نہر ہے کہ ملک چین میں جاری ہے۔ گنگا اور سندھ وسط ہند اور کنارہ فارس سے گزرتی ہیں۔ فرات ملک شام سے اور عرب سے خلیج فارس میں مل گئی ہے اور بحیرۂ قلزم اور خلیج فارس اور خلیج عرب اور خلیج بنگال اور بحیرۂ چین یہ سب سمت جنوب ایشیا واقع ہیں اور بحر ہند میں ملے ہوئے ہیں اور دریاچہ کاسپین کہ اس کو بحیرۂ خزر بھی کہتے ہیں ممالک فارس اور تاتار اور اس کے حدود میں واقع ہے۔

کوہستان ایشیا کوہ ہمالیہ ہند کے پہاڑوں میں بہت بڑا پہاڑ ہے کہ جانب شمال واقع ہے کوہ گھاٹ جنوب ہندوستان اور کوہ ارارات ملک فارس میں اور کوہ کاف مملکت روم میں۔ کوہ لبنان حدود ملک روم و شام میں اور شمال کے ممالک روس اور تاتار کا ایک سلسلہ پہاڑوں کا ہے کہ عالم کے بہت بڑے اور بلند پہاڑ ہیں۔

مجمل حال ایشیائے روس ایشیائے روس ملک وسیع ہے تمام حاشیہ شمال کا ملک روس میں داخل ہے۔ طول اس کا شرق سے غرب تک ایک ہزار کوس کے قریب ہے اور عرض اس کا جنوب سے شمال تک چار سو کوس مگر آبادی بہت کم ہے پینتیس لاکھ آدمیوں سے زیادہ نہ ہوں گے اور شمالی ایشیائے روس کی طرف ایک ملک ہے کہ گرمی کے موسم میں چند مہینے تک وہاں آفتاب غروب نہیں ہوتا۔ ایشیائے روس

چار صوبوں پر منقسم ہے۔ کاشان، استرخان، اربیبر اور سیبیریا۔

ایشیائے روم کا حال

ایشیائے روم بحیرہ یونان سے حدود ملک فارس تک شرقاً و غرباً طول میں پانچسو کوس ہے اور حدود ملک روس سے خلیج فارس تک شمالاً و جنوباً ساڑھے پانچسو کوس ہے۔ سب ترکان روم مسلمان ہیں۔ حلب بڑا شہر ہے سب باشندے وہاں کے تقریباً ڈھائی لاکھ ہیں۔ شہر دمشق کے باشندے ایک لاکھ اسی ہزار ہیں۔ سمرنا کے باشندے ایک لاکھ بیس ہزار ہیں گرمی کے موسم میں اس بلاد کی ہوا گرم اور جاڑوں کی فصل میں معتدل ہوتی ہے۔ وہاں کی سب زمین سیر حاصل ہے۔

ملک تاتار کا حال

ملک تاتار بہت وسیع ہے ملک فارس کے شمال میں واقع ہے۔ سمرقند، بخارا، بلخ ترکستان اور خوارزم اس کے مشہور شہروں میں ہیں اور جیحوں و سیحوں ملک تاتار کی بڑی نہریں ہیں۔ اس دیار کے اہل تاتار بہت شجاع اور جفاکش ہوتے ہیں اور اکثر خانہ بدوش رہتے ہیں یعنی مع بال بچوں اور مواشیوں کے ہزاروں کی تعداد میں لشکر کی طرح جنگل میں جابجا خیمہ کھڑے کرکے قیام کرتے ہیں اور جس جگہ مویشی کے لیے بہتر چراگاہ دیکھتے ہیں وہیں اٹھ جاتے ہیں تاتاری مسلمان ہوتے ہیں۔ اور مختلف فرقوں سے متعلق ہوتے ہیں اپنے سردار کے مطیع و فرمانبردار ہوتے ہیں۔

ملک چین کا حال

ملک ایشیا میں چین کی سلطنت بہت قدیم ہے چین اور تاتار کی سرحد پر ایک دیوار جو سو کوس لمبی چھ گز چوڑی اور آٹھ گز بلند نہایت مستحکم بنائی گئی۔ اور پانچ قلعے ہیں ان میں تین ہزار برج ہیں۔ ایسی مضبوط دیوار بنانے کا سبب یہ ہے کہ اہل چین سواران تاتار کے حملوں سے محفوظ و امان میں رہیں۔ اس ملک میں تمام اشیاء اور اسباب خورد و نوش وغیرہ بکثرت پیدا ہوتا ہے بلکہ کثرت خلائق کی وجہ سے یہ سرزمین آباد ہے غلہ وغیرہ کی پیداوار بھی بہت ہوتی ہے۔ یہاں کے لوگ صنعت و حرفت میں نہایت ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں تصویر بنانے میں بھی دنیا جواب نہیں رکھتے۔ طرح طرح کے آلات حرب بنا دیتے ہیں قریب قریب پورا ملک کمیونسٹ ہے حکومت بھی کمیونسٹ ہے۔ چین کا دارالسلطنت پیکنگ ہے ہوانگ ہو اور کیانگ چین میں بہت بڑے دو دریا ہیں۔

ملک تبت کا بیان

ملک تبت تمام کوہستان و برفستان ہے۔ جتنا وسیع ملک ہے اس کے دیکھتے ہوئے آبادی کم ہے۔ وہاں کا دار الحکومت شہر لاسہ ہے حکومت لامہ گرو سے تعلق رکھتی ہے۔ وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ لاما ہرگز نہیں مرتا۔ اور خلع روح کی قوت رکھتا ہے یعنی اپنی روح کو دوسرے مردہ شخص کے جسم میں داخل کر دیتا ہے یہ عمل جوگیوں کا ہے۔ حکما اس کو سیمیا کہتے ہیں۔ یہ بیان غیاث کا ہے اور مطلع العلوم کا یہ بیان ہے جس وقت لامہ گرو کا قالب ضعیف ہوتا ہے اس وقت اپنی روح کسی جوان مردہ کے قالب میں داخل کر دیتا ہے۔ اور وہ بذات خود بہت پارسا رہتا ہے زنان حلال کی صحبت سے قطعتہً پرہیز رکھتا ہے اس ملک میں سہاگے اور بکریوں کے پشم کی افراط ہے۔ انھیں چیزوں کی تجارت ہوتی ہے۔

ملک جاپان کا بیان

ملک جاپان کی سلطنت چند بڑے اور آباد جزیروں پر مشتمل ہے۔ یہ جزیرے بحر الکاہل کے ہیں جو ملک چین کے کنارے واقع ہیں۔ یہاں کے لوگ صنعت و حرفت شکل و صورت اور عقل و فراست میں اہل چین سے مشابہت رکھتے ہیں۔ غیر ملکیوں سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ اہل چین سے تاجرانہ تعلقات زیادہ رکھتے ہیں۔ آب و ہوا یہاں کی فرحت انگیز ہے۔ زمین زرخیز اور قابل زراعت ہے۔ اس ملک میں سونے کی کان بھی ہے یہ لوگ اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کے بہت وفادار ہوتے ہیں۔

ملک برہما کا بیان

ملک برہما کے مغرب کی طرف ہندوستان اور شمالی جانب ملک چین اور مشرق کی سمت بحیرہ چین اور جنوب میں جزیرہ جاوا ہے یہ ملک پانچ صوبوں پر مشتمل ہے۔ آوا، آبان، پیگو، لاواشان، تنیشان۔ آوا قدیم زمانے سے دارالسلطنت تھا۔ درمیان میں امراپور پائے تخت ہوگیا۔ مگر پھر آوا ہی کو دارالسلطنت بنا لیا گیا۔ باشندے وہاں کے چپٹے و چالاک ہوتے ہیں۔ زمین وہاں کی سیر حاصل ہے۔ پیداوار بہت ہوتی ہے اس ملک میں نہریں اور ندیاں بہت ہیں۔

ملک ملایا کا بیان

ملایا ایشیا کا ان جزیرہ نما کے جنوب میں ہے اور تین طرف یعنی مغرب، مشرق اور جنوب بحر ہند اور بحیرہ چین سے ملا ہے باشندے وہاں کے کوتاہ قد، بدشکل، سیاہ رنگ دغاباز، خونخوار اور قزاق ہیں۔

ملک سیام کا بیان

سلطنت برہما سے پہلے ممالک مشرقی کی سلطنتوں میں سیام کا ملک بہت نامور تھا۔ لیکن برہما نے اس پر پورا تسلط حاصل کر لیا ہے یہ سلطنت دریائے

مشہور سے پچیس کوس کے فاصلے پر روم دشام کے قریب واقع ہے یہاں کے لوگ زربفت، اطلس اور کمخاب کے بننے اور مصوری میں بے نظیر ہیں جسم کا رنگ سیاہ ہوتا ہے مچھلی اور چاول غذا ہے۔ مرد وہاں کے آرام طلب اور عورتیں محنت کش ہوتی ہیں۔

ملک تانکین کا بیان تانکین کی سرزمین زرخیز اور آباد ہے۔ وہاں کی آب وہوا خوشگوار اور معتدل ہے۔ اس ملک میں طرح طرح کے میوے اور بلند قامت ہاتھی پیدا ہوتے ہیں۔

ملک ہندوستان کا بیان ہندوستان ایک وسیع اور قدیم الایام سے مشہور و معروف ملک ہے اسی کے شمال میں تبت اور تاتار ہے اور جنوب میں بحر ہند مشرق میں برہما اور خلیج بنگال ہے مغرب میں خلیج عرب اور فارس ہے۔ ہندوستان کے دریاؤں میں سب سے مشہور اور بڑا دریا گنگا ہے۔ گنگوتری پہاڑ سے نکل کے سات سو کوس کی منزل طے کرتا ہوا خلیج بنگال میں گرتا ہے۔ جمنا اور گھاگھرا یہ دونوں دریا گنگا میں ملے ہیں۔ مغرب میں جو اب پاکستانی علاقہ ہے رود ہند اور سندھ پانچ دریاؤں سے مخلوط ہو گیا ہے اس لیے اس مملکت کو جس میں یہ دریا واقع ہیں پنجاب کہتے ہیں۔ ہندوستان کے دکن میں نربدا، تاپتی، کرشنا، کاویری، چار دریا ہیں۔ مشرق سے مغرب کو بہتے ہوئے خلیج بنگال میں گرتے ہیں۔ شمال میں کوہ ہمالیہ ایک بہت بڑا پہاڑ ہے۔ نیل، روئی، افیون، ململ، ریشم، چاول، مصری، گرم مصالحہ، جواہرات، دوشالے یہ سب اشیائے تجارت ہند ہیں۔ اس ملک میں طرح طرح کے غلے اور میوے پیدا ہوتے ہیں۔

جزیرہ لنکا کا بیان ہندوستان کے جنوب کی طرف بحر ہند سے پچیس کوس کے فاصلے پر واقع ہے وہاں کی آب وہوا معتدل اور صحت افزا ہے اس کو سراندیپ بھی کہتے ہیں۔

ملک ایران کا بیان ایران۔ یعنی فارس وسیع آباد اور زرخیز ملک ہے۔ اس ملک کی مغربی سرحد ایشیائے روم سے مشرقی سرحد خراسان سے ملی ہوئی ہے۔ شمالی حد بحیرہ خزر ترکستان اور تاتار ہے۔ جنوب ایران میں بحر ہند اور خلیج فارس ہے۔ اہل فارس عشرت پسند عقیل و ظریف ہوتے ہیں معاملات میں راستباز مگر تند مزاج ہیں طرح طرح کے غلے۔ انواع و اقسام کے میوے خوش وضع کپڑے وہاں ہوتے ہیں۔ اصفہان طہران، قزوین، تبریز اور شیراز وغیرہ ایران کے مشہور شہر ہیں۔

ملک خراسان کا بیان خراسان کے مغرب میں فارس، مشرق میں ہندوستان شمال میں تاتار اور جنوب میں خلیج عرب ہے۔ ہرات قندھار، غزنی وغیرہ خراسان کے مشہور شہر ہیں۔ دنبہ اور سیب، انار، ناشپاتی وغیرہ وہاں پیدا ہوتے ہیں۔

ملک عربستان کا بیان عربستان ایک وسیع جزیرہ نما ہے اس کے مغرب میں بحیرہ قلزم شمال میں ایشیائے روم۔ جنوب میں بحر ہند اور مشرق میں خلیج فارس اور خلیج ہرمز ہیں یہاں اکثر کوہستان و ریگستان ہیں۔ اونٹ گھوڑے خرما اور قہوہ سے عربستان کا حاصل ہے مسلمانوں کے مقدسات اس ملک میں بکثرت پائے جاتے ہیں خانہ کعبہ اسی ملک کے شہر مکہ میں واقع ہے رسول اسلام اسی سرزمین میں پیدا ہوئے اور یہیں مبعوث بر سالت ہوئے

فصل چوتھی یورپ کا بیان پہلی فصل میں ایشیا کا ذکر کر چکا ہوں اس فصل میں یورپ کا بیان کرتا ہوں۔ واضح ہو کہ یورپ کی شمالی حد بحر شمالی جنوبی حد بحر جنوبی، مشرقی حد بر اعظم ایشیا اور مغربی حد بحر اوقیانوس ہے۔ اس کا طول مشرق سے مغرب تک ایک ہزار ساڑھے چھ سو کوس ہے عرض شمالی سے جنوب تک ایک ہزار چھتر کوس ہے۔ عالم کے جملہ حصوں سے یورپ چھوٹا ہے۔ حاصلات زمین کم ہیں سونا چاندی جواہرات وہاں کمتر پیدا ہوتے ہیں۔ باشندے وہاں علم و ہنر شجاعت و مردانگی میں شہرہ آفاق ہیں۔ یورپ کی سلطنتیں چار درجوں پر ہیں (۱) درجہ گریٹ برٹن یعنی سلطنت انگلشیہ سلطنت فرانس سلطنت روس، اسٹریا اور پروشیا ہیں۔ درجہ دوم میں ہسپانیہ، سوڈان، روم نیوزی لینڈ، درجہ سوم میں پرتگال، ناپالش بویریہ، سارڈنیہ، نارک، سکسونی، تیزک جینوا سوئیزرلینڈ اور چوتھے درجے میں بیدن ہنگنی کعینہ، جرمنی، اٹلی۔

روم کا بیان فرنگستان یعنی یورپ کی جملہ سلطنتوں سے روم کی سلطنت بہت عظیم الشان اور وسیع ہے۔ روم کے بعض حصے یورپ میں بعضے ایشیا میں اور بعض حصے افریقہ میں ہیں روم کی آب وہوا معتدل اور فرحت افزا ہے اہل روم نہایت قوی ہیکل اور بہادر ہوتے ہیں۔

فصل پانچویں افریقہ کا بیان افریقہ کے شمال میں بحیرہ روم۔ جنوب اور مغرب میں بحر اوقیانوس اور مشرق میں بحیرہ قلزم اور بحر ہند ہے

اس کا طول دو ہزار چار سو پندرہ میل اور عرض دو ہزار پچاس میل ہے۔ افریقہ کی زمین بہت سیر حاصل ہے میوے اور طرح طرح کی گھاس اور عجیب و غریب درخت اس ملک میں ہیں۔ ریگستان کے چند صحرائے لق و دق بھی اس ملک میں واقع ہیں۔ افریقہ کے رہنے والے سیہ چردہ ہیں۔ یہاں کے مشہور دریا نیل اور نیگر ہیں۔ نیل ابیسینیا سے نکلا ہے۔ اور دو ہزار میل ملک نوبہ اور مصر سے گزرتا ہوا بحیرہ روم میں گرتا ہے۔ سونا، گوند، ہاتھی دانت، چمڑا وغیرہ اس ملک کا محاصل ہے۔ افریقہ کے شمال میں ملک مراکو ہے اور بحیرہ قلزم کے متصل مصر اور نوبہ اور ابی سینیا اور اس کے جنوب میں کیپ آف ہوپ یعنی خوش امید اور اس کے مغرب میں ساحل گینیہ ہے۔ شرقی حصے میں حبشی آباد ہیں۔

فصل ششم امریکہ کے بیان میں

عالم کے جملہ براعظم اس سے چھوٹے ہیں یہ مجموعہ جزائر گھرا ہوا ہے جسکو کولمبس ملازم سلطنت ہسپانیہ نے ۱۴۹۲ء میں اس کو دریافت کیا تھا۔ امریکہ کے دو حصے ہیں ایک کو شمالی امریکہ اور دوسرے کو جنوبی امریکہ کہتے ہیں۔ یہاں جمہوری حکومت ہے۔ غلہ میوہ، تمباکو، مویشی، لکڑی، روئی - اور ہر طرح کی دھاتیں یہاں پیدا ہوتی ہیں زمین بہت سیر حاصل ہے۔

فصل ہفتم آسٹرل ایشیا کا بیان

آسٹرل ایشیا کی سلطنت میں کئی ہزار جزیرے ہیں ان میں ایک جزیرے کا نام ہالینڈ ہے کہ تمام عالم کے جزیروں سے بڑا ہے شمال کی طرف جزیرے ملاکی اور نیو ہالینڈ کی مشرقی جانب جزیرہ نیوزی لینڈ ہے یہ دونوں جزیرے بھی بہت بڑے ہیں۔ زمین وہاں کی بہت زرخیز ہے۔ آب و ہوا معتدل و خوش گوار ہے شیر بھیڑیئے وغیرہ اس ملک میں نہیں ہیں۔

(ماخوذ از ترجمہ مطلع العلوم)

علم جفر:- ایک علم کا نام جس سے غیب کے حالات معلوم ہوتے ہیں یہ علم امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم باطنہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - علم جفر علم اسرار ہے۔ سوائے انبیا و ائمہ علیہم السلام اور اولیائے کرام کے جو اسرار حقیقت کے محرم ہیں اوروں کو یہ علم نصیب نہیں ہوا ہے۔ اس علم کی حقیقت مرضئ خدا سے رسول اللہ پر واشگاف ہوئی اور جناب سرور کائنات نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب کو تلقین فرمایا اور ان سے اولاد طیبین و طاہرین میں منتقل ہوا۔ اور پھر ان حضرات سے اہل اللہ اور اہل دین کے گروہ میں جس کسی کے واسطے مصلحت دیکھی امانتاً اس کو پہنچایا - قرآن پاک کے حروف مقطعات کے اشارات کے معانی اس علم کے علما پر منکشف ہوئے ہیں۔

جفر کے اعمال دو قسم کے ہیں :-

(۱) استخراج یعنی احوال خیر و شر کا دریافت کرنا اور راز ہائے سربستہ کھولنا یا پوشیدہ چیزوں کا جاننا۔

(۲) تسخیر - یعنی مطلب کا رام کرنا خواہ مطلوب ذی روح یا غیر ذی روح ہو یا سفلی ہو یا علوی ہو جیسے کواکب اور ملائک کو تسخیر کرنا - اور سفلی جیسے بادشاہوں، وزیروں، امیروں اور دیگر گروہ خلائق کا تابعدار کر لینا کیونکہ یہ علم جفر علم الٰہی ہے اس لیے بازیچہ طفلاں نہیں کرنا چاہیئے - اور ان اعمال کا غیر و شریر سے مخفی کرنا عین واجب ہے۔

علم جفر کے اعمال تسخیرات بمثل اعمال دعوات اسماء جلالی و جمالی کے کچھ خوف و خطر نہیں ہے - اور اعمال جفر کی دعوت کے دن چار ہفتہ سے زیادہ نہیں ہوتے عملی تسخیرات میں اگر حروف آتشی غالب ہوں گے تو مہم پہلے ہی ہفتہ میں انجام کو پہنچ جائے گی - اور اگر حروف ہوائی کی طبیعت غالب ہوگی تو دوسرے ہفتہ میں مطلب بر آسکے گا - اور اگر حروف آبی کی طبع غالب ہوگی تو تیسرے ہفتہ میں مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اگر حروف خاکی کی طبع غالب ہوگی تو چوتھے ہفتہ میں مدعا بر آئے گا۔

اس علم کو علم تکسیر بھی کہتے ہیں - کیونکہ تکسیر اکسیر سے بنا ہے اکسیر سے حروف و ماہیت کی قلب ماہیت ہو جاتی ہے - یعنی شکل بدل جاتی ہے اور تکسیر کل اشیا کی ماہیت اور حقیقت پر مطلع اور آگاہ کر دیتی ہے جب تک انسان سب علوم حکمت ریاضی میں دستگاہ کامل نہ رکھتا ہو تو اس علم میں ہرگز دخل نہیں کر سکتا - اس لیے کہ ابجد کے اٹھائیسوں حروف کے نقشوں کی نسبت کا دریافت کرنا علم حکمت سے متعلق ہے اور اعداد کا دریافت کرنا کسورات کے مرتبوں کو جاننا یہ سب علم ہندسہ سے متعلق ہے۔

کتاب جفر جامع کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ابجد کے حروف کی تکسیر سے مراد ہے اور وہ کتاب اٹھائیس جز کی ہے، ہر جز اٹھائیس

صفحے لکھے ہے اور ہر صفحے میں اٹھائیس خانے ہیں اور ہر خانے میں چار حرف لکھے جاتے ہیں حرف اوّل خانہ کا نشان ہے۔ دوسرا سطر کی دلیل ہے۔ تیسرا صفحے کی علامت ہے اور چوتھا حرف جزو کا نشان ہے اس کتاب کو لکھنے والا کمال تقوی و طہارت کا جامہ پہنے ہو یعنی نہایت متقی ہو۔ کبھی حرف دروغ اس کی زبان پہ نہ آئے۔ خلائق کی صحبت میں نہ بیٹھے ہمیشہ پاکیزہ اور طاہر لباس پہنے بستر طاہر میں خلوت میں پاکیزہ جگہ رہے کہ عورتوں کا ہرگز وہاں گزر نہ ہو سکے اور گدھے کی آواز کاتب کے کانوں میں نہ پہنچے۔ کاغذ قلم روشنائی اس کی خوراک اور پوشاک کا صرف تمام مال حلال سے ہو۔ اور ایک دو آدمی خدمتگار جو ان کے ضروریات سرانجام کریں کاتب کے پاس ہوں تو وہ بھی نمازی اور پرہیزگار پاک اعتقاد ہوں جب ایسی شرائط سے کتاب تمام ہو گی تو فیض حاصل ہوگا۔

علم جمادات :- وہ علم جس میں ان چیزوں سے بحث کی جائے جو معدن میں پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی جس سے ان اشیاء کی خاصیت بیان اور ان کی قسمیں اور صفتیں معلوم ہوں۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب۔ مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

علم حاصل کرنا :- کسی چیز کا جاننا۔ اردو مصدر فصیح۔ رائج۔

کرتے جو ساری عمر حاصل علم
ہم لوگ ہوتے تمام کامل علم
(سراج نامہ نظم صفحہ ۲)

علم حاضر :- موجودہ علم۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

علم حاضر بھی پڑھا زاہد لندن بھی ہوئے
تن انجم افق قوم پہ روشن بھی ہوئے
(دنبال)

علم حاضرے :- جو علم پڑھا یا حاصل کیا ہے وہ سب خوب یاد ہے (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

علم حدیث :- (بااضافت) وہ علم جس میں جناب رسالت مآب صلعم کے اقوال و کلام اور برتاؤ سے بحث ہو۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب۔ مذکر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ کئی دفعہ کہ معظمہ و مدینہ منورہ گئے وہاں علم حدیث حاصل کیا۔ (دربار اکبری صفحہ ۳۲)

قول فیصل۔ اس علم پر بیشمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں اس لئے تفصیل ترک کر دی گئی۔

علم حساب :- (بااضافت) سیاق، وہ علم جس میں کسی چیز کے شمار، اندازے اور گنتی، وغیرہ سے بحث کی جائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مؤلف نوراللغات نے علم عدد بھی اسی معنی میں لکھا ہے۔ مگر اہل لکھنؤ بالعموم علم الاعداد یا علم حساب بولتے ہیں۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ علم الحساب بھی کہتا ہے۔ یہ علم بھی بہت عام ہے۔ اس لئے تفصیلی بیان ترک کیا جاتا ہے۔

علم حکمت :- (بااضافت) علم فلسفہ، وہ علم جس میں خارجی موجودات کے احوال سے ان کی حقیقت واقعی کے موافق جہاں تک انسانی طاقت کام کرے بحث کی جائے۔ اس علم میں۔ طبعی، ریاضی اور الٰہی یہ تینوں علوم داخل ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

وہ ارباب فراست کا مدارس میں تدریس کے
انہیں اب علم حکمت کا پڑھانا یاد آتا ہے
(عزیز)

قول فیصل۔ اس علم کا بیان بہ تفصیل الگ ہے لہٰذا ترک کیا گیا۔

علم حیاتیات :- (بااضافت) جسم انسانی سے متعلق علم۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ حیاتیاتی مادے جین کی کیمیاوی اجزا سے تیاری میں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس نے عقلائی مباحث سے متعلق علم حیاتیات کو ایک بلند سطح پر پہنچا دیا ہے۔ (ضمیمہ قومی آواز لکھنؤ ۵ جولائی ۱۹۷۰ء)

علم حیوانات :- (بااضافت) وہ علم جس میں حیوانات کی ساخت، قسموں، صنفوں اور عادتوں وغیرہ کو بیان کیا جائے۔ فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم خفی و جلی :- پوشیدہ اور ظاہر کا علم فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پیا میر سے تھے میر سید علی
وہ دقاق علم خفی و جلی
(اسیر)

علمدار :- جس کے ہاتھ میں فوج کا علم ہو فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کرّار، دلیر، غیر فرار
فوج اسلام کا علمدار
(صفی)

قول فیصل۔ واقعات کربلا کے سلسلے میں حضرت عباسؑ سے مراد ہوتی ہے جو حسینی لشکر کے علمبردار تھے اور امام حسینؑ پر اپنی جان نثار کر دی آپ ہی کو علمدار حسینؑ اور علمدار حسینی بھی کہتے ہیں۔ آپ کے نام کے ساتھ یہ لفظ بطور صفت بھی آتی ہے۔ یعنی عباسؑ علمدار۔

سخن یہ سن کے علمدار لشکر سرور
دبا کے دانتوں میں لب کانپنے لگے تھر تھر
(مریم لکھنوی)

علم در سینہ باشد نہ در سفینہ :- علم کا مرکز سینہ ہے نہ کہ سفینہ ایسے محل پر کہتے ہیں جب کوئی شخص خود کچھ نہ جانتا ہو اور کتابوں کا حوالہ دے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم دوست :- (بہ اضافت) علم کو دوست رکھنے والا۔ علم کو ترقی دینے والا، فارسی فصیح، رائج۔

محل تصرف۔ نواب علی محمد خاں بانی ریاست رام پور کے بیٹوں میں محمد یار خاں امیر سب سے زیادہ علم دوست اور شاعری کے قدر داں تھے (رسالہ اردوئے معلیٰ)

علم دین :- فقہ۔ وہ علم جس میں کسی مذہب کے اصول سے بحث کی جائے۔ دھرم شاستر۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے علم دین بول کے اسلامی فقہ مراد لیتے ہیں۔

علم دنیا :- کسی کو کچھ بتانا کسی کو پڑھانا کسی کو سکھانا اردو مصدر فصیح بامحاورہ

علم وہ آدمی کو حق نے دیے
تاریخ
علم وہ ہر کسی کو حق نے دیے

علم رمل :- ایک مشہور علم کا نام جس میں زائچہ وغیرہ کی مدد سے غیب کا حال معلوم کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب مطلع العلوم لکھتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ وقائع خیر و شر کو سولہ شکلوں سے دلیلوں کے ساتھ پہچانے اور احکام کو دریافت کرنے کی کیفیت کو علم رمل کہتے ہیں یہ علم حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک مدت تک خلق خدا کو سمجھایا مگر کسی نے ان کی طرف التفات نہ کیا آخر وہ شہر سے باہر چلے گئے اور دوسرے شہر میں سکونت اختیار کرلی۔ وہاں ایک تختے پر انھوں نے بالو ڈال کے چند خط کھینچے اور دلوں کی باتوں سے مخلوق خدا کو آگاہ کرنے لگے۔ رمل چونکہ بالو کو کہتے ہیں اس وجہ سے اس علم کا یہی نام پڑ گیا۔ جناب دانیالؑ ایک مدت تک اسی طرح زندگی بسر کرتے اور علم رمل کے ذریعے سے مخفی باتوں کو بتاتے رہے یہاں تک کہ دور دور تک ان کا شہرہ ہوگیا۔ بادشاہ کو بھی خبر ہوئی اس نے بلایا امتحاناً چند سوالات کیے جناب دانیالؑ نے اس کو صحیح خبر دی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس علم کو سیکھنا چاہا۔ جناب دانیالؑ نے اس بادشاہ کو مع اس کے چاروں وزیروں کے اس علم سے آگاہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ ماہر ہوگئے۔ ایک دن جناب دانیالؑ نے ان سے کہا۔ کہ رمل کی رو سے دیکھنا چاہیے کہ اس شہر میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبری کے لائق ہو۔ انھوں نے زائچہ کھینچا اور دریافت کے بعد کہا کہ اس شہر میں ایک پیغمبر ہے۔ جناب دانیالؑ نے کہا کہ دیکھو کس محلے میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسی محلے میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ دیکھو کس گھر میں ہے انھوں نے کہا اسی گھر میں۔ پھر پوچھا حلیہ کیا ہے۔ انھوں نے حلیہ لکھا تو سب علامات جناب دانیالؑ سے مل گئے۔ انھوں نے کہا کہ آپ ہی پیغمبر ہیں۔ اور یہ کہہ کر وہ لوگ ان کے مطیع ہوگئے۔ بادشاہ اور وزیروں نے مخلوق کو ان کی اطاعت کیے جانے کی تاکید کی۔

اس علم کی ترتیب چار نقطوں پر ہے بالکل اسی طرح جس طرح عالم کی ترکیب چار عناصر پر ہے۔ ان چاروں نقطوں کی صورت اس طور پر ہے نقطہ اوّل کو ناری، نقطہ دوم کو ہوائی، نقطہ سوم کو مائی یعنی آبی۔ نقطہ چہارم کو خاکی کہتے ہیں۔ ان چار نقطوں کا مجموعی نام اور طریق شکل یہ ہے۔ ⁞ ان چار نقطوں کو باہم ضرب دینے سے سولہ شکلیں حاصل ہوئیں۔

رمل کا زائچہ اگر چاہیں کہ رمل کا زائچہ کھینچیں تو باوضو ہو کے دل جناب باری کی طرف رجوع کریں۔ اور نقشہ کو دل میں لیں۔ اور دعا کریں کہ بارالٰہا جو کچھ مجھ کو منظور ہے اس کو ان شکلوں کے ذریعے سے ظاہر فرمانیت کے بعد چار خانے کھینچیں ہر خانے میں نقطوں کی چار سطریں ہوں اور ہر سطر سولہ نقطوں سے کمی نہ ہو مگر نقطے شمار کر کے نہ لگائیں بے حساب لگائیں۔ جب چاروں خانے پر ہو جائیں تو ہر سطر سے دو دو نقطے گھٹائیں۔ آخری سطر میں اگر دو نقطے باقی رہیں تو زوج ہے اگر ایک نقطہ رہ جائے تو فرد ہے۔ ترتیب وار اول اور آخر تک لکھیں تو چاروں خانوں سے ایک ایک شکل پیدا ہوگی۔ یعنی چار شکلیں بن جائیں گی ان چاروں شکلوں کا نام امہات ہے ایک خط کھینچ کے ان چاروں شکلوں (امہات) کو ہر خط مذکور کے بائیں جانب اول و آخر ترتیب کے ساتھ لکھیں۔ اس کا خیال رہے کہ ترتیب میں خلل نہ واقع ہو یعنی پس و پیش نہ ہو جائے بلکہ ان چاروں شکلوں میں جو اول ہے وہ اول رہے۔ جو دوم ہے وہ دوم رہے۔ اور جو سوم ہے وہ سوم رہے جو چہارم ہے وہ چہارم رہے۔ ان چاروں شکلوں سے خط مذکور کے داہنی طرف چار شکلیں اور حاصل کریں یعنی اشکال امہات سے اول فرد یا زوج آتشی چاروں شکلوں کی لیں۔ کہ وہی پانچویں شکل ہے بعد اس فرد یا زوج ہوائی کو لیں کہ یہ چھٹی شکل ہوگی۔ پھر افراد یا ازواج آبی لیں کہ یہ ساتویں شکل ہوگی۔ اس کے بعد افراد یا ازواج خاکی لیں یہ آٹھویں شکل ہوگی۔ ان چاروں شکلوں کو بنات کہتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی شکل اول و دوم سے انھیں دونوں شکلوں کے نیچے شکل نہم لکھیں۔ اشکال سوم و چہارم سے دونوں کے نیچے دسویں شکل لکھیں۔ پنجم و ششم سے گیارھویں ہفتم و ہشتم دونوں کے نیچے بارھویں شکل لکھیں

اور ان چاروں شکلوں کو متولدات کہتے ہیں۔ اس کے بعد اشکال نہم و دہم سے انھیں دونوں شکلوں کے نیچے تیرھویں شکل اور گیارھویں اور بارھویں سے ان دونوں کے نیچے چودھویں شکل کھینچیں۔ تیرھویں شکل کو سہم السعادت اور چودھویں کو سہم النعیب کہتے ہیں۔ تیرھویں اور چودھویں سے پندرھویں شکل حاصل کریں اور اس شکل کو تیرھویں اور چودھویں کے درمیان لکھیں۔ اس کے بعد پندرھویں شکل کو شکل طالع یعنی شکل اول سے ضرب دے کے سولھویں شکل پیدا کریں اور پندرھویں شکل کی بائیں طرف لکھ دیں۔ سولھویں شکل تمام زائچہ کا نچوڑ ہے اس شکل کا نام عاقبت العاقبت ہے اور ان چاروں شکلوں کو زوائدات کہتے ہیں۔

پندرھویں شکل کو میزان الرمل یا قاضی الرمل کہتے ہیں اور اس خانے میں طاق شکل نہیں آتی ہمیشہ اسی طرح کی شکل آتی ہے کہ دو فرد اور دو زوج رکھتی ہے۔ اگر کبھی طاق شکل آئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ زائچہ غلط ہو گیا۔ اسی وجہ سے اس خانے کو میزان الرمل کہتے ہیں جس شکل کے اول میں فرد اور آخر میں زوج ہو اس شکل کو خارج کہتے ہیں اور جس کے اول میں زوج اور آخر میں فرد ہو اس کو داخل کہتے ہیں اور جن شکلوں میں اول میں بھی فرد ہو اور آخر میں بھی فرد ہو اور بیچ میں زوج ہو تو ایسی شکلیں منقلب کہلاتی ہیں۔

(یہاں پر مؤلف مطلع العلوم نے زائچہ رمل کھینچ کے دکھایا ہے جو بخوف طوالت ترک کیا گیا)

سولہ شکلوں کو ترتیب سے لکھنے کی ہیئت مجموعی کو اس علم کی اصطلاح میں زائچہ کہتے ہیں۔ زائچۂ رمل کے احکام زائچۂ نجوم کے احکام کی مثل ہیں یعنی خانوں کی اور شکلیں قوت ضعف ہر شکل کا سولہ خانوں میں اور نظرات اشکال طالع اور خانہ مقصود سے خیر و شر احوال پر استدلال کرتے ہیں۔ زائچہ کا پہلا خانہ آگ کا ہے اس کو خانۂ طالع کہتے ہیں۔ دوسرا خانہ ہوا کا ہے، تیسرا پانی کا اور چوتھا خاک کا۔ اسی طرح پانچواں، چھٹا، ساتواں اور آٹھواں بھی آگ ہوا پانی اور خاک کے خانے ہیں۔ اسی طرح نواں، دسواں، گیارھواں اور بارھواں خانہ بھی آگ ہوا پانی اور خاک کا ہے۔ تیرھواں، چودھواں پندرھواں اور سولھواں خانہ بھی آگ پانی ہوا خاک سے متعلق ہے۔

سولہ شکلوں کے نام اور صورتیں

(۱) لحیان - اس کی صورت میں ایک فرد اور تین زوج ہیں۔ صورت یہ ہے۔

(۲) قبض الداخل - اول میں زوج پھر زوج پھر فرد۔ (۳) ایک فرد ایک زوج پھر ایک فرد ایک زوج اس طرح (۴) جماعت - اس میں چاروں زوج (۵) فرح (۶) سح - اس میں دو فرد اور ایک زوج ہے اور ایک فرد - اس صورت پر۔ (۶) عقلہ - ایک فرد اور دو زوج اور ایک فرد اس طرح پر ہے۔ (۷) انکیس - تین زوج اور ایک فرد (۸) حمرہ - ایک زوج ایک فرد اور دو زوج (۹) بیاض - دو زوج اور ایک فرد اور ایک زوج۔ (۱۰) نصرۃ الخارج - دو فرد اور دو زوج (۱۱) نصرۃ الداخل - (۱۲) عتبۃ الخارج - تین فرد اور ایک زوج (۱۳) نقی ایک فرد اور ایک زوج اور دو فرد (۱۴) عتبۃ الداخل ایک زوج اور تین فرد (۱۵) اجتماع ایک زوج اور دو فرد اور ایک زوج (۱۶) طریق - چار فرد

منسوبات اشکال

پہلی شکل لحیان کا تعلق مشتری سے ہے اور برجوں میں حوت سے یہ شکل سعد اور مذکر ہے اور دلالت کرتی ہے نباتات سے اور رنگوں میں سے رنگ سفید پر کہ زردی یا سرخی مائل ہو اور بلند پہاڑوں، بلند مکانوں، مستحکم قلعوں، مفتیوں، قاضیوں، زاہدوں، عابدوں شریفوں اور بزرگوں پر کہ جن کا قد دراز ہو اور خوش دیدار اور چوڑا منھ اور گاؤ چشم اور لمبے بال اور خوش خلق ہوں۔ اور معدنیات میں رانگ پر اور طعاموں میں شیرینی پر اور سونگھنے کی چیزوں میں سے ہر خوشبو پر۔

دوسری شکل قبض الداخل، آفتاب سے منسوب ہے اور برجوں میں اسد سے۔ سعد و مذکر ہے کالی اشیا اور گھاسوں پر دلالت کرتی ہے اور رنگ میں سفید پر جو زردی مائل ہو اور کھانوں میں شیریں اور ترش چیزوں پر اور خوشبویات پر اور بازار میں صرافوں پر۔ آدمیوں میں سخی لوگوں پر اور طالبان حق اور اوضاع میں مردم دراز قد پر اور بڑی آنکھ پر اور بڑے سر اور خوبصورت پر

تیسری شکل قبض الخارج راس سے تعلق رکھتی ہے مذکر اور نحس ہے۔ کالی اشیا سرد چیزوں فاسق اور شریر آدمیوں، قزاقوں، ظالموں، اہل لشکر پر دلالت کرتی ہے اور وصفوں سے سفید رنگ نیلگوں آنکھوں، پتلی پنڈلیوں، سرخی مائل بالوں اور پرانے آدمیوں پر دلالت کرتی ہے۔

چوتھی شکل جماعت کا تعلق عطارد سے ہے یہ شکل عطارد سے ممتزج یعنی ملی ہوئی ہے اور دلالت کرتی ہے اشیائے کانی پر اور گھاسوں پر

اور رنگوں میں سرمئی اور سبز پر اور لشکر اور اہل بازار اس جماعت پر جو مسجدوں میں جمع ہوتی ہے اور موٹے آدمیوں پر اور بڑے دریاؤں پر بڑی نہروں رعد اور برق پر - پانچویں شکل فرح زہرہ سے تعلق رکھتی ہے ۔ برجوں میں میزان سے متعلق ہے - سعد اور مؤنث ہے چیز ہائے سرد اور رنگہائے سفید پر دلالت کرتی ہے اور مقامات گریہ پر دو ضارع سے کم ریش اور سبز رنگ اور نو تخو دخوشرد اور مکار دپر فریب سخن چیں آدمیوں پر چھٹی شکل عقلہ زحل سے تعلق رکھتی ہے - برجوں میں جدی سے متعلق ہے ۔ مذکر اور نحس ہے ۔ سرد اور خشک چیزوں اشیائے نباتی، خوشبوؤں سیاہ رنگوں سخت پتھروں، سخت زمینوں، جیل خانوں قلعوں، عاجز اور کوتاہ قدوں کالے آدمیوں پر حاملہ عورتوں، دردمندوں، کالی لونڈیوں اور قیدیوں پر دلالت کرتی ہے - ساتویں شکل رنکیس زحل سے تعلق رکھتی ہے برجوں میں دلو سے متعلق ہے نحس ہے، سرد خشک چیزوں اشیائے نباتی سیاہ رنگوں ترشیوں بدبوؤں تاریکیوں، سیاہ مقامات، کنڈوں، گردھوں مردمان کمینہ، بندوں، دہقانوں میں کالے اور موٹے ہونٹھ اور بدخو ٹیڑھی ناک اور بڑے دانت اور لمبی گردن والوں پر دلالت کرتی ہے - آٹھویں شکل حمرہ مریخ سے اور برجوں میں حمل سے منسوب ہے - مذکر اور نحس ہے گرم اور خشک معدنی چیزوں، مائل بسیاہی رنگوں قصابوں کے مقاموں سزا دہی کی جگہوں قتل کے مقاموں باورچی خانہ مردمان سرخ رنگ نیلگوں آنکھوں سیاہ خط تیلے مانند پانی چوروں قزاقوں

فاسقوں اور فاجروں پر دلالت کرتی ہے۔
نویں شکل بیاض قمر سے اور برجوں میں سرطان سے منسوب ہے کافی اشیا سرد اور تر چیزوں اور کھانے میں اور رنگوں میں سفید رنگوں اور مسجدوں مقامات عبادت، جوانان خوبصورت، فقیہوں، صالحوں، بڑے سر چوڑے شانے، باریک پیشانی اور لمبے قد کے آدمیوں پر دلالت کرتی ہے۔
دسویں شکل - نصرۃ الخارج ۔ آفتاب اور برج اسد سے منسوب ہے - مذکر اور سعد ہے - گرم و خشک و تلخ چیزوں، خوشبوؤں، بلند مقاموں، بادشاہوں امیروں سرداروں، بہادروں، عقلمندوں، خوبرویوں، سیاہ آنکھوں، سیاہ بال والوں پر دلالت کرتی ہے -
گیارھویں شکل نصرۃ الداخل - مشتری اور برج قوس سے متعلق ہے - کانی اور نباتی اشیا سرد اور تر اور شیریں مزہ اشیا، سرخی مائل سفید رنگوں، مسجدوں عبادت خانوں، خوبصورت جوانوں، فقیہوں اور صالحین پر دلالت کرتی ہے ۔
بارھویں شکل - عتبۃ الخارج - منسوب بہ ذنب مؤنث اور نحس ہے - معدنیات، نباتات زرد رنگ کی چیزوں دھواں کھائے ہوئے مکانوں خراب گھروں، شریروں فاسقوں، میانہ قد اور بھوؤں پر بکثرت بال رکھنے والوں پر دلالت کرتی ہے -
تیرھویں شکل نقی کا تعلق مریخ اور برج عقرب سے ہے - نابالغ لڑکوں، آبی جانوروں، نمکین کھانوں سرخ رنگوں، بڑے شہروں، بال نہ رکھنے والے لوگوں پر دلالت کرتی ہے ۔
چودھویں شکل عتبۃ الداخل منسوب بہ زہرہ سعد اور مؤنث ہے کانی اشیا و پاکیزہ چیزوں، زرد رنگوں، لطیف بوؤں، سبزہ باغوں، جاری پانی

فاضلوں، سعادت مندوں، نیک خصلتوں، دانا اور عقیل آدمیوں، میانہ قد، اور چوڑے سینے چھوٹی آنکھوں، اور چوڑی پیشانی کے لوگوں پر دلالت کرتی ہے،
پندرھویں شکل اجتماع منسوب بہ عطارد و برج سنبلہ ہے ۔ ترش چیزوں، باہم کئی ملے ہوئے رنگ نقش و نگار، مقامات، مردمان صاحب ادب و لحاظ ، طبیبوں، خوشخو اور لسان آدمیوں پر جو شریر ہوں، دربانوں، مسخروں اور مکاروں پر دلالت کرتی ہے سولھویں شکل ۔ طریق قمر اور برج سرطان سے منسوب مؤنث، اور معدنیات و نباتات پر سیاہی مائل رنگ سبز چمہ خوشبوؤں، بازاروں پر دور و دراز راہوں پر تاریکیوں پر آدمیوں پر جو دراز قد اور لمبی گردن اور چھوٹا سر رکھنے والے ہوں، بہادروں، خزینہ داروں، ایلچیوں اور قاصدوں پر دلالت کرتی ہے ۔

خانوں کے منسوبات

رمل کے خانہ اول میں پڑنے والی شکل کو شکل طالع کہتے ہیں یہ شکل صاحب طالع کے نفس کے اور اس کے کاموں کی ابتدا سے متعلق ہے صاحب طالع کے نفس کے خیر و شر کے احوال، اور اس کے کاموں کی اس شکل سے استدلال کرتے ہیں ۔ دوسرا خانہ مال اور معاش سے متعلق ہے غائب کے آنے کا - یعنی بخشنے کا ۔ فقیری اور بہ پردہ ان کا اس شکل استدلال کرتے ہیں ۔ تیسرا خانہ بھائیوں، عزیزوں سے منسوب ہے - چلنے اور حرکت کرنے کا استدلال کرتے ہیں - چوتھا خانہ املاک سے منسوب ہے - کھیتی اور گاؤں اور

زمین مزروعہ پھیر اور کاموں کی انتہا پر اور دفینوں پر۔ باپ دادا اور منزل و مقام پر۔ پانچواں خانہ منسوب ہے فرزندوں، معشوق، خط، خبر، تحفہ، ہدیہ، پیامبر، تماشہ، عیش و عشرت سے۔ چھٹا خانہ۔ مرض، حمل، غلاموں، کنیزوں، چھوٹے چوپایوں، فرزندوں، پوشیدہ رازوں سے نسبت رکھتا ہے۔ ساتواں خانہ ضدوں۔ بی بیوں، نکاح، عورتوں، چوروں، غائبوں اور شریکوں سے نسبت رکھتا ہے۔ آٹھواں خانہ خوف و خطر، لڑائی اور میراث سے منسوب ہے۔ نواں خانہ، علم دین، سفر، خواب اور اس کی تعبیر سے نسبت رکھتا ہے۔ دسواں خانہ۔ بادشاہ، وزیر، امیر، عزت، مرتبہ، بلندی، شوکت، ادرار اور امر نہی سے منسوب ہے۔ گیارھواں خانہ عشق، محبت، امید اور طمع سے منسوب ہے۔ بارھواں خانہ دشمن، ہاتھی، اونٹ، گھوڑے وغیرہ چوپایوں، قید اور جیل خانوں سے متعلق ہے۔ تیرھواں خانہ خانہ اول کا حکم رکھتا ہے۔ چودھواں خانہ، خانہ دوم کا حکم رکھتا ہے۔ پندرھواں خانہ خانہ سوم کا حکم رکھتا ہے۔ سولھواں خانہ خانہ چہارم کا حکم رکھتا ہے۔

حکم رمل کا استخراج:- بارہ خانوں میں جس خانے سے سوال ہو چاہیے کہ دل میں نیت کر کے قاعدہ معلومہ کے موافق سولہ سطر میں نقطوں کی کھینچ کر چار شکلیں حاصل کریں۔ ان چار شکلوں سے کہ امہات ہیں زائچہ کو تمام کریں۔ پہلے دیکھیں کہ خانہ اول و خانہ طالع میں کون سی شکل آئی۔ اگر مطلب خروج سے ہو اور شکل خارج طالع میں آئی ہو تو حصول مطلب کی دلیل ہے۔ سعد آسانی سے اور نحس دشواری سے۔ اور جو مقصد دخول سے ہے

اور شکل داخل آئی ہو تو حصول مقصد کی دلیل ہے سعد آسانی سے اور نحس دشواری سے شکل ثابت توقف کی دلیل ہے اور شکل منقلب یعنی برعکس کچھ حاصل ہونے اور کچھ حاصل نہ ہونے کی دلیل ہے اس کے بعد خانہ سوال کو دیکھیں کہ اس خانے میں کون سی شکل آئی مثلاً خانہ دوم جو خانہ مال ہے سے سوال ہوا ہو اور اس خانے میں شکل داخل آئے اور وہ شکل خانے کے مناسب مزاج ہو تو حصول مقصد کی دلیل ہے یعنی دوسرا خانہ جو خانہ بادی ہے پس شکل بھی بادی چاہیئے اگر شکل آبی ہو تب بھی خوب ہے کہ پانی اور ہوا باہم موافق ہیں۔ مگر چاہیئے کہ خاکی شکل کی نہ ہو کہ خاک خانہ بادی میں کچھ قوت نہیں رکھتی۔ اور اس کا وجود و عدم برابر ہے اس لیے کہ ہوا خاک کو پریشان کرتی ہے اسی طرح خانہ آتش میں شکل آبی نہیں رہتی اس لئے کہ پانی اور آگ باہم مخالف ہیں۔ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور مقصد نہ حاصل ہونے کی یہی دلیل ہے۔ آتشی، بادی، آبی اور خاکی کی سب سولہ شکلیں ہیں، بہ تفصیل ذیل ہیں۔

آتشی اور شرقی

بادی اور غربی

آبی اور شمالی

خاکی اور جنوبی

یہ آٹھ شکلیں دن سے منسوب ہیں۔

یہ آٹھ شکلیں رات سے منسوب ہیں

یہ سات شکلیں مؤنث کے ساتھ نسبت رکھتی ہیں۔

یہ دو شکلیں ی دن ہیں یعنی مذکر کے ساتھ۔ مذکر اور مؤنث

کے ساتھ مؤنث ہیں اور

اور یہ چار شکلیں آبادانی کی دلیل ہیں

یہ چار شکلیں ویرانی کی دلیل ہیں

یہ چار شکلیں ہر اڑوں اور ندیوں سے منسوب ہیں۔

یہ چار شکلیں پہاڑوں سے منسوب ہیں

یہ سات شکلیں نحس ہیں۔

دو شکلیں ملی ہوتی ہیں۔ اور

اور نظرات کو بھی دیکھنا چاہیئے اس لیے کہ اگر خانہ مقصود کی شکل طالع کے ساتھ یا خانہ طالع کے ساتھ نظر رکھتی ہو تو وہ کام کمال خوبی اور سعادت کے ساتھ حاصل ہوتا رہے گا۔ خانہ اول پانچویں اور نویں خانے کے ساتھ تثلیث کی نظر رکھتا ہے چوتھے اور دسویں خانے کے ساتھ تربیع کی نظر تیسرے اور گیارھویں خانے پر تسدیس کی نظر۔ خانہ ہفتم پر مقابلے کی نظر چھٹے آٹھویں اور بارھویں خانے پر ساقط کی نظر اور جو شکل وتد میں ہوتی ہے وہ قوی ہوتی ہے۔ وتد یعنی اوتاد اس کی جمع پس خانہ اوتاد کے آتش اول اور پانچواں اور نواں اور تیرھواں ہے۔ اور خانہ ہائے اوتاد باد دوسرا اور چھٹا اور دسواں اور چودھواں ہے اور خانہ ہائے اوتاد آب تیسرا اور ساتواں اور گیارھواں اور پندرھواں ہے اور خانہ ہائے اوتاد خاک چوتھا اور آٹھواں اور بارھواں اور سولھواں ہے واضح ہو کہ آتشی شکلیں خانہ ہائے خاک میں وتد الوتد ہیں یعنی دو طرح کی قوت رکھتی ہیں اور اشکال بادی خانہ ہائے بادی میں دوگنی قوت رکھتی ہیں اور خانہ ہائے آب میں آبی دوگنی اور خانہ

خاک میں زائل وتد اور آبی شکلیں خانہ ہائے آب میں وتد ہیں اور خانہ ہائے خاک میں زائل وتد ہیں اور خانہ ہائے باد میں وتد الوتد ہیں اور خاکی شکلیں خانہ ہائے خاک میں وتد ہیں اور خانہ ہائے آتش میں مائل وتد اور خانہ ہائے باد میں زائل وتد اور خانہ ہائے آب میں وتد الوتد ہیں اور وتد کا حکم یہ ہے کہ فوراً وہ چیز حاصل ہو۔ مائل وتد میں بدیر حاصل ہو زائل وتد میں ہرگز نہ حاصل ہو اور جو خانہ میں وتد الوتد کی شکل ہو تو کوئی سبب اور کوئی مددگار ایسا پیدا ہو کہ اس کے ذریعے سے کام سر انجام پائے

استخراج ضمیر

رمل کے کاملین نے استخراج ضمائر کے طریق کو مختلف انواع میں بیان کیا ہے ان میں چند کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اول یہ کہ زائچے میں دیکھیں کہ شکل اول کس جگہ مکرر آئی ہے اگر دوسرے خانے میں تکرار کی ہے تو سائل کی ضمیر اس خانے کے منسوبات سے ہوا اور اگر سوم چہارم یا پنجم بلکہ بارھویں خانے تک جس خانے میں کہ تکرار کرے ضمیر اس خانے کے منسوبات سے کہی جاتی ہے۔ قاعدہ دوسرا یہ کہ اول اور تیرھویں کی ضرب میں ایک شکل نکلتی ہے اور ساتویں اور چودھویں کے ضرب میں ایک شکل حاصل کریں اور ان دونوں کو ضرب دے کے دوسری شکل پیدا کریں وہ شکل اصل ہر خانے کی ہو۔ سائل کا سوال اس خانے کے منسوبات سے یا اس شکل سے ہوگا مثلاً اگر حاصل کی ہوئی شکل لحیان ہو تو سائل نے اپنے حال نفس سے سوال کیا ہے اور اگر قبض الداخل ہو تو خانہ دوم کے منسوبات سے سوال ہے اگر قبض الخارج نکلے تو سوال تیسرے خانے کے منسوبات سے ہو اور خانوں کے منسوبات ماقبل اس کے ذکر کئے گئے ہیں۔ اور اصلی خانوں کی شکلوں کی ترتیب شکلوں کی صورت میں لکھی گئی ہے یعنی ہر شکل جو اس میں اول لکھی گئی ہے وہ شکل خانہ اول کی اصلی شکل ہے۔ اگر اس کے بعد ہے اور خانہ دوم کی شکل ہے اور اسی طرح آخر تک ہے۔

قاعدہ تیسرا یہ ہے کہ شکل خانہ اول زائچہ کو شکل خانہ دوم سے ضرب دے کے ایک شکل نکالیں۔ اور اس کو شکل خانہ سوم کے ساتھ ضرب کریں اور جو نتیجہ نکلے اسے زائچہ میں دیکھیں جس خانے میں ہو اسی خانے کے منسوبات سے ضمیر ہوگی۔

چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ تمام اشکال زائچہ کے نقطے از روئے حساب جمع کر کے بارہ سے طرح دیں یعنی گھٹائیں جس قدر باقی رہیں ان کو ایک ایک خانہ پر تقسیم کریں جس خانے پر انتہا ہو ضمیر اسی خانے یا اسی شکل میں ہوگی۔ ان چاروں قاعدوں میں دوسرا قاعدہ نہایت معتبر ہے۔ قاعدہ دوم کی ضرب کے موافق اگر حاصل کی ہوئی شکل لحیان ہو تو ضمیر اپنے حال سے اور کوشش اپنے کاموں میں طلب حق راستی میں یا قاضی کے آگے جانا یا صاحب مدائے سے مشورہ کرنا یا غائب سے یا اپنے فرزندوں سے سوال ہو اگر قبض الداخل نکل آئے تو مال سے سوال ہو یا عورت کے بار اٹھانے کی عاجزی یا حسام دنیوی یعنی مال دنیا سے عاجزی یا اسپ و شتر وغیرہ سے یا غائب ہو۔ اگر قبض الخارج نکلے تو سفر سے سوال ہو یا خارج کرنے یا ہاتھ سے کسی چیز کے جاتے رہنے سے سوال ہو۔ اگر جماعت نکلے تو کسی چیز کے خریدنے سے یا کسی مسافر سے یا کسی کاروان سے جو راہ میں ہو یا لشکر سے یا حاملہ عورت سے سوال ہو۔ اگر فرح نکلے تو خبر سے یا خط سے یا سعی و سفارش سے یا فرزند یا دوست سے سوال ہو۔ اگر عقلہ نکلے تو بیمار سے یا حاملہ سے یا قید سے یا دفینے سے یا مردے سے سوال ہو۔ اگر انکیس نکلے۔ تو نکاح کرنے یا کنیزک یا شرکت یا عمارت یا تجارت سے سوال ہو۔ اگر حمرہ نکلے تو عورت جاننے یا صحت یا مریض یا موت یا مرض سے سوال ہو۔ اگر بیاض نکلے تو سفر یا خواب یا علم یا بیع و شرح سے سوال ہو اگر نصرۃ الخارج نکلے تو بادشاہ یا وزیر یا امیر یا سفر یا غائب سے سوال ہو اگر نصرۃ الداخل ہو تو نکاح یا نسبت یا چارپایہ یا کسی سے طمع کا سوال ہو اگر عتبۃ الخارج نکلے تو چوری گئی ہوئی شے یا ہاتھ سے گئی ہوئی چیز یا چور یا رہزن سے سوال ہو۔ اگر نقی نکلے تو لڑکے یا معشوق یا جادو یا افسوں سے سوال ہو۔ اگر عتبۃ الداخل نکلے تو نکاح سے سوال ہو یا شغل و عمل یا جوالی سے متعلق چیز سے سوال ہو۔ اگر اجتماع نکلے تو کتاب کی طلب یا فن تصویر کشی یا نقش و نگار یا مواصلت یا صلح سے سوال ہو۔ اگر طریق نکلے تو سفر یا غائب سے جو سفر میں ہو یا چوری گئی ہوئی چیز سے سوال ہو۔

پوشیدگی اور دفینہ کی دریافت

اگر دفینے کا سوال ہو تو عمولی اور مشہور طریق یہ رمل کا زائچہ کھینچ کے امہات کی چاروں شکلیں حاصل کریں اور ان شکلوں سے زائچے کو درست کر کے دیکھیں کہ زائچے میں عقلہ یا حمرہ یا انکیس کی شکل موجود ہے یا نہیں اگر زائچہ رمل میں موجود ہیں تو دفینہ موجود ہے اور شکل اول کو چوتھی سے اور چھٹی کو چودھویں سے ضرب دے کے دو شکلیں حاصل کریں اگر شکل دوم داخل یا ثابت ہو تو دفینہ ہاتھ آئے۔ اگر خارج اور منقلب ہو تو نہ ہاتھ آئے اور پوشیدہ حال دریافت کرنے کے لئے جتنا منسوبات اشکال میں شیر

سے یا دہو تو پوشیدہ حال کہنے پر رمال قادر ہوتا ہے۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ رمل دو قسم پر ہے ایک شکلی دوسری نقاطی یہ چند اصول و قواعد جو بیان ہوئے ہیں قاعدہ شکلی سے متعلق ہیں۔ قواعد نقاطی اس سے زیادہ دقیق اس کے احکام چار عنصر کے نقطوں پر ہیں یعنی آگ ہوا پانی اور خاک اور شرح اس کی طولانی ہے اس وجہ سے ترک کیا۔ (ماخوذ از کتاب مطلع العلوم)

علم ریاضی:۔ (بہ اضافت) وہ علم جس میں ان امور سے بحث کی جاتی ہے جو خارج وجود میں مادے کی محتاج ہوں جیسے مقدار اور خاص عدد جو مادیات میں موجود ہیں یا بالفاظ دیگر وہ علم جو مختلف عددوں، مقداروں اور جسامتوں کے درمیانی لگاؤ کو ظاہر کرے اور اس سے وہ طریقے حاصل ہوں جن سے مجہول مقداریں معلومہ یا اختیاری مقداروں کی مدد سے معلوم ہو جائیں عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ چونکہ اس علم پر بے شمار کتابیں ہیں اس لیے اس کا تفصیلی بیان ترک کر دیا گیا۔

علم ریمیا:۔ (بہ اضافت) نیرنجات شعبدہ بازی کا علم۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس فن کے ماہر قوائے جواہر ارضی کو باہم وصل دیتے ہیں اور اس سے افعال ظاہر ہوتے ہیں اور عجیب و غریب آثار نظر آتے ہیں اس علم سے بہت سے عمل ہوتے ہیں دو عمل بطور نمونہ بیان کرتا ہوں

عمل اوّل سفیدہ رومی کا براہ لے کے پرانی روئی میں رکھیں اور اس کی بتی اس طرح بنائیں کہ سب برادہ اسی بتی میں لپیٹ جائے اس کو نئے چراغ میں رکھیں اور روغن لادن اس میں ڈال کے روشن کریں اس کی روشنی میں جو بھی بیٹھے گا اس کا منھ زرد اور دانت سیاہ معلوم ہوں گے۔

عمل دوم سبز چڑیا کا خون مرغ کی گردن کی کھال پر ملیں اور تھوڑا زنگار اس پر چھڑکیں پھر پرانے کپڑے میں لپیٹ کے فلیتہ بنائیں۔ سبز چراغ میں رکھ کے تلی کا تیل اس میں بھریں اور روشن کریں تو ایسا معلوم ہوگا کہ اس گھر میں زنگار رنگ کے مرغ اڑتے پھر رہے ہیں۔ (ماخوذ از مطلع العلوم)

علم زبان:۔ (بہ اضافت) وہ علم جس سے کسی زبان کی ماہیت، مخارج، اصلیت محاورات، اصطلاحات رشتہ لغات اور تحقیقات کا حکیمانہ طور پر جاننے اور انسانی گفتگو یا زبان کی تاریخ سے بخوبی آگاہ ہونے کا کمال حاصل کیا جائے۔ عروض، فصاحت، تاریخ اور ادب یہ سب علوم اس علم میں شامل ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صرف زبان بول کے بھی علم زبان مراد لیتے ہیں اور دو ترکیب کے ساتھ زبان کا علم بھی کہتے ہیں۔

علم سجنا:۔ (لغتنین) علم کی چھڑ میں پھریرا لٹکا اور مشک وغیرہ باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

علم سرنگوں ہونا:۔ علم جھکنا، فوج کی شکست ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب سرنگوں ہوا علم کہکشان شب
خورشید کے نشان نے مٹایا نشان شب ـــ دبیر

علم سکھانا:۔ علم پڑھانا، تعلیم کے ذریعے عالم بنانا۔ اردو صرف، متعدی، فصیح، رائج۔

جو ہیں جاہل انھیں بھی علم سکھائیں
بے غرض سب کو راہ راست دکھائیں ـــ صفی

قول فیصل۔ اس کا لازم علم سیکھنا بھی رائج ہے سینہ اب ایک ہو یہ میری غرض

علم کا سیکھنا ہے سب پر فرض ـــ صفی

علم سلامی ہونا:۔ علم جھکنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

تواضع کر جو چاہے سربلندی
سلامی جھک کے ہوتے ہیں علم تک ـــ شاد لکھنوی

علم سیر:۔ (بہ اضافت) اشخاص کے حالات زندگی کی تاریخ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم سیمیا:۔ ایسے مخصوص عمل جو حاضرین کے خیالات میں تصرف کریں اور خیالی لوگوں کی شکلیں نظر کے سامنے لائیں کہ خارج میں ان کا وجود نہ ہو فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا سیمیا کہہ کے بھی علم سیمیا مراد لیتے ہیں۔

وہ بھی تھی ایک سیمیا کی سی نمود
صبح کو راز مہ و اختر کھلا ـــ غالب

ذیل میں نمونے کے طور پر ایک عمل درج کیا جاتا ہے برگ کاہو کو خون شتر میں آلودہ کریں اور روغن کاہو میں چرب کریں پھر رانگ کے برتن میں رکھ کے اس کے سر کو مضبوط باندھ کے گھوڑے کی لید میں دفن کریں۔ ایک ہفتے کے بعد لید کو بدل دیں یہاں تک کہ اس میں کیڑا پڑے سانپ کی صورت کا اور سر اس کا اونٹ کے سر سے مشابہ ہو آنکھیں اس کی سیاہ ہوں اور دو بازو ہوں۔ پس چاہیئے کہ خون فصد جو پہلے سے مہیا ہو وہ اس کی آنکھ میں اس وقت ڈالے جب وہ آنکھیں کھولے اسی طرح فصد شتر کا خون دن رات میں آدھ پاؤ اس کی آنکھ اور منہ پر ڈالتا رہے تین شبانہ روز کے بعد شتر کا تھوڑا جگر اس کے آگے ڈالے کہ وہ کھائے اور چار روز تک اس کو کھلائے سات دن کے بعد

وہ جانور مردہ ہو جائے گا۔ اس وقت پیشاب شتر
اس پر ڈالیں جسے وہ پیتے ہی فوراً سست ہو جائے گا
تین ساعت کے بعد ایک تیز چھری طرف کے اندر
اس کی گردن پر رکھ کے زور کریں کہ خون الٹا کل کے
ظرف میں جمع ہو۔ جو شخص اس خون میں سے تھوڑا
ساکف پا میں مل کے پانی پر چلے گا وہ ہرگز غرق
نہ ہوگا اور طے الارض کی قوت بھی اس کو حاصل
ہوگی یعنی ایک مہینے کی راہ ایک رات میں طے کریگا۔
اگر تھوڑا خون منہ پر ملے تو کوئی اس کو نہ دیکھے گا
سر برہنہ اور آسمان کے نیچے سر برہنہ کھڑا ہو تو
فوراً ابر آئے گا اور پانی برسنے لگے گا۔

(ماخوذ از مطلع العلوم صفحہ ۲۲۳)

علم صرف و نحو: گرامر، علم القواعد، زبان کے
قواعد و ضوابط، عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مجھے صرف ہی صرف رکھتی ہے نحو
نہیں یاد ہو سکتی ہے صرف و نحو (قران السعدین)

قول فیصل۔ صرف میں کلمات کی بنا اور مشتقات
وہ قیاسی ہوں یا سماعی بیان کئے جاتے ہیں نیز اعداد، صیغہ اور
اوزان کا تفصیلی تذکرہ کیا جاتا ہے۔ زبان میں کچھ صیغے اور ضمیریں
ہوتی ہیں۔ فارسی زبان میں چھ صیغے اور عربی زبان میں چودہ صیغے
بیان کئے گئے ہیں۔ صرف میں اسم و فعل حرف بھی داخل ہیں کیونکہ زبان
کی ابتدا انہیں سے ہوتی ہے۔

نحو میں خصوصیت کے ساتھ کلمہ، کلام اور ان کے آخری حرف کے
حرکات و سکنات اور کلمات کے باہمی تعلق نیز ان کے کیفیات سے
بحث ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ منہ سے نکلا ہوا لفظ اگر مہمل نہیں تو یا
مفرد ہوگا یا مرکب۔ اگر مفرد ہوگا تو تین حال سے خالی نہیں یا وہ اسم
ہوگا یا فعل یا حرف کیونکہ انہیں تینوں پر نحو کا دارومدار ہے
نہیں سے زبان کی خصوصیات کے اعتبار سے اقسام و اعمال
کیفیات کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اسم، فعل، حرف لفظ مفرد
کی قسمیں ہیں۔ مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ
جب مفرد ہے تو کوئی چیز مرکب بھی ہوگی جسے کلام
یا جملہ کہتے ہیں چنانچہ مرکب دو طرح کا ہوتا ہے یعنی مفید
اور غیر مفید۔ سننے والے کو اگر پورا فائدہ پہنچے تو وہ مفید
ہے ورنہ غیر مفید۔ اگر جملے میں دونوں لفظ اسم ہے
تو وہ اسمیہ کہلائے گا اور اگر ایک جز فعل دوسرا
اسم ہوگا تو وہ جملہ فعلیہ کہلائے گا۔ اسم میں کوئی زمانہ
نہیں ہوتا فعل میں زمانہ پایا جاتا ہے حرف ربط کے لئے آتا ہے
غالباً ہر زبان کے بنیادی اصول قریب قریب ایسے ہی ہوتے ہیں

علم طب:۔ وہ علم جس میں پیکر انسانی کے کل
اعضا کی ساخت، نبض کی حرکت یا کسی آلے کی
مدد سے بیماری کی تشخیص اور اس کے علاج کا
بیان ہو عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تھا علم طب کا مرکز یہ لکھنؤ ہمارا
مے سے چھلک رہا تھا جام و سبو ہمارا — عزیز

علم طبعی:۔ نیچرل فلاسفی، فزکس۔
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فیصل۔ اس کو علم طبعی اور بصیغۂ جمع
علم طبعیات بھی کہتے ہیں۔

کر علم طبعیات کا شوق
ہے جملہ علوم پر جسے فوق — ضمیر لکھنوی

مطلع العلوم میں اسی کو علم حکمت طبعیات لکھا ہے
اور تعریف و تفصیل یوں بھی لکھی ہے۔
"حکمت طبعیات علم حکمت کا ایک شعبہ ہے کہ
اس کو حکما علم آثار علوی بھی کہتے ہیں۔ یعنی
جسم اور عناصر اور بخارات، دخان (دھواں)
ہوا، صاعقہ، ابر، رعد، برق، مینھ، برف
اولہ، شبنم، قوس قزح (دھنک) ہالہ کی
ماہیت کو جاننا اور سمجھنا ہے۔ زلزلے کا سبب
چشموں اور ندیوں کے پانی کے پیدا ہونے کو جاننا
اور پیدائش کائنات مثل لعل اور یاقوت اور سونا
اور چاندی اور تانبا اور سیسہ اور جستہ اور
پارہ اور گندھک وغیرہ کا حال دریافت کرنا
اور درختوں اور حیوانوں کی پیدائش کی حقیقت
کو جاننا ہے۔

عناصر کا بیان — عناصر چار ہیں آگ، ہوا
پانی اور خاک۔ ہیولی یعنی عناصر کا مادہ ایک
چیز ہے کہ ان چاروں مختلف صورتوں کو اس نے
قبول کر لیا ہے اور ہیولی ایک مادہ ہو آگ، ہوا
پانی اور خاک کی صورت نوعیہ سے قائم ہے اور
ہر ایک عنصر کا ایک مکان ہے ان میں سے ہر ایک
دوسرے کے مکان میں نہیں ٹھہرتا ہمیشہ اپنے
مکان میں رہتا ہے۔ آگ کا مکان ہر عنصر سے
بالاتر ہے اور فلک قمر کے نیچے ہے ہوا کا مکان
آگ کے مکان کے نیچے ہے اور خاک کا مکان پانی
کے مکان کے نیچے ہے۔

حکما نے چاروں عنصروں میں بعض کو خفیف اور
بعض کو ثقیل لکھا ہے خفیف وہ ہے جو محیط کی طرف
اپنی طبیعت سے مائل ہو ثقیل وہ ہے جو اپنی طبیعت سے مرکز کی طرف مائل ہو
معلوم ہوا کہ آگ ہوا خفیف ہیں پانی اور خاک ثقیل ہیں۔ آگ خفیف
مطلق ہے اور ہوا باضافت خفیف ہے یعنی دو خفیف
آگ کو ہوا سے سبک تر کہتے ہیں دلیل اس کی یہ ہے
کہ آگ بیچ میں نہیں ٹھہرتی بلکہ ہوا کے اوپر جاتی ہے
اور ہوا کو جو پانی سے سبک کہتے ہیں اس کی دلیل
ہے کہ کوزے کو جس وقت پانی میں ڈبوتے ہیں
اور جو پانی کوزے میں آتا ہے تو بق بق کی آواز
کوزے سے نکلتی ہے یہ آواز اس سبب سے آتی
ہے کہ کوزے میں ہوا ہے وہ باہر نکلتی ہے اصل یہ کہ

گوزے میں پانی کے داخل ہونے اور ہوا کے نکلنے میں جو باہم دھکم دھکا ہوتی ہے اس وجہ سے بق بق کی صدا اس میں سے آتی ہے۔ پانی اور خاک کے بھاری ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جس قدر ان کو بلندی کی طرف پھینکو بلندی سے پھر کر نیچے کی طرف آئیں گی۔ پانی کہ جو خاک سے خفیف کہتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ پتھر یا ڈھیلے کو پانی میں ڈالو۔ ہر چند وہ پتھر یا ڈھیلا چھوٹا ہو اور پانی بہت ہو مگر وہ پانی میں ڈوب ضرور جائے گا۔

یہ بھی جاننا چاہیے کہ حرارت، برودت، رطوبت اور یبوست کو حکما نے کیفیات اربعہ کہا ہے۔ حرارت برودت کے ساتھ اور رطوبت یبوست کے ساتھ جمع نہیں ہوتی اس لئے اس لئے ان میں باہم تضاد پایا جاتا ہے۔ لیکن حرارت، رطوبت اور یبوست کے ساتھ جمع ہوتی ہے اور برودت بھی رطوبت اور یبوست کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے ان چاروں کیفیتوں میں آگ کے عنصر کو حرارت اور یبوست ضروری ہے ہوا کو حرارت اور رطوبت لازم ہے پانی کو برودت اور رطوبت لازم ہے۔ خاک کو برودت اور یبوست لازم ہے۔ آگ کی طبیعت گرم خشک ہے۔ ہوا گرم و تر۔ پانی کی طبیعت سرد اور تر خاک کی طبیعت سرد اور خشک۔ حکمائے متاخرین کہتے ہیں کہ حرارت ایک کیفیت ہے جو ہلکی اور خفت پیدا کرتی ہے اور برودت وہ کیفیت ہے جو گرانی اور بوجھ لاتی ہے۔ رطوبت ایسی کیفیت ہے جس میں جسم کے اجزا متفرق اور جدا ہو جاتے ہیں اور پھر باہم مل کے پیوند ہو جاتا ہے اور یبوست ایسی کیفیت ہے جو متفرق اجزا کو بآسانی جمع ہونے نہیں دیتی۔

سب حکما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عناصر کے طبقے آسمانوں کے طبقات کی طرح نو ہیں اوّل آگ دو طبقے رکھتی ہے۔ پہلا طبقہ خالص آگ کا ہے اور ایسا ہے کہ فلک قمر کے اندر چھپا ہے دوسرا طبقہ دھوئیں کا ہے اور وہ طبقہ بخار غلیظ سے ملا ہوا ہے جو زمین سے نکلتا اور آگ تک پہنچتا ہے اس لئے کہ آگ ہوا سے متصل ہے۔ اور ہوا کے تین طبقے قرار دیے گئے ہیں پہلا طبقہ ہوائے خالص کا ہے جو آگ کے دوسرے طبقے سے ملحق ہے دوسرا طبقہ ہوا کا وہ ہے جس کو کرہ زمہریر کہتے ہیں یہ طبقہ بہت خنک ہے سبب اس کا یہ ہے کہ زمین دور ہے۔ تیسرا طبقہ ہوا کا ایسا ہے کہ روئے زمین سے ملا ہوا ہے اور یہ طبقہ زمین کی گرمی کے سبب شعاع آفتاب سے گرم رہتا ہے۔ پانی کا ایک ہی طبقہ اور خاک کے تین طبقے قرار دیے ہیں پہلا طبقہ خاک پانی اور ہوا میں ملا ہے اور کانوں کا وجود اسی طبقے میں ہے دوسرا طبقہ طینیہ ہے یعنی نمناک یہ طبقہ ایسا ہے کہ اس میں تری پائی جاتی ہے چنانچہ نہر اور کنوئیں کے کھودنے میں یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ تیسرا طبقہ خاک صرف کا ہے۔ یہ طبقہ مرکز عالم سے نزدیک ہے اور اس کے گرد واقع ہے ان چاروں عنصروں میں پانی اور خاک ایسے معلوم ہوتے ہیں جو رنگ کی گویا آلائش رکھتے ہیں مگر یہ جو بسائط یعنی عناصر ہیں ان کا رنگ نہیں ہے۔ ہوا اور آگ میں بھی کچھ شائبہ رنگ کا نہیں ہے دلیل یہ ہے کہ اگر ان کا رنگ ہوتا تو ان کے اوپر جو ستارے ہیں وہ نظر نہ آتے اور سب عنصر افلاک کی طرح کروی الشکل یعنی مدوّر ہیں۔ کرہ اس کو کہتے ہیں جس کے درمیان نقطہ فرض کیا جا سکے اس طرح کہ اگر ایک خط راست اس نقطے سے طرف محیط یعنی گرد اس کرہ کے اور جس جگہ کہ جا کرہ کے ہر طرف سے اس کے ساتھ آخر ہوں۔ تمام وہ خطوط مقدار میں برابر ہوں گے اور اس نقطہ درمیان راست کو مرکز کہتے ہیں۔ حکما کے نزدیک یہی مجموع تیرہ کرہ افلاک اور عناصر کے عالم سے مراد ہے یعنی اوّل فلک الافلاک جسے فلک اطلس اور فلک اعظم بھی کہتے ہیں اس میں ثوابت اور سیاروں میں سے کوئی ستارہ نہیں ہے۔ وہ مشرق سے مغرب کی جانب حرکت کرتا ہے اور سب افلاک کو اپنے ساتھ حرکت دیتا ہے اور ایک رات اور ایک دن میں دورہ تمام کرتا ہے۔ فلک ہشتم فلک افلاک کے نیچے ہے جو فلک ثوابت اور فلک البروج بھی کہلاتا ہے۔ اس کے نیچے فلک زحل ہے جسے فلک ہفتم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلک مشتری ہے جسے فلک ششم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلک مریخ ہے جسے فلک پنجم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلک آفتاب ہے جسے فلک چہارم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلک زہرہ ہے جسے فلک سوم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلک عطارد ہے جسے فلک دوم کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلک القمر ہے۔ جسے فلک اول کہتے ہیں۔ انھیں نو افلاک کے نیچے عناصر اربعہ کے طبقے ہیں۔ عالم افلاک کو حکما عالم علوی کہتے ہیں۔ اور ان چاروں عنصروں کو مع ان کے موجودات کے حکما عالم عنصریات اور عالم سفلی اور عالم کون و فساد کہتے ہیں۔ اور جو نقطہ ان تیرہ کروں کے درمیان راست فرض کیا گیا ہے اس کو مرکز عالم کہتے ہیں۔ اور حکما کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ جو کچھ اس میں ثقل گرانی ہے موافق طبع

اور کشش ذاتی کے مرکز کی جانب میل رکھتا ہے۔ کہ وہاں ٹھہرتا ہے اور یہ مقرر ہوا کہ زمین گراں ترین عنصر ہے۔ اسی گرانی کی وجہ سے زمین مرکز عالم پر ٹھہری ہوئی ہے۔

حقیقت جسم

حکما جوہر کو جسم کہتے ہیں جس میں ابعاد ثلاثہ یعنی طول عرض اور عمق ہو۔ اور جوہر جو ان اعراض ثلاثہ کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کو جسم طبعی کہتے ہیں۔ کوئی جوہر بغیر عرض کے نہیں پایا جاتا اور کوئی عرض بغیر جوہر کے وجود نہیں پاتا۔ جوہر کی تعریف یہ ہے کہ وہ بذات خود قائم ہو اور اپنے وجود میں غیر کا محتاج نہ ہو اور عرض یہ ہے کہ اپنے وجود میں غیر کا محتاج ہو جیسے زردی یا سرخی کہ اعراض ہیں جو بغیر اس چیز کو جو ان کو قبول کرے وجود میں نہیں آسکتے۔ ہر جسم میں دو امر ہوتے ہیں جو باہم دیگر لازم و ملزوم ہیں ان میں سے ایک امر کو ہیولیٰ اور دوسرے کو صورت جسمی کہتے ہیں اس لیے کہ ہر جسم جو نظر آتا ہے فلکیات اور عنصریات سے اس کے واسطے ایک شکل اور مقدار ہو جو دریافت ہوتی ہو۔ شکل اور مقدار دونوں اعراض ہیں پس ایک جوہر چاہیے جو ان اعراض کو قائم کرے جس جوہر نے خود سے ان اعراض کو قبول کیا اس کو صورت جسمی کہا گیا۔ جوہر صورت کے ساتھ دوسرا جوہر بھی ہونا چاہیے کہ یہ صورت اس کے ساتھ رہے اس لیے کہ صورت جسم سے علٰحدہ ہو پس وہ جوہر جو صورت کے ساتھ چاہیے اس کو ہیولیٰ کہتے ہیں معلوم ہوا کہ تعینات خارجی میں ہیولیٰ صورت کا محتاج ہے اور صورت ہیولیٰ کی محتاج ہے ہیولیٰ اور صورت میں ذیل کی مثال سے فرق ظاہر ہو سکتا ہے مثلاً کسی برتن میں پانی ہو۔ تم دیکھو گے کہ پانی کا جسم اس برتن میں ایک صورت رکھتا ہے اور وہ صورت اس برتن کی وجہ سے ہے اب اسی پانی کو کسی دوسرے ظرف میں انڈیلیں تو پہلی صورت نابود ہو جائے گی اور دوسری صورت ظاہر ہوگی حالانکہ پانی کا جسم وہی ہے جو پہلے برتن میں تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسم ایک جوہر ہے جو اعراض کی وجہ سے دریافت ہوتا ہے بغیر اعراض کے خود نہیں محسوس ہوتا۔

واضح ہو کہ جسم یا تو بسیط ہے یا مرکب ہے۔ بسیط وہ ہے کہ جملہ اجزا اس کے جو اس میں فرض کیے جاتے ہیں سب ایک طبع پر ہوتے ہیں جیسے پانی کا جسم کہ اس کے ہر جزو کی طبیعت سرد ہوگی پانی کے اجزا میں اختلاف طبیعت نہیں ہے۔ جسم مرکب وہ ہے کہ اجزا اس کے اس کے ایک طبیعت پر نہ ہوں۔ جیسے سکنجبین جو سرکہ اور شہد سے مرکب ہے۔ ان دونوں اجزا میں ہر ایک دوسرے سے جداگانہ ہے سرکہ سرد ہے شہد گرم ہے۔ جسم بسیط کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ تغیر اور فنا کے قابل ہے مثل عناصر کے دوسرے یہ کہ تغیر اور فنا کے قابل نہیں ہے۔ مثل افلاک کے حکما نے دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ افلاک کو فنا اور تغیر اور تبدل ایک جوہر سے دوسرے جوہر کی طرف نہیں ہے اور جسم بسیط کو سوائے افلاک اور عناصر کے دوسرا جسم نہیں ہے۔ اول کو بسائط علوی۔ اور عناصر کو بسائط سفلی کہتے ہیں ہر جسم عناصر سے مرکب ہے پس بسائط کا وجود مرکبات پر مقدم ہوا۔ اور یہ کہ اصل ہر ایک مرکب کی عناصر ہے۔ اس قول پر دو قوی دلیلیں ہیں۔ ایک طریقہ ترکیب ہے اور دوسرا طریقہ تحلیل۔ طریقہ ترکیب کا بیان یہ ہے کہ ہر ایک حیوان کامل الخلقت یعنی غیر حشرات الارض کا جسم منی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور حشرات الارض کو کامل الخلقت نہیں کہتے۔ منی خون سے خون غذا سے حاصل ہوتا ہے اور غذا حیوانی ہے یا نباتی ہے۔ غذائے حیوانی البتہ نباتی سے منتہی ہوتی ہے اسی وجہ سے کہ ہر ایک حیوان کامل الخلقت کی حیات غذائے نباتات سے ہے اور نباتات یعنی گھانس اختلاط عناصر سے حاصل ہوتی ہیں کیونکہ پانی خاک میں ملا اور ہوا اس میں پہنچی اور حرارت آفتاب نے اس میں اثر کیا اور گھانس اگی۔ اور طریق تحلیل یہ ہے کہ جسم حیوانی یا نباتی یا معدنی کا ٹکڑا جس وقت قرع انبیق میں رکھیں اور قرع انبیق کو آگ پر رکھیں تو اس سے تری پانی سے الگ جدا ہوگی اور اجزا اس کے ہوائی بھاپ ہوں گے دور ہوں گے اور خاکی اجزا راکھ کی طرح تہ نشین ہو جائیں گے۔ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اصل اس کی عناصر اربعہ سے مرکب تھی حکما نے کہا ہے کہ خلا محال ہے اس پر دلائل اور براہین شائستہ لائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک چوب نے جو اندر سے خالی ہوتی ہے اس کا ایک ٹکڑا لے کے ایک سرا اس کا پانی سے ملائیں اور دوسرا سرا منھ میں رکھ کے اوپر کو دم کھینچیں تو پانی منھ میں آجائے گا حالانکہ پانی کی طبیعت بلندی کی طرف میل نہیں رکھتی پانی کے اوپر آجانے کی وجہ یہ ہے کہ نے کے اندر ہوا ہے وہی ہوا پانی میں ملی اور اس ہوا کو سانس کے ذریعے اوپر کی طرف کھینچا گیا تو ہوا پانی کو لیے ہوئے اوپر پہنچ گئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ نے کا اندرونی حصہ ہوا سے پر ہوتا ہے خالی نہیں ہوتا۔ دوسری دلیل یہ ایک تنگ منھ کے برتن میں جس کے پیندے میں چھوٹا سا سوراخ ہو پانی بھریں اور اس ظرف کے منھ کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دیں تو پانی نیچے

کے سوراخ سے باہر نہیں جائے گا اور جو سر اس کا کھول دیجیے تو اس سوراخ سے پانی نکلنے لگے گا یہ امر اس وجہ سے ہے کہ برتن کا منہ بند ہو جانے کی وجہ سے ہوا کا نفوذ بند ہو گیا اور ہوا کی راہ نہ رہی کہ ظرف کے اندر جائے اور پانی کی جگہ گھیرے جب منہ ظرف کا کھولا جائے گا تو ہوا اس میں جائے گی اور وہی ہوا پانی کی جگہ لے گی اور پانی نیچے کے سوراخ سے نکلنے لگے گا۔

استحالۂ عناصر ایک عنصر سے دوسرے عنصر کے تبدیل ہونے کو استحالۂ عناصر کہتے ہیں۔ اور ایک عنصر جب دوسرے عنصر سے تبدیل ہوتا ہے تو صورت اول فنا ہو جاتی ہے اسی معدوم ہونے کو فساد کہتے ہیں اور صورت ثانی کے موجود ہونے کو کون کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس عالم عناصر کو عالم کون و فساد کہتے ہیں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ عناصر اربعہ کا ہیولیٰ ایک ہے۔ اس لئے کہ بہ تحقیق دریافت ہوا ہے کہ ہر جسم جوہر رکھتا ہے اور صورت اس جسم کی اس کے ساتھ قائم ہے تفصیل اس کی جسم کی حقیقت میں لکھی جا چکی ہے چاروں عناصر جوہر رکھتے ہیں یعنی چاروں جسموں کے حامل آگ، ہوا، پانی اور خاک ہیں۔ مثلاً ایک کاغذ پر قیاس کیجیے کہ اس میں تھوڑا سرخ رنگ ہے تھوڑا زرد ہے، تھوڑا سبز ہے اور تھوڑا سیاہ رنگ ہے ان چاروں مختلف رنگوں کے جسم ایک جوہر سے قائم ہیں اور وہی جوہر ہیولیٰ ہے۔ آثار علوی کے تاثیرات کی وجہ سے ہیولیٰ ایک صورت چھوڑ دیتا ہے اور دوسری صورت اختیار کرتا ہے چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ چھ طرح کے تغیر و تبدل عناصر میں لاحق ہیں اول یہ کہ آگ ہوا سے مبدل ہو جاتی ہے جیسے ظاہر ہے کہ جس وقت آگ کا شعلہ بلند تر ہو جاتا ہے تو اس میں حرارت کا اثر باقی نہیں رہتا مثلاً بارود جب شعلہ دیتی ہے تو پہلے آگ کا شعلہ ظاہر ہوتا ہے اس کی حرارت ہر اس شے کو جو اس کے مقابل آتی ہے جلا دیتی ہے اور جب شعلہ اس کا بلند تر ہو کے ہوا میں مستحیل ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ پھر حرارت کا اثر اس میں باقی نہیں رہتا۔ دوسرے یہ کہ ہوا آگ ہو جاتی ہے اور یہ امر لوہار کی بھٹی سے ظاہر ہے کہ جب بھٹی گرم ہوتی ہے تو جو شے اس کے منھ پر آ جاتی ہے جل جاتی ہے پس ظاہر ہے کہ ہوا آگ سے مستحیل ہو گئی۔ تیسرے یہ کہ پانی ہوا ہو جاتا ہے تھوڑا پانی کسی ظرف میں ڈال کے آگ پر رکھیں اور جوش دیں اس میں سے بھاپ اٹھ کے ہوا پر جائے گی اور رفتہ رفتہ اس ظرف میں پانی بالکل نہ رہ جائے گا۔ پس پانی ہوا سے مستحیل ہو گیا چوتھے یہ کہ ہوا پانی سے مستحیل ہوتی ہے گرمی ہوا میں تانبے یا پیتل وغیرہ کے ظرف کو برف یا ٹھنڈے پانی سے پُر کریں جب تھوڑی دیر گزر جائے تو اس ظرف کے ظاہری سطح پر پانی کے قطرے ظاہر ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ ظرف پر نہ ہو تو ظرف کے داخلی سطح پر جو برف وغیرہ سے خالی ہے قطرے ظاہر ہو جائیں گے۔ سبب اس کا یہ ہے کہ گرمی کی وجہ سے ہوا میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے اور ہوا لطیف ہو جاتی ہے اور اگر اس ظرف کے جوہر کو برف یا آب خنک سے بہت خنک کر دے تو جو ہوا اس ظرف سے ٹکرائے گی وہ بھی سرد ہو جائے گی پس ثابت ہو گیا کہ ہوا پانی میں مستحیل ہوتی ہے۔ موسم سرما میں اور ٹھنڈی ہوا میں یہ قطرے ظاہر نہیں ہونے وجہ یہ ہے کہ ہوا اس ظرف کی مجاور ہے یعنی ہمسایہ ہے مثل برودت سے مطابقت نہیں رکھتی اس لئے یہ امر مقرر ہے کہ جو شے زیادہ گرم ہوگی لطیف تر ہوگی اور اس میں استحالت اور تغیر کی لیاقت ہوگی دلیل یہ ہے کہ موسم سرما میں گرم اور سرد پانی کو علیحدہ علیحدہ ظرف میں بہت ٹھنڈے مقام پر رکھ دیں تو گرم پانی پہلے یخ بستہ ہو جائے گا، پانچویں یہ کہ پانی خاک سے مستحیل ہو جاتا ہے جیسے کہ ملک بدخشاں میں صاف پانی پہاڑ کے دامن سے آتا ہے۔ تھوڑی دیر زمین پر چل کے مثل پتھر کے یخ بستہ ہو جاتا ہے اس ملک میں اس پتھر کو سنگ آبگیر کہتے ہیں اس پتھر کا استعمال شہوت نفسانی کو تحریک دیتا ہے چھٹے یہ کہ خاک پانی سے مستحیل ہوتی ہے چنانچہ صناع لوگ بعض اجساد کو اور پتھروں کو خاص ترکیبوں سے ایسا کر دیتے ہیں کہ مثل پانی کے حل ہو جاتے ہیں

بخار و بھاپ کا بیان دھواں، ہوا، مینھ، برف، اولا، شبنم، رعد، برق، صاعقہ، جھکڑ، زلزلہ، آتش فشاں، آب چشمہ و نہر و چاہ وغیرہ کی پیدائش کا باعث۔ سب حکما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اجرام علوی تاثیر بخش ہیں۔ اجسام سفلی یعنی سبعہ سیارہ سے عالم عنصریات اثر پذیر ہیں اور جملہ سبعہ سیارہ سے جن کا اثر ظاہر تر ہے وہ آفتاب عالمتاب اور ماہتاب ہیں کیونکہ عالم سفلی کا احوال مختلف ہوتا ہے وجہ اس کی اختلافات نیرین یعنی آفتاب اور ماہتاب ہے جیسے تغیرات رات دن اور چار فصلوں کے۔ یعنی صیف و شتا، ربیع و خریف کے تاثیرات آفتاب سے اور چاند کے تاثیرات زمین سے۔ حکما نے تین باتیں بیان کی ہیں اول اختلاف مد اور جزر یعنی جوار بھاٹا سمندر کا۔ تیرھویں تاریخ اور چودھویں شب کو جب چاند

پورا ہو جاتا ہے تو چاند کی روشنی بڑھ جاتی ہے چاند مد ہو جاتا ہے اس وقت دریا کا پانی بڑھ جاتا ہے اسی کو مد کہتے ہیں جب چاند گھٹتا ہے اور روشنی کم ہونے لگتی ہے تو دریا کا پانی گھٹ جاتا ہے اسے جزر کہتے ہیں۔ دوسرے جب چاند کا نور زیادتی پر ہوتا ہے تو مغز استخوان بھی زیادہ ہوتا ہے اور جب چاند کا نور کم ہوتا ہے تو مغز استخوان بھی گھٹتا ہے جب نور ماہ زیادتی پر ہوتا ہے اس وقت مرغی جو انڈا دیتی ہے وہ بھاری ہوتا ہے اور کمی نور میں ہلکا ہوتا ہے تیسرے یہ کہ جن دنوں میں ماہ ترقی پر ہوتا ہے میوے بیشتر رسیدہ اور پختہ ہوتے ہیں۔ ایام ناقص النور میں میوے کمتر پکتے ہیں۔ اور بخار کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ آفتاب کی دھوپ کی حرارت کے سبب بعض آبی اجزا سے زمین لطیف تر اور سبک تر ہوتی ہے اور حرارت کا خاصہ ہے کہ وہ پاکیزہ و صاف کرتی ہے جیسا استحالہ عناصر میں لکھ چکا ہوں اور زمین کے وہ آبی اجزائے لطیف و خفیف جو ہوا کے اجزا میں مخلوط ہو کے بلند ہوتے ہیں ان کو بخار کہتے ہیں بخار کی حقیقت پانی کے اجزائے لطیف ہیں جو اجزائے صغیر ہوا سے مخلوط ہوتے ہیں اس طرح کہ نہایت صغیر ہونے سے ان دونوں کے اجزا محسوس نہیں ہوتے اور دونوں ایک چیز معلوم ہوتے ہیں باوجودیکہ دو عنصر ہیں اور دھویں کی حقیقت اور اس کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ زمین کے خشک اجزا پر جب سورج کی تابش اثر انداز ہوتی ہے تو زمین کے اجزا میں جو تھوڑی سی رطوبت ہے وہ حرارت آفتاب سے سوختہ ہو جاتی ہے اور یبوست اس میں غالب ہوتی ہے اس کے بعد حرارت کی وجہ سے اس میں ہلکا پن پیدا ہوتا ہے تا اجزائے ہوائی کے بلند ہو جاتے ہیں

یہی دخان یعنی دھواں ہے پس معلوم ہوا کہ دھویں کی حقیقت اجزائے سوختہ خاکی ہیں جو اجزائے صغیرہ ہوائی سے مل کے علوی کی طرف صعود کرتے ہیں حکما دخان کو بھی بخار کہتے ہیں۔ اجزائے آبی سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے اسے بخارات مائی اور اجزائے خاکی سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے اسے بخار دخانی کہتے ہیں حکما کہتے ہیں کہ حرارت کی کیفیت جو کسی جسم میں پیدا ہوتی ہے تو اس جسم کے اجزا کو کشادہ اور پراگندہ کر دیتی ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ ظرف پر آب اگر تھوڑا خالی ہو اس کو آگ پر رکھ کے جوش کریں جس وقت ابال آئے گا تو پانی اس ظرف سے بلند ہو جائے گا بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالت جوش میں پانی یا اسی قبیل کی کوئی اور شے ظرف سے باہر نکل جاتی ہے۔ حالانکہ مادہ آب یہ اپنی اصل پر ہوتا ہے اور زیادہ نہیں ہوتا مگر حرارت کے عمل سے اس کے اجزا میں فرق کرنا اور بسیط کرنا لاحق ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کا حجم زیادہ ہو جاتا ہے اور برودت کا عمل تعقید اور تجمید ہے یعنی جسم میں جو برودت کی کیفیت لاحق ہوتی ہے تو جسم کے اجزا کو بستہ اور منجمد کر دیتی ہے جیسے کہ پانی جب یخ بستہ ہوتا ہے تو پانی کی مقدار جو پہلے پھیلی ہوئی تھی گرہ دار اور سخت ہو جاتی ہے اور ایسی سخت کہ توڑنے کے قابل ہو جاتی ہے اب جاننا چاہئے کہ ہوا کے پیدا ہونے میں حکما نے چار سبب مقرر کئے ہیں۔ اول یہ کہ اطراف ہوا میں سے کوئی جانب جو تابش آفتاب کی علت سے بہت گرم ہو جائے تو ہوا میں پھیلاؤ آ جائیگا مثل جسم متخلخل یعنی ڈھیلے جسم کے اور حجم ہوا کا زیادہ تر ہو جائیگا اسی وجہ سے جو ہوا کہ مس کرنے والی اور اس ہوا کی ہمسایہ ہو اس کو دفع کر دیگی اور اس

کی جگہ لے لیگی۔ ہوا میں حرکت کا یہی سبب ہے اور یہ ہوائے متحرک باد ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ ہوا کی برودت جب اس کے جوانب میں سے کسی جانب کو بہت سرد کر دیتی ہے تو وہ برودت کے سبب منقبض اور منعقد یعنی گرہ دار ہو جاتی ہے اور اجزا اس کے کھنچ جاتے ہیں انعقاد کے سبب مقدار اور حجم اس ہوا کا کم ہو جاتا ہے پس ہوا جو اس سے متصل ہے حرکت میں آتی اس مقدار تک کہ اس موضع کو کہ ہوائے گرہ دار سے خالی ہوا ہے لے لیتی کیونکہ خلا محال ہے اور یہی حرکت ہوا کی ایک ہوا ہے جس کو ہم محسوس کرتے ہے ان دونوں ہواؤں کو نسیم کہتے ہیں یہ بہت نرم اور ملائم ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ ہوا کے نیچے کوئی چیز اس کو حرکت دے اور وہ یہ ہے کہ بخار اور دخان جو زمین کے نیچے سے اٹھیں اور ہوا پیدا جائیں جس وقت کرہ زمہریر میں پہنچیں اگر ہوائے زمہریری کی برودت اس بخار اور دخان کی حرارت کو زائل کر دے تو حرارت کو منطفی ہونے کے سبب سے بخار اور دخان بالا جانے والوں میں غلظت اور ثقالت پیدا ہو جائیگی اور ثقیل ہونے کی علت سے صعود سے نزول کی طرف میل کرینگے اس ہوا میں تموج یعنی شدت پیدا ہوتی ہے اور بادہائے عظیم حادث ہوتے ہیں۔ اگر برودت زمہریری بخار اور دخان کی حرارت کو زائل نہ کرے اور کرہ زمہریری سے گزر کے کرہ اثیر تک پہنچیں اور اپنے ذاتی ثقل کی وجہ سے وہاں سے زیادہ تر صعود نہ کر سکیں آخر طرف اسفل کے نزول کریں اس وقت ہوا میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور باد تند حادث ہوتی ہے اور جو ہوا کہ اس علت سے احداث کی گئی ہو اس کے چلنے کا آغاز بلندی سے ہوتا ہے

چوتھے یہ کہ ابخرہ جو زمین سے اٹھیں اور آفتاب
کی حرارت اس کو لطیف تر اور سبک تر کرے اور
بخار جس وقت کرۂ زمہریر میں پہنچے اس میں برودت
اثر کرے تو حرارت اور یبوست اس کی کم ہو جائیگی
پس اگر لطیف ہے تو فوراً ہوا سے مستحیل ہو جائیگی
اور اگر غلیظ و کثیف ہے تو بادل بن جائیگی پانچویں یہ
کہ جب یہ بات طے شدہ ہے کہ خلا محال ہے اور ہر خالی جگہ
ہوا سے پر ہے تو جس وقت ہوا کو روک کرنے والی
چیز مثلاً پنکھے کو کھینچ دیں تو ہوا حرکت میں آئیگی
اور محسوس ہونے لگے گی ابر کی حقیقت یہ ہے کہ تابش
آفتاب کے سبب پانی یا زمین نمناک سے بخارات
اٹھیں اور ہوا پہ جائیں اگر ان بخارات کا وجود
کم ہو اور ان میں حرارت ہو تو ہوا کی حرارت ان
بخارات لطیفہ کو تحلیل کر دے اور پریشان کر دے
کیونکہ حرارت کا فعل یہ ہے کہ وہ اجزا کو پراگندہ و
لطیف کر دیتی ہے اور اگر ابخرے بہت ہوں اور
ہوا میں حرارت نے تاثیر کم کی ہو یا بخارات کم ہوں
اور ہوا میں بھی حرارت نہ ہو تو البتہ وہ بخارات
ہوا سے مستحیل ہوتے ہیں اور کرۂ زمہریر تک پہنچ
کے برودت زمہریر سے متاثر ہوتے ہیں برودت
زمہریر ان کو ثقیل اور کثیر کر دیتی ہے۔ برودت
کی تاثیر سے وہ بخار جمع ہو کر ابر بن جاتے ہیں
فصل زمستان میں دیکھا جاتا ہے کہ انسان اور حیوانات
کے منہ سے سانس لینے میں دھواں سا نکلتا ہے
اس کا سبب یہ ہے کہ برودت ظاہری کی علت سے
جسموں کے اندر جو حرارت جوش زن ہوتی ہے
اور اندرونی حرارت کے سبب سے جو نفس گرم
نکلتا ہے۔ زمستان کی سرد ہوا اس میں سرایت
کر کے فی الفور کثیر اور منجمد کر دیتی ہے اور کثافت اس

انجماد کی علت سے وہ نظر آتا ہے اور موسم گرما میں
ہوا گرم ہوتی ہے اور انفاس گرم اور غلیظ نہیں
ہوتے اس لئے سانس لینے میں منہ سے دھواں
سا نہیں نکلتا۔ حقیقت ابر کو جان لینے کے بعد
یہ بھی سمجھ لینا چاہئیے کہ ابر میں اگر برودت نے اتنا اثر
نہیں کیا کہ وہ غلیظ ہو جائے تو ایسا ابر بغیر برسے
معدوم و پراگندہ ہو جائے گا لیکن اگر برودت
نے اس کو اتنا ثقیل اور غلیظ کر دیا ہے کہ بخار
ہونے کا اطلاق اس پر نہیں ہو سکتا ایسی حالت
میں ابر کے جتنے لطیف تر اجزا ہوں گے قطرہ
قطرہ برس جائیں گے اور کثیف اجزا کو ہوا معدوم
کر دے گی۔ مینہ کے نزول کا سبب یہ ہے کہ ہر
چیز اپنے مرکز کی طرف میل رکھتی ہے یعنی مرکز خاک
کی طرف پانی مرکز آب کی طرف ہوا مرکز ہوا
کی طرف آگ مرکز آتش کی طرف۔ پس حرارت
جس میں آگ کا اثر ہے جس وقت پانی کے اجزا
سے متاثر ہوتی ہے تو اس سے بخارات اٹھتے
ہیں۔ بخار میں بھی پانی اور آگ کے لطیف اجزا
ہیں آگ کا خاصہ ہے کہ اپنے مرکز کرۂ اثیر کی
طرف میل کرتی ہے پس بخار اوپر کو صعود کرتا
ہے اور کرۂ زمہریر میں پہنچتا ہے زمہریر کی برودت
حرارت کو دفع کرتی ہے۔ پانی کے اجزا جو حرارت
سے جدا ہو کے تنہا رہ جاتے ہیں ناگزیر مرکز
زمین کی طرف جو مرکز آب سے ملا ہے میل کرتے
ہیں۔ یہ حقیقت ہے نزول باراں کی برف اولہ
اور شبنم کی پیدائش کا سبب یہ ہے کہ بخار میں
جب برودت بہت زیادہ اثر کرتی ہے تو اجزائے
بخار میں شدت برودت کے سبب تشنج اور کشش
پیدا ہو جاتی ہے اور وہ منجمد ہو جاتا ہے اسی کا نام

برف ہے اور اگر ہر طرف کی کشش برابر ہو گی تو صورت
اس شئے کی مدور ہو گی یہی اولہ یا ژالہ ہے کبھی ایسا ہوتا
ہے کہ برودت صاف ہوا کو بخار کے ساتھ غلیظ اور
کثیف کر دیتی ہے چونکہ آمیزش حرارت اس میں نہیں
ہوتی اس لئے اوپر کو نہیں جاتا بلکہ زمین کی طرف
میل کرتا ہے اور چیزوں کو نم کر دیتا ہے درختوں کے پتوں
پہ قطرے ظاہر ہوتے ہیں یہی شبنم ہے بعلاوہ برق اور
صاعقہ کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ بخار دو طرح
کا ہوتا ہے ایک بخار مائی یعنی پانی کا دوسرا بخار
دخانی۔ بخارات مائی جب کرۂ زمہریر میں پہنچتے ہیں
تو برودت کی وجہ سے منجمد اور غلیظ ہو جاتے ہیں
اور وہی بادل بن جاتے ہیں اور بخارات دخانی جو
خفیف تر ہیں مرکز زمہریر سے کرۂ اثیر کا قصد کرتے
ہیں اور اپنی اس حرارت کی قوت سے جو ان
میں ہوتی ہے بخارات منجمد یعنی ابر کو پھاڑتے ہیں اس
میں ہولناک آواز نکلتی ہے یہی رعد ہے دوسرے
یہ کہ زمین سے تازہ بخارات اوپر کو صعود کرتے ہیں
اور جو بخارات ان سے قبل صعود کر کے برودت سے
وہاں منجمد ہو گئے ہیں ان سے ملتے ہیں باہم ٹکراتے
ہیں بخارات تازہ کی ٹکر کی وجہ سے بخارات سابقہ
منجمدہ سے جو آواز عظیم نکلتی ہے وہی رعد ہے
اور اگر ٹکر کے سبب سے مادہ دخانی زیادہ گرم
اور شعلے کی طرح نظر آئے تب یہی برق ہے۔ ظاہر ہے
کہ دو چیزیں باہم جب متصادم ہوں گی تو ان کے
تصادم سے آواز ضرور نکلے گی اور شعلے بھی ظاہر
ہوں گے جیسے پتھر اور لوہے کی رگڑ سے ایسا ہوتا ہے
اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ موسم گرما میں نیستان اور
جنگل میں درختوں کے باہم ٹکرانے سے آگ لگ
جاتی ہے اور حکما کے مفردات سے ہے کہ حس بصر یعنی

بینائی تعلق دقت کے بغیر دیکھنے والی چیز کو دیکھتی ہے
اور حس سمع یعنی سامعت اس وقت سننے والی بات
کو سنتی ہی مثلاً اگر بندوق چھوڑیں حس بصر میں وقفے
کے بغیر آگ کا شعلہ محسوس ہوگا۔ اور حس سمع میں اگر
دیکھنے والا دور ہوگا تو تفنگ کی صدا اسی وقت
محسوس ہوگی اگر ناظر قریب تر ہے تو بندوق کا شعلہ
اور صدا دونوں ایک ہی وقت میں محسوس ہوں گے
جب مادہ بخار بہت ہی غلیظ ہو جاتا ہے اور اوپر
کی طرف سے نیچے کی طرف کو ہبوط کرتا ہے تو رعد
حادث ہوتی ہے۔ اگر ابر درمیان میں حائل ہو تو وہ
بخار غلیظ اس کو پھاڑے گا پس مادہ دخانی شدت
حرکت کے سبب شعلہ ور ہوں گے اور اجسام ارضیہ
میں سے کوئی چیز مثل لوہے کے تانبے کے یا پتھر کے
اس شعلہ دخانیہ سے ٹکرے گی اس کو صاعقہ کہتے ہیں
اور قوس وقزح یعنی دھنک کہ معنی اس کے کمان
دو رنگ ہیں اس کی پیدائش کا سبب حکماء نے
نہایت ہی شرح وبسط سے لکھا ہے۔ ہم مجمل لکھتے ہیں
جب آفتاب افق مشرق یا مغرب کے قریب میں ہوتا
ہے آفتاب کی طرف مقابل نہایت رقیق و شفاف
اور منجمد ابر ہو اور آفتاب کے مقابل واقع ہو اس کے
پیچھے کوئی سیاہ رنگ کی چیز کالے بادل یا پہاڑ
کے مثل ہو بس وہ ابر رقیق جس کا وجود مثل آئینہ
ہے اس کالی چیز کا رنگ اور شعاع آفتاب کا
اس پر عکس پڑتا ہے اس وجہ سے مختلف رنگ
جسم قوس میں نظر آتے ہیں اور ہالے کے ظاہر ہونے
کا یہ سبب ہے کہ ابر رقیق مثل آئینہ کے شفاف
چاند کے سامنے مجتمع ہو اور چاند کا پرتو اس پر
پڑے تو اس ابر شفاف سے اجزائے ابر کثیف
سیاہ پر کہ اس ابر نورانی کے متصل ہو عکس پڑے

اس وقت وہ عکس نورانی دائرے کی شکل میں نظر
آئے۔ جاننا چاہیئے کہ جب چودھویں رات کا چاند
ہو یا بدر ہونے کے قریب ہو تو دائرہ ہالہ کا درست
نظر آئے۔ چاند جس قدر بلند ہو ہالے کا دائرہ وسعت
اور عظیم ہو۔ زلزلے کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے
کہ آفتاب کی حرارت ظاہر سطح زمین پر جب تاثیر کرتی
ہے تو جسم زمین کے اندر تر یا خشک بخار یا دخان
دونوں پیدا ہوں گے پس اگر وہ بخار یا دخان تھوڑا
وجود رکھتے ہوں گے تو زمین کی برودت ان کو بجھا
دے گی اور وہ بخار یا دخان زمین کے نیچے ٹھہرے گا
اور یہ اس بخار کے مثل ہوگا جو ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے
اگر بخار یا دخان کا وجود بہت ہوگا اور زمین کی برودت
اس کی حرارت کو بجھا نہ سکے گی تو وہ بخار بہت
زور سے حرکت کرے گا اور وہ چاہے گا کہ زمین
کو شگافتہ کرکے اوپر نکل آئے اور پھیل جائے یہ
بخار بمنزلہ ابر کے ہے اگر ان بخارات میں اتنی
قوت نہ ہوگی کہ زمین کو شگافتہ نہ کر سکیں اس
وقت ان بخارات کی حرکت سے زمین ہلنے لگتی
ہے اس کو زلزلہ کہتے ہیں ایسے ہی بخارات سے
صاعقے پیدا ہوتے ہیں اور آندھیاں چلتی ہیں جہاں
کہ زمین سخت اور کوہستانی ہوتا ہے وہاں زلزلے
کی شدت بہت ہوتی ہے سبب یہ ہے کہ زمین کے
مسامات سخت ہوتے ہیں شور زار اور ریگستان
میں زلزلہ کم آنے کا سبب یہ ہے کہ وہاں زمین
کے مسامات کھلے ہوتے ہیں اور بخارات جوش
زن نہیں ہوتے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زلزلے
کی وجہ سے زمین کی تہہ شگافتہ ہو جاتی ہے اور پانی
کا چشمہ ابل پڑتا ہے اور زمین کے اندر سے آواز کے
نکلنے اور آگ کے ظاہر ہونے کا سبب یہ ہے کہ بخار

اور دخان نکلنا چاہیں میں جوش زنی اور زور ہوتے ہیں تو دونوں
کے باہمی تصادم سے زمین کے نیچے سے ایک آواز
پیدا ہوتی ہے۔ زلزلے کے وقت یہی آواز اکثر نکلتی
ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زلزلے کی حالت میں زمین
شق ہو جاتی ہے اور صدائے ہولناک آتی ہے اور
زمین سے جو آگ نکلنے کا سبب یہ ہے کہ ہوا و دخانی
جب زمین میں بند ہو کے بہت ہو جاتی ہیں حرکت
شروع کر دیتے ہیں اگر زمین میں منفذ پاتے ہیں اسی
راہ سے باہر آ جاتے ہیں اور یہ حالت ولایت [illegible]
میں اکثر نظر آتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ دخان
بخار کے مانند ہو اٹھتا ہے اور زمین سے آگ
نکلنے کا سبب یہ ہے کہ جب دخان کا مواد زمین کے
نیچے پوشیدہ ہوتا ہے اور اس دخان میں چکنائی
ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس میں حرارت بہت ہوتی
ہے جب وہ بخار حرکت کرتا ہے تو اپنے زور سے
زمین کے ایک مقام کو شگافتہ کر دیتا ہے اور
باہر آ جاتا ہے چکنائی کی وجہ سے ہوائے خارجی
اس پر اثر کرتی ہے تو مشتعل ہو جاتا ہے اور مثل شعلہ
کے نظر آتا ہے اور وہ شعلہ دور تک زمین پر پھیل
جاتا ہے اگر یہ مادہ دخانی لطیف ہوا تو شعلہ
نہیں دیتا بلکہ مانند نور کے ہوا پھیلا جاتا ہے آب
چشمہ و کاریز و چاہ کی پیدائش کا سبب یہ ہے کہ
جب بخارات زمین میں بند ہوتے ہیں اور زمین کے
کسی حصے کو حرکت دیتے ہیں کہ اس زمین میں برودت
زیادہ ہو تو زمین کی تاثیر برودت سے ان بخارات
میں صفت آب کی رطوبت کی حاصل ہو جاتی ہے
اور جو بخارات کہ قوت سے بہت مدد پاتے ہیں
تو زور کرتے ہیں اور زمین میں سے کسی مقام کو
شگافتہ کر دیتے ہیں اور پانی اس طرف سے نکلے

لگتا ہے یہی آب چشمہ ہے اگر چشمہ کہ پانی اس کا ابلنے
کرنے والا اور جاری اور رواں ہوتا ہے اور وہ پانی
تین وجہوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اول یہ کہ بخارات
بہت ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ بخار ایسے پر قوت ہوں
کہ زمین کو شگافتہ کر سکیں تیسرے یہ کہ ہر جزو ان
بخارات کا دوسرے جزو کے تابع ہو۔ اور
وہ تمام اجزا ایسے متصل اس کی طاقت رکھتے ہوں
کہ پانی ہو جائیں۔ اگر تیسری وجہ مفقود ہوگی تو چشمہ
پیدا ہوگا۔ مگر پانی اس کا رواں نہ ہوگا۔ اگر
دوسری وجہ مفقود ہوگی تو آب چاہ ہو جائے گا
یعنی نہر جاری ہو جائے گی۔ واضح ہو کہ عناصر
چار ہیں یعنی۔ خاک، باد، آب، آتش، اسی
طرح اقسام مرکبات بھی چار ہیں۔ اول،
آثار علوی جن کی شرح ہو چکی ہے دوسرے
معدنیات تیسرے نباتات، چوتھے حیوانات،
ان تینوں کو موالید ثلاثہ کہتے ہیں۔ کیونکہ
یہ عناصر سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور لفظ کی ایک
دربند کہتے ہیں۔ ان موالید میں ہر ایک کی
قسمیں بے انتہا ہیں۔ ہم مجمل عرض کرتے ہیں

معدنیات کا بیان

جو کچھ معدن یعنی کان میں پیدا ہوتا ہے اسے معدنیات کہتے ہیں۔ معادن
جملہ مرکبات سے ہے عناصر ترکیبی سے اور اعتدال
بعید ہو اور بنا اس پر ہے کہ معادن میں کسی نفس کے
قبول کرنے کی احتیاج نہیں ہوتی جو ان کا وہ
پستیاں یا تدبیر کنندہ ہو ان اخلاط کے وجود
کا سبب ابخرے ہیں جو تر ہو اسے ملے ہوئے یا دخانیہ
ہیں کہ ان کے اجزا پاس ہوتے ہیں ہوا سے ملے ہوئے
وہ ابخرے اور دخان زمین میں گرد میں مختلف
صورتوں کے اختلاطات پر منعکس یعنی چند ہوئے
ہوں اور معدنیات کے درمیان ترکیب قوی ہو یا
ضعیف قسم اول کہ قوی الترکیب ہو یا ضرب سخت کی
متحمل ہو جیسے ساتوں دھاتیں یعنی سونا چاندی تانبا
لوہا قلعی سیسہ جستہ۔ یا ضرب شدید کی متحمل نہ ہو
اور اس کا متحمل نہ ہونا اس کی نرمی سے ہو زیبق یعنی
پارہ اور اس کا متحمل نہ ہونا سختی سے ہو جیسے یاقوت
اپنی سختی کی وجہ سے ہتھوڑے کی ضرب برداشت
نہیں کر سکتا۔ دوسری قسم جو ہے کہ ضعیف الترکیب
ہو وہ بھی دو طرح پر ہے۔ ایک یہ کہ رطوبت سے
منحل ہو جیسے اقسام ملحیات پھٹکری اور نوسادر
وغیرہ دوسرے یہ کہ مثل ساتوں دھاتوں کے منحل نہ ہو
جیسے گندھک اور ہڑتال اور اسی قبیل کی چیزیں یاقوت
جسد کی اصل پارہ اور گندھک ہے پارہ کی اصل بخارات
مائی ہیں جو بخارات دخانی لطیفہ سے مخلوط ہو گئے
حرارت آفتاب کی تاثیر سے نضج تمام پاتے ہیں۔ لیکن
بخارات مائی غالب ہیں۔ بخارات دخانی پر اور
گندھک کی اصل بھی بخار اور دخان لطیف ہے
ہے۔ مگر گندھک میں بخارات دخانی چکنائی کے
ساتھ غالب ہیں۔ فی الجملہ اگر پانی کے ابخرہ کے
اجزا غالب ہوں۔ تو بلور اور پارہ اور جواہرات
وغیرہ جو جو کہ شفاف اور جلادار ہیں۔ پیدا ہوں
اور اگر ابخرہ دخانی غالب ہوں۔ تو اقسام
املاح یعنی نمکین اور زاجات اور گندھک،
وغیرہ پیدا ہوں۔ اور مادہ پیدائش فلزات
سبعہ یعنی ساتوں دھاتوں کا چاندی سونا تانبا
لوہا، سیسہ، قلعی، اور جستہ کا پارہ اور گندھک
سے ہے۔ پس اگر جوہر سیماب اور کبریت کے
اختلاط میں باہم متساوی المقدار یعنی برابر ہوں
اور پختگی پائے ہوئے ہوں تو سونا پیدا ہوگا۔
اور اگر سیماب کا جوہر غالب ہوگا۔ تو چاندی
پیدا ہوگی۔ اور قلعی اپنے مادے میں چاندی کے
مشابہ ہے مگر پارہ اور گندھک کے امتزاج
کے بعد دوسری مرتبہ جو پوری پختگی نہیں حاصل ہوئی
تو پیدا اس کے اجزا میں جسند رہ جاتی ہے۔ اس
وجہ سے چاندی کے رتبہ کو نہیں پہنچتی۔ سیسہ
اپنے مادہ میں قلعی سے مشابہ ہے مگر فرق یہی
ہے کہ پارہ اور گندھک کے جوہر میں ہنوز
کدورت باقی رہ جاتی ہے کہ باہم امتزاج
پاتے ہیں۔ اور تانبے میں گندھک کا جوہر پارے
کے جوہر پر غالب ہے۔ پارہ اور گندھک دونوں
جوہروں نے ہنوز تصفیہ کلی نہ پایا تھا۔ جو باہم
امتزاج پا کر منعقد ہو گئے۔ حدید کے مادہ
میں پارہ اور گندھک کا جوہر برابر ہے مگر تنقیہ
کلی پائے ہوئے بغیر امتزاج پذیر ہو گئے جستہ
میں پارے کے جوہر پہ گندھک کا جوہر غالب
ہے اور جواہرات کا مادہ بھی یعنی لعل
یاقوت، زمرد، زبرجد، الماس و
فیروزہ، عقیق اور بلور کا مادہ بھی بخارات
اور دخان سے ہے۔ صفائی اور چمک اور
طراوت اور لطافت اور اختلاف رنگ، اور جواہرات
کے وزن میں بخارات اور دخان کے مزاجوں کے
اختلاف کے وقت کمیت میں اور کیفیت یعنی مقدار
میں اور نضج میں تفاوت ہے۔

نباتات کی خلقت

نباتات ایک نامی یعنی بڑھنے والا جسم ہے جس میں حس و حرکت اور
ارادہ کی قوت نہیں ہوتی۔ نباتات کی ترکیب
اعتدال میں معادن سے قریب تر ہے۔ نباتات
کو کسی ایسے نفس کی احتیاج ہے جو اس کی پرورش

کرے اس نفس سے مراد نفس نباتی ہے۔ نفس نباتی کو تین قوتیں لازم ہیں (۱) قوت غاذیہ۔ اس قوت سے زمین کا کوئی نفس خالی نہیں ہے یہ قوت اجزائے عناصر کو خارج سے جسم نباتی کی طرف کھینچتی ہے اور ان اجزا کو بالفعل اس جسم کے بدن کے مشابہ کرتی ہے تاکہ بدل ماتحلل ہو جائے یعنی جو حرارت غریزی اور حرارت غریبی کی وجہ سے جو کچھ جسم سے کم ہوا ہے اس کا بدل قائم مقام ہو جائے اور جو کچھ کم ہوتا ہے وہ رطوبات ہیں جو دونوں حرارتوں کے واسطے تحلیل پاتے ہیں اور اگر بدل ماتحلل نہ پہنچے تو مزاج اس جسم کا فاسد ہو جاتا ہے اور ترکیب اس کی فانی ہو جاتی ہے۔ حرارت غریزی حرارت طبعی کو اور حرارت غریبی حرارت خارجی کو کہتے ہیں حرارت غریبی کی مثال حرارت آفتاب ہے جو جسم کو خارج میں متاثر کرتی ہے۔ (۲) قوت نامیہ۔ وہ قوت ہے جب قوت غاذیہ کا مادہ جمع کر کے بتدریج مادہ جسم پر طول و عرض و عمق میں مناسب طور سے زیادہ کرتا ہے یہاں تک کہ جسم حد کمال کو پہنچتا ہے (۳) قوت مولدہ۔ جسم نباتی کی ایک قوت ہے جو نسل اپنے تولید کرتی ہے۔ قوت غاذیہ چار خادم رکھتی ہے (۱) قوت جاذبہ۔ جو غذا کو جذب کر کے جسم کے اجزا میں کھینچتی ہے (۲) قوت ماسکہ وہ قوت ہے جو جذب کی ہوئی غذا کی حفاظت کرتی ہے (۳) قوت ہاضمہ جو غذا کو ایک صورت سے دوسری صورت میں متغیر کر دیتی ہے (۴) قوت دافعہ ہے جو غذا کے فضلہ کو جسم سے دفع کرتی ہے حرارت، برودت، رطوبت، یبوست یہ چار کیفیتیں ان چاروں قوتوں کی خادم ہیں پس قوت غاذیہ کے جملہ آٹھ خادم ہیں اور اگر حکمت اس امر کی متقاضی ہو کہ جسم کو فنا کرے تو پہلے قوت غاذیہ معطل ہو جاتی ہے اس کے بعد قوت مولدہ اس کے بعد نامیہ تب بتدریج ضعیف ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ جسم فنا ہو جاتا ہے۔

حیوانات کا بیان :- حیوان نفس حیوانی سے مستفیض ہے اور قوت حیوانی اس سے متعلق ہے۔ قوت حیوانی سے جزئیات جسمانی کا ادراک اور حرکت ارادی حاصل ہوتی ہے۔ قوت حیوانی دو طرح کی ہیں (۱) قوت مدرکہ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔ مدرکہ ظاہری اور قوت مدرکہ باطنی مدرکہ ظاہری پانچ ہیں۔ اول سامعہ جس سے آواز کا ادراک ہوتا ہے دوم باصرہ جس سے دیکھنے والی چیزوں کا ادراک ہوتا ہے۔ سوم شامہ۔ جس سے خوشبو اور بدبو کا ادراک ہوتا ہے چہارم ذائقہ جس سے کھانوں کی کیفیت معلوم ہوتی ہے پنجم لامسہ۔ جو حسوں کا ادراک کرتی ہے اور مدرکہ باطنی بھی پانچ ہیں اول حس مشترک جس سے محسوسات ظاہری کی صورتیں بہم پہنچتی ہیں اس قوت کا محل دماغ کا مقدم بطن اول ہے دوم خیالی۔ یہ قوت صور اور خیالات کی محافظ ہے اس کو خزانہ حس مشترک کہتے ہیں کیونکہ غائب شے کو حس مشترک پاس حاضر کر دیتی ہے اس کا محل دماغ کا موخر بطن اول ہے سوم وہم یہ معانی جزئیہ محسوسات کا مدرک ہے اس کا محل بطن اوسط دماغ ہے چہارم حافظہ۔ یہ وہم کا خزانہ ہے اس کا محل بطن موخر دماغ ہے۔ پنجم متخیلہ۔ یہ صور محسوسات معانی جزئیہ کے ساتھ ترکیب و ترتیب دیتی ہے محل اس کا تمام دماغ ہے مگر سلطنت اس کی وسط دماغ میں ہے تاکہ دونوں طرف یکساں تصرف کر سکے چونکہ یہ قوت نفس ناطقہ کے ساتھ معانی میں کلیتہً تصرف کرتی ہے اس وجہ سے اس کو قوت متصرفہ بھی کہتے ہیں

(۲) قوت محرکہ۔ قوائے نفسانیہ کی دوسری نوع ہے یہ دو طرح پر ہے اول باعث حرکت ہے اس کو شوقیہ کہتے ہیں قوائے شہوانیہ اور قوائے غضبیہ اس کے خادم ہیں دوسری فاعل حرکت کے عضلات کا تشنج اور جذب اوتار یعنی پٹھوں کا وقت انقباض اعضا میں اور عضلات کا سستی اور امتداد یعنی اوتار کی درازی خوشی کے وقت اعضا کی اس سے ہے۔ انسان جو حیوانوں میں سب سے اکرم و اشرف ہے وہ نفس ناطقہ کے واسطے سے ادراک کلیات سے تعلق سے کل حیوانات پر شرف امتیاز رکھتا ہے حکما کے نزدیک نفس ناطقہ ایک جوہر ہے جو مجرد جسم جسمانی نہیں ہے۔ افلاطون کے نزدیک ہمیشہ سے ہے اور ارسطو کے نزدیک حادثات سے ہے جو ہمراہ بدن کے حادث ہوتا ہے۔

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم طریقت :- علم تصوف، علم سلوک، عربی الفاظ با فارسی ترکیب قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ عبودیت کے حقوق، ریاضت کے شرائط، خلوت کے آداب اور ان کے قیام کی کیفیت کو پہچاننا ہی علم طریقت ہے اس عمل کی خواہش میں سعی کرنے والے کو سالک کہتے ہیں اس عمل کا نتیجہ وصول الی اللہ ہے اس لئے کہ سلوک کے معنی ہیں راستہ چلنا اور سالک راہ چلنے والا راہ چلنے والے کا مقصد منزل مراد ہے اور یہاں منزل مراد وصول الی اللہ ہے۔

سالک کی کیفیت :- حقوق عبودیت کے ادا کرنے میں سالک کی توجہ اس وقت درست ہوتی ہے جب وہ ہوا و ہوس، بغض، کینہ وغیرہ کو اپنے دل سے نکال ڈالے۔ رسموں، خراب

عادتیں، اور اعتقادات فاسدہ سے اپنے آپ کو بری رکھے۔ اور جمال ازلی کے لیے دیدۂ بصیرت کو کھولے علم یقین، اور دلیل متین سے جانے کہ مستحق عبادت مستجمع ذات واجب الوجود ہے۔ اس کا وجود ازلی بے ابتدا اور ہمیشگی اس کے لیے ہے اور کمال کی جملہ صفتیں علم و قدرت و ارادت وغیرہ اس کی ذات پر ثابت ہیں۔ اس کی عزت کا میدان وہموں و فہموں کے تردد سے خالی ہے۔ اس کی بلندی خیالی اور قیاس سے بالاتر ہے۔ زمین اور آسمان اور اس کے کل موجودات کا وہی خالق ہے۔ اور ملائکہ کے وجود اور انبیا کے وجود پر ایمان اور اعتقاد رکھے محمد مصطفیٰ صلعم کو سب کا برگزیدہ پیغمبر مانے ان کی رسالت پر ایمان رکھے ان کی شریعت کو ہر شریعت کا ناسخ سمجھے۔ جو کچھ انھوں نے جنت دوزخ و عذاب حشر و نشر وغیرہ کے بارے میں بیان فرمایا ہے اس کو صدق جانے۔ ان کے اہل بیت اطہار و اصحاب اخیار کو بھی مانے۔ اعتقاد سالک کی جو وجہیں بیان ہوئی ہیں۔ اس میں اول درجہ توحید کا ہے اسی کو توحید ایمانی کہتے ہیں۔

اعمال سالک کی کیفیت

سالک کو چاہیے اپنے نفس امارہ کو اس طرح قابو میں لائے کہ کسی وقت بھی اس کے بہکانے میں نہ آئے۔ ہر حال میں احکام الٰہی کی متابعت اور خواہش ربانی کی رضامندی کو اپنے اوپر لازم جانے یہی سالک کا نور ایمانی افزوں ہوگا۔ جمل سالک کا یہاں کلمہ توحید کی منزلت ہے۔

طریقت کے شرائط

طریقت کے راستہ پر چلنے والے کا ذیل کی شرطوں پر عمل کرنا واجبات سے ہے۔ (۱) شہوتوں میں گرفتار نہ ہونا شہوتوں کی متابعت نہ کرے، تا قوانین اسلام سے روگرداں نہ ہو، ہر وقت یاد الٰہی میں مستغرق رہے کسی وقت غیر اللہ کی جانب ملتفت نہ ہو (۲) ہمیشہ پاک اور باوضو رہے (۳) خلوت اختیار کرے سب غیر حق فعلوں سے اجتناب کرکے گوشہ نشینی میں عبادت و ریاضت میں مشغول رہے کیونکہ جو اس ہر کا رستہ جو اپنے اوپر بند کرے گا تو حواس باطنی کے راستے اس پر خود بخود کھل جائیں گے (۴) سوائے ذکر الٰہی کے ذکر غیر سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے کیونکہ ذکر غیر سے ذکر اللہ میں فرق آجاتا ہے (۵) ایسے لباس اور کھانے اور پانی سے قطعاً پرہیز کرے جو ظلم و جبر کے ذریعہ مہیا کیا گیا ہو اور اگر روزہ رکھے تو بہت خوب ہے نفس بشر سے فراق نہ باندھے (۶) بہت کم سوئے (۷) ایسے کہ جب سو کے اٹھے گا۔ تو اجزائے بدنی کی قوت ماندگی اور تکلیف کے سبب سے ضعیف نہ ہو جائیں۔ اور شہوتیں مضمحل ہو جائیں۔ ایسی حالت میں شغل عبادت میں توجہ بہت ہوتی ہے۔ (۸) ہمیشہ افضل الاذکار جو نفی اور اثبات ہے۔ اس کے ذکر میں مشغول رہے (۹) رابطہ دل کا شیخ کے تصور میں رکھے اس لیے کہ وہ رفیق ہے اور سلوک میں اس راہ پر وجود شیخ کا جملہ مقامات سے مقدم تر ہے کہ اول رفیق، ثم الطریق آیا ہے۔ (۱۰) اپنی توقیر و منزلت کے توہم سے پرہیز کرے جناب الٰہی میں بجز مسکنت کے اظہار کی حد سے متجاوز نہ ہو۔ (۱۱) اکثر بشر کی سرشت اخلاق زشت سے خالی نہیں ہوتی۔ لہٰذا سالک کو چاہیے کہ ریاضات شاقہ سے اس کو ترک کرے۔ اور اچھی عادتیں اختیار کرے۔

سالک کے آداب

سالک کو چاہیے کہ یہ چند آداب ہمیشہ ملحوظ رکھے تو کبھی خطا نہ کرے گا (۱) رحمت و مغفرت کے سوال میں اور ناامیدی پر عذاب نہ کرنے میں حق تعالیٰ سے امر و نہی کا خطاب نہ کرے (۲) اگر کسب ریاضت اور عمل و اذکار سے باب ہائے رحمت سے کوئی دروازہ سالک پر مفتوح ہو جائے۔ اور اسرار الٰہی میں سے کسی پوشیدہ راز سے واقف ہو جائے تو ہرگز افشائے راز نہ کرے۔ اس لیے کہ افشائے راز سالک کو قرب منزلت سے گرا دیتا ہے (۳) دعا و سوال سکوت و خاموشی کے اوقات سے رعایت کرے اس لیے کہ جو دعا کے وقت خاموش رہے گا اور خاموشی کے وقت دعا کرے گا وقت ضائع ہوگا (۴) کلام الٰہی کسی غیر کی زبان پر جاری ہو تو آداب اس کا اس طرح بجا لائے۔ گویا متکلم حقیقی سے سنتا ہے اور اپنے یا غیر کی زبان کو فقط واسطہ جانے ان چار آداب کا تعلق جناب الٰہی سے ہے (۵) جس طرح حق تعالیٰ کو اپنے سب ظاہر و باطن سے آگاہ جانتا ہے اسی طرح جناب رسول مقبول صلعم کو واقف جانے۔ ان کی مخالفت پوشیدہ و ظاہر سے ہمیشہ محترز رہے ان کی صحبت کے آداب سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے (۶) کسی وقت اپنے دل میں یہ نہ خیال کرے کہ کوئی بندہ بغیر معرفت رسول قرب الٰہی میں راہ پا سکے گا۔ (۷) ان کی سنت کی رعایت میں بہت سعی کرے اس میں ہرگز توقف نہ کرے اور یقین جانے کہ سنت رسول کی رعایت کے بغیر قرب الٰہی حاصل نہ ہو سکے گا۔ ان کی اطاعت کو واجب جانے (۸) جو شخص جناب رسالت مآب سے

سے نسبت رکھتا ہو۔ خواہ صورت میں خواہ معنی میں شغل
سادات اور علما و مشایخ کے کہ ان کے علم کے وارث
ہیں سب کو ان کی محبت کے واسطے دوست رکھے اور
حرمت و تعظیم ان کی واجب جانے۔ یہ چار آداب جناب
رسالتمآب سے متعلق ہیں۔ (۹) اپنے شیخ کا معتقد
و مرید ہو جو ہدایت و ارشادات، تادیب و تہذیب
میں اپنے ہمعصروں سے زیادہ ہو۔ (۱۰) صحبت
شیخ کی مداومت پر عزم محکم رکھے اور اعتقاد
مضبوط رکھے۔ شیخ کے رد کرنے اور نکالنے سے
اپنی ارادات و عقیدت سے برگشتہ نہ ہو۔
اس لیے کہ مریدوں کے دریافت حال کے شیخ بہت
امتحان کرتے ہیں۔ (۱۱) اپنے آپ کو شیخ کے تصرف
میں دے دے۔ ہر حال میں شیخ کا مطیع رہے
شیخ پر ظاہر و باطن میں کسی قسم کا اعتراض نہ کرے۔
جس وقت تصرفات شیخ سے اس پر کوئی سخت
وقت آئے اور اس کا سبب اس پر ظاہر نہ ہو
حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کے
واقعہ کو یاد کرے اور خاموش ہو رہے۔ (۱۲) کسی
امر دینی و دنیوی کو شیخ کی اجازت کے بغیر شروع نہ
کرے یعنی نہ کھائے نہ پیئے نہ پہنے، نہ دے نہ
لے نہ سوئے۔ مگر شیخ کی اجازت سے سب کچھ کر
سکتا ہے۔ اسی طرح عبادات میں بھی کوئی عمل بغیر
شیخ کی اجازت کے نہ کرے۔ ذکر، تلاوت، مراقبہ میں
بھی شیخ کی اجازت ضروری ہے جس شئے سے شیخ کو
کراہیت ہے اس سے خود بھی پرہیز کرے اس
پر پیش قدمی نہ کرے۔ (۱۳) حالت کشف، و خواب
یا بیداری میں جو کچھ واقع ہو اس کا اظہار شیخ سے
کرے (۱۴) شیخ کے سامنے بلند آواز سے بات نہ
کرے کہ ترک ادب ہے (۱۵) جب شیخ سے کچھ پوچھنا چاہے

پہلے شیخ سے یہ معلوم کرے کہ اس کو بات کرنے
کی فرصت ہے کہ نہیں۔ جلدی سے کلام میں پیش روی
نہ کرے (۱۶) شیخ اپنے جن کرامات و واقعات
کو چھپانا چاہے اور سالک اس سے باخبر ہو جائے
تو خاموش رہے۔ اور شیخ پر ظاہر نہ کرے۔ اس
لیے کہ شاید شیخ کی نظر میں مصلحت دینی و دنیوی
ہو جو علم و عقل سالک وہاں تک نہ پہنچے (۱۷) اپنے
اسرار شیخ سے ہرگز نہ نہاں کرے یہ سب آداب
مرید کے ہیں۔ اور وہ آداب جن کی رعایت شیخ
کو لازم ہے وہ یہ ہیں۔ اول یہ کہ قبل از تصرف
مرید کی استعداد پر نظر کرے۔ اگر اس کی استعداد
مقربوں کے سلوک کے قابل دیکھے تو اس کو سلوک
کے طریق سے احوال اہل قرب کی روشنی کی طرف
دعوت دے۔ اگر استعداد نہ دیکھے تو قطع پند و نصائح
سے اس کی ہدایت کرے۔ دوسرے یہ کہ مرید کے مال
یا اس سے خدمت لینے کی طمع نہ کرے۔ اگر مرید چاہے
کہ اپنا مال اور املاک یکبارگی چھوڑ دے۔ اس وقت
شیخ کو چاہیے کہ مرید سے اس طرح پیش آئے کہ
مرید کی تسلی اور جمعیت خاطر کا سبب ہو۔ تیسرے شیخ کا
قول اس کے فعل کے موافق ہو۔ چوتھے یہ کہ مرید کی ارادت
و عقیدت میں جب ضعف نظر آئے تو اس سے اتنی کرے
کہ زیادہ اس کے درپے نہ ہو۔ ممکن ہے کہ طول صحبت
اور کثرت مخالفت سے اس میں کچھ اثر پیدا ہو۔
پانچویں یہ کہ مرید کسی فعل مکروہ یا حرام کا مرتکب
ہو تو شیخ کو چاہیے کہ مرید کو اس سے باز رکھنے کی
تاکید کرے۔ تصریح و تعیین کی بات نہ کہے بطور
کنایہ لوگوں سے بات نہ کہے کہ مفہوم اس کا مرید
پر دلالت کرے خلوت میں مرید کے روبرو اس
حالت کی حقارت کرے۔ چھٹے مرید کے راز و

کی حفاظت کرے۔ اس کے مکاشفات و واقعات کا
اعلان نہ کرے

تزکیہ اور تخلیہ

۔ تزکیہ کہتے ہیں۔ صفت فنا میں
صفت نفس کرنا یہ صفت ترک دنیا اور ترک ہوس و
ہوا سے حاصل ہوتی ہے یہ زہد کا پہلا درجہ ہے اور
دوسرا درجہ عبادت اور تخلیہ اور اقتضات نفس کا
ہے۔ صفت بقا میں اور وہ خوش خوئی یعنی تخلق و
اخلاق الٰہی سے حاصل ہوتا ہے جو خلق سب سے اول ہے
وہ صدق ہے صدق کی پہچان یہ ہے کہ پوشیدہ یا کھلا
کھلا ہو۔ اور تمام لوگ اس کے اس حال سے مطلع
ہو جائیں تو متغیر اور شرمندہ نہ ہو۔ خلق دوم بذل
یعنی خرچ کرنا۔ اس کی چند صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ دوسرے
کے بذل کے برابر ہو۔ اس کو مکافات کہتے ہیں
دوم یہ کہ بطور خیر ہو اور مکافات کی توقع کے ساتھ
ہو اسے تاجرانہ کہتے ہیں۔ یہ دونوں قسمیں عوام
سے خاص ہیں۔ سوم یہ کہ مکافات کی توقع کے
بغیر ہو یہ محض طور پر ہو اسے ایثار کہتے ہیں۔ خلق
سوم قناعت ہے یعنی کم مال میں کفایت اور بے طمعی
اور سکون نفس کے ساتھ بسر کرنا۔ زیادہ کی طلب
نہ کرنا۔ خلق چوتھا۔ تواضع پانچواں خلق یعنی غضب
کی حالت میں اپنے آپ پر نگاہ رکھے۔ اور کظم
غیظ سے کام لے۔ چھٹا خلق عفو و درگزر۔ آٹھواں خلق
شگفتہ دلی، اور تازہ روئی یعنی ہمیشہ بشاش
رہے۔ نواں خلق تالیف قلوب۔

مقامات سالک

مقام اول توبہ ہے جس کی
چند قسمیں ہیں۔ ایک ظاہری، دوسری باطنی،
توبہ ظاہری یہ ہے کہ گناہ اور منہیات سے،
پرہیز کرنا۔ اور اوامر الٰہی کی خواہش رکھنا
توبہ باطنی یہ ہے کہ لہو لعب سے جس طرح ظاہر میں

پرہیز کرتا ہے اسی طرح باطن میں بھی پرہیز کرے۔
یہ توبہ عوام خلائق کی توبہ سے ظاہر ہوتی ہے پرہیز کرنا
یہ زاہدوں کی توبہ ہے۔ تیسری توبہ اہل حضور کی اور وہ
غفلت سے توبہ کرنا ہے چوتھی توبہ متنفین کی اور
وہ اخلاق زشت سے اخلاق حسنہ کی طرف رجوع
کرنا ہے پانچویں توبہ عارفوں کی اور وہ یہ ہے کہ
جس وقت اپنی طرف نیکیوں کی نسبت کرے تو اس
پر واجب ہے کہ توبہ کرے چھٹی توبہ ماسوا اللہ سے
اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ یہ توبہ مرجوع کی توبہ ہے۔
مقام دوسرا۔ ورع ہے یعنی افعال قبیحہ شبہات
اور فضول کاموں سے ظاہر و باطن میں بچنا تیسرا مقام
زہد ہے۔ زہد سے مراد ہے رغبت سے انحراف
متاع دنیا سے دل پھیرنا وغیرہ۔ مقام چوتھا فقر
ہے۔ یعنی اسباب دنیا کا ملک نہ۔ مقام پانچواں
صبر ہے۔ چھٹا مقام شکر ہے۔ ساتواں مقام
خوف الٰہی ہے۔ آٹھواں مقام رضا ہے یعنی
امید کرم الٰہی سے دل کو شاد رکھنا نواں مقام
توکل یعنی سالک تدبیر کی باگ کو تقدیر کے ہاتھ
میں دے دے۔ دسواں مقام احکام و قضا و
قدرت سے کراہیت کو اپنے دل میں راہ نہ دینا
یہ مقام سالکوں کے مقامات کی انتہا ہے۔

جواز سماع کا بیان جناب رسول
مقبول محبت الٰہی علیہ اور شوق نامتناہی کے
واسطے دنیا سے گوشہ گیری اختیار کرتے تھے
اور کبھی کبھی غار حرا میں جا کے وہاں ذکر
اور عبادت میں راتیں بسر کرتے تھے۔ اسی لیے
اہل تصوف نے ابتداءً سالک کو خلوت کا اشارہ
کیا ہے خلوت کے دن چالیس شبانہ روز سے
کمتر نہ ہوں اور آداب خلوت میں ایک یہ ہے
کہ آمیزش طلب اغراض دنیوی اور اغراض
اُخروی سے نیت خالص ہو اور بہ صدق نیت
قبلہ کی طرف متوجہ ہو کے بیٹھے اور اپنے دل
میں ایسا تصور کرے کہ حضور کبریائی میں بیٹھا ہے
جناب رسول مقبول کو بھی اپنے سامنے موجود جانے
گانا بجانا اہل تصوف کے مستحبات میں سے ہے
لیکن علمائے دین نے اس سے منہ پھیرا ہے
اہل تصوف کہتے ہیں کہ گانا بجانا بدعت سہی مگر سنت
کا مزاحم نہیں اس لیے برا نہیں

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم غیب:- (بہ اضافت) پوشیدہ بات کی
خبر وہ علم جس کی مدد سے غیب کی بات معلوم
کریں جیسے "نجوم، جوتش، رمل، جفر، وغیرہ
عربی الفاظ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

علم وہ علم غیب ہے لاریب
کہ خدا ہی فقط ہے عالم غیب (سراج نظم)

قول فیصل۔ علم غیب جاننا۔ علم غیب سے جاہل ہونا
اور علم غیب پڑھا ہونا۔ وغیرہ اس کے مرکبات
ہیں۔ جیسے "
لاڈو: جن کی قسمتوں میں چین لکھا ہے وہ چین
کرتے ہیں"
نوٹ: "قسمت کا حال معلوم ہو جائے گا تھوڑے
دنوں میں"۔
لاڈو: "تم علم غیب پڑھی ہو گی شاید ہو"
(دیگر کہانی)

بعض کرتے ہیں دعوی باطل
ہیں مگر علم غیب سے جاہل (سراج نظم)

ہونے کے ساتھ بھی اس کا صلہ ہے جیسے "
مجھے علم غیب تو تھا نہیں کہ آپ بیمار ہیں جب معلوم
ہوا تو آیا"
گنا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے

کہہ دوں نز سے شک و ریب تمام
تجھ سے کہہ دوں گا علم غیب تمام (سراج نظم)

علم فقہ:- (بہ اضافت) شریعت کے احکام کی
واقفیت، علم دین، مذکر۔ علم عربی الفاظ۔
فارسی، ترکیب، مذکر۔ فصیح، رائج۔

علم و فقہ و حدیث سے واقف
غامضات علوم کے کاشف (سراج نظم)

قول فیصل۔ اسے تنہا فقہ بھی کہتے ہیں جیسے
مفتی صاحب فقہ میں اچھے تھے۔ اس علم پر بیشمار
کتابیں ہیں اس وجہ سے اس کا تفصیلی بیان ترک
کر دیا گیا۔

علم فلاحت:- (بہ اضافت) وہ علم جس میں
کھیتی باڑی کرنے اور پیداوار کو بہتر کرنے کے قاعدے
اور بہتر سے بہتر اصول سے بحث کی جائے علم زراعت
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقہ
کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

علم فلسفہ:- (بہ اضافت) موجودات کے ظہور
کا علم۔ اشیاء کی حقیقتوں سے آگاہی وہ علم جس میں
کائنات کے حقائق و ماہیت اور خواص کی مدلل
بحث کی جائے اس علم کے بہت سے اقسام ہیں،
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ اس کو علم حکمت بھی کہتے ہیں۔ تنہا فلسفہ
بولنے سے بھی علم فلسفہ مراد لیتے ہیں۔ جیسے فلسفہ
پڑھنے کے یہ معنی تو نہیں ہیں۔ کہ آدمی بالکل زاہد
خشک ہو جائے۔

علم قراءت: حرفوں کو ان کے مخرج سے ان
کی صفتوں سمیت نکالنے وصل و وقف کے قواعد کو

جاننے اور محفوظ رکھنے اور ان کو خوش اسلوبی اور دل پسند طریقے سے ادا کرنے یعنی پڑھنے کو علم قرات کہتے ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج اقوال فیصل۔ تلاوت قرآن مجید میں ترتیل ضروری ہے۔ ترتیل کے معنی کتاب مجمع البحرین میں یہ لکھے ہیں کہ حروف کو ان کے مخارج سے ادا کرنا اس حد سے کہ ہر ایک حرف دوسرے حرف سے ممتاز ہو جائے اور اشتباہ باقی نہ رہے۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم قرآن کو اس حد سے پڑھو کہ اس کے الفاظ و معانی دوسروں کی سمجھ میں آجائیں۔ جلدی جلدی نہ پڑھو کہ جیسے اہل عرب اشعار پڑھتے ہیں اور نہ اس کے الفاظ پراگندہ کرو جیسے ریت متفرق ہو جاتی ہے بلکہ اس کی تلاوت سے اپنی سنگدلی دور کیا کرو اور تلاوت کے وقت تمہارا قصد یہ نہ ہونا چاہیے کہ اسے جلد ختم کر دو۔ قرآن کا صحیح پڑھنا دو چیزوں پر موقوف ہے اول قرات یعنی حروف کو ان کے مخارج سے اور صفات کے ساتھ ادا کرنا دوسرے وقوف و علامات وغیرہ کی شناخت۔

حروف ہجا قول صحیح کی بنا پر حروف ہجا انتیس ہیں۔ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ء ی

مقامات حسن عدد وہ مقامات جہاں سے حروف نکلتے ہیں دس ہیں۔ حلق، کوا، تالو، زبان، مسوڑھے، دانت، ہونٹ، ناک، جوف، ڈاڑھ۔

توضیح مخارج حروف ہجا کے نکلنے کے تفصیلی مقامات سترہ ہیں۔

پہلا مخرج گلے کا ابتدائی حصہ ہے جو ہنسلی سے ملا ہوا ہے یہاں سے دو حرف نکلتے ہیں (ہ۔ء) لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ہمزہ جھٹکے سے نکلتی ہے اور ہ کے خارج ہوتے وقت آواز کی دھمک سینے پر پڑتی ہے۔

دوسرا مخرج گلے کا درمیانی حصہ ہے اس جگہ سے بھی دو حرف نکلتے ہیں (ع۔ح) عین کی آواز سے ح کی آواز کچھ نرم اور دبی ہوئی ہوگی۔

تیسرا مخرج گلے کا آخری حصہ ہے یہاں سے غ اور خ برآمد ہوتی ہے۔ ان تینوں مخارج کے چھیوں حروف حلقی کہلاتے ہیں۔

چوتھا مخرج کنارہ زبان اور ڈاڑھ ہے یہ ض کا مخرج ہے اس حرف کے خارج ہوتے وقت کنارہ زبان خواہ داہنا خواہ بایاں، ڈاڑھوں پر لگایا جاتا ہے اور زبان حلق کی طرف دراز کی جاتی ہے۔

پانچواں مخرج۔ سر زبان اور ثنایائے علیا کی جڑ کہ اس جگہ سے تین حرف (ت۔د۔ط) نکلتے ہیں اس طور سے کہ زبان کا سرا سامنے والے اوپر کے دو دانتوں کی جڑ سے ملا دیا جاتا ہے لیکن ط اور د میں وجہ امتیاز یہ ہے کہ ط ادا کرتے وقت زبان کی تھوڑی سی پشت جو نوک زبان کے قریب تالو سے ملائی جاتی ہے اور ت کی یہ صفت نہیں ہے۔ ط کی آواز سے نصف دہن پر ہو جاتی ہے ت کی یہ صفت نہیں ہے۔ چھٹا مخرج زبان کی نوک اور ثنایائے علیا کا درمیانی حصہ ہے یعنی زبان کی نوک سامنے والے اوپر کے دو دانتوں کے وسط میں لگا کر تین حروف نکلتے ہیں (س، ص، ز) ان تینوں حرفوں میں فرق یہ ہے کہ ص نکلتے وقت تھوڑی سی پشت زبان تالو سے ملتی ہے اس کی آواز سے فضائے دہن پُر ہو جاتی ہے "ز" اور "س" میں یہ بات نہیں ہے۔

ساتواں مخرج نوک زبان اور ثنایائے علیا کا سرا ہے یعنی نوک زبان اوپر والے سامنے کے دونوں دانتوں کے سروں سے ملا کے تین حروف نکالے جاتے ہیں۔ (ذ۔ث۔ظ) لیکن فرق یہ ہے کہ ظ نکلتے وقت تھوڑی سی پشت زبان تالو سے مل جاتی ہے اور اس کی آواز سے فضائے دہن پر ہو جاتی ہے مگر "ذ" اور "ث" میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔

آٹھواں مخرج۔ زبان کی جڑ اور کوے کا آخری سرا ہے جو حلق کی طرف ہے یہاں سے "ق" نکلتا ہے۔

نواں مخرج۔ کوے کا سرا ہے یہاں سے ک نکلتا ہے قاف کو غلصمی اور کاف کو عکدی کہتے ہیں اس لیے کہ غلصم یعنی کوے کا آخری حصہ "ق" کا مخرج ہے اور عکدہ یعنی کوے کا سرا "ک" کا مخرج ہے۔

دسواں مخرج پشت زبان کا درمیانی حصہ ہے اور اس کے مقابل کا تالو ہے جس پر لکیریں ہوتی ہیں۔ اس جگہ سے تین حرف نکلتے ہیں۔ (ج۔ش۔ی غیر مدہ) گو شین کا مخرج مقدم ہے۔

گیارھواں حصہ زبان کا کنارہ ہے اور اس کے مقابل اوپر والا مسوڑھا ہے جو کچلی کے اوپر ہے یہ لام کا مخرج ہے

بارہواں مخرج زبان کا سرا اور اس کے مقابل اوپر والا مسوڑھا ہے یہ نون غنہ کا مخرج ہے نون غنہ نون ساکن ہے جس کے بعد کوئی حرف حلقی نہ ہو اسے نون خفی بھی کہتے ہیں

اور جس نون کے بعد حروف حلقی ہوتا ہے اس نون میں غنہ وہ نون اظہار
ہی کہتے ہیں۔ تیرھواں مخرج نوک زبان کی پشت اور ثنایائے علیا کا
سرا ہے اس جگہ سے [illegible]
اور ثنایائے علیا کا سرا [illegible]
ہونٹ کی جگہ سے تین حرف نکلتے ہیں و ب۔ م لیکن فرق یہ
ہے تین حرف نکلتے ہیں و ب۔ و م لیکن فرق یہ
ہے کہ واو نکلتے وقت ہونٹ آگے بڑھ جاتے
ہیں اور دونوں کے درمیان ایک چھوٹا سوراخ
پیدا ہو جاتا ہے۔ ب اور میم کے پڑھتے وقت
دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں۔

سولھواں مخرج خیشوم یعنی ناک کا بانسہ ہے
یہ مخرج نون غنہ اور میم ساکنہ کا ہے یہ حروف
اس حالت میں غنہ کہلاتے ہیں۔ نون غنہ کی
باب میں مخرج میں بیان کر چکا ہوں۔

سترھواں مخرج۔ جوف ہے الف مدی
اور واو مدی اور یائے مدی یہاں نکلتے ہیں
حروف مدہ کی آواز پیٹ کے اندر سے ہوا
کی صورت میں نکلتی ہے اس لیے ان حروف کو
حروف ہوائی کہتے ہیں۔

تقسیم دندان ہر آدمی کے بتیس دانت ہوتے
ہیں سولہ اوپر کے سوڑھوں میں سولہ نیچے کے
سوڑھوں میں لگے ہوتے ہیں اور ہر ایک کا نام
جدا جدا مقرر ہے۔ چنانچہ ثنایا اگلے چار
دانتوں کا نام ہے اوپر کے دانتوں کو ثنایائے
علیا اور نیچے کے دونوں دانتوں کو ثنایائے
سفلی کہتے ہیں۔ ان چاروں دانتوں کے پہلو
میں ایک ایک کر کے جو چار دانت ہیں ان کو
رباعیات کہتے ہیں اور رباعیات کے چاروں
پہلوؤں میں جو ایک ایک کر کے چار دانت

ہیں ان کو انیاب کہتے ہیں انیاب ناب کی جمع ہے
ناب بمعنی کچلی۔ اس کے بعد بیس ڈاڑھیں جن کو
اضراس کہتے ہیں اضراس جمع ضرس کی بمعنی ڈاڑھ
انیاب کے چاروں پہلوؤں میں جو ایک ایک کر کے
چار ڈاڑھیں ہیں ان کو ضواحک کہتے ہیں اور
ضواحک کے پہلوؤں میں ایک ایک کر کے جو
چار دانت ہیں ان کو طواحن کہتے ہیں انھیں کو
دندان آسیا بھی کہتے ہیں ان میں غذا نرم
ہوتی ہے۔ طواحن کے پہلوؤں میں ایک ایک
کر کے جو چار ڈاڑھیں ہیں ان کو نواجذ کہتے
ہیں یعنی عقل ڈاڑھ۔ یہ ڈاڑھیں دیر میں
نکلتی ہیں۔

حروف مشتبہہ چودہ حرف ہیں ا۔ ء۔ ہ
ح۔ ث۔ س۔ ص۔ ذ۔ ز۔ ض۔ ظ۔ جو لوگ
نماز پڑھتے ہیں اور حروف مشتبہہ کی قرأت صحیح
نہیں کرتے ہیں ان کی نماز باطل ہوتی ہے۔

اقسام حروف بلحاظ مخارج یہ گیارہ ہیں۔
(۱) حلقیہ۔ حلق سے نکلنے والے حروف چھ ہیں
ء۔ ہ۔ ع۔ ح۔ غ۔ خ (۲) لہویہ وہ حروف
ہیں جن کا مخرج لہات یعنی حلق کا کوا ہے ایسے
دو حرف ہیں ق۔ ک (۳) شجریہ وہ حروف ہیں
جو شجر یعنی زبان تالو کی بیچ سے نکلتے ہیں ایسے
تین حروف ہیں ج۔ ش۔ ی غیر مدہ۔
(۴) حافیہ وہ حرف ہے جو کنارۂ زبان سے
نکلتا ہے وہ حرف ض ہے اس حرف کو ضرسی
بھی کہتے ہیں (۵) ذلقیہ وہ حروف ہیں جو زبان
کے کنارے اور اس کے مقابل اوپر کے سوڑھے
سے برآمد ہوتے ہیں وہ تین ہیں ل۔ ن۔ ر
(۶) نطعیہ وہ حروف ہیں جو سر زبان اور ثنایائے

علیا سے باہر آتے ہیں۔ وہ بھی تین ہیں۔ د۔ ت۔ ط
(۷) اسلیہ حروف جو سر زبان اور ثنایائے علیا
سے خارج ہوتے ہیں وہ بھی تین ہیں۔ ز۔ س۔ ص
(۸) لثویہ جو نوک زبان ثنایائے علیا کے سرے سے
نکلتے ہیں۔ وہ بھی تین ہیں۔ ذ۔ ث۔ ظ (۹)
شفویہ وہ حروف ہیں جو ہونٹوں سے نکلتے ہیں وہ
چار ہیں۔ ب۔ ف۔ م۔ و۔ (۱۰) جوفیہ
وہ حروف ہیں جو حلق کے اندر سے خلائے دہن
میں بشکل ہوا نکلتے ہیں۔ وہ حروف مدہ ہیں
یعنی۔ و۔ ا۔ ی۔ ان حروف کو ہوائی بھی کہتے
ہیں۔ (۱۱) خیشومیہ جو خیشوم ہیں جو ناک کے نتھنوں
سے خارج ہوتے ہیں۔ وہ میم ساکن اور نون غنہ
ہے

صفات حروف۔ صفات مشہورہ دس
ہیں۔ جن میں پانچ صفت پانچ صفتوں کی ضد
ہیں۔ (۱) ہمس۔ ضد جہر کی۔ ہمس آواز پست کو
اور جہر آواز بلند کو کہتے ہیں۔ (۲) شدید ضد رخوہ کی
شدید یعنی سختی، رخوہ یعنی نرمی (۳) استعلا
ضد استفال کی استعلا یعنی طلب بلندی اور استفال
یعنی طلب پستی۔ (۴) اطباق ضد انفتاح کی اطباق
یعنی پھیلانا، اور چھپانا اور انفتاح یعنی کھولنا۔
(۵) اصمات ضد اذلاق کی اذلاق کے معنی ہیں
چیز کی تیزی اصمات کے معنی منع کرنے
والے کے ہیں۔

ہمس کے حروف کو مہموسہ کہتے ہیں
اور وہ دس ہیں جن کے پڑھنے سے جریان صوت
ہوتا ہے ان حروف کا مجموعہ ہے فحثہ شخص سکت
[illegible] اگرچہ بعض
ان میں سے فی الجملہ قوت رکھتے ہیں کہ ان میں

نہ ایسی رخوت ہو کہ مطلق جریان نفس ہو اور نہ ایسی شدت ہے کہ مانع جریان صوت جیسے رح اور ص۔ لیکن ت اور ک شدیدہ مہموسہ ہیں کہ بجہت قوت دم رکتا ہے۔ باقی سب حروف مجہورہ ہیں مجموعہ ان حرفوں کا قال ربّ اعوذ من عینظ طفہجن ہے۔ حروف شدیدہ آٹھ ہیں مجموعہ ان کا اجد لک قطبت ہے اور باقی سب حروف رخوہ ہیں بقول بعض ان کے سوا حروف ہیں مجموعہ ان کا یا عوف حفظ تشخص سن فتحمک ہے اور باقی پانچ حرف کہ مجموعہ ان کا لن عمر ہے یہ متوسط ہیں صفات شدیدہ اور رخوہ میں اس لئے کہ ان کے پڑھنے میں نہ بہت سختی ہو اور نہ بہت سستی۔ حروف مستعلیہ سات ہیں مجموعہ ان کا خص ضغط قظ ہے اور باقی سب حروف مستفلہ ہیں حروف اطباق چار ہیں مجموعہ ان کا صضطظ ہے اور باقی سب حروف منفتحہ حروف اذلاقہ چھ ہیں مجموعہ ان کا فر من لب ہے اور باقی سب حروف مصمتہ ہیں۔

وہ حروف جو آپس میں ضد نہیں رکھتے چھ ہیں (۱) صفیر جس کے معنی ہیں سیٹی کرنا۔ صفیر چڑیا کی آواز کو کہتے ہیں جب وہ گرمیوں میں بولتی ہو اس کے حروف ز۔س۔ص۔ ہیں (۲) تفشی جس کے معنی ہیں پراگندہ و پریشان ہونا اس کا حرف شین ہے۔ (۳) قلقلہ جس کے معنی ہیں جنبش اور آواز بشدت جیسے شدّا اس کے پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ قطب جد ہے ان کو حروف مضغوطہ بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے ادا کرنے میں ضغط ہوتا ہے۔ (۴) لین یعنی نرمی اس کے دو حرف ہیں واؤ اور یائے ساکنین اس حالت میں کہ ماقبل اس کا مفتوح ہو (۵) انحراف جس کے معنی ہیں میل کرنا اور پھرنا اس کے حرف دو ہیں ر و ل، قرائے بصرہ کے نزدیک حرف مخرج حقطال ہو اور ر حرف تکریر ہو کہ وقت ادا مخرج میں تکرار اور تشدید سی معلوم ہوتی ہے۔

(۶) استطالہ یعنی طلب درازی۔ حرف اس کا ضاد ہے جو وقت ادا مخرج لام تک پہنچتا ہے اس لئے مستطیل کہلاتا ہے۔

یہ جاننے کے لئے کہ ہر حرف میں کون کون سی صفات ہیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

(الف) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، مدّہ

(ب) جہر، شدت، استفال، انفتاح، اذلاق، قلقلہ

(ج) جہر، شدت، استفال، انفتاح، اصمات، قلقلہ

(د) جہر، شدت، استفال، انفتاح، اصمات، قلقلہ

(ھ) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات۔

(و) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، لین۔

(ز) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، صفیر

(ح) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات

(ط) جہر، شدت، استعلا، اطباق، اصمات، قلقلہ

(ی) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، لین

(ک) ہمس، شدت، استفال، انفتاح، اصمات

(ل) جہر، استفال، انفتاح، اذلاق، انحراف۔

(م) جہر، استفال، انفتاح، اذلاق، رخوہ بین الشدۃ۔

(ن) جہر، استفال، انفتاح، اذلاق۔

(س) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، صفیر

(ع) جہر، استفال، انفتاح، اصمات رخوہ بین الشدت

(ف) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح اصمات، اذلاق۔

(ص) ہمس، رخوہ، استعلا، اصمات، اطباق، صفیر

(ق) جہر، شدت، استعلا، انفتاح، اصمات، قلقلہ

(ر) جہر، استفال، انفتاح، اذلاق، انحراف، تکرار، رخوہ بین الشدۃ۔

(ش) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات، تفشی۔

(ث) ہمس، استفال، انفتاح، اصمات

(ت) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح۔

(خ) ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات

(ذ) جہر، رخوہ، استفال، انفتاح، اصمات

(ض) جہر، رخوہ، استعلا، اصمات، اطباق

(ظ) جہر، رخوہ، استعلا، اطباق، اصمات انزلاق۔

(غ) جہر، رخوہ، انفتاح، اصمات، استعلا۔

حروف کے صفات عارضی دس ہیں جن میں چھ صفات ایک دوسرے کی ضد ہیں جو صفات ایک دوسرے کی ضد ہیں وہ یہ ہیں۔ (الف) اختلاس ضد اشمام کی۔ اختلاس کے معنی ہیں حرکت کا گھٹانا اور اشمام کے معنی ہیں حرکت کا بڑھانا (ب) تحقیق ضد تسہیل کی۔ تحقیق کے معنی حرکت کا سخت اور کامل پڑھنا۔ اور تسہیل کے معنی ہیں نرمی اور آسانی سے حرف کا پڑھنا۔ تحقیق و تسہیل ہمزہ میں ہے (ج) تفخیم ضد ترقیق کی۔ تفخیم کے معنی ہیں حرف کا پُر و غلیظ پڑھنا۔ اور ترقیق کے معنی ہیں حرف کا باریک اور ضعیف پڑھنا۔ اب وہ صفتیں باقی ہیں جو ایک دوسرے کی ضد نہیں (۱) امالہ جس کے معنی ہیں حرف یا حرکت کا نیچے کو جھکانا۔ (۲) ادغام۔ اس کے معنی ہیں ایک حرف کا دوسرے حرف میں داخل کرنا (۳) مد اس کے معنی ہیں طول دینا (۴) وقف اس کے معنی ہیں قطع کرنا

(ماخوذ از خلاصہ التجوید مختصر)

دمیان تک جو کچھ اس علم کے متعلق لکھا گیا اسے بطور نمونہ سمجھنا چاہیے اس لئے کہ اس علم کی تفصیل کے لئے کئی صفحے درکار ہیں جو طوالت سے خالی نہیں لہذا اتنے ہی پر اکتفا کی گئی۔

علم قیافہ — (ع۔ اضافت) وہ علم جس سے آدمی کے کمالات اس کے جسمی علامات یعنی صورت جسمانی ساخت سے شناخت کیے جائیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اس قدر علم قیافہ میں مہارت ہو مجھے
صورت حال سے دل کا چھپا راز سمجھ — شاد لکھنوی

قول فیصل — حکمائے دانشمند نے اخلاق نیک اور صفات پسندیدہ کو معلوم کرنے کے لیے جسم انسانی کے اعضا کو وسیلہ اور واسطہ مقرر کیا ہے اور تجربہ سے دریافت کیا ہے کہ انسان کا ہر عضو ظاہری اور باطنی صفات پر دلالت کرتا ہے۔ ذیل میں علامات جسم انسانی الگ الگ درج کیے جاتے ہیں۔

علامات سر — بڑا سر ہو اور گول اور ہموار ہو اور سر پہ بال بہت ہوں تو عقل و دانائی اور فہم و فراست ہمت و سخاوت کی نشانی ہے اور چھوٹا سر اور ناہموار یعنی لمبا ڈول اور بال سر کے تھوڑے سے ہونا یہ حماقت اور جہالت اور کند ذہنی کی نشانی ہے۔

علامات پیشانی — پیشانی کا بہت بلند اور بے شکن ہونا، دشمنی، بدذاتی اور غرور و نخوت کی نشانی ہے اور جو پیشانی بلندی اور فراخی میں متوسط ہو اور اس میں شکن بھی ہو تو محبت اور صدق اور عقل اور خوش نصیبی اور تدبیر کی نشانی ہے تنگ پیشانی مفلسی تکلیف بے وقوفی، نامرادی، افلاس اور بے حیائی کی علامت ہے اور اگر جانب سر سے ناک کی طرف دونوں ابرو کے بیچ میں شکن ہو تو غصہ غضب اور رنج کی دلیل ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ پیشانی میں چین کا ہونا زیادتی عمر کی دلیل ہے یعنی اگر ایک خط ہو تو دس برس کی دلیل ہے اور اگر دو خط ہوں تو بیس برس اور جو تین خط ہوں تو تیس برس اور باقی کو اسی طرح قیاس کرنا چاہیے۔

علامات ابرو — بھویں اگر بڑی بڑی اور دور تک کھنچی ہوئی ہوں اور بال بکثرت ہوں تو بدمزاجی خودپسندی بخیلی، غرور اور جہالت کی علامت ہے چھوٹی بھویں محبت اور مہربانی کی علامت ہے۔ اگر مرد ہے تو عورتوں سے بہت زیادہ راغب ہوگا اور جو عورت ہے تو اس کو مردوں کی طرف بہت رغبت ہوگی اور عرض و طول میں متوسط ہونا خوش مزاجی بخشش، عقل اور دیانت کی نشانی ہے اور سرا ابرو کا اگر ناک کی طرف سے باریک ہو تو دشمنی کی دلیل ہے اور وہ شخص فتنہ ہائے عظیم برپا کرے گا اور جو بلند ہو تو غرور اور نہایت بے وقوفی کی دلیل ہے اور اگر بال کنپٹیوں کے دراز ہوں تو بہادری محنت، بدمزاجی اور جنگ و جدل کی دلیل ہے۔

علامات چشم — آنکھ کا بڑا اور سیاہ ہونا سستی اور کاہلی کی دلیل ہے۔ نیلگوں آنکھ خورد و لرزاں مکر و حیلہ اور شہوت پرستی کی دلیل ہے۔ گول آنکھ نحوست کی نشان ہے آنکھ کے تل کا بہ درازی ہونا نیک بختی اور مبارک ہونے کی علامت ہے اور متوسط ہونا آنکھ کا بزرگی اور کوچکی اور سرخی اور سیاہی اور درازی میں اخلاق نیک اور عادات مبارک کی علامت ہے۔

علامات گوش — بڑا کان خوبی، قوت، حافظہ درازی عمر اور تندرستی کا نشان ہے بعض اوقات میں اور چھوٹا کان جہل و نادانی کا نشان ہے۔ متوسط کان عقل و دانائی و سعادت کا نشان ہے کان کی لو کا پر گوشت ہونا دولت کی دلیل ہے۔

علامات بینی — ناک کا باریک ہونا سبکی اور کم عقلی کی نشانی ہے۔ چوڑی اور بڑے نتھنوں والی ناک بہت شہوت اور غضب ناکی کی نشانی ہے۔ ٹیڑھی ناک نفاق، شرارت کی علامت ہے لمبی اور بڑی اور نوک پر طوطے کی طرح خمدار ناک فراخی دولت کی دلیل ہے۔ ناک کا بلندی و پستی میں متوسط ہونا حواس باطن کی صحت کی دلیل ہے اور کمر پست ہونا ناک کا افلاس و تنگ دستی کی علامت ہے۔

علامات لب — ہونٹوں کا موٹا ہونا حمق اور درشتی طبع کینہ وری کی نشانی ہے اور باریک ہونا ہونٹوں کا دانائی اور لطافت طبع کی نشانی ہے۔ اور سرخی ہونٹوں کی نیک بختی اور خوش اصلی کی دلیل ہے اور نیلگوں سیاہ ہونا ہونٹوں کا بدذاتی اور بداصلی کی نشانی ہے۔ اور سفیدی ہونٹوں کی بیماری کی نشانی ہے۔

علامات دہن — منہ کا فراخ ہونا شجاعت کی دلیل ہے منہ کا تنگ ہونا خوف و ہراس کا نشان ہے عورتوں کا منہ فراخ ہونا بہت شہوت ہونے کی علامت ہے۔

علامات دندان — دانتوں کا بہت بڑا اور باہم ہونا شرارت کی دلیل ہے چھوٹا ہونا، جدا جدا ہونا صحت جسمی کی دلیل ہے ٹیڑھا ہونا، اور ناہموار ہونا مکر و فریب کی نشانی ہے دانتوں کا نہ بہت بڑا ہونا نہ بہت چھوٹا ہونا نیک بختی کا نشان

اور الفت کی دلیل ہے۔ تیس سے بتیس تک دانتوں کی تعداد دولت اور دانائی کی علامت ہے۔ تیس سے کم ہونا مفلسی اور ناداری کی دلیل ہے۔

علامات کام و زبان | تالو اور زبان کا سرخ ہونا نیک بختی اور نیکی کی دلیل ہے سیاہ اور زرد ہونا نحوست کی نشانی ہے۔

علامات زنخ | ٹھوڑی کا باریک ہونا نیک عادت کی علامت ہے اور پرگوشت ہونا جہالت اور غرور کی نشانی ہے اور متوسط ہونا ٹھوڑی کا عقل و ہنر کی علامت ہے۔

علامت گردن | کوتاہ گردن ہونا مکر و خیانت کی نشانی ہے باریک اور دراز گردن ہونا نامردی اور حماقت کی دلیل ہے اور موٹی گردن راستی و الفت اور تدبیر کی دلیل ہے اور گردن پر ایک خط ہونا درازی عمر کی نشانی ہے اور دو خط ہنرمندی اور تین خط دولت کی علامت ہے۔

علامت چہرہ | چہرے کا پرگوشت اور معتدل ہونا سستی و فراموشی و جہل و سخت خوئی کی نشانی ہے اور خشک و کم گوشت ہونا جیدی اور ظرافت کی علامت ہے۔

علامت محاسن و ڈاڑھی | گھنی ڈاڑھی ہوشیاری اور دانائی کی علامت ہے۔ گرد ڈاڑھی گرانباری اور آبرو کی نشانی ہے اور بہت لمبی ڈاڑھی حماقت اور نادانی کی علامت ہے اور ڈاڑھی میں بہت بالوں کا ہونا کند ذہنی اور غبی ہونے کی علامت ہے۔

علامت کتف یعنی شانہ | شانے کا لاغر ہونا زشت عادت ہونے کی علامت ہے۔ شانے کا چوڑا ہونا حماقت کی نشانی ہے۔ شانوں پر بالوں کا ہونا بے دینی یعنی مفلسی کی نشانی ہے۔ شانوں کا صاف اور متوسط ہونا عقل و دولت کی اور سعادت مندی کی دلیل ہے اور ایسا آدمی لطیف مزاج ہوتا ہے۔

علامت بغل و بازو | بازو دراز اور بغل پرگوشت نیک بختی اور فراخ روزی کی نشانی ہے چھوٹا بازو اور خشک بغل ہونا بے دولتی کی علامت ہے۔

علامت سینہ | سینے کا فراخ اور پرگوشت ہونا نیک بختی کا نشان ہے۔ تنگ اور خالی سینہ نحوست اور بدبختی کی علامت ہے۔

علامت پستان | دونوں چھاتیوں کا بہت بڑا ہونا دولت اور اولاد کی ترقی کی نشانی ہے اور ایک چھاتی بڑی اور ایک چھاتی چھوٹی ہونا بدبختی کی علامت ہے۔

علامت شکم | پیٹ بڑا ہونا حماقت کی علامت ہے اور متوسط ہونا تیزی رائے اور صفائی عقل اور تیزی ہوش کی دلیل ہے جس کے پیٹ پر ایک خط ہوگا اس کی موت تلوار سے ہوگی۔ دو خط والا عورتوں کی صحبت سے نہایت رضامند ہوتا ہے اور تین یا چار یا پانچ خط کا پیٹ پر ہونا عقل و علم ہوشیاری کا نشان ہے جس کے پیٹ پر خط کا مطلق نشان نہ ہو تو وہ شخص صاحب اقبال ہوگا اور بڑی اور گول ناف کا ہونا دولت و سعادت کی نشانی ہے۔

علامت رنگ | رنگ کا بہت سرخ ہونا جلد بازی اور زود رنجی کی دلیل ہے اور سبزہ رنگ ہونا بدباطنی کی علامت ہے اور سرخ و سپید رنگ خوش اخلاقی کی دلیل ہے اور سرخ رنگ سیاہی مائل ہو تو کج خلقی کا نشان ہے اور گندم رنگ ہونا خوش اخلاقی اور عقل و دانائی اور نیک بختی کی دلیل ہے۔

علامت پشت | چوڑی پیٹھ غضب اور غرور کے قوی ہونے کی دلیل ہے اور ٹیڑھی پیٹھ کج خلقی کی نشانی ہے۔ اور دراز ہونا پیٹھ کا کم عقلی کی نشانی ہے اور متوسط ہونا نیک بختی اور سعادت کی نشانی ہے۔

علامت نرمی جلد | جسم کا ملائم ہونا قوت عقل اور نازک مزاجی کی دلیل ہے اور جس کا بدن سخت ہوگا وہ شخص زبردست اور کم عقل اور بد مزاج ہوگا اور جلد کا ملائم اور باریک ہونا نیکی اور فرخندگی کی دلیل ہے۔

علامت موئے | بالوں کا نہایت سخت ہونا شجاعت اور مردانگی کی دلیل ہے اور بہت نرم ہونا خوف و ڈر کی علامت ہے اور جس کے بال متوسط ہوں یعنی نہ بہت نرم ہوں نہ سخت ہوں اس کا مزاج نہایت نیک ہوگا۔ سینے اور پیٹ پر بہت بال ہونا بیوقوفی کی نشانی ہے اور کم ہونا دانائی اور لطافت کی دلیل ہے۔ اور بالوں کا زرد رنگ ہونا حماقت کی دلیل ہے اور جو سرخ ہوں تو شجاعت اور دماغ کے گرم و ملائم ہونے کی نشانی ہے۔ اور سیاہی اور سرخی اور زردی میں متوسط ہوں تو مزاج کے معتدل ہونے کی دلیل ہے اور جس کے ایک مسام سے ایک ہی بال پیدا ہو تو دولت کی نشانی ہے اور دو پیدا ہوں تو ہنرمندی کی دلیل ہے اور اگر تین پیدا ہوں تو وہ شخص صاحب عبادت ہوگا۔ اور چار بال ایک جگہ سے پیدا ہوں تو مفلسی اور بے ہنری کی علامت ہے اور بالوں کا باریک ہونا عیاری کی نشانی ہے اور گندہ یعنی موٹا ہونا بالوں کا جری کی دلیل ہے۔

علامت آواز | آواز کا بڑا اور بلند ہونا مردانگی کی دلیل ہے اور باریک اور نرم ہونا

اخلاق حمیدہ کی علامت ہے اور ناک میں بولنا
غرور اور تکبر کی نشانی ہے اور بلند آواز ہونا
بدبختی اور حماقت کی دلیل ہے اور آہستگی اور
ملائمت سے باتیں کرنا عقل و دانائی کی دلیل ہے
اور گفتگو میں بہت جلدی کرنا کج خلقی کی علامت
ہے اور گفتگو کے وقت ہاتھ کو حرکت دینا دانائی
اور عقلمندی کی نشانی ہے۔

علامت خندہ قہقہہ مار کر ہنسنا بے حیائی
اور نالائقی کی دلیل ہے۔ تبسم کرنا شرم اور
حیا اور سرشت اور خوش اخلاقی کی نشانی ہے

علامت قد بہت دراز ہونا قد کا بیوقوفی
کی نشانی ہے اور جس کا چھوٹا قد ہوتا ہے وہ
فساد برپا کرتا ہے وہ تابعی کبڑا ہو تو دشمنی
اور عداوت کی نشانی ہے اور میانہ قد یعنی
دراز ہونہ کوتاہ ہو حکمت اور عقلمندی کی
علامت ہے اور اس کے اوصاف باطنی بھی
معتدل ہونگے اور حکیموں نے کہا ہے کہ وہ قد
بہت اچھا ہے جو بحساب قد کے اکیس بیس
انگشت ہو اور اس مقدار سے جس قدر کم ہو
وہ خراب ہے۔

علامت رفتار جس کی چال بھری ہوئی
ہے وہ بزرگوں کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص
کمر اور سر اپنا کو چلنے میں حرکت دیتا ہے اس کو
غرور علت ابتر ہوتی ہے اور تیز و تند رفتار
قہر و غضب اور جہالت کی علامت ہے اور آہستگی
کی رفتار نیکبینی کی علامت ہے اور تیزی و آہستگی
میں متوسط ہونا علامت اعتدال اور باطن کی نیکی کی ہے
اور چلنے میں زور زور سے زمین پر پاؤں مارنا
بدبختی کی نشانی ہے اور لمبے لمبے قدم رکھنا جہالت

اور حماقت کی علامت ہے۔

علامت کف دست ہتھیلیوں کا موٹا
ہونا دولت کی علامت ہے اور سرخ رنگ
ہونا خوبی اور لطیف مزاجی کی نشانی ہے اور
زرد رنگی دلیل فسق و فجور ہے اور سپید و سیاہ
علامت بدبختی ہے اور تھوڑے یا بہت خط
ہتھیلیوں پر ہونا نہایت برائی ہے مگر اوسط
درجے میں البتہ نشان نیک بختی اور سعادت
کا ہے۔

علامت انگشتان لمبی انگلیاں زیادہ تر ہم
ہونے کی دلیل ہے اور باریک و نرم نیک
بختی کی علامت ہے۔ موٹی سخت اور ٹیڑھی
ہونا صاف بدبختی کی نشانی اور جو ملا لینے میں
انگلیوں کے سوراخ نمایاں رہیں تو بے دولتی
اور فضول خرچی کی علامت ہے جو سوراخ معلوم
نہ ہوں تو جمع ہونے کی علامت ہے۔

علامت ناخن ناخنوں کا سرخ رنگ
ہونا علم و عقل و دانائی اور فراخ دستی کی علامت
ہے اور سیاہ اور زرد رنگ ہونا پریشانی
افلاس و بدبختی کی نشانی ہے۔

علامت ذکر عضو تناسل کا بڑا ہونا فسق و
فجور کی علامت ہے اور کوتاہ ہونا صلاح و
راستی کی علامت ہے اس پر بہت رگوں کا
نمودار ہونا حسرت و افلاس کی علامت ہے۔

علامت خصیہ ایک خصیہ بڑا اور ایک
چھوٹا ہونا غلبہ شہوت کی نشانی ہے اور
عورتوں کی صحبت کی رغبت کی علامت ہے اگر
داہنا خصیہ جس شخص کا چھوٹا ہوگا تو اس کے
نطفے سے لڑکے بہت پیدا ہوں گے اور جس شخص

کا بایاں خصیہ چھوٹا ہوگا اس کے نطفے سے
لڑکیاں بہت ہوں گی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ فوطے
کا چھوٹا ہونا افلاس و دولت ہے اور بڑا ہونا فوطے
کا فسق و فجور کی علامت ہے

علامات ران و ساق ران کا پر گوشت ہونا
عورتوں کے ساتھ عیش و عشرت کرنے کی علامت
ہے اور جس کی ران تنگ ہو اور اس پر بال نہ ہوں
تو دولت کی علامت ہے اور جس شخص کی پنڈلی
موٹی ہو اور اس پر بال ہوں تو وہ اکثر پیادہ
چلیگا اور تنگ دست رہے گا۔ اور لمبی پنڈلی
کا ہونا غرور اور بدخواہی کی علامت ہے اور بہت
چھوٹی پنڈلی رسوائی کی نشانی ہے اور درازی
و کوتاہی اور مطہری میں پنڈلی کا معتدل ہونا
شجاعت و سعادت اور نیک بختی اور نیک طینتی کی
دلیل ہے

علامات کعب ٹخنے پر گوشت کا ہونا آسودگی
کی علامت ہے اور اس پر بالوں کا ہونا کثرت
اولاد کی دلیل ہے اور جس کا ایک
ٹخنہ بڑا اور ایک چھوٹا ہوگا وہ شخص اکثر قید
میں رہے گا۔ اور چھوٹا اور گول ٹخنہ کا دولت
کی نشانی ہے اور ٹخنہ بلند ہونا بدبختی اور افلاس
کی نشانی ہے

علامت عقب یعنی پاشنہ ملائم اور چھوٹی
ایڑی کا ہونا علامت دولت مندی کی ہے اور بڑی
نحوست کی نشانی ہے اور جس کی ایڑی
پر گوشت ہو اور چلنے میں چوڑی ہو جائے تو
یقینی وہ چور ہوگا

علامت پشت پا پشت پا بلند ہوں اور
اس پر بال کم ہوں تو نیک بختی اور سعادت

اور مبارکی کی نشانی ہو اور اگر برعکس ہو تو نحوست کی نشانی ہے۔

علامت کف پا پاؤں کے تلوؤں کا زرد اور سیاہ ہونا قلت اولاد اور فسق و فجور کی علامت ہے اور خطوط سے خالی ہونا کف پا کا اکثر پیادہ چلنے کی علامت ہے اور کف پا کا سرخ و نرم ہونا عقل و دولت کی نشانی ہے اور کف پا میں جو اور بعق اور ناقوس کا نشان ہونا دولت اور حشمت کی علامت ہے اور جس کے دونوں پاؤں باہم ایک دوسرے کی طرف پھرے ہوئے ہوں اور کف پا پر گوشت ہوں تو ہمیشہ گھوڑے کی سواری اس کو میسر ہوگی۔

علامت انگشتان پا پاؤں کی انگلیاں اگر بار دبایہ ہوں تو عقلمندی کی علامت ہے موٹی اور چھوٹی کند ذہنی کی علامت ہے اور باہم متصل ہوں تو نیکی کی علامت ہو متفرق اور پریشان ہونا نحوست کی نشانی ہو اور انگوٹھے کے پاس کی انگلی اگر انگوٹھے سے بڑی نہ ہو تو نیک بختی اور اقبال اور مالدار ہونے کی علامت ہے اور وہ شخص بہت نکاح کرے گا اور اس کی عورت اس کے سامنے مرجائے گی اگر اس کے بالعکس ہو تو خود اپنی عورت کے سامنے مرجائے گا اور اگر سب انگلیاں چھوٹی ہیں تو بد اصلی اور بدنیتی کی دلیل ہے اور جس کا انگوٹھا بہت چوڑا ہوتا ہے تو وہ شخص بہت ملکوں کی سیر کرتا ہے اور ناخن زرد اور سیاہ عیب کی دلیل ہے اور سرخ و صاف ہنر کی دلیل ہے اور عقلمند کو لازم ہے جس شخص میں علامتیں نیکی کی زیادہ ہوں اور

نیکی کی علامتیں کمتر ہوں تو اس کی بد افعالی پر اعتبار کرتے اور جس میں علامتیں نیکی کی بیشتر ہوں اور بدی کی کمتر تو اس کے افعال نیک کو دلیل گردانے اور اگر دونوں برابر ہوں تو اکثر ایسے آدمی نیکی میں معتدل ہوتے ہیں اور یہ علامتیں اور دلائل کہ بیان ہوئے عورتوں اور مردوں میں مشترک ہیں۔

متفرق علامتوں کا بیان پیشانی پر سیاہ خال کا ہونا بخت مندی اور دولت کی نشانی ہے قفا یعنی پس گردن اگر مثل ہاتھی کے گردن و پشت پر ایک پشتہ سا اٹھا ہوا ہو تو دولت کی علامت ہے اور جو بندر کی پس گردن کی طرح بے ڈول اور خالی اور بے مغز اور خشک ہو تو دلیل فلاکت ہے۔

دلائل استخوان پہلو پہلو میں آٹھ پسلیوں کا ہونا بادشاہی کی علامت ہو اور نو نشانی دولت کی ہے دس علامت فقیری کی اور گیارہ زہد و تقویٰ کی نشانی ہو اور بارہ علامت رنج و غم کی ہے اور تیرہ علامت دولت اور مال ملنے کی ہے اور بادی اقبال کی بھی نشانی ہے اور چودہ علامت بدکاری اور فسق و فجور کی ہے۔

خال سیاہ بر سر ذکر سیاہ تل عضو تناسل کے سر پر ہونا علامت ہو کہ عورات کی صحبت سے بہت رغبت ہو اور وصل سے عورتوں کے کامیاب ہو۔

علامت بوئے منی منی میں جس کی مچھلیوں کی بو آتی ہوگی اس کے اولاد بہت ہوگی اور مویشی اور مال کی اس کے پاس کثرت

رہے گی۔ منی میں شہد کی بو ہوگی تو اس مرد کو عورت کی خواہش بہت ہوگی منی میں دہی یا دودھ کی بو آئے تو دولت مندی اور امیری کی نشانی ہے منی میں بوئے تلخ آئے تو فسق و بدکاری کی علامت ہے۔

دلیل مسامات و رستن موئے جس کے مسام میں ایک بال جدا ہوگا دولت و حشمت ہمیشہ اس کی کنیز رہے گی۔ ایک مسام میں دو بال جمے ہوں تو علم اور زہد و تقویٰ اور خدا پرستی کی علامت ہو اور جس کسی کے تین یا چار بال ایک مسام سے نکلیں گے تو بدبختی اور افلاس کی نشانی ہے۔

علامت قامت جس کا قد پاؤں کے انگوٹھے سے سر تک نوے انگشت کا طول میں اپنی انگلیوں سے ہوگا اس کی عمر تیس برس کی ہوگی نوے سے ایک سو بیس انگشت تک ہر انگشت پر پانچ برس بڑھانا چاہیے مثلاً اکیانوے پر ۳۵ سال اور بانوے پر چالیس برس غرض اسی طرح ایکسو بیس انگشت کو قیاس کرنا چاہیے۔

دلائل خطوط دست و پا و سائر اعضا ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک عرض میں پیشانی پر ایک خط کا ہونا دولت اور امیری کی علامت ہے اور دو خط علم و ہنر کی نشانی ہے اور تین خط سلطنت یا وزارت کا نشان ہے اور چار خط فقیری کی علامت ہے اور پانچ خط ہوں تو سو برس کی عمر ہو اور چار خطوں سے اسی برس کی اور تین خطوں سے ۶۰ برس کی اور دو خط چالیس برس کی علامت ہیں ایک خط بیس برس

کی عمر کی شناخت ہو اور پیشانی پر خطوں کا نہ ہونا کم عمری کی علامت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(ماخوذ از ترجمہ مطلع العلوم صفحہ ۶۴۳۵۶)

علم کرنا:- اونچا کرنا، بلند کرنا، تلوار، نیزہ نیمچہ وغیرہ کو اونچا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یعنی سب اپنے ہاتھ میں سامان اوج ہیں
جب تیغ کی علم تو علمدار فوج ہیں
تعشق

وہ اب نیمچہ کر چکے ہیں علم
اجل آ چکی سر پہ کیونکر ٹلے
رند

علم کلام:- (با اضافت) وہ علم جس میں مقدمات نقلی تو عقلی دلیلوں سے ثابت کریں کسی چیز کو مضبوط اور صحیح دلیلوں کے ساتھ جان کے اپنے دل میں جمانے کا علم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

آرام کر رہا ہے اس خواب گاہ میں اب
علم کلام تیری مجلس کا صدر آرا
عزیز لکھنوی

علم کیمیا:- (بہ اضافت یائے معروف وکسر میم) سونا چاندی بنانے کا علم، صنعتِ زرسازی۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ حال کی اصطلاح میں اس علم کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کے اجزا کو جدا کرنے پھر اس کو ملا دینے یا ان کے تغیر و تبدل اور خواص سے بحث کی جائے۔ انگریزی میں اس کو کیمسٹری کہتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "لغت میں کیمیا کے معنی اصل زر و سیم یا صنعت زرسازی کے ہیں چونکہ قلب ماہیت غیر ممکن ہے اس سے ثابت ہوتا ہے ایک دھات سے دوسری دھات تو نہیں بنا کرتی تھی مگر رنگ بے شک چڑھ جایا کرتا تھا چنانچہ ہمارے ایک دوست جو اس علم سے بخوبی واقف تھے کہتے تھے کیمیا گری انگریزی ہے جس طرح پر لوگ بیان کرتے ہیں سب غلط ہے۔ ہاں اس کے ذریعے سے اشیا کی واقفیت خوب ہو جاتی ہے"

مندرجہ بالا عبارت میں "کیمیا گری انگریزی ہے" کے فقرے سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ کیمیا گری انگریزی زبان کا لفظ ہے بلکہ اس سے مؤلف مذکور نے یہ سمجھانا چاہا ہے کہ علم کیمیا انگریزوں کی ایجاد ہے۔ اس علم کو تنہا "کیمیا" بھی کہتے ہیں بلکہ زبانوں پر زیادہ تر یہی ہے۔

ع کیمیا ہے تو کاشتکاری ہے
اسمٰعیل

صاحب مطلع العلوم نے لکھا ہے کہ علوم دو طرح پر ہیں ایک علوم جلیہ یعنی علوم متداولہ جو مدرسوں وغیرہ میں پڑھائے جاتے ہیں دوسرے علوم خفیہ جن کو نااہلوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ علوم خفیہ کے پانچ شعبے ہیں۔ علم ریمیا، علم سیمیا، علم کیمیا، علم لیمیا، علم ہیمیا۔ ان پانچوں علوم کو علوم خمسہ مختفیہ کہتے ہیں علم کیمیا یہ ہے کہ صاحب صنعت ناقص دھاتوں کو کامل تدبیروں سے اعلیٰ درجے پر پہنچائے۔

علم گاڑنا:- (متعدی) میدان جنگ میں علم نصب کرنا۔

دالان صلح وجیب، اماں پھاڑنے لگا
ہر بام پہ جنوں کے علم گاڑنے لگا
جوش ملیح آبادی

قول فیصل۔ اس کا مقدم علم گڑنا بھی مستعمل ہے

سر کے نہ جھکے پھر جب وفا پہ قدم گڑے
جا کر در یزید پہ اپنا علم گڑے
انیس

علم لدنی:- (بہ اضافت) خدا داد علم، وہ علم جو خدا کے مخصوص بندوں کو بغیر پڑھے لکھے محض خدا کی شفقت و رحمت سے حاصل ہو۔ وہبی علم۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ لوگ ای کہیں جنہیں کہتے تھے کہ خود تھے جاہل
نہیں معلوم تھا یہ کیا ہے نبی کی منزل
علم بے واسطہ خالق سے کیا تھا حاصل
فلک علم لدنی کے تھے ماہ کامل
عالم الغیب تھا ہر شے کا بتانے والا
بے پڑھا خود تھا محمدؐ کا پڑھانے والا
مولوی...

قول فیصل۔ لدنی لدن سے مشتق ہے۔ عربی میں لدن کے معنی پاس اور نزدیک کے ہیں۔ اردو نظم کی ضرورت سے علم لدن بھی استعمال کیا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

اک روز بابِ علم لدن عرش بارگاہ
تھا جلوہ بخش مسجد کوفہ مثال ماہ
دبیر

علم لغت:- (بہ اضافت) کسی زبان کے الفاظ و محاورات کی تحقیقی واقفیت۔ ڈکشنری لکھنے کا علم عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

علم لیمیا:- یہ علم قوائے مشغلہ سفلیات سے قوائے فاعلہ علویات کے ملنے سے عبارت ہے اس سے وہ اسما اور طلسمات مراد ہیں جن کے عمل سے عجیب و غریب افعال و آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس علم میں حروف مفردات و حروف مرکبات کے خواص سے بحث کی جاتی ہے طوالت کے خوف سے ایک مثال حرف مفرد کی اور ایک مثال مرکب کی ذیل میں درج کر رہا ہوں۔

الف، کے خواص میں لکھا ہے کہ جو شخص صبح کو بستر خواب سے اٹھ کے بات کرنے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ الف کو اپنی زبان پر جاری کرے گا تو صاحب ثروت ہو جائے گا۔ اور اگر ساعت مشتری میں کاغذ پر ہزار بار الف کو لکھ کے کوئی اپنے پاس رکھے گا تو وہی تاثیر بخشے گا۔ اگر وضع حمل کی سختی کے وقت حاملہ کے ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر یہ حرف

لکھ دیا جائے تو بآسانی وضع حمل ہو جائے۔ الف سے ی تک حروف مفردات کے خواص لکھ کے صاحب مطلع العلوم نے لکھا ہے کہ حروف مفردات کا عمل اس وقت درست ہوگا جب اٹھائیسوں حروف کی زکوٰۃ اٹھائیس دنوں میں دے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر حرف کو ہر روز اس کے عدد ملفوظی کے حساب سے وقت معینہ میں با طہارت خلوت یا صحرا میں پڑھے اور اٹھائیس دن میں زکوٰۃ سے فارغ ہو تو عمل درست ہوگا۔ اب ایک مثال حروف مرکبات کی لکھتا ہوں۔ اگر کسی سے خوف رکھتا ہو تو بجائے خوف کھیعص حمعسق لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ کہ جس سے ڈرتا تھا اس سے بےخوف ہو جائیگا
(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم مثلث :- (بہ اضافت) علم ریاضی کی وہ شاخ جو مثلثوں کے ضلعوں اور اس کے زاویوں کے باہمی تعلقات کو ظاہر کرتی ہے یا ان عام تعلقات کو جو زاویوں اور قوسوں کے نسبتی عملوں سے واقع ہوتے ہیں بتلاتی ہے اور ان کی پیمائش کے قاعدوں کو سکھاتی ہے۔ ٹرگنامیٹری۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب۔ اصطلاح علم اقلیدس۔

علم مجلس :- (بہ اضافت) محفل میں نشست و برخاست باہمی گفتگو اور حاضرین سے پیش آنے کے وہ قاعدے جو اخلاق پر مبنی ہوں۔ آداب مجلس۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ علم مجلس کی جزئیات مذکورہ کی معلومات کے بعد حاصل ہوتا ہے اس کا جزو اعظم فصاحت اور حسن تدبیر ہے اور وہ ایک خداداد امر ہے۔
(دربار اکبری)

علم مُدُن (بہ اضافت۔ مُدُن بضم اول وفتح دوم) شہری انتظام کی واقفیت، امور سلطنت و ریاست کا علم۔ کسی ملک کی پرخلوص قومی تدبیریں اور عمدہ کارروائیاں جو کسی شہر یا ریاست سے متعلق ہوں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قول فیصل۔ اسی کو علم تمدّن بھی کہتے ہیں اور یہی نسبتہً زیادہ رائج ہے۔ مُدُن اصل میں مدینہ بمعنی شہر کی جمع ہے لہذا علم مدن و تمدن کے معنی ہوئے وہ علم جو شہروں کے انتظام سے متعلق ہو یعنی پولیٹیکل معاملات کا علم۔

علم مرایا :- (بہ اضافت) وہ علم یا فن جس سے سطح مستوی کی ہر ایک چیز کو شیشے کے آلات کی مدد سے کسی خاص فاصلے کے بغیر بعینہٖ معلوم کیا جائے یا ایک قسم کی مصوری یا قاعدہ ہیئت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قول فیصل۔ مرایا (بالفتح) مراۃ کی خلاف القیاس عربی جمع ہے چونکہ اس علم میں آئینوں سے کام پڑتا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔

علم مساحت :- (مساحت بکسر اول) علم ہندسہ کی شاخ جس سے اضلاع کا طول عرض کا رقبہ اور مجسمات کی جسامت وغیرہ معلوم کی جائے۔ پیمائش مجسمات کا علم اور زمین کی ناپ جوکھ کے قاعدے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم معانی :- علم بلاغت کے تین شعبوں سے ایک شعبہ کا نام۔ اس علم کو کہتے ہیں جس سے مقتضائے حال حسن تقریر کی حیثیت اور کلام کی مطابقت معلوم کی جاتی ہے۔ فائدہ اس علم سے یہ ہے کہ حسب محل و مقام اور مطابقت کلام میں ذہن انسانی خطا سے محفوظ رہے۔ مقتضائے حال سے مراد یہ ہے کہ جس مقام پر جو لفظ آئے وہ اس جگہ کے لئے مناسب ہو۔ یہ نہ ہو کہ تہنیت کے مقام پر تعزیت کے الفاظ ادا کر رہے ہیں اور تعزیت کے مقام پر تہنیت کے الفاظ ادا کر رہے ہیں۔

واضح ہو کہ حسن کلام کی دو قسمیں ہیں (۱) حسن ذاتی (۲) حسن عرضی۔ حسن ذاتی الفاظ فصیح اور معانی بلیغ سے حاصل ہوتا ہے۔ فصیح وہ لفظ ہے جو اہل زبان کے محاورے اور روزمرہ کے موافق ہو غیر مانوس نہ ہو۔ معانی بلیغ وہ ہیں جو مطلب کے موافق مقام کے مناسب ہو۔

حسن عرضی تشبیہوں اور صنعتوں کے رعایت کرنے سے حاصل ہوتا ہے

جو شخص ان دونوں باتوں کی رعایت کرتا ہے اس کا کلام فصیح و بلیغ ہوتا ہے۔

جو چیزیں کلام کو پایہ فصاحت لفظی اور فصاحت معنوی سے گرا دیتی ہیں ان میں سے کچھ تفصیل درج کی جاتی ہے۔

(۱) ضعف تالیف۔ یعنی محاورے کے خلاف الفاظ کا استعمال کرنا یا ضمیروں اور حروف رابطہ کو ایسی تقدیم و تاخیر کے ساتھ لانا جو اہل زبان کے روزمرہ کے خلاف ہو۔

آدمی اب نہیں جہاں میں میر
اٹھ گئے اس بھی کارواں کے لوگ

محاورے میں یوں ہے اس کارواں سے بھی لوگ اٹھ گئے۔

(۲) توالی اضافات۔ یعنی پے در پے چند اضافتیں لانا مگر یہ اس وقت عیب ہے جب برا معلوم ہو اور ثقالت پیدا کرے اگر ایسا نہ ہو تو ایک [illegible]

میں ہوں سردار شباب چمن خلد بریں (انیس)

(۳) ابتذال ایسے الفاظ یا محاورے استعمال کرنا جن کو بازاری اور عوامی بولتے ہیں اور خواص ان سے پرہیز کرتے ہوں۔ جیسے شبرات کی رات چاہ زمزم کا کنواں لب دریا کے کنارے آب حیات کا پانی۔

کہ تو بیٹھ جا کے فلانی جگہ
بلا لوں گی میں گھر سے جا کر تجھے — تپش

جگہ عامیانہ لفظ ہے

(۴) تغیر یعنی صحیح لفظ میں کسی قسم کا تغیر کر دینا جیسے وردہ درماں سے النقصان ہوا (آتش) نقصان غلط ہے المقصد ہونا چاہیے۔

(۵) اتقال وثقل فرقت ایسے حروف کا استعمال جن کے پڑھنے میں دشواری ہو زبان پر ثقل پیدا کریں۔

معشوقوں کو اپنے قرب عدو رونے لگی ہے
جنگل میں برق قبر خسیدا کو ڈھونڈنے لگی ہنس
برق قبر میں دو قاف ایکجا ہو گئے جس سے ثقل پیدا ہو گیا۔

(۶) غرابت لفظی یعنی غیر مانوس لفظ استعمال کرنا یعنی ایسے الفاظ استعمال کرنا جن سے بعض سے اہل زبان نا واقف ہوں جیسے اکثر شعرا قصائد کے قافیوں میں لاتے ہیں قصائد میں ایسے الفاظ کا قافیہ کی ضرورت سے کہا جاتا ہے مگر غزل مستعمل نہیں ہے۔

(۷) مخالفت قیاس نحوی۔ یعنی اہل زبان کے محاورے یا قاعدہ صرف و نحو کے خلاف کوئی لفظ استعمال کرنا۔

جان عقل کا ہی و شور شیر دیا آنکھوں

ملتی آبادگی اور وحشت ویرانہ ہم — سودا

آبادگی کا کاف فارسی زاید ہے اس لیے کہ یائے مصدری اور یائے نسبت کے قبل وہاں کاف فارسی لگاتے ہیں جہاں لفظ کے آخر میں ہائے مختفی ہو جیسے آوارہ سے آوارگی، شرمندہ سے شرمندگی وغیرہ۔ لفظ آباد کے آخر ہائے مختفی نہیں ہے۔

(۸) تناقض ایک معنی کے خلاف دوسرے معنی کلام میں لانا جیسے کسی کی تعریف میں سب دنیا اور تنگ کہنا۔

(۹) تنافر کلمات یعنی عبارت میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن کے ادا کرنے میں خلل واقع ہو اور سرعت کے ساتھ منھ سے نہ نکلیں۔ جیسے اونٹ کی پیٹھ پر ڈھیلی ڈنگی دو نالی سے اونچی نہیں ہے اونٹ کی پیٹھ گیر اونٹ کے ڈھانچ کی طرح قد والا سنگی ہے۔ (دریائے لطافت)

(۱۰) تعقید یہ ہے کہ کلام اپنے معنی پر ظاہر دلالت نہ کرے یعنی دلالت تو ہو مگر صریح نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں تعقید لفظی تعقید معنوی۔ تعقید لفظی یہ ہے کہ کلام میں تقدیم و تاخیر اور حذف و نقل الفاظ کے سبب خلل واقع ہو۔

زمین کے حال پر اب آسمان روتا ہو
ہر اک فراق مکیں میں مکان روتا ہے — ناسخ

اصل مطلب یوں ہے ہر اک مکین کے فراق میں مکان روتا ہے تعقید معنوی یہ ہے کہ عبارت میں خیالات یا کسی نص غیر معروف یا کسی طرح کی مشکل بات لائے۔ اور جب تک خوب غور و تامل نہ کریں اس کا سمجھنا دشوار ہو۔

یک الف بیش نہیں صیقل آئینہ ہنوز
چاک کرتا ہوں میں جب سے کہ گریباں سمجھا — غالب

مطلب شاعر کا یہ ہے کہ صیقل سے جو خط آئینہ پر اترتا ہے وہ الف کے مانند ہوتا ہے۔ تو گویا آئینہ ابھی الف ہی کی مشق کر رہا ہے یعنی ہنوز روز اول کے گریبان چاک گریباں کر رہا ہو کبھی بصورت الف ہی تھا۔ اس کی سیکڑوں شکلیں بدل گئیں۔ تو معلوم ہوا کہ مشق گریبان دری میں آئینہ مبتدی ہے اور شاعر کا گریباں منتہی۔

(۱۱) کراہیت سماع۔ یعنی عبارت میں ایسے ایسے الفاظ لانا جن میں فحش صریح ہو۔

تھا اگر فشاری میں خطرہ جو مجھے بیداد کا
کر دیا گھر بیت الخلا صیاد کا — جرأت

(۱۲) لفظ واحد کی کثرت تکرار یہ بھی عیب ہے خواہ اسم ہو خواہ فعل یا ضمیر یا اسم خواہ ظاہر ہو یا ضمیر ہو اور بغیر کثرت کے عیب نہیں۔ اگر بغیر کثرت کے عیب ہوتا تو تاکید لفظی بھی قبیح ہوتی کبھی بغیر کثرت کے بھی خلاف فصاحت ہوتا اگر تاکید منظور نہ ہو تو تکرار عیب ہے۔

دیکھے کوئی اس میں نہ انسان ہے
نہ انسان ہے اور نہ حیوان ہے — مجاہد دانش منظوم

یہاں انسان کی تکرار عیب سے خالی نہیں

(۱۳) اخلال یہ ہے کہ نظم میں موقع کا لفظ چھوڑ کے دوسرا لفظ اس کی جگہ لایا جائے۔

اثر فیض عام سے ان کے
کعبہ آباد بتکدہ مسجد رہا

دوسرے مصرع میں بتکدے کی جگہ بتکدہ مناسب ہے۔

تقسیم کلام — جاننا چاہیے کہ علم معانی میں

کلام سے بحث ہوتی ہے اور کلام کی دو قسمیں ہیں خبر یا طلب ــــ واقعات بیان کرنے کو خبر کہتے ہیں صدق و کذب کا احتمال اس کا خاصّہ ہے اور طلب وہ ہے کہ متکلم اپنے نفس کے واسطے کوئی بات کہے۔

خبر کا بیان خبر کے واسطے مسند الیہ اور مسند کا ہونا ضروری ہے۔ مسند الیہ مبتدا کو اور مسند خبر کو کہتے ہیں۔ مبتدا اور خبر میں جو نسبت ہو اس کو اسناد کہتے ہیں جیسے "زید کھڑا ہے" میں لفظ زید مبتدا اور مسند الیہ ہے اور "کھڑا ہے" خبر اور مسند ہے اور کھڑے ہونے کو زید کے ساتھ زید کو کھڑے ہونے کے ساتھ جو نسبت ہے اس کو اسناد کہتے ہیں اس لیے کہ جب ہم نے کہا۔ زید کھڑا ہے پس "کھڑا" کا لفظ زید سے منسوب ہوا اور یہ تصور ہرگز نہ ہوگا کہ کسی دوسرے کے لیے کہا گیا ہے یہی نسبت ہے جو اسناد کہلاتی ہے یعنی نسبت فعل اس فاعل کی طرف جس سے وہ فعل متعلق ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک حقیقت عقلیہ اور دوسری مجاز عقلیہ۔ حقیقت عقلیہ اس اسناد کو کہتے ہیں جس میں ایک فعل نسبت اس فاعل کی طرف ہو جو حقیقت اس فعل کے ساتھ متصف ہو جیسے "خدا نے جہان کو سرسبز کیا" میں جہان کے سرسبز کرنے کی نسبت خدا کی طرف نسبت حقیقت عقلیہ اس لئے ہر فعل کا فاعل حقیقی خدا ہے۔ دوسری مجاز عقلیہ یہ ہے فعل کی نسبت اس فاعل کی طرف ہو جو مجازاً اس فعل کے ساتھ منسوب ہو جیسے "فصل بہار نے دنیا کو سرسبز کیا" میں سرسبز کرنے کی نسبت فصل بہار کی طرف نسبت مجاز عقلیہ ہے۔

واضح ہو کہ مسند یعنی خبر میں جس کو حکم بھی کہتے ہیں سننے والے کو اگر تردد یا انکار ہو تو اس کو دفع کرنے کے لئے الفاظ "تاکید" لاتے ہیں الفاظ تاکید یہ ہیں۔ قسم، واللہ، بخدا، ہرگز، ہر آئینہ وغیرہ۔ لفظ ہرگز سبب کے لئے آتا ہے۔ مثلاً زید ہرگز کھڑا نہیں ہے۔ قسم اور ہر آئینہ وغیرہ ایجاب و سلب دونوں کے آتے ہیں مثلاً کہیں نہیں! زید کھڑا ہے

ایجاب قبول کرنے کو کہتے ہیں اور سلب انکار کو کہتے ہیں جس قدر تردد یا انکار زیادہ ہوتا ہے الفاظ تاکید زیادہ ہوتے ہیں جیسے بخدا اپنے سر کی قسم زید کھڑا ہے یا تم ہرگز ہرگز نہ جا سکو گے۔

طلب کا بیان جاننا چاہیئے کہ طلب دو طرح پر ہے ایک ممکن دوسرا محال۔ طلب ممکن کو ترجی اور طلب محال کو تمنا کہتے ہیں۔ ترجی کی پانچ قسمیں ہیں ایک اس میں سے استفہام ہے۔ آیا، کیا، کیونکر، کہاں، کب، کیوں وغیرہ الفاظ استفہام ہیں۔ طلب محال یعنی تمنا یہ ہے کہ ایسی شئے کی آرزو کرے جو محال ہو۔

کاشکے عمر رفتہ پھر آتی

کاش تمنا کا حرف ہے۔ عمر گزشتہ کی واپسی محال ہے اسی کو طلب محال کہتے ہیں۔

علم معنی :۔ معنی کی واقفیت۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ یہ علم معنی کی رو جیں ہیں جو الفاظ کی دنیا میں اتری تھیں ذوق و شوق کے دعدے تھے کہ دلوں کو آگاہ کریں گے۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

علم مناظر :۔ (باضافت) علم طبعی کی وہ شاخ جو روشنی یا شعاع کی قوت خاصیت زور، اثر اور ان سب کے ظہور کے قدرتی قاعدوں کو اجسام کثیفہ یا شفاف کے وسیلے سے ظاہر کرتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بسند فرہنگ آصفیہ اس علم کو مناظر و مرایا کہتے ہیں سو کتب مذکورہ نے معنوں کے ذیل میں اس کا ایک نام علم تمنظر بھی لکھا ہے۔

علم مُناظرہ :۔ بحث و مباحثہ کا علم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب علوم دینیہ کی اصطلاح

قول فیصل : "آدمی محض اظہار صواب یا نفس الامر کی تحقیق کے لیے دو چیزوں کی نسبت استدلال کریں تو یہی مناظرہ ہے اگر اظہار صواب منظور نہیں بلکہ دشمن کو الزام دینا مقصود ہے تو اس کو مجادلہ، مغالطہ اور مکابرہ کہتے ہیں۔

امارہ - استدلال[2]، علت[3]، ملازمت[4] دوران[5]- معارضہ[6]، شذ[7]- مبادی[8]، اور ساقط اور مقاطع علم مناظرہ کی اصطلاحیں ہیں۔

امارہ - اس قول کو کہتے ہیں جو اثبات یا نفی کے طور پر ظن کو مفید ہوتا ہے اس پر دلیل کا بھی اطلاق ہے۔

استدلال - یہ ہے کہ دیکھنے کے ساتھ ہی ذہن مؤثر کے اثر کو پا جائے جیسے دھوئیں کے دیکھنے سے آگ کے وجود سے آگاہی ہوتی ہے۔ پس دھواں اثر اور آگ مؤثر ہے اس اثر کو اثر مساوی کہتے ہیں اور مؤثر کو دیکھنے سے جو اثر حاصل ہو یعنی آگ کے دیکھنے سے دھوئیں کی طرف

ذہن جائے اس کو عکس تعلیل (الٹی تعلیل) کہتے ہیں۔

علت۔ دو قسم کی ہوتی ہے۔ تامہ، ناقصہ۔ علت تامہ یہ ہے کہ وجود معلول کے لئے اس چیز کا وجود کافی ہو۔ اور علت ناقصہ کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) علت مادی جیسے لکڑی کا وجود تخت کے واسطے (۲) علت صوری تخت کا چوکور ہونا (۳) علت فاعلی نجار کا وجود اور فاعل کے آلات علت فاعلی کے تابع ہیں (۴) تخت کے بنانے کا مقصد

ملازمت یہ ہے کہ ایک حکم سے دوسرا حکم دریافت ہو جائے جیسے انسان پر کوئی حکم لگائیں تو اس کے مفہوم میں حکم حیوان بھی شامل سمجھا جائے اس لیے کہ حیوان لازمہ انسان ہے اول کو ملزوم اور دوسرے کو لازم کہتے ہیں۔

دوران یہ ہے کہ علت کی اسقدر رکھتا ہے دوسری چیز پہلی کو دائرہ اور دوسرے کو مدار کہتے ہیں۔ یہ علت یا وجودی ہوتی ہے یا عدمی۔ وجودی جیسے دن کا وجود سورج کا طلوع اور عدمی جیسے دن کا نہ ہونا آفتاب کا طلوع نہ ہونا۔

معارضہ۔ یہ ہے کہ سائل دشمن کے برخلاف دلائل و براہین کے دلیلیں قائم کرے۔

سند یہ ہے کہ دشمن کی دلیلوں کو رفع کرنے کے لیے معتمدوں کے اقوال کو دلیل کے طور پر پیش کریں۔

مبادی۔ وہ مبادی سے مراد ہے۔

اوساط۔ ان دلیلوں سے مراد ہے جن سے مناظر استدلال کرے اور مقاطع مقدمات بدیہی سے مراد ہے اس لئے کہ دلائل اور براہین اس پر منتہی ہوتے ہیں۔

مناظر کو مبادی، اوساط اور مقاطع کی رعایت جملہ ضروریات سے زیادہ ضروری ہے اس لیے کہ ان تینوں مفیدہ کے بغیر بحث میں خلل واقع ہوتا ہے اور مجادلہ اور مغالطہ کی حالت میں دشمن کے الزام سے قاصر ہو جاتا ہے۔

آداب مناظرہ اول یہ کہ جس علم میں بحث کریں اس علم کے اصول و قوانین اور اصطلاحیں خوب یاد کرلیں اس لیے کہ ہر علم کے اصول اور اصطلاحیں جداگانہ ہیں۔ دوسرے یہ کہ کلام میں اتنا اختصار نہ کریں کہ مطلب پوشیدہ ہو جائے اور نہ اتنا طول دیں کہ ملال کا سبب ہو۔ تیسرے یہ کہ غیر مستعمل اور محاورے کے خلاف الفاظ تحریر و تقریر میں نہ لائیں۔ چوتھے یہ کہ درشت مزاج دشمن سے محفلوں میں مناظرہ نہ کریں اس لیے کہ اگر غالب آئے تو خیر اور اگر مغلوب ہوئے تو سخت ندامت ہوگی۔ پانچویں یہ کہ اس دشمن سے مناظرہ کرنے سے احتراز کریں جو صاحب شوکت و دبدبہ ہو اس لیے کہ اس کا جلال و شکوہ قوت مناظرہ کو ضعیف کر دے گا۔ چھٹے یہ کہ دشمن کو ذلیل و حقیر نہ سمجھیں کیونکہ ایسا کرنے سے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے یا کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکل جائے جس سے دشمن کی دلیل قوی ہو جائے اور وہ غالب آجائے۔ ساتویں یہ کہ بحث میں حلم سے کام لیں غضب، غصہ اور طیش سے پرہیز کریں کیونکہ یہ رذیل لوگوں کی خصلتیں ہیں۔ آٹھویں یہ کہ دشمن کی بات کو جب تک اچھی طرح سمجھ نہ لیں جواب نہ دیں اگر سمجھنے کی ضرورت ہو تو احتراز نہ کریں۔ اس لئے کہ استعادت یعنی پھیرنا اس قدر عیب نہیں جس قدر سخن نامفہوم میں فکر کرنا عیب ہے۔ نویں یہ کہ جس وقت دشمن کے کلام پر اعتراض کریں تو پہلے اس کلام کو زوائد سے پاک کرلیں اس کے بعد ایراد کریں۔ دسویں یہ کہ جو باتیں خارج از بحث ہوں ہرگز نہ کریں اس لیے کہ خارجی باتوں سے خلط مبحث واقع ہوتا ہے۔ گیارھویں یہ کہ دشمن کی دلیلیں اگر قطعی ہوں تو ان کو بغیر کسی حجت اور تکرار کے قبول کرلیں اس لئے کہ برہان قاطع اور دلیل ساطع کا نہ ماننا حماقت اور جہالت کی علامت ہے۔ بارھویں یہ کہ جب دشمن عاجز ہو جائے تو اس کے ظاہر کرنے کی صریحی طور پر کوشش نہ کریں اس کی ذلت و اہانت سے احتیاط کریں۔

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علمِ منطق:- (باضافت) منطق بفتح اول و کسر دوم نطق سے مشتق ہے۔ یہ وہ علم ہے جو آدمی کے ذہن اور فکر اور خیالات کو غلطی سے بچائے، خیالات کو صحیح اور باقاعدہ رکھنے کا علم۔ وہ علم جس کے قاعدوں کے بموجب اشکال اربعہ اور صغریٰ و کبریٰ اور اشکال اربعہ کے ذریعے سے کسی بات کا تجزیہ کر کے اس کے نتیجے نکالنا اس علم میں تصورات و تصدیقات سے بحث کی جاتی ہے۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مقولہ فضل۔ اسے تنہا منطق بھی کہتے ہیں صاحب مطلع العلوم نے اس کی تعریف و تفصیل یوں لکھی ہے۔

علم منطق ایسا قانون ہے جس کے ذریعے سے فکر صحیح کو فکر فاسد سے امتیاز کریں اور فکر توجیہ ذہن ہے مبادی کی طرف۔ مبادی کے لغوی معنی ہیں آغاز کرنے والا اصطلاح میں۔ دعاوی یعنی دعووں سے مراد ہے ذہن قوت مدرکہ ہے جو جزئیات اور کلیات کا ادراک کرتی ہے۔ قوت مدرکہ مثل آئینے کے صاف ہے اس میں محسوسات و معقولات کی جملہ صورتیں منقش ہوتی ہیں قوت مدرکہ جس چیز کو ادراک کرے اسے علم کہتے ہیں علم دو طرح کا ہے ایک تصور دوسرا تصدیق تصور ذہن کے اس ادراک کو کہتے ہیں جو حکم سے خالی ہو مثلاً زید کا تصور یعنی ذہن میں فقط زید کی صورت آئے یہی تصور ہے۔ اگر صورت کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی تصور ہو کہ زید نویسندہ ہے ایسی صورت میں حکم شامل ہوگیا اس کو تصدیق کہتے ہیں ایک چیز کو دوسری چیز سے نسبت دینے کو حکم کہتے ہیں۔ چنانچہ زید چیزے دیگر ہے اور نویسندگی چیزے دیگر جب یہ کہا کہ زید نویسندہ ہے تو زید اور نویسندگی میں ایک نسبت ظاہر ہوگئی حاکم اسی نسبت سے مراد ہے حکم دو طرح کا ہے حکم بالایجاب اور حکم بالسلب حکم بالایجاب یہ ہے جیسے ہم کہیں زید نویسندہ ہے ایجاب اثبات سے مراد ہے۔ حکم بالسلب جیسے ہم کہیں زید نویسندہ نہیں ہے۔ سلب نفی سے مراد ہے تصور کی دو قسمیں ہیں ایک تصور وہ ہے جو فکری اور نظری اشتغالات کے حصول کا محتاج نہ ہو جیسے حرارت، برودت، سیاہی اور سفیدی وغیرہ کا تصور۔ اس قسم کے تصورات کو تصورات بدیہی اور ضروری کہتے ہیں۔ دوسری قسم یہ ہے کہ اس کا حصول نظری اور فکری کا محتاج ہو جیسے ارواح ملائک اور جنات وغیرہ کا تصور اس قسم کے تصورات کو تصورات نظری کہتے ہیں۔

تصدیق بھی دو طرح کی ہوتی ہے ایک ضروری کہ اس کا حصول نظری اور فکری کا محتاج نہ ہو جیسے اس کی تصدیق کہ آفتاب روشن ہے۔ آب گرم ہے وغیرہ دوسری یہ کہ اس کا حصول نظری اور فکری کا محتاج ہو جیسے اس کی تصدیق کہ صانع عالم قدیم ہے اور عالم حادث ہے انسان اگرچہ حیوانات کی جنس سے ہے مگر کلیات اور جزئیات کا ادراک رکھنے اور مجہولات کو معلومات دریافت کرنے کی قوت رکھتا ہے اس وجہ سے سب حیوانات پر اس کو شرف و امتیاز حاصل ہے علم منطق میں تصورات اور تصدیقات سے بحث ہوتی ہے۔

تصور و تصدیق کے اصطلاحات منطقیہ

منطقیوں کی اصطلاح میں ان چیزوں کے تصورات جو دوسری چیزوں کے تصورات میں داخل کریں اس کو معرف اور قول شارح کہتے ہیں اور یہی دلالت الفاظ معانی اور تعریفات ہیں۔ اگر تصدیقات دوسری تصدیقات سے داخل ہوں تو اس کو حجت اور دلیل کہتے ہیں پس معرف اور حجت کا جاننا اور دریافت کرنا مقصود ہے۔ اس میں شک نہیں کہ معرف اور حجت فی الحقیقت معانی ہیں نہ کہ الفاظ۔ مثلاً انسان کے معانی اس کے حیوان ناطق ہیں لیکن معنی سے غرض لفظ سے نہیں اسی قیاس پر حدوث عالم کی حجت ہے پس واجب ہے حال الفاظ میں اس کی دلالت کے اعتبار معنی پر نظر ہو صورت لفظی پر نہیں۔

معانی پر دلالت الفاظ

جو لفظ کسی معنی پر دلالت کرے اور وہی لفظ اس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو تو اس کو دال بالمطابقت کہتے ہیں جیسے لفظ انسان حیوان ناطق پر دلالت کرتا ہے ایسی صورت میں لفظ انسان کے تمام معنی حیوان ناطق ہیں جو لفظ جزو معنی پر دلالت کرتا ہے اس کو دال بالتضمن کہتے ہیں۔ جیسے لفظ انسان کے معنی کے دو جزو ہیں ایک حیوان اور دوسرا ناطق۔ جو لفظ اپنے خارجی معنی پر دلالت کرے وہ معنی اس لفظ کے لیے لازم ہیں اس کو دال بالالتزام کہتے ہیں جیسے علم اور صنعت کی قابلیت کہ لفظ انسان کے واسطے ہے دلالت سے مراد ہے کسی چیز کا ایسی حالت میں ہونا کہ اس چیز کا علم حاصل ہو۔ شئے اول کو دال شئے دوم کو مدلول کہتے ہیں وضع یہ ہے کہ ایک شئے کی تخصیص دوسری شئے کے ساتھ اس طرح ہو کہ شئے اول سے شئے ثانی حاصل ہو۔ وضع ایک سبب ہے دلالت وضعیہ کے اسباب میں سے کہ وضع کو اس میں دخل نہیں ہے اور وہ لفظ میں ہوتا ہے جیسے لفظ انسان دلالت کرتا ہے حیوان ناطق پر یعنی تمام معنی لفظ انسان کے حیوان ناطق ہیں۔ دلالت وضعیہ غیر الفاظ میں بھی ہوتی ہے جیسے خطوط و اشارات کی دلالت نقوش جو خطوط اشارات سے اس کے معنی فہم میں آتے ہیں۔ دوسری دلالت عقلیہ کہ وہ عقل کے ہوتی ہے جیسے کوئی لفظ پس دیوار سے سنا جاتا ہے دلالت کرتا ہے وجود لافظ پر اور غیر الفاظ میں ہوتا ہے جیسے دلالت مصنوعات کی صانع کے وجود پر۔ تیسری دلالت طبعیہ وہ موافق طبع کے ہوتی ہے جیسے دلالت اح اح مرض پر یعنی اگر کوئی اح اح کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مرض رکھتا ہے اور بغیر الفاظ میں بھی پائی جاتی ہے جیسے حمرت رنگ بشرہ کی غضب

کی حالت میں اور صفرت یعنی رنگ کی زردی خجالت
کے وقت ان دلالت مذکورہ میں سے جو کچھ کہ متغیر
نہ ہووے جیسا وہ دلالت لفظیہ اور وضعیہ ہیں اسواسطے
کہ فائدہ اور استفادہ معانی اس کے متعلق ہے
اور دلالت مطابقہ اور تضمن اور التزام کے ضمن
میں مذکور ہوئیں ان سے مربوط ہیں۔

الفاظ و معانی کی تقسیم لفظ دو نوع پر ہے
مفرد اور مرکب۔ مفرد ایک ایسے لفظ کو کہتے
ہیں جس کا جزو معانی کے جز پر دلالت نہ کرے
جیسے رجل کے معنی مرد۔ کہ رجل کے اجزا
ر ج ل معنی مرد کے اجزا پر دلالت نہیں
کرتے بلکہ تمام اجزا اس کے معنی پر دلالت کرتے
ہیں۔ مرکب ایسے لفظ کو کہتے ہیں کہ اس کا جزو
فقط دلالت کرے اس کے جزو معنی پر جیسے رامی الحجارہ
یعنی سنگ انداز۔ ایک جزو رامی ہے جو ایک
معنی پر دلالت کرتا ہے اور دوسرا حجارہ ہے جو دوسرے معنی پر دلالت
کرتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک لفظ ایک اعتبار سے مفرد ہوتا ہے
اور دوسرے اعتبار سے مرکب ہوتا ہے جیسے عبد اللہ علمیت۔ یعنی
نام ہونے کے اعتبار سے مفرد ہے یعنی کسی شخص
واحد کا نام ہے اور اضافت کے اعتبار سے
مرکب ہے یعنی باعتبار مضاف و مضاف الیہ
عبد جزو دیگر ہے اور لفظ اللہ کا جزو دیگر ہے
لفظ مفرد دو نوع پر ہے مفرد کلی اور مفرد جزئی
مفرد کلی یہ کہ اس کے معنی شرکت غیر سے مبرا نہ ہوں
جیسے لفظ انسان کہ زید اور عمرو اور بکر وغیرہ کو
کہہ سکتے ہیں یا لفظ حیوان کہ کل فرد پر صادق آوے
کہ کیا انسان اور فرس اور کیا حمار اس کے
معنی میں شریک ہیں اور مفرد جزئی یہ ہے کہ اس
کے معنی شرکت غیر سے مبرا ہوں جیسے زید کا لفظ

اس کی ذات سے مخصوص ہے دوسرے کو نہیں کہہ
سکتے پس یہ زید جزئیہ ہے کلیہ انسان سے اور مفرد کلی
کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کلی ذاتی دوسری کلی عرضی
کلی ذاتی وہ ہے جو اپنی حقیقت کے جزئیات
سے خارج نہ ہو۔ جیسے لفظ حیوان کا بہ نسبت
انسان کے یعنی لفظ حیوان کا کلی ہے اور جزئیات
اس کی افراد حیوانات ہیں۔ اور کلی عرضی وہ ہے
کہ اس کے خلاف ہو۔ یعنی اپنی حقیقت جزئیات
سے خارج ہو۔ جیسے لفظ ضاحک بہ نسبت کے
ساتھ انسان ہے یعنی انسان بنفسہ ضاحک
ہے بخلاف افراد حیوانات کے اور کلی ذاتی
پانچ طرح پر ہے۔ جنس، نوع، فصل، خاصہ،
عرض عام۔ جنس اس کلی کو کہتے ہیں جو انسان
کی ماہیت میں داخل ہے۔ گھوڑے اور اونٹ
اور سور وغیرہ پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے
جیسے لفظ حیوان کا اطلاق سب حیوانات پر
ہوتا ہے۔ نوع اس کلی کو کہتے ہیں کہ کثیر پر
محمول ہو۔ کہ عدد میں مختلف ہوں اور معنی میں
متفق۔ جیسے لفظ انسان کا اطلاق زید، بکر پر کر
سکتے ہیں۔ اور فصل اس کلی کو کہتے ہیں جو
اصل ماہیت میں داخل ہو اور اس سے ایک
نوع کی تمیز اور انواع سے حاصل ہو۔ جیسے
ناطق کا لفظ کہ اس سے انسان کی تمیز ہے۔
دیگر حیوانات سے۔ اور خاصہ اس کلی
کو کہتے ہیں جو کسی نوع میں موجود ہو جیسے ضحک
انسان میں موجود ہے دیگر حیوانات میں نہیں
پایا جاتا۔ اور عرض عام اس کلی کو کہتے ہیں جو
انواع متعددہ موجودہ میں ہو جیسے مشی۔ یعنی چلنا
کہ نوع انسان میں ہے۔ اور دیگر حیوانات میں بھی

موجود ہے۔

لفظ مرکب بھی دو قسموں پر منقسم ہے مرکب تام
اور مرکب غیر تام۔ مرکب تام یہ ہے کہ سکوت
اس پر صحیح ہو۔ یعنی اگر کلام کرنے والا خاموش ہو رہے
تو مخاطب کو انتظار نہ ہو۔ ایسا انتظار جو مخاطب
کو مبتدا میں بغیر خبر کے ہو یا خبر میں بغیر مبتدا کے
ہو۔ جیسے ہم کہیں زید قائم ہے تو زید مبتدا ہے
اور قائم خبر ہے منطقیوں کی اصطلاح میں مبتدا
کو محکوم علیہ اور موضوع کہتے ہیں۔ اور خبر کو
محکوم بہ اور محمول کہتے ہیں۔ اور مرکب غیر تام جسے
مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ متکلم کو اس
پہ صحیح سکوت نہ ہو مانند مرکبات دو اسم یا دو فعل
یا دو حرف کے۔

معرف کی تعریف معرف اس کو کہتے ہیں
کہ تصور میں اس کے جو دوسرے اشیاء سے امتیاز
اس کا لازم ہے تصور کیا جائے اس کی چار قسمیں
ہیں۔ اول حد تام وہ مرکب جنس قریب سے جیسے
حیوان ناطق انسان کی تعریف میں ہے۔ دوسرے حد ناقص
وہ جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہے جیسے
جسم ناطق تعریف انسان میں ہے۔ تیسرے رسم
تام وہ مرکب جنس قریب اور خاصہ سے جیسے
حیوان ضاحک تعریف انسان میں ہے چوتھے
رسم ناقص وہ مرکب جنس بعید سے اور خاصہ سے
جیسے موجود کی ضاحک۔ تعریف انسان میں داخل ہے
کہ تصورات میں الفاظ اور معانی سے اور تصدیقات
میں قضایا سے بحث ہوتی ہے۔

تصدیقات اور اس کے قضایا بحث اول

قضیہ صدق اور کذب پر محمول ہوتا ہے
یعنی ایک قول ہے کہ جس کے کہنے والے کو

صادق اور کاذب کہہ سکتے ہیں۔ قضیہ باعتبار معنی تین چیزوں سے مرکب ہوتا ہے۔ اول مبتدا کہ منطقی اس کو محکوم علیہ یا موضوع کہتے ہیں۔ دوسرے خبر کہ منطقی اس کو محکوم بہٖ یا محمول کہتے ہیں تیسرے نسبت حکمیہ جو محکوم علیہ کو محکوم بہٖ سے ربط دیتی ہے جو لفظ دونوں کے ربط کے لیے آتا ہے اس کو حرف رابطہ کہتے ہیں۔

قضیہ تین قسمیں رکھتا ہے حملیہ، شرطیہ متصلہ اور شرطیہ منفصلہ ان تینوں میں ہر قضیہ یا موجبہ ہوتا ہے یا سالبہ۔ موجبہ میں حکم بالایجاب یعنی اثبات کے ساتھ حکم ہوتا ہے اور سالبہ میں حکم بالسلب یعنی نفی کے ساتھ حکم ہوتا ہے قضیہ میں اگر دو لفظ مفرد ہوں تو اسکو قضیہ حملیہ کہتے ہیں۔ جیسے ہم کہیں زید قائم ہے پس زید اور قائم دو مفرد لفظیں ہیں زید مبتدا یعنی محکوم علیہ یا موضوع ہے اور قائم خبر یعنی محکوم بہٖ یا محمول ہے اور ہے کا لفظ حرف ربط ہے اور وہ نسبت جو زید کو قائم کے ساتھ اور قائم کو زید کے ساتھ ہے اس کو نسبت حکمیہ کہتے ہیں اس قضیہ میں چونکہ حکم بالایجاب ہے اس وجہ سے اس قضیہ کو قضیہ حملیہ موجبہ کہتے ہیں اگر ہم کہیں کہ زید قائم نہیں ہے تو یہ قضیہ حملیہ سالبہ ہوا۔ قضیہ شرطیہ متصلہ دو قضیوں پر مشتمل ہے اور وہ بھی موجبہ سالبہ ہوتا ہے۔ موجبہ جیسے ہم کہیں اگر آفتاب نکلا ہے تو دن موجود ہے اور سالبہ جیسے ہم کہیں ایسا نہیں کہ اگر آفتاب نکلا ہو تو رات موجود ہے۔ اس قضیہ کو قضیہ شرطیہ متصلہ اس سبب سے کہتے ہیں کہ اتصال کے ساتھ حکم رکھتا ہے اس لیے کہ آفتاب کا نکلنا دن کے وجود سے متصل ہے اور دن کا وجود آفتاب کے نکلنے سے اتصال رکھتا ہے۔ قضیہ شرطیہ منفصلہ بھی موجبہ اور سالبہ ہوتا ہے۔ موجبہ جیسے ہم کہیں عدد زوج ہے یا فرد ہے۔ سالبہ جیسے ہم کہیں یہ شخص یا انسان ہے یا حیوان اور قضایا ہے شرطیہ میں محکوم علیہ کو مقدم اور محکوم بہٖ کو تالی کہتے ہیں اور موضوع قضیہ حملیہ میں اگر جزئی حقیقی ہو تو اس کو قضیہ شخصیہ کہیں گے پس اگر موجبہ ہو تو کہیں گے زید نویسندہ ہے۔ سالبہ ہو تو کہیں گے زید نویسندہ نہیں ہے اگر کلی ہو اور اس کلی کی تعداد افراد کا بیان نہ کیا جائے تو اس کو مہملہ کہتے ہیں۔ قضیہ مہملہ موجبہ جیسے انسان نویسندہ ہے اور قضیہ مہملہ سالبہ جیسے انسان نویسندہ نہیں ہے۔ اور اگر بیان کمیت افراد کا کیا ہو تو اس کو قضیہ محصورہ کہیں گے۔ قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں۔ کلیہ محصورہ موجبہ، جزئیہ محصورہ موجبہ، کلیہ محصورہ سالبہ، جزئیہ محصورہ سالبہ قضیہ محصورہ میں حصر کرنے والے چار لفظ ہیں جن کو حاصر کہتے ہیں کل، بعض، لاشے، لیس۔ قضیہ محصورہ کلیہ موجبہ جیسے کل انسان حیوان ہیں اور قضیہ محصورہ جزئیہ موجبہ جیسے کہ بعض حیوان انسان ہیں اور قضیہ محصورہ کلیہ سالبہ جیسے کچھ نہیں ہے انسان سے پتھر قضیہ محصورہ جزئیہ سالبہ جیسے بعضے انسان حیوان نہیں ہیں ان قسموں کے علاوہ اور بھی قسمیں ہیں جن کو بخوف طوالت ترک کیا گیا۔

بحث دوم۔ بیان تناقض دو قضیوں کے اختلاف ایجاب و سلب کو تناقض کہتے ہیں جیسے ایک صادق ہو اور دوسرا کاذب مثلاً ایک کہے کہ زید نویسندہ ہے اور دوسرا کہے کہ زید نویسندہ نہیں ہے۔ تناقض میں موضوع محمول، زمان مکان جزو اور کل کا اتحاد شرط ہے اور موجبہ کا نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے۔ جیسے ہم کہیں کل انسان حیوان ہیں یہ قضیہ موجبہ کلیہ ہوا۔ اور اس کی نقیض سالبہ جزئیہ ہے کہ بعض انسان حیوان نہیں۔ اور سالبہ کلیہ کا نقیض موجبہ جزئیہ ہوتا ہے۔ جیسے ہم کہیں انسان میں سے کوئی حیوان نہیں ہے یہ قضیہ سالبہ کلیہ ہوا۔ اور بعض انسان حیوان ہیں یہ قضیہ موجبہ جزئیہ ہوا۔ دو قضیہ محصورہ کلیہ موجبہ اور سالبہ میں تناقض صادق نہیں آتا بلکہ دونوں کاذب ہوتے ہیں جیسے ہم کہیں کل انسان کاتب ہیں۔ یہ قضیہ محصورہ کلیہ موجبہ ہے اور یہ قضیہ صادق نہیں ہے۔ اس لیے کل انسان کاتب نہیں ہو سکتے اسی طرح نقیض اس کی کہ قضیہ محصورہ کلیہ سالبہ ہے یہ بھی صادق نہیں۔ جیسے ہم کہیں انسانوں میں کوئی ایسا نہیں جو کاتب ہو۔ یہ بھی کاذب ہے۔ یہ دونوں کلیے مادہ امکان میں صادق نہیں ہوتے مگر نقیضین جزئیتین یہ دونوں کلیتین صادق ہوتے ہیں۔ جیسے ہم کہیں بعض انسان کاتب ہوتے ہیں۔ یہ قضیہ محصورہ جزئیہ موجبہ ہے اس کی صداقت میں شک نہیں۔ قضیہ محصورہ جزئیہ سالبہ بھی صادق ہوتا ہے۔ جیسے ہم کہیں بعض انسان کاتب نہیں ہیں۔

بحث سوم۔ بیان عکس عکس یہ ہے کہ موضوع کو محمول اور محمول کو موضوع اس طرح سے کر دیں کہ ایجاب، سلب، صدق اور کذب اپنے حال میں باقی رہیں۔ عکس قضیہ کلیہ کا جزئیہ ہے اس قضیہ میں عکس کیا جائے کہ کل انسان حیوان ہیں تو یوں کہیں کہ بعض حیوان انسان ہیں۔ اور عکس نقیض مراد ہے اس چیز جو محکوم

علیہ کے مقابل محکوم بہ کو اور محکوم بہ کے مقابل محکوم علیہ کو نقیض کرے اور اس کے ایسا کرنے سے صدق اور کذب باقی رہے۔ جیسے ہم اس قضیہ کو نقیض کرنا چاہیں کہ کل انسان حیوان ہیں تو کہیں یہ کل جو حیوان نہیں ہیں انسان نہیں ہیں۔

بحث چہارم۔ بیانِ حجت | حجت تین قسم کی ہے ایک قیاس اور وہ استدلال ہے حال کلی سے جزئی پر جیسے ہم کہیں کل انسان حیوان ہیں اور کل حیوان جسم ہیں پس ہمنے حال حیوان سے جو کلی ہے حال انسان پر استدلال کیا جو جزئی ہے دوسرے استقرا کہ وہ استدلال ہے حال جزوی سے حال کلی پر جیسے ہم کہیں ہر ایک انسان وطیور اور بہائم چبانے کی حالت میں نیچے کے جبڑے کو جنبش دیتا ہے پس چاہیے کہ تمام حیوانات چبانے کی حالت میں نیچے کے جبڑے کو ہلاتے ہیں اور یہ دلیل ہے حال جزئیات سے کہ انسان اور طیور اور بہائم حالِ حیوان پر ہیں تیسرے تمثیل وہ استدلال ہے جو شرکت معنی کی غرض سے حال جزئی سے حال جزئی پر ہو۔ جیسے ہم کہیں کہ عالم مولف ہے پس حادث ہے جیسے کہ مکان وہ بھی مولف ہے اور حادث ہے استقرا اور تمثیل مفید ظن ہوتے ہیں اور قیاس مفید یقین تصدیقات کی تحصیل کے باب میں قیاس عمدہ ہے قیاس یہ ہے کہ ایک قضیہ سے دوسرا قضیہ لازم آئے۔

بحث پنجم۔ قیاس | قیاس کی دو قسمیں ہیں ایک قیاس اقترانی دوسرا قیاس استثنائی قیاس استثنائی وہ ہے جس میں نتیجہ یا نتیجے نقیض بالفعل بیان ہو۔ جیسے ہم کہیں اگر یہ آدمی ہے تو حیوان ہے۔ لیکن آدمی ہے اس لیے حیوان ہے لیکن حیوان نہیں ہے اس لیے آدمی نہیں ہے قیاس اقترانی وہ ہے جس میں نتیجہ یا نتیجے کا نقیض بالفعل مذکور نہ ہو جیسے کہا جائے کہ کل انسان حیوان ہیں اور کل حیوان حساس ہیں اور وہ نتیجہ کہ کل انسان حساس ہیں۔ مقدمات قیاس میں مذکور نہیں ہے قیاس کے مقدمہ اول کو صغری اور مقدمات قیاس کو کبری کہتے ہیں۔ اور موضوع نتیجہ کا اصغر ہے اور محمول نتیجہ کا اکبر ہے۔ اور جو لفظ قیاس کے دونوں مقدمات میں مکرر ہوتا ہے اس کو حد اوسط کہتے ہیں۔ جیسے کہا جائے کہ کل انسان حیوان ہیں اور کل حیوان حساس ہیں۔ پس کل انسان حساس ہیں۔ اس مثال میں انسان کو اصغر اور حساس کو اکبر اور حیوان کو اوسط اور مقدمہ اول اور اس قیاس کا کہ کل انسان حیوان ہیں مقدمہ صغری کہلاتا ہے۔ اس قیاس کے دوسرے مقدمہ کو کل حیوان حساس ہیں کبری کہتے ہیں اور وہ صورت جو تالیف صغری وکبری میں حاصل ہوتی ہے اس کو شکل کہتے ہیں۔ قیاس اقترانی سے چار شکلیں نکلتی ہیں۔ پس اول یہ شکل ہے کہ اوسط محمول ہو اور صغری میں اور موضوع ہو کبری میں، جیسے کل انسان حیوان ہیں اور کل حیوان حساس ہیں۔ پس کل انسان حساس ہیں دوسری شکل یہ ہے کہ اوسط محمول ہو صغری اور کبری میں جیسے کل انسان حیوان ہیں۔ اور کوئی پتھر میں سے حیوان نہیں ہے نتیجہ یہ نکلا کہ کوئی انسان پتھر نہیں ہے تیسری شکل یہ ہے کہ اوسط موضوع ہے صغری اور کبری میں جیسے کل انسان حیوان ہیں اور کل حیوان حساس ہیں اور کل انسان ناطق ہیں۔ پس بعض حیوان ناطق ہیں۔ چوتھی شکل اوسط موضوع ہو صغری میں اور محمول ہو کبری میں جیسے کل حیوان انسان ہیں اور کل ناطق انسان ہیں پس حیوان ناطق ہیں۔

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم منطق الطیر :۔ (طیر یعنی طائر) چرند پرند کی زبان سمجھنے کا علم جو خاصان خدا کے لیے مخصوص ہے۔ عربی الفاظ فارسی و عربی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علم موسیقی :۔ (باضافت) راگوں اور سروں کا علم، گانے بجانے کے قاعدوں کا علم آواز کے زیر و بم یعنی اتار چڑھاؤ سے واقف ہونے کا علم، معرب و سریانی الفاظ مذکر فصیح و رائج۔

مثال نثر:۔ تاموار حسین کشمیری علم موسیقی میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔

قول فیصل ۔ نظماً اور نثراً دونوں صورتوں سے موسیقی کہہ سکتے ہیں۔ موسیقی کہہ کر بھی علم موسیقی مراد لیتے ہیں اس علم کی دو قسمیں ہیں (۱) علم الاصوات (۲) علم المیزان، علم الاصوات کو شریعت اسلامیہ نے حلال اور علم المیزان کو حرام قرار دیا ہے چنانچہ لحن سے قرآن پڑھنا احادیث کی رو سے مستحب ہے۔

لغت سریانی میں موسیقی کے معنی مطلق لحن کے ہیں مگر اصطلاحاً سریلی آواز کو کہنے لگے امام فخر الدین رازی نے حکیم فیثا غورث شاگرد

جناب سلیمانؑ کو اس علم کا موجد لکھا ہے۔ بعض کے نزدیک اس علم کے موجد جناب داؤد علیہ السلام ہیں جو نہایت خوش الحانی سے زبور کی تلاوت کیا کرتے تھے بعض اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ ققنس جو ایک مشہور اور خوش الحان پرندہ ہے اس کی آواز سے حکمانے اس علم کو نکالا ہے اور آسمان کے برجوں کے موافق بارہ مقام (راگ) ٹھہرا کر اس کے شعبوں (راگنیوں) کو رات اور دن کی گھڑیوں کے موافق چوبیس پر تقسیم کیا اور ہر ایک موسم کے لیے ان برجوں کے باعث اس کی تخصیص ہوئی۔ مولانا روم کے ایک شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ افلاک کی گردش سے یہ علم حاصل ہوا۔ واللہ اعلم

خوش حکیماں گفتہ اند ایں لحنہا
کز دوار چرخ بگرفتیم ما

مؤلف مطلع العلوم نے حکیم فیثاغورث ہی کو اس کا موجد مانا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں یونانی زبان میں "مو" آواز کو اور "سیقی" گرہ کو کہتے ہیں۔ اس علم کا موضوع لحن ہے۔ لحن آواز میں گرہ باندھنے کو کہتے ہیں۔ اسلیئے اس علم کا نام موسیقی ہوا۔ حکیم فیثاغورث اس علم کا موجد ہے۔ اس کے ایجاد کرنے کا سبب یہ ہے کہ ایک روز حکیم موصوف نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے سرہانے آکے بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ کل ندافوں یعنی دھنیوں کے بازار میں جا کے دیکھنا حکمت الٰہی کے اسرار میں سے ایک بھید تجھ پر ظاہر ہوگا حکیم موصوف علی الصباح اٹھا اور بازار میں جا کے ان اسرار کو ڈھونڈھنے لگا۔ ناگاہ ایک نداف کی کمان کی آواز اس کے کان میں آئی جس سے اس نے بہت لذت پائی اور وہاں سے ایک گوشے میں جا کے ایک بال کو زور سے اپنے دانتوں میں پکڑ لیا اور ناخن سے اس پر ضرب لگائی تو ایک باریک آواز اس بال سے پیدا ہوئی اس کے بعد اس نے تار ریشم کو بجایا تو بال سے ریشم میں زیادہ آواز پائی اس وقت کسی آلے کے اختراع کی فکر کی کہ ریشم کا تار اس میں باندھا جا سکے۔ ایک دن دامن کوہ میں اس کا گزر ہوا۔ وہاں ایک کچھوے کی کھوپڑی دیکھی جس کے جوف میں ہوا جاتی تھی اور ایک آواز اس میں سے نکلتی تھی اس کو وہ آواز پسند آئی فوراً اس نے کھوپڑی کو اٹھا لیا اور بربط بنایا۔

ارباب شرع نے لحن کی حلت وحرمت میں اختلاف کیا ہے بعضوں نے چند شرطوں سے حلال جانا ہے۔ بعضوں نے مخصوص عید یا روز نکاح وغیرہ میں مباح کہا ہے۔ صوفیوں نے لحن ونغمے کو کشف قلب اور صفائے باطن کا سبب سمجھا ہے بعض نے حرام مطلق جانا ہے۔ حکما کا قول ہے کہ نغمہ قوائے نفسانیہ کا محرک ہے اس لیے بعض کو صلاح کی طرف اور بعض کو فساد کی طرف کھینچتا ہے۔

واضح ہو کہ ہر اقلیم میں موسیقی کے ارکان واصطلاح جداگانہ ہیں ذیل میں ہم بعض اہل فارس واہل ہند کی اصطلاحیں بیان کرتے ہیں۔

اہل فارس کی موسیقی حکمائے ذی ہوش نے موسیقی کے بارہ مقام آسمان کے بارہ برجوں کے موافق اختراع کئے ہیں وہ بمنزلۂ اصول وارکان ہیں بارہ مقامات کے نام یہ ہیں۔

(۱) راست (۲) اصفہان (۳) عراق (۴) کوچک (۵) بزرگ (۶) حجاز (۷) بوسلیک (۸) عشاق (۹) حسینی (۱۰) زنگولہ (۱۱) نوا (۱۲) رہاوی۔

ان بارہ مقامات کو بارہ برجوں سے منسوب کیا ہے۔ راست حمل سے، اصفہان ثور سے، عراق جوزا سے، کوچک سرطان سے، بزرگ اسد سے، حجاز سنبلہ سے، بوسلیک میزان سے، عشاق عقرب سے، حسینی قوس سے، زنگولہ جدی سے، نوا دلو سے اور رہاوی حوت سے منسوب ہے ان بارہ مقامات کے اوقات ذیل کے ابیات سے ظاہر ہیں۔

اے مہت را از فلک بہر تکبیر
آفتابت بہ بر دہ تشہیر
آخر شب رہ حسینی ساز
صبح دم پردۂ رہاوی گیر
سپر زر چو نیزہ چوں برسد
پردۂ راست گیر تا بخبر
چاشت گہ دہ عراق ساز آہنگ
تا شوی بہرہ مند عیش اسیر
راست گویم رہ اصفہان را
در زوال اے صنم مدار حقیر
بوسلک را ز بعد زوال
اے ضمیر تو آفتاب منیر
روے گلگون خور چو زرد شود
ساز عشاق دلپسند من بپذیر
وقت خفتن مخالفت بنواز
تا بکو رفتہ باشدت شبگیر
ورع از پردۂ صفاہاں ساز
چوں شہاب افگند آتش تیر
ساز ہنگام نیم شب اے ماہ
رہ نہادند از قلیل و کثیر

ان بارہ مقامات کی خاصیتیں لکھی ہیں چنانچہ عشاق، بوسلیک اور نوا مردانگی کا فائدہ بخشتے ہیں۔ راست اصفہان اور عراق خوشی پیدا کرتے ہیں۔ رہاوی حسینی اور حجاز سے ذوق ہ

شدت پیدا ہوتا ہے۔ بزرگ کو چک اور زنگولہ سے
خلل پیدا ہوتا ہے۔

بارہ مقامات کے چوبیس شعبے دن رات کے
چوبیس گھنٹوں کے موافق مقرر ہیں۔ یعنی ہر شعبہ دو
مقام رکھتا ہے۔ اہل ہند مقام کو راگ اور شعبہ کو
راگنی کہتے ہیں۔ ہر شعبہ چند نغمے رکھتا ہے نغموں کی تعداد
سال کے دنوں کے موافق تین سو ساٹھ ہے۔

مقام راست کے شعبے۔ اول مبرقع دوم پنجگاہ
دونوں پانچ پانچ نغموں سے مرکب ہیں۔ مقام
اصفہان کے شعبے۔ اول شعبہ نیریز پانچ نغموں سے
مرکب ہے۔ دوسرا شعبہ نشابورک پانچ نغموں سے مرکب ہے
مقام عراق کے شعبے۔ اول شعبہ مخالف جسے
مغلوب عراق بھی کہتے ہیں۔ پانچ نغموں سے مرکب ہے
دوسرا شعبہ مغلوب آٹھ نغموں سے مرکب ہے۔
مقام کوچک کے شعبے۔ پہلا شعبہ [illegible]
نغموں سے مرکب ہے۔ دوسرا شعبہ بیاتی پانچ نغموں
سے مرکب ہے۔
مقام بزرگ کے شعبے۔ پہلا شعبہ ہمایوں چار
نغموں سے مرکب ہے۔ دوسرا شعبہ نہفت دس نغموں
سے مرکب ہے اور بعض کے نزدیک دو نغموں سے
مرکب ہے۔
مقام حجاز کے شعبے۔ پہلا شعبہ سہ گاہ تین
نغموں سے دوسرا شعبہ حصار آٹھ نغموں سے
اور بعض کے نزدیک دو نغموں سے مرکب ہے۔
بوسلیک کے شعبے۔ پہلا شعبہ عشیران دس نغموں
سے دوسرا شعبہ صبا پانچ نغموں سے مرکب ہے۔
عشاق کے شعبے۔ اس کا پہلا شعبہ زابلی تین
نغموں دوسرا شعبہ اوج آٹھ نغموں سے
مرکب ہے۔

حسینی کے شعبے۔ پہلا شعبہ دوگاہ دو نغموں سے دوسرا
شعبہ محیر ہے آٹھ نغموں سے مرکب ہے۔
زنگولہ کے شعبے۔ پہلا شعبہ چارگاہ چار نغموں سے
دوسرا شعبہ عزال پانچ نغموں سے مرکب ہے۔
نوا کے شعبے۔ پہلا شعبہ نوروز خارا پانچ نغموں
سے دوسرا شعبہ ماہور چھ نغموں سے مرکب ہے۔
رہاوی کے شعبے۔ پہلا شعبہ نوروز عرب
چھ نغموں سے۔ دوسرا شعبہ نوروز عجم وہ بھی
چھ نغموں سے مرکب ہے۔

چھ آوازوں کے نام کی تفصیل یہ ہے۔
اول۔ سلمک ہے وہ مقام اصفہان کی پستی اور مقام
زنگولہ کی بلندی سے ظاہر ہوتا ہے اور بارہ نغمے
اس سے حاصل ہوتے ہیں۔
دوسرا گردنیہ ہے وہ مقام عشاق کو پست
کرنے اور مقام راست کو بلند کرنے سے پیدا ہوتا
ہے اور چار نغمے اس سے حاصل ہوتے ہیں۔
تیسرے نوروز ہے جو بوسلیک کی پستی اور حسینی
کی بلندی سے اٹھتا ہے اور چار نغمے اس سے
حاصل ہوتے ہیں۔
چوتھے گوشت ہے جو حجاز کی پستی اور نوا کی بلندی
سے معلوم ہوتا ہے اور نو نغمے اس سے نکلتے ہیں۔
پانچویں بادہ ہے جو کوچک کے سر کو نیچا کرنے اور
اور عراق کے سر کو بلند کرنے سے پیدا ہوتا ہے پانچ
نغمے اس سے حاصل ہوتے ہیں۔
چھٹے شہناز ہے جو مقام بزرگ کی پستی اور مقام
رہاوی کی بلندی سے نکلتا ہے۔ چھ نغمے اس
سے پیدا ہوتے ہیں۔

ان بارہ مقامات مذکورہ میں ہر مقام چار
فرزند رکھتا ہے۔ یعنی بارہ مقامات کے اڑتالیس
فرزند ہوئے۔ اہل فارس ان فرزندوں کو اصطلاح
میں گوشہ کہتے ہیں جو جگر گوشہ کا مخفف ہے۔ ان
اڑتالیس گوشوں میں تیس مشہور گوشوں کے نام یہ ہیں
اول بہار نشاط، دوسرا غریب، تیسرا سوارہ،
چوتھا عزدال، پانچواں نبات ترک، چھٹا سرفراز
ساتواں بستہ نگار، آٹھواں نبات گردانیہ، نواں
نہاوندک، دسواں صفا، گیارھواں، دبیر، بارھواں
اوج، تیرھواں نگار، چودھواں وصال، پندرھواں
شہری، سولھواں عشیران، سترھواں عزال، اٹھارواں
طرب انگیز، انیسواں بحر کمال، بیسواں اصل،
اکیسواں اعتدال، بائیسواں گلستان، تیئیسواں
سر برگیر، چوبیسواں حیران، پچیسواں حسب حالی
چھبیسواں اوج افزا، ستائیسواں منند، اٹھائیسواں
پہلوی۔

بعض سازوں کے نام کی تفصیل:-
بربط۔ فیثا غورث کی ایجاد ہے۔
ارغنون۔ افلاطون نے بنایا۔
قانون۔ ابو نصر فارابی نے نکالا
طنبور۔ ترکان کا بنایا ہوا ہے۔
شہنائی کا موجد حکیم بو علی سینا ہے۔
موسیقار ساز کو حکیم ابو حفص سعدی نے بنایا
موسیقار ایک پرند کا نام ہے جس کی چونچ
میں ہزاروں سوراخ ہوتے ہیں۔ ہوا کی آمد و شد
سے ان سوراخوں سے طرح طرح کی آوازیں
نکلتی ہیں۔ اسی جانور کی منقار سے یہ ساز
ایجاد کیا گیا اسی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوا
برغول۔ ترکی ساز کا نام ہے۔
چنگ کو اہل عجم [illegible] کہتے ہیں۔
ستار امیر خسرو دہلوی کی ایجاد ہے۔

بلبان ایک چھوٹا سا باجہ ہے جو لوہے سے بنتا ہے اور لب وہاں رکھ کے اس کو انگلی سے بجاتے ہیں۔ اہل ہند اس کو موچنگ کہتے ہیں۔ کاسہ اہل ہند اس کو جل ترنگ کہتے ہیں۔ چند کاسے چینی کے پانی سے بھرے ہوئے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اور ان پر لکڑی مارتے ہیں تو ان کاسوں سے رنگین آوازیں نکلتی ہیں۔ چھوٹی بڑی آواز کا نکلنا پانی کی کمی بیشی پر منحصر ہے۔

نشید ایک آواز ہے کہ گانے سے پہلے مطرب اس کو نکالتے ہیں اہل ہند کی اصطلاح میں اس کو "آلاپ" کہتے ہیں۔

مد بہت بلند اور لمبی آواز کھینچنے کو کہتے ہیں۔

وشد آواز کے پست و کوتاہ کرنے کو کہتے ہیں۔

گرہ آواز میں پیچ دینا جس کو ہندی میں گٹکری کہتے ہیں۔

ترانہ چو مصرعہ راگ ہے جس کو رباعی کہتے ہیں جو استاد رود کی ایجاد ہے۔

اہل ہند کی موسیقی اہل ہند موسیقی و سنگیت کہتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ نارد پسر برہما اس کا واضع ہے اور ہمیسر یعنی مہادیو نے اس میں تصرف کیا ہے جو کچھ مذہب مہادیو کے موافق ہے اس کو ہمیسر مت کہتے ہیں (مت بمعنی عقل) اس کے بعد بھرت نے اس میں غور و فکر کر کے کچھ کمی و بیشی اور پس و پیش کیا اس کو بھرت مت کہتے ہیں۔ پھر ہنومان جو راجہ رام چندر جی کے خاص معتقد تھے انھوں نے اس علم میں تصرف کر کے ایک علیحدہ مذہب اختیار کیا اس کو ہنومان مت کہتے ہیں۔ پھر کلنا تو جو مشہور عابدوں میں تھا۔ اس نے اس میں تصرف کر کے ایک مذہب اور ترتیب دیا اس کو کلناتھ مت کہتے ہیں۔ باقی اور شخصوں نے بھی تصرف کیا ہے لیکن اعتبار کے قابل یہی چار ہیں ان سب استادوں کے مذہب کے موافق سات چیزیں اس علم کے اصول سے ہیں۔ اہل ہند جن کو ست ادھیا کہتے ہیں ست سات اور ادھیا رکن اور اصل سے مراد ہے وہ سات رکن یہ ہیں۔

اول سر ادھیا یعنی سرت اور آہنگ اور نغمہ آواز۔

دوسرے راگ ادھیا اور وہ راگ راگنی، اور راگ پتر یعنی مقام شعبہ اور گوشے کو کہتے ہیں۔

تیسرے تال ادھیا وہ بحر یعنی وزنوں کا فن ہے۔

چوتھے نرت ادھیا وہ رقص کا فن ہے۔

پانچویں ارتھ ادھیا۔ نغمہ اور راگ کے معنی سمجھنے سے مراد ہے۔

چھٹے بھاؤ ادھیا۔ وہ ایک فن ہے جس کے ایما اور اشاروں سے معانی سمجھے جاتے ہیں۔

ساتویں ہست ادھیا۔ ساز بجانے کا فن ہے۔

ان ساتوں اصولوں سے چار اصل ہیں یعنی نرت ادھیا۔ ارتھ ادھیا۔ بھاؤ ادھیا اور ہست ادھیا۔ ان میں سے بعضے معیوب ہیں اور بعض غیر محتاج ہیں اس لیے ان کا بیان ترک کیا گیا۔

سر ادھیا کا بیان سر آہنگ کو کہتے ہیں بقول اہل ہند سُر سات ہیں۔ (۱) کھرج (۲) رکھب (۳) گندھار (۴) مدھم (۵) پنچم (۶) دھیوت (۷) نکھاد، ان ساتوں سروں میں جو لی تفاوت کے ساتھ ترتیب مذکور ہر سُر تدریج بلند ہو جاتا ہے جیسے کھرج سب سے پست، رکھب اس سے بلند، گندھار اس سے بلند، مدھم اس سے بلند پنچم مدھم سے بلند، دھیوت اس سے بلند، نکھاد دھیوت سے بلند ان سات سروں کے ناموں کے پہلے حرف اول کو لیا جائے تو اس کا مجموعہ یہ ہوتا ہے۔

سَ۔ رِ۔ گَ۔ مَ۔ پَ۔ دَ۔ نِی۔ اس کو سرگم کہتے ہیں۔

راگ راگنی پتر تمام سال کو اہل ہند نے چھ فصلوں پر تقسیم کیا ہے اور ان چھ فصلوں کے موافق چھ راگ مقرر کیے ہیں۔ ہر راگ اور راگنی اور اس کے پتر ملک کو اسی کی فصل میں گاتے ہیں۔ چھ فصلیں یہ ہیں۔

اول بسنت رت یہ چیت اور بیساکھ کے دونوں مہینے ہیں۔

دوسری گریکھم رت جیٹھ اساڑھ کے دونوں مہینے۔

تیسری برکھا رت ساون بھادوں کے دونوں مہینے۔

چوتھی سرد رت کنوار کاتک کے دونوں مہینے۔

پانچویں ہیم رت۔ اگہن اور پوس کے دونوں مہینے۔

چھٹی سسر رت ماگھ اور پھاگن کے دونوں مہینے۔

ہنومان مت کے موافق چھ راگ ہیں ان میں سے ہر راگ کی پانچ راگنی اور آٹھ پتر ہیں۔

اول بھیروں راگ اس کی فصل سرد رت ہے۔ وقت صبح کا ہے اس وقت بھیروں جس

وقت صبح کا ہے دوسری براری جس کا وقت آخر روز ہے۔ تیسرے مارا اس کا وقت قبل الصباح ہے چوتھی سندھو۔ اس کا وقت آخر روز ہے پانچویں بنگالی اس کا وقت بھی آخر روز ہے ان پانچوں راگنیوں کی فصل سرد رت ہے۔

دوسرا ہنڈول راگ فصل اس کی بسنت رت وقت اس کا اوائل روز اس کی راگنیاں یہ ہیں۔ اول۔ رام کلی صبح کا وقت۔ دوسری دیوساکھ اوائل روز۔ تیسری للت صبح کا وقت۔ چوتھی بلاول۔ اوائل روز پانچویں پٹ منجری آدھی رات کو۔ ان راگنیوں کی بھی فصل بسنت رت ہے

تیسرا مالکوس راگ۔ فصل اس کی سسرت وقت آخر شب راگنی اس کی اول ٹوڑی دوپہر کا وقت دوسری گوری آخر روز۔ تیسری کنگلی صبح کو چوتھی کھنباوتی۔ آدھی رات پانچویں کلب۔ آخر شب

چوتھا دیپک راگ فصل گریکھم رت وقت میانہ روز اس کی راگنی دیپ وقت اوائل شب۔ دوسری کامود وقت دوپہر تیسری نٹ وقت آخر روز چوتھی کدارا وقت نصف شب۔ پانچویں کانہڑا وقت اول شب۔

پانچواں سری راگ۔ فصل ہیم رت وقت آخر روز اس کی راگنیاں اول مالسری دوپہر کا وقت دوسری مارو آخر روز تیسری دھناسری پہر دن چڑھے چوتھی بسنت نصف روز پانچویں اساوری پہر دن رہے۔

چھٹا میگھ راگ فصل برکھا رت وقت آخر شب اس کی راگنیوں میں اول ٹنک وقت آدھی رات دوسری ملاری نصف شب تیسری گوجری دوپہر کو چوتھی بھوپالی اوائل شب۔ پانچویں دیسکار آخر شب۔

ان چھیوں راگوں کی ہر راگنی کے آٹھ پتر ہیں۔ بھیرون راگ کے پتر یہ ہیں۔

۱ برکھ۔ ۲ مالک۔ ۳ پورنا۔ ۴ مادھو۔ ۵ سوہو۔ ۶ بلبھہ۔ ۷ مدن۔ ۸ پنچم۔

ہنڈول راگ کے پتر یہ ہیں۔

۱ ماروہ۔ ۲ مبوڑا۔ ۳ بدھیر۔ ۴ بربل۔ ۵ چندرک۔ ۶ تند۔ ۷ کنجور۔ ۸ ہنانک۔

مالکوس راگ کے پتر یہ ہیں۔

۱ جیونت۔ ۲ منگل۔ ۳ سوبھا۔ ۴ آنند۔ ۵ بنود۔ ۶ بردھن۔ ۷ گورا۔ ۸ بھباس۔

دیپک راگ کے پتر یہ ہیں۔

۱ کشل۔ ۲ کمل۔ ۳ کالندرا۔ ۴ چنپک۔ ۵ کسم۔ ۶ رام۔ ۷ لیلی۔ ۸ ہمال۔

سری راگ کے پتر یہ ہیں۔

۱ سندھو۔ ۲ مالوہ۔ ۳ ہمبیر۔ ۴ گن ساگر۔ ۵ کبتھ۔ ۶ گمبھیر۔ ۷ شنکر۔ ۸ بھاکرا۔

میگھ راگ کے پتر یہ ہیں۔

۱ جالندھر۔ ۲ سارنگ۔ ۳ نٹ۔ ۴ نارائن۔ ۵ سنکرابھرل۔ ۶ کلیان۔ ۷ گجدھر۔ ۸ گندھار۔ سہانا۔

یہ چھ راگ تیس راگنیاں اور اڑتالیس پتر جو بیان کئے گئے ہیں یہ ہنومان مت کے موافق ہیں اور کلنا تھ مت میں چھ راگ ہیں ہر ایک راگ کی چھ راگنی اور آٹھ پتر ہیں۔

اس کے بعد مؤلف مطلع العلوم نے کلنا تھ مت کے موافق راگ راگنیوں اور ان کے پتروں کے نام لکھے ہیں اور پھر راگوں کے میل کا بیان درج کیا ہے۔ آخر میں تالوں کو بیان کیا ہے ہم اور سب بیان ترک کرتے ہیں صرف تالوں کا بیان درج کرتے ہیں۔

تالوں کا بیان | تال، نغمہ اور ساز رقص کا اصول ہے اور وہ آوازوں کے حرکات اور سکنات کے وقت کو ضبط کر لیتا ہے کہ دو چیزوں کے باہم ضرب سے یا ہاتھوں کی تالی سے وہ ہوتا ہے۔ تال کی قسمیں بہت ہیں ان میں سے چند قسمیں درج کی جاتی ہیں۔

اول۔ اڈتال۔ یہ اک تالہ ہے یعنی ایک ایک تال کی ضرب جو متواتر ہوں۔ ضربوں کا وقفہ یکساں ہو۔

دوسری۔ یکوا۔ وہ بھی ایک متواتر تال ہے مگر تینوں ضربیں اس کی اڈتال سے جلد تر ہوں۔

تیسری ترتیا تال۔ اس کی ضربیں بھی متواتر ہیں مگر تیورا سے جلد تر ہوں۔

چوتھی رودیک تال۔ وہ دو ضربہ یعنی دو تالی ہوتی ہے۔

پانچویں دھتال۔ اس کی بھی تین ضربیں ہوتی ہیں۔ دو ضربیں متصل اور تیسری ضرب تھوڑے فاصلے سے ہوتی ہے۔

چھٹی۔ چوتالہ۔ اس کی ضربیں چار ہوتی ہیں اول ایک ضرب ہے اور تھوڑے وقفے سے متواتر تین ضربیں ہوتی ہیں۔

(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم میں چلّہ باندھنا:۔ منت کے طور پر علم کے نیچے میں ناڑا باندھنا۔ اور صرف شیعہ عورتوں کی اصطلاح۔

علم حضرت عباسؑ میں باندھا چلّہ
پیر دیدار کا تبرسے کونڈا مانا
رند

علم نباتات:۔ وہ علم جس سے درختوں

بودوں اور مختلف قسم کی جڑی بوٹیوں وغیرہ کے اجزا کی قابلیت۔ نمو کے مقام اور اعضائے کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اصطلاحیں علوم کی وہ ہیں جن سے اس علم کے بیان کرنے اور درختوں کی وجہ تسمیہ ظاہر کرنے میں کام پڑتا ہے۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج

علم نجوم:- (نجوم بضم اول) وہ علم جس کی مدد سے اجسام فلکی، ان کی جسامت حرکات و سکنات ایک جرم سے دوسرے جرم تک کی دوری زمانے کی گردش۔ چاند گہن اور سورج گہن وغیرہ کا حال معلوم ہو۔ ستاروں کا علم جوتش۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے اس کی نظر میں وہ ستارہ نظر
ہے علم نجوم جس سے قاصر — عنفی

فوائد تفصیل۔ سیاروں کی سعادت اور نحوست اور ان کی گردش کے موافق آئندہ ہونے والے واقعات کی پیشین گوئی۔ تقدیری امور پیدائش کی چال کا اثر اور موسم کے اچھے یا برے ہونے کی خبر دینے والے علم کو بھی علم نجوم کہتے ہیں اس علم کا جاننے والا نجومی کہلاتا ہے۔

حکما نے فلک ہشتم کو بارہ حصوں پر تقسیم کیا ہے ہر حصے کو برج کہتے ہیں ہر برج کے تیس حصے کئے ہیں ان میں ہر حصے کو درجہ کہتے ہیں ہر درجہ کے ساٹھ حصے کئے ہیں ان میں ہر حصے کو دقیقہ کہتے ہیں۔ ہر دقیقے کے ساٹھ حصے کئے ہیں ان میں ہر حصے کو ثانیہ کہتے ہیں ہر ثانیے کے ساٹھ حصے کئے ہیں ہر حصے کو ثالثہ کہتے ہیں۔ بارہ برجوں کے نام یہ ہیں:

حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ
میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت

سات ستارہ ہائے سیارہ کے نام یہ ہیں۔
زحل۔ مشتری۔ مریخ۔ شمس۔ زہرہ۔ عطارد اور قمر۔ ان سبعہ سیارہ میں آفتاب و ماہتاب کو نیرین کہتے ہیں۔ شمس کو نیر اعظم اور قمر کو نیر اصغر۔ زحل اور مشتری کو علویین کہتے ہیں زہرہ اور عطارد کو سفلیین۔ مشتری اور زہرہ کو سعدین کہتے ہیں۔ مشتری کو سعد اکبر۔ زہرہ کو سعد اصغر کہتے ہیں۔ زحل اور مریخ کو نحسین کہتے ہیں۔ زحل نحس اکبر اور مریخ نحس اصغر کہلاتا ہے اور عطارد کو ملا ہوا کہتے ہیں یعنی نحس ستارے کے ساتھ نحس اور سعد کے ساتھ سعد ہے۔ شمس و قمر کے علاوہ جو پانچ ستارے ہیں ان کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں۔ روز ماہ و سال کا حساب آفتاب سے متعلق ہے اس کو ماہ شمسی اور سال شمسی کہتے ہیں اور اگر ماہ و سال کا حساب قمر سے متعلق ہے تو اس کو ماہ قمری اور سال قمری کہیں گے۔ شمسی سال برج حمل میں آفتاب کے تحویل ہونے کے دن سے شروع ہوتا ہے۔

آفتاب تیس روز میں ایک برج کو طے کرتا ہے اور وہ ماہ شمسی سے مراد ہے آفتاب حمل تا حوت بارہ برجوں کو بارہ مہینوں میں طے کرتا ہے یہی سال ہے۔ ماہ شمسی تیس دن سے کم اور اکتیس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔ ماہ ہائے شمسی فارسی کے نام یہ ہیں:

فروردین۔ اردی بہشت۔ خرداد۔ تیر ماہ۔ مرداد۔ شہریور۔ مہر۔ آبان۔ آذر۔ دی۔ بہمن۔ اسفندار۔

فارسی مہینوں کے عدد تیس روز ہوتے ہیں

آخر ماہ اسفندار میں پانچ روز زیادہ کرتے ہیں۔ اس کو خمسہ مسترقہ کہتے ہیں۔ اہل ہند بھی بحساب شمسی ماہ و سال کا حساب کرتے ہیں

اہل ہند میں ماہ ہائے شمسی کے نام یہ ہیں۔
چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ ساون۔ بھادوں۔ کنوار۔ کاتک۔ اگہن۔ پوس۔ ماگھ۔ پھاگن۔

ماہ قمری ایک ہلال سے دوسرے ہلال تک ہوتا ہے آغاز سال ماہ محرم سے ہوتا ہے۔ قمری مہینوں کے نام یہ ہیں۔

محرم۔ صفر۔ ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔

مگر نجوم میں ماہ و سال شمسی معتبر ہے۔ سال شمسی آفتاب کے بارہ برجوں کو طے کرنے سے مراد ہے۔ آفتاب کا یہ دور ۳۶۶ روز سے زیادہ اور ۳۶۵ روز سے کم نہیں ہوتا۔ سال فارسی کا اول ماہ فروردین ہے ماہ فروردین کے پہلے روز برج حوت سے انتقال کر کے برج حمل میں تحویل کرتا ہے اس روز کو نوروز کہتے ہیں جو بعض قوموں میں عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ جب آفتاب برج حمل میں آتا ہے تو نجومی زائچہ کھینچتے ہیں اس زائچہ سے حالات آئندہ کی خبر دیتے ہیں۔ سعادت اور نحوست اور خیر و شر اس سال کے چھ ستاروں کی نظرات جو شمس کے ساتھ رکھتے ہوں استدلال کرتے ہیں۔

نظرت اکراکیب: دو ستارے ایک برج ایک درجہ اور ایک دقیقہ میں جمع ہو جائیں

تو اس کو قران اور مقارنہ کہتے ہیں۔ آفتاب و ماہتاب کے اس طرح جمع ہونے کو اجتماع کہتے ہیں اگر آفتاب اور خمسۂ متحیرہ کے درمیان ایسا اتفاق ہو تو اس کو احتراق کہتے ہیں اگر ماہتاب اور خمسۂ متحیرہ کے درمیان یہ اتفاق ہو یا خمسۂ متحیرہ میں باہمدگر یہ اتفاق ہو تو اس کو قران اور مقارنہ کہتے ہیں۔ اگر دو کواکب کے درمیان دو برجوں کا بُعد ہو یعنی ششم حصہ فلک کا فاصلہ ہو تو یہ تسدیس ہے۔ اگر دو کواکب کے درمیان تین برجوں یعنی ربع فلک کا بُعد ہو تو یہ تربیع ہے۔ اگر دو ستاروں کے درمیان چار برجوں یعنی ثلث فلک کا بُعد ہو تو یہ تثلیث ہے۔ اگر چھ برجوں یعنی نصف فلک کا بُعد ہو تو یہ مقابلہ ہے۔ نیرین کے مقابلے کو استقبال کہتے ہیں۔

نظر تربیع اور مقابلے کو نحس مانا ہے مقابلے کی تمام دشمن اور تربیع کی آدھی دشمن اور تثلیث اور تسدیس کو سعد جانا ہے مگر تثلیث کی تمام دشمنی اور تسدیس کی آدھی دوستی نظر مقارنہ کے کواکب سعد کے ساتھ ہوتی ہے اور کواکب نحس کے ساتھ نحس۔ سعادت اور نحوست سال نظرات سے اور شرف ہبوط اور وبال اس کا استدلال کرتے ہیں۔ صاحب مطلع العلوم نے اس کی مثال بارہ خانوں کا زائچہ کھینچ کے لکھی ہے اس زائچہ میں ایک برج اور ایک درجہ اور ایک دقیقہ میں شمس و قمر واقع ہوئے ہیں اور اجتماع سے یہی مراد ہے۔ اگر قمر کی جگہ کوئی ستارہ خمسۂ متحیرہ میں سے ہوتا تو احتراق کہتے۔ زہرہ اور شمس کے درمیان میں نظر تسدیس ہے اس لئے کہ زہرہ جوزا میں ہے۔ زہرہ اور شمس کے درمیان میں دو برجوں کا فاصلہ ہے اور گیارھواں خانہ بھی نظر تسدیس ہے اس لئے کہ گیارھویں خانے سے پہلے خانے تک دو خانے درمیان میں ہیں یعنی بارھواں اور پہلا پس عطارد اور شمس میں بھی نظر تسدیس ہے زحل اور شمس کے درمیان میں نظر تربیع ہے اس لئے کہ زحل سرطان میں ہے اور سرطان سے حمل تک تین برجوں کا فاصلہ ہے۔ دسواں خانہ بھی تربیع کی نظر رکھتا ہے اس لئے کہ دسویں خانے سے پہلے خانے تک تین خانے درمیان میں ہیں یعنی گیارھواں، بارھواں اور پہلا مشتری اور شمس میں تثلیث کی نظر ہے اس لئے کہ مشتری برج اسد میں ہے اور اسد سے حمل تک چار برج درمیان میں ہیں یعنی دسواں گیارھواں بارھواں اور پہلا۔ مریخ اور شمس کے درمیان مقابلے کی نظر ہے کیونکہ مریخ برج میزان میں ہے اور میزان سے حمل تک چھ برجوں کا فاصلہ ہے یعنی سنبلہ، اسد، سرطان، جوزا، ثور اور حمل داہنی طرف سے بھی چھ برجوں کا فاصلہ ہے یعنی آٹھواں، نواں، دسواں گیارھواں، بارھواں اور پہلا

خانہ ہائے اصلی شرف و ہبوط کواکب شمس کا اصلی خانہ برج اسد ہے۔ قمر کا برج سرطان، زحل کا دلو اور جدی، مشتری کا قوس اور حوت اور مریخ کا حمل اور عقرب اور زہرہ کا ثور اور میزان اور عطارد کا خانہ اصلی سنبلہ اور جوزا برج مقابل خانہ اصلی کا برج وبال ہوتا ہے اور برج مقابل خانہ شرف کا برج ہبوط ہوتا ہے۔ زائچہ میں اگر کواکب شرف میں پڑے تو اس کا نتیجہ خیر ہے اور سعادت کی دلیل ہے۔ اگر کواکب وبال و ہبوط میں ہو تو دلیل نحوست ہے۔

طالع وقت کی تحقیق اگر معلوم کرنا ہو کہ طالع وقت کا برج کونسا ہے تو پہلے یہ معلوم کریں کہ آفتاب کس برج میں ہے اور کتنے درجے اس برج سے طے کئے ہیں۔ دن کے کس قدر طاس (گھڑی) اور کتنے پاس (پہر) گزرے ہیں۔ جس برج میں آفتاب ہو ساسوں کو برجوں پر تقسیم کریں جس برج پر پہنچی ہو وہی برج طالع وقت کا ہوگا۔

اس کے بعد مولف مطلع العلوم نے تفصیل کے ساتھ دوازدہ خانوں کے منسوبات اور کواکب کے منسوبات کا بیان ہیر متعلقات و منسوبات بروج لکھے ہیں۔ متعلقات و منسوبات کے ذیل میں لکھا ہے کہ بارہ برجوں میں بعضے آتشی اور بعضے آبی اور بعضے برج خاکی اور بعضے بادی ہیں بعضے نر کے ساتھ منسوب ہیں بعضے مادہ کے ساتھ اٹھائیسوں حروف تہجی بھی بارہ برجوں سے منسوب ہیں اس کے بعد بارہ برجوں کے احکام بالتفصیل درج کئے ہیں۔ جو بخوف طوالت ترک کر دیئے گئے ہیں۔ آخر میں مولف نے قمر کی منزلوں کا بیان درج کیا ہے جو لکھا جا رہا ہے۔

قمر کی منزلیں حکما نے بارہ برجوں کے اٹھائیس حصے کئے ہیں اور ہر حصے کو منزل قمر کہتے ہیں اور ہر برج میں دو منزلیں اور ایک منزل کی تہائی ہوتی ہے قمر تقریباً دو شبانہ روز میں دو منزلیں قطع کرتا ہے تیسرے دن

ثلث منزل کو طے کر کے دوسرے برج میں جاتا ہے۔ اٹھائیسوں منزلوں کے نام اس ترتیب سے ہیں۔
شرطین، بطین، ثریا، دبران، ہقعہ، ہنعہ، ذراع، نثرہ، طرفہ، جبہہ، زبرہ، صرفہ، عوا سماک، غفر، زبانا، اکلیل، قلب، شولہ، نعایم، بلدہ، ذابح، بلعہ، سعود، اخبیہ۔ مقدم، مؤخر رشا۔ (ماخوذ از مطلع العلوم)

عِلمِ نظر:۔ (بہ اضافت) مناظرہ کا علم جس میں آداب بحث بیان کئے جاتے ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر علم مناظرہ ہی ہے

عِلم و حکمت:۔ (مترادف) یہ مترادف لفظ بہت سے علوم کے مجموعی نام کا فائدہ دیتا ہے عربی الفاظ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خزانے علم و حکمت کے تپے ہیں گوشے گوشے میں
ابھی دیکھا ہے کیا تم نے ٹھہر کر دیکھتے جاؤ — عزیز لکھنوی

عِلم و دانش:۔ (مترادف) علم اور فہم فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دین و دولت، علم و دانش ہم میں کچھ باقی نہیں
حق نے پوری کی تھی جو ہم پر وہ نعمت کیا ہوئی — حالی

عِلم و عمل:۔ عمل مطابق علم، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ علم و عمل و فضل ہیں سٹہ کی تقلید
اور فن جنگ میں عابش کے شاگرد رشید — وحید

علم و فضل: علم اور بزرگی فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قریہ قریہ تیرے علم و فضل سے معمور تھا
اب وہ اے اسلام تیری خیر و برکت کیا ہوئی — حالی

علم و فن: علم و ہنر، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عِلمِ وہبی:۔ (بہ اضافت) خدا داد علم۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ جانوروں کو علم وہبی حاصل ہے۔ (نور اللغات)

عِلم و ہُنر:۔ (مترادف) علم و فن، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے جہان آباد اے گہوارۂ علم و ہنر
ہیں سراپا نالۂ خاموش تیرے بام و در — اقبال

عِلمِ ہِندِسہ (بہ اضافت) اعداد و رقوم کا علم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ اہل لغات کی رائے ہے کہ لفظ ہندسہ "اندازہ" کا معرب ہے ہمزہ بصورت الف کو ہائے ہوز سے بدل کے درمیانی الف کو حذف کیا پھر ز کو س سے بدل لیا اس وجہ سے کہ کلام عرب میں دال اور زائے معجمہ بلا فاصلہ ایک کلمے میں جمع نہیں ہو سکتے اور لکھا ہے کہ علم ریاضی کی جڑ ہندوستان ہے۔ یہیں سے یہ علم مصر و عرب وغیرہ میں پہنچا ہے۔ حال کے تحقیق دانوں کے نزدیک یہ لفظ "ہند" سے متعلق ہے۔

عِلمِ ہَوا:۔ (عربی، فارسی) علم طبیعی کا وہ حصہ جو ہوا اور اس کی خاصیت استعمال اور حیوانات کے ساتھ تعلقات کو تبلاتا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عَلَم ہونا:۔ (بالفتح) مشہور ہونا، بدنام ہونا، رسوا ہونا، تشہیر ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

شہدنے نام خدا ان کے بلا سر کھینچا
میر سا ہے کوئی عالم میں عَلَم کاہے کو — میر تقی میر

عَلَم ہونا:۔ تلوار نیزہ اور خیمہ وغیرہ کا بلند ہونا، اونچا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیغیں علم ہوئیں تو گرے صاف کٹ کے ہاتھ

چلنے تھے پہلوؤں کی صفوں پر پلٹ کے ہاتھ — تعشق

عِلم ہونا:۔ (بالکسر) واقفیت ہونا، آگاہی ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قسم ہے میرے تئیں ان تمام قسموں کی
کہ مجھ کو علم ہے ان سب کا کیا کروں میں شمار — درد

عِلمِ سیمیا:۔ علم تسخیرات۔ اس علم میں ستاروں کی قوت کو مسخر کرنے اور جنات کو اپنے موافق کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں یہ علم نہایت شریف ہے مگر جب تک کوئی استاد کامل نہ ملے ایسے عملوں کی خواہش میں جستجو نہ کرے کیونکہ اس میں خوف جان ہے ایک عمل بطور نمونہ درج ہے نوچندی جمعرات کو بعد نماز صبح غسل کرے۔ پاکیزہ مکان میں بیٹھے۔ ہزار بار سورۂ توحید پڑھے اسی طرح نماز ظہر کے بعد بھی پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد بھی نماز خفتن کے بعد ہزار بار اور نصف شب میں ہزار بار اس سے فراغت کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور چودہ روز اسی ترتیب سے پڑھے کہ مجموعہ اس کا چوراسی ہزار مرتبہ ہوتا ہے۔ تیسرے پنجشنبہ کو ہزار بار پڑھے اور بعد اس کے ہزار بار یہ دعا پڑھے۔

یا خان انت الذی وسعت کل شئ رحمۃ و علما

اور سو بار یہ دعا پڑھے۔

اللھم انی اسئلک ان تسخرلی خدام ھذہ السورۃ الشریف

من لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس دعا کے ختم ہوتے ہی دیوار پھٹ جائے گی اس سے ایک فرشتہ نکل کے سامنے آئے گا اور کہے گا۔ السلام علیک اے بندۂ صالح میرے اور تیرے برابری ہو گئی اب تو ہر چیز کے دفعیہ نہ ہونا

کسی کی غیبت نہ کرنا ہر پنجشنبہ کو مسلمانوں کے قبروں کی زیارت کرنا۔ اور سورۂ اخلاص پڑھتے رہنا۔ میرا نام عبداللہ ہے جب تو قل ہو اللہ پڑھے گا میں حاضر ہوں گا اور چشم زدن میں تجھ کو تکے میں پہنچاؤں گا اور سے اواؤں گا۔ پھر دوسرا فرشتہ آئے گا اور کہے گا میرا نام عبدالحمید ہے تو جب تو قل ہو اللہ پڑھے گا میں آؤں گا اور تیرے روزی حلال لاؤں گا۔ اور پوشیدہ چیزوں سے تجھے آگاہ کروں گا۔ پھر تیسرا فرشتہ آئے گا۔ اور کہے گا میرا نام عبدالصمد ہے جب تو قل ہو اللہ پڑھے گا تو میں جلد حاضر ہوں گا اور تجھ کو کیمیا سکھاؤں گا۔ اور جس وقت کام کا ارادہ کرے گا اس کو انجام دوں گا۔ اسی طرح عہد وپیمان کر کے رخصت ہوں گے۔ لازم ہے کہ ایام دعوت میں سفید کپڑے پہنیں اور جو کی روٹی بے نمک اور انگور یا کشمش کے دانے اور مغز بادام کھائیں۔ اور ہر صبح کو آگ میں عود کندر جلائیں خدا کی مدد سے جلد مقصد برآری ہوگی۔ سبعہ سیارہ اور جنات کی تسخیر کا عمل سخت دشوار ہے اور بڑا جانکاہ ہے اس وجہ سے اس کا بیان ترک کیا۔
(ماخوذ از مطلع العلوم)

علم ہیئت (مع اضافت) وہ علم جس کے ذریعہ سے اشکال فلکی اور مساحت کرۂ ارض معلوم کریں۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ مؤلف مطلع العلوم نے اس علم کو قدرے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ پہلے مقدمہ علم ہیئت اور اس کی تقسیم کی تعریف یوں لکھی ہے علم ہیئت علم ریاضی کا ایک ایسا شریف تر علم ہے جس سے کرۂ زمین کے ملکوں کے عرض وطول کا حال، رات دن کی سیاہی اور نور کی کیفیت، چاند سورج کے گہن کے موسم کا اختلاف، گردش کرنے والے سات سیاروں اور ثابت تاروں سے آسمانوں کے جرموں کی حقیقت اس علم سے دریافت ہوتی ہے۔ علم ہیئت کے دو طریقے رائج ہیں ایک حکیم بطلیموس کا نظام محدود، دوسرا حکیم فیثا غورث کا نظام نامحدود۔ بطلیموس کا نظام محدود وہ ہیئت ہے جو حکیم موصوف نے حکماء مشائین کی علم حکمت کے موافق مرتب کی ہے۔ اس نظام میں زمین کو مرکز عالم قرار دیا ہے اس لیے کہ تمام اجرام فلکی اسی کے گرد گھومتے ہیں اور جسموں کے تمام عالم کلی، جزئی اور عنصری و فلکی اس نظام کے موافق تیرہ کرہ مقرر کئے ہیں۔ کرۂ خاک، کرۂ آب، کرۂ باد، کرۂ آتش، سات آسمان، سبعہ سیارہ، فلک البروج، فلک اطلس یعنی فلک الافلاک۔ یہ سب کرہ باہم پیاز کے پوست کی طرح تہ بتہ ہیں۔ ان کروں میں چار کرہ عنصری، ایک کرہ خاک، دوسرا کرہ آب، تیسرا کرہ ہوا، چوتھا کرۂ آتش اور نو فلکی ہیں۔ فلک اول پر چاند ہے دوسرے پر عطارد ہے۔ تیسرے پر زہرہ، چوتھے پر سورج، پانچویں پر مریخ، چھٹے پر مشتری، ساتویں پر زحل یہی ساتوں تارے سبعہ سیارہ ہیں۔ ان ساتوں آسمانوں کو افلاک کلی کہتے ہیں۔ سوائے ان ساتوں افلاک۔ اور افلاک جزوی بھی سبعہ سیارہ اور ساتوں آسمانوں کے درمیان فرض کئے ہیں اور آٹھواں فلک فلک البروج ہے اس میں سب ثابت تارے ثبت ہیں نواں فلک جو سب افلاک پر محیط ہے اس پر کوئی تارہ نہیں ہے اسی کو فلک اطلس اور فلک الافلاک کہتے ہیں اگرچہ ہر فلک جدا حرکت کرتا ہے مگر آٹھوں فلک اور سبعہ سیارہ فلک نہم کی حرکت وضعی سے وابستہ ہیں رات دن کی گردش اسی سے متعلق ہے سبعہ سیارہ کی سال بھر کی حرکت حرکات فلک سے خاص ہر واحد کے واسطے ہے یہی رائے ارسطو اور برجس اور بہت سے حکمائے ہیئت کی ہے۔ حکیم فیثا غورث کا نظام نامحدود وہ نظام ہے جسے اس کے شاگردوں نے سن عیسوی سے پانچسو برس پہلے یونان میں رواج دیا تھا نظام شمسی عقل وہوش حیرت زیادہ کرتا ہے۔ اس نظام میں آفتاب کو مرکز قرار دیا گیا ہے اور سیکڑوں تاریک ستارے مثل کرہ زمین آفتاب کے گرد پھرتے ہیں جتنے سیارے آفتاب کے گرد گھومتے ہیں۔ ان کی تین قسمیں ہیں ایک سیارات اولی جن کے حرکات دوری کا مرکز آفتاب ہے دوسرے اقمار جن کو سیارات ثانوی کہتے ہیں یہ سیارات کے گرد گردش کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ آفتاب کے گرد بھی گھومتے ہیں تیسرے دنبالہ دار ستارہ جن کو عوام جھاڑو تارا کہتے ہیں نہایت طول مدارات یعنی خطوط بیضی کے آفتاب کے گرد گردش میں رہتے ہیں کبھی آفتاب کے بہت قریب آجاتے ہیں کہ اہل زمین کو نظر آنے لگتے ہیں اور کبھی بہت دور چلے جاتے ہیں کہ دوربین سے بھی نہیں نظر آتے ایسے ستاروں کی اب تک صحیح انتہا نہیں معلوم ہو سکی۔ حکمائے فرنگ کا قیاس ہے کہ صدہا بلکہ ہزارہا ہوں گے۔

یہ نکتہ سننے کے قابل ہے کہ اس نظام شمسی کو جس کا ذکر مجمل بیان ہوا ہے فرنگستان کے متاخرین اہل ہیئت نے قیاس کیا ہے کہ یہ تمام نظام شمسی ایک مملکت ہے ان ملکوں میں سے جن کی گنتی عدد ستارہ ہائے ثوابت کی طرح بے شمار ہے ثوابت میں سے ہر ایک ثابت جو انتہا نہیں رکھتا مثل اس نظام شمسی کے ایسا مرکز ہے کہ آفتاب کی طرح اس کے گرد بھی ایسے ہی تین قسم کے ستارے یعنی سیارات اولی

سیارات ثانوی اور سیارات دنبالہ دار گردش کرتے ہیں بعض اہل ہیئت نے اس سے بھی زیادہ قیاس کیا ہے جس کو سن کے حیرت ہوتی ہے جیسے کہ گمان کیا گیا ہے کہ سیاروں کی ہر ایک جمعیت اپنے ثابت کی منتظم ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ ان سب ثوابت کثیرہ کے انتظام کے لئے ثابتۂ اعظم ثوابت ملقب بلقب ثابت الثوابت یا شمس الشموس کے ہوا ہوگا وہ سب موجودات سیارہ و ثوابت کا اکیلا مرکز ہو اور سب ثوابت مع اپنی جمعیت کے اس کے گرد گردش کریں۔ یہ نظام وہ ہے جسے شائقان علم کی حکمت ظاہر ہونے سے پہلے فلاسفہ اشراقیہ یونان نے اختیار کیا تھا۔ افلاطون اور شمیدس نے بھی اس رائے کو پسند کیا تھا اور اس تین سو برس کی مدت میں یہی نظام فیثا غورث کا جو مذکور ہوا ہے سب ملک فرنگستان میں ارباب ہیئت کو بہت پسند آیا۔ فرنگستان کے اہل ہیئت نے دوربین وغیرہ کے عجیب عجیب آلے ایجاد کئے ہیں جن کی مدد سے بہت سیاروں اور قمروں کو جن کا نام و نشان سابق کے ہیئت داں نہ جانتے تھے دریافت کیا ہے کہ سیارات اصلی پانچ ہیں جن کو از سر نو دوربین اور بہت بین کے واسطے سے اس زمانے تک معلوم کیا ہے۔

عقل سلیم فیثا غورث کے نظام نامحدود کو بہت پسند کرتی ہے اس لئے کہ اس سے مخلوقات نامتناہی اور موجودات نامحدود خالق پر اطلاع و آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ذیل میں نظام فیثا غورث کے چند سہل و آسان مسئلے مختصر طور پر بیان کئے جاتے ہیں۔

اصطلاحات علم ہیئت

خط استوا۔ ایک بڑا دائرہ ہے جو زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ خط استوا ایک فرضی خط ہے۔ جب خط استوا پر آفتاب پہنچتا ہے تو دن اور رات برابر ہو جاتے ہیں۔ سارے عالم میں دو قطب ہیں ایک شمال کا قطب دوسرا جنوب کا قطب اور ایک سیدھا خط جو ایک قطب سے دوسرے قطب کی طرف مرکز کی طرف سے گزرتا ہے اس کو محور کہتے ہیں خط استوا کو فرض کرنے کی غرض یہ ہے کہ زمین کو دو برابر حصوں میں اس نے تقسیم کیا ہے اور اس سے ہر ملک اور ہر مقام کا عرض معلوم کرتے ہیں۔ ریاضی دانوں نے ہر دائرے کو تین سو ساٹھ درجوں پر تقسیم کیا ہے۔ ہر درجے کے ساٹھ دقیقے ہیں نصف دائرہ ایک سو اسی درجے کا ہوتا۔ چوتھائی دائرہ نوے درجے کا ہے۔ خط استوا سے قطب شمالی ہو یا قطب جنوبی نوے درجے یعنی چوتھائی دائرے پر ہے۔

خط سرطان۔ ایک دائرہ جو خط استوا کے مقابل ۲۳ درجے کے فرق و تفاوت پر شمال کی طرف زمین کے گرد فرض کیا گیا ہے۔ خط جدی ۲۳½ درجے خط استوا کے جنوب کی طرف فرض کرتے ہیں چنانچہ آفتاب خط سرطان سے جنوب کی طرف عود کرتا ہے اور خط جدی سے شمال کی طرف پھرتا ہے آفتاب کی راہ انھیں دو خطوں کے درمیان رہتی ہے اس سے تجاوز یا تفاوت نہیں ہوتا۔

خط منطقۃ البروج ایک خط ہے جو آفتاب کی راہ پر زمین کے گرداگرد فرض کیا گیا ہے یہ خط ایک مقام پر خط سرطان کو چھوتا ہے اور دوسرے مقام پر خط جدی کو مس کرتا ہے اور دو مقام پر اس نے خط استوا کو قطع کیا ہے۔

دائرۂ نصف النہار۔ ایک بڑا دائرہ ہے جو ایک جگہ کے سر سے گزر کے دونوں قطبوں کی طرف جاتا ہے اور زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ایک حصے کو شرقی اور دوسرے کو غربی کہتے ہیں۔ عرض مکان بعد مکان کو کہتے ہیں خط استوا سے خواہ قطب شمالی کی طرف ہو خواہ قطب جنوبی کی جانب ہو۔ قطب شمالی کے بعد کو عرض شمالی اور قطب جنوبی کے بعد کو عرض جنوبی کہتے ہیں۔ اور طول مکان بعد مکان ہے اول نصف النہار سے خواہ مشرق کی طرف ہو خواہ جانب مغرب بعد مشرقی کو طول شرقی اور بعد مغربی کو طول غربی کہتے ہیں اول نصف النہار وہ ہے جس جگہ سے طول شرقی اور طول غربی کا حساب کرتے ہیں۔ مذکورۃ الصدر دائرے اور خطوط سب کے سب محض فرضی ہیں خارجاً ان کا کوئی وجود نہیں۔

زمین کی شکل کا بیان

نظام محدود بطلیموس اور نظام نامحدود فیثا غورث کے معتقدین اس بات پر متفق ہیں کہ زمین نارنگی کی طرح گول ہے زمین کے مدور ہونے کی پہلی دلیل یہ ہے کہ جس چیز کو زمین کی سطح پر دور سے دیکھو تو پہلے اس کا سر دکھائی دیتا ہے اور وہ چیز جس قدر نزدیک ہوتی جاتی ہے اسی قدر اس کے اجزا زیادہ معلوم ہوتے جاتے ہیں جیسے خشکی کے مسافروں کو پہلے پہاڑ کی چوٹی یا درخت کی پھنگی یا مینار کا سر نظر آتا ہے اور دریا کے مسافروں کو جہاز کے مستول کی جھنڈی یا پھریرا پہلے دکھائی دیتا ہے اور جہاز جس قدر نزدیک ہوتا جا

سب اجزا اس کے نظر آنے لگتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ سطح زمین مسطح اور ہموار نہیں ہے بلکہ محدب یعنی کوزہ پشت اور قبہ دار ہے۔ اگر سطح زمین مسطح اور ہموار ہوتی تو سب اشیا جس طرح نزدیک سے از سرتا پا نظر آتے ہیں اسی طرح دور بین سے دور سے بھی نظر آتے۔ زمین کے گول ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ چاند گہن میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمین کا سارا جرم قمر پر ہمیشہ گول نظر آتا ہے۔ اگر زمین گول نہ ہوتی تو اس کا سایہ کبھی مدور ہوتا اس لیے ہر چیز کا سایہ اس کی شکل کے موافق ہوتا ہے فرنگستان کے اہل ہیئت جو حکیم فیثا غورث کے پیرو ہیں انھوں نے اپنی دریافت سے آفتاب کو ساکن قرار دیا ہے اور زمین کو اپنے محور کے گرد گردش کرتا ہوا تسلیم کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس گردش کے سبب سے زمین کے ہر حصہ بسیط پر رات دن کا ظہور ہوتا ہے آفتاب فقط آدھی زمین کو جو اس کے مقابل ہوتی ہے ایک وقت میں روشن کرتا ہے۔ ایسی صورت میں لامحالہ دوسرے نیمۂ زمین میں جو اس کے مقابل نہیں ہوتا تاریکی ہوگی وہی تاریکی رات ہے۔ انگریزی میل کے حساب سے محیط زمین کی پیمائش چوبیس ہزار نو سو بارہ میل ہے۔ آفتاب زمین سے چودہ لاکھ درجے بڑا ہے۔ زمین کسی چیز پر قائم نہیں ہے بلکہ قوت جاذبہ وہ قوت طبیعی جو خالق کائنات کی طرف سے کل کائنات کو عطا ہوئی ہے۔ اس قوت کی تاثیر یہ ہے کہ ہر چیز اپنے قلب کی طرف مائل ہوتی ہے اور اس قوت سے بجائے خود سلامت رہتی ہے اس قول سے زمین بھی سب چیزوں کو جو صحن زمین پر ہیں اپنے مرکز کی طرف کھینچے ہوئے ہے مثلاً اگر توپ سے آسمان کی طرف گولہ پھینکا جائے تو وہ گولہ پھر زمین کی طرف آئے گا۔ ہر جسم جو اپنے مرکز کی طرف مائل رہتا ہے اس کو میل مرکزی کہتے ہیں اور اس قوت کو جو اشیا کو میلان بخشتی ہے جاذب کہتے ہیں۔ اس قوت کی تاثیر ہے کہ سب حیوانات جمادات نباتات جو کرۂ زمین پر ہر طرف پائے جاتے ہیں وہیں قائم رہتے ہیں اور گر پڑنے کے اندیشے سے مبرا ہیں۔

نظام شمسی کا بیان جس طرح قوت جاذبۂ طبیعی زمین کو حاصل ہے اور وہ ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اسی طرح آفتاب کو بھی یہ قوت حاصل ہے اس قوت کی تاثیر آفتاب کے گرداگرد کروروں میل تک پہنچتی ہے۔ آفتاب جو زمین سے چودہ لاکھ درجے بڑا ہے بڑائی کے اعتبار سے اس میں قوت جاذبہ بھی زمین سے کہیں زیادہ ہے ایسی صورت میں احتمال ہے کہ زمین کو اپنی طرف اس قدر کھینچے کہ زمین اس سے مل جائے اس لئے کہ مادہ آفتاب کی مقدار مادہ زمین کی مقدار سے تین لاکھ تینتیس ہزار نو سو اٹھائیس (۳۳۳۹۲۸) حصے زیادہ ہے جو چیز زمین کو آفتاب سے ملنے نہیں دیتی اس کی شرح بیان کرتا ہوں۔

واضح ہو کہ جو جسم دائرے کے گرد گردش کرتا ہے وہ اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ دائرے سے باہر نکل جائے جسم کے اس میلان کو قوت تارک المرکز کہتے ہیں اسی طرح دائرے کے مرکز کو بھی کہ اس میں جسم کا دور معلوم ہوتا ہے قوت جذب حاصل ہے اس قوت کی قوت طالب المرکز کہتے ہیں یہ دونوں قوتیں برابر ہوتی ہیں۔

اب جاننا چاہیئے کہ زمین کی دو گردشیں ہیں ایک گردش محوری ہے جو ایک دن رات میں تمام ہوتی ہے دوسری حرکت وہ ہے کہ جس کو زمین آفتاب کے گرد سال بھر کی مدت میں تمام کرتی ہے۔ اگر زمین آفتاب کے گرد دورہ نہ کرتی تو اسے قوت تارک المرکز جو جذب آفتاب کے مخالف ہے کس طرح حاصل ہوتی اور اور زمین کو آفتاب کی آویزش سے بچاتی آفتاب بھی ایک حرکت دوری رکھتا ہے جس کی وجہ سے اس کو قوت تارک المرکز حاصل ہے۔ اگر آفتاب کو حرکت دوری نہ حاصل ہوتی تو لاکھ بڑا ہی پھر بھی زمین کی قوت جاذبہ اس کو اپنی طرف کھینچتی لیکن حرکت آفتاب کی مقدار بہ نسبت زمین کے بہت کم ہے۔ مقدار مادۂ آفتاب چونکہ زیادہ ہے اس سبب سے آفتاب اور زمین برابر زمانے میں اپنے مدارات کو طے کرتے ہیں۔ آفتاب اپنے بھاری پن کی وجہ سے تیز حرکت نہیں کر سکتا اور زمین اپنی تیز حرکت کی وجہ سے آفتاب سے نہیں ملتی دونوں کی قوت جاذبہ ایک دوسرے کو تصادم سے بچاتی ہے۔

فرنگستان کے اہل ہیئت کے قیاس کے موافق زمین ایک کوکب ظلمانی ہے۔ سال بھر کی مدت میں اپنے مدار کے ساتھ آفتاب کے گرد دورہ کرتی ہے۔ گیارہ ستارے اور ہیں جو اپنے اپنے مدارات کے ساتھ الگ الگ زمانوں میں آفتاب کے گرد گردش کرتے ہیں۔ ان گیارہ ستاروں کے نام یہ ہیں عطارد[1] زہرہ[2] مریخ[3] سیرس[4] پالس[5] جونو[6] وسطا[7] مشتری[8] زحل[9] جارجیم[10] سیدوس[11]۔

ان گیارہ ستاروں میں عطارد کا دورہ یا حلقہ اور زہرہ کا مدار یعنی دورہ زمین کے مدار یعنی حلقے کے درمیان واقع ہوا ہے اور مدارات یعنی دورے اور ستاروں کے مدارات زمین سے

خارج ہیں۔ اہل ہیئت نے فلک ثوابت پر ایک دائرہ فرض کیا ہے جس کا نام خط البروج رکھا ہے اور اسی کو طریقۃ الشمس بھی کہتے ہیں۔ خط البروج کے جنوب و شمال میں نو نو درجوں کے فاصلہ پر ایک ایک دائرہ مقرر کر کے ان کا مجموعی نام منطقۃ البروج رکھا ہے۔ سیاروں میں سے بجز ایک درجہ ان اٹھارہ درجوں یعنی منطقۃ البروج سے خارج نہیں ہوتا۔ منطقۃ البروج کو بارہ برابر حصوں پر تقسیم کر کے ہر حصے کا نام برج رکھا ہے۔ اس تقسیم کی شناخت کے لیے چند ثوابت ستارے جو خط البروج کے حوالی میں واقع ہیں۔ ان کو باہم ملا کے ہر برج کا خاص نام رکھا ہے اور ہر برج کے تیس برابر حصے ہیں۔ ہر حصے کو درجہ کہتے ہیں۔ ہر درجے کے ساٹھ حصے کئے ہیں ہر حصے کا نام دقیقہ رکھا ہے۔ اور ہر دقیقہ کو ساٹھ حصوں پر تقسیم کر کے ہر حصے کا نام ثانیہ رکھا ہے۔ عربی اور ہندی میں ان بارہ برجوں کے نام یہ ہیں۔

حمل یعنی میکھ۔ ثور یعنی برکھ۔ جوزا یعنی متھن۔ سرطان یعنی کرکہ۔ اسد یعنی سنگھ۔ سنبلہ یعنی کنیا۔ میزان یعنی تلا۔ عقرب یعنی برچھک۔ قوس یعنی دھن۔ جدی یعنی مکر۔ دلو یعنی کنبھ۔ حوت یعنی مین۔

نیمۂ شمالی کا ہر مدار یعنی دورہ زمین سے بلند ہوتا ہے اس کو اوج کہتے ہیں۔ اور نیمۂ جنوبی کا مدار زمین سے پست ہے اس لیے اس کو حضیض کہتے ہیں۔ جس طرح زمین کے تارے تاریک انسان اور حیوانات وغیرہ کی جائے سکونت ہیں اسی طرح ستارہ ہائے سیارہ بھی آباد ہیں وہاں مسکن حیوانات ہے چاہے وہاں کے حیوانات زمین کی نوع اور جنس کی طرح نہ ہوں۔ جس طرح زمین کے باشندے حرارت آفتاب سے نفع اٹھاتے ہیں اسی طرح سیارات کے باشندے بھی روشنی اور دھوپ سے فیضیاب ہیں۔ جس طرح زمین کو محوری گردش حاصل ہے جس سے دن رات ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی طرح سیارے بھی گردش مدار کے علاوہ گردش محوری رکھتے ہیں۔ جس کے سبب سے وہاں بھی روز و شب نمایاں ہوتے ہیں۔ جملہ گیارہ سیاروں میں سے مشتری، زحل، جارجیم، اور سیدوس آفتاب سے بہت دور ہیں۔ زمین کی نسبت نور آفتاب ان تک کم پہنچتا ہے۔ اس لیے ان سیاروں میں ہر ایک سیارہ کئی کئی قمر رکھتا ہے چنانچہ مشتری کے چار قمر۔ زحل کے سات قمر جارجیم اور سیدوس کے چھ چاند ہیں۔ ان سیاروں میں جو سیارے آفتاب سے نزدیک تر ہیں وہ اپنا دورہ جلد تمام کرتے ہیں اور جو سیارے دور ہیں ان کا دورہ بہت دنوں میں طے ہوتا ہے۔ اتنا لکھنے کے بعد مولف مطلع العلوم نے آفتاب سے جملہ گیارہ سیاروں کا بعد لکھا ہے جو بخوف طوالت ترک کیا گیا۔ ایک جگہ لکھتے ہیں۔

بعض کواکب ذوات الاذناب یعنی دنبالہ دار ہیں جو آفتاب سے بہ نسبت جارجیم سیدوس سات گنا زیادہ دوری رکھتے ہیں۔ لیکن بہ نسبت اس دوری کے جو ثوابت کو آفتاب سے ہے بہت نزدیک ہیں۔

زمین سال بھر میں جس مدار پر اپنا دورہ آفتاب کے گرد تمام کرتی ہے۔ اس مدار کا قطر انیس کرور میل سے زیادہ ہے یوں سمجھئے کہ زمین اپنے باشندوں سمیت ہر سال انیس کرور میل ثوابت کی طرف جاتی ہے۔ اور پھر چھ مہینے کے بعد انیس کرور میل ثوابت کی طرف سے دور ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد مولف نے سیاروں کی بہر اور ان کا قطر بالتفصیل لکھا ہے وہ بھی ترک کیا گیا۔

ثوابت ستاروں کا بیان

ثوابت کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ثوابت ایک جگہ پر قائم ہیں۔ حرکت نہیں کرتے۔ ان کے احوال میں تغیر و تبدل نہیں واقع ہوتا۔ اہل زمین کی نظر میں ثوابت جو گردش کرتے نظر آتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ زمین گردش کرتی ہے۔ لہذا اہل زمین سمجھتے ہیں کہ ثوابت گردش میں ہیں۔ حکما نے قیاس کیا ہے کہ کل ثوابت شمس ہیں۔ یعنی ہر ثوابت اپنی جگہ پر ایک آفتاب ہے اور ہر ایک کا شمسی نظام اسی شمسی نظام کے مثل ہے ستارہ ہائے ثابت کی کثرت اس قدر ہے کہ عقل ان کے شمار سے قاصر ہے۔ مگر حکمائے متقدمین نے ایک ہزار بائیس ثوابت کو اڑتالیس اشکال مختلفہ پر تقسیم کیا ہے یعنی ہر ایک شکل میں چند ثابت ملے ہوئے ہیں۔ ان سب ثوابت کو داخل الشکل کہتے ہیں جو ثوابت ان اڑتالیس شکلوں سے خارج ہیں ان کو خارج الشکل کہتے ہیں۔ اور سب ایک ہزار بائیس ثوابت کو چھ قدروں پر تقسیم کیا ہے۔ جو ثابت بہت بزرگ ہیں ان کو ثوابت قدر اول کہتے ہیں۔ جو ان سے کمتر ہیں ان کو ثوابت قدر دوم کہتے ہیں۔ اسی طرح چھٹی قدر تک۔ پھر آسمان کو تین حصوں پر یعنی نصف شمالی۔ اور نصف جنوبی۔ اور منطقۃ البروج پر تقسیم کر کے اڑتالیس اشکال مذکورہ پر تقسیم کیا ہے منطقہ پر بارہ شکلیں ہیں نصف شمالی پر اکیس اور نصف جنوبی پر پندرہ شکلیں ہیں۔ یہ اڑتالیس شکلیں بطلیموس اور

حکمائے متقدمین کی مقرر کردہ ہیں مگر حکمائے متاخرین فرنگستان نے جو حکیم فیثا غورث کے پیرو ہیں دوربین کے ذریعہ سے علاوہ اشکال مذکورہ کے چند شکلیں اور دریافت کی ہیں۔ کہکشاں جو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ایک چادر سفید کے مانند ہے بذریعہ دوربین معلوم ہوا کہ اس کے سب ستارے ثابت ہیں۔

نصف شمالی کی اکیس شکلیں

اول دب الاصغر یعنی چھوٹے خرس کی صورت ہے۔ اس کو بنات النعش صغریٰ بھی کہتے ہیں۔ اس صورت میں سات ستارے داخل ہیں ان میں کے دو ستارے قدر دوم میں اور ایک قدر سوم میں جس کو جدی کہتے ہیں اور چار ان میں سے قدر چہارم میں داخل ہیں۔ قدر چہارم میں ایک ستارہ اس شکل سے خارج ہے۔

دوم دب الاکبر اس کو بنات النعش کبریٰ کہتے ہیں یہ بڑے ریچھ کی صورت ہے۔ ستائیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔ چھ ان میں سے قدر دوم اور آٹھ قدر سوم میں اور آٹھ قدر چہارم اور پانچ قدر پنجم اور بنات النعش کبریٰ میں صورت سنبلہ کے بعد تین ستارے اور ہیں جن کے ستارہ وسطی سے ایک بہت چھوٹا ستارہ ملا ہوا ہے اس کو سُہا کہتے ہیں اس کے دیکھنے سے آنکھ کی بینائی کی تیزی معلوم ہوتی ہے۔

تیسرے تنین۔ یہ ایک پیچ در پیچ اژدہا ہے۔ اکتیس ستارے اس میں داخل ہیں۔ آٹھ قدر سوم میں سولہ قدر چہارم میں۔ پانچ قدر پنجم میں اور دو قدر ششم میں۔

چوتھے قیقاوس معرب کیکاؤس۔ یہ ایک ایسے مرد کی شکل ہے جو کھڑا ہوا ہو اور اس کے ہاتھ کھلے ہوئے ہوں اس صورت میں گیارہ ستارے داخل ہیں۔ آٹھ قدر سوم میں سات چہارم میں اور تین قدر پنجم میں

پانچویں عوا۔ ایک مرد کی شکل جو دونوں ہاتھوں میں سانپ لیے کھڑا ہے اس صورت میں بائیس ستارے داخل ہیں۔ چار قدر سوم میں، نو قدر چہارم میں، نو قدر پنجم میں۔ ایک ستارہ اس صورت کی قدر اول سے خارج ہے اس کو سماک رامح کہتے ہیں

چھٹے فکہ اس کو اکلیل شمالی بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک کاسہ کی صورت ہے اس صورت میں آٹھ ستارے داخل ہیں ایک ان میں کا قدر دوم میں، پانچ قدر چہارم میں ایک قدر پنجم میں اور ایک قدر ششم میں ہے۔

ساتویں جاثی۔ ایک مرد کی صورت ہے جو ہاتھ دراز کئے زانو پر جھکا ہوا ہے اٹھائیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں چھ قدر سوم میں، سترہ قدر چہارم، دو قدر ششم میں اور ایک قدر پنجم کا ستارہ اس صورت سے خارج ہے۔

آٹھویں شلیاق۔ یہ بربط کی صورت ہے۔ اس میں دس ستارے داخل ہیں۔ ایک ستارہ ان میں کا قدر اول میں ہے اس کو نسر واقع کہتے ہیں۔ دو قدر سوم میں اور سات قدر چہارم میں۔

نویں دجاجہ۔ یہ ایک لمبی گردن والے مرغ کی صورت ہے۔ سترہ ستارے اس میں داخل ہیں ایک قدر دوم میں، پانچ قدر سوم میں، نو قدر چہارم میں اور دو ان میں کے قدر پنجم اور دو ان میں قدر چہارم میں اس صورت سے خارج ہیں۔

دسویں ذات الکرسی۔ یہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک عورت کی صورت ہے۔ تیرہ ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔ چار ان میں کے قدر سوم میں ہیں چھ قدر چہارم میں ایک قدر پنجم میں اور دو قدر ششم میں۔

گیارھویں برشاوش۔ اس کو حامل رأس الغول بھی کہتے ہیں یہ ایک مرد ہے جو داہنا پاؤں اٹھائے ہوئے بائیں پاؤں پر کھڑا ہے۔ داہنا ہاتھ سر پر رکھے ہے اور بائیں ہاتھ میں ایک غول کا سر لئے ہوئے ہے۔ چھبیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں دو ان میں کے قدر دوم میں داخل ہیں جن میں ایک ستارے کو رأس الغول کہتے ہیں اور پانچ ستارے قدر سوم میں سولہ ستارے قدر چہارم میں دو قدر پنجم میں اور ایک قدر ششم میں ہے۔

بارھواں ممسک العنان۔ یہ ایک مرد ایستادہ کی صورت ہے جس کے ایک ہاتھ میں تازیانہ اور دوسرے میں باگ پکڑے ہوئے ہے چودہ ستارے اس صورت میں داخل ہیں ایک ستارہ ان میں کا جس کا نام عیوق ہے قدر اول میں، ایک ستارہ قدر دوم میں، دو ستارے قدر سوم میں، سات ستارے قدر چہارم میں، دو قدر پنجم میں اور ایک ستارہ قدر ششم میں

تیرھویں حوّا۔ ایک کھڑے ہوئے مرد کی صورت ہے چوبیس ستارے اس میں داخل ہیں پانچ قدر سوم میں، تیرہ قدر چہارم میں چھ قدر پنجم میں اور پانچ ستارے اس صورت کے خارج قدر [illegible]

چودھویں حیۃ الحوا۔ یہ ایک سانپ کی صورت ہے اس میں اٹھارہ ستارے داخل ہیں پانچ قدر سوم میں بارہ قدر چہارم میں اور ایک قدر پنجم میں۔

پندرھویں سہم۔ یہ ایک تیر کی صورت ہے۔ اس صورت میں پانچ ستارے داخل ہیں۔ ایک قدر چہارم میں، تین قدر پنجم میں، ایک قدر ششم میں

سولھویں عقاب۔ یہ ایک اڑتے ہوئے گدھ کی صورت ہے اس میں نو ستارے داخل ہیں۔

نسر طائر نام کا ایک ستارہ قدر دوم میں، چار ستارے قدر سوم میں۔ ایک ستارہ قدر چہارم میں تین، ستارے قدر پنجم میں۔ اس صورت میں سے چھ ستارے خارج ہیں۔ ان چھ ستاروں میں چار ستارے قدر سوم میں ایک قدر چہارم، اور ایک ستارہ قدر پنجم میں ہے۔

سترھویں۔ دلفین ایک دریائی جانور کی صورت ہے۔ دس ستارے اس میں داخل ہیں۔ پانچ ان میں کے قدر سوم میں دو قدر چہارم میں اور تین قدر ششم میں۔

اٹھارویں قطعۃ الفرس۔ صورت مقدم گھوڑے کی ہے چار ستارے خفیہ اس میں داخل ہیں۔

انیسویں فرس اعظم اس کو ذو الجناحین بھی کہتے ہیں۔ یہ گرتک ایک گھوڑے کی صورت ہے بیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔ چار قدر دوم میں۔ چار قدر سوم میں۔ نو قدر چہارم میں اور تین کو ایک قدر پنجم میں۔

بیسویں۔ امراۃ المسلسلہ یہ ایک پابزنجیر عورت کی شکل پر ہے اس صورت میں تیئیس ستارے داخل ہیں۔ چار قدر سوم میں پندرہ قدر چہارم اور چار قدر پنجم میں۔

اکیسویں مثلث ہے اور وہ مثلث متساوی الساقین کی صورت پر ہے۔ اس میں چار ستارے داخل ہیں۔ تین قدر سوم میں اور ایک ستارہ قدر چہارم میں یہ اکیس شکلیں نصف شمالی آسمان میں واقع ہیں۔

منطقۃ البروج کی بارہ شکلیں ان بارہ شکلوں کو اثنا عشر کہتے ہیں۔

اول حمل ہے جو ایک بکرے کی شکل پر ہے جس کے دو سینگ ہیں۔ اس کا سر مغرب کی طرف، پاؤں مشرق کی طرف شکم جنوب کی طرف۔ پشت شمالی کی طرف ہے اور منہ اپنا پشت کی طرف رکھتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھجلاتا ہے۔ اس صورت میں تیرہ ستارے داخل ہیں۔ دو قدر سوم چار قدر چہارم میں چھ قدر پنجم میں اور ایک ستارہ قدر ششم میں ہے۔

دوسرے ثور ہے جو ایک گائے کے جسم کے اگلے حصہ کی صورت ہے۔ گویا سینے تک جدا کر لیا ہے اس کا سر مشرق کی طرف اور پچھلا جسم مغرب کی طرف ہے تیس ستارے اس کے ہم شکل ہیں۔ ایک ستارہ، قدر اول میں ہے اس کو عین الثور کہتے ہیں۔ اس کو دبر ثور بھی کہتے ہیں۔ اور چھ ستارے قدر سوم میں ہیں۔ بارہ قدر پنجم میں اور ایک ستارہ قدر ششم میں ہے اور عقد ثریا جو سات ستاروں کا ایک گچھا ہے جو کوہان ثور پہ واقع ہے۔

تیسرے جوزا یہ دو جڑواں لڑکوں کی صورت پر ہے اس صورت میں اٹھارہ ستارے ہیں۔ دو قدر دوم میں ہیں جن کو راس التوامین کہتے ہیں پانچ ان میں سے قدر سوم میں ہیں اور نو ستارے قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں۔

چوتھے سرطان یہ ایک خرچنگ یعنی کیکڑے کی صورت پر ہے اگلا جسم اس کا مشرق کی طرف ہے اور پچھلا جسم مغرب کی طرف۔ اس صورت میں نو ستارے ہیں۔ سات قدر چہارم میں ایک قدر پنجم اور ایک قدر ششم میں ہے۔

پانچویں اسد یہ شیر کی شکل ہے۔ سر اس کا مغرب کی طرف پشت شمال کی سمت ہے اس صورت میں ستائیس ستارے ہیں دو قدر اول میں ہیں جن میں ایک کو قلب الاسد اور دوسرے کو صرفہ اور ذنب الاسد کہتے ہیں۔ اور دو ستارے قدر دوم میں اور چھ ستارے قدر سوم میں آٹھ قدر چہارم میں پانچ قدر پنجم میں اور چار قدر ششم میں۔

چھٹے سنبلہ ہے اس کو عذرا بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک عورت کی شکل ہے جو دامن نیچے کو چھوڑے ہوئے ہے بایاں ہاتھ پہلو پر رکھا ہے اور داہنے ہاتھ میں ایک خوشہ ہے اس صورت میں چھبیس ستارے ہیں۔ ایک قدر اول میں چھ قدر سوم میں سات قدر چہارم میں دو قدر پنجم میں اور دو قدر ششم میں ہیں۔

ساتویں میزان ہے جو ایک ترازو کی شکل ہے دونوں پلے اس کے مغرب کی سمت ہیں اور عمود یعنی چوٹی اس کی مغرب کی طرف ہے اس صورت میں آٹھ ستارے ہیں۔ دو قدر دوم میں چار قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں۔

آٹھویں عقرب یہ بچھو کی شکل ہے سر اس کا مغرب کی طرف اور دم مشرق کی طرف مائل بجنوب ہے اس شکل میں اکیس ستارے ہیں۔ ایک قدر دوم میں ہے۔ اسے قلب العقرب کہتے ہیں۔ اور تیرہ ستارے قدر سوم میں اور پانچ قدر چہارم میں اور دو ستارے قدر پنجم میں ہیں۔

نویں قوس۔ یہ وہ جسم ہے گردن سے نیچے کا جسم چارپایوں کا سا ہے اور مشرق کی طرف ہے گردن سے اوپر کا جسم مرد کا ہے کہ کوئی طرہ کی پگڑی سر پر بندھی ہوئی ہے۔ اور ایک کمان ہاتھ میں لیے کھینچ رہا ہے اور ایک تیر جوڑے ہوئے ہے اس صورت میں اکتیس ستارے ہیں۔ دو قدر سوم میں نو قدر چہارم میں اور اٹھارہ قدر پنجم میں اور دو

ستارے قدر ششم ہیں۔

دسویں جدی اس کا اوپر کا آدھا جسم پہاڑی بکرے کا ہے اور نیچے کا جسم مچھلی کے پچھلے جسم کے طور پر ہے سر اور ہاتھ اس کے مغرب کی طرف ہیں۔ اور پشت، شمال کی طرف۔ خاص اس صورت میں بنفسہ اٹھائیس ستارے ہیں چار قدر سوم میں ہیں۔ ان چاروں میں ایک ستارہ ذنب الجدی ہے اور نو ستارے قدر چہارم میں اٹھارے قدر پنجم اور چھ قدر ششم میں ہیں۔

گیارھویں دلو یہ ایک کھڑا ہوا مرد ہے سر اس کا شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی جانب اور ہاتھ میں رسی کے ڈول ہے جس سے پانی چھلکتا ہے بلکہ جاری ہے وہ پانی اس کے پاؤں کے نیچے سے چلا جاتا ہے۔ اس صورت میں بنفسہ بیالیس ستارے ہیں۔ ایک قدر اول میں ہے وہی فم الحوت جنوبی ہے۔ اور نو ستارے قدر سوم میں اٹھارہ قدر چہارم میں۔ تیرہ قدر پنجم میں اور ایک قدر ششم میں۔

بارھویں حوت۔ یہ دو مچھلیوں کی صورت ہے ان میں سے ایک مچھلی کا سر مغرب کی طرف اور دم مشرق کی جانب ہے۔ دوسری کا سر شمال کی طرف ہے اور دم جنوب کی طرف ہے ستارے اس کے بنفسہ چونتیس ہیں۔ دو قدر سوم میں بائیس قدر چہارم میں۔ تین قدر پنجم میں۔ اور سات قدر ششم میں ہیں یہ سب بارہ شکلیں منطقۃ البروج کی ہیں۔

نصف جنوبی کی پندرہ شکلیں

پندرہ شکلیں نصف جنوبی کی اس ہیئت کی ہیں۔ اول قیطس یہ ایک دریائی جانور کی صورت ہے بائیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔ دس قدر سوم میں اور آٹھ قدر چہارم میں۔ چار قدر پنجم میں۔

دوسرے جبار یہ۔ ایک مرد کی صورت ہے شمشیر اور عصا ہاتھ میں لیے کرسی پر کمر بستہ بیٹھا ہے۔ اڑتیس ستارے اس میں داخل ہیں دو قدر اول میں، چار قدر دوم میں، آٹھ قدر سوم میں، پندرہ قدر چہارم میں، تین قدر پنجم اور چھ ستارے قدر ششم میں ہیں۔

تیسرے نہر۔ ایک ندی کی صورت ہے۔ چونتیس ستارے اس میں داخل ہیں۔ ایک قدر اول میں پانچ قدر سوم میں چھبیس قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں۔

چوتھے ارنب۔ یہ خرگوش کی صورت ہے۔ بارہ ستارے اس میں داخل ہیں دو قدر سوم میں۔ چھ قدر چہارم میں اور چار قدر پنجم میں۔

پانچویں کلب الاکبر۔ ایک سگ درندہ کی صورت ہے اس میں اٹھارہ ستارے داخل ہیں۔ ایک قدر اول میں، پانچ قدر سوم میں، پانچ قدر چہارم اور سات قدر پنجم میں۔

چھٹے کلب الاصغر۔ اس میں دو ستارے ہیں ایک قدر اول اور دوسرا قدر چہارم میں۔

ساتویں سفینہ۔ ایک کشتی کی صورت ہے اس میں پینتالیس ستارے داخل ہیں۔ ایک قدر اول میں ہے اسے سہیل کہتے ہیں چھ قدر دوم میں اور گیارہ قدر سوم میں، انیس قدر چہارم میں، سات قدر پنجم میں اور ایک قدر ششم میں۔

آٹھویں شجاع۔ ایک بڑے سانپ کی صورت ہے اس صورت میں پچیس ستارے ہیں ایک قدر دوم میں ہے اس کو عنق الشجاع کہتے ہیں۔ تین قدر سوم میں۔ انیس قدر چہارم میں، ایک قدر پنجم اور ایک قدر ششم میں۔

نویں کاسہ کش۔ پیالے کی صورت ہے۔ قدر چہارم میں کے سات ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔

دسویں غراب۔ کوّے کی صورت ہے سات ستارے اس میں داخل ہیں۔ پانچ قدر سوم میں۔ ایک قدر چہارم میں اور ایک قدر پنجم میں۔

گیارھویں قنطورس۔ یہ ایک ایسے حیوان کی صورت ہے جس کا اوپر کا دھڑ آدمی کا سا اور نیچے کا دھڑ گھوڑے کی طرح کا ہے۔ اس صورت میں سینتیس ستارے داخل ہیں۔ ایک قدر اول میں ہے جسے رجل القنطورس کہتے ہیں، پانچ قدر دوم میں، سات قدر سوم میں سولہ قدر چہارم میں اور آٹھ ستارے قدر پنجم میں ہیں

بارھویں ذئب۔ اس کو سبعہ بھی کہتے ہیں یہ ایک حیوان درندہ کی شکل ہے۔ انیس ستارے اس صورت میں داخل ہیں۔ دو قدر سوم میں، گیارہ قدر چہارم میں اور چھ قدر پنجم میں۔

تیرھویں مجمرہ۔ ایک آتشدان کی صورت ہے سات ستارے اس میں داخل ہیں۔ پانچ قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں ہیں۔

چودھویں اکلیل جنوبی۔ اس کی شکل صنوبری ہے تیرہ ستارے اس میں داخل ہیں۔ پانچ قدر چہارم میں، چھ قدر پنجم میں اور دو قدر ششم میں۔

پندرھویں سمکت۔ اس کو حوت جنوبی کہتے ہیں۔ یہ ایک بڑی مچھلی ہے۔ گیارہ ستارے اس میں داخل ہیں نو قدر چہارم میں اور دو قدر پنجم میں ان سب اڑتالیس شکلوں کو حکمائے سلف اور بطلیموس نے بیان کیا ہے۔ فرنگستان کے حکمائے متاخرین جو حکیم فیثاغورث کے پیرو ہیں انھوں نے چند ثوابت اور دریافت کئے ہیں جن کی شکلیں ذیل میں درج ہیں۔

اول حمام النوح۔ اس شکل میں ایک ستارہ قدر اول کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہے۔

دوسرے قفقش ۔ یا عنقا اس شکل میں ایک ستارہ
قدر ثانی کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہے ۔
تیسرے غز فوق ۔ اس شکل میں ایک ستارہ قدر
دوم کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہے ۔
چوتھے طاؤس ۔ اس شکل میں تین ستارے قدر
سوم کے ہیں ۔
پانچویں مثلث جنوبی ۔ اس شکل میں ایک ستارہ
قدر دوم کا اور دو ستارے قدر سوم کے ہیں ۔
چھٹے صلیب الجنوبی ۔ اس شکل میں ایک ستارہ
قدر دوم کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہے ۔
ساتویں شبکہ شابہ شکل معین ہے ۔
آٹھویں ذبابہ جنوبی ۔
نویں طفرحار ۔
یہ نو شکلیں قطب جنوبی کے قریب ہیں اور سوائے
ان کے نو شکلیں درمیان میں دریافت ہوئی ہیں
ان کے نام یہ ہیں ۔
۱ شتر گاو ۔ ۲ پلنگ ۔ ۳ اسد اصغر ۔ ۴ کرنش ۔ ۵ ثعلب
۶ شعر راس البرنیقی ۔ ۷ اصطرلاب ۔ ۸ کرگدن ۔ ۹ ذبابۃ الشمالیہ
ستارے ان شکلوں کے بہت چھوٹے ہیں اس
واسطے ان کی تشریح نہیں بیان ہوئی ۔
(ماخوذ از مطلع العلوم)

عِلمی :۔ (بالکسر) علم سے تعلق رکھنے والا ، علم
سے نسبت رکھنے والا علم سے منسوب ، علم سے
متعلق ، فارسی صفت ، فصیح ، رائج ۔

ذی علم کو بھر شناخت کیا ہے
علمی زیور کی ساخت کیا ہے — صفی

قول فیصل ۔ عربی میں بہ تشدید یا اور اردو و
فارسی میں بغیر تشدید یا مستعمل ہے ۔

علمیّت :۔ (یائے مشدد) قابلیت ، اظہار علم
علم ، اردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ میرے دوستو اتالیق کی علمیت کے
ساتھ اتنا اور یاد رکھو کہ وہ فقط پڑھا ہی نہ ہو
پڑھا بھی ہو اور گنا بھی ہو ۔ (دربار اکبری)

قول فیصل ۔ طنز کے محل پر جتانا کے ساتھ اس
کا صرف ہے ۔

ذہن ہیں سب مرے حاضر صور علمیہ
پر جتانا نہ تھی منظور مجھے علمیت — ذوق

بغیر تشدید یا اور بہ تشدید یا دونوں طرح زبانوں
پر ہے

علمیت بگھارنا :۔ موقع بموقع اپنا صاحب
علم ہونا ظاہر کرنا ، علم کی شیخی میں آکر عالمانہ
بحث کرنا ، علم دکھانا ، علم جتانا ۔ اردو ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے اسی محل
پر "علمیت جھاڑنا" بھی بول دیتے ہیں ۔

عَلَن :۔ (بفتحتین) آشکارا ، ظاہر ، عربی
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

عجب نہ کر تو اسے دو طبیب سرّ و علن
کرے ہے جب مرض الموت کی کسی کی دوا — سودا

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "سر و علن"
کی ترکیب کے ساتھ ہی بولتے ہیں ۔

عُلُو :۔ (بضم اول و دوم) بلندی ، اونچائی
برتری ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

بادشاہ کا نام لقب ہے خطیب
اب علوِ پایۂ منبر کھلا — غالب

عُلوِّ جاہ :۔ (بہ اضافت) مرتبہ کی بلندی ،
علو مرتبت ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ
کی زبان ۔

قدر پر تری دہ رات ثابت علو جاہ
زینہ جس کے واسطے بالا بر آسماں — ذوق

علوِّ حوصلہ :۔ (بہ اضافت) حوصلے کی بلندی ،
علو ہمت ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ بادشاہ کو حال کی خبر ہوئی اس لئے
علو حوصلہ سے کام لیا ۔ (دربار اکبری)

علوِّ رتبہ :۔ (بہ اضافت) علو مرتبت ، عزت کی
بلندی ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف ۔ ان کے بذل و کرم اور حسن اخلاق اور
علو رتبہ کے سبب اکثر شرفا خصوصاً شعرا آکر جمع
ہوتے تھے ۔ (آب حیات)

قول فیصل ۔ علو مرتبت ، علو ہمت وغیرہ
زبانوں پر ہے ۔

علوِّ شان :۔ (بہ اضافت) شان و شوکت کی
بلندی ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ بادشاہ کو کبھی خبر پہنچی صدر عالی
کی قدر کی تعظیم اور علو شان سے منہ پر نہ لا سکے
(دربار اکبری)

عُلُوفہ :۔ عربی ۔ خوردنی ، خوراک کھانا
طعام کھانے کی چیز ، روزینہ ، وظیفہ ، راتبہ
بھتا ، راتب (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق
نہیں ۔

عُلوق :۔ حمل رہنا ۔ عربی ، مذکر (نور اللغات)
قول فیصل ۔ اردو زبان سے اس کا کوئی
تعلق نہیں ۔

عُلوم :۔ بالضم ، بہت سے علم ، مختلف
علم ، عربی ، مذکر ، (علم کی جمع) تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان ۔

اں سے البتہ اس طرح کے علوم
جن طرح سے ہوں لازم و ملزوم — عزیز لکھنوی

علوم جدیدہ :- (باضافت) وہ علوم جو زمانۂ حال میں پیدا ہوئے ہوں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معانقہ کر رہے ہیں جیسے وفور جوش طرب میں ہم دونوں
بہم گئے تعلیم غربی سے پیدا علوم جدید کا پیچ — عزیز

قول فیصل۔ حسب ذیل علوم کو علوم جدیدہ کہا جا سکتا ہے۔ "علم آب، فوٹو گرافی، علوم ہوا۔ علم طبقات الارض، جر ثقیل، طبیعی، حکمت، ادب، مساحت، ریاضی، زراعت، ہیئت، کیمیا، طب۔ علم آب و ہوا، تاریخ، نظام شمسی، اخلاق، سیاست، بدن، نباتات، حیوانات، جمادات اور حساب وغیرہ۔ اگرچہ ان میں علوم قدیمہ بھی شامل ہیں۔ مگر اب ان کی ترکیب اور تجربہ بدلا ہو گیا ہے۔

علوم رسمی :- وہ علوم جو عام طور سے رائج ہیں۔ وہ علوم جن کی تعلیم ہر کس و ناکس بہت ضروری سمجھتا ہو۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل نظر۔ جب جوڑ دونوں آگرہ میں علوم رسمی پڑھتا تھا شیخ رسمی علوم اور شکوہ مالا کلام کے ساتھ فقر کے لباس میں پہنچے (دربار اکبری)

علوم سینہ :- (بہ اضافت) وہ علوم جو خاندانی صورت سے ورثے میں ملے ہوں اور عام نہ ہوں، وہ علوم جو راز کی حیثیت رکھتے ہوں فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان کتابوں کو پڑھو دیکھو تمہارے واسطے
سب علوم سینہ اپنے کر دیے ہیں آشکار — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ یہ علم سینہ "زیادہ تر زبانوں پر ہے"۔

علوم قدیمہ :- (باضافت) وہ علوم جو قدیم زمانے میں رائج ہوئے ہیں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علوم متداولہ :- وہ علوم جو عام طور سے رائج ہوں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علوم متعارفہ :- (اقلیدس) علم ریاضی جس کی بحث چند اصولوں پر مبنی ہوتی ہے جن کی صداقت ایسی ظاہر ہے کہ بغیر ثبوت مان لیے گئے ہیں۔ ان ہی اصولوں کو علوم متعارفہ کہتے ہیں۔ "مثلاً جو چیزیں ایک ہی چیز کے برابر ہوتی ہیں۔ وہ آپس میں برابر ہوتی ہیں۔" عربی الفاظ مذکر۔ مذکور اللغات

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ "وہ مشہور و معروف اور صریح باتیں جو دلیل کی بنیاد قائم کرنے کے واسطے اختیار کی جائیں۔ جیسے جو چیزیں ایک دوسرے پر منطبق ہوتی ہیں۔ یعنی ایک ہی سطح گھیرتی ہیں۔ وہ آپس میں مساوی ہوتی ہیں" تعلیم یافتہ طبقہ کمی کے ساتھ بولتا ہے۔

علوم مروجہ :- (بہ اضافت) وہ علوم جو زمانہ حال میں عام طور سے رائج ہوں۔ فارسی ترکیب مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علوم مشرقی :- وہ علوم جو مشرقی ممالک یعنی ایشیائی ملکوں میں رائج ہیں، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علوم مشرقی و مغربی سے ہو یہ فارغ جب
جہاز قوم کا لنگر ہو اس کے ہاتھ میں یارب — عزیز

قول فیصل۔ عربی، فارسی، اردو، سنسکرت وغیرہ میں جن ایشیائی علوم کا ذکر ہے وہ علوم مشرقی کہلاتے ہیں۔ عربی اصول کی پابندی سے حضرات علوم مشرقی کے بجائے "علوم مشرقیہ" بولتے ہیں۔

علوم مغربی :- وہ علوم جو مغربی ممالک یعنی یورپ، انگلستان، امریکہ، فرانس، جرمنی وغیرہ میں رائج ہیں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علوم مشرقی و مغربی سے ہو یہ فارغ جب
جہاز قوم کا لنگر ہو اس کے ہاتھ میں یارب — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ عربی اصول کے پابند حضرات علوم مغربی کے بجائے "علوم مغربیہ" بھی کہتے ہیں۔

علو ہمت :- (باضافت) عالی ہمت، بلند ارادہ۔ عربی۔ صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ علو ہمت کے معنی ہیں عالی ہمتی، بلند ہمتی۔ ارادے کی بلندی نہ کہ عالی ہمت وغیرہ۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

علوی :- (بفتحتین) حضرت فاطمہ بی بی کے علاوہ دیگر ازواج سے حضرت علیؓ کی اولاد ذکور اور ان کی نسل۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے بطن سے جو اولاد اور ان کی نسل سے ہوں ان میں ذکور سید کو اور اناث کو سیدانی کہتے ہیں۔ ناموں کے ساتھ "سیدہ بیگم" "سیدہ خاتون" بھی زبانوں پر ہے۔

علوی :- (بالضم اول و کسر دوم) آسمانی چیزوں سے تعلق رکھنے والا۔ جیسے فرشتہ ستارہ وغیرہ۔ عربی۔ صفت۔ قلیل الاستعمال۔ محل حرف۔

مجھ کو کہ عقل کا استاد ہوں تیرے مرغ توصیف نے اوج بیاں سے گرا دیا۔ عقل کل تک کہ وہ علویوں میں اعلیٰ ہے اسکا تا دک پہنچ سکتا ہے۔ (عود ہندی)

قول فیصل۔ بند فرہنگ آصفیہ اس کے ایک معنی ہیں۔ اعلیٰ درجے کا، اعلیٰ رتبے کا مگر اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔ یا ممکن ہے علوی میں جو عمل مخصوص کے معنی میں ہے انھیں معنی کی رعایت ہو

عُلوی ۲ - وہ عمل جو آسمانی موکلوں فرشتوں
یا اسمائے الٰہی کے ذریعہ سے کیا جائے۔ بہ خلاف
سفلی کے جو شیطان اور بھوت پریت کے وسیلے سے کیا
جاتا ہے۔ عربی۔ مذکر۔ عاملوں کی اصطلاح۔

کتنے سفلی کے آئے کامل بھی
(نظمی) کتنے علوی کے آئے عامل بھی

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی ہے مگر عربی میں یہ
معنی نہیں ہیں لہذا اردو لکھا گیا۔

عَلِی ۱ - (بفتح اول و کسر دوم) خدائے تعالیٰ
کا نام۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ علی علو سے مشتق ہے اور علو بلندی
کو کہتے ہیں۔ چونکہ خدا کے لیے ہر بلندی اور برتری
مخصوص ہے اس لیے خدا کو "علی" کہتے ہیں۔ جیسا کہ
قرآن مجید میں خود فرمایا ہے۔ "وَھُوَ العَلیُّ العَظیم"

عَلی ۲ - شیر خدا۔ ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا نام نامی گرامی۔ سواد اعظم کے
نزدیک خلیفہ چہارم اور حضرات اہل تشیع کے بلا فصل
خلیفہ اول۔ رسول مقبولؐ کے داماد اور چچازاد
بھائی۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔

پایا ہے شرف جو محمدؐ کی شان سے
(پیتم اسیال رضا) قرآن بولتا ہے علیؑ کی زبان سے

قول فیصل۔ حضرت علی علیہ السلام حضرت ابو
طالب و جناب فاطمہ بنت اسد کے بیٹے۔ پیغمبر اسلام
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھتیجے
نور داماد، بھائی۔ جانشین۔ اور حضرت فاطمہؑ کے
شوہر حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ و زینبؑ و کلثومؑ
کے پدر بزرگوار تھے آپ کی نوری تخلیق توصفت
مع دو کائنات کے ساتھ ساتھ پیدائش عالم
و آدم سے بہت پہلے ہو چکی تھی۔ لیکن انسانی شکل و
صورت میں آپ کا ظہور بتاریخ ۱۳ رجب المرجب
سنہ ۳۰ عام الفیل مطابق سنہ ۶۰۰ء یوم جمعہ بمقام خانہ
کعبہ ہوا۔ آپ ماں باپ دونوں کی طرف سے
ہاشمی تھے۔ آپ نے کبھی بت پرستی نہیں کی اور آپ
کی پیشانی کبھی بت کے سامنے نہیں جھکی۔ اسی
لیے آپ کے نام کے ساتھ کرم اللہ وجہہ لکھا
جاتا ہے۔ انوار الابصار و صواعق محرقہ موجفین
کا بیان ہے کہ آپ کا نام جناب ابو طالب
اپنے جد اعلیٰ جامع قبائل عبد قصی کے نام
پر "زید" اور ماں نے اپنے باپ کے نام پر
"اسد" اور سرور کائنات نے خدا کے
نام پر "علی" رکھا۔ آپ کا ایک مشہور نام
"حیدر" بھی ہے۔ آپ کی کنیت اور القاب
بے شمار ہیں۔ کنیت ہیں ابو الحسن، ابو تراب
اور القاب ہیں امیر المومنین، مرتضیٰ۔ اسد اللہ
ید اللہ، نفس اللہ، عین اللہ، وجہ اللہ، حیدر
کرار۔ نفس رسول، مولائے کائنات، ساقی کوثر
زیادہ مشہور ہیں۔

آپ کی پرورش رسول اکرمؐ نے کی پیدا
ہوتے ہی گود میں لیا۔ منہ میں زبان دی۔ اور
دودھ کے بجائے لعاب دہن رسول سے سیراب ہو کر
لحمک لحمی کے حقدار رہے۔

آپ کا رنگ گندمی۔ آنکھیں بڑی، سینہ پر
بال، قد میانہ، داڑھی بڑی۔ دونوں شانے
کھنیاں اور پنڈلیاں پر گوشت تھیں۔ آپ کے
بازو کے پٹھے زبردست شیر کے کندھے کی مانند
آپ کے کندھوں کی ہڈیاں چوڑی تھیں۔ آپ کی
گردن صراحی دار آپ کی شکل نہایت پُرعظمت
اور حسین تھی۔ آپ کے لبوں پر مسکراہٹ کھیلا کرتی
تھی۔ خضاب نہیں لگاتے تھے۔

آپ کی شادی سنہ ۲ھ میں حضور اکرمؐ کی اکلوتی
صاحبزادی فاطمہ زہرا سے ہوئی۔ سنہ ۳ھ میں
آپ کی ماں اور شنبہ شوال سنہ ۱۰ بعثت میں آپ کے
والد ماجد حضرت ابو طالب کا بعمر ۸۰ سال انتقال
ہوا۔ رسول اللہ آپ کے انتقال سے بے حد
متاثر ہوئے اور نبیؐ نے اس سال کا نام
"عام الحزن" رکھا۔

جنگ بدر، جنگ احد، خندق، خیبر، جنگ
حنین، غزوہ تبوک۔ غرض کفار سے اسلام کی
جتنی بھی لڑائیاں ہوئیں ہر ایک کے فاتح اور علمدار
حضرت علی ہی تھے۔

حضرت علیؑ کے علم کا کیا کہنا کہ خود رسول اکرم
نے فرمایا۔ "انا مدینۃ العلم و علی بابھا"۔
یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ اور دنیا سے علم
درجہ بے نیاز تھے۔ اور آپ نے دنیا کو مخاطب
کر کے فرمایا کہ دنیا جا میرے علاوہ کسی اور کو دھوکا
دے میں نے تجھے طلاق بائن دے دی ہے جس
کے بعد رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
حضرت علیؑ کے لیے یہ مانی ہوئی چیز ہے کہ آپ دنیا
کے تمام علوم سے صرف واقف ہی نہیں۔ بلکہ
ان میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ اور علم لدنی سے
بھی مالا مال تھے آپ کے علوم کا احصا ناممکن
ہے۔ چنانچہ علامہ ابن ابی الحدید علامہ ابن شہر
آشوب علامہ ابن طلحہ شافعی اربلی تحریر
فرماتے ہیں کہ اشرف العلوم علم الٰہی ہے اور یہ حضرت
علیؑ ہی کے کلام سے اقتباس کیا گیا ہے عقائد کے
اعتبار سے اسلام میں جتنے فرقے ہیں ان میں معتزلہ

بھی ہے۔ اس فرقے کا بانی در اصل ابن عطا ہے جو ابو ہاشم کا شاگرد ہے اور وہ اپنے باپ محمد بن حنفیہ کا شاگرد تھا اور وہ حضرت علیؑ کے شاگرد تھے۔ دوسرا فرقہ اشعریہ ہے جو ابو الحسن اشعری کی طرف منسوب ہے اور اور وہ شاگرد تھا ابو علی جبائی کا جو شیخ معتزلہ سے تھا۔ اس کی انتہا بھی حضرت علیؑ تک قرار پاتی ہے۔ فرقہ امامیہ و زیدیہ ہے اس کا حضرت کی طرف منسوب ہونا بالکل واضح ہے۔ اسلامی علوم میں علم فقہ بھی ہے اور اسلام کا ہر فرقہ فقہ میں حضرت ہی کا شاگرد ہے۔ چنانچہ اہلسنت میں چار فرقے مالکی، حنفی، شافعی، حنبلی ہیں۔ مالکی فرقے کے بانی امام مالک ہیں جو شاگرد تھے ربیعۃ الرائی کے اور وہ عکرمہ کے اور وہ ابن عباس کے اور وہ حضرت علیؑ کے۔ دوسرے فرقہ حنفی کے بانی امام ابو حنیفہ تھے جو شاگرد تھے امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کے اور وہ امام زین العابدینؑ کے اور حضرت امام حسینؑ کے اور وہ حضرت علیؑ کے۔ تیسرے فرقہ شافعی کے بانی امام شافعی تھے جو شاگرد تھے امام محمد کے اور وہ امام ابو حنیفہ کے۔ چوتھے فرقہ کے بانی امام احمد ابن حنبل تھے جو شاگرد تھے امام شافعی کے۔ اس طرح ہر فرقہ کے بانی حضرت علیؑ کے شاگرد ہوئے۔

علم نحو کے بانی حضرت علیؑ ہیں۔ علم القرات، علم الفرائض، علم الکلام، علم الخطابت، علم الفصاحت و البلاغت، علم الشعر، علم العروض و القوافی، علم الادب، علم الکتابت، علم تعبیر خواب، علم الفلسفہ، علم الہندسہ، علم النجوم، علم الحساب، علم الطب، علم منطق، اسطیر وغیرہ میں آپ کو انتہائی کمال حاصل تھا (مناقب) اور علم لدنی، علم الغیب میں بھی آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔
(نور الابصار، ارحج المطالب)

رسولؐ کے انتقال کے بعد ۲۰ رجمادی الثانیہ ۱۱ھ میں آپ کی رفیقۂ حیات حضرت فاطمہ زہراؑ نے بھی انتقال فرمایا تو آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ آپ نے ہمیشہ سب کو نیک مشورے دیے چنانچہ حضرت عمرؓ اکثر کہا کرتے تھے لولا علی لھلک عمر۔ مسٹر امیر علی تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے عہد حکومت میں جتنے کام رفاہ عام کے ہوئے ہیں وہ سب حضرت علیؑ کے صلاح اور مشورے سے عمل میں آئے۔ حضرت علیؑ کے مشورے سے زمین کی پیمائش کی گئی اور مالگزاری کا طریقہ رائج کیا گیا۔ آپ ہی کے مشورے سے سنہ ہجری قائم کیا گیا۔ حضرت علیؑ نے سترہ میل تک اپنے ہاتھوں سے زمین ہموار کی اور سڑک تعمیر فرمائی اور اور ہر میل پر پتھر نصب کئے۔

جب خلافت کے تین دور تئیس[۲۳] چوبیس[۲۴] سال میں گزر چکے تو لوگوں نے ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں تخت خلافت آپ کے حوالے کر دیا اس کے بعد جنگ جمل میں حضرت عائشہ سے مقابلہ ہوا جنگ جمل کے بعد ایرانیوں و خراسان کی جنگ ہوئی جب میں ایران کے آخری بادشاہ یزدجرد کی دو بیٹیاں جناب شہر بانو اور گیہان بانو قیدیوں میں شامل ہو کر حضرت علیؑ کی خدمت میں آئیں تو آپ نے جناب شہر بانو کی شادی امام حسینؑ سے اور جناب گیہان بانو کی شادی محمد بن ابی بکر سے کر دی ان دونوں جنگوں کے بعد صفین کی جنگ معاویہ سے ہوئی پھر جنگ نہروان ہوئی۔ ۱۹ رمضان کو ابن ملجم نے نماز صبح کے وقت سر پر ضربت لگائی جس کے نتیجے میں ۲۱ رمضان ۴۰ھ کو انتقال فرمایا شہادت کے وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ تاریخ ابو الفدا میں ہے کہ آپ نجف اشرف میں سپرد خاک کئے گئے مشہد علیؑ کوفہ سے پانچ میل اور بغداد سے ایک سو بیس میل جنوب میں واقع ہے۔

کتاب انوار الحسینیہ جلد ۲ صفحہ ۳۵ میں ہے کہ آپ نے دس عورتوں سے نکاح کیا۔ اور آپ کے انتقال کے وقت چار بیبیاں موجود تھیں۔ امامہ، اسماء، لیلیٰ، ام البنین۔ آپ نے دس بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں چھوڑیں۔ ارشاد مفید صفحہ ۱۹۹ میں ہے کہ آپ کے بارہ بیٹے اور سولہ بیٹیاں تھیں۔ آپ کی نسل پانچ بیٹوں امام حسنؑ، امام حسینؑ، محمد حنفیہ، حضرت عباسؑ اور عمر بن علیؑ سے بڑھی (ملاحظہ ہو تاریخ الفدا صفحہ ۲۰۳ طبع بمبئی۔ و ذکر المجالس صفحہ ۲۳۲ طبع المعارف پریس لاہور۔ (چودہ ستارے)

علیؑ:- (بفتح اول و دوم) اونچا، بالا، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ تفصیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس کا استعمال تنہا نہیں کرتے بلکہ مرکب شکل سے مستعمل ہے جیسے "علی الحساب" "علی الصباح" وغیرہ عربی زبان میں منجملہ سترہ حروف کے جو حرف جار ہیں ان میں ایک "علی" بھی ہے

علی ہے کیونکہ نہ ہو زیر نگیں کفار
علی ہے شکل علی اور علی ہے حرف جار (ذوق)

علیا۔ (بضم اول و سکون دوم) بہت بلند رتبے والی عورت۔ عربی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ جب وہ بدبختیں آزاد ہو گئیں تو تین سرکاریں باقی رہیں۔ درجہ اول ملکہ زمانی ان کا چودہ ہزار کا وظیفہ مقرر کیا تھا اور تاج محل مخدرۂ علیا کو چھ ہزار روپیہ وظیفہ ملتا تھا۔
(فسانہ عبرت)

قول فیصل۔ اس کا مذکر اعلیٰ ہے اور یہ خود افعل التفضیل مؤنث ہے بطور صفت اس کا استعمال ہے۔

علی اصغرؑ :- امام حسین علیہ السلام کے سب سے چھوٹے شش ماہے بچے کا نام جو عاشور کو کربلا میں تیر حرملہ سے شہید ہوئے - عربی ، الفاظ

اکبرؑ پہ کی نظر علی اصغرؑ پہ کی نگاہ
جب بڑھ گیا جوان برادر پہ کی نگاہ ۔ سید آل رضا

قول فیصل ۔ کربلا کے بہتر شہیدوں میں شش ماہے تین دن کے پیاسے بچے کا بھی شمار ہے جو یزیدی تیر ظلم کا بے خطا نشانہ بنا - یہ بچہ سب شہیدوں کے آخر میں حسینؑ سے پہلے قتل ہوا - انتہائی مجبوری کے عالم میں چونکہ بچہ تین دن سے پیاسا تھا ، ماں کا دودھ بھی خشک ہو چکا تھا جان کا بہرحال خطرہ تھا اس لئے اتمام حجت کے لئے گہوارہ سے ہاتھوں پر میدان کربلا میں لائے فوج کے مقابل میں ایک بلندی پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں اگر تمہاری نظر میں قصوروار ہوں تو اس بچے نے تو کوئی خطا نہیں کی ہے یہ پیاس کے مارے ہلاک ہوا جاتا ہے مناسب سمجھو تو اسے تھوڑا پانی پلا دو - اگر تمہیں یہ خیال ہو کہ میں اس کے بہانے سے خود پی لوں گا تو میں انسانیت کے بھروسے پر تمہارے حوالہ کر سکتا ہوں تم اسے خود سیراب کر دو - حسینؑ کی تقریر ختم ہوئی زمانے کے ذرّے ذرّے میں ایک انقلاب پیدا ہوا - فطرت ظلم پہلو بدلنے لگی - فوج کے صاحب اولاد لشکری منھ پھیر پھیر کے رونے لگے - سپہ سالار فوج عمر سعد کو خطرہ ہوا کہ یزیدی ظلم کا شیرازہ کہیں منتشر نہ ہو جائے اس لئے حرملہ کو جو اپنے وقت کا سب سے بڑا تیر انداز تھا حکم دیا کہ حسینؑ کے کلام کو قطع کر دے اس نے اشارہ سمجھ لیا صف سے نکلا اور کمان شانے سے اتاری ترکش سے تین بھال کا تیر نکالا گھٹنا ٹیک کر تیر کمان میں جوڑا - نشانہ تاکا اور تیر چلا دیا جو گلے کو توڑتا ہوا حسینؑ کے بازو میں پیوست ہو گیا بچہ باپ کے گلے سے لپٹ کر جاں بحق تسلیم ہو گیا

حلق اصغرؑ بازوئے شہ قلب زہراؑ چھد گیا
رن کہاں تھا کہاں اللہ رے پلہ تیر کا ۔ مشعد

علی اکبرؑ :- امام حسین علیہ السلام کے نوجوان فرزند کا نام جو عاشور کو کربلا میں نیزہ کھا کے شہید ہوئے - عربی ، الفاظ

فرمایا شہ نے مونس و یاور کہاں ہو تم
عباسؑ و قاسمؑ و علی اکبرؑ کہاں ہو تم ۔ امیلہ رضا

قول فیصل ۔ کربلا کے بہتر شہیدوں میں ان کا بھی شمار ہے - حسینؑ کے اٹھارہ سال کے فرزند جو شبیہ رسولؐ تھے ان کی درد انگیز شہادت میدان کربلا میں ہوئی - ان کی شہادت حسینؑ کے لیے بہت عظیم امتحان تھا - ان کا میدان میں جانا ، جنگ کرنا ، سینے پر برچھی کھا کے گھوڑے سے گرنا حسینؑ کو آواز دینا حسینؑ کا پہنچ کے ٹوٹے ہوئے برچھی کے پھل کو کھینچنا علی اکبرؑ کی روح کا گلشن جنت کی طرف پرواز کر جانا یہ ایک ایسی داستان غم ہے جس کو قیامت تک دنیا احساس فراموش نہیں کر سکتی -

علی الاتصال : متواتر ، لگاتار ، مسلسل ، پیہم ، تابڑ توڑ ، یکے بعد دیگرے - عربی ، تابع فعل ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

جدائی سے تھا دل پہ صدمہ کمال
جھڑی آنسوؤں کی علی الاتصال ۔ دشاد اودھی

علی الاجمال :- مجمل طور سے ، بالاختصار ، مجملاً عربی ، تابع فعل ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -
محل صرف - اس کے پہلے بہت تفصیلی طور سے تقریر کر چکا ہوں - علی الاجمال یہ عبارتاً اخری پھر تقریر کئے دیتا ہوں -

علی الاطلاق :- مطلق ، بے قید ، بالکل ، محض عربی ، تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

تم بیچ گئیں سر جا سبب آفاق ہوا ہے
کیا فضل حکیم علی الاطلاق ہوا ہے ۔ مصحفی

علی الاعلان :- کھلم کھلا ، علانیہ ، ڈنکے کی چوٹ پر ، عربی ، تابع فعل ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل صرف - لاکھ سمجھایا مگر کم بخت ہمیشہ علی الاعلان شراب پیتا ہے اور حکم خدا و رسولؐ کے خلاف کرتا ہے

علی الانفراد :- عربی تابع فعل ، صفت ، جداگانہ ، الگ الگ ، علیحدہ علیحدہ -
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

علی التواتر :- مسلسل ، پے در پے ، لگاتار ، علی الاتصال ، عربی ، تابع فعل ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -
محل صرف - خدا معلوم تم کس خواب خرگوش میں ہو کل سے اس وقت تک یہ خبر علی التواتر مجھ تک پہنچ رہی ہے کہ تمہارے حقیقی بھائی نے تم پر تمہارے خلاف فوجداری میں دعویٰ کر دیا -

علی الحساب :- اس حساب میں جس کا ابھی فیصلہ نہ ہوا ہو ، پیشگی ، بغیر حساب کتاب ، عربی ، تابع فعل فصیح ، رائج -

کبھی نگوں کے دیئے ہم کو بار نے بوسے
ہمیشہ خرچ عنایت علی الحساب ہوا ۔ امیر

علی الحساب دینا :- قبل از حساب یعنی حساب کتاب دینا ، پیشگی طور پر دینا ، اردو مصرف فصیح ، رائج -
محل صرف - اصغری نے کہا یوں علی الحساب دینے سے کیا فائدہ پہلے ہر ایک کا قرضہ معلوم ہو تب اس کو سوچ سمجھ کر دینا چاہیئے - (مرآۃ العروس)

علی الخصوص :- خصوصاً، خاص طور سے مخصوص طریقے سے، عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ میں اپنی تالیفات کو اس قابل نہیں جانتا کہ ہدیۂ احباب کروں۔ علی الخصوص یہ تذکرہ۔ (مکتوبات امیر مینائی)

علی الدوام :- ہمیشہ، ہمیشہ کے لیے، عربی، تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ یہ لوگ صوبوں کے خاص خاص مقامات سے علی الدوام مراسلتیں بھیجتے تھے تا کہ بادشاہ سلامت حالات سے باخبر رہیں۔ (رسالہ عالمگیر لاہور خاص نمبر)

علی الرغم :- برخلاف، برعکس، خلاف ایعد عربی۔ تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

آیا مہ صیام علی الرغم محتسب
روز نشر اب ہے سر بازار توڑ بیٹے — ناسخ

قول فیصل۔ صاحب لغات کشوری لکھتے ہیں کہ برخلاف برعکس۔ یہ معنی مجازی ہیں اس لیے کہ رغم کے معنے ذلیل ہونا اور خاک آلود ہونا ہے۔ پس کسی کے برخلاف کام کرنا گویا اس کا ذلیل کرنا ہے

علی الصباح :- بہت سویرے، تڑکے صبح صادق کے وقت، عربی، تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ جس دن علی الصباح مجھے رہا کیا تو قید خانے کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ نے اپنا سگرٹ کیس نکالا۔ اور از راہ تواضع مجھے بھی پیش کیا۔ (غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

علی الظاہر :- ظاہری کی بنا پر، ظاہراً بظاہر۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یوں تو مضمون بہت انوکھا اور ادبیت میں ڈوبا ہوا ہے علی الظاہر تو حکومت کی موافقت میں ہے لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے۔

علی العموم :- عموماً، عام طور سے، عربی تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ خان خاناں علی العموم احکام شریعت کو مانتے تھے۔ اور جہاں تک ممکن تھا اس کی پابندی بھی کرتے تھے۔ (دربار اکبری)

علیا مقام :- بلند مرتبہ عورت۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بزرگ باصفات بلند مرتبہ ان عورتوں کے لیے جو دنیا سے اٹھ چکی ہوں۔ اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔

علی بند ۱ :- ایک زیور کا نام ہے جو عورتیں کلائی بازو یا ہاتھوں کی انگلیوں میں پہنتی ہیں۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر، قلیل الاستعمال

پھر علی بند پہنا یا پے حفظ اعضا
کر دیا ہاتھ کو پابند طرح داری کا — امانت

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اس کا رواج کافی تھا۔ چونکہ اب زیور کا استعمال بھی ختم ہو گیا ہے۔ لہذا اس لفظ کا استعمال بھی زبانوں پر کمی کے ساتھ ہے۔

علی بند ۲ :- کشتی کے ایک پیچ کا نام۔ ایک قسم کے ہتھکنڈے جو دشمن پر کشتی میں کیے جاتے ہیں۔ اردو کشتی گیروں کی اصطلاح۔

علی بند ۳ :- ایک قسم کا تعویذ، جو جادو کا اثر دور کرتا ہے۔ اردو۔ مذکر قلیل الاستعمال۔

چاند سورج نہ علی بند نہ ہیکل لائی
ماما کیا سے کے کردن گی میں اکیلا تو ولے — بانو صاحبہ

علی احالہ :- بحالہ، بدستور، اپنی پچھلی حالت پر، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آپ کے جتنے جوابات ہیں سب ناقص اور نامکمل ہیں اعتراض علی حالہ باقی ہے۔

علی حزیں :- فارسی زبان کے ایک مشہور شاعر کا نام، اور تخلص فارسی، اردو

یہ نظم آئیں، یہ طرز بندش، سخنوری ہے، فسوں گری ہے
کہ ریختے میں بھی تیرے شبلی مزہ ہے طرز علی حزیں کا — شبلی نعمانی

قول فیصل۔ کتاب تذکرۂ حزیں (جو ۱۹۱۶ء میں شائع ہوئی) میں لکھا ہے کہ آپ کا اصلی نام شیخ علی اور تخلص حزیں تھا آپ شیخ تاج الدین ابراہیم معروف شیخ زاہد گیلانی کے خاندان سے تھے جو شیخ صفی الدین اردبیلی کے مرشد و خسر تھے جو آذربائیجان کے سجادہ نشین اور شاہان صفویہ کے اجداد حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد سے تھے ان کا سلسلہ نسب امام ہفتم سے اکیسویں پشت میں ملتا ہے شاہان صفوی اسی خاندان سے تھے اسی وجہ سے صفوی کہلائے شیخ علی حزیں کے اجداد شہر استارا کے رہنے والے تھے شیخ علی حزیں ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۳ھ میں شہر اصفہان میں پیدا ہوئے اور چار برس کی عمر میں شاہ محمد شیرازی سے بسم اللہ ہوئی آٹھ سال کی عمر میں ملا حسین قاری اصفہانی سے قرآن مجید پڑھا پھر فارسی صرف و نحو اور منطق پڑھی طبیعت رواں اور ذہن رسا پایا تھا۔ شعر گوئی کرتے تھے ترک وطن کر کے دہلی آئے اور فیض آباد ہوتے ہوئے بنارس گئے وہاں سے عظیم آباد پٹنہ چلے گئے کئی سال مقیم رہے اور علما و روسا سے ملے وہاں سے پھر بنارس چلے آئے، اور راجہ بلونت سنگھ سے زمین خرید کر فاطمان در دفعہ حضرت فاطمہ زہرا، بنوا کر رہنے لگے۔ احاطہ فاطمان مسجد و متعلقات سنہ ۱۱۶۷ھ میں شیخ موصوف نے بنوائے جو اب بھی موجود ہیں۔ آخر بعمر ۷۸ سال بتاریخ ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۱۸۰ھ بمقام فاطمان بنارس دنیا و دوں کو چھوڑ کر سفر آخرت اختیار کیا۔ پختہ قبر اپنی زندگی ہی میں اپنے لئے بنوا رکھی تھی لہذا فاطمان ہی میں دفن ہوئے، آج بھی عقیدت مندوں کا اجتماع ان کے مزار پر ہوتا ہے شیخ علی حزیں مذہباً شیعہ تھے۔

علی دھت :- بہت اونچا، بڑا، قد آور، قوی ہیکل، اردو صفت، عوام کی زبان۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قریب بہ متروک ہے۔

علی دیا :- ایک قسم کا چراغ، ایک قسم کا ڈیوٹ جس میں چراغ روشن ہوتا تھا۔ اردو، مذکر، متروک

روغن علی دیئے کی تو ہوتی ہے روشنی
ملتا چراغ گر نہیں حاتم کی گور پر — جان صاحب

علی رضا :- فرقۂ اثنا عشری کے عقیدے کے مطابق پیغمبر اسلام کے آٹھویں جانشین اور سلسلۂ عصمت کی دسویں کڑی ہیں۔ عربی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا "رضا" بول کے بھی آپ کی ذات گرامی مراد لیتے ہیں۔

"تابع حکم علیم وارث ذبح عظیم
عین رضائے کریم ذات جناب رضا" — تعشق

آپ کا نام نامی اسم گرامی "علی" تھا آپ کی کنیت ابو الحسن تھی آپ کے مشہور القاب رضا، ذکی، ولی، رضی، وصی تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام تھے اور والدہ ماجدہ ام البنین عرف جناب نجمہ خاتون تھیں جن کا شمار اشراف عجم میں تھا اور آپ عقل و دیانت کے لحاظ سے افضل النساء تھیں۔

آپ اپنے آبا و اجداد کی طرح بالخصوص معصوم اعلم زمانہ اور افضل کائنات تھے۔ آپ علم و حکمت سے بہرہ ور تھے آپ ہر زبان اور ہر لغت میں فصیح و دانا تر از مردم تھے اور جو شخص جس زبان میں باتیں کرتا تھا اس کو اسی زبان میں جواب دیتے تھے۔

آپ بتاریخ گیارہ ذی قعدہ ۱۵۳ھ یوم پنجشنبہ بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کو اسم علیؑ سے موسوم فرمایا آپ کی عمر چونکہ تیسرے علیؑ ہیں آپ کی نشو و نما و تربیت آپ کے والد بزرگوار حضرت موسی کاظمؑ کے زیر سایہ ہوئی چوبیس پچیس (۲۴/۲۵) سال آپ کو برابر اپنے والد کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔

جب آپ پیدا ہوئے تو منصور دوانقی کا زمانہ تھا پھر ۱۵۸ھ میں مہدی عباسی اور ۱۶۹ھ میں ہادی عباسی اور ۱۷۰ھ میں ہارون رشید اور ۱۹۴ھ میں امین عباسی اور ۱۹۸ھ میں مامون رشید خلیفہ وقت ہوتے رہے۔

مامون رشید نے مصلحتاً امام رضا علیہ السلام کو ۲۰۱ھ میں باوجود ان کے انکار کے اپنا ولی عہد بنا لیا اور اپنی بیٹی ام حبیبہ کی شادی بھی آپ سے کر دی اور ان کا نام درہم و دینار میں سکوک کرایا۔ امام رضا علیہ السلام کا ولیعہدی قبول کرنا بالکل ویسا ہی تھا جیسا ہارون رشید کے حکم سے امام موسی کاظمؑ کا جیل خانے چلے جانا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے جد امجد کے روضے سے بہ جبر جدا کیا جا رہا ہوں۔ اب مجھ کو یہاں آنا نصیب نہ ہوگا میں اسی مسافرت اور غریب الوطنی میں شہید کر دیا جاؤں گا۔ آپ نیشاپور (خراسان) طوس قریہ سناباد ہوتے ہوئے دار الخلافہ مرو پہنچے اور یکم رمضان ۲۰۱ھ بروز پنجشنبہ جلسۂ ولیعہدی منعقد ہوا و علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ ۳۳ ہزار عباسی مرد و زن وغیرہ کی موجودگی میں آپ کو ولی عہد خلافت بنا دیا گیا۔ اس کے بعد تمام حاضرین نے حضرت امام علی رضاؑ کے لئے بیعت کی اور دربار کا لباس بجائے سیاہ کے سبز قرار دیا جو فرقۂ سادات کا امتیازی لباس تھا۔ اسی زمانے میں نصاریٰ کے ایک بہت بڑے عالم "جاثلیق" نام یہود، راس الجالوت عالم مجوس، ہربذ اکبر وغیرہ سے مناظرے ہوئے۔ علمائے آپ کی تصانیف میں صحیفۃ الرضا، طب الرضا، صحیفۃ الرضویہ اور مسند امام رضا کا حوالہ دیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ آپ کی تصانیف ہیں۔

جب عباسیوں نے بغداد کی حکومت سے مامون کو بیدخل کر کے اس کی جگہ ابراہیم بن مہدی کو خلیفہ بنانے کا اعلان کر دیا تو مامون خود بغداد کی طرف روانہ ہو گیا۔ پھر جب طوس پہنچا تو امام رضا علیہ السلام کو جن کو ولی عہد کرنے کے سبب بغداد میں اتنا فتنہ ہو گیا تھا انگوروں میں زہر دے کے شہید کر دیا۔

حضرت امام علی رضاؑ کی شہادت ۲۳ ذی قعدہ ۲۰۳ھ مطابق ۸۱۸ء یوم جمعہ بمقام طوس واقع ہوئی ہے۔ چونکہ آپ کے پاس اس وقت اولاد عزیز اقربا میں سے کوئی نہ تھا ایک تو آپ خود مدینے سے غریب الوطن ہو کر آئے دوسرے یہ کہ دار السلطنت مرو میں آپ نے وفات نہیں پائی بلکہ آپ سفر کی حالت میں بہ عالم غربت فوت ہوئے اسی لئے آپ کو غریب الغربا کہتے ہیں۔
(جلاء العیون صفحہ ۲۹۰، انوار الخافیہ صفحہ ۱۲۴، جنات الخلود صفحہ ۳۱)

آپ بمقام طوس بعلاقہ سناباد میں مدفون ہیں جو آج کل مشہد مقدس کے نام سے مشہور ہے اور اطراف عالم کے عقیدت مندوں کے حوائج اور زیارت کا مرکز ہے۔ امام علیہ السلام کی تعداد اولاد میں شدید اختلاف ہے لیکن شیخ مفید علیہ الرحمہ اپنی کتاب ارشاد صفحہ ۲۴۸/۲۷۱ میں اور علامہ طبرسی کتاب اعلام الوریٰ صفحہ ۱۹۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ کان للرضا من الولد ابنہ ابو جعفر محمد بن علی الجواد لا غیر۔ حضرت محمد تقی

کے علاوہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے کوئی اور اولاد نہ تھی۔ یہی کچھ کتاب عمدۃ المطالب صـ ۱۸۶ میں ہے۔

(واقعات ... مؤلفہ حضرت مولانا سید ... صاحب قبلہ کراروی)

علی رؤس الاشہاد:۔ (علی۔ اوپر۔ رؤس۔ راس یعنی سر کی جمع۔ اشہاد۔ شاہد یعنی گواہ کی جمع) سب کے سامنے، علانیہ، کھلم کھلا۔ عربی مقولہ، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ وہ ... اور علام الغیوب ہے جو ہر عمل اور نیت عامل اور ناقص و کامل سے اطلاع رکھتا ہے اور اپنے بندوں سے عمل خالص کا طالب ہے۔ اگر ابتدائے زمانہ بلوغ سے ہمارے کسی عمل پر نظر ڈالے اور سوال کرے تو بڑی مشکل پیش آئیگی بلکہ علی رؤس الاشہاد فضیحت اور رسوائی اور ذلت کی نوبت پہنچے گی۔

(موعظۃ الحسنا فی اہل الکسا)

علی علی:۔ ایک نعرہ ہے جو مذہبی جنگ یا عام جنگ میں اہل اسلام حضرت سے شجاعت کی مدد مانگنے کے واسطے زبان پر لاتے ہیں جیسے ہو قوت یا علی مدد کیجیے آپ ہی مشکل کشا ہیں۔ عربی اسم، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب ایسے محل پر یا علی ہی زیادہ زبان زد ہے۔

علی علی کرنا:۔ جہاد کرتے وقت بہ آواز بلند علی علی کہتے ہیں۔ بچے یا زچے کا اوزار اٹھاتے وقت علی علی کہتے ہیں۔ تلوار اٹھاتے وقت بھی علی علی کہتے ہیں۔ علم اٹھاتے وقت بھی علی علی کہتے ہیں۔

ہیبت سے ...نگے ... ابر ... علی علی کر کے

عدو ... ہاتھ نہیں ذوالفقار کے قابل راسخ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شیعہ حضرات اب ایسے محل پر زیادہ تر یا علی ہی کہتے ہیں۔

علی غول:۔ مسلمان ... بازوں کا گروہ، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں بانک اور پٹے کا رواج عموماً تھا اس لئے اس لفظ کا استعمال بھی کثرت سے زبانوں پر تھا جتنا جتنا رواج ختم ہوتا گیا اتنا اتنا اس کا استعمال بھی کم ہوتا گیا۔ اب پرانے لوگ تذکرہ کرتے وقت بول دیتے ہیں۔

علی قدر:۔ (قدر۔ بالفتح اول و سکون دوم) موافق، موافق مقدار، عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خلق پر جتنی اس کی رحمت ہے
یہ علی قدر قابلیت ہے (دسراج نظم)

قول فیصل۔ اس کا استعمال ہمیشہ اضافت کے ساتھ ہوتا ہے تنہا نہیں بولتے جیسے علی قدر مراتب، علی قدر حیثیت وغیرہ زبانوں پر زیادہ تر علی قدر مراتب ہی ہے۔

علی قدر حال:۔ عربی۔ علی قدر مراتب۔

مقدور تھا لوں کو علی قدر حال ہو رشک
مالا ... ہو تو کوڑی کا ... (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

علی قدر حیثیت:۔ حیثیت کے موافق، جتنی حیثیت ہو اس کی مناسبت سے، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ شہزادی ڈومنی نے موقع وقت کو غنیمت سمجھ کر خوب بیل لی جس کا آنچل پکڑا اس سے علی قدر حیثیت کچھ نہ کچھ لیا۔ (فسانہ آزاد)

علی قدر مراتب:۔ حیثیت یا مرتبے کے موافق، حسب مرتبہ، عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے علی قدر مراتب سب کو عشق
تھوڑا تھوڑا ہر کوئی دیوانہ ہے (کیف)

علی کا فر کا بیر:۔ کنایۃً بہت سخت دشمن انتہائی عداوت، اردو مقولہ، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ اب تو میں دیکھتی ہوں کہ تم سے اور مجھ سے علی کافر کا بیر پڑ گیا ہے مجھ کو بلاتے ہیں تو چھری کو نہیں پاتے ہو چھری کو پاتے ہو تو مجھ کو نہیں پاتے اور یہ سب موئے جلنے والے خوش ہو رہے ہیں۔ (گلدستۂ ظرافت)

قول فیصل۔ چونکہ حضرت علی کو کافروں سے انتہائی دشمنی تھی اس مناسبت سے عورتیں بولنے لگیں۔ موجودہ دور میں کسی قدر کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

علیک السلام:۔ تم پر سلام، تجھ پر سلام، آپ پر سلام۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس نے سنایا جو یہ قصہ تمام
آپ نے پڑھا کہ علیک السلام (قدر)

قول فیصل۔ علیک کا کاف ضمیر مخاطب اور مخاطب بھی واحد جب کوئی شخص سلام علیکم کہتا ہے اس کے جواب میں علیک السلام کہتے ہیں زیادہ تر تعظیماً واحد کے لئے بھی ضمیر جمع (کم) کے ساتھ بولتے ہیں جیسے علیکم السلام اہلسنت حضرات زیادہ تر واؤ کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں (وعلیکم السلام)

علیک سلیک:۔ معمولی ملاقات، صاحب سلامت، اردو مؤنث، عوام کی زبان۔

محاورہ ۔ ان میں سے ایک میاں آزاد کے خواجہ تاش تھے ۔ علیک سلیک کے بعد ہاتھ ملایا ۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے آداب بجا لاتا ہوں ۔ خداوند اور حاجیوں سے بھی علیک سلیک ہوئی ۔ (سیر کہسار)

" سلیک " سلام علیک کا مخفف ہے ۔ اور علیک علیکم السلام کا مخفف ہے ۔

علیکم السلام :۔ تم پر بھی سلام ۔ عربی ۔ فصیح ۔ رائج ۔

محاورہ ۔ وہ بڑے خلیق انسان ہیں ۔ میں نے جیسے ہی گھر سے میں پہنچ کے سلام علیکم کہا ۔ وہ علیکم السلام کہتے کہتے فوراً کھڑے ہو گئے اور اپنے پاس صوفے پر بٹھا لیا ۔

قول فیصل ۔ واحد کے لیے علیک السلام کہنا چاہیے لیکن تعظیم کے محل پر جمع (کم) کا استعمال کرتے ہیں ۔

" علیکم السلام کہتے ہیں " شیعہ حضرات ۔ " علیکم السلام " اور اہل سنت حضرات " وعلیکم السلام " کہتے ہیں ۔ عوام اہل سنت ملاقات میں سلام کرتے وقت " سلام علیکم " اور جواب میں " وعلیکم سلام " کہتے ہیں ۔ حقیقتاً اسلامی شرع کی رو سے سلام ۔ یعنی سلام علیکم سنت ہے جس کا جواب علیکم السلام واجب ہے ۔

علی کی تیغ پڑے :۔ ایک قسم کا کوسنا ۔ اردو ۔ صرف عورتوں کی زبان ۔ متروک ۔

علی کی تیغ پڑے جھوٹ اس کو جو سمجھے
ہم میں حیدری کی دو نفقا کی صورت جانے صاحب

علی کی تیغ ٹوٹے :۔ ایک قسم کا سخت کوسنا ۔ اردو ۔ صرف عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اللہ سمجھے ان نگوڑوں سے ان پر علی کی تیغ ٹوٹے ۔ (فسانۂ آزاد)

علی کی تیغ کا پھل ٹوٹے :۔ بددعا ۔

مرغ روش بہار میں توڑے جو پھول کو
ٹوٹے علی کی تیغ کا پھل باغبان پر ۔ شاد
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ جناب شاد کا یہ صرف شاعرانہ صرف ہے جو انھیں کے لیے مخصوص ہے ۔ اس طرح سے عام طور سے نہ کوئی پہلے بولتا تھا نہ اب بولتا ہے ۔ اصلی محاورہ " علی کی تیغ ٹوٹے " ہے ۔

علی کی سنوار :۔ سنوار بروزن گنوار ۔ محبت آمیز کوسنا ۔ اردو ۔ صرف عورتوں کی زبان ۔ قریب بہ متروک ۔ محل صرف ۔ اے علی کی سنوار ایسی نزاکت پر چوٹی جوتی پر قربان کردوں ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ اب زیادہ تر " خدا کی سنوار " ہی بولتے ہیں ۔ کبھی بطور زائد حسن کلام کے محل پر بھی بولتے ہیں ۔ جیسے میں نے ریشمی کپڑا منگوایا تھا ۔ تم پہ خدا کی سنوار تم سوتی کپڑا اٹھا لائی ہو ۔ تو کوئی تم سے منگوائے !

علی کی کمان :۔ (کنایۃً) دھنک ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ قدیم زمانے میں عورتیں بول دیتی تھیں موجودہ دور میں قریب بہ متروک ہے ۔

علی کی مار :۔ (اردو) دعائے بد ۔ عورتوں کی زبان ایک کوسنا ہے جس کے معنی ہیں کہ اس پر حضرت علی کی پھٹکار رہے ۔

گر دیتی ہوں اس میں دم میں تجھ کو
ہے تیغ علی کی مار مجھ کو ۔ مومن
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر خدا کی مار بولتی ہیں ۔ صاحب نور اللغات نے جو شعر مثال میں پیش کیا ہے وہ مثال میں صحیح نہیں ہے ۔

علیگ :۔ سے (یعنی انگریزی) معروف مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کا فارغ التحصیل اپنے نام کے آگے لکھتا ہے جو علیگڑھ کا مخفف ہے ۔ اردو ۔ رائج ۔

کبھی ٹیبل پہ تقیسے ہیں ارکان لیگ ۔ بفضل خدا سب ہیں ہیرو ٹکلیگ
مگر ان سے ہے مجھ کو تخصیص خاص ۔ کہ ہے نام کے ساتھ جن کے علیگ
(اکبر الٰہ آبادی)

علی گڑھ :۔ یوپی کے ایک مشہور شہر کا نام ۔ اردو ۔ رائج ۔

قول فیصل ۔ ہندوستان کی مشہور و معروف مسلم یونیورسٹی اسی شہر میں ہے ۔ ۱۸۷۵ء میں سرسید احمد خاں نے ایک کالج محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے نام سے قائم کیا جس نے بعد میں مسلم یونیورسٹی کی شکل اختیار کر لی ۔ علی گڑھ کے بسکٹ اور قفل بھی بہت مشہور رہے ۔

علیل :۔ (بروزن جلیل) بیمار ، مریض ، کسی مرض میں مبتلا ، عربی صفت ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

تھی یہ علیل کھیل کو جی چاہتا نہ تھا
اس کے سوا بغیر سکینہ مزا نہ تھا ۔ تعشق

قول فیصل ۔ اس کی اردو جمع باعتبار محل علیلوں بھی استعمال ہوتی ہے جو قلیل الاستعمال ہے ۔

ہیں طبیبوں کے اور بھی اغراض
کہ وہ سب ہیں مشخص امراض
مرض تن کی کرتے ہیں وہ دوا
کہ علیلوں کو ہو حصول شفا ۔ ناسخ

اب اس محل پر زیادہ تر " بیماروں " مستعمل ہے ۔

مسیحا ہو کے بیماروں کو کس پہ چھوڑے جاتے ہو ۔ تشنہ

علیل کا صرف ہونا وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

صبر کرتے ہیں جو رہتے ہیں جو علیل
شکوہ کرتے نہیں کثیر و قلیل ۔ ناسخ

علیل کی رائے علیل ہے :۔ مقولہ ۔ بیمار کی رائے ناقص ہوتی ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ " بھی " کے اضافے کے ساتھ بھی

بولتے ہیں۔ یعنی "غلیل کی راستے بھی غلطی ہوتی ہے۔"

علیم:۔ (بروزن سلیم) جاننے والا، عالم، دانا، خدا کی صفت خاص۔ عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

ع خدا علیم ہے ہر شخص کی نباوٹ کا بحر

علی مد:۔ کشتی کے ایک فن کا نام ۔۲۔ پھلکیتی اور بانک بنوٹے کی ایک قسم ۔۳۔ فقرا کا جواب سلام، اور فقط قلیل الاستعمال۔

قول فیصل یعنی ۳ میں رائج نہیں۔

علی مرتضیٰ:۔ حضرت علیؑ کا لقب، وہ علی جو قدرت کی نگاہوں میں منتخب اور پسندیدہ ہے، فارسی ترکیب، فصیح، رائج

عاشق شیدا علی مرتضیٰؑ کا ہو گیا
دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہو گیا آتش

علے وجہ الکمال:۔ کامل طور پر پورے طور پر۔ عربی تابع فعل، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

علیہ:۔ اس، اس کے اوپر، عربی، تابع فعل

قول فیصل۔ علی حرف جار، ہا، ضمیر غائب تنہا اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ بنائے علیہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

علی ہذ القیاس:۔ اسی طرح، اسی قیاس پر، یونہی سمجھ لو عربی فقرہ، تابع فعل، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیری زلفیں ہیں بلا گیسو علی ہذ القیاس
سیف ہیں آنکھیں تری ابرو علی ہذ القیاس راسخ

علیہ الرحمۃ:۔ اس پر خدا کی رحمت ہو مرنے والے پر خدا کی رحمت ہو، عربی کلمہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فقرہ۔ شاہ جی بڑے سوز و گداز سے لہرا لہرا کر حضرت نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ والغفران کے کلام معجز نظام کا خون اپنی گردن پر لے رہے تھے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ ہمیشہ کسی بزرگ یا عالم وغیرہ کے لیے جو انتقال کر چکا ہو دعائے مغفرت کے محل پر لکھتے اور بولتے ہیں گرد معصومین کے لئے اس کا استعمال نہیں کرتے۔ ذوق نے ضرورت شعری کے ماتحت خدمت شہرت کے قافیہ کے لحاظ سے علیہ الرحمت نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

علم سے لاکھ ہو شیخی یہ تری بے تقصیر
نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمت ذوق

علیہ السلام:۔ اس پر سلام ہو، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل فقرہ۔ معظم الدولہ معظم اللہ خان شہدائے شہر بابر... کربلا میں جناب امام رضا علیہ السلام کے روضۂ منور کی نقل بنائی ہے گرد قدم شاہ اس کی آنکھوں کو سرمہ بینائی ہے۔ (فسانہ عبرت)

قول فیصل۔ عربی میں اس کا تثنیہ علیہما السلام ہے جو اردو میں بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے جیسے "اور یہ دونوں بزرگ نیک تھے بارہ سرداروں میں بنی اسرائیل کے... دونوں حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے پیچھے پیغمبر ہوئے۔" (خلاصۃ الانبیاء)

اس کا صرف خصوصیت سے معصومین علیہم السلام اور شہدائے کربلا ہی کے لئے ہے جو صرف شیعہ حضرات ہی بولتے ہیں شیعوں کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب مذکورہ بزرگوں کا نام لکھتے ہیں تو اختصار کے طور پر نام کے اوپر اس طرح کا (ؑ) بنا دیتے ہیں جس سے علیہ السلام مراد ہوتی ہے۔ جیسے حضرت آدمؑ، امام حسینؑ، حضرت عباسؑ وغیرہم عورتوں کے لئے مونث کی ضمیر (ہا) استعمال کرتے ہیں جیسے جناب فاطمہ علیہا السلام، حضرت زینب علیہا السلام

علیہ الصلوٰۃ:۔ (عربی دعا) اس پر خدا کی رحمت ہو (نور اللغات)

قول فیصل تنہا نہیں بولتے تعلیم یافتہ شیعہ حضرات علیہ الصلوٰۃ والسلام بولتے ہیں اور کبھی کے ساتھ علیہ التحیۃ والثنا اور علیہ آلاف التحیۃ والثنا بھی کہتے ہیں۔

علیہ الصلوٰۃ والسلام:۔ ان پر خدا کی رحمت اور سلامتی ہو، عربی دعائیہ جملہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فقرہ۔ خدا نے جہاں اپنی قدرت کاملہ سے حضرت آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا وہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بغیر باپ کے عالم وجود میں لایا

علیہم:۔ ان سب پر، سب پر، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل تنہا نہیں بولتے بلکہ "علیہم السلام" "علیہم الرضوان" وغیرہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ "علی" حرف جار ہے اور "ہم" ضمیر جمع غائب ہے۔

علیہم الرضوان:۔ ان سب پر خدا کی رضامندی ہو۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ "علیہم الرحمۃ والرضوان" زیادہ لکھتا ہے۔

علیہم السلام:۔ ان سب پر خداوند عالم کی طرف سے سلامتی ہو۔ دعائیہ کلمہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ قدمائے متقدمین و متاخرین طاب ثراہم کو امر سید الشہدا میں ہمیشہ اہتمام رہا۔ باوجودیکہ عبادت خداوند علام اور اعانت اہلبیت علیہم السلام اور نشر احکام حلال و حرام میں مشغول رہتے تھے

(بوغۃ الحثاثی اہل الحساد)

قول فیصل شیعہ حضرات ہمیشہ معصومین اور شہدائے کربلا ہی کے لیے استعمال کرتے ہیں یہ علیہ السلام کی جمع ہے۔

علیین:۔ (بالکسر و تشدید لام مکسور و یائے تحتانی مشدد و مکسور و یائے تحتانی ساکن) علّی یا علیّہ کی جمع۔ بہشت کی کھڑکیاں۔ جنت کے اونچے اونچے مکان۔ بہشت کا نام، آٹھواں آسمان (فارسیوں نے معنی بہشت بطور مفرد استعمال کیا ہے) عربی، مذکر، اسم مونث۔

ہم ہے قدسیوں میں غلغلہ مبارک ہو
تمام وجد میں ہیں ساکنان علیین جلال

(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے مذکر اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے مونث لکھا ہے

مؤلف کے نزدیک ترجیح مذکر کو ہو۔

کسی کے ساتھ تنہا بھی نظم ونثر میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ نظم کی مثال اوپر موجود ہے اور نثر کی مثال درج ذیل ہے۔

"اگر یک بیک حضور کو اعلائے علیین کی سیر دکھلا کر تو غشتال جنت بیٹ خس دے دے" (فسانۂ آزاد)

لیکن زیادہ تر زبانوں پر "علی علیین" ہی کی ترکیب سے ہے۔

عمّ :- (بفتح اول و میم مشدد) چچا، باپ کا بھائی عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کرے کا قضا ایک فرزند عم
کہ تو اس کا وارث ہوئے محترم (معراج الفضائل)

قول فیصل۔ باپ کا چھوٹا بھائی ہو یا بڑا دونوں عم کہلاتے ہیں فارسی والوں نے بغیر تشدید استعمال کیا ہے۔

عماد :- (بالکسر) ستون، کھمبا، اونچی عمارتیں، عربی مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا واحد "عمد" اور "عمادہ" ہے لیکن لفظ "عماد" واحد اور جمع دونوں کے لیے بولا جاتا ہے عماد الملک، عماد الدولہ کی ترکیب سے اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے۔ جب سے عماد الملک راجہ تشریف لے گئے اس وقت سے صرف ایک بار لکھنؤ آنے کا اتفاق ہوا۔

عماد الدولہ :- (بالکسر) امرا کا خطاب جو شاہی زمانے میں دیا جاتا تھا۔ مذکر، عربی ترکیب قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس قسم کے خطاب زمانۂ شاہی میں امرا و رؤسا اور جاگیرداروں کو دیے جاتے تھے۔

عمارت :- (بالکسر) بہت سے مکانات، بستی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

جون پور ارباب علم و فضل کے دار السرور
تجھ میں تھے شاہان شرقی کے عمارات و قصور (سفلی لکھنوی)

قول فیصل۔ اردو زبان میں عام طور سے عمارت کی جمع عمارتیں، اور عمارتوں مستعمل ہے۔ عربی زبان میں "آبادی" آباد کرنا اور مرمت کرنا کے معنی بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

عمارت :- (بالکسر) تعمیر شدہ مکان، پختہ مکان، محل، گھر، کوٹھی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

بہت بنائے گئے قصر آسماں رفعت
مگر بنی نہ عمارت یتیم خانے کی (عزیز لکھنوی)

عربی زبان میں "آبادی" وغیرہ کے بھی معنی ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

دیکھتا تھا نہ عمارت کو نہ ویرانے کو
جس جگہ پڑ رہا نیند آگئی دیوانے کو (آسی الدنی)

اس کی عربی جمع "عمارات" ہے جو دہلی میں تو مونث ہے جیسے۔ باہر ایک باغ شاہی تیس ہزاری مشہور تھا عمارات قدیم تعمیر تھیں۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد دہلوی) اور لکھنؤ میں مذکر ہے۔

جون پور ارباب علم و فضل کے دار السرور
تجھ میں تھے شاہان شرقی کے عمارات و قصور (سفلی لکھنوی)

عمارت اٹھانا :- مکان تعمیر کرنا، کوٹھی بنوانا اردو مصدر، متروک۔

محل صرف۔ اس دور اندیش، معاملہ فہم تجربہ کار بادشاہ نے سمجھا کہ اس وقت نئی بنیاد ڈال کر یہ عمارت اٹھانی برف کے ستونوں پر گنبد قائم کرنا ہے۔ (دربار اکبری)

عمارت بنانا :- مکان تعمیر کرنا، قصر تیار کرنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نوابی میں جہاں ایک جگہ پا بیٹھے
عمارت بنانے چلے سب بیٹھے (نواب آصف الدولہ)

عمارت بننا :- مکان تعمیر ہونا، پختہ مکان بننا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دانہ دانہ کوئی کوئی لے کے گیا خرمن جلے
کارخانے اور دار الاقامہ کی عمارتیں بن چلے (عشقی لکھنوی)

عمارت تعمیر ہونا :- نیا مکان بننا، قصر تعمیر ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ۹۸۲ھ میں شیخ سلیم چشتی کی خانقاہ کے پاس ایک عظیم الشان عمارت تعمیر ہوئی۔ (دربار اکبری)

عمارت کھڑی ہونا :- مکان بن جانا، محل تیار ہو جانا، اردو مصدر، عوام کی زبان

محل صرف۔ نواب صاحب بھی عجب انسان ہیں دو بالشت کی نیو پر اتنی بڑی عمارت کھڑی کر لی ہے دیکھیے کہ برسات میں کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

عماری گر :- عماریوں کا گر، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے دو ٹھا یا فیتہ زبانوں پر ہے جو عماریوں کی اصطلاح ہے۔

عَمّاری :- (بفتحتین) اونٹ کی محمل، ہودج عربی، مونث، فصیح، رائج۔

میں یہ نہیں کہتی کہ عماری میں بٹھا دو
بابا مجھے ناقہ کی سواری میں بٹھا دو (انیس)

قول فیصل۔ عربی میں بہ تشدید میم (عمّاری) ہے چونکہ اس کے موجد عمار تھے اس لیے یہ نام رکھا گیا اور ہاتھی کے ہودج کے معنی میں بھی ہے لیکن قلیل الاستعمال ہے۔

سواری میں گر پہنچے گرائے گردوں مقام اک دن
عماری اپنی کر افیل مست ابر نیساں پر (منیر)

موجودہ دور میں کوئی عماری بول کے ہاتھی کے ہودج
کے ... مراد نہیں لیتا۔ عربی میں "مردے کے تابوت" کے
معنوں میں بھی ہے جو اردو زبان میں مستعمل نہیں۔ اس کا
صرف "کسوہ" نا" کے ساتھ ہے جیسا کہ اثیر کے شعر
سے ظاہر ہے۔

عماری اٹھنا:۔ کربلا کے اسیروں کی یادگار
میں اونٹوں پر محمل کس کے جلوس کی شکل میں نکالنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یوں تو مختلف مقامات پر عماریاں
اٹھتی ہیں لیکن عباس حسینی صاحب جاسوسی دنیا والے
جس اہتمام سے اپنے وطن مالوف بڑا گاؤں
(شاہ گنج جونپور) میں جلوس عماری اٹھاتے ہیں
ویسا شاید و باید کہیں اٹھتا ہو۔

قول فیصل۔ یہ شیعوں کی خاص اصطلاح ہے

عمار یاسرؓ: حضرت علیؓ کے ایک زبردست شیعہ کا نام نامی اسم
گرامی۔ عربی، رائج۔

قول فیصل۔ جناب عمار بن یاسر عنسی مذحجی ان کی کنیت ابو الیقظان
تھی یہ بنو مخزوم کے حلیف تھے۔ جناب عمار ابتدائے اسلام ہی میں اسلام
لائے راہ خدا میں مشرکین ان کو اذیت دیا کرتے تھے۔ سرزمین حبشہ کی جانب
ہجرت کی۔ دو قبلوں کی جانب نماز پڑھی آپ اولین مہاجرین میں داخل
ہیں بدر احد پیغمبر اسلام کی تمام لڑائیوں میں شریک تھے آپ عظیم القامت
شجاع اور بہادر تھے آپ کے بارے میں رسولؐ نے فرمایا کہ "عمار کے قدم کے
تلوے تک ایمان سے پر ہیں" اور یہ بھی فرمایا کہ "عمار کو باغی گروہ
قتل کرے گا" چنانچہ آپ جنگ صفین میں ۳۷ھ میں شہید
ہو گئے آپ کا سن نوے سال سے کچھ زائد تھا۔ (استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۳۳)

عُمّال:۔ (بضم اول و تشدید میم) سرکاری کارگزار
روپیہ وصول کرنے والا عہدے دار، پرگنوں کے
حاکم۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اسی طرح اکثر معمولی عمال کی کارگزاری
کے لحاظ سے ترقیاں تنزلی سب کچھ ہو رہا ہے۔
(رسالہ عالمگیر لاہور خاص نمبر)

قول فیصل۔ یہ عامل کی جمع ہے۔

عمالقہ۔ ایک ملک کا نام، ایک قوم کا
نام، عربی، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ جب موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے
نکلے تھے تو خدا نے وعدہ کیا تھا کہ قوم عمالقہ سے
لڑو گے تو تم کو سلطنت عطا کریں گے۔ اس پر حضرت
موسیٰ نے ہر چند ابھارا مگر ان کی ہمت نہ پڑی۔ آخر
اس کی سزا میں چالیس سال تک بھٹکتے پھرے پھر
جب بہت پریشان ہو چکے تو حضرت موسیٰ کی دعا
سے ان پر ابر کا سایہ کیا گیا اور من و سلویٰ نازل
ہونے لگا۔ جب اس میں بھی شرارت کرنے لگے تو
وہ بھی موقوف ہو گیا۔ خلاصہ حضرت موسیٰ نے
بنی اسرائیل کی سرگشتگی کے زمانے میں وفات پائی
ان کے بعد کئی پیغمبر ہوئے۔ آخر حضرت یوشع بن
نون کی فہمائش سے ان لوگوں نے ملک عمالقہ پر حملہ
کیا اور کئی شہر بھی فتح کئے۔
(کلام اللہ مترجمہ مولوی فرمان علی)

عِمامہ:۔ (بکسر اول و فتح دوم غیر مشدد)
دستار، ایک قسم کی پگڑی جو اہل عرب و عجم باندھتے
ہیں۔ عمامہ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معراج میں نبیؐ نے جو پہنا وہ جامہ تھا
خاکستری قبا تھی گلابی عمامہ تھا   میر انیس

قول فیصل۔ عربی میں بہ تشدید دوم بھی ہے
عام طور سے زبانوں پر بفتح اول و دوم (عَمامہ)
اور بفتح اول فتح دوم مشدد (عَمّامہ) دونوں
طرح ہے۔

خرقہ ہے نصیب پاس کو
عمامہ ملا ہے نادان کو   محسن

چونکہ حرکت بدل کے استعمال ہوتا ہے اس لئے ترکیب
کے ساتھ دونوں طرح بفتح اول اردو کا حکم
لگاتے ہوئے صحیح نہ ہوگا محتاط حضرات کا فرض
ہے کہ جب ترکیب کے ساتھ استعمال کریں تو بکسر
اول ہی استعمال کریں۔

عمامہ اتارنا:۔ عمامہ چھین لینا، عمامہ اتار لینا
رسوائی کے خیال سے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

مستی میں ترنگ آ گئی جب سنت کو تیرے
عمامہ زاہد سر بازار اتارا   اسیر

قول فیصل۔ عمامہ کی جگہ پگڑی عوام کی زبان
ہے بلکہ انہیں معنوں میں "پگڑی اچھالنا" زیادہ
بولتے ہیں۔

عمامہ باندھنا:۔ عمامہ سر پر رکھنا، عمامہ
پہننا، اردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ عمامہ باندھا اور کچہری میں جوتیاں
چٹخاتے پھرتے ہیں۔ (فسانہ آزاد)

عمامہ بندھنا:۔ عمامہ باندھے ہوئے۔ اردو
صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ کچھ علماء مدعی کھڑے ہوتے ہیں چند
عمامہ بند گواہ ہوتے ہیں۔ (دربار اکبری)

عُمّان:۔ (بضم اول و فتح دوم مشدد) دریائے اعظم
بڑا دریا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہزاروں کوس محیط اس کے گرد عمان تھا
اداس تھا وہ جزیرہ کمال ویراں تھا   میر عشق

قول فیصل۔ عربی زبان میں دریائے محیط کے
کنارے یمن میں ایک شہر کو کہتے ہیں (عُمان)
بالفتح ملک شام کے ایک شہر کا نام ہے۔

عمائم:۔ (بفتح اول و دوم) معزز ہستیاں

ہوئے لوگ، سردار قوم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایں میاں بھی چانڈو خانہ کھلا چانڈو داور بانہو کا بیان کیا کام ہے واللہ کتنا اغرد ہام ہے امرا و روسا و عمائد شہر چھولداریوں، شامیانوں، خس کے بنگلوں، اور خیموں میں تین دن سے مقیم تھے۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عمائد "عمید" کی جمع ہے جس کے عربی معنی "قوم کا پیشوا" کے ہیں۔ غیر محتاط ادیب عمائد کی جمع میں عمائدین بولتے اور لکھتے ہیں جو کسی طرح صحیح نہیں۔

عَمْد:۔ (بالفتح اول و سکون دوم) قصداً، ارادۃً، جان بوجھ کے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ قتل عمد کی ترکیب زبانوں پر زیادہ رائج ہے۔ جو اردو پڑھا لکھا طبقہ بالعمد بھی بول دیتا ہے، عام طور سے زبانوں پر بفتحتین ہی مستعمل ہے۔ جیسے "سمجھتے ہوئے کہ قتل عمد کی سزا پھانسی ہے کم بخت نے اپنے حقیقی بھائی کو مار ڈالا۔"

عَمْداً:۔ (بفتح اول و سکون دوم) جان بوجھ کے، قصداً، دانستہ، اختیار سے، عربی، تابع فعل، فصیح، رائج۔

میر عمداً بھی کوئی مرتا ہے
جان ہے تو جہان ہے پیارے — میر

قول فیصل۔ بعض پڑھے لکھے بفتحتین صحیح سمجھتے ہوئے بول دیتے ہیں۔ لیکن غلط ہے۔

چھٹے ہیں ترے ہم نے بڑا لطف اٹھایا
اب تو عمداً اور بھی تقصیر کریں گے — انشا

عُمدگی:۔ (بضم اول و سکون دوم و فتح سوم) وصف، فضیلت، خوبی، جوہر، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

عمدگی سے باز آ گر چاہیے ساز نشاط
تار ریشم ذرا کھیلا کف قابل طنبور رہے — ناسخ

قول فیصل۔ بعض لوگ جلدی میں بکسر سوم بول دیتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

عُمْدَہ:۔ (بضم اول و سکون دوم) معتبر، معتمد، بھروسے کے قابل، عربی، صفت، متروک۔

ایک عمدہ کے ہاں ہے اہل کار
فوج کے لوگوں کا صاحب اس پہ دار — میر

عُمدہ:۔ اچھا، نفیس، قابل تعریف، خوب، بہترین، اردو، فصیح، رائج۔

یا کوئی عمدہ شے بھی منحوس
کرتا نہیں عمدگی کو محسوس — میر

عُمدہ:۔ برگزیدہ، منتخب، لب لباب، اردو، مشترک، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یوں تو استعمال ناروا نہیں لیکن عمدگی ایسی ہی کہ احتیاط کی جائے۔

عُمدہ:۔ اول درجے کا، چوٹی کا، اعلیٰ قسم کا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے خاں صاحب سے کہا کہ ٹوکری میں آم رکھے ہیں پانچ آم آپ لے لیجیے، الغرض انہوں نے سب سے عمدہ پھل چھانٹ لیے۔

عُمدہ:۔ خوش گوار، اچھا، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ برطانیہ عظمیٰ کے لیے ۔۔۔ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ باب عالی کے ساتھ اس کے تعلقات عمدہ ہوں۔

(رسالہ اردوئے معلی علی گڑھ۔ جولائی ۱۹۱۰ء)

عُمدہ:۔ خالص، اصلی، کھرا، جس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ آج جیسا عمدہ گھی تم نے دیا ہے ایسا کبھی نہیں دیا۔ آئندہ بھی اسی طرح کا گھی دینا۔

عُمدہ:۔ خوش ذائقہ، لذیذ، اچھے مزے کا، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے ہزاروں جگہ میٹھی چیزیں کھائیں لیکن جتنا عمدہ گڑمبہ آپ نے کھلایا کہیں نہیں کھایا۔

عُمدہ:۔ نیک، خلیق، ملنسار، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب کبھی مولانا کے یہاں جاتا ہوں اتنی خاطر مدارات کرتے ہیں اتنے خلق سے پیش آتے ہیں جس کا جواب نہیں۔ بڑی نیک اور عمدہ ہستی ہے۔

عُمدہ:۔ خوب صورت، خوش وضع، خوش اندام، حسین، اردو، فصیح، رائج

محل صرف۔ میں نے یوں تو پہلوان بہت سے دیکھے لیکن نواب پہلوان کے جس طرح عمدہ ہاتھ پاؤں دیکھے کسی کے نہیں دیکھے۔

عُمدہ:۔ عزت والا، دولت مند، بڑے پائے کا، شریف، اردو، متروک۔

سنو یارو کر دوں ہوں میں اک نقل
جس کو باور کرے نہ ہرگز عقل
اتفاقاً اک آشنا میرے
گئے تھے ایک عمدہ کے ڈیرے — سودا

عُمدۃُ المُلک (بالضم) زمانہ شاہی میں حکومت کے معتمد اور معتبر بڑے لوگوں کو اسی قسم کے خطابات

دیئے جاتے تھے۔ عربی، مذکر قلیل الاستعمال

عُمدہ سے عُمدہ:۔ بہتر سے بہتر۔ اچھے سے اچھا اعلیٰ درجہ کا، اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

محل شعر۔ مرحوم بڑے صاحب ذوق تھے عمدہ سے عمدہ ٹٹکلے عمدہ سے عمدہ کھانا ان کو یاد تھیں۔

عُمدہ عُمدہ:۔ اچھے اچھے، سب میں منتخب لاجواب، اردو، فصیح، رائج۔

وہ دلبری کی جوڑی وہ گاڑی کی بائش
لگے عدد میں عمدہ عمدہ وہ بالش عزیز لکھنوی

عُمر: ۱ (بالضم اول وسکون دوم) (اعمار۔ جمع) سن وسالی۔ پیدا ہونے سے مرنے تک کا زمانہ عربی، مؤنث فصیح، رائج۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے میر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع 'دن' اور دین کے ساتھ 'عمروں' اور 'عمریں' ہے۔

عمروں کا کرتے ہیں اسی سے حساب
پوچھئے تو ہر آدمی سے حساب تاریخ

نئی بات آج تک اے شاد دیکھی کچھ نہ عالم میں
وہی گھٹتی ہوئی عمریں وہی مٹتی ہوئی دنیا شاد

عوام اور جہلا بالضم اول وفتح دوم (عُمَر) بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

عُمر: ۲ عرصہ، مدت، زمانہ، وقت، عربی، فصیح، رائج۔

آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک غالب

عُمَر: ۱ (بالضم اول وفتح دوم) حضرات اہلسنت کے عقیدے کے مطابق رسولؐ کے دوسرے خلیفہ کا نام، عربی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ حضرات اہلسنت کے عقیدے کے مطابق الخلفین کی کتاب سے حالات درج کئے جاتے ہیں۔

"آپ کا نام عمر اور لقب فاروق اور کنیت ابوحفص ہے۔ باپ کا نام خطاب ہے چنانچہ عمر ابن خطاب ہی کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کا نسب نویں پشت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہے۔ آنحضرتؐ کی نویں پشت میں ایک نام کعب ہے۔ کعب کے دو فرزند تھے مرہ اور عدی۔ مرہ کی اولاد میں آنحضرتؐ اور عدی کی اولاد میں آپ ہیں۔ آپ واقعۂ فیل کے تیرہ برس بعد پیدا ہوئے۔ نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں اسلام لائے آپ سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں۔ آپ کا رنگ سفید مائل بہ سرخی تھا مگر قحط سالی میں رنگت میں سیاہی آگئی تھی۔ رخساروں پر گوشت کم تھا۔ قد دراز تھا جب لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے نظر آتے معلوم ہوتا سواری پہ بیٹھے ہوئے ہوں۔

خلیفہ اول نے آپ کو وزارت کے ساتھ ساتھ مدینے کا قاضی بھی بنا دیا تھا ان کے بعد آپ سنہ ۱۳ھ میں خلیفہ ہوئے۔ دس برس چھ مہینے پانچ دن تخت خلافت پر رہے۔ ابولولو کے ہاتھوں ۲۷ ذلحجہ کو زخمی ہوئے۔ یکم محرم سنہ ۲۴ھ اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ صہیب نے نماز جنازہ پڑھائی روضۂ نبوی میں خلیفہ اول کے پہلو میں دفن ہوئے کل ۶۳ برس کی عمر پائی۔ نکاح کئی کیے لیکن بوقت خلافت صرف ایک بی بی تھیں۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک لڑکی زوجۂ رسولؐ حفصہ تھیں۔ اور لڑکوں میں عبد اللہ، عبید اللہ، عاصم ابوشحمہ یعنی عبد الرحمٰن مجیر تھے۔ ابوجہل ان کا ماموں تھا، مزاج میں سختی زیادہ تھی غصہ بہت جلد آتا تھا خلیفہ ہونے کے بعد لوگوں نے آپ کو شروع میں خلیفۂ رسولؐ کہنا چاہا تو کہا کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنے لئے ایک سادہ لفظ امیر المومنین پسند فرمایا۔ یہ لفظ سب سے پہلے آپ ہی کے لئے استعمال ہوا آپ کے ملکی انتظامات اور سیاست وصولت کے واقعات بھی بے شمار ہیں۔

آپ مدینہ کی گلیوں میں پھرا کرتے تھے، درہ صرف ایک درہ ہاتھ میں ہوتا تھا اور راستہ چلتے کوئی مجرم قابل سزا مل جاتا تو وہیں سزا دیتے۔ راتوں کو بھی گشت کرتے رہتے تھے آپ ہی کے زمانے میں ایران، عراق شام، روم، مصر، اسکندریہ، حلب، ہمدان اور آذربائیجان وغیرہ بڑے معرکے سے فتح ہوئے اور خراسان قسطنطنیہ کی فتوحات کا بھی آغاز ہوا جس کی تکمیل خلیفہ سوم کے زمانے میں ہوئی۔ ابوعبیدہ ثقفی، مثنیٰ بن حارث، جریر بن عبد اللہ بجلی، سعد بن ابی وقاص، ہلال بن علقمہ، عمرو بن معدیکرب، ابومحجن ثقفی وغیرہ آپ ہی کی فوج کے نمایاں افراد تھے۔ علمی کمالات کا ذکر ہوتا تو کبھی اپنا شمار کسی درجے میں نہیں کرتے تھے دوسروں کا حوالہ دیا کرتے تھے اور **لولا علی لھلک عمر** (یعنی اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا) اکثر وبیشتر مقدموں اور مسئلوں کے سلسلے میں کہا کرتے تھے۔

(ماخوذ از سیر خلفائے راشدین)
(مولفہ مولوی عبد الشکور فاروقی لکھنوی)

عُمَر: ۲ مراد عمر ابن سعد سے۔ سپہ سالار لشکر یزید۔ عربی۔ رائج۔

ع دشوار ہے کہ آج سپاہ عمر بچے تعشق

قول فیصل۔ اعدا کی سرکردگی میں اور اسی کے

حکم سے کربلا میں عاشور کے دن امام حسین علیہ السلام کا بھرا گھر تاراج ہوا خیموں میں آگ لگائی گئی۔ سیدانیاں اسیر ہوئیں دنیا کے نمبر ایک ظالموں میں اس کا شمار ہے اسی نے امام حسینؑ کی طرف پہلا تیر پھینکا۔

عُمرِ ابد:۔ (با ضافت بضم اول وسکون دوم) وہ عمر جو کبھی ختم نہ ہو۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عشرت عمر ابد قیمت غم دیتے ہیں
اہل بازار محبت کا بھی کیا سودا ہے — مومن دہلوی

عِمران:۔ (بکسر اول وسکون دوم) حضرت موسیٰؑ اور جناب مریمؑ اور جناب ابوطالبؑ پدر حضرت علیؑ کے والد کا نام۔ عربی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی وجہ سے جناب موسیٰؑ کو موسیٰ عمران کہتے ہیں

جہاں اس عقل کا ردش گر کون ومکاں ہوگا
جہاں ہوں گے وہاں موسیٰ عمران دیکھتے ہوں گے — محشر لکھنوی

عربی زبان میں اس کے لغوی معنی "آبادی" کے ہیں۔ جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی جمع عمرانات ہے جیسے "تیری ذات ہو یا یہ جنگل وحشت انگیز یا نیویارک جہاں بوئے عمرانات نہیں آتی"۔ (فسانہ عجائب) یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

عمر آخر ہونا:۔ زندگی کا آخری دور ہونا، عمر کا قریب بہ اختتام ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

حشر میں بھی وعدہ فردا وفا ہو یا نہ ہو
عمر تو آخر ہوئی اپنی تری تاخیر میں — جگر

عُمر آنا:۔ عمر گزرنا، ایک مدت اور زمانہ گزرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میری اتنی عمر آئی جو انقلاب زمانے کا اب دیکھ رہا ہوں کبھی نہیں دیکھا دنیا دوسری ہوگئی

عمر برابر کی لکھا لانا:۔ جب دو ہم مرتبہ شخص ایک وقت میں فوت ہوں اس وقت عورتیں کہتی ہیں۔

عمر کیا دونوں برابر کی لکھا لائے تھے
یار جب تک رہا عشرت کا زمانہ ٹھہرا — رشک (دفتر الفصاحت)

قول فیصل۔ یہ محاورہ لکھنے کے قابل نہیں ہے

عمر بڑھنا:۔ سن زیادہ ہونا۔ سن کا بتدریج ترقی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اسے عطائے الٰہی کہنا چاہیے کہ جوں جوں عمر بڑھتی گئی علم کا شوق بڑھتا گیا۔
(نقد۔ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

عمر بڑی ہونا:۔ عمر زیادہ ہونا، عمر طولانی ہونا، سن وسال کا زیادہ ہونا اردو صرف، فصیح، رائج

دانتی رہتی ہے ظالم کی دراز
سانپ کی عمر بڑی ہوتی ہے — شعور

قول فیصل۔ ایک قسم کی دعا بھی ہے جو بوڑھیاں اپنے چھوٹوں کو خوش ہو کے دیتی ہیں جیسے "الٰہی تمہاری عمر بڑی ہو یا بڑی عمر ہو"

بہرحال بضم اول و فتح دوم (عُمَر) ہی بولتی ہیں۔

عمر بسر کرنا:۔ زندگی کے دن گزارنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

شکر ہے صدقے میں نواب کے اب تک تسلیم
عمر کی ہم نے بسر عزت و توقیر کے ساتھ — تسلیم

عُمر بسر ہونا:۔ زندگی کٹنا، زندگی کے دن گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

یارب اسی صورت سے مری عمر بسر ہو
جب ہوش ذرا آئے وہ دیوانہ بنا دے — لا اعلم

عمر بہ پایاں رسیدہ ہونا:۔ زندگی کے آخری دور میں پہنچنا، ضعیفی کے زمانے کا زیادہ گزر جانا، فارسی ترکیب، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اے اہل بزم مجھ کو اٹھاؤ نہ بزم سے
شمع سحر ہوں عمر بہ پایاں رسیدہ ہوں — امیر مینائی

عُمر بھر:۔ تمام زندگی، زندگی بھر، تا بہ حیات، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمر بھر کا تو نے پیمانِ وفا باندھا تو کیا
عمر کو بھی تو نہیں ہے پائداری ہائے ہائے — غالب

عمر بھر کو گیا:۔ ہمیشہ کے لئے خراب ہوگیا، پوری زندگی کے لئے بیکار ہوگیا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

بیٹھے بیٹھے ہی گیا گرفتار عشق
پھنسا اس میں جو عمر بھر کو گیا — شاد

عمر بھر کی روٹیاں سیدھی کر لینا:۔ تمام عمر کے خرچ کے لائق کما لینا، بہت سا روپیہ پیدا کر لینا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

عُمر بھر کی کمائی:۔ ماحصل زندگی، پوری حیات کی پونجی اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ چھینے ہو دل یہ ارماں کو
عمر بھر کی یہی کمائی ہے — راسخ

عُمر بھر یاد رہنا:۔ ہمیشہ یاد رہنا، زندگی بھر نہ بھولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چٹکیاں لے کے کیا غیرت سوسن تن زار
عمر بھر یاد رہے گا یہ تمہارا اخلاص — شعور

عمر بیتنا:۔ عمر گزرنا، زندگی کے دن دھیرے دھیرے ختم ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بہن! بڑا افسوس ہے کہ ساری عمر بیت گئی اور عقبیٰ کی کوئی فکر نہ کی۔ دیکھیے کیا انجام ہوتا ہے

عُمر بیکار کھونا:۔ زندگی کے دن بیکاری میں گزارنا، عمر بیکار ضائع کر دینا، زندگی میں کوئی کارنمایاں انجام نہ دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمر بھر کا رنہ سہر گز کھو تو
ایسی تقدیر پہ راضی ہو تو — مرزا رسوا

عُمر ٹھیکہ :- (ٹھیکہ — بفتح اول و دوم مشدد) عمر بھر کا اجارہ، ایسی تحریر کہ جس سے کسی زمین وغیرہ پر پوری زندگی بھر کے لئے حق تصرف حاصل ہو جائے، زندگی بھر کا ٹھیکہ، اردو صرف، مذکر، عوام کی زبان۔

اے کہے ہم تو عمر ٹھیکہ یاں لکھا دیتے
جب سیاہی پہ سفیدی چڑھی تب خبر پڑی — نظیر

قول فیصل :- زیادہ تر بضم اول و فتح دوم (عُمر) ہی بولتے ہیں نیز ٹھیکہ بتخفیف کہا ہے جو صحیح نہیں۔

عمر تیر کرنا :- (تیر — بکسر اول و یائے مجہول) عمر گزارنا، زندگی کے دن پورے کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ پرانے زمانے میں شریف زادیوں کو براشعر پڑھنے یا اچھالی کے ساتھ دینے اور عمر تیر کرنے سے مطلب تھا۔

قول فیصل :- دہلی میں عمر ٹیر کرنا کہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اہل لکھنؤ "عمر تیر کرنا" بولتے ہیں لیکن تیر کی کوئی نسبت نہیں۔ "ٹیر کرنا" ٹالنا سے لیا گیا ہے یعنی ٹال کی ٹیل ہوا، ٹیل سے حسب قاعدہ ٹیر ہوا کیونکہ لام اور رے کا بدل ہے اس سے ٹیر کرنا بنالیا۔ مولف کے نزدیک یہ وجہ خلاف قیاس ہے اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ بھی ہے۔

میری تباہیوں کی تمہیں اب خبر ہوئی
کیا پوچھتے ہو عمر یونہی تیر ہوگئی — مرزا رسوا

عُمرِ جاوداں :- (بافافت) ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی، کبھی نہ ختم ہونے والی عمر، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

شب وصال نہ ہو جو وہ انتظار نہ ہو
تو ہم بھی شکر کریں عمر جاوداں کے لیے — محسن

قول فیصل۔ اسی کو "عمر جاودانی" بھی کہتے ہیں

پیئیں گر خضر آ کر بیاں کا پانی
تو پھر آخر ہے عمر جاودانی — کرم رام پوری

داغ نے "عمر جاوید" بھی استعمال کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

عمر جاوید تو خضر کو ملی
عیش جاوید سے فراغ ہوا — داغ

عمر ختم کرنا :- زندگی گزارنا، زندگی کے دن تمام کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ منشی عبد الحی سندیلوی یہ یکتائے روزگار خوش نویس عہد واجد علی میں گزرے ہیں۔ یہ منشی عبد الستار سندیلوی کے بیٹے تھے۔ یہ واجدی دربار میں ملازم تھے۔ بعد انتزاع سلطنت مٹیا برج میں جا کر رہے اور وہیں عمر ختم کی۔

(قدیم ہنرو ہنرمندان اودھ)

عُمرِ خِضر :- (خضر — بکسر اول و سکون دوم) دوامی زندگی۔ ہمیشہ کی حیات، فارسی، فصیح، رائج

حریف مطلب مشکل نہیں فسون نیاز
دعا قبول ہو یا رب کہ عمر خضر دراز — غالب

قول فیصل۔ "خضر" بفتح اول و کسر دوم بھی بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

خواجہ الطاف حسین حالی نے بکسر اول و فتح دوم (خِضَر) بھی ضرورت شعری کے تحت سحر، نظر کے قافیے میں نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے

اپنے جوتوں سے رہیں سارے نمازی ہشیار
اک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت — حالی

عُمر خَیّام :- (بافافت) فارسی زبان کے ایک مشہور شاعر کا نام جس کی رباعیاں بہت مشہور ہیں۔ فارسی، رائج۔

قول فیصل۔ ابو الفتح عمر بن ابراہیم جس کا شمار ایران کے بہت بڑے شاعروں اور دانشوروں میں ہوتا ہے سلجوقی دور میں بمقام نیشاپور پیدا ہوا۔

خیام کے حالات زندگی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے خراسان کے مختلف شہروں جیسے طوس بلخ، بخارا اور مرو کی سیاحت کی تھی بلکہ وہ بغداد بھی گیا تھا اور ایک روایت کی رو سے اس نے حج بھی کیا تھا۔ خیام اپنے زمانے میں بہت بڑے علماء و فضلاء میں شمار کیا جاتا تھا۔ دور چونکہ علماء جیسے "غزالی اور سلجوقی سلاطین اور سلجوقی دور کے امرا جیسے ملک شاہ سلجوقی اور خواجہ نظام الملک طوسی سے تعلقات رکھتا تھا۔ سلطانی مجالس علمی اور غیر علمی محافل میں عزت سے مدعو کیا جاتا اور احترام کے ساتھ صدر میں بٹھایا جاتا۔ ہمارا یہ حکیم شاعر اپنے زمانے کے اکثر علوم اور خاص کر نجوم، طب میں اور حکمت میں بڑی مہارت رکھتا تھا چنانچہ ملک شاہ نے تقویم کی اصلاح کے لئے جو آٹھ بڑے منجموں کو مقرر کیا تھا ان میں سے ایک خیام بھی تھا۔ ملک شاہ کا بیٹا سنجر مرض آبلہ میں مبتلا تھا۔ خیام نے اس کا کامیاب علاج کیا۔ علم حکمت اور دیگر علوم میں وہ حجۃ الاسلام امام غزالی جیسے علماء سے مباحثے کیا کرتا تھا۔

خیام کی شہرت شعر کی بنیاد بڑی حد تک

اس کی رباعیاں ہیں۔ ان رباعیوں کو اس نے حساب نجوم
طب اور حکمت کے باریک مسائل کی تحقیق سے تھک کر
پریشان ہو جانے کے بعد تفریح طبع اور اپنے تاثرات
کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے کہا ہے۔ ان رباعیوں میں
اس نے نہایت بلند افکار کو نہایت سادہ اور شیریں زبان
میں ادا کیا ہے۔ خیام سے پہلے شہید بلخی، ابوشکور بلخی،
رودکی، ابوسعید اور دوسرے رباعی گو شاعروں نے بھی
رباعیاں کہی ہیں۔ بلکہ انھوں نے وہ مضامین بھی باندھے
ہیں جو خیام کا خاص موضوع ہیں۔ لیکن خیام کی رباعیوں کا
انداز، ان کی لطافت، ان کی تاثیر، ان
کی تازگی کچھ اور ہی ڈھنگ کی ہے۔ اس کی اکثر رباعیاں
عبارت کے لحاظ سے مختصر لیکن مطالب و معانی کا خزینہ ہیں۔

خیام کی شاعری اور فلسفہ

خیام کی رباعیاں فنی لحاظ سے کم عبارت کے لحاظ سے سادہ لیکن معنی
کے لحاظ سے بہت بلند پایہ اور قابل توجہ ہیں حق یہ ہے
کہ اس نے نہایت عجیب اور حکیمانہ خیالات کو دو بیتی
کے سانچے میں ڈھال کر انھیں مؤثر ترین انداز میں
پیش کیا ہے۔ خیام کی رباعیوں کے مطالعے سے معلوم
ہوتا ہے کہ ہمارے حکیم شاعر کا دل بعض باتوں سے بہت
متاثر تھا۔ ان باتوں سے اس کا دل جلتا تھا اور اس
نے اپنی عمر انہی لا دوا دردوں کے علاج کے پیچھے گزاری
ہے۔

شاعر کا پہلا تاثر تو یہی انسان کی نادانی اور بے خبری
ہے۔ آفرینش کا راز ہے معلوم نہیں دنیا کے معمے انھیں
ہم سب کے بس کے نہیں۔ کوئی ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ ہم کہاں سے
آئے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔ شاعر کا دوسرا غم
جس کے بوجھ تلے اس کا دل خون ہوا جاتا ہے یہ ہے
کہ انسانی زندگی کا درخت سرسبز کیوں نہیں ہوتا اور
خشک ہو کر زمین کے برابر ہو جاتا ہے۔

شاعر کا تیسرا تاثر وہی شکایت ہے ظاہرداری،
فریب کاری، ریا، دو روئی اور جھوٹ کی جس سے
بعض پیشوایان دین کام لیتے ہیں۔

عمر خیام علوم و فنون کا بڑا ماہر تھا اس نے جبر و مقابلہ
اور علم ہندسہ میں رسالہ جبر و مقابلہ طبیعات و فلسفہ کون
وجود پر بہت اہم رسالے لکھے اور کتابیں تصنیف کی ہیں ان
میں ہندسہ اور جبر و مقابلہ پر جو رسالے لکھے ہیں وہ
عربی میں ہیں اور رسالہ وجود فارسی میں موجود ہے۔ خیام
کی رباعیوں کی تعداد میں اختلاف ہے آج کل عام طور
سے جتنی رباعیاں اس سے منسوب ہیں ان میں سے بڑا
حصہ اور دوسرے مشہور رباعی گو جیسے ابن سینا، خواجہ
عبداللہ انصاری، ابوسعید وغیرہ کی رباعیوں پر مشتمل ہے
عمر خیام کی رباعیوں کے مختلف مطبوعہ اور قلمی نسخوں
میں دو سو سے کر ایک ہزار اور دو سو تک رباعیاں
خیام سے منسوب ملتی ہیں۔ علما رجال کی تحقیق یہ ہے
کہ ۶۶ رباعیاں ہی زیادہ قرین صحت ہیں اور خیام
کی واقعی رباعیاں کم و بیش اتنی ہی ہیں۔

خیام کی رباعیوں کا ترجمہ دنیا کی تقریباً تمام مشہور
زبانوں میں ہو چکا ہے اور اس کے نام سے ساری
دنیا واقف ہے۔ خیام کے ہمعصر نظامی سمرقندی کی
روایت کے مطابق خیام نے ۵۳۰ھ سے کچھ سال قبل
انتقال کیا۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کافی
لمبی عمر پائی تھی۔

خیام کا مدفن اس کے مولد نیشاپور سے آدھ
میل کے فاصلے پر امام زادہ محروق کے مقبرے
کے صحن میں واقع ہے۔

(ماخوذ از تاریخ ادبیات ایران)

از

(ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

عمر دراز: (بے اضافت) زندگی بڑی ہو عمر طولانی
ہو۔ فارسی الفاظ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

خضر فرماتے ہیں سنبل سے تری عمر دراز
پیچ کھاتے ہیں کھلیا رہے گلزار ازل
(مصحفی)

تحقیق طلب – لکھنؤ کی عورتیں زیادہ تر اسے دعا کے طور
پر سلام کرتے وقت بطور دعا کہتی ہیں۔

عمر دراز – اے عمر دراز بہ اضافت طولانی عمر،
بڑی زندگی، فارسی فصیح، رائج۔

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں (شاہ ظفر)

قول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے۔
سب فعل تحت حکم امام جواز ہو
عمر خدیو شرب دعا دراز ہو
(میر عشق لکھنوی)

عمر دو روزہ۔ باضافت۔ چند روز
کی عمر، تھوڑے دنوں کی زندگی، فارسی فصیح،
رائج۔

تری بے اعتنائی سے فلک کی کج ادائی سے
بلائے جاں ہے اس عمر دو روزہ کا بسر ہونا
(حکیم دانش لکھنوی)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنی میں
"عمر پنج روزہ" بھی لکھا ہے جو کوئی نہیں بولتا۔

عمر دو روزہ۔ (باضافت) دو
دن کی زندگی، بہت تھوڑی زندگی، قلیل عمر
فارسی، متروک۔

عمر دو روزہ کی فرصت ہے وبال زندگی
دام ہے کتنا گراں اس رشتۂ کوتاہ کا
(مصحفی)

عمر دینا – زندگی عطا کرنا، حیات
بخشنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

شکر انجام سے نارسا ساقی
دے مجھے عمر دوبارہ ساقی
(مرزا رسوا)

قول فیصل۔ "عمر" کی جگہ "زندگی" زبانوں پر ہے۔

عمر رسیدہ: صفت۔ عمر پر پہنچا ہوا، معمر، بوڑھا، بڑی عمر کا، پختہ عمر کا، زمانہ دیدہ، تجربہ کار، عربی فارسی الفاظ، اردو صفت۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر اول میں اہل لکھنؤ "سن رسیدہ" بولتے ہیں معنی نمبر ۲ میں بولتے ہی نہیں۔

عمر رفتہ: (باضافت) وہ زندگی جو گزر چکی، پچھلی زندگی، گزرا ہوا زمانہ، بیتا ہوا وقت، فارسی، فصیح، رائج۔

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ داغ نے پوری زندگی کو جس کے بعد موت واقع ہو چکی ہو اس کے لئے بھی استعمال کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

سن کے آمد آمد اس کی قبر میں یہ حال تھا
عمر رفتہ پھر مری زیر مزار آنے کو تھی — داغ

عمر رواں: (باضافت) گزرتی ہوئی زندگی، جاتی ہوئی حیات، فارسی، فصیح، رائج

ہائے وہ جب دستِ عالم میں آکے کھل گیا نقاب جسم
سرعت عمر رواں آرام کی منزل نہ تھی — آتا لکھنوی

عمر سے اتر جانا: (کنایۃً) جوانی سے ڈھل جانا۔ (مثال) اکھاڑے کا استاد اگرچہ تھا تو عمر سے اترا ہوا مگر اس کا بدن نہایت ہی مضبوط تھا۔ (رویائے صادقہ - نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر "سن سے اترا ہوا" بولتے ہیں۔

عمر صرف کرنا: زندگی گزارنا، قریب قریب پوری زندگی کسی ایک کام میں صرف کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مضمون نے صرف کی تعمیر میں عمر دراز
یہ نہ سمجھے خانۂ تن کی بنا محکم نہیں — منیر

قول فیصل۔ اصطلاحی معنی میں کمی کے ساتھ "عمر ضائع کرنا" بھی بول دیتے ہیں جیسے "میں نے اپنی آدھی سے زیادہ عمر کھیل کود میں ضائع کر دی"۔ اسی محل پر کچھ زیادتی کے ساتھ "زندگی ضائع کرنا" بھی بولتے ہیں۔

عمر طبیعی: (باضافت) حکما اور زمانے کے اعتبار سے عموماً انسان کی جو زیادہ سے زیادہ زندگی کا زمانہ ہو وہ عمر جو از روئے حکمت و فطرت قرار دی گئی ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے شمع! تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
رو کر گزار یا اسے ہنس کر گزار دے — ذوق

قول فیصل۔ اسی محل پر "عمر طبعی" بغیر یا بھی بولتے ہیں جس کا استعمال زیادتی کے ساتھ ہے اور غیر فصیح و صحیح ہے۔

عمر طویل: (باضافت) بڑی زندگی، طولانی زندگی۔ فارسی، فصیح، رائج

حیات بخش جہاں تیرا مژدۂ صحت
جو بخشتے دنیا کو عمر طویل و عیش کثیر — ذوق

عمر طے کرنا: پوری زندگی گزارنا، مرتے وقت تک کی زندگی جس کو بڑھاپے کے دور تک پہنچانا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

چلے عمر طے کر کے ہم سوئے گور
بس اب کوئے یار ایک منزل رہا — جلال لکھنوی

عمر عزیز: (باضافت) پیاری زندگی، محبوب حیات، فارسی، فصیح، رائج۔

اب نہ پلٹ کے آئے گی عمر عزیز شاد حیف
دولت لازوال تھی تو نے جسے گنوا دیا — شاد

قول فیصل۔ صرف کرنا، صرف ہونا، ضائع کرنا، ضائع ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

(صرف ہونا)
اے رشک ہے الم تو اسی بات کا الم
عمر عزیز صرف ہوئی ترہات میں — رشک

(ضائع کرنا) بعض انشا اور کتابیں عشق انگیز تصویروں کی کہ مبتدیوں کو اس سے پرہیز چاہیے تعلیم پانے والے ان کو برسوں پڑھتے ہیں اور عمر عزیز کو ضائع اور برباد کرتے ہیں۔ (ترجمہ مطلع العلوم و مجمع الفنون)

عمر قید: (بغیر اضافت) حبس دوام، عمر بھر کی قید، عربی الفاظ، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انقلابی سورما پھانسی پر چڑھ گئے جو بچ گئے وہ عمر قید اور بے اندازہ مالی تباہیوں کا شکار ہوئے۔ (محمد اسمٰعیل ذبیح از سیاست جدید کانپور ۵ اگست ۶۷ء)

قول فیصل۔ عمر قید کاٹنا، عمر قید ہونا، عمر قید کی سزا پانا، عمر قید بھگتنا اس کے خاص صرف ہیں جیسے۔ "۱۹۲۶ء کے آخر میں مقدمہ سازش کاکوری کے نامور مجاہد مسٹر وشنو سرن کالا پانی میں عمر قید کاٹ کر رہائی کے لئے نینی جیل الہ آباد لائے گئے تھے میں بھی ان دنوں نینی جیل میں تھا۔"

(محمد اسمٰعیل ذبیح کا ایک مضمون از سیاست جدید ۶۷ء)

قدما اس محل پر "دائم الحبس، حبس دوام یا عمر قید بعبور دریائے شور" بولتے ہیں جیسے "اور دوسرا جوڑہ ساتھی بی کے دت کا ہے جو بھگت سنگھ کے ایسے ساتھی تھے جو عرصہ دراز تک ان کے نام کا جزو رہے۔ بی کے دت پھانسی سے بچ گئے اور عمر قید بعبور دریائے شور کی سزا بھگت کر دہلی میں مقیم رہے اور ۱۹۶۵ء میں وفات پا گئے۔ (محمد اسمٰعیل ذبیح از سیاست کانپور ۱۰ اگست ۶۷ء)

عمر قیدی: (بے اضافت) وہ قیدی جسے عمر بھر کی قید ہو۔ بعض اوقات غلام کے حق میں بھی کہہ دیتے ہیں

اور نیز کبھی بیوی کی نسبت بھی۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

(قول فیصل۔ جس کے لئے عمر بھر کی قید ہوئی ہو اس کے لئے تو کی کے ساتھ عوام بول دیں گے لیکن بیوی اور خسلام کے لئے کوئی نہیں بولتا۔

عمر کا پیانہ بھر جانا:۔ زندگی کا ختم کی حد تک پہنچ جانا۔ مرنے کا وقت بالکل قریب آجانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یاد آتا ہے جب ملیادہ ستانہ کسی کا
بس عمر کا بھر جاتا ہے پیانہ کسی کا

قول فیصل۔ عمر کا پیالہ لبالب ہونا، بھی بولتے ہیں

ذوب بی مجھ کو خیال نرگس ستانہ تھا
آنکھ کھولی تو لبالب عمر کا پیانہ تھا — آتش

عمر کا پیانہ لبریز ہونا بھی بولتے ہیں۔

ہو گیا لبریز اے ناسخ پیالہ عمر کا
فرقت ساقی میں ہوس کو تمنائے شراب — ناسخ

بعیر عمر کا ذکر کئے ہوئے بھی انھیں معنی میں یہ ضرب المثل مصرعہ پڑھ دیتے ہیں۔

پیانہ بھر چکا ہے چھلکنے کی دیر ہے — بیدار

عُمر کا پیمانہ چھلکنا:۔ زندگی کے دن پورے ہونا، زندگی کا ختم ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج

بھر جائے جہنم کی تمام آگ پہ پانی
پیانہ مری عمر کا اس طرح سے چھلکا — کیف

عمر کاٹنا:۔ زندگی کے دن پورے کرنا، عمر کے دن گزارنا، اردو صرف، فصیح، رائج

دنی تک تک کے جھڑتی ہے اٹی
آ۔ کیا عمر بے مزہ کاٹی — میر

عمر کا جام لبریز ہونا:۔ مرنے کا وقت قریب آجانا، قریب بہ مرگ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے — دبیر

عمر کا وفا کرنا:۔ عمر کا آگے بڑھنا، عمر کا زیادہ ہونا، کچھ دن اور جینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جیا اٹھتی دنا جو عمر کرتی
سو کی اس رفیقی نے بیوفائی — میر

قول فیصل۔ نفی کے ساتھ بھی اس کا استعمال زبانوں پر ہے جیسے غریب کے دل میں بڑے بڑے ارمان اور بڑی بڑی حسرتیں تھیں لیکن اس کی عمر نے وفا نہ کی اور نامراد دنیا سے چلا گیا۔

"عمر کا بے وفائی کرنا" بھی مستعمل و فصیح ہے

دم کے ایفائے عہد تک نہ جیے
عمر نے ہم سے بے وفائی کی — میر

عمر کٹنا:۔ عمر بسر ہونا، زندگی کے دن گزرنا اردو صرف، فصیح، رائج

عمر تو ساری کٹی عشق بتاں میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے — مومن

عُمر کو پہنچنا:۔ زندگی کا کسی حد تک آنا، عمر کا کسی منزل تک پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان دنوں رشید ۲۰ سال کی عمر کو پہنچ گیا تھا اور کچھ کچھ اس کی عقل بھی خام ہو چلی تھی۔ (رسالہ تنویر المشرق نومبر ۱۹۰۰ء)

عُمر کھونا:۔ زندگی بے ہودہ کاموں میں گزارنا فضول باتوں میں بے مقصد عمر کا ختم کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

سب ہونہار پودے پامال ہو رہے ہیں
لہو لعب میں ساری عمر اپنی کھو رہے ہیں — صفی

عُمر کھینا:۔ زندگی گزارنا، عمر کاٹنا، اردو صرف نیز فصیح، رائج۔

عمر غم کو تو ہے اکبی کھینا
دن بہت سے پڑے ہیں رو لینا — (زہر عشق) شوق

عمر کوتاہ ہونا:۔ چھوٹی عمر ہونا، مختصر زندگی ہونا، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عمر ہوتی کسی کی جو کوتاہ
اور ہوتا وہ وال سے آگاہ — ناسخ

عمر کے دن بھرنا:۔ بری بھلی طرح عمر کاٹ لینا، بے لطفی سے عمر گزارنا، زندگی کے دن کسی طرح پورے کرنا، اردو صرف غیر فصیح، رائج

مرتا ہوں تڑپتا ہوں پڑا ہجر میں اس کے
دن عمر کے بھرتا ہوں شب درد میں گن گن — نظیر

قول فیصل۔ انھیں معنی میں "عمر کے دن کاٹنا" بھی مستعمل ہے۔

ہماری طرح دشمن عمر کے دن تیغ سے کاٹے
ہتھیلی پر سر اے انداز قاتل ہم بھی رکھتے ہیں — راسخ

عُمر گزراں:۔ (بااضافت) زندگی کے گزرنے اور جاتے ہوئے دن، ختم ہوتی ہوئی زندگی فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عمر گزارنا:۔ عمر بسر کرنا، عمر کاٹنا، زندگی کے دن پورے کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس کی فنا سے بھی ہو نقصان بقا بمنزلت
جو اپنی عمر تیری طلب میں گزار دے — گلکنوی

عمر گزراں (بااضافت) گزرنے والی عمر، ختم ہو جانے والی زندگی، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عمر گزراں ہے سایۂ ابر
جاتا ہے وہ بے نشاں سوئے قبر — صفی لکھنوی

عمر گزرنا:۔ عمر کٹنا، زندگی بسر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں
پانچویں پشت ہے شبیر کی مداحی میں — انیس

عمر گزرنا:- مدت گزرنا، زندگی کا زیادہ حصہ ختم ہو جانا، اردو، مصرفہ، فصیح، رائج۔

طول روداد غم معاذ اللہ
عمر گزری ہے مختصر کرتے — (زکی بدایونی)

عمر گنوانا:- عمر کا بے جا صرف کرنا، زندگی کے دن بیکار ضائع کرنا، اردو، مصرفہ، غیر فصیح، رائج۔

کھیلوں میں تاشوں میں عمر اپنی گنواتے ہو
پاس ہوا اگر تم دس نمبریں اڑاتے ہو — صفی لکھنوی

عمر گھٹنا:- زندگی کی مدت کا کم ہو جانا، اردو، مصرفہ، فصیح، رائج۔

گھٹ جائے گی عمر ہوگا رسوا
دیں گے غم و رنج تجھ کو ایذا — صفی لکھنوی

عمر لانا:- خدا کے یہاں سے معین زمانے کی زندگی لے کے آنا، اردو، مصرفہ، قلیل الاستعمال۔

عمر اب نہیں بچنے کی عمر اتنی ہی یہ لائے تھے — انیس

قول فیصل:- اسی محل پر "عمر لکھا لانا" بھی مستعمل ہے اور وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

عمر نوح:- (بہ اضافت) بہت بڑی عمر، سیکڑوں برس کی عمر، طولانی زندگی، فارسی، فصیح، رائج۔

جان بخش لب سے فیض جو مل جائے آپ کو
طوفاں میں عمر نوح ملے ہر حباب کو — اثر

قول فیصل:- کلام اللہ مترجمہ فرمان علی کے صفحہ ۲۱۵ کے حاشیے پر لکھا ہے کہ جناب نوح نے دو ہزار برس کی عمر پائی۔ آٹھ سو برس قبل نبوت اور نو سو پچاس برس بعد نبوت تبلیغ و ارشاد و ہدایت میں گزرے۔ دو سو برس کشتی کی تیاری اور طوفان پانچ سو برس طوفان کے بعد شہروں کو آباد کرنے اور لوگوں کے بسانے میں ختم ہوئے۔ اس طولانی عمر میں بھی آپ نے مکان نہ بنایا۔ ایک جھونپڑی میں بسر کر دی، وہ بھی اتنی چھوٹی تھی کہ آدھا پاؤں باہر رہتا تھا۔ مولف نور اللغات لکھتے ہیں "عمر نوح کی بابت مورخین میں اختلاف ہے بعض ۱۳ سو برس لکھتے ہیں بعض ایک ہزار بیس برس لیکن زیادہ تر ساڑھے نو سو برس ملتی ہے۔ اغلب ہے کہ یہی درست بھی ہو چونکہ بہرحال حضرت نوح کی عمر بہت طویل تھی اس لیے کہتے ہیں۔

عمرو:- (بفتح اول و سکون دوم و بضم سوم) طلسم ہوشربا کے ہیرو کا نام، جو مسلمانوں کے گروہ کا مشہور عیار تھا، اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل:- واؤ کا اضافہ کتابت میں صرف اس لیے کیا گیا کہ عمر بمعنی زندگی بسکون میم اور عمر بمعنی نام بضم اول و سکون دوم میں فرق ہو جائے۔ واؤ صرف مکتوبی تھا ملفوظی نہ تھا۔ عوام اور جہلا نے ملفوظی کر لیا فصحائے لکھنؤ بفتح اول و سکون دوم بولتے ہیں، عوام اور جہلا بفتحتین بولتے ہیں ان کے نام سے حمزہ و خواجہ اور عیار ہیں۔ خواجہ عمر اور عمرو عیارانہ باتوں پر ہے۔

عمر و زید:- (بفتح اول و سکون دوم) عام لوگ، دو فرضی نام، عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شرابیوں کا بھلا عمر و زید سے مطلب
ہماری بزم میں ہو حق تو قیل "قال" نہیں — صبا

قول فیصل:- زیادہ تر تعلیم یافتہ طبقہ "زید عمرو" بولتا ہے کبھی کبھی "زید و عمرو بکر" بھی بول دیتے جیسے "تم گھڑی گھڑی ہم کیوں دریافت کرتے ہو، بہرحال تمہاری مخالفت کرنے والے ہیں چاہے "زید و عمرو و بکر" کوئی بھی ہوں"۔ یہ نام مثلاً منطق، صرف و نحو، اور شرعی مسائل میں لائے جاتے ہیں۔

عمرو عیار کی زنبیل:- (بفتح اول و سکون دوم) وہ شے کہ جس میں بظاہر جگہ نہ ہو۔ اور چیزیں سماتی چلی جائیں۔ وہ تھیلا کہ جس میں ہزاروں قسم کی چیزیں ہوں۔ اردو، مصرفہ، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال:- اے سبحان اللہ ہوں گا کتنا پیارا تھا وہ بہ خوبی کیا عمرو عیار کی زنبیل ہے، ازسرتاپا، کیمیا ہی، علم بردار شہسوار، کشتی گیر، شاعر کوئی فن خیر سے چھوٹا نہیں اور طبیعت کیا حاضر ہے (فسانہ آزاد)

قول فیصل:- بعض مصنفوں میں بفتح اول و دوم "عمرو کی زنبیل" بھی بولتے تھے۔

در معنی سے مرا صفحہ لقا کی ڈاڑھی
غم گیتی سے مرا سینہ عمر کی زنبیل — غالب

سودا نے بفتح اول و سکون دوم نظم کیا ہے

آدھ سیر آٹے کا خدا ہے کفیل
پیٹ اس کا ہے عمرو کی زنبیل — سودا

فصحائے لکھنؤ بفتح اول و سکون دوم ہی بولتے ہیں چونکہ خواجہ عمرو طلسم ہوشربا میں ایک بہت بڑے عیار فرض کیے گئے ہیں اور ان کو تمام عیاروں کا استاد مانا گیا ہے۔ ان کے پاس ایک زنبیل فرض کی گئی ہے جس کے خصوصیات کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ زنبیل میں بڑے بڑے جادوگر، ہاتھی، گھوڑے، پوری

پوری فوج مالی و دولت بارگاہوں کا پورا پورا سامان سما جاتا تھا۔ اور جب چاہتے تھے نکال لیتے تھے۔ شب کی ہر چیز اس میں رہتی تھی۔ اس لئے جب کسی شے میں غیر معمولی چیزیں بظاہر سما جاتی ہیں یا کسی تھیلے وغیرہ سے مختلف قسم کی چیزیں نکلتی آتی ہیں تو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور یوں کہتے ہیں "یہ تو خواجہ عمرو کی زنبیل ہے" یا "عمرو عیار کی زنبیل ہے۔"

عُمرہ :- (بالضم) حج کا جزو، عربی، فصیح، رائج۔

عمل خفیف۔ "التمہید ... کی پیشی سے حضرت امام حسینؑ نے حج کو عمرہ سے بدل کر عراق کا سفر اختیار کیا"

قول فیصل۔ حج کی تین قسمیں ہیں ... تمتع۔ ان کے لئے جو مکہ سے ۴۸ فرسخ ... باہر ... قران ... افراد یہ دونوں ان کے لئے ہیں جو مکہ ہی یا ۴۸ فرسخ سے کم کی دوری پر بستے ہوں۔ گو عمرہ ہر ایک صورت میں ضروری ہے میقات سے پہلے عمرہ باندھا جاتا ہے۔ ... کپڑے ... جو احرام کا ... بغیر گرہ کے ... کی طرح لپیٹی جاتی ہے۔ دوسرا اوڑھنی جو اس طرح اوڑھی جاتی ہے کہ سر کھلا رہے اس کے بعد مکہ میں داخل ہو، طواف عمرہ کرے، نماز طواف پڑھے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے، پھر تقصیر کرے عمرہ تمتع کی آخری تاریخ ... ذی الحجہ ... حج کے زمانے کے علاوہ وہ لوگ جو مکہ معظمہ جاتے ہیں جعینہ مقام سے عمرہ باندھتے ہیں اور ارکان عمرہ بجا لاتے ہیں کیونکہ حج صرف ذی الحجہ ہی کے مہینے میں ہوتا ہے۔

اس کا صرف "باندھنا، بجا لانا، ادا کرنا" کے ساتھ مخصوص ہے اور کبھی کے ساتھ عمرہ کرنا بھی کہتے ہیں۔ جیسے "ہجرت کے ساتویں برس جو عمرہ کرنے کو گئے تو بیت اللہ جانا چاہا تو کفار نے جانے نہ دیا۔" دیکھیے کلام اللہ ترجمہ مولانا فرمان علی

عمر ہو جانا :- مدت ہو جانا، عرصہ ہو جانا، ایک زمانہ ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اک عمر ہو گئی شب فرقت کو بہتے گھر
اب بھی جو جئے ہے تو بس اچھا ہوئی ...

قول فیصل۔ اس محاورہ کا صرف زیادتی کے لئے ہی ساتھ ہے۔

عمر ہونا :- سن ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل خفیف۔ "میری ابھی دس گیارہ برس کی عمر ہو گی کہ یہ باتیں کام کر گئی تھیں۔ بچپنے کی نیند سے ... تھی" "گھر میں ... " (... آزاد)

عمزاد :- چچیرا، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں اس محل پر چچیرا ہی بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

عمزادہ :- چچا زاد بھائی، چچا زاد، چچا کا بیٹا، عربی، فارسی الفاظ مذکر۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں چچا زاد یا چچا زاد بھائی ہی بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے "عمزدی" (عربی عم کی طرف نسبت) اردو میں عموی یعنی عم و چچیا مستعمل ہو گیا ہے۔ لکھتے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

عَمعَق :- (بفتح اول و سوم) خراسان کے ایک مشہور شاعر کا نام، عربی، قلیل الاستعمال۔

سن کے یہ میں نے کہا بدم بجا اس مطلع
جس پہ ... مجھ کو ... عمعق ذوق

عُمق :- (بالضم) گہرائی، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عمل خفیف۔ "عمق گہرائی پانی کا چالیس برس کی راہ ہے۔ اور وہ پانی ... ہو۔"
(خلاصۃ الانبیا اردو ترجمہ قصص الانبیا ص۲۱)

قول فیصل۔ عمل و عرض و عمق بھی زبانوں پر ہیں۔

عمل :- (بالفتحتین) کام، فعل، کام کاج، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کل شیخ کوئے یار میں پہنچا گیا مجھے
ہاں یہ عمل تو اچھا ہوا ہے ثواب کا مصحفی

عمل :- بہ معنی تعمیل، بجا لانا، حکم کے موافق کام کرنا، عربی، فصیح، رائج۔

عمل خفیف۔ "احکام الٰہی پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان دنیا اور آخرت میں روسیاہ ہوتا ہے۔"

عمل :- بہ معنی برتاؤ، سلوک، طریقہ، اردو، قلیل الاستعمال۔

عمل خفیف۔ "یوں تو وہ بہت خلیق و رحم دل ہے لیکن غریبوں اور فقیروں کے ساتھ ان کا عمل اچھا نہیں ہے۔"

قول فیصل۔ اب بہ معنی برتاؤ ... "طریقہ سلوک" وغیرہ زبانوں پر ہے۔

عمل :- بہ معنی مشق، عادت، معمول، کسی چیز کی ... عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشق کھینچی اشک ہی کی ... کرتے ہیں بعد
بار صد شکوہ ... عمل ... جستجو ... ذوق

عمل :- بہ معنی قاعدہ، طریقہ، ڈھنگ، اصول، اردو، ریاضیوں کی اصطلاح۔

عمل خفیف۔ "یہ مقداری جلد بازی کا نتیجہ ہے کہ ... تم مشتاق ہو ... تمہارا زیادہ تر جواب ... ہوتا ہے لیکن عمل غلط ہوتا ہے۔"

عمل :- بہ معنی طرز زندگی، افعال و اعمال، عربی، فصیح، رائج۔

قرآن ... کے ... میں ... کیوں؟
جہاں ... کا ہے عمل وہی تخصیص پا کیوں؟ ...

عمل ہ۔ اثر، تاثیر
(مفقود) مسہل کی دوا نے اب تک عمل نہیں کیا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر عمل کی جگہ مستعمل ہے۔

عمل ہ۔ نشہ، نشے کا اثر، اردو، قلیل الاستعمال
کیا کھول خالی رخ یار نے پاید مجھ کو
جب افیون گھلا اپنے عمل میں آیا — نصیر

عمل ہ۔ حکومت، سلطنت، عملداری، اردو، متروک
فرض جس کو سمجھا تھا اجل سے
اسے باہر گیا اپنے عمل سے (مراۃ الغیب)

عمل ہ۔ دخل، قبضہ، اردو، قلیل الاستعمال
سوچتے تھے کہ تکلیف پر دل سے غیبا
جنوں کا عمل سو لیسو ما عجب تھا — حالی

عمل ہ۔ وقت، اردو، قلیل الاستعمال
محل صرف۔ کوئی بارہ بجے کا عمل ہوگا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، میری آنکھ کھلی، کنڈی کھولی تو دیکھا کہ ایک شخص ڈاکیے کی وضع کا کھڑا ہے۔ اس نے مجھے ایک کاغذ دیا اور کہا کہ تار آپ کے نام آیا ہے۔
قول فیصل۔ پرانے زمانے کے مرد اور عورت جو اب تک باقی ہیں وہ کبھی کبھی بول دیتے ہیں ہم صرف قریب ہو متروک ہے۔

عمل ہ۔ منتر، افسوں، جادو، اردو، فصیح و رائج
یاد آئی جب زلف بتی شب کی الجھن
اچھا یہ عمل ہاتھ لگا رد بلا کا — امیر مینائی

عمل ہ۔ اسم جلالی ہو یا جمالی یا سفلی ... اردو، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ جب وہ مدفون (دو فرشتے ہاروت ماروت) زمین پر آئے تو لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کر دیا اور اس زمانے کے پیغمبر کو ایک عمل بتلایا تاکہ وہ لوگوں کو سکھا دیں کہ اس کی وجہ سے جادو کو دفع کر سکیں۔ اور یہ بھی بتلا دیا کہ اس کی بدولت لوگوں کو ضرر نہ پہنچایا۔ (حاشیہ کلام اللہ ترجمہ مولوی فرمان علی صاحب)

عمل ہ۔ شیافہ، پچکاری دینا، لینا اور ہونا کے ساتھ
وہ دور ہو بہ قالب نرگس کا نبض کا بخار
ایک کو بخشو عمل اور ایک کو جلاب اب — عاشق صاحب

عمل اور فعل کا فرق۔ فعل سے مراد محض ایک کام ہے عمل سے مراد وہ فعل ہوتا ہے جو کسی قانون یا قاعدے کی پابندی کے لئے کیا جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شیافہ اور پچکاری کو عمل نہیں کہتے عمل دینے کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔ ایک بڑا ڈبہ جس میں دوائی وغیرہ کا گرم پانی بھرا ہوتا ہے ڈبے میں ربر لگا ہوتا ہے اور ربڑ میں چھچھی لگی ہوتی ہے چھوچھی مریض کے پچھانے کے مقام میں داخل کر دی جاتی ہے۔ دوا پیٹ میں پہنچ جاتی ہے۔ یہی عمل ہے

عملاً ہ۔ از روئے عمل کام کرنا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
عملاً سبھی مواسات و موالات ہیں ہیچ
کوشش متفقہ کسب کمالات ہیں ہیچ — صفی لکھنوی

عمل اٹھا لینا: قبضہ اٹھا لینا، دخل اٹھا لینا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔
میرے جنوں کا حال جو لیلیٰ نے کہہ دیا
مجنوں نے دشت سے عمل اپنا اٹھا لیا — صبا

عمل اٹھنا ہ (لازم) قبضہ ہٹنا، قبضہ نہ رہنا دخل نہ باقی رہنا۔ اردو مصرف، فعل لازم، فصیح، رائج
محل صرف۔ جب لیلائے شب کی زلف چلیا تا پکڑ پہنچی تو چاندنی کا عمل اٹھ گیا اور کاسے کو سوں تک گھٹا ٹپ اندھیرا چھایا۔ (فسانہ آزاد)

عمل باطل ہونا۔ کام میں خلل پڑنا، عمل میں فرق آجانا۔ اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
رہنے احتشائے جو ن سب عاطل
عمل احتشاکے ہو گئے سب باطل — ناسخ

عمل بٹھانا۔ بٹھانا، حکومت قائم کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔
قوت تحریک کی حاجت نہ اب باقی رہی
شرق سے تا غرب بٹھلا دو ذرا اپنا عمل — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "عمل بیٹھ جانا" فصیح و رائج ہے۔
کشور عشق میں جرأت کا عمل بیٹھ گیا
اٹھ گئے غیر تو بس بزم میں کل بیٹھ گیا — بقا

عمل بد (بااضافت) برا کام، فعل شنیع، فارسی، فصیح، رائج۔
عمل بد جو ہوئے ہم سے سیہ کاری میں
گور میں بن کے وہی مار نظر آتے ہیں — امیر مینائی

عمل بگڑنا۔ کسی عمل میں خلل واقع ہونا، جن اصولوں پابندی کے ساتھ عمل پڑھا جاتا ہو ان کا باقی نہ رہنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔
حکم الطاف و کرم سید عالی کی طرح
اور بگڑنا عمل اسم جلالی کی طرح — انیس

عمل بے جا۔ (بااضافت) کسی کام کا بے محل ہونا، فارسی، فصیح، رائج

عمل پانی ہ۔ نشہ پانی، بھنگ یا افیون کو نشہ کھڑا کر پینے سے مراد ہوتی ہے۔ اردو، مذکر (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ بہت زیادہ تر اس محل پر نشہ پانی ہی بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

عمل پانی کرنا :- بھنگ یا افیون وغیرہ کو پانی میں گھول کر پینا، نشہ کی چیزیں وقت پر پینا، نشہ جانا، نشہ پانی کرنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب "نشہ پانی کرنا" کہتے ہیں۔

عمل پڑھنا :- کسی دعا یا آیت یا اسم باری کو بطور وظیفہ بپابندی وقت روزانہ پڑھنا۔ اردو، صرف فصیح، رائج۔

اللہ ری شب غم کی سیاہی کہ سحر بھی
پڑھتی ہوئی آتی ہے عمل رد بلا کا — اکبر

عمل جاری ہونا :- سکہ بیٹھ جانا، اثر جم جانا، حکومت قائم ہو جانا۔ اردو مصرف (قلیل الاستعمال)۔

ہو گیا جاری عمل مشتاق کا اس ملک میں — نواب مشتاق
اب زمین شعر پر اس کا اجارا ہو گیا — لکھنوی

عمل جراحی :- (باضافت) چیر پھاڑ کرنا، زخموں کا علاج کرنا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب پھوڑا اوندھا ہو جاتا ہے اور دواؤں سے بیٹھنے کی گنجائش نہیں ہوتی تو اس وقت عمل جراحی گویا دوبارہ زندگی کا ضامن ہوتا ہے۔

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر "آپریشن" ہے۔

عمل چلنا :- عمل کا کارگر ہونا، عمل کا اپنا پورا اثر دکھانا، مقصد پورا ہو جانا، اردو مصرف فصیح، رائج۔

تاثیر محبت تو عجب حب کا عمل ہے
لیکن یہ عمل یار پہ چل جائے تو اچھا — ذوق

عمل خالص :- (باضافت) وہ کام جو خالص اللہ کے لئے ہو، وہ عمل جس میں ریا شامل نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ نقاد اور علام الغیوب جو ہر عمل اور نیت عامل اور ناقص و کامل سے اطلاع رکھتا ہے اور اپنے بندوں سے عمل خالص کا طالب ہے۔
(لوعۃ الخفا فی اہل الکساء)

عمل خیر :- (باضافت) نیک کام، اچھا کام، فارسی، فصیح، رائج۔

نیت نیک تری آئینۂ حسن عمل
عمل خیر ترا جلوۂ حسن نیت — ذوق

عملدار :- حاکم، محصل، ضلعدار، عامل، تحصیلدار، کارکن، عربی فارسی الفاظ، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عملداری :- (۱) حدود مملکت، قلمرو، سلطنت، عربی فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

عملداری :- (۲) حکومت، قبضہ، اختیار، عربی فارسی الفاظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ ناقوس اور وہ قرنا کی ہیبتناک آوازیں
وہ گھر اللہ کا اور لات و عزیٰ کی عملداری — عزیز لکھنوی

عملداری :- (۳) ضلع داری، کلکٹری، تحصیلداری۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عملداری اٹھ جانا :- حکومت ختم ہو جانا، قبضہ اور اختیار باقی نہ رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اور اگر کل کو عملداری اٹھ گئی تو کاغذ کو لئے چاٹا کرو۔ ([illegible])

عمل دخل :- (دخل بفتح اول و دوم) حکومت، قبضہ، اختیار، اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ہماری دنیا نے متعدد زمانے دیکھے ہیں ہر ایک زمانے میں جن نباتات یا حیوانات کے قسم کا عمل دخل تھا۔ وہ علمی اصطلاح میں قبیلۂ نباتات یا قبیلۂ حیوانات کہلاتے ہیں۔
(رسالہ [illegible] المشرق ماہ جنوری [illegible])

عمل درآمد :- سرکاری حکم کا بجا لانا، تعمیل، عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اردو زبان کا علمی وغیرہ ابھی بالکل ہی ناقابل بیان حالت میں ہے مگر شاید نہیں ہے کہ اس تحریک پر ابھی سے عملدرآمد شروع ہو جائے۔ (رسالہ اردو علی گڑھ)

عمل درآمد ہونا :- سرکاری حکم ہونا، قانون کی پوری پابندی ہونا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قانون شریعت پر اگر پوری طرح عمل درآمد ہوتا تو آج مسلمانوں کو زوال کے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتے جو دیکھ رہے ہیں۔

قول فیصل۔ "عملدرآمد کرنا" بھی بولتے ہیں۔

عمل دینا :- مریض کے پیٹ میں مقعد کے راستے سے اصول کے ماتحت دوا پہنچانا، اردو مصرف، اطبا کی اصطلاح۔

ایک کو تو عمل دو ایک کو جلاب دو
علم نرگس کا کھل جائے نسخہ کا گیا — ناسخ

عمل صالح :- (باضافت) نیک کام، ثواب کا کام، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ زندگی کا زیادہ حصہ زمانہ تعلق گزار اور کوئی عمل صالح جو لائق ہدیہ بارگاہ احدیت ہے وقوع میں نہ آیا۔
(لوعۃ الخفا فی اہل الکساء)

عمل طائر :- (باضافت) ایک خاص طریقے کا عمل جو بیماروں کے لئے کیا جاتا ہے، فارسی قلیل الاستعمال

مرض قبض یا کے بعض طیور
آب دریا کا حصہ لیتی گئی فرد
بلکہ اطلاق کے بہ معنے ہیں
عمل طائر اس کو کہتے ہیں (تاریخ)

قول فیصل - اسی عمل کو عمل کبوتر بھی کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ بار یک قلم سے سفید اور باریک کاغذ پر ایک مخصوص دعا جو تحفۃ العوام میں درج ہے لکھے اس میں مریض کا نام اور ماں کا نام لکھ دے - عورت اور مرد کے لئے دعا میں فرق ہے اور آٹے کی گولی میں اس دعا کو رکھ دے اور کبوتر سحر ای کے حلق میں وہی دعا تین مرتبہ پڑھ کے گولی کو رکھ دے اور مریض کے سر پر سے تین بار پھرا کے چھوڑ دے کہ اڑ جائے اور یہی عمل تین روز تک کرے۔

عمل کرنا :- [1] تعمیل کرنا، بات ماننا، حکم کی پابندی کرنا، بتے ہوئے اصول پر چلنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

صنعت چرخ پر ہو جس کا حاصل -
کون اس ترکیب پر کرتا عمل صفی

عمل کرنا :- [2] اثر کرنا، تاثیر کرنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل - اس محل پر عمل کی جگہ فعل بولتے ہیں۔ جیسے "اگر حکم خدا نہ ہو تو دوا اپنا فعل نہیں کرتی"۔

عمل کرنا :- [3] کسی اسم یا دعا کا کسی خاص غرض کے لیے اصول، وقت اور زمانے کی پابندی کے ساتھ پڑھنا تاکہ عمل قبضے میں آ جائے

چلّہ کشی، اردو صرف فصیح، رائج -

جلیل شیشے میں اترا وہ پری رخسار -
بہت عمل کئے لکھے ہزار ہا تعویذ جلیل

عمل کرنا :- [4] قبضہ کرنا، تخت بیٹھانا - (نور اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عمل کرنا :- [5] نشہ پانی کرنا، نشہ پینا، اردو قریب بہ متروک۔

عمل گندم :- ایک مخصوص عمل کا نام جو مریضوں کی شفا کے لئے کیا جاتا ہے - فارسی، شیعہ عاملوں کی اصطلاح۔

قول فیصل - اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک صاع گندم یعنی سوا تین سیر انگریزی سیر سے چن کر بیمار اپنے سینے پر ڈالے اور ایک مخصوص دعا جو تحفۃ العوام میں درج ہے پڑھے اس کے بعد اٹھ بیٹھے اور گندم کو جمع کرے پھر وہی دعا پڑھے اور مستحق مومنین کو اپنے ہاتھوں سے دیدے اور پھر وہی دعا پڑھے۔

عمل گوسفند :- ایک عمل کا نام جو بیماری اور وبا کو دفع کرنے کے لیے کیا جاتا ہے فارسی ترکیب، شیعہ عاملوں کی اصطلاح۔

قول فیصل - پہلا عمل دفع امراض کے لئے کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ تین یا پانچ یا سات گوسفند حلال نیت سے خریدیں اور ان میں کوئی عیب نہ ہو اور ایک ایک کو بیمار کے گرد پھرائیں اور یہ دعا پڑھتے جائیں۔

اللّٰھم یا منزل الشفاء و مذھب الداء صل علی محمد و آل محمد و آل محمد انزل علی ھذا المریض الشفاء انک علی کل شیء قدیر۔

اس کے بعد ان کو ذبح کر کے گوشت مستحقین میں تقسیم کر دیں اور کھال وغیرہ بھی مستحقین کو دے دیں۔

دوسرا عمل دفع وبا کے لیے کیا جاتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک گوسفند کے کان میں سات مرتبہ ایک مخصوص دعا جو تحفۃ العوام میں درج ہے پڑھے - پھر اس کو ذبح کر کے پکائے اور اس کا شوربہ یا بوٹی کھائے خدا اس کو محفوظ رکھے گا اور کلّہ وغیرہ دفن کر دے۔

عمل میں آنا :- عمل در آمد کرنا، کام کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - سب کی رائے یہ تھی کہ گنگا کے کنارے پر راہ کے قلعے میں اور امرا بھی لشکر لیے بیٹھے ہیں ان کے ساتھ مل کر لڑنا چاہئے اور جو اصلاح ہو سو عمل میں آئے۔ (دربار اکبری)

عمل میں لانا :- استعمال کرنا، روبکار ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ جو تدبیریں مناسب جس عمل میں لائی جائیں
جا بجا حسن وفاداری پہ لشکر چاہیئے صفی

عمل ناشائستہ :- (باضافت) خراب حرکت برا کام، فعل قبیح، نالائق کا کام، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - موسیٰ نے بطرق عتاب کے ان کو کہا کہ مصر میں جاؤ مگر بے حکم خدا کے مصر میں نہیں جا سکتے کیوں کہ عمل ناشائستہ کرتے تھے (خلاصۃ الانبیاء)
قول فیصل - اب زبانوں پر فعل ناشائستہ زیادہ ہے۔

عمل نامہ :- نامۂ اعمال، فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل : نامۂ اعمال تو زبانوں پر ہے لیکن عمل نامہ کوئی نہیں بولتا۔

غیرت سے رنگ نامۂ اعمال اڑ نہ جائے
کیفیت نگاہ گنہگار دیکھ کر (یاس یگانہ چنگیزی)

عمل نیک :- (بالفتح) اچھا کام، عمل صالح، فارسی، فصیح، رائج۔

طاعت حق میں وہ رہے مصروف
عمل نیک میں رہے مشغوف (ناسخ)

عمل واجب ہونا :- کام فرض ہونا، اردو، فصیح، رائج۔

ظاہر اخبر یہ ہے واجب ہو عمل
تا کہ باطن میں کچھ آئے خلل (مولانا روم)

عمل ہونا :- ۱۔ داخل ہونا، قبضہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس طرح نہیں بولتے۔

عمل ہونا :- ۲۔ نشہ ہونا، سرور ہونا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قریب بہ متروک ہے۔

عمل ہونا :- ۳۔ اثر ہونا، سکہ بیٹھنا، قبضہ ہونا، یا حکومت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مضمون لب نہ آئیں سراپائے یار کے
ہو جائے اس علاقے میں اپنا عمل تمام (آتش)

عمل ہونا :- ۴۔ وقت ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے پرانے وقت کے بوڑھے عورت مرد کبھی کبھی بول دیتے ہیں جیسے: "ہمارے خیال میں تو اب چار کا عمل ہو گا"

عمل ہونا :- ۵۔ کاربند ہونا، تعمیل ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے وفائی کا تری شہرہ ہوا ہے دور دور
جو سخن نکلے زباں سے ہو عمل اس پر ضرور (عزیز لکھنوی)

عملہ :- ۱۔ (بفتح اول و سوم) کارکن، اہلکار، کسی محکمے کے ملازم، اردو، مذکر، رائج۔

قدیمی جو نوکر تھے ان کے سوا
نیا اور عملہ ملازم ہوا (دختر شاہ اودھ)

قول فیصل۔ عملہ کا لفظ چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے ملازم کے معنی کے لئے کافی ہے، عربی لفظ عملت بفتح اول و دوم، عامل بمعنی کارکن کی جمع ہے۔

عملہ :- ۲۔ مکان کا ملبہ، زمین کے علاوہ بقیہ مکان۔

اردو، رائج۔

محل صرف۔ میں نے آپ کے ہاتھ صرف عملہ فروخت کیا تھا لیکن مکان کی ایک ایک شے بیچنے کے بعد زمین پر بھی آپ قابض ہو گئے، یہ اصول دیانت داری کے خلاف ہے۔

عملہ پولیس، فوجداری :- محکمۂ پولیس، محکمۂ فوجداری، شہری انتظام اور محافظت کے لوگ، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ پولیس اور فوجداری کے لیے عملے کے لفظ کا استعمال خاص طور سے ہے۔

عملہ دخلہ :- قبضہ و تصرف، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ان کی غیظ بھری نگاہ اور بڑھی ہوئی بلا نے دو طرفہ وہ عملہ دخلہ کیا کہ ناچار کنبہ نانا ہی پڑا۔ (نور اللغات)

عملہ فعلہ :- کسی دفتر یا محکمے کے ملازم، کارکنندگان دفتر، محکمہ کے نوکر چاکر، اہلکاران محکمہ، اہل حوالی، اردو، مذکر، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عملی :- ۱۔ (بفتحتین) عمل سے منسوب، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

لو کو خوش عملی نے کیا جو حسن آباد
پری رخوں کا نگیں پر گمان ہوا (شاد)

عملی :- ۲۔ معمولی، روزمرہ کے استعمال کی۔ اردو عورتوں کی زبان متروک۔

ٹھنڈی سانسیں نہ بھر دکھوی گئی گر نبدوق
عملی تھی تمہیں بے دوں کی ہوا دار اصیل (جان صاحب)

عملی :- ۳۔ نشے باز، نشے کا عادی۔ اردو، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عملی جامہ پہنانا :- کسی تجویز کے مطابق کام کرنا، کسی پروگرام کو عمل میں لانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب صاحب اس کے مشوروں کو نہایت توقیر کی نگاہ سے دیکھتے تھے ...... کسی راجہ مہاراجہ کا کہنا ٹل جائے لیکن کیا مجال کہ اس کی مجوزہ تجویز کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔ (رسالہ تنویر المشرق نومبر ۱۹۴۹ء)

عملی زندگی :- کام کی زندگی، وہ زندگی کہ جس کا کوئی بھی لمحہ بیکاری میں نہ گزرے، اردو، فصیح، رائج۔

انسانیت کو ہے عملی زندگی سے کام
افراط علم و طرز سلامت روی سے کام (سید آل رضا)

عملی صورت میں لانا :- عملی جامہ پہنانا، کسی تحریک کو عملی صورت سے پیش کرنا، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کو عملی صورت میں لانے کے لئے یونی ورسٹی کے ماتحت مغربی علوم و فنون کے ترجمہ و تالیف کا ایک محکمہ کھول دینا چاہیئے۔ (رسالہ اردوئے معلیٰ علی گڑھ)

عملی طور پر :- سرگرمی سے، انتہائی جوش و خروش اور کوشش سے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کالج قائم کرنے کے لئے پورے جوش سے عملی طور پر ہر فرد کام کر رہا ہے۔ (مقدمہ صحیفۂ القوم)

عملے فعلے :- کارکن لوگ۔

فقرہ۔ کچہری کے عملے فعلے اکثر کارروائیوں کو خراب کر دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عمّو :- (بفتح اول و ضم دوم مشدد و واؤ معروف)

چچا، باپ کا بھائی، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جب کہ عمّو نے انتقال کیا
میں نے اپنا عجیب حال کیا (نالۂ رسوا)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اصل میں عم تھا مگر فارسی والوں نے ایک واؤ بڑھا کر عمو کر لیا جس طرح خال سے خالو بنا لیا۔" اہل لکھنؤ عام طور سے تنہا 'عمو' نہیں بلکہ 'عمو جان' کہتے ہیں۔

عمود ۱؎ (بفتح اول وضم دوم و واؤ معروف) ستون، کھمبا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی کو "چوب خیمہ" بھی کسی کے ساتھ کہتے ہیں۔

عمود ۲؎ عضو تناسل، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

آلت مرد اگر ہمیشہ ہو سست
آئے کیا قعر رحم میں وہ درست
رہے استادہ ہی ہمیشہ اگر
کروٹیں بدلیں خواب میں کیونکر
کس طرح سے کے یہ وجود پھرے
کیونکر آگے لئے عمود پھرے (ناسخ، سراج نظم)

عمود ۳؎ وہ خط مستقیم جو دوسرے خط مستقیم پر قائم ہو۔ کرہ زاویہ متصلہ باہم برابر پیدا کرے تو اسے عمود اور ان زاویوں کو زاویائے قائمہ کہتے ہیں عربی اصطلاح، علم ہندسہ

عمود ۴؎ ترازو کی موٹھ، شاہین ترازو، ترازو کے بیچ کی رسی یا کانٹا، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عمود ۵؎ گرز، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

لشکر سے جھک گیا ستم گار زمین پر
غیرت سے سر عمود نے ٹپکا زمین پر (وحید)

عمود خیمہ:۔ خیمہ کی چوب، خیمے کا ستون، خیمے کا وہ بڑا ستون جس پر خیمہ ٹکا ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ امام مظلوم عمود خیمہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، غالباً آنکھ لگ گئی کہ ماں جائی بہن زینب نے تڑپ کے جگایا۔ بھیا! بھیا! دیکھو حملہ ہو گیا۔

عمود وار:۔ سیدھا، خط مستقیم کے مانند، عربی، فارسی، الفاظ، صفت، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ علم ہندسہ کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عموم:۔ (بضم اول و دوم و واؤ معروف) گھیرے ہوئے، سب جگہ ہونا، عام ہونا، بے قید ہونا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زبانوں پر زیادہ تر "بالعموم" ہے۔

عموماً:۔ عام طور سے بیشتر، اکثر، علی العموم عربی، تابع فعل، فصیح، رائج۔ (فرہنگ آصفیہ)

محل صرف۔ یہ نیند میں بڑبڑانے کی حالت میں عجیب ہے۔ یہ عموماً انہیں طبقوں پر طاری ہوتی ہے جن میں دماغ سے زیادہ جذبات کام کرتے ہیں۔ (غبار خاطر از مولانا آزاد)

عمیق:۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) گہرا جس کی تھاہ نہ ہو۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ دریا سے کاٹ کر ایک نہر لائے تھے جو قلعہ کی چاروں طرف جاری تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کچھ فاصلے پر جھنجھواڑی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جھنجھواڑی کے بعد ببول کا درخت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان کے بعد ایک نہر تھی بہت عمیق۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ فکر کے ساتھ بھی اس کا استعمال بصورت صفت، یعنی "کامل" ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

خندق تھی گرد تا کہ مخالف نہ آسکے
فکر عمیق جس کے عمق کو نہ پا سکے (اوج)

نظر کے ساتھ بھی اس کا استعمال "پوری توجہ اور گہری نظر" کے معنی میں ہے۔ جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ جیسے "جو پڑھے لکھے لوگ عمیق نظر سے کام لیتے ہیں وہ مشکل ترین مسئلے کو بھی حل کر لیتے ہیں۔"

عمیم:۔ عام، سب پر حاوی، عربی، صفت، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

شرط انصاف ہے اے صاحب الطاف عمیم
بوئے گل پھیلتی کس طرح نہ ہوتی جو نسیم (ذاکر اقبال)

قول فیصل۔ لفظ "خلق" کے ساتھ اس کا استعمال کسی حد تک زیادہ ہے یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

تا قیامت کوئی ہووے گا نہ بہ خلق عمیم
رہ گیا دنیا میں اک افسانہ ذبح عظیم (عزیز لکھنوی)

عن:۔ از، سے، طرف، جانب، سمت، عربی مذکر، حرف جار، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عنّاب:۔ (بضم اول و تشدید دوم) ایک دوا کا نام جو بیر کی قسم ہے۔ اور نہایت سرخ ہوتا ہو۔ ولایتی بیر۔ عربی مذکر اطبا کی اصطلاح

لبِ شیریں کی حلاوت پہ جو دے جاں عاشق
تو دمِ نزع بھی عناب کا چاہے شربت — شفق

قولِ فیصل۔ شعرا استعارۃً اور تشبیہ کے طور پر لبِ معشوق کو بھی کہتے ہیں۔

کس مرض کی ہے دوا عنابِ لب
خطِ رخ نسخہ ہے کس بیمار کا — بحر

مزاجاً معتدل، مائل بہ رطوبت، مصفّیِ خون، مقوی، مسکن تشنگی ہے۔

عُنّابی:۔ بضم اول و تشدید دوم، مائل بہ سیاہی سرخ رنگ، گہرا سرخ رنگ، عناب کے مانند سرخ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم بھی عجیب صاحبزادے ہو تم سے زرد رنگ کو کہا تھا، دوم عنابی رنگ اٹھا لائے۔

قولِ فیصل۔ عربی زبان میں یائے مشدّد سے ہے فارسی والوں نے تخفیف دوم بھی کہا ہے جو فصیح ہے جیسے سیاہ، بھیکری، پتنگ اور گدھ وغیرہ بنایا جاتا ہے۔

عِناد:۔ بالکسر، دشمنی، خصومت، عداوت، کینہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

انسان اس طرح اتر آئے عناد پہ
لعنت خدا کی حشر تک ابن زیاد پہ — جوش ملیح آبادی

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "ہٹ، ضد، اصرار" کے معنی بھی لکھے ہیں جو نہیں بولتے۔

عَنادِل:۔ بالفتح) عندلیب کی جمع، بلبلیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سب کی آنکھوں میں کھٹکتا ہوں میں وہ لاغر ہوں
باغ میں خار سمجھتے ہیں عنادل مجھکو — (نواب مشتاق لکھنوی)

قولِ فیصل۔ مشہور ہے کہ یہ پھولوں کا عاشق اور شیدا ہوتا ہے۔

دلوں میں غمِ عشق پیدا ہوگیا
گلوں پر عنادل کو شیدا کیا — تسلیم لکھنوی

عَناصِر:۔ بالفتح اول، بکسر چہارم، آگ، پانی، خاک، ہوا۔ عنصر کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا — چکبست

قولِ فیصل۔ آگ خاک پانی ہوا کے علاوہ مجازاً دوسری چیزوں کے لئے بھی عناصر کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسے۔ "حکومت تشدد پسند عناصر کا اس وقت تک مقابلہ کرےگی جب تک ان کا صفایا نہیں ہو جاتا، تکلیفوں اور دوسرے شرپسند عناصر کو کچل دیا جائے گا"۔

عَناصِرِ اربعہ:۔ (با فافت) چاروں عنصر یعنی آگ، پانی، ہوا، خاک کا مجموعی نام۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ آہا! اب مجھ کو یاد آیا کہ تمہارے ان چار یاروں نے جن کو میں کمرِ دفریب عناصرِ اربعہ سمجھتا ہوں تم کو بہکا دیا۔ (توبۃ النصوح)

عِنان:۔ (بالکسر) لگام، باگ، لجام، راس۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بلا سے خاک ہو برباد سارے خاکساروں کی
سمندِ ناز کی اس سے عناں پھیری نہیں جاتی — بہادر شاہ ظفر

قولِ فیصل۔ اس کا صرف "پھیرنا" کے ساتھ ہے جب کے معنی "توڑنا" کے ہیں جس کا متعدی پھیرانا بھی زبانوں پر ہے۔

جس شخص نے گھوڑے کی عناں مڑ کے پھیرائی
وہ تیغ دو دم خوں میں اسے بھر کے پھر آئی — مونس

عِنانِ از دست رفتہ:۔ وہ شخص جس کے ہاتھ سے عناں چھوٹ گئی ہو جسکو ثبات اور قیام نہو، فارسی جملہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم عنانِ از دست رفتہ ہیں برنگِ موجِ گل
وہ بیاں گل ہو اگے گھوڑے پہ اسوار ہیں — سحر

عِنانِ انتظام ہاتھ میں رہنا:۔ (مجازاً) پورا انتظام قبضے میں رہنا۔ اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ اس کا چانسلر مسلمان ہو اور اس کی عنانِ انتظام بھی مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں رہے۔ (رسالہ اردوئے معلی علی گڑھ)

عِناں تاب:۔ گھوڑا جو اشارے پر چلتا ہو فارسی صفت، (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں۔

عِناں چھوٹنا:۔ گھوڑے کی باگ چھوٹ جانا، قابو نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہاتھوں سے صبر کی کبھی عناں چھوٹ جائیگی
مر جائیں گے جبھی کمر ٹوٹ جائے گی — انیس

عِناں چھوڑنا:۔ گھوڑے کی رفتار بڑھانے کے لیے باگ کا ڈھیلا کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چھوڑے ہوئے گیت سبک تازکی عناں
سمجھیں کہ لوٹنے کو یہ آتا ہے بدگماں — اوج

عِنانِ حکومت ہاتھ میں آنا:۔ (مجازاً) حکومت مل جانا، حکومت کا قبضے میں آ جانا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سرفراز علی خاں قتل ہوئے اور الہ وردی خاں کے دست تصرف میں عنانِ حکومت آ گئی۔ (رسالہ تنویر المشرق نومبر ۱۹۲۶ء)

عِناں گسستہ:۔ گھوڑے کی باگ ٹوٹی ہوئی، قابو سے باہر، تیز رفتار، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

ہر سو ہے صبا عناں گسستہ
رنگ رخ یاسمن شکستہ　　　صفی لکھنوی

عناں گیر:- باگ پکڑنے والا، چلنے سے روک دینے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا
آپ آتے تھے مگر کوئی عناں گیر بھی تھا　　　غالب

عناں لینا:- باگ اٹھانا، باگ کو قبضے میں کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

حضرت نے بی عناں جو میں تیز گام کی
پیچھے ہیں لڑکے ضیغم چرخ شام کی　　　مولف

عنایات:- (بالکسر، عنایتیں، مرحمتیں (عنایت کی جمع) عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اب تو الطاف نہیں ہم پہ عنایات نہیں
بات کیا ہے کہ وہ پہلی سی مدارات نہیں　　　ڈاکٹر اقبال

قول فیصل۔ شعرائے متقدمین اس جمع کو واحد کی شکل میں استعمال کرتے تھے۔

کس مرتبہ تم پہ کرم ذات خدا ہے
ہر حرف کا سجدہ یہ عنایات خدا ہے　　　انیس

اس دور میں بھی یہ صورت قلیل الاستعمال تھی محتاط ہستیاں بصورت جمع ہی استعمال کرتی تھیں چنانچہ خود میر انیس نے بطور مفرد بجائے عنایات کے عنایت نظم فرمایا ہے۔

ع لو بھائی لو علم یہ عنایت خدا کی ہے　　　میر انیس

اسی دور میں حضرت تعشق نے بھی بجائے اس کے کہ عنایات کو بصورت واحد نظم کرتے خود واحد (عنایت) ہی کا صرف کیا ہے۔

گویا ہوئے کہ مہر عجب کبریا کی ہے
ہم لائے دیکھئے یہ عنایت خدا کی ہے　　　تعشق

اب عنایات بطور واحد متروک ہے بصورت جمع ہی بولتے ... اور لکھتے ہیں۔ دہلی میں مؤنث اور لکھنؤ میں مذکر ہے۔

عنایت:- (۱) (بکسر اول و فتح چہارم) مہربانی، نوازش، کرم، شفقت، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

لازم ہے چشم مہر و عنایت اسیر پر
بارہ امام کا ہے یہ اک کردگار دوست　　　اسیر لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اس لفظ کے لغوی معنی قصد و ارادہ کے ہیں مگر اردو میں نہیں آتے البتہ فارسی والوں نے برقرار رکھا ہے۔"

عنایت:- (۲) فیض بخشش، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

نگاہ لطف و عنایت سے فیضیاب کیا
مجھے حضور نے ذرے سے آفتاب کیا　　　جلیل مانکپوری

عنایت:- (۳) توجہ، التفات، عربی، فصیح، رائج۔

یارب مجھے محفوظ رکھ اس بت کے ستم سے
میں اس کی عنایت کا طلبگار نہیں ہوں　　　اکبر الہ آبادی

عنایت رکھنا:- توجہ رکھنا، التفات رکھنا، مہربانی کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ داد و عذر جی! آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں اس الزام میں گرفتار کرلیں مگر اس بڈھے پر عنایت رکھیے گا یہ بے قصور ہے۔

قول فیصل۔ اس محل پر فصحا، نظر عنایت رکھنا زیادہ بولتے ہیں۔

عنایت سے:- مہربانی سے، توجہ سے، شفقت سے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عنایت سے مجھ کو پڑھانے لگے
وہ علم و دانش سکھانے لگے　　　امیر لکھنوی

عنایت فرما:- مہربانی کرنے والا، نوازش کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بڑی بڑی ہستیوں سے ملا مگر آپ کا ایسا عنایت فرما آج تک نہ ملا۔

عنایت کرنا:- (۱) مہربانی کرنا، کرم کرنا، نوازش کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عنایت کرنا:- (۲) دینا، عطا کرنا، بخشنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عنایت مجھے بھی کیا جسکو
کیا میر منشی دیا جسکو　　　امیر لکھنوی

عنایت کی نظر:- کرم کی نگاہ، خاص توجہ، خاص مہربانی، اردو، فصیح، رائج۔

عنایت کی مجھ پر رہی جو نظر
کیا کام میں نے سخن مختصر　　　امیر لکھنوی

عنایت کی نظر ہونا:- نگاہ لطف ہونا، خاص توجہ ہونا، چشم کرم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پرتو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک　　　غالب

عنایت نامہ:- خط، محبت نامہ، فارسی، فصیح، رائج۔

پرزے پرزے تو کیا میرا محبت نامہ
اب تو قاصد کو عنایت ہو عنایت نامہ　　　بحر

عنایت ہو:- پھر پڑھیے، دوبارہ پڑھیے، مکرر ارشاد ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ طرح میں آپ نے اتنا صاف اور عمدہ مطلع آپ نے نکالا ہے جس کا جواب نہیں پھر عنایت ہو واہ واہ سبحان اللہ

قول فیصل۔ اب زیادہ تر "پھر" کے اضافے سے بولتے ہیں۔

عنایت ہونا:- دیا جانا، عطا کیا جانا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

توجہ نہ ہو سوئے باطل مجھے
عنایت ہو ایمان کامل مجھے (امیر لکھنوی)

قول فیصل۔ اس کا استعمال نفی کی شکل میں بھی آیا ہے

بوسے لب شیریں کے عنایت نہیں ہوتے
پرہیز میں مر جائے گا بیمار تمہارا (صبا)

عنایت ہے:- مہربانی ہے، نوازش ہے، کرم ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہم تو کیونکر کہیں کہ بوسہ دو
گر عنایت کرو عنایت ہے (فرہنگ آصفیہ)

عِنَب:- (بکسر اول و فتح دوم) انگور
عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ زیادہ تر "بنت عنب یا بنت العنب" کی ترکیب میں مستعمل ہے۔ اور جب یہ ترکیب استعمال کرتے ہیں تو شیرۂ انگور یا شراب انگور سے مراد لیتے ہیں۔

زہے سطوت عدل شیر خدا
کہ بنت العنب پارسا ہو گئی (میر انیس)

عنب الثعلب:- مکو۔ عربی، مونث، حکماء کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مزاجاً اول درجے میں بارد دوم میں یابس جو اورام حارہ کے واسطے نہایت مفید اور لومڑی کو از حد مرغوب ہے۔

عَنبَر:- (بفتح اول و سوم) (تلفظ عم بر) ایک مشہور خوشبو کا نام جو آگ پر موم کی طرح پگھل جاتا ہے۔ جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور ادویات میں اس کا شمار ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

لگا دوں پہ ترے کندن کی دمک بالوں میں تیرے عنبر کی مہک
بیٹھنے پہ جواہر کی یہ جھپک اور اس پہ بہار اللہ اللہ
(اکبر الہ آبادی)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اسے بعض اشخاص ایک بحری جانور کا جو گلگا کہ دریا کے اندر ہوتا ہے گوبر قرار دیتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ دریا کے کسی چشمے یا منبع سے نکلتا ہے بعض محققوں کا قول ہے کہ یہ ایک قسم کا موم یا موم کی قسم کا مادہ ہے۔ جو ہند اور چین، حبش کے پہاڑوں سے ایک قسم کی شہد کی مکھیوں سے حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ وہ طرح طرح کی خوشبو کھاتی ہیں۔ اس وجہ سے یہ خوشبودار ہوتا ہے۔ برسات کے موسم میں پانی کی رو کے ساتھ بہکر دریا میں چلا جاتا ہے اور وہاں خوب جھکولے کھا کھا کر جلتا اور دریائی جانوروں کے کھانے میں آتا ہے۔ چونکہ وہ اسے ہضم نہیں کر سکتے اس سبب سے سمندر یا دریاؤں کے کناروں پر آکر اگل دیتے ہیں۔ پس اس وجہ سے لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان جانوروں کا گوبر ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ہم نے عنبر میں مکھیوں کا شہد دیکھا ہے۔ چونکہ عنبر آگ میں پگھل جاتا ہے۔ اس سے بھی ان کے نزدیک صاف ظاہر ہے کہ یہ کسی قسم کا موم ہے۔

دانایان فرہنگ (انگریز) کی تحقیقات کے موافق بھی موم کی آمیزش کا ایک قسم کا مادہ ہے جو بحر ہند اور منطقوں کے اور اور حصوں میں بہتا ہوا پایا جاتا ہے۔ اور نیز وھیل مچھلی کے اندر ایک غلیظ رطوبت ہوتی ہے غالباً یہی عنبر ہے اور وھیل اس کو اپنے دہن سے خارج کرتی رہتی ہے۔

ایک معتبر کتاب میں لکھا ہے کہ تازہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ عنبر سپرم وھیل مچھلی کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ یہ مچھلی امریکہ کے جنوب سمندر میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اس کی چربی کے تیل سے کلیں صاف ہوتی ہیں۔ موم بتی اس کی چربی سے تیار ہوتی ہے۔ پہلے کسی کو یہ نہ معلوم تھا کہ عنبر کیونکر پیدا ہوتا ہے، سمندر میں بہتا ہوا یا کنارے پہ پڑا ہوا اٹھا لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ملاحوں کو ۲۵ سیر عنبر سمندر میں بہتا ہوا مل گیا تھا۔ اور وہ سب مالا مال ہو گئے تھے۔ اس کی رنگت سیاہ یا زرد یا سفید یا سنہری ہوتی ہے اور کبھی سنگ مرمر کے موافق بھی پایا جاتا ہے اس کی بڑی سے بڑی سل بعض اوقات بھی ساٹھ پونڈ سے لے کر ۲۲۵ پونڈ تک نکال کر تولی گئی ہے۔ جو تقریباً ۳۰ سیر سے ۱۱۲ سیر تک ہوئی۔

شعراء معشوق کی زلف کو بلحاظ خوشبو و سیاہی رنگ سے تشبیہ دے دیا کرتے ہیں۔ مزاجاً دوسرے درجے میں حار، اول درجے میں یابس ہوتا ہے، مقوی حرارت غریزی و باہ نافع، امراض دماغیہ و قلبیہ ہوتا ہے عمدہ قسم کو عنبر اشہب ہوتا ہے۔

عنبر اشہب:- (با اضافت) سیاہ رنگ کا عنبر، حبشی عنبر جو غیر مصفی ہوتا ہے۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ لکھو بہر خدا عنبر اشہب سے اگر
خال روئے بت بے پیر لکھو دو (آسی جونپوری)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے "عنبر اشہب

لکھا ہو جو کوئی نہیں بولتا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے عام طور سے
شہب کے معنی بھورا رنگ لکھا ہے۔

عنبر بو چاول:۔ ایک قسم کا خوشبودار اور گراں قیمت چاول
اردو صرف، صحیح، رائج۔

ہماری وہ پلاؤ زیب بقچا ہے
عنبر بو چاولوں کا لقاب — صفی

عنبر خشخاش:۔ ایک قسم کا حلوا جس میں عمدہ عنبر
جس پر سفید سفید خشخاس کی مانند چتیاں ہوتی ہیں۔ عربی
فارسی الفاظ، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عنبر سارا:۔ (بااضافت) عنبر خالص، فارسی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے تری زلف میں کافر عجب انداز کی بو
مشک پہنچا نہ اسے عنبر سارا پہنچا — سخن

قول فیصل۔ لفظ سارا کا صرف عنبر ہی کے ساتھ ہے۔

عنبر سر:۔ (بے اضافت) امر تسر، فارسی، قلیل الاستعمال۔

کشور کا کل پر پیچ و خم مسرور ہے
نہ خطا ہے نہ ختن ہے نہ یہ عنبر سر ہے — محسن

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "یہ لفظ
اصل میں امرتسر ہے۔ طغرائے مشہدی کے کلام سے
معلوم ہوتا ہے کہ فارسی والے عنبر سر کہتے ہیں"

عنبر سرشت:۔ (بغیر اضافت) عنبر کی خاصیت اور
خوشبو رکھنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کوثر پہ غسل ہے جنت عنبر سرشت میں
پیاسوں کے قافلے کی ہے آمد بہشت میں — تعشق

عنبر شمامہ:۔ (بغیر اضافت) عنبر کی خوشبو والا
فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

بر میں نبی کا جامہ عنبر شمامہ ہے
رنگت تو پھول سی ہے گلابی عمامہ ہے — انیس

عنبر فشاں:۔ (بغیر اضافت) عنبر گرانے
والا، عنبر چھڑکنے والا، فارسی صفت تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

کوئی دیکھے ان بتوں کے گیسوئے عنبر فشاں
غازیوں کے دوش پر جیسے نشان مصطفیٰ — کیف

قول فیصل۔ عنبر افشاں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ہوائے شب بھی ہے عنبر افشاں عروج بھی ہے ابھی کم
نثار ہونے کی دو اجازت محل نہیں ہے نہیں نہیں کا
— اکبر الہ آبادی

عنبر لرزاں:۔ (بااضافت) استعارہ گیسو
فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ایمان مشک زا دیر پریشاں نہ رکھیے
دل اے حبیب عنبر لرزاں میں رکھیے — میر عشق

عنبری:۔ ایک رنگ کا کبوتر، لکھنؤ، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عنبری کا یہ زبانوں پر زیادہ ہے۔ صاحب
نور اللغات نے ایک قسم کا خربوزہ اور ایک قسم کا سیب
بھی معنی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عنبر لب:۔ عنبر کے رنگ کا سیاہ، فارسی تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

پیس ڈالا دل کو خال عنبریں یار نے
کیا سمجھا تھا کہ دانہ آسیا ہو جائے گا — خواجہ آتش

عنبریں:۔ عنبر کی خوشبو والا، عطر آگیں، خوشبودار
فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اڑا کے نکہت گیسوئے عنبریں لائی
تری گلی سے صبا مشک ناب ہو کے پھری — شفق عمادپوری

عنبریں خال:۔ سیاہ تل والا، فارسی
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ عنبریں مو کی بھی ترکیب سے مستعمل
ہے جیسے " انھوں نے دبے دانتوں کہا کہ بس عنبرینہ

آپ ہی کا سا نکھرا ہے ایسی ہی گوری گوری ایسی
ہی سیم تن، ایسی ہی عنبریں مو۔ (فسانۂ آزاد)
اور "عنبریں خط" کی ترکیب بھی کسی کے ساتھ تعلیم
یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

عنبریں رقم:۔ سیاہی سے لکھی ہوئی تحریر
فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان،
قلیل الاستعمال۔

وہ نامہ کہ عنبریں رقم تھا
اس سمت کا نوشتہ اک قلم تھا — (دیا شنکر نسیم)

عنتر:۔ (بفتح اول دوم) ایک یہودی زبردست پہلوان کا
نام جو مرحب کا بھائی تھا حضرت علیؑ کے ہاتھوں جنگ
خیبر میں مارا گیا۔ عربی، رائج۔

رنگیں مزاجیوں کا نہیں ہے محل ہنوز
دل کو ہے خون مرحب و عنتر کی آرزو — جوش ملیح آبادی

عند:۔ (بکسر اول) نزدیک، پاس،
قریب، متصل، پیش، سامنے، ساتھ، عربی، تابع فعل
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عند الاحتیاج:۔ ضرورت کے وقت، بوقت
حاجت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عند الاستفسار:۔ دریافت کرنے
پر، پوچھنے سے، بوقت دریافت، عربی تابع فعل،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عند الپڑتال:۔ عدالت کے جہلا نے
جو عربی سے واقف ہیں۔ نہ فارسی اور اردو سے
وہ اس قسم کے بے ربط اور غلط الفاظ خلاف قاعدہ
جاری کر دیتے ہیں۔ یعنی پڑتال کرنے کے وقت، جانچ
پڑتال کے وقت۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے جہلا بھی نہ کبھی بولتے تھے
نہ اب بولتے ہیں۔

عند التحقیقات:۔ پوچھنے یا تحقیق کرنے

کے وقت، بوقت دریافت - عربی، تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عند الضرورت :- ضرورت پڑنے پر، ضرورت کے وقت، عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے اردو لکھا ہے - خدا معلوم کیوں؟

عند الطلب :- طلب کرنے پر، بوقت مطالبہ مانگنے کے وقت، عربی، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے "اردو" کا فیصلہ کیا ہے خدا معلوم کیوں؟ یہ دونٹ دیگر عدالتی تحریروں میں شاہی زمانے کافی اس کا استعمال چلا آ رہا ہے اور اپنے لفظی معنی میں اس کا صرف ہے

عند الملاقات :- ملاقات کے وقت، ملاقات ہونے پر، یکجائی کے وقت، عربی تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - عند الملاقات اس قصیدے کے باب میں باتیں ہوں گی۔ (از رقعات غالب)

عند اللہ (بکسر اول و فتح سوم) اللہ کے نزدیک اللہ کے واسطے، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - دوسری وجہ نزول ملائکہ کی زمین پر اس ہو کہ خصوصیت زمین کے لیے ایسی ہیں جو آسمان کے لیے نہیں ہیں مثل اطعام فقراء و مساکین کہ یہ عبادت زمین ہی پر حاصل ہو سکتی ہے جو موجب عند اللہ ہیں۔ (درحقیقۃ الحشا فی اہل الکیا ئم)

قول فیصل - مجازاً "فی سبیل اللہ" اور راہ خدا میں" کے معنوں میں بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے - جیسے جو کچھ میں نے اب تک آپ کے ساتھ جو کچھ سلوک کیا وہ سب عند اللہ تھا میں آپ سے کوئی چیز واپس لینا نہیں چاہتا۔

عند الناس :- لوگوں کے نزدیک تمام انسانوں کے خیال میں عربی، تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عند الوقوع :- واقع ہونے کے وقت، عربی تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عندلیب :- (بفتح اول و سوم و یائے معروف) بلبل، بلبل ہزار داستاں، عربی، مؤنث، فصیح، رائج

> کیا کہے عندلیب چمن سے نکل گئی
> کیا سن لیا گل نے کہ رنگت بدل گئی — تسلیم

قول فیصل - امیر لکھنوی نے مذکر نظم فرمایا ہے۔

> طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے امیر
> ہر چمن میں عندلیب خوش بیاں رہتا نہیں — امیر

لیکن شعرائے لکھنؤ کا اجماع ہے کہ عندلیب مؤنث ہے - مثال میں حضرت ناسخ کا شعر حسب ذیل ہے -

> ایک دن پہنچی تھی آ کر وہ تری دیوار پر
> چونتے ہیں غنچۂ گل آج تک یا عندلیب — ناسخ

صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "یہ لفظ بائے فارسی سے (عندلیپ) بھی غلط ہے چنانچہ قرآن السعدین سے امیر خسرو کے شعر کی مثال بھی دلیل میں پیش کی ہے۔

> رہبر جاں گشتہ بہ گلزار طبیب
> رہزن عشاق شدہ عندلیب — امیر خسرو

بالکسر زبانوں پر بہت زیادہ ہے جو غلط ہے لیکن اس کو اگر اردو مان لیں تو صحیح و فصیح ہے۔

عندیہ :- رائے، منصوبہ، مافی الضمیر، خیال اردو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - ان باتوں کی تہ میری سے بارگاہ لیپ جانا، ہست دیکھ میں (ولینڈ لی آنے) اپنے کو حاضر کیا اور اس کو اپنے عندیے سے مطلع کیا۔ (رسالہ تنویر المشرق - ۵ نومبر ۱۹۰۹ء)

قول فیصل - "عندیہ" "عندی" یعنی میرے پاس، میرے نزدیک سے بنا یا گیا ہے اس کا رسم الخط ہائے ہوز سے ہے لیکن اردو ہونے کی وجہ سے اصولاً الف سے ہونا چاہیے تھا۔

عندیہ پانا : معنا معلوم کرنا، مافی الضمیر دریافت کرنا، رائے معلوم کرنا، اردو مصدر غیر فصیح، رائج۔

محل صرف - میں نے ہر وقت ملاقات ان کا عندیہ پا لیا تھا لیکن وہ چونکہ بزرگ تھے اس لئے اعتراض کرنے کی ہمت نہ پڑ سکی۔

قول فیصل - "عندیہ پایا جانا" بھی بولا جاتا ہے جو غیر فصیح ہے۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنوں میں "عندیہ کھانا" بھی لکھا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

عندیہ دریافت کرنا :- دل کا حال معلوم کرنا، مافی الضمیر جان لینا، اردو مصدر، غیر فصیح رائج۔

محل صرف - تیمور نے نہایت ہوشیاری سے ان کا عندیہ دریافت کر لیا۔ (دو میر تمہید - از لوبت رائے نظر لکھنوی)

عندیہ لینا :- معنا دریافت کرنا، رائے لینا، ارادہ دریافت کرنا، بھید لینا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

> عندیہ دل کا لیتے ہیں جس دم
> تو یہ کہتے ہیں صاحب عالم — فلق

عندیہ معلوم کرنا۔ مافی الضمیر دریافت کرنا، رائے لینا، ارادہ دریافت کرنا، بھید لینا (اردو) مصدر متعدی، فصیح، رائج۔

عنصر:۔ (بضم اول و سوم) اصل بنیاد، جزو اصلی، آگ، ہوا، پانی، خاک میں کا کوئی ایک۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

روانتوں میں الماس گوہر خوشتر، یاقوت لعل
رشک
نگینوں کیسا دکھاتا ہے یہ عنصر خاک کا

(قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے "بفتح سوم" بھی لکھا ہے۔ جو کوئی نہیں بولتا۔ اور صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ کہ "اہل ہند پانچ عنصر مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک آسمان بھی عنصر میں شامل ہے" یہ تحقیق اور یہ خیال خیال خام ہے اہل ہند ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے لوگ چار ہی عنصر فرض کیے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں نے پانچ عنصر فرض کیے ہیں ان کو عقلا نے غلط ٹھہرایا ہے۔ پانچ عنصر نا سخ مترجم سراج نظم نے آسمان کو حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

عقل انسان کی جیدا ہوتی ہے گم
کہتے ہیں اس کو جوہر پنجم — ناسخ
یعنی ہے چار عنصروں سے جدا
پانچواں عنصر اس کو ٹھہرایا

عنصری:۔ عنصر سے منسوب، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح۔ جس طرح ترکیب عنصری میں، مرکبات بجائی پر صورت وحدت طاری ہوتی ہے۔ ۔ ۔ اسی طرح الفاظ معنی پر بھی ترکیب کے بعد نئی صورت طاری ہوتی ہے۔
(ادب الکاتب والشاعر، نظم طباطبائی)

عنصری:۔ بلخ کے ایک مشہور شاعر کا تخلص جو محمود غزنوی کے دربار کا چوٹی کا شاعر تھا اس کا خطاب، ملک الشعرا تھا۔ فارسی، رائج۔

عنصر نظم عنصری تری زبان کے ساتھ ہے
شوق
نور بیان انوری ترے بیاں کے ساتھ ہے — قدوائی

قول فیصل۔ ابوالقاسم حسن ابن احمد عنصری ۳۵۰ھ میں پیدا ہوا۔ بلخ اس کا وطن تھا۔ اس کا باپ تجارت کا پیشہ کرتا تھا۔ اس نے بھی باپ کا ہی پیشہ اختیار کیا۔ لیکن ایک سفر میں چوروں نے اس کا سارا سرمایہ لوٹ لیا۔ اس واقعہ کے بعد اس نے علم و ادب سیکھنا شروع کیا۔ اور اس میں شہرت پائی۔ پھر سلطان محمود کے چھوٹے بھائی اور اپنے ممدوح کے توسط سے سلطان محمود کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ سلطان محمود کے دربار میں پیش ہونے کے بعد سے روز بروز عنصری کو سلطان کا زیادہ سے زیادہ تقرب حاصل ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ملک الشعرا کا لقب پایا وہ رودکی کی طرح بڑے جاہ و جلال کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا۔

عنصری کے اشعار کا بہترین حصہ اس کے قصائد ہیں۔ یہ قصیدے زیادہ تر سلطان محمود غزنوی اس کے بھائی امیر نصر سلطان کے بیٹے سلطان مسعود اور اس کے بھائی سلطان یوسف کی مدح میں لکھے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ اکثر قصیدوں میں عنصری نے داد سخن دی ہے۔ اور نہایت ہی دقیق معنے کو بہترین روانی ترنم اور محکم بندش میں ادا کیا ہے۔ اس کی طرز ادا نہایت ہی دلکش ہے اور قطعی طور پر وہ چوٹی کے قصیدہ گو شاعروں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ہمعصر ایک شاعر منوچہری نے جس کا استادوں میں شمار ہوتا تھا اس کی مدح کی ہے۔ عنصری سے پہلے قصیدہ گو شاعروں میں رودکی کے سوا اس کی ٹکر کا کوئی شاعر پیدا نہیں ہوا تھا۔

عنصری اکثر اپنے قصیدے، غزل یا تشبیب سے شروع کرتا ہے۔ اور اس کے بعد ممدوح کی مدح کرتا ہے عنصری نے غزلیں بھی لکھی ہیں۔ لیکن اس فن میں اس نے رودکی کی برتری تسلیم کی ہے عنصری کے قصائد کا دیوان باقی ہے۔ اور اس میں دو ہزار کے قریب اشعار ہیں۔ کہتے ہیں کہ اصل میں اس کے دیوان میں تیس ہزار شعر تھے۔ جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے۔ عنصری کا اصل کمال اس کی قصیدہ گوئی ہے۔ اس شاعر نے قصیدہ کے سوا دوسرے اصناف سخن میں کوئی خاص کمال پیدا نہیں کیا۔ لیکن حق یہ ہے کہ اس فن کا بہت بڑا ماہر تھا اس نے نہایت ہی اچھی بندش کے ساتھ موزوں الفاظ کا انتخاب کیا ہے اور ان کو بڑی مہارت اور خوبی کے ساتھ نظم میں مربوط کیا ہے۔ اس نے اپنے کلام میں نازک اور دقیق مضامین پیدا کیے ہیں۔ اس کے اشعار نہ تو فرخی کی طرح سادہ ہیں نہ منوچہری کے بعض اشعار کی طرح مشکل الفاظ سے بھرے ہیں۔ بلکہ نہایت ہی معتدل اور متین ہیں قصیدہ غزل اور رباعی کے سوا عنصری مثنوی کہنے میں بھی مہارت رکھتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے پہلی بار وامق اور عذرا کے قصے کو نظم کا جامہ پہنایا تھا۔ اسی طرح بعض اور مثنویاں یعنی سرخ بت اور خنگ بت شادبہر اور عین الحیات بھی اس سے منسوب کی گئی ہیں عنصری نے،

سنہ ۴۳۱ھ میں انتقال کیا۔
(اقتباس از تاریخ ادبیات ایران)

عنصری گھروندا:۔ (کنایۃً) جسم انسان، آدمی کا بدن۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

عقبےٰ نہیں بنائی منعم تو کیا بنایا
جو عنصری گھروندا یا چھ ٹھاٹ بنایا — شاد

عنف:۔ (بالفتح) سختی اور درشتی کرنا، لڑنا، تیزی، تندی، غصہ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کہا فاطمہؑ نے کہ شیر عرب
ہنس ہنس سزا دار عنف و غضب — اسیر لکھنوی

عُنفُوان:۔ (بضم اول و سکون دوم و ضم سوم و فتح چہارم) ہر شے کا اولیں حصہ، جوانی کا آغاز، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ سوچے کہ اب مصیبت میں پڑے خوبصورت، حور طلعت خاتون، انیس بیس برس کا سن عنفوان شباب۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اردو زبان میں لفظ شباب کے ساتھ اس کا صرف خاص ہے اتنا خاص ہے کہ اگر کوئی "عنفوان جوانی" بولے یا نظم کرے تو قابل اعتراض ہوگا۔

عنقا:۔ (بالفتح) سیمرغ۔ ایک لمبی گردن کا پرند جو کمیاب ہے۔ عربی، مذکر، فصیح رائج

اس ہمائے اوج کا عنقا مقابل ہوگیا
حق جو کچھ تھا حق، جو باطل تھا وہ باطل ہوگیا — آتش

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بالضم ہے جو غلط ہے۔ عربی میں عنقا کے معنی لمبی گردن والی عورت کے ہیں۔ فارسی میں اسی کو سیمرغ کہتے ہیں چونکہ عربی میں "عنق" کے معنی گردن کے ہیں اور اس پرند کی گردن بھی بہت لمبی ہوتی ہے اس لئے اس کو عنقا کہنے لگے۔ فارسی میں اس کو سیمرغ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تیس پرندوں کی مشابہت یا رنگ پائے جاتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ......

عبداللہ یافعی نے مرآۃ الجنان سے نقل کیا ہے کہ نواح اصحاب الرس میں ایک میل اونچا پہاڑ تھا جس پر ہزاروں طرح کے طیور رہا کرتے تھے ایک دفعہ کسی برس میں ایک پرندہ بزرگ خلقت طویل العنق جس کا منہ آدمیوں کا سا اور اعضا میں ہر ایک جانور کی مشابہت پائی جاتی تھی اس پہاڑ پر آنکلا۔ اول اول ان جانوروں کو ستانا اور ہلاک کرنا شروع کیا۔ پھر وہاں کے آدمیوں کے بچوں پر جھپٹ کرنے اور انھیں پکڑ پکڑ کے کھانے لگا۔ ساکنان اصحاب الرس اس پرند کو عنقائے مغرب کہا کرتے تھے۔ جب اس جانور نے حد سے زیادہ ستانے پر کمر باندھ لی تو وہ سب جمع ہوکر اپنے پیغمبر حنظلہ بن صفوان علیہ الرحمۃ والرضوان کے پاس گئے اور ان کی دعا کے سبب اس آفت سے نجات پائی۔ کہتے ہیں جب سے یہ جانور کسی جزیرے میں چلا گیا ہے۔

مورخ فرغانی اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ صعید مصر (شمالی مصر) سے ایک بہت بڑا پرند جس کی ڈاڑھی اور غبغب آدمی سے مشابہ اور اس کے پر طرح بطرح کے رنگوں سے ملون اور اعضا اکثر جانوروں سے ملتے ہوئے تھے اور اسے عنقا کہتے تھے۔ عزیز کے سامنے لایا گیا۔

دمیری لکھتا ہے کہ اسی خیالی جانور کا وجود شیر اور عقاب کی صورت سے مرکب ہے اس کے دو بازو ایک چونچ اور چار ٹانگیں ہوتی ہیں اوپر کا حصہ عقاب سے مشابہت رکھتا ہے اور نیچے کا شیر سے اس کی تصویر زمانہ قدیم کے تمغوں پر یا زرہ بکتر پر دیکھنے میں آئی ہے۔ نیز ایک قسم کا گدھ جو ترکستان کے پہاڑی اضلاع، شمالی افریقہ اور روم میں پایا جاتا ہے۔

رومن اپنی تاریخ مصر میں لکھتا ہے کہ صوبہ ڈلٹا (ڈلٹا ایک یونانی حرف کا نام ہے جو بشکل مثلث ہوتا ہے چونکہ اس صوبے کی شکل تقریباً قریب مثلث سے مشابہ تھی لہذا یہ نام پڑ گیا تھا) میں ہلیو پولس کے نام سے ایک مشہور شہر تھا جس کے معنی آفتاب کا شہر ہوسکتے ہیں۔ عربی جغرافیہ دانوں نے اسی کا نام عین الشمس لکھا ہے۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس میں آفتاب کے نام کا ایک مندر بنا ہوا تھا ہیروڈوٹس صاحب اور دیگر مورخان یورپ نے اس مندر اور عنقا کا قصہ لکھا ہے۔ وہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ عنقا ایک پرند کا نام ہے۔ تمام دنیا میں وہ اکیلا ہی ہوتا ہے عرب کے ملک میں اس کی پیدائش ہے پانچ یا چھ سو برس تک زندہ رہتا ہے اس کا قد عقاب کے برابر اور سر نہایت چمکدار پروں کے تاج سے آراستہ ہوتا ہے گردن کے پر سنہری اور تمام جسم ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے دم سفید اور سرخ آنکھیں ستاروں کے مانند چمکتی ہوئی ہوتی ہیں۔

جب وہ بوڑھا ہوکر مرنے کے قریب پہنچتا ہے تو لکڑیوں اور خوشبودار چیزوں سے اپنا گھر جسے مرقد کہنا چاہئے بناتا ہے اور اسی میں گھس کر مرجاتا ہے اس کی ہڈیوں اور چربی سے ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے اور یہی کیڑا دوسرا عنقا بن جاتا ہے اور یہ دوسرا عنقا اس پہلے عنقا کو جس سے یہ پیدا ہوا ہے دفن کر دیتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ خوشبودار

چیزیں جمع کر کے بشکل بیضہ ایک بڑا گولہ جسے وہ بخوبی اٹھا سکے بناتا ہے اور اس میں چھید کر کے پہلے عنقا کے بقیہ جسم کو اس کے اندر رکھتا اور اس سوراخ کو خوشبودار چیزوں سے نہایت احتیاط کے ساتھ بند کر دیتا ہے اس کے اس عزیز اور محترم بوجھ کو اپنے کندھے پر اٹھا کر بیت الشمس میں لے جاتا ہے اور جہاں آفتاب کی پرستش کی چیزیں جلائی جاتی ہیں وہاں اسے بھی جلا دیتا ہے۔

ایک محقق مورخ کا بیان ہے کہ ان دونوں جانوروں کے حالات عجیب و غریب ہیں ہر طبقے کے شاعروں نے ان کا حال بہت مبالغے کے ساتھ لکھا ہے اور ایرانی اور ہندی، عربی شاعروں نے تو ان سب اچھی کی اس کثرت کے ساتھ لکھا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا علاوہ شاعروں کے اکثر مورخوں نے ان دونوں جانوروں کے دلچسپ حالات سے بحث کی ہے۔ کسی کا کہنا ہے کہ یہ سب حالی قصہ کے طور پر ہے بعض کہتے ہیں کہ نہیں یہ صحیح ہے ہیروڈوٹس جو ایک بڑا اچھا مورخ گزرا ہے اس کی یہ رائے ہے کہ میں اس کے سارے حالات کو تو صحیح نہیں کہہ سکتا مگر عنقا کے وجود کو صحیح مانتا ہوں یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ مورخین نے طول طویل حال اس کا لکھا ہے اس سے کم ہو۔ ہیروڈوٹس کی رائے بھی یہی ہے مگر پلینی کہتا ہے کہ میں اس سارے بیان کو سراپا غلط سمجھتا ہوں۔

اکثر کتابوں میں اس کا حال اس طرح لکھا ہے کہ بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے کسی جانور کا وجود بہر حال ہے۔ ایک متبرک فاضل لکھتے ہیں اس کی گردن بہت لمبی ہوتی ہے اور چونکہ عنق گردن کو کہتے ہیں اس لئے اس کا نام عنقا رکھا گیا۔ جو چیز عجیب و نادر اور نایاب ہوتی ہے اس کو عموماً عنقا کہہ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ جرونیل نے اکثر مواقع پر اس کا استعمال کیا ہے اور سینیکا نے نیک آدمی کو عنقا سے تعبیر کیا ہے۔ فاضل ازلی فیضی نے خدائے تعالیٰ کی تعریف میں یہ شعر نل دمن میں لکھا ہے۔

اے در تگ پوئے تو ز آغاز
عنقائے نظر بلند پرواز

اکثر رسالوں اور کتابوں میں لکھا ہے کہ راج ہنس مرنے کے وقت نہایت مسرت کے ساتھ مختلف سروں میں گاتا اور خوش ہو کے چہچہاتا ہے۔ اکثر اس کو بھی جھوٹ کہتے ہیں اور بہت اس کو سچ بھی بتاتے ہیں صرف شاعروں نے ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے حکیموں جیسے سقراط اور کراسس اور بقراط وغیرہ تک نے اپنی تصنیفات و تقاریر میں بطور استعارہ و تشبیہ استعمال کیا ہے۔ سقراط اور کراسس اپنی آخر وقت کی تقریروں میں کہا کرتے تھے کہ — "ہماری آخر عمر کی یہ تقریر ایسی ہی سمجھنی چاہئیے کہ جیسے راج ہنس آخری عمر میں خوش الحانی کرتا ہے"۔ سقراط کہتا ہے کہ آدمی کو راج ہنس کی تقلید کرنی چاہئیے کیونکہ وہ شخص روحانی عقل رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ مرنا اچھی بات ہے دنیائے ناپائدار سے بہت خوشی کے ساتھ گاتا اور چہچہاتا ہوا چلا جاتا ہے۔

ہر صورت عنقا بھی افسانۂ عنقا ققنس اور راج ہنس کے بارے میں مشہور ہیں وہ سب ممکن ہو سکتا ہے نہ صحیح ہوں لیکن کچھ نہ کچھ تو ان حالات کی حقیقت بہر حال ہے۔

تا نباشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا۔

جو بات مشہور ہو جاتی ہے یہ ممکن نہیں کہ وہ بالکل ہی بے بنیاد ہو۔

غرض ہر طرح سے اس کا معدوم اور کمیاب ہونا ثابت ہے۔ کسی وجہ سے معدوم شئے اور نادر چیز پر اس لفظ کا اطلاق ہونے لگا۔

عنقا: (مجازاً) لاجواب، نایاب، بے نظیر، عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

کم عطا ہوئی عنقا دہن ملا نایاب — امانت
جو کچھ خدا نے دیا تم کو انتخاب دیا

عنقا: (مجازاً) معدوم، ناپید، عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

آگہی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے — غالب
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

عنقا ہونا: ناپید ہونا، معدوم ہونا، نیست و نابود ہونا، غائب ہونا، پتہ نہ لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوئی اے صیاد تیرے عشق میں زندہ نہیں — ناسخ
طائر جاں جس کو کہتے ہیں وہ عنقا ہو گیا

عنقا ہونا: نادر و کمیاب ہونا، بے مثال ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

درد دل پوچھنے والا کوئی میرا نہ رہا — آتش
ہو گئی صورت عنقا مرے غمخوار کی شکل

عنقا ہونا: مشکل ہونا، دشوار ہونا، اردو جیسے "روزگار تو اب عنقا ہے"۔ (فرہنگ آصفیہ قول فیصل)۔ اس جگہ بھی ناپید اور معدوم ہی کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔

عنقائے مُغرب: (مُغرب بضم اول و کسر سوم) وہی عنقا جس کا اوپر ذکر آچکا ہے مغرب اس وجہ سے کہا کہ طیور کو نگل جاتا تھا بلکہ آدمی کے بچوں کو بھی۔ بعض لوگوں نے بفتح را اس کے معنی نادر و عجیب و غریب لکھے ہیں چونکہ خدائے تعالیٰ

نے عنقا کو بہت عجیب و غریب پیدا کیا تھا اس لئے عنقا کہنے لگے۔ بعض اہل لغت نے مخفی و نابود کے معنی میں لکھا ہے۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے۔

عنقریب:۔ جلد ہی، فوراً، ذرا دیر میں ابھی کچھ وقفے میں، تھوڑے عرصے میں، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کریں جدائی کا کس کس کی رنج ہم اے ذوق
کہ ہونے والے ہیں ہم سب سے عنقریب جدا
ذوق

عنقریب:۔ بہت قریب، بالکل پاس، کمال نزدیک، فارسی، مذکر۔

سر یار دوش ہے ہمیں رخصت کر دیں
اب عنقریب خیمہ، غصہ کے تیغ زن ہیں
میر انیس

قول فیصل۔ موجودہ دور میں اس محل پر فصحا صرف لفظ "قریب" استعمال کرتے ہیں۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ قریب مکان کے واسطے عورتوں کی زبان بھی جواب متروک ہے۔

عنقریب:۔ چند روز میں، تھوڑے دنوں میں، زمانہ قریب میں، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پورا مجموعہ کتابت کے لئے دے دیا گیا اب کتابت ہو رہی ہے۔ اور امید ہے کہ عنقریب طباعت کے لیے پریس کے حوالے کر دیا جائے گا۔

(غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

عنکبوت:۔ (بفتح اول وسوم وضم چہارم و واو معروف) کڑی، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رہ گئی ہیں کچھ الجھ کر یہ نگاہیں خلق کی
کب ہوا تار عنکبوت اس روزن دیوار میں
ناسخ لکھنوی

عنوان:۔ (بالضم) سرنامہ، سرخی، دیباچہ، عربی، بلکہ فصیح، رائج۔

وہ نظم عزیز خستہ جگر عنوان تھا جس کا "یاد رہے"
قسمت کی یہ خوبی دیکھیے کہ وہ نظم بھی وہ عنوان بھول گئے
شریر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "و۔ ن" اور عربی جمع "ات" کے ساتھ بھی رائج و فصیح ہے۔ "جیسے" میں نے عنوانوں کی فہرست کو سرسری نظر سے دیکھ لیا اور مجموعہ کی ورق گردانی کر کے ادھر ادھر نظر ڈالی، میں کہہ سکتا ہوں کہ عنوانات کے تجویز کرنے میں ہر طرح کے مواد و مطالب کو پیش نظر رکھا گیا ہے" (مقدمہ مولانا آزاد از گلستان ہزار رنگ)

عنوان:۔ خاص طریقہ، خاص ڈھنگ، خاص طرح سے، فارسی، فصیح، رائج۔

بھیجتے تھے خط ہمیں پہلے وہ جس عنوان سے
اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی یاد نہیں
بہادر شاہ ظفر

عنوان:۔ تمہید۔

نقرہ، عنوان سے ہی اصل مطلب کھل گیا تھا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ متقدمین اسی کو دیباچہ کہتے تھے جو اب بھی رائج ہے۔ موجودہ دور میں اسی کو آغاز کہتے ہیں۔ لفظ "عنوان" اور آغاز قلیل الاستعمال ہیں۔

وہ مری چین جبیں سے غم پنہاں سمجھا
راز مکتوب بہ بے ربطی عنوان سمجھا
غالب

عنوان:۔ فصل، باب، عربی۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عنوان کے بجائے "فصل اور باب" ہی زبانوں پر زیادہ ہے۔

عنوان تجویز کرنا:۔ عنوان مقرر کرنا، عنوان قائم کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہے یہ دنیا ایک سی افسانہ ناکام شوق
جس کے جو چاہا الگ تجویز عنوان کر دیا
ملوک چند محروم

عِنِّین:۔ (بکسر اول، دوم مشدد و اعلانی نون) وہ مرد جس میں ابتدا سے قوت مجامعت ہی نہ ہو۔ پیدائشی نامرد، عربی، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عوام اسی کو "عنّی" کہتے ہیں جیسے "میں خوب جانتا ہوں کہ وہ عنّی ہے اس کی شادی کرنا بیکار ہے"

عوارض:۔ عارض ہو جانے والی چیزیں پیش آنے والی چیزیں، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ شاعری — دراصل دو چیزوں کا نام ہے محاکات اور تخیل ان میں ایک بھی پائی جائے تو شعر شعر کہلانے کا مستحق ہو گا باقی اور اوصاف یعنی سلاست، صفائی، حسن بندش، وغیرہ وغیرہ شعر کے اجزائے اصلی نہیں بلکہ عوارض مستحسنات ہیں

(انتخاب از شبلی)

قول فیصل۔ یہ عارض بمعنی "کسی وجہ کے سبب وجود میں آ جانے والی شے" کی جمع ہے۔

عوارض:۔ بیماریاں بہت سے مرض عارضے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اب خدا کی عنایت کے اقبال سے صحیح ہو گیا۔ عوارض نے پیچھا چھوڑا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ عارضہ بمعنی "مرض، اور بیماری" کی جمع ہے۔

عواطف:۔ (عاطفت کی جمع) مہربانیاں نوازش، کرم ہائے بے پایاں، عربی، مذکر تعلیم

یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف ۔ غرض پھر جو بادشاہ نے بلایا تو پہلے نقش مٹا کر درگاہ والا میں گئے اور عواطف گوناگوں نے غموں سے سبکدوش کر دیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل ۔ دہلی میں مونث اور لکھنؤ میں مذکر بولتے ہیں۔

عواقب :۔ (عاقبت کی جمع) وہ چیزیں جو دوسری چیز کے پیچھے کام آئیں۔ کام کے انجام، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوم غافل نہیں بیدار رہے ماشاء اللہ
کہنے سے فائدہ؟ جبکہ ہے عواقب پہ نگاہ (صفی لکھنوی)

قول فیصل ۔ عواقب "عاقبت" بمعنی دو آخرت و عقبیٰ" کی جمع نہیں ہے بلکہ اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے عاقبت کی جمع ہے۔

عواصم ۱:۔ (عاصمہ کی جمع) عام لوگ، خواص کا مقابل، مخلوق، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

آئے اجل عوام کی جانوں کے واسطے
دنیا ہے صرف چند گھرانوں کے واسطے (جوش ملیح آبادی)

عوام ۲:۔ رعایا، پرجا، بازاری آدمی، جہلا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عوام الناس ۱:۔ عام لوگ، سب شما، تمام لوگ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر عوام الناس کی رسموں سے کھیلتا ہے نیا
ہو بیابانِ مرقدِ خضر کا سمند بادپا (صفی)

عوام الناس ۲:۔ عام لوگ، بازاری آدمی، جاہل، پست طبقے کے لوگ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ عام طور سے اس محل پر عوام بولتے ہیں۔

عوام کالانعام :۔ (بے اضافت) عام لوگ جو مثل چوپاؤں کے ہیں۔ عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عوامل ۱:۔ عامل کی جمع۔ حاکم لوگ، کارکن لوگ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف ۔ میں کئی بار تمھیں سمجھا چکا ہوں کہ شاہی دور میں جو بادشاہ کی طرف سے دوسرے شہروں میں حاکم مقرر ہوتے تھے ان کو عوامل کہتے تھے۔

عوامل ۲:۔ (عامل کی جمع) عمل کرنے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف ۔ عربی زبان کے قواعد کی رو سے مختلف عوامل ہوتے ہیں کوئی عامل اپنے معمول کو زیر دیتا ہے کوئی عامل اپنے معمول کو زبر دیتا ہے، کوئی عامل اپنے معمول کو پیش دیتا ہے۔

عوائب :۔ عیب کی جمع۔ عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو زبان ایسے وضعی اور ثقیل لغات کی متحمل نہیں۔

عوائق :۔ (عائقہ کی جمع) روکنے والی چیزیں، موانع، حادثے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جہاں تک ہوں موانع اور عوائق
کسی صورت نہ ہونے پائیں لاحق (معراج المضامین)

عوج بن عوق :۔ ایک عظیم الجثہ، طویل القامت شخص کا نام جو حضرت آدمؑ کے وقت میں ان کی بیٹی سے پیدا ہوا اور حضرت موسیٰؑ کے زمانہ تک زندہ رہا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

پیدا کیا وہ اس نے بشر عوج ابن عوق
ملی جس کے ساق پا سے بنا رود نیل کا (ظفر)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر عوج بن عنق ہے۔

بات ان کی چلی ہی جاتی ہے
ہے مگر عوج بن عنق کی ٹانگ (میر)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تیہ (وہ بیابان جہاں آنے جانے والے آدمی ہلاک ہو جائیں، سرگرداں پھرانے والا جنگل، اصطلاح میں وہ بیابان جہاں حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک میں پچاس ہزار آدمی تھے چالیس سال تک سرگرداں رہے) سے چلنے کا ارادہ کیا تو عوج نے ایک دو کوس کا پہاڑ اپنے سر پر اٹھالیا تاکہ حضرت موسیٰؑ کے لشکر پر دے مارے۔ خدائے تعالیٰ نے ہدہد کو بھیجا اس نے اس پہاڑ میں اس انداز سے سوراخ کیا کہ وہ پہاڑ اس کی گردن میں آپڑا جس سے وہ وہیں کھڑا رہ گیا تب حضرت موسیٰؑ نے دس گز کی بلندی پر چڑھ کر ستر گز اچھل کے (ایک ستر گز لمبے) عصا سے اس پر وار کیا جس سے اس کے ٹخنے پر ضرب لگی اور وہ گر کر فوراً مر گیا۔

اب ہر ایک طویل القامت احمق شخص کو ظرافتاً عوج بن عنق کہہ دیتے ہیں۔"

کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ عوج بن عنق کا قد تئیس ہزار تین سو تینتیس گز کا تھا اور عمر اس کی ساڑھے تین ہزار برس کی ہوئی، پانی طوفان نوح کا اس کی نصف پنڈلی تک پہنچا تھا کہتے ہیں کہ اس کی پسلی کی ہڈی کو بطور پل کے دریائے نیل کے اوپر رکھ دیا تھا اور ہزارہا آدمی اور گھوڑے اس پر اترے تھے۔

عَود :- (بالفتح) بازگشت، واپسی، مراجعت، پلٹنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دنیا کو شان جلوۂ یوسف دکھائیے
عود شباب ہو کبھی اس پیر زال کا — منیر

قول فیصل۔ اطبا کی زبانوں پر اس کا صرف زیادہ ہے جیسے "اگر تم مکمل طور سے علاج نہ کروگے تو مرض پھر عود کر آئے گا۔"

عُود :- (بالضم واو معروف) ایک سیاہ خوشبو دار لکڑی کا نام، ایک قسم کا اگر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مرتے مرتے ہم اسے یاد نہ کیوں کر دل جلے میر
جان ہو بزم ماتم وال مقرر عود جلتا ہے — ہجران

قول فیصل۔ عود و عنبر کی ترکیب زبانوں پر زیادہ ہے۔ دور شاہی میں روسا اور شاہزادگان کے یہاں محفلوں وغیرہ میں خوشبو کے خیال سے عود و عنبر سلگایا جاتا تھا جس سے فضا معطر ہو جاتی تھی۔ موجودہ دور میں عبادت گاہوں اور عزا خانوں میں اس قبیل چیزیں خوشبو کے لئے مخصوص ہیں یا جن کو ایسے ہی خاص ذوق ہیں وہ اپنی بزم خاص میں کبھی کبھی خوشبو کی چیزیں جلا کے فضا کو معطر کر لیتے ہیں۔

عُود ۳ :- (بالضم اوّل و واو معروف) ایک قسم کا باجا بربط۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ بربط زبانوں پر زیادہ ہے۔

عُود بلاؤ :- صحیح اود بلاؤ ہے۔ مذکر (۱) ایک قسم کی بلی جو دریا میں غوطہ لگا کر مچھلی کا شکار کرتی ہے۔ (۲) (کنایۃً) بیوقوف، کم عقل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے جب صحیح اود بلاؤ لکھا ہے تو اسے لغت کی ترتیب کے لحاظ سے اپنے محل پر لکھنا چاہیئے تھا۔ اگر رسم الخط کے اعتبار سے لکھا ہے تو رسم الخط بدلنے کا کوئی ثبوت نہیں موجودہ دور میں نتے، کے ساتھ (اودت بلاؤ) کوئی نہیں بولتا بلکہ عام طور سے دال کے ساتھ (اود بلاؤ) بولتے ہیں کیونکہ یہ لفظ اردو ہے اس لئے اس کا املا الف ہی ہونا چاہیئے یعنی "ع" میں کبھی کبھی کوئی بول دیتا ہے۔

عود خام :- فارسی، مذکر، عود خالص۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عود سوز :- (بے اضافت) انگیٹھی، اگر دانی وہ ظرف جس میں خوشبو دار چیزیں جلاتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اب عام طور سے اگر سوز اور انگیٹھی کہتے ہیں۔

عود غرقی :- (باضافت) ایک عمدہ قسم کا خالص عود جو پانی میں ڈالنے سے ڈوب جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم۔ غلام زریں کمر سنہری روپہلی انگیٹھیاں ہاتھوں میں، جھولی میں عنبر سارا، عود غرقی بھرا دست لٹکا۔ (فسانۂ عجائب)

قول فیصل۔ غرقی اس کی مشہور صفت خاص ہے۔ اس لحاظ سے کہ خالص قسم کے عود کی پہچان یہی ہے کہ پانی میں ڈالو تو غرق ہو جائے۔ یہ مزاجاً دوسرے درجے میں حار، تیسرے میں یابس اور بعضوں کے نزدیک دوسرے میں یابس۔ دافع بدبوئے دہن و مرض، مقوی اعصاب، حواس و قوائے دماغی وغیرہ ہوتا ہے۔

عود قماری :- (قمار بفتح اول) وہ عود جو شہر قمار سے آتا ہے۔ یہ بہت عمدہ قسم کا ہوتا ہے۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل نظم۔ یہ زلف چلیپا ہے یا عود قماری ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے بضم اوّل بھی لکھا ہے۔ ممکن ہے کسی لغت میں نظر سے گزرا ہو۔

عود کرنا :- پلٹ آنا، واپس آنا۔ اردو، مصرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روح لیلیٰ کا عبث ہے تجھ کو مجنوں انتظار
بوئے گل کب عود کرتی ہے گلستاں چھوڑ کر — ناسخ

قول فیصل۔ مرض کے لئے زبانوں پر زیادہ ہے۔

عُور :- (بضم اوّل و واو معروف) ننگا، عریاں، برہنہ۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

عارہم نو در اتیر کے بے لباسی میں نہیں
دیکھ لیں سب ہمیں محفل میں گھڑی ہے جو شمع — تجمر

عَور :- (بالفتح) ایک آنکھ اندھی ہونا، کانا ہونا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عورات :- (بالفتح) ہستنی عورتیں، عورت کی جمع۔ اردو، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اک طشتر غمی تھا عورات بنی ہاشم کا

قول فیصل۔ فصحا اس محل پر عورتیں یا عورتوں استعمال کرتے ہیں بعض حضرات بفتح اوّل و دوم بھی بول دیتے ہیں جو صحیح نہیں۔ جب عورت بمعنی زن اردو ہے تو اس کی جمع بھی اردو ہی ہوگی خدا معلوم اساتذہ نے کیوں ترکیب سے نظم کیا۔

عورت ۱ :- آگا پیچھا، ناف کے نیچے کا وہ حصہ جس کا شرعاً اور اخلاقاً مرد و عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے۔ عربی، اصطلاح فقہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر بہ حالت "تثنیہ" اس کا استعمال ہے۔ جیسے "ستر عورتین"۔

عورت ۲ :- (مجازاً) زن، ناری۔ اردو، صحیح، رائج۔

گڑبڑ مسافروں کی بھی اک یادگار تھی
عورت پہ مرد، مرد پہ عورت سوار تھی (ظریف)

قول فیصل۔ اس کی جمع "عورتوں اور عورتیں" ہے۔

سخن لاف و گزاف جہلا سنتے ہیں
فوج کی عورتوں کا شور جدا سنتے ہیں (تعشق)

یہ عورتیں ہیں منہ کی وفا کا ان میں خون ہے
وہ عشق شوہروں سے ہو کہ عشق کیا جنون ہے (شوق قدوائی)

عورت: ۳ جورو، بیوی، زوجہ، اہلیہ، اردو عوام کی زبان۔

عورت اگر میں ہوں تری اس میں مری خطا نہیں
پوچھتی ہوں بس اتنی بات جان ہے مجھ میں یا نہیں (شوق قدوائی)

قول فیصل۔ دیہاتی لوگ زیادہ بولتے ہیں۔

عورت ذات: ۔ عورت، خلقتاً عورت، اردو غیر فصیح، رائج۔

بات یہ ہے کہ میں ہوں عورت ذات
اور علاقے کی فکر ہے دن رات (رنالہ رسوا)

قول فیصل۔ "کی" کے اضافے کے ساتھ عورت کی ذات بھی بولتے ہیں۔

عورت کا راج: ۱ تریا راج، عورت کی حکومت یا عورتوں کے غالب ہونے کا زمانہ (دستور) تھکہد رائج، اردو مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عموماً "طنزاً" بولتے ہیں۔

عورت کی ذات بیوفا ہوتی ہے: عورت سے وفا نہیں ہوتی۔ عورت بے وفا ہوتی ہے اردو، مقولہ، رائج۔

عورت کی عقل گدی پیچھے: عورت بیوقوف ہوتی ہے، عورت کو عقل بعد میں آتی ہے عورت دیر میں سمجھتی ہے۔ اردو کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

عورت کے ناک ہوتی تو گو کھاتی: مثل
عورت ناقص العقل ہوتی ہے۔ اردو عوام کی زبان۔

عورت مانی: ۔ عورت ذات، مونث عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

عورتین: ۔ مرد اور عورت کا آگا پیچھا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کوئی کرتا ہے جب بنا خانہ
تو بناتا ہے ایسا پاخانہ
کہ کسی کی پڑے نہ آنکھ اس پر
نہ نظر آئیں عورتین بشر (تاریخ دسراج نظم)

قول فیصل۔ فقہ کی کتابوں میں "ستر عورتین" کی ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے۔

عورتیں: ۔ بفتح اول وسوم و کسر چہارم، عورات، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

اللہ رے اشتیاق شہنشاہ حق شناس
دو چار ہر گلی سے روانہ ہیں بجز اس
جاتا ہے کوئی شخص بہتا ہوا لباس
ڈیوڑھی میں عورتیں بھی کھڑی ہیں دروں کے پاس
دروڑا کمر پہ باندھنا باندھتا ہوا
نکلا وہ گھر سے بند قبا باندھتا ہوا (تعشق)

قول فیصل۔ عام طور سے بفتح اول و سکون سوم زبانوں پر ہے لیکن فصحا اور محتاط حضرات ہمیشہ بفتح اول وسوم نظم کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت تعشق کا شعر موجود ہے۔ عورت کی جمع عورتوں بھی زبانوں پر ہے اس کی بھی بالکل وہی صورت ہے جو دوسری کے ساتھ جمع کی ہے۔

سخن لاف و گزاف جہلا سنتے ہیں
فوج کی عورتوں کا شور جدا سنتے ہیں (تعشق)

عور مادر زاد: ۔ الف ننگی برہنہ، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

آسماں ناحق کفن تو نے دیا مرنے کے بعد
تہمت خلقت لگی مجھ عور مادر زاد پر (رند)

عوض: ۱ (بکسر اول و فتح دوم) بدلہ، سزا، انتقام، عتاب، تعزیر، عربی، فصیح، رائج۔

خون ناحق کا عوض آخر ہوا کس حسن سے
نام سے تعویذ کے باندھے گئے بازوئے دوست (تعشق)

قول فیصل۔ عوام اس کا تلفظ "عیوض" کرتے ہیں جو قطعاً غلط ہے

عوض: ۲ بجائے، قائم مقام، بدلے میں، عربی، فصیح، رائج

درد ہجراں کے عوض ہر رگ دیے نیں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا (مومن)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "معاوضہ اجرت، تاوان، ڈنڈ، پاداش مکافات، جرمانہ، جزا انعام" کے معنی بھی لکھے ہیں ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عوضانہ: ۔ عوض، بدلہ، معاوضہ، بدلے کی چیز، اردو مذکر، عوام کی زبان متروک۔

محل صرف۔ کسی ملک پر چڑھائی کرنا تو کسانوں کو آزار نہ پہنچاتا۔ زراعت کی پامالی کا عوضانہ دلاتا (اردو زبان کی چوتھی کتاب از مولوی اسمٰعیل)

قول فیصل ابا اس محل پر معاوضہ زبانوں پر ہے۔

عوض خدمت گار: قائم مقام، وہ شخص جو کسی اصلی عہدیدار کے بجائے اس کی غیر حاضری میں خدمت کو انجام دے۔ اردو، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عوض دینا: ۔ معاوضہ دینا، جزا دینا، جرمانہ دینا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

جزا دے کچھ عوض قصیدے کا ہے بجے کہ کے ایسے کرب رسوا (مصحفی لکھنوی)

عوض کرنا :- بدلہ دینا، کسی چیز کا بدل کی حیثیت سے دینا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگر درحقیقت یہ احسان ہے تو میں بھی ان کے ساتھ اس کا عوض کرتی ہوں۔ (جنون انتظار)

عوض لینا :- انتقام لینا، بدلہ لینا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

آئینہ سامنے آتا ہے عوض لینے کو
ہوشیار ادھر سے دیوانہ بنانے والے (اکبر مینائی)

عوض معاوض :- ادل بدل، معاوضہ، باہم الٹا پلٹی جیسے۔ عوض معاوض گلہ ندارد۔ اردو، مذکر۔

معاوض کے بجائے معاوضہ یا معاوضت ٹھیک ہے مگر اردو کے لحاظ اور بول چال کے خیال سے معاوض لکھا گیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عام عورتیں معاوض کو (ماوض) بفتح واؤ بولتی ہیں اور "عوض ماوض گلہ ندارد" بھی بول دیتی ہیں۔

عوض معاوضہ :- ادل بدل۔

(فقرہ) دونوں صاحبوں میں کسی نہ کسی چیز کا روز عوض معاوضہ ہوا کرتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

عوض معاوضہ گلہ ندارد (دیا)

عوض دارد گلہ ندارد :- مقولہ جس چیز کا بدلہ ہو سکتا ہے اس کی شکایت کیا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے درست لکھا ہے کہ "زبانوں پر عوض یا عوض گلہ ندارد تربیتی فیلن کا اندراج ہے"۔ لکھنؤ کی عورتوں کی خاص زبان "عوض ماوض گلہ ندارد" ہے۔

عوض ملنا :- بدلہ ملنا، قیمت ملنا، معاوضہ ملنا، جزا ملنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

وہ کیوں مجھ کو اے نوح دم دے رہے ہیں
یہ کیا میرے دل کا عوض مل رہا ہے (نوح ناروی)

عوض میں :- بدلے میں، اجر میں، اردو تابع فعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے جو کچھ خدمات انجام دیئے ہیں اس کے عوض میں پانچ سو روپیے دیتا ہوں خوشی سے قبول کر لو۔

قول فیصل۔ بعیر میں کے اضافے کے بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

ہوں نہ گریاں کہ سبب از مرگ میری تربت پہ
سبزۂ تر کے عوض ہو مژہ تر پیدا (ناسخ)

عوضی :- (بکسر اول و فتح دوم) وہ شخص جو قائم مقام ہو، اصلی عہدے دار کی غیر حاضری میں کام کا انجام دینے والا۔ عربی مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ امید وار ہوں کہ میرا لڑکا مسمی محمد امیر اللہ کہ نوجوان ہے اور پڑھا لکھا ہے میری نوکری پر عوضی مقرر کیا جائے۔ (حیات تسلیم)

قول فیصل۔ عوام کی زبانوں پر "عیوضی" ہے جو غلط ہے۔

عوضی دینا :- اپنی جگہ کام کرنے کے واسطے کوئی دوسرا آدمی دینا، اردو، مصرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عوام کی زبانوں پر "عیوضی" ہے جو غلط ہے۔

عوضی کرنا :- قائم مقامی کرنا، دوسرے کا کام کرنا، اردو، مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مولوی صاحب نے بجبر زمانہ سب ...

کا شکریہ ادا کیا اور وہ محمد کا لی جو کبھی ابتدا فارسی کا محتاج تھا اور چھوٹے چھوٹے عہدے داروں کی جی حضوری کیا کرتا تھا...... ایک دم سے پچاس کا عہدہ دار ہو گیا۔ (مراۃ العروس)

عوعو :- (بفتح اول و سوم) آواز سگ، بھونکنے کتے کی بھونکنے کی آواز، عربی، مونث، تسلیم یا خفیہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اُدھر کلب یہ عوعو تری کب بلتے ہیں ہم
تنکے سے بھی اس گز کو کم جانتے ہیں ہم (جبر)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "دکھانا بیٹھ" "ڈینگ" کے بھی لکھے ہیں اور مندرجہ ذیل مثال بھی پیش کی ہے۔

پہلے وہ شیر تھی نہ عوعو وہ جھکنا
اب شیر دل کی دہشت سے ہے تانا وہ دکھانا (نفیس)

مثال سے بھی کتے کی آواز ہی ثابت ہے۔ "ڈینگ" کے معنی نہیں پیدا ہوتے۔

عون :- (بالفتح) مدد کرنا، معاونت کرنا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مددگار، مدد کرنے والا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے، جو قلیل الاستعمال ہے۔

جس طرح غرق ہو گیا فرعون
اور وہ جو تھے زمیں کے کافر عون (ناسخ)

ان معنوں میں عون کی جمع "اعوان" ہے۔

عون و محمد :- حضرت علی کی بڑی صاحبزادی جناب زینب عالیہ مقام کے دو کمسن صاحبزادوں کے نام، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، رائج۔

نفیسہ بس یہ زینب ذی جاہ نے کہا
گھر میں بلالے عون و محمد کو تو ذرا (مودب)

قولِ فیصل۔ ان دونوں شاہزادوں نے کربلا کے میدان میں عاشورکو اپنے ماموں سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کی نصرت کی اور کم سنی کے باوجود بہادری کے جوہر دکھا کے مرتبۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

بہتّر شہیدوں میں ان کا بھی شمار ہے دونوں صاحبزادوں میں "محمدؑ" بڑے تھے اور "عونؑ" چھوٹے جناب محمدؑ کو جعفرؑ بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ عارف فرماتے ہیں۔

بند آنکھیں ہیں مری دیکھوں کون آتا ہے
پہلے جعفرؑ مرا آتا ہے کہ عونؑ آتا ہے — عارف

یہ دونوں صاحبزادے حضرت علیؑ کے نواسے امام حسینؑ کے بھانجے اور جعفر طیارؑ کے پوتے تھے۔

عَہد :- عا۔ (بفتح اول) وقت، زمانہ، دور، عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

طوقِ منت کے گلے میں تھے وہ دن یاد کرو
تم پہ اس عہد میں بھی چاک گریباں ہم تھے — تعشق

عَہد :- عا۔ سلطنت کا زمانہ، دور حکومت، عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

چلو اب آئینہ خانے میں لیکر ساغرِ صنعت
نشانِ عہدِ جمشید و سکندر دیکھتے جاؤ — عزیز لکھنوی

عَہد :- عا۔ قول، و قرار، قسم، پیمان، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا — غالب

عَہد :- عا۔ وعدہ، اقرار، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وفائے عہدِ یوم نزع اے جزاک اللہ
اب آپ جایئے آجائے گا قرار مجھے — (دبیاکشن جہاں پوری)

عہدِ الست :- (باضافت) روزِ اوّل کا وعدہ روزِ ازل کا قول و قرار فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا ہے مئے حبِ دنیا نے مست
فراموش ہے مجھ کو عہدِ الست — اسیر لکھنوی

عہد باندھنا :- عہد کرنا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

سانس تک لینگے نہ باہر کبھی میخانے سے
عہد اس رشتہ سے اب باندھیں گے پیمانے سے — راسخ

عہد بندھنا :- (لازم) قول و قرار ہونا، اقرار ہونا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا — غالب

عہد پختہ ہونا :- عہد مضبوط ہونا، پکا وعدہ ہونا۔ اردو، مشترک، فصیح، رائج۔

معشوقوں ہی نہیں حسنہ وعدہ خلاف ہو
چاہے جو تجھ سے پختگیٔ عہد خام ہے — آتش

قولِ فیصل۔ کمی کے ساتھ "عہد خام" بھی زبانوں پر ہے۔

عہد پر قائم رہنا :- وعدہ کو نہ بھولنا، قول و قرار کو نبھانا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

مرا جو عہد ہے اس عہد پہ قائم ہوں میں — رنگین دہلوی

عہدِ پیری :- (باضافت) بڑھاپے کا زمانہ ضعیفی کا دور، فارسی، فصیح، رائج۔

جس نے کچھ ہوش سنبھالا وہ جوانی قتل ہوا
عہدِ پیری نہ ترے عہد میں قاتل آیا — داغ

عہد توڑنا :- قول و قرار کے خلاف کرنا، عہد شکنی کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا — غالب

عہد ٹوٹنا :- (لازم) اقرار جاتا رہنا، قسم ٹوٹنا، پابندی نہ رہنا، وعدہ خلافی کرنا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

عہدِ جدید :- (باضافت) نیا عہد، نیا زمانہ، موجودہ زمانہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ عہدِ قدیم کی تہذیب و خوبیاں اس عہدِ جدید میں بہت کچھ بدل گئی ہیں۔ اور نئے انداز میں سامنے آرہی ہیں۔

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے عہدِ جدید کے ایک معنی "انجیل" بھی لکھے ہیں۔ جو عام نہیں ہے۔

عہدِ جوانی :- (باضافت) جوانی کا زمانہ، عہد شباب، فارسی، فصیح، رائج۔

عہدِ جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا — میر

عہدِ حکومت :- (باضافت) حکومت کا زمانہ، ایامِ حکومت، دورِ شاہی، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میرامن باغ و بہار کے دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ اردو زبان کی بنیاد اکبر کے عہدِ حکومت میں پڑی جب ٹوڈرمل نے مالگزاری کا قانون رائج کیا۔ (از گلستان ہزار رنگ)

قولِ فیصل۔ گزرے ہوئے دورِ حکومت کے لیے زیادہ مستعمل ہے۔

عہدِ رفتہ :- (باضافت) گزرا ہوا زمانہ گزشتہ دور، فارسی، فصیح، رائج۔

ہر نگہ تھی جانستاں اور ہر نظر تھی دل فریب

عہدِ رفتہ تیرا دہ عالم بھی ہے دیکھا ہوا — عزیز لکھنوی

عہد سے پھرنا:- قول و قرار پر قائم نہ رہنا وعدہ کر کے مکر جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عہد کرتے تو تری طرح نہ پھرتے اے یار
اپنے دل سے نہ نکلتی جو سمائی ہوتی — آتش

عہدِ شباب:- (بااضافت) جوانی کا زمانہ طفلی اور پیری کے درمیان کا زمانہ، فارسی، فصیح، رائج۔

ہر چیز پر بہار تھی ہر شے پہ حسن تھا
دنیا جوان تھی مرے عہدِ شباب میں — سیماب اکبر آبادی

عہد شکن:- وعدہ خلاف، قول پر قائم نہ رہنے والا۔ عہد کا توڑ دینے والا فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سر کو تہِ شمشیر بدن چھوڑ کے بھاگے
ٹوٹے ہوئے دل عہد شکن چھوڑ کے بھاگے — نفش

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انہیں معنوں میں "عہد گسل" بھی لکھا ہے جو کوئی نہیں بولتا

عہد شکنی:- وعدہ خلافی، قول پر قائم نہ رہنا، عہد توڑنا، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- دس آدمی ... نے عہد شکنی کر کے احوال وہاں کا جو دیکھا ... اپنی قوم سے کہہ دیا ... مگر دو شخص ... نے عہد شکنی نہ کی۔
(قصص الانبیا)

عہدِ شوق:- ارمانوں کا زمانہ، جوانی کا دور، فارسی قلیل الاستعمال۔

شباب رفتہ کے قدم کی چاپ سن رہا ہوں میں
ندیم! عہدِ شوق کی سنائے جا کہانیاں
(جوش ملیح آبادی)

عہدِ طفلی:- لڑکپن، بچپن، کمسنی کا زمانہ، فارسی،

فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- حضرت علیؓ ہی کی وہ ذات تھی جس نے عہدِ طفلی میں بلکہ گہوارے میں گلۂ اژدر کو دو کر ڈالا تھا۔

عہدِ طفولیت:- عہدِ طفلی، کمسنی کا زمانہ، بچپن کا دور، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جب عمر کا بنتیں آئے قصہ
منہا کر دے فضول حصہ
خواب و بیداری تعطل، بل
پھر عہدِ طفولیت کے دن کل
جب عمر سے تو نکال ڈالے
رہ جائیں گے دن بہت ہی تھوڑے — صفی لکھنوی

عہدِ عتیق:- توریت، فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

یہ عہدِ عتیق کا صحیفہ
لبریز معانی لطیفہ — صفی لکھنوی

عہد کاٹنا:- زمانہ گزارنا، وقت گزارنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عہدِ جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا — میر

عہد کرانا:- اقرار لینا، قول لینا، قسم کھلانا اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر اقرار کرانا" ہی بولتے ہیں۔

عہد کر لینا:- کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا مستحکم ارادہ کر لینا۔ قسم کھا لینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- میں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ اب کبھی عمر بھر نماز ترک نہیں کروں گا۔

عہد کر لینا:-[2] چھوڑ دینا، ترک کر دینا، اردو، فقرہ، زید نے بیرے گھر آنے کا عہد کر لیا ہے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ جس طرح صاحب نور اللغات نے لکھا ہے اس طرح نہیں بولتے۔ بلکہ اس جگہ "قسم کھا لینا" بولتے ہیں۔

عہد کر لینا:-[3] قول و قرار لینا، وعدہ کر لینا، اقرار کر لینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عہد کرنا:-[1] اقرار کرنا، مضبوطی سے وعدہ کرنا، قسم کھانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دوست بن جاتے تھے جس سے اس سے کرتے تھے نباہ
عہد کرتے تھے تو عہدوں کو وفا کرتے تھے ہم — حالی

عہد کرنا:-[2] مستحکم ارادہ کرنا، ٹھان لینا، نیت باندھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ فصیح - ہاں پی، اور زندگی بھر پی، لیکن ایک سال ہوئے یہ عہد کیا تھا کہ اب نہیں پیوں گا، چنانچہ آج تک نہیں پی۔

عہد کھونا:- وقت برباد کرنا، وقت رائیگاں کرنا، اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

غفلت میں ہم نے عہدِ جوانی کو کھو دیا
اب بیٹھے ہاتھ ملتے ہیں کھو کر تمام رات — آتش

عہدِ گزشتہ:- گزرا ہوا زمانہ موجودہ دور سے پہلے کا دور، عہدِ رفتہ، فارسی، فصیح، رائج۔

کر عہدِ گزشتہ کو شریکِ غمِ امروز
خاکسترِ ماضی سے کچھ اٹھا ہے دھواں بھی — فراق گورکھپوری

عہد لینا:- قول و قرار لینا، کسی امر کا وعدہ لینا قسم لینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ فصیح۔ مجھے اپنی حماقت پر افسوس ہے کہ میں نے ان سے عہد تو لیا، مگر یہ پوچھنا بھول گیا کہ تم اس پر قائم

کبھی مر بھی گئے یا نہیں۔

عہد لکھنا :- تحریری اقرار نامہ اور عہد نامہ ، اردو مصرف ، دہلی کی زبان۔

خط عارض کو لکھا ہے زلف کو الفت نے عہد
یک قلم منظور ہے جو کچھ پریشانی کرے غالب

عہدِ معدلت مہد :- وہ زمانہ جو عدالت سے بھرا ہو۔ وہ دور جس میں عادل ہی عدل ہو، وہ دور کہ جو انصاف کا گہوارہ ہو۔ فارسی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ یہ خلیفہ بڑا عالی ہمت اور اولو العزم تھا اور اس کے عہد معدلت مہد میں عرب کی سلطنت امن و امان کے دور سے گزر رہی تھی۔
(رسالہ عالمگیر لاہور خاص نمبر)

عہد میں :- زمانہ میں ، دور میں ، وقت میں ، اردو ، تابع فعل ، فصیح ، رائج۔

جس نے کچھ ہوش سنبھالا وہ جواں قتل ہوا
عہد پیری نہ ترے دور میں قاتل آیا داغ

عہد نامہ :- وہ کاغذ جو عہد و پیمان اور قول و قرار کے استحکام کے لئے لکھا جائے۔ وہ تحریر جو بادشاہوں کے باہمی معاہدہ کی لکھی جائے۔ فارسی مذکر ، فصیح ، رائج۔

محلِ صرف۔ انھیں دنوں میں جان الفنسٹن صاحب شکارپور سندھ وغیرہ سرحدات سے لے کر کابل تک عہد نامے کرنے کو چلے ، انھیں ایک میر منشی کی ضرورت ہوئی۔ (آب حیات)

عہدِ واثق :- مضبوط عہد ، پختہ عہد ، فارسی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

عہد و پیمان :- قول قرار ، قسما قسمی ، اقرار مدار ، فارسی ، فصیح ، رائج۔

عہد و پیمان ٹوٹ جانا :- قول و قرار کا قائم نہ رہنا ، وعدہ برقرار نہ رہنا ، اردو صرف فصیح ، رائج۔

ساقیا بادہ کشی میں کٹی ساری برسات
عہد و پیماں مرے سب اب کے برس ٹوٹ گئے ذوق

عہد و پیماں کرنا :- قول و قرار کرنا ، قسم کھانا باہم کسی بات کا وعدہ کرنا۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج

عہد وفا :- وفاداری کا اقرار ، فارسی ، فصیح ، رائج۔

غم تو اس کا ہے کہ وہ عہد وفا ٹوٹ گیا
بے وفا کوئی بھی ہو تم نہ سہی ہم ہی سہی راہی معصوم رضا

عہد وفا کرنا :- وعدہ پورا کرنا ، اردو صرف غیر فصیح ، رائج

دوست بن جاتے تھے جن کے اس سے کرتے تھے نباہ
عہد کرتے تھے تو عہدوں کو وفا کرتے تھے ہم حالی

قول فیصل۔ اس محل پر " وعدہ وفا کرنا " فصیح ہے۔

عہد وفا لینا :- وفاداری کا اقرار لینا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

اس گھر سے پھر جو وقت نے عہد وفا لیا
بنت علیؑ نے بار امانت اٹھا لیا سید آل رضا

عُہدہ¹ :- (بالضم) درجہ ، مرتبہ ، عربی ، متروک۔

عہدہ لڑکوں کا بھی کیا تم کو جنھوں نے بخشا
تجر تنکوں کے عوض غنچے ہو کنکر پتھر بحر

عہدہ² :- (لکھنؤ قصبات) نیگ ، وہ چیزیں جو تقریبات میں رشتہ داروں کو دیتے ہیں
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عہدہ³ :- منصب ، مرتبہ ، سرکاری منصب عربی ، فصیح ، رائج۔

پیغام مرے قتل کا لکھا ہے جو خط میں
عہدہ ملک الموت کو دو نامہ بری کا اکبر لکھنوی

عہدہ⁴ :- ذمہ ، ذمہ داری ، اقتضا ، عربی ، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

عہدہ برآ ہونا :- بری الذمہ ہونا ، فرض ادا کرنا ، ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ، اردو صرف فصیح ، رائج۔

محلِ صرف۔ (نواب ظہیر الدولہ غلام یحییٰ خاں بہادر کے) بعد نواب منور الدولہ احمد علی خاں بہادر اس خدمت پر مامور ہوئے۔ مگر اس عہدے سے عہدہ برآ نہ ہوئے۔ رخنے پڑے ، فتور ہوئے۔
(فسانۂ عبرت)

عہدہ برائی¹ :- تعمیل ، بجا آوری ، بر آوری ، انصرام ، اہتمام ، کارگزاری ، انجام دہی ، اردو ، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

عہدہ برائی² :- اپنے فرض سے سبکدوش ہونا ، فرض ادا کرنا ، اردو مونث ، فصیح ، رائج۔

رنج و غم و اندوہ کے نرغے میں ہوں یارب
کس کس سے اکیلا میں کروں عہدہ برائی رند

عُہدہ پانا :- منصب حاصل کرنا ، درجہ پانا ، افسری حاصل کرنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

محلِ صرف۔ اجی حضرت! اب ان کو کیا پوچھتے ہو جب سے وزارت کا عہدہ پا گئے ہیں کسی سے سیدھی طرح بات ہی نہیں کرتے

عُہدۂ جلیل :- بڑا عہدہ ، بڑا مرتبہ ، بڑا منصب ، فارسی ، فصیح ، رائج۔

محلِ صرف۔ حیدر آباد میں ایک زمانہ ایسا تھا

جو کوئی لکھنؤ سے پڑھا لکھا جاتا تھا۔ وہ کسی نہ کسی عہدہ جلیل پر فائز ہو جاتا تھا۔

عُہدہ دار:- افسر، ذی رتبہ، صاحب منصب، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ آپ نے باوجود سرکاری عہدہ دار ہونے اور متعدد رسالوں میں مختلف مضامین بھیجتے رہنے کے ساتھ بھی ناچیز اور دور افتادہ "تنویر الشرق" کے حال پر عنایت فرماتے رہنے کا وعدہ کیا ہے۔

(رسالہ تنویر الشرق فروری ۱۹۰۶ء)

قولِ فیصل۔ عہدے دار زبانوں پر زیادہ ہے جو اردو ہے۔

عُہدہ دینا:- کسی خدمت کے لیے نامزد کرنا، کوئی منصب دینا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

لکھا ہے خط میں اس نے یہ مجھ بد نصیب کو
انشا کا عہدہ ہم نے دیا ہے رقیب کو — امیر

عہدہ ملنا:- منصب ملنا، مرتبہ ملنا، افسر ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ دیکھا گیا ہے کہ آج عہدہ دار جس عہدہ سے ہٹا ہے کل خوش نصیبی سے اس کو وہی عہدہ پھر ملا ہے۔

عہدہ ہونا:- عہدہ پانا، عہدے پر فائز ہونا، اردو، صرف، متروک۔

نہ ہو سر سبز کیونکر کشت امید اپنے رونے سے
ہے عہدہ آب پاشی کا ہمارے دیدہ تر کو
(نواب مشتاق لکھنوی)

عہدی:- (بفتح اول و کسر سوم و یائے معروف) سست، کاہل، آرام پسند، ہل کے پانی نہ پینے والا، الکسی کرنے والا، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

ہل کے پانی تک ابھی پیتے نہیں
تم تو عہدی سے سوا مجہول ہو — جان صاحب

قولِ فیصل۔ یہ لکھنؤ کی خاص زبان ہے۔

عُہدے:- (بضم اول و یائے مجہول) اردو۔ جمع۔ وہ چیزیں جو امیروں کے ملازم یا ان کے ذمہ ہاتھوں میں لے کر امیروں کے ساتھ چلتے ہیں جیسے "خاصدان، علم وغیرہ" (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب اس معنی میں کوئی نہیں بولتا۔ "عہدے" بمعنی بہت سے منصب زبانوں پر ہے جو اردو ہے۔

عہدے جو سو پچاس کو اچھے ملے تو کیا
قائم نہ ہو گی قوم کبھی سو پچاس سے — اکبر الہ آبادی

عہدے پر قائم رہنا:- عہدے سے نہ ہٹنا، یا نہ ہٹایا جانا، منصب برقرار رہنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ نثر: نواب بعد آپ ناظر فوجداری مقرر ہوئے اور دس برس تک اس عہدے پر قائم رہے۔

(حالات تسلیم)

قولِ فیصل۔ پڑھا لکھا طبقہ قائم کے بدلے فائز بولتا ہے۔

عُہدے پر مامور ہونا:- عہدے پر فائز ہونا، منصب پر ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ دیا شنکر نسیم، مثنوی گلزار نسیم کے مصنف تھے عہد امجدی میں فوج میں بخشی گری کے عہدے پر مامور تھے۔ (قدیم شہر و شہر مندان اودھ)

عُہدے سے باہر آنا:- کسی کام کی ذمہ داری کو پورا کر کے اس سے سبکدوش ہونا، اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

عہدے سے مدح ناز کے باہر نہ آسکا
گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں — غالب

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف "سبکدوش ہونا" ہی بولتے ہیں۔

عُہود:- عہد کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عِیادت:- (بالکسر) بیمار کی احوال پرسی، بیمار کی خبر پوچھنا، مریض کو دیکھنے جانا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کچھ نہ کچھ فکر ادائے رسم الفت چاہیے
تم کو بیمار محبت کی عیادت چاہیے — [illegible] لکھنوی

قولِ فیصل۔ عام طور سے لوگ بفتح اول بولتے ہیں۔ حرکت بدل جانے کے بعد قاعدۃً اردو کہنا چاہیے۔

عیادت کرنا:- مزاج پرسی کرنا، مریض سے حالات پوچھنا، بیمار کے حالات جاننا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

باغ عالم میں کہاں ہے کوئی مجھ سا رحمدل
روز کرتا ہوں عیادت نرگس بیمار کی — ناسخ

عیادت کو آنا:- بیمار کی مزاج پرسی کو آنا، مریض کو دیکھنے آنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

وہ عیادت کو مری آتے ہیں لو اور سنو
آج ہی خوبی تقدیر سے حال اچھا ہے — داغ

عیادت کو جانا:- بیمار کی حالت دریافت کرنے جانا، مریض کی مزاج پرسی کے واسطے اس کے گھر جانا، اردو، فصیح، رائج۔

عیادت ہونا:- بیمار کی مزاج پرسی ہونا، مریض کی حالت دریافت ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہو تجھ سے عیادت جو نہ بیمار کی اپنے
لینے کو خبر اس کی اجل آئے تو اچھا — ذوق

عیاذاً باللہ :- (بالکسر) خدا کی پناہ، میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کس قدر ہرزہ سرا ہوں کہ عیاذاً باللہ
یک قلم خارج آداب وقار و تمکیں — غالب

قول فیصل۔ یہ در اصل "اعوذ عیاذاً باللہ" تھا جس کو تخفیف کے ساتھ بولنے لگے بعض تعلیم یافتہ حضرات الف کے ساتھ "والعیاذ باللہ" بول دیتے ہیں۔ عام طور سے زبانوں پہ بالفتح ہے جو صحیح نہیں ہے۔

عِیار :- (بکسر اول) سونے چاندی کا کس (کھرا پن)، چاشنی زر و سیم، کسوٹی پر کسنا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سکۂ شہ کا ہوا ہے رو شناس
اب عیار آبروئے زر کھلا — غالب

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "سونا چاندی تولنے کے کانٹے" کے معنی بھی لکھے ہیں اور اس کو فارسی لکھا ہے جو عربی ہے۔ اور "نمونہ بانگی" کے بھی معنی لکھے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ حال، حقیقت، حالت، کیفیت، کھرا کھوٹا پن کے بھی معنی لکھے ہیں جو کسی حد تک بولے جاتے ہیں صاحب نور اللغات نے بالفتح لکھا ہے جو اردو میں صحیح نہیں۔

عیار :- معیار، اصل، حقیقت، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کہہ جاتے ہیں ہم آپ متاع سخن کے ساتھ
لیکن عیار طبع خریدار دیکھ کر — غالب

عَیّار :- بہت زیادہ چالاک، بہت زیادہ ہوشیار، فہم و فراست والا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تیری دزدیدہ نظر سا کوئی عیار نہ تھا
آنکھ ملتے ہی مرے بر میں دل زار نہ تھا — جلال لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ:-
"عیار کا مادہ عیر ہے جس کے معنی گھوڑے کے چوگان کے وقت ہر طرف پھیرنے اور دوڑنے کے ہیں چونکہ چالاک آدمی ہر ایک گھات اور ڈھنگ سے واقف ہوتا ہے اس وجہ سے یہ معنی اہل فارس نے اس سے نکال لیے"۔

عیّار :- مکار، فریبی، حیلہ ساز، روپ بدل دینے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

اس کے کوچہ میں اگر مجھ کو پکارے گا رقیب
میں بھی عیار ہوں آواز بدل جاؤں گا — مصحفی

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "عیاروں" بھی مستعمل ہے

مکر جاتے ہو ملا کر یہ دلداروں کی باتیں ہیں
تمہاری تو وہ باتیں ہیں جو عیاروں کی باتیں ہیں — داغ

"عیار"، طلسم ہوشربا کا ہیرو، مسلمانوں کی فوج کا روح رواں، خواجہ عمرو، صفت خاص کہ قریب قریب نام کا جزو ہو گیا۔

عیّاری :- چالاکی، دھوکا بازی، دغا فریب، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری — اقبال

قول فیصل۔ "شوخی اور شرارت" کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

عیاری اس کی دیکھیو لڑ کر چلا تو بس
پھر جاتے جاتے آنکھ وہ مجھ سے لڑا گیا — جرأت

عیّاش :- بہت عیش کرنے والا، اچھی طرح زندگی بسر کرنے والا، آرام کے ساتھ رہنے والا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عیّاش :- تماش بین، اوباش، رنڈی باز، نفس پرست، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

اپنی بچی کو بٹھا رکھتی نہ تم کو دیتی
جان صاحب میں اگر جانتی عیاش ہیں یہ — جان صاحب

عیّاشی :- عیش و عشرت، خوش گزرانی، تن آسانی۔ اردو، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

عیّاشی :- تماش بینی، نفس پرستی، اوباشی اردو، مونث، فصیح، رائج۔

عیاشی و نفس پہ دری سے ہے
رہ دور کہیں برے نتیجے — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ جناب صفی نے خدا معلوم کیوں ترکیب کے ساتھ نظم کیا ہے جب کہ یہ لفظ اردو ہے۔ اس کی جمع "عیاشیوں اور عیاشیاں" ہے۔

عیاشیوں سے ملے جو لذت ہے
دیوانہ پن ہے وہ مسرت — صفی لکھنوی

اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔ جیسے "بزرگوں سے سنا ہے کہ عیاشی کرنے والوں کا نتیجہ خراب ہی ہوتا ہے"

عِیال :- (بکسر اول) زن و فرزند، بال بچے، متعلقین، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ داراب اور بعض عیال شاہجہاں کے پاس تھے۔ یہ لشکر بادشاہی میں ادھر پڑے تھے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عیال و مال کی ترکیب سے بھی نظم ہوا ہے۔

عیال و مال نے روکا ہے دم کو آنکھوں میں
یہ ٹھگ ہٹیں تو مسافر کا راستہ کھل جائے — شاد لکھنوی

لفظ "اہل" کے ساتھ اس کا استعمال زبانوں پر زیادہ ہے۔

نہ حفظ جان دم جنگ و جدال فرمائی
مگر حفاظت اہل و عیال فرمائی — میر عشق

عام طور سے زبانوں پر بفتح اول ہے جیسے قاعدہ حرکت بدل جانے سے اردو ہونا چاہیئے۔

عیالدار :- کنبے والا، بال بچوں والا، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جو معاش ایک مجرد آدمی کے لئے بس ہے کچھ ضروری نہیں کہ وہ ایک عیالدار کے واسطے بھی کافی ہو (اردو زبان کی چوتھی کتاب از اسمٰعیل)

عیالدار ہونا :- بال بچوں والا ہونا، صاحب اہل و عیال ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ صاحب دولت لوگوں کے لئے گرانی کا وہ تکلیف دہ نہیں ہوتا لیکن جو عیالدار ہوتے ہیں ان کے لئے موت کا پیغام ہوتا ہے۔

عیالداری :- بال بچے، اہل و عیال، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی دیکھے گئے ہیں کہ عیالداری کے جھگڑوں میں پھنسنے کے بعد بھی عبادت خدا سے غافل نہیں ہوتے۔

عِیاں :- (بالکسر) (مجازاً) ظاہر، کھلا ہوا، واضح، عربی، فصیح، رائج۔

خط چاند سے چہرے سے عیاں ہو نہیں سکتا
شعلے سے لپٹ جائے دھواں ہو نہیں سکتا — جلیل مانک پوری

قول فیصل۔ عام طور سے بالفتح زبانوں پر ہے اور اس کثرت سے ہے کہ اگر بالکسر بولئے تو دل و دماغ پر ایک چوٹ لگتی ہے۔ اگر فارسی والوں نے بفتح اول استعمال کیا ہے تو فارسی کہلائے گا ورنہ اردو کا حکم لگے گا۔ لغوی معنی آنکھ سے دیکھنے کے ہیں جو اردو زبان میں رائج نہیں۔

عیاں راچہ بیاں :- جو بات ظاہر ہو اسے کہنے کی ضرورت نہیں جو بات واضح ہے اس کے بیان کرنے سے کیا فائدہ، فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پوچھ لو حشر تو ہے موجود عیاں راچہ بیاں
اسی جنگل میں سمجھ فوج تھا یہ کشتہ دہاں — انیس

عیاں کرنا :- ظاہر کرنا، واضح کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خدا کی عیاں شان توحید کی
گر آئی نبی کی رسالت پہ دی — (مدائح الفضائل)

عیاں ہونا :- ظاہر ہونا، واضح ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مے تو ہے شیشے میں پر رنگت ہو باہر سے نمود
ہے عیاں پردے سے حسن دلستان دخت رز — نواب فتح نواز لکھنوی

عَیب :- (بالفتح) برائی، خرابی، نقص، نقصان، ہنر، عربی، فصیح، رائج۔

عیب جویاں ہنر ڈھونڈھتے ہیں عیب اسیر
جو ہنرمند ہیں وہ داد ہنر دیتے ہیں — اسیر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع عیبوں ہے۔

دو عیبوں پر اپنے فتحیابی
حاصل ہو اگر تو کیا خرابی — صفی لکھنوی

عیب اچھالنا :- شہرت کے لئے عیب بیان کرنا، عورتوں کی زبان۔ دوسرے کے عیب بیان کرنا، دوسرے کے عیب کو شہرت دینا۔ اردو مصدر عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم بڑی بے غیرت ہو۔ دوسروں کے عیب اچھالنا تمھارا وطیرہ ہے۔ اپنی برائیوں پر نظر نہیں کرتی۔

عیب آئینہ ہونا :- عیب ظاہر ہونا، عیب سب پر کھل جانا، برائی واضح ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گو نہاں چھپانا عیب، ہوا سب پہ آئینہ
مرزائی جامہ خانہ بر کرد اگر آئی نا — جلال مقیم

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے مصرع اولیٰ کو یوں پڑھا۔ "گو نہاں چھپانا عیب ہوا سر پہ آئینہ" اور محاورہ "عیب سر پہ آئینہ ہونا" قائم کر دیا اور معنی "نقص ظاہر ہونا" لکھ دیا یہ اصولی طور پر غلط ہے۔

عیب کھاٹنا :- راز فاش کرنا، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کسی کے سامنے لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں۔

عیب بیں :- عیب جو، عیب تلاش کرنے والا، عیب پر نظر رکھنے والا، عیب ڈھونڈھنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

دشمن پہ بھی نگاہ رہے عیب بیں ہو وہ
یہ کیا کہ صرف چاہنے والوں کو دیکھئے — عزیز

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنوں میں "عیب تراش" بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عیب بینی :- عیب جوئی، عیب ڈھونڈھنا، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کبھی وہ اچھائیوں پر نظر نہیں کرتے دوسروں کی عیب بینی ہی ان کا پیشہ ہے۔

عیب پوش :- پردہ پوش، عیب چھپانے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

اے مغفل ر۔ از گوش کو دیکھ
حکمت خدا عیب پوش کو دیکھ — ناسخ

عیب پوش: ۲ اوپر کی عمدہ پوشاک، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عیب پوشی: ۱۔ پردہ پوشی، لوگوں کے عیب چھپانا، فارسی، فصیح، رائج۔

چھپانے کے عوض چھپا رہے ہیں خود وہ عیب اپنے
نصیحت کیا کروں میں قوم کو اب عیب پوشی کی — اکبر الٰہ آبادی

عیب پیدا ہونا:۔ عیب ظاہر ہونا، عیب پیدا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کبود چرخ دیکھا تو سواری کے نہیں قابل
مہ نو سے ہے پیدا عیب اس کی بدلگامی کا — درد

قول فیصل۔ "عیب دار ہونے" کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

عیب تھپ جانا:۔ الزام لگ جانا، بلاوجہ کسی عیب کے ساتھ بدنام ہو جانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

عیب جو دنیا میں ہیں وہ ہم پہ تھپے جاتے ہیں سب
کیا زمانہ میں ہمیشہ کتنے یوں ہی بدنام ہم — حالی

قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

عیب تھوپنا:۔ کسی کے سر جھوٹا الزام لگانا، کسی کے ذمے کوئی عیب لگانا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

عیب جاننا:۔ برا سمجھنا، برا خیال کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ صاحبان تہذیب راہ چلتے سڑک پر سگریٹ پینے کو اب بھی عیب جانتے ہیں۔

عیب جُو:۔ دوسروں کے عیب کی جستجو میں رہنے والا دوسروں کے عیب ڈھونڈھنے والا فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کام نیکوں کو ہے نکوئی سے
عیب جو یوں کو عیب جوئی سے — مسکین خیرآبادی (دیکھو جستجو شرح)

عیب جوئی:۔ عیب نکالنا، عیب ڈھونڈھنا، عیب تلاش کرنا، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کام نیکوں کو ہے نکوئی سے
عیب جو یوں کو عیب جوئی سے — مسکین خیرآبادی

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے حکما نے کہا ہے کہ جو شخص عیب دار ہوتا ہے وہی اوروں کی عیب جوئی کرتا ہے۔" (ترجمہ مطلع العلوم)

عیب چھپانا:۔ پردہ پوشی کرنا، اپنی یا دوسروں کی برائی پر پردہ ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وضعداری نے چھپایا عیب کچھ دیوانے کا
پردہ عریانی کا ثابت پیرہن میں رہ گیا — ہجر

عیب چینی:۔ عیب جوئی، فارسی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

عیب دار: ۱ جس میں کچھ عیب ہو، ناقص، عیب والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ حکما نے کہا ہے کہ جو شخص خود عیب دار ہوتا ہو وہی اوروں کی عیب جوئی کرتا ہے، پس عیب جوئی شیوہ عیب داروں کا ہے۔ (ترجمہ مطلع العلوم)

عیب دار: ۲ شریر گھوڑے کی نسبت بھی بول چال میں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عیب دار اور عیبی دونوں بولتے ہیں۔

عیب ڈھانکنا:۔ عیب چھپانا۔

فلک پردہ نہ اہل زمیں کی پردہ پوشی کو
مگر اس دشمن جاں نے کسی کا عیب کب ڈھانکا — داغ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ڈھانکنا کی جگہ "چھپانا" زیادہ بولتے ہیں۔

عیب ڈھک جانا:۔ عیب چھپ جانا، عیب پوشیدہ ہو جانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رسوائے عشق کے لئے ہو ننگ زندگی
پیوند خاک میں جو ہوا عیب ڈھک گیا — شاد

عیب ڈھونڈھنا:۔ عیب تلاش کرنا، عیب جوئی کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عیب جو یاں ہنر ڈھونڈھتے ہیں عیب
جو ہنر مند ہیں وہ داد ہنر دیتے ہیں — امیر

عیب سمجھنا:۔ عیب جاننا، معیوب سمجھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو گیا ہے اس قدر بے قدر عالم میں ہنر
کیا عجب گر عیب سمجھیں جوہر شمشیر کو — ناسخ

عیب سے بری ہونا:۔ الزام سے بری ہونا، بے عیب ہونا، عیب سے پاک ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

معصوم ہے عیبوں سے زمانے کے بری ہے
وہ لالہ ہے داغ ہے کوئی اے دل — آتش

قول فیصل۔ لکھنؤ معنی میں "عیب سے پاک ہونا" بھی بولتے ہیں جو فصیح اور رائج ہے۔

عیب فاش کرنا:۔ عیب ظاہر کرنا، عیب عیاں کرنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عیب اپنے آپ کر دیتے ہیں ہم بدمست فاش
شیشہ نے جب طرح مے کو نہاں کرتا نہیں — ناسخ

عیب کرنا:۔ برا کام کرنا، زنا کرنا۔

دونوں بچی یہ سوت کی بلا بھی
جان کے کرتی بار بار ہیں عیب — جان صاحب (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اب عورتیں نہیں بولتیں۔

برائی کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

پردہ جہال عیب کیا کرتے
حکمت حق میں ریب کیا کرتے — ناسخ

عیب کرنے کو ہنر چاہیے:- برائی بھی کرے تو اس کے لیے سلیقہ چاہیے۔ اردو، مقولہ، فصیح، رائج۔

شرط سلیقہ ہے ہر اک امر میں
عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے — میر

قول فیصل۔ یہ مقولہ اس طرح بھی زبانوں پر ہے۔

رہتی ہے اپنی عزت اپنے ہاتھ
عیب بھی چاہیے ہنر کے ساتھ — قلق

عیب کو ہنر سمجھنا:- برائی کو اچھا سمجھنا عیب کو خوبی سمجھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دور جاتی ہی نہیں کوتاہ بینی سے نظر
بے تکلف اپنے عیبوں کو سمجھتے ہیں ہنر — صفی لکھنوی

عیب کھلنا:- عیب ظاہر ہونا، عیب آشکارا ہونا، برائی واضح ہونا، اردو، مصدر، فصیح رائج۔

جو چاہیں یار سے کہیں رقیبا رقم نہیں
خواجہ کو ہیں غلام کے عیب و ہنر کھلے — آتش

عیب کہنا:- عیب بیان کرنا، عیب بتانا عیب ظاہر کرنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

آئینہ ہے یہ میرا دل بے خلاف صاف
کہتا ہوں عیب خلق کے منھ پر میں صاف صاف — اکبر لکھنوی

عیب کی بات:- معیوب بات، بری بات اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ بڑے عیب کی بات ہے۔ مرد آپس میں خدا جانے کیا کیا باتیں کرتے ہیں عورتوں کا چھپ چھپ کے سننا کیا معنی۔ (دبیر کہسار)

عیب گوئی:- عیب بیان کرنا، فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ پڑھا لکھا طبقہ شاذ و نادر بول دیتا ہے

عیب گیری:- عیب جوئی، عیب نکالنا فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ بھی ہے۔

عیب لانا:- شرارت کرنے لگنا۔

(فقرہ) اب یہ گھوڑا عیب لانے لگا ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

عیب لگانا:- متہم کرنا، تہمت لگانا کسی خاص برائی کے ساتھ نسبت دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہیں
کوئی جو چاہے کرے آنکھ سے پنہاں ہو کر — داغ

قول فیصل۔ ایسا عیب لگانا جس سے عزت میں فرق آ جائے۔ کسی عورت کو مرد کی طرف برائی کی نسبت دینا، کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے "میں غریب کسی فعل میں نہیں جیسا مجھ کو عیب لگایا ہے خدا کرے ان کی لڑکیوں کے آگے آئے"

عیب لگانا:- فرضی عیب پیدا کرنا نما وجہ سقم دکھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لگا کر عیب دو دن میں ہمیں تم پھیر بھیجو گے
جو خط کش لو تو ہم قیمت کا دل کی نام رکھتے ہیں — آتش

عیب لگنا:- برائی پیدا ہو جانا، عیب کی نسبت لگنا، بہتان لگنا، اردو مصدر، فصیح، رائج

پاک دامن ہی رہے ساقی کوثر کے حضور
دختر رز نے ہمیں عیب لگایا کیا کچھ — شاد

عَیبُن:- (بفتح اول و سوم) عیب دار عورت یا لڑکی۔ شوخ شریر یا دل آزار لڑکی یا عورت اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم سے ہزار بار کہا کہ تمہاری لڑکی بڑی عیبن ہے محلہ بھر عاجز ہے مگر تم اس کی خبر نہیں لیتے۔

عیب ناک:- عیب میں بھرا ہوا مجسمۂ عیب، فارسی، قلیل الاستعمال۔

کہا اس نے کیا ہوں میں ناچیز خاک
کہ عاجز ہوں اور سر بسر عیب ناک — ۱۸۹۵ء (نور نامہ)

عیب نکالنا:- برائی نکالنا، نکتہ چینی کرنا عیب ڈھونڈھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بوں جو دانا پھر اس کو دیکھے گا
عیب بیشک نہیں نکالے گا — مسکین جعفرآبادی (دعشیہ بیتریاں)

قول فیصل۔ زور دینے کے محل پر اس صرف کے قبل سو، سیکڑوں، ہزار، ہزاروں یہ چار الفاظ لاتے ہیں بلکہ اسی صورت سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

لیکن جو ہو خدا کی مرضی
سو عیب نکالتا ہے فرضی — صفی لکھنوی

عاشق کی قدر کیا چمن روزگار میں
گل نے ہزاروں عیب نکالے ہزار میں — داغ

عیب نکلنا:- عیب ظاہر ہونا، عیب پیدا ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

عیب نکلا جو ہنر پیدا کیا
ہم نے کھویا جسقدر پیدا کیا — داغ

عیب و ثواب:- برائی اور بھلائی عیب اور ہنر، مذکر فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کہتا پھر آئینہ ہے عیب تو اب منھ پر
رکھتی نہیں تھی کی اک آرسی لگی بات — شاد

عیب و خوبی :- اچھائی برائی، عیب و ہنر، فارسی، فصیح، رائج :

عیب و خوبی کا سمجھنا ہے اک امر نازک
پہلے کچھ اور تھا اب رنگ، زباں، اور ہوا — ع.ہ

عیب و ہنر :- اچھائی برائی، خرابی اور خوبی، فارسی، مذکر، فصیح، رائج -

اس دور میں ہم آئے تھے اے حضرت جاوید
جس عہد میں کچھ فرق نہ تھا عیب و ہنر میں — جاوید

عیب و ہنر دیکھنا :- کسی کے نقص اور کمال کو دیکھنا، اچھائی برائی پر نظر کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج -

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پہ جو نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا
(بہادر شاہ ظفر)

عیب و ہنر کھل جانا :- اچھائی برائی ظاہر ہو جانا، نقص و کمال کا واضح ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج :

دام میں لاکر پھنسایا اب تو آب و دانہ نے
کھل ہی جائیں گے مرے عیب و ہنر صیاد پر — رند

عیب ہونا :- نقص ہونا، خرابی ہونا - اردو مصدر، فصیح، رائج :

گر کسی شعر میں ایطائے جلی آتا ہے
وہ بڑا عیب ہے اکہتے ہیں اسے بے معنی — فائق

عیبی :- شریر، بدذات، شوخ، دل آزار، اردو، صفت، عوام کی زبان -

محل مثال :- تو نے کل ایک لڑکے کو ڈھیلا مارا آج بسکٹ والے کا ٹوکرا الٹ دیا تو بڑا عیبی ہو تیری نہتی۔

سے خبر لوں گا :

قول فیصل۔ زیادہ تر نابالغ بچے کے لیے زبانوں پر ہے۔ صاحب نور اللغات اور فرہنگ آصفیہ نے ناقص اور عیب دار کوئی برائی رکھنے والا کوئی عیب رکھنے والا، معیوب جیسے "لنگڑا، گنجا، کانا وغیرہ بھی معنی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے" بلکہ اسی محل پر "عیب دار" بولتے ہیں اور فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی، روگی، علیل، مریض کے بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ہیں۔ شوخی اور شرارت کے معنی میں عوام لکھنؤ عیبی پن اور عیبی پنا بولتے ہیں جیسے تم اپنے عیبی پن سے باز نہ آؤ گے راہ چلتے کو ستاتے ہو یہ عیبی پنا ایک دن رنگ لائے گا اور حوالات کا منھ دیکھو گے :

عید :- (بکسر اول و یائے معروف) مسلمانوں کی بہت بڑی خوشی کا دن جو یکم شوال کو ہوتا ہے، عربی، مونث، فصیح، رائج -

انتیسویں کو رخ کی ترے دید ہو گئی
اب چاہے چاند ہو کہ نہ ہو عید ہو گئی — (لالہ اعلم)

قول فیصل - اس کے لغوی معنی، جو بار بار آئے چونکہ یہ ہر سال عود کرتی ہے اس وجہ سے عید کہتے ہیں، اس کی عربی جمع اعیاد ہے اور اردو جمع "عیدیں" اور عیدوں ہے :

عید :- نہایت خوشی، عید کے دن کی جیسی خوشی، اردو، فصیح، رائج -

زمانہ ہو غمگین بلا سے تری
ترے گھر میں تو عید قاتل ہوئی — رند

عید اضحیٰ :- (ع) صحیح عید اضحیٰ ہے اضحیہ بکری جو عید قربانی میں ذبح کی جائے) مونث، مسلمانوں کا وہ تہوار جو دسویں ذی الحجہ کو ہوتا ہے اور جس میں قربانی کرتے ہیں — (نور اللغات)

اضحیٰ لفظ اضحات کی جمع ہے اور اضحات اصل میں اضحیہ تھا کیونکہ اس کے معنی اس قربانی کے ہیں جو چاشت کے وقت کی جائے یہ رسم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے وقت سے جبکہ انھوں نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کی قربانی بحکم خدا کی اور وہاں بیٹے کے بجائے خدا تعالیٰ کے ارشاد سے دنبہ آگیا اسی واقعے کی یاد میں یہ رسم جاری ہوئی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عید اضحیٰ جو تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے کی کے ساتھ زبانوں پر ہے،

عید اضحیٰ تجھے ہر سال مبارک ہوئے
تجھ پہ ہو سایۂ حق اور ترے سائے میں جہاں — ذوق

عام طور سے زبانوں پر "عید الضحیٰ" ہے اسی کو "بقر عید" بھی کہتے ہیں جسکو عوام جہلا "بکرید" بولتے ہیں :

عید الفطر :- ماہ صیام گزرنے کے بعد شوال کا پہلا دن۔ وہ عید جس میں فطرہ نکالتے ہیں، عربی، مونث۔ فصیح، رائج۔

جو عید الفطر آئی تو ہوا پیغام ماتم کا
دہم ذی حجہ کی دیکھی ہو گیا عشرہ محرم کا — افسردہ بیتاب

قول فیصل۔ زبانوں پر عید فطر بھی ہے جو جاری ہے

گلشن میں پھول پھول میں بو ہے سب عطر ہے
روز دن میں عید ہے عید میں تو عید فطر ہے — مرزا دبیر

عید آنا :- عید کا دن آنا، شوال کی پہلی تاریخ آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج -

ہے نظارۂ دربار اپنے حجرے سے
مہ صیام کا پردہ اٹھا کے عید آئی — جلیل

عید پیچھے ٹرٹرات پیچھے دھونسا :- جب کوئی کام وقت گزرنے کے بعد انجام دیا جائے تو کہتے ہیں، اردو مثل، عوام کی زبان۔

محل صرف ۔ تمہیں چاہئیے تھا کہ لڑکی کے نکاح کے وقت کم سے کم چالیس شبرات میں مہمانوں کو کھلاتے پلاتے ۔ لیکن شادی ہونے کے بعد جو آج تم پارٹی کر رہے ہو یہ تمہاری کون سی حماقت ہے ۔ وہی مثل ہو ۔ عید پیچھے ٹر برات پیچھے دھونسا ۔

عید دیکھنا ۔ عید کرنا ، عید منانا ، اردو ، صرف فصیح رائج ۔

عیش میں یہ بہار دیکھو تم
زندگی کی بہار دیکھو تم
آج کی عید پر کیا موقوف
ایسی عیدیں ہزار دیکھو تم (نا معلوم)

عید شجاع ۔ اہل تشیع ۹ ربیع الاول کو حضرت عمر فاروق کی شہادت کی یادگار میں عید کرتے ہیں ۔ انکے قاتل کا نام ابولولو اور لقب بابا شجاع تھا شہادت ۲۰ ذی حجہ کو ہوئی ۔ کہا جاتا ہے کہ خراسان میں واقعہ شہادت کی اطلاع ۹ ربیع الاول کو ہوئی ۔ اور اسی روز خوشی کی گئی ۔ (ماخوذ از کتاب انساب ، مصنف وزیر ایران)

وہ ساتھ غیر کے کرتا ہے اب تو عید شجاع
ہمارے آگے محرم کی ہے نویں تاریخ (رشک)
(از نور اللغات و معین الشعراء)

خوال فیصل ۔ حضرات شیعہ کمی کے ساتھ "عید شجاع" کہتے ہیں ۔ عام طور سے زبانوں پر عید زہرا ہے ۔

عید غدیر ۔ وہ خوشی کا روز جس دن رسول اللہ نے حضرت علی کو بحکم خدا ۱۸ ذی الحجہ کو حج آخر کی واپسی میں غدیر خم کے میدان میں تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ حاجیوں کے مجمع میں اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا تھا ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح رائج ۔

جیسے کہ شادمانی میں روز وصال میں
شیعہ کو یہ خوشی نہ ہو عید غدیر کی (آتش)

عید قربان ۔ عید اضحٰی ، بقر عید ، ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ، وہ عید جس میں قربانی کی جائے ۔ فارسی ، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

یہ عجب ماجرا ہے کہ بروز عید قربان
وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا (انشا)

قول فیصل ۔ عورتیں اس مہینے کو " بکرا عید کا مہینہ " کہتی ہیں ۔

عید کا چاند ۔ رمضان المبارک کے بعد کا چاند شوال کے مہینے کا چاند ، اردو ، صرف ، فصیح ، رائج ۔

ساقی ہوئی تیس روز سے مشتاق دید کا
دکھلا دے جام مے میں مجھے چاند عید کا (آتش)

عید کا چاند ہونا ۔ (کنایتہً) وہ شخص جسے مدت مدید یا عرصہ بعید کے بعد عین انتظار یا حالت اشتیاق میں دیکھیں ، وہ جس کو بہت عرصے کے بعد عین انتظار میں دیکھیں ، اردو ، صرف ، فصیح ، رائج ۔

کبھی دکھاتا ہے صورت نہیں برسوں دن
غرض وہ ہے لقب چاند عید کا ٹھہرا (ظفر)

قول فیصل ۔ عورت اور مرد دونوں کے لئے مستعمل ہے ۔

عید کا چاند نکلنا ۔ (کنایتہً) جس دوست کا مدت سے اشتیاق ہو ۔ اس کا نظر آجانا ، جس چیز کے مشتاق ہوں اس کا دکھائی دینا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

سب یہ کہتے ہیں کہ نکلا ہے عجب عید کا چاند
جب سے وہ طوق طلائی ہے ہلال گردن (اسیر)

عید کا چاند ہو جانا ۔ (کنایتہً) بہت کم نظر آنا ، ملاقات کا کم ہونا ، اردو ، صرف فصیح ، رائج ۔

کب سے شب فراق ہوں مشتاق دید کا
خورشید ہو گیا ہے مجھے چاند عید کا (داغ)

عید کا دوگانہ ۔ عید کی نماز وہ دو رکعت نماز جو عید کے روز پڑھی جاتی ہے ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

عید کرنا ۔ (کنایتہً) خوشی کرنا ، خوشی منانا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ہم عاشقوں سے رتبہ عبادت کا پوچھیے
جب دم چھری کے نیچے لیا ہم نے عید کی (بحر)

عید کے پیچھے ٹر ۔ (ٹر) عید کے دوسرے روز ایک میلہ پنجاب میں ہوتا تھا جو غدر کے بعد دہلی میں بڑی دھوم سے ہوتا ہے) مثل ۔ موقع اور محل نکل جانے کے بعد کسی کام کرنے پر یا بے محل کسی کام کرنے پر بولتے ہیں ۔ برات کے پیچھے دھونسا ۔ وقت گزرنے کے بعد یا بے موقع کسی کام کا کرنا کیونکہ جب تہوار گزر گیا تو خوشی کیسی اور جب برات چڑھ چکی تو باجے کس کام کے ۔ اردو کہاوت ۔

ٹر ایک پنجاب کا میلہ تھا جو عید کے دوسرے روز باغوں میں جا کر منایا جاتا تھا ۔ ایام غدر میں جو سپاہی دہلی میں آئے تو انھوں نے بعد از فتح دہلی یہاں بھی یہ میلہ مقرر کر دیا اور اب وہ دھوم سے ہونے لگا ۔ (نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عید کے دوسرے روز شاہی زمانے سے یہ میلہ مقبرہ نظام الدین میں بڑی دھوم دھام سے ہوتا چلا آرہا ہے اس میں خاص طور سے افیمی ، مدکیے اور اسی قسم کے دوسرے لوگ خاص طور سے جمع ہوتے ہیں اور اپنی اپنی ٹولیوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور داستان امیر حمزہ بیان کرتے ہیں اور افیون پیتے جاتے ہیں اب اس میلے میں پہلے جیسا زور نہیں رہا ۔ بارڈالی گنج میں عید کے تیسرے روز جو میلہ ہوتا ہے اس کو ٹر کہتے ہیں ۔

عید کے پیچھے چاند مبارک :- مثل دہلی، تہوار کے بعد مبارکباد دینے کی جگہ، جب موقع گزر جائے اس کے بعد کسی بات کا ذکر کیا جائے اس وقت بھی بولتے ہیں۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

عید کی نماز :- وہ مخصوص دو رکعتی نماز جو عید کے دن پڑھی جاتی ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

مثال :- پرسوں دہلی کا قصد ہے — چونکہ ائیر چیف فورس کے جنرل نے ...... اپنے خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ بھیجنے کا انتظام کر دیا ہے ...... اس لیے ڈھائی گھنٹے میں دہلی پہنچ جاؤں گا۔ وہاں عید کی نماز پڑھ کر بمبئی کے لیے روانہ ہونا ہے۔

(غبار خاطر۔ از مولانا آزاد)

عیدگاہ :- وہ مقام جہاں عید کی نماز پڑھتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بحذف الف "عیدگہ" بھی نظم ہوا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سب سے دم کوئی تو کوئی عیدگہ روانہ ہوا
کہیں نماز جنازہ کہیں دوگانہ ہوا — شاد لکھنوی

عید مبارک ہونا :- ایک قسم کی دعا جو عید کے موقع پر دی جاتی ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم میں
بالشکوہ و حشم و جاہ و تجمل و حشمت — ذوق

عید منانا :- عید کا تہوار منانا، عید کرنا، عید کے دن کی خوشی کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

شاہا ترے جلوے سے ہے یہ عید کو رونق
عالم نے تجھے دیکھ کے ہے عید منائی — ذوق

عید منانا :- خوشی کرنا، عید کا سا جشن کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قتل کی سن کے خبر عید منائی تو نے
آج جس سے تجھے ملنا تھا گلے مل آیا — داغ

عید مولود :- بارھویں تاریخ ربیع الاول کی جس میں مجلسیں کر کے بیان ولادت آنحضرتؐ کا کرتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں۔ مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہلسنت حضرات اس تاریخ مجلسیں نہیں کرتے ہیں بلکہ محفلیں اور جلسے کرتے ہیں عام طور سے اس کو بارہ وفات کہتے ہیں جو اہلسنت حضرات ہی کی اصطلاح ہے۔ عید مولود عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عید ہونا :- عید کرنا، عید منانا، اردو صرف فصیح، رائج۔

نصیب جن کو ترے رخ کی دید ہوتی ہے
وہ خوش نصیب ہیں خوباں کی عید ہوتی ہے — امیر مینائی

قول فیصل۔ عید کے یہی خوشی اور مسرت کے معنی میں بھی فصیح و رائج ہے۔

الفت جو واں کی خاک سے تھی اس خباب کو
اک عید ہو گئی خلف بوتراب کو — میر نفیس

عیدی کو دھوبی کا گھر سوجھتا ہے
ایسے خسیس ہیں کہ صرف عید ہی کے لئے کپڑے دھلواتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ عوام کی زبانوں پر ہے۔

عیدی :- عید کا انعام، وہ رقم جو بچوں کو عیدی کے نام سے دی جائے۔ فارسی فصیح رائج

سیئے دینار عیدی اور بہت سا پیار فرمایا — پیاری بیگم
کیا خاموش رونے سے تسلی دے کے سمجھایا — افسردہ

قول فیصل۔ اس نظم کو بھی کہتے ہیں جو بچوں کو ایک خوشنما کاغذ پر لکھ کر عید کی مبارکباد میں استاد عید سے ایک روز پیشتر دیتا ہے اور اس کے عوض میں حق استاد دیتا ہے۔ اور اس کاغذ کو بھی کہتے ہیں جس پر یہ نظم لکھی جاتی ہے۔

ہے وہ مجنون ہوں کہ میرا کاغذ تصویر بھی
مثل عیدی باعث خوشنودی اطفال ہے — ذوق

اور اس مٹھائی یا جوڑے کو بھی کہتے ہیں۔ جو دولہا والوں کے یہاں سے دلہن کے گھر اور دلہن والوں کے گھر سے دولہا کے لیے بھیجی جاتی ہے۔

کل جو عیدی آئی لاڈو جان کی سسرال سے
دکھ لالا جی نے کیا شاد اور کیا پھر گیا — جان صاحب

عیدی آنا :- عید کی تقریب میں عروس کا مائکے سے سسرال آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عیدی بانٹنا :- عید کے دن خوشی میں بطور انعام عزیزوں اور بچوں کو نقد کی شکل میں دینا: اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

صدقے میں یاد رہی، خیر دوں کو بانٹی عیدی
جان صاحب کا ہی حق آپ کو مرزا بھولا — جان صاحب

عیدی جانا :- عید کی تقریب میں عروس کا مائکے سے سسرال جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عیدین :- (بکسر اول و فتح سوم) دو عیدیں، عید الفطر اور عید الضحیٰ، عربی، تثنیہ، فصیح، رائج۔

تمہارا چہرہ ہے وہ چاند جس کی ابروؤں کو
ملا ہے مرتبہ عیدین کے ہلالوں کا — بحر

عیسائی :- نصرانی، حضرت عیسیٰ کے پیرو، اور انکے ماننے والے، کرسچین، فارسی صفت فصیح، رائج۔

یہ مسلمان تھے وہ عیسائی
کچھ نہ ہرگز دلوں میں بات آئی — مرزا سودا

عیسائی :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب فارسی، فصیح، رائج۔

خلاصہ۔ ابھی آپ اپنی تقریر کے عنوان میں بیان کر چکے ہیں کہ "ٹالسٹائی ایک مذہبی آدمی تھا اور۔۔ وہ عیسائی مذہب کا پیرو تھا (میرا پہلا گناہ)

عیسائیت :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کا مذہب، فارسی، مونث فصیح رائج

محل قرآن۔ ہاں احترام تم سچ کہتے ہو مذہب عیسائیت پر کیا منحصر ہے خود ہم مسلمانوں کے یہاں دیکھئے کہ ان کے اعتقادات تک میں جن کو کہہ سکتے ہیں کہ عالم انسانی میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔" (میرا پہلا گناہ)

عیسائی ہونا :۔ عیسائی مذہب اختیار کرنا کرسچین ہوجانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محاورہ۔ اضلاع حیدرآباد میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں "ڈھیڑ" قوم کے لوگ کل کے کل عیسائی ہوگئے

عیسوی :۔ مسیحی، حضرت عیسیٰ سے منسوب وہ سنہ جو حضرت عیسیٰ کے انتقال سے شروع ہوا عربی فصیح، رائج۔

محاورہ۔ مسٹر کولبروک کے خیال کے مطابق برج بھاشا میں تغیر نویں صدی عیسوی کے اواخر سے شروع ہوا۔ (تمہید از گلستان ہزار رنگ)

قول فیصل۔ فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے۔ وہ سنہ جو حضرت عیسیٰ کی ولادت سے شروع ہوا۔ مگر انگریزی تاریخ کے موافق ان کے انتقال سے یہ سنہ شروع ہوا ہے۔

عیسیٰ :۔ ایک پیغمبر کا نام، جن پر انجیل نازل ہوئی۔ عربی رائج۔

حق میں یوسف کے بنی لطف و کرم کا دریا
آج تک حضرت عیسیٰ ہیں اسی سے زندہ	مؤلف

قول فیصل۔ یہ لفظ سریانی زبان کا ہے عبرانی زبان میں اس کے لغوی معنے گناہوں سے بچانے والے کے ہیں۔ صاحب نوراللغات نے لکھا ہے کہ یہ پیغمبر مقام بیت اللحم میں جو بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے وہاں پیدا ہوئے۔

قم باذن اللہ کہہ کر مردہ کو زندہ کرنا اندھے اور جذامیوں کو شفا بخشنا ان کے معجزات تھے چونکہ بحکم خدا حضرت مریمؑ کے بطن سے بے پدر پیدا ہوئے تھے اس واسطے ان کا لقب روح اللہ ہے آپکو عیسیٰ مریم بھی کہتے ہیں۔ یہودی ان کے سخت دشمن اور جان کے درپے ہوگئے تھے۔ اس لیے قادر مطلق نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا قیامت کے قریب پھر نزول فرمائیں گے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ پیغمبر آخر زماں انھیں کے بعد ہوئے ہیں جن کی خبر آپ نے انجیل میں بھی دی ہے۔ چمگادڑ کو انھیں سے منسوب کرتے ہیں جس میں مقعد کے بھول جانے سے یہ نقص رہا کہ وہ اپنے منھ سے بیٹ کرتی ہے چونکہ آپ نے یہودیوں کو ہدایت کی حضرت موسیٰؑ کے وقت میں ہفتہ کا دن مبارک اور عبادت کا خیال کیا جاتا ہے اب میرے زمانے میں اتوار کا دن ایسا ہو کہ اس دن کام کاج کرنا حرام اور عبادت کرنا واجب ہو۔ وہ لوگ اس امر سے ناراض ہوئے کہ ہمارے اتنے دنوں کے مانے ہوئے پیغمبر کے احکام کو روکتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کو مار ڈالنے کی فکر میں رہنے لگے۔ ایک روز کسی مکان میں گھر بیاد وہاں یشوع نامی ایک شخص جو یہودیوں کا سردار تھا ان کے قتل کو گھس گیا۔ خدا نے چھت پھاڑ کر ان کو تو اوپر اٹھا لیا اور اسکی صورت حضرت عیسیٰ سے مشابہ کر دی جس کو لوگوں نے عیسیٰ سمجھ کر مار ڈالا۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ وہ اُمت کے گناہوں کا کفارہ ہوئے اور صلیب پر چڑھائے گئے۔ اہل اسلام عیسیٰ کے نام سے پکارتے ہیں اور عیسائی مسیح کہتے ہیں حضرت عیسیٰ کو کرائسٹ کہتے ہیں فارسیوں نے بروزن شیشی استعمال کیا ہے۔ اردو والوں نے بھی ان کی پیروی کی ہے

رہ گیا صدمۂ یک جنبش لب سے غالب
ناتوانی سے حریف دم عیسیٰ نہ ہوا	غالب

شیعوں کے عقیدے کے مطابق آپ زندہ ہیں اور فلک چہارم پر ہیں جب مہدی آخر الزماں ظہور فرمائیں گے تو آپ بھی زمین پر تشریف لائیں گے اور خود امام کی اقتداء میں نماز جماعت پڑھیں گے۔ قرآن مجید میں آپ کا ذکر سورہ مریم میں بالتفصیل ہے۔

عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود :۔ عیسیٰ اپنے دین پر اور موسیٰ اپنے دین پر یعنی ہر شخص کے خیالات جدا ہوتے ہیں۔ اختلاف رائے پر جھگڑا نہ چاہیے فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل قرآن۔ میرا بس چلے تو ان جاہل ہندو مسلمان دونوں کو شہر بدر کرا دوں عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود اللہ اکبر کیسی عداوت ہے یہ آخر اس قدر اختلاف مذہب کیوں ہے (میر کہسار)

عیسیٔ دوراں :۔ اپنے وقت کا گویا عیسیٰ گویا زمانے کا مسیح، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان:

امیر اس عیسیٔ دوراں کو خط لکھنا جو ہے تمکو
فلک سے مانگ لو کاغذ عطارد سے قلم لے لو	امیر

قول فیصل۔ پڑھا لکھا طبقہ حکیم حاذق کے لیے القاب کی صورت سے لکھتا ہے جیسے جناب عمدۃ الحکماء مسیح الزماں عیسیٔ دوراں دام ظلکم۔ اسی جگہ عیسیٔ

زماں بھی بولتے ہیں :
یکتا تھا فن طب میں جو نکتہ داں یہاں تھا
علامۂ جہاں تھا اور عیسیٰ زماں تھا عزیز لکھنوی

عیسیٰ مسیح :- حضرت عیسیٰ، عیسیٰ ابن مریم اردو ترکیب غیر فصیح، رائج :

قول فیصل ۔ آپ کو عیسیٰ مریم بھی کہتے ہیں :

عیسیٰ نفس :- مسیحا کی صفت رکھنے والا فارسی، صفت، فصیح، رائج ۔
ہے وہ یکتا جیئن کی سرکار
جس میں عیسیٰ نفس ہوئے بیمار میر عشق

قول فیصل ۔ مرغل کو عیسیٰ نفسی کہتے ہیں

عیش :- (بالفتح) خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرنا ناز و نعمت میں زندگی گزارنا ، عربی مذکر فصیح، رائج۔
دیا ہے خلق کو بھی تا اسے نظر نہ لگے
بنا ہے عیش تجمل حسین خاں کے لیے غالب

قول فیصل ۔ فارسی والوں نے محض خوشی، نشاط، راحت، آرام، آسودگی، آسائش وغیرہ کے معنوں میں استعمال کیا ہے جو فصیح و رائج ہے :
ظفر آدمی اس کو نہ جانیے گا ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا
بہادر شاہ ظفر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھوگ بلاس نفس پرستی مباشرت حظ نفسانی ہم بستری کے معنی بھی لکھے ہیں جسے فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے ۔

عیش اٹھا لینا :- عیش چھین لینا، عیش ختم کرنا عیش لے لینا، اردو مصدر، فصیح، رائج
بزم جہاں سے عیش ہمارا اٹھا لیا ۔
کیا قہر ہے ہمیں نہ خدایا اٹھا لیا صبا

عیش اٹھانا :- راحت و آرام میں زندگی بسر کرنا چین سے زندگی گزارنا، اردو مصدر، فصیح، رائج ۔
بنائے شادیاں رنج و محن سے
اٹھائے عیش نو داغ کہن سے (شام غریباں) مثنوی

عیش اڑانا :- مزے کرنا، لطف حاصل کرنا، خوشی میں وقت صرف کرنا، مزہ اڑانا، مزے لوٹنا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے صاحب فرہنگ آصفیہ نے مباشرت کرنا، حظ نفسانی حاصل کرنا کے معنی بھی لکھے ہیں، لیکن ان معنی میں فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے ۔

عیش اڑ جانا :- عیش ناپید ہو جانا، عیش ختم ہو جانا ، اردو مصدر، عورتوں کی زبان
عیش قسمت سے مجھے جلوہ دکھا کر اڑ گیا
رال کا شعلہ تھا جام آتش تراڑ گیا بحر

عیش آرام حرام کرنا :- آسائش و آرام کی پروا نہ کرنا ۔
(فتح ش) ماں نے چھ مہینے پیٹ میں رکھا گود میں
لے کے عیش آرام سب حرام کیا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہاں محاورہ حرام کرنا ہے جس کے معنی ترک کرنا چھوڑ دینا کے ہیں۔ عیش و آرام کی اس جگہ کوئی خصوصیت نہیں۔ حرام کرنے کا صرف دیگر چیزوں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے :

عیش پرست :- آرام طلب ہمہ وقت آسودگی اور آسائش میں بسر کرنے والا اور اسکی کوشش کرنیوالا کہ پوری زندگی عیش و آرام ہی میں گزرے فارسی ترکیب فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ آرام طلبی کو عیش پرستی کہتے ہیں جو رائج و فصیح ہے ۔
غور سے دیکھو اپنی پستی
مزہ اس پر عیش پرستی عزیز لکھنوی ۔

عیش پسند :- راحت و آرام کو پسند کرنے والا اور تعیش کو پسند کرنے والا فارسی فصیح، رائج

محل صحیح ۔ شہریار سب سے چھوٹا بیٹا جہانگیر کا تھا مگر طبیعت عیش پسند تھی اس ناسطے خیالات پست رکھتا تھا ۔ (دربار اکبری)

عیش پسندی :- عیش طلبی، عیش پرستی، فارسی ترکیب مونث، فصیح، رائج ۔

محل صحیح ۔ اس عیش پسندی پر عشرہ محرم میں یہ حال تھا کہ رو طبقوں کو مسکرانا محال تھا ۔
(فسانۂ عبرت)

عیش تلخ کرنا، عیش منغص کرنا :- فارسی عیش تلخ گردانیدن عیش تاریک کردن کا ترجمہ، عیش و آرام میں خلل انداز ہونا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے بڑھا کر طبقہ زندگی تلخ کرنا، بولتا ہے :

عیش کا بندہ :- نفس پرست، عیاش، عیش و آرام کو حاصل زندگی سمجھنے والا، اردو صرف فصیح، رائج ۔

محل صحیح ۔ وہ عیش کا بندہ تھا عشرت و نشاط ناچ گانا، رات دن رنگ رلیوں میں گزارتا تھا
(دربار اکبری)

عیش کرنا :- خوشی اور چین کرنا، راحت و آرام میں بسر کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج :
خاک سے دانے چن کے کھاتے ہیں
عیش کرتے ہیں خاک اڑاتے ہیں دریائے نظم تاریخ

قول فیصل ۔ عوام لکھنؤ حظ نفسانی حاصل کرنا رنڈی بازی کرنا کے معنی میں کسی کے ساتھ بول دیتے ہیں ۔
دروازے پہ مالکہ کھڑی ہے

رستے کی طرف نظر لڑی ہے
کہتی ہے کہ آؤ جلد آؤ صفی لکھنوی
بس عیش کرو مزے اڑاؤ

عیش گاہ :- عیش کی جگہ، عیش کا مکان، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عیش محل :- عشرت گاہ، خواب گاہ، عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عیش منانا :- عیش اڑانا، مزا کرنا، لطف حاصل کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عیش منزل :- عیش کا گھر، مؤنث

شاد ہے کس کو ارے دل بیجا ہے جلیل
مری جاں تری عیش منزل ابھی ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ عیش کا منزل کے ساتھ کوئی خاص صرف نہیں البتہ معنی کی حیثیت سے صحیح ہے۔

عیش و آرام :- (مرکب) مترادف، آرام و آسائش، راحت و سکون، سکھ اور چین، فارسی فصیح، رائج۔

عیش و آرام ہوگا حاصل
حسن انجام ہوگا حاصل صفی لکھنوی

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں "عیش و راحت" بھی بولتے ہیں۔

عیش و راحت کے ہیں سبھی محتاج
استراحت کے ہیں سبھی محتاج ناسخ

"عیش و طرب" یعنی عیش و عشرت، راحت و خوشی بھی بولتے ہیں۔

ہے لب نازک پہ تیرے قصۂ عیش و طرب
اے ہلال اے شاہد فرخ لقائے صبح عید عزیز لکھنوی

انھیں معنوں میں "عیش و عشرت" بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ہے۔

وہ زمانہ بھی غرض کیا تھا زمانہ لطف کا
دل کو جب حاصل تھے سامان عیش و عشرت کے مزے رواں عشرت

عیش و عشرت کا صرف "گزارنا" اور "گزرنا" کے ساتھ ہے۔

اپنے گھر میں وہ بیٹھے راحت سے
گزرے دن رات عیش و عشرت سے ناسخ

عیش و عشرت سے بسر کرنا یا بسر ہونا بھی بولتے ہیں "عیش و نشاط" یعنی عیش و طرب، عیش و عشرت بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ہے۔

کیا عیش و نشاط و شادمانی کرتے
کیا ناز و نیاز جاودانی کرتے ضیاء الدین ضیا

عین :- (بالفتح) آنکھ، چشم، دیدہ، عربی، تلبیس الاستعمال

احمد ضریر اٹھا گئے سب نور عین کی
امت نے لاش بھی نہ اٹھائی حسین کی تعشق

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے، ہمیشہ "نور عین" نور العین، عین اشک کی ترکیب سے استعمال ہوتا ہے۔ صاحب لغات کشوری نے سب ذیل معنی بھی لکھے ہیں جن کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

"پانی کا چشمہ، آفتاب کا چشمہ، اشرفی، زر سرخ، مال، مینہ، باران، وہ ابر جو قبلہ کی طرف سے اٹھے، منتہٰی، سردار، ہر چیز عمدہ، ہر شے کی ذات، وہ بھائی جن کے ماں باپ ایک ہوں، شخص، آدمی، نفس، حقیقت ہر چیز کی، اہل خانہ، قوم، علاوہ دیدبان، پانی جاری ہونے کی جگہ، دیدار، نظر کرنا، اہل شہر، کسی چیز کو نظر لگانا، پشیوا، انگور، زانو، گھٹنا، وغیرہ۔

عربی زبان میں تقریباً ستر معنی ہیں اس کا مرتب ہے

عین :- خاص، ٹھیک، بالکل، عربی، فصیح، رائج

ہائے میری شکلو! تم نے بھی کیا دھوکا دیا جوش
عین دلچسپی کا عالم تھا کہ آساں ہو گئیں تانج آباد

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اصل اور اصل کی جگہ لکھ کر ذوق کا یہ شعر لکھا ہے۔

دیتی شربت ہے کسے زہر بھری آنکھ تری
عین احسان ہے وہ زہر بھی گر دیتی ہے ذوق

مثال سے بھی "خاص، ٹھیک، بالکل" کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔

عین :- بجنسہ، بالکل، عین میں، عربی، فصیح، رائج، محل صرف۔ جب تم دونوں بھائی ایک ہی خیال کے ہو تو اس کا فعل عین تمہارا فعل کیوں نہ سمجھا جائے۔

عین :- ایک حرف کا نام جو عربی کا اٹھارواں فارسی کا اکیسواں اور اردو کا چھبیسواں، تہجی کا سولھواں حرف ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ ذرا سمجھے کہ کلام ایسا ہے، یہ جو شعر بھی ہو لیکن قافیاں بھری ہیں، عین گرتا ہو، وزن ٹوٹتا ہے ذائقہ بھی ایسا ہو۔ (مقدمہ دیوان نظم طباطبائی)

قول فیصل۔ چونکہ اس میں نقطہ نہیں ہوتا اس لیے اس کو عین مہملہ اور عین غیر منقوط کہتے ہیں۔ اس کی آواز حلق سے نکلتی ہے۔ حروف حلقی کے چھ حرفوں میں ایک یہ بھی ہے حساب جمل میں اس کے ستر عدد فرض کئے گئے ہیں۔

عین اتحاد :- (بہ اضافت) اصل اتحاد، گہرا یارانہ، پکی دوستی، خالص محبت، فارسی فصیح، رائج

عین الاعیان :- اچھوں کے اچھے، بڑی ہستیوں کا خلاصہ۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ پڑھی لکھی ہستیاں، مقتدر شخصیتوں

کے لیے بصورت القاب لکھتے ہیں ۔

عین التحقیق (ع د) بالکل ٹھیک، بالکل ایک طرح، ہو بہو، ایک جیسا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

حیدری میں ہے جو عین التحقیق
ان کے نزدیک ہے وہ عین یقین   مرزا آرزو

عین الکمال (ع) نظر بد، بری نگاہ، چشم زخم، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تیری طرف سے کوئی بلائیں تو لینے جائے
عین الکمال سے تجھے تیرا خدا بچائے   انیس

عین اللہ (ع) لقب حضرت علیؑ، گویا خدا کی آنکھ، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

علیؑ کی رہی تھی مرضی کبریا پہ نگاہ
علیؑ کے خویش بجز علیؑ کہتے عین اللہ   ادیب

قول فیصل۔ جہاں حضرت علیؑ کو "وجہ اللہ، ید اللہ، نفس اللہ" وغیرہ کہتے ہیں وہاں آپ کا ایک لقب "عین اللہ" بھی ہے۔ یہ شیعوں کی خاص اصطلاح ہے۔ عربی زبان میں اس کے لغوی معنی "حفظ خدا" کے ہیں۔

عین المال (ع) پونجی، اصل مال، اصل رقم، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ تمہیں جس قدر روپیہ ملا ہے سب بنک میں رکھ دو۔ عین المال میں ہاتھ نہ لگانا، صرف سود اور منافع سے اپنی بسر کرنا۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں "خاص سرکاری خزانہ، دولت شاہی، وہ روپیہ جو زمین کے خراج سے وصول ہو۔ خراج"۔

عین الیقین (ع) کسی چیز کو دیکھنے کے بعد نہایت یقین کے ساتھ اس کی کیفیت اور ماہیت کو بخوبی دریافت کر لینا، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عین یقیں کی شکل کا عرفان ان کے ساتھ ہے
قرآں کے ساتھ وہ ہیں تو قرآن ان کے ساتھ   [illegible]

قول فیصل۔ یقین کے تین درجے ہیں (۱) علم الیقین یعنی بغیر دیکھے کسی چیز کی کیفیت اور ماہیت کا معلوم کر لینا اور اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہ ہو جیسے آدمی جانتا ہے کہ زہر کھانے سے موت واقع ہو جائے گی۔ (۲) عین الیقین۔ جیسے کسی کے روبرو کسی نے زہر کھا لیا اور مر گیا۔ (۳) حق الیقین۔ جس کا درجہ سب سے زیادہ ہے یعنی وہ شخص اس چیز میں داخل ہو گیا یا وہ چیز خود بن گیا یا اس میں محو ہو گیا جیسے خود زہر کھا لیا اور مرنے لگا۔

عین صواب (ف اضافت) بالکل ٹھیک، نہایت درست، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عین غین (ع ۱) ہم شکل، ہم صورت، قریب قریب مشابہت صرف نقطہ کا فرق، اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

عین غین (ع ۲) اول، بھینگا، اینچا تانا، کھلی والا۔ اردو، صفت۔   (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عینک (بفتح اول و سوم) آنکھ کا چشمہ، فارسی، فصیح، رائج۔

کہو یعقوب سے ہر دم نہ دیکھے گالی یوسف کے
یہ اس عینک کے شیشے ہیں جو نور آنکھوں کا کھوتی ہے   سحر

قول فیصل۔ اس کا صرف لگانا کے ساتھ ہے۔

اے جنوں دیکھتا ہے ترے رخ کو پیر چرخ
عینک لگا لگا کے وہ آفتاب کی   امیر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے عینک کے معنی "مے، شراب، بادہ" لکھے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ "جو شخص شراب کا عادی ہوتا ہے اس کے کام کی نسبت کہتے ہیں کہ اس سے عینک بغیر کام نہیں ہوتا یعنی بن شراب پیے اسے کوئی بات نہیں سوجھتی"۔ اور صاحب نور اللغات نے مثال میں دو شعر بھی دیے ہیں اور لکھا ہے کہ چڑھانا چڑھنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

چڑھا نشہ کی عینک دیکھ واعظ
ابھی دونوں جہاں کی دید ہو جائے   سحر

نشۂ مے کی جب چڑھی عینک
خوب حل مطالب کتاب ہوئے   مشعور

ان معنی کو عمومیت حاصل نہیں ہے۔ بہر حال قلیل الاستعمال ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی "رشوت" کے بھی لکھے ہیں اور تفصیل میں یہ لکھا ہے کہ "یہ اہل عملہ کی اصطلاح ہے جب مستغیث سے مانگتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بن عینک نظر نہیں آتا یا ہم تو عینک گھر ہی بھول آئے"۔ اس معنی میں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

عین مین (تشبیہ کی تاکید کے لیے) ہو بہو، بعینہٖ، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ اصغری نے ملکہ (وکٹوریہ) کی تصویر نکال کر دکھائی اور سب لڑکیوں نے نہایت شوق سے ملکہ کی تصویر کو دیکھا۔ سفیہن (نے کہا) کیا اچھی تصویر ہے عین مین ملکہ کھڑی ہیں۔   (مراۃ العروس)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کی تحقیق یہ ہے کہ "لفظ مین اس جگہ تابع مہمل ہے جو بہ لحاظ قافیہ عوام الناس نے لگا لیا ہے۔ عین کے معنی خود ہو بہو کے آتے ہیں"۔ خیال صاحب نے یا ان کے پیرو محاورہ دانوں نے جو اسے من وعن کا بگڑا ہوا خیال کرتے ہیں محض غلط ہے اگر اس کا بگڑا ہوا ہوتا تو عین عن ہو سکتا تھا نہ کہ تمیم ہو کر پھر عین مین ہو گیا یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بعض اہل لکھنؤ کو "عین دین" بھی بولتے سنا گیا ہے

عین وقت پر :- ٹھیک موقع پر، ضرورت پر وقت معین پر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال :- تمہارا جو کام ہوتا ہے عین وقت پر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی کام قاعدے سے نہیں ہو پاتا۔

عینی :- اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

محل استعمال :- عدالتوں میں سماعی شہادت کی کوئی وقعت نہیں ہوتی جب تک کہ گواہ عینی شہادت نہ دے

عینی :- وہ دو بھائی جو ایک ماں باپ سے ہوں عربی صفت، فصیح، رائج۔

بیکار کو رہو گے ہوا جب وہ خیرہ سر
ٹپکے ہیں ہاتھ ڈال کے پیکا زمین پر
آواز دی زمین نے کہ فی التار والسقر
جاتو بھی ہے برادر عینی تراحبد ھر
جز موت کچھ شقی کو نہ اس دم نظر پڑا
آنکھیں کھلیں تو قعر جہنم نظر پڑا (انیس)

عینیت :- (بفتح اول وکسر سوم ویائے مشدد) اصلی ذات ہونا اصل حقیقت ہونا، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عینیت بغیر رب کو رب سے
غیریت عین کو عبد سے (محسن)

قول فیصل :- بغیرت۔ بد یا بھی شعراء نے کہا ہے جو فارسی ہے

ہے ایک کشتۂ سم ایک کشتۂ شمشیر
کہاں یہ عینت مصطفےٰ کی ہے تاثیر (ادیب)

عینین :- دونوں آنکھیں، عین کا تثنیہ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عیوب :- (بضم اول ویائے معروف) برائیاں، عیب کی جمع، عربی، مذکر فصیح، رائج۔

غیروں کے عیوب پر نہ خوش ہو
جب اپنی خبر نہیں ہے تجھ کو (تقی لکھنوی)

قول فیصل :- عیوب چھپانا، عیوب ڈھونڈھنا، عیوب سے بری ہونا اس کے صرف ہیں :-

میں جھوٹ میں چھپاتا ہوں اپنے عیوب کو (چھپانا) اللہ جانتا ہے کہ جھوٹا نہیں ہوں میں
محمد یونس جوہر

ابراہل حسد ہیں کب منزہ
عیوب اکثر سخن میں ڈھونڈھتے ہیں (ڈھونڈھنا) امیر مینائی

ہوئے خلقی عیوب سے جو بری
ہیں جو مانند کوری اور کری (سید محمد عثمان بیت سبیل نجات)

عیوق :- (بفتح اول ویائے مشدد) ایک ستارہ کا نام جو کہکشاں کے داہنے کنارے پر نہایت سرخ رنگ کا اور بہت روشن ہوتا ہے عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال :-

عیوق تھا اک دیدبان بر حصار آسماں
کف الخضیب کشعلہ دارہ سلطان دین (طباطبائی نظم)

قول فیصل :- یہ ستارہ آسمان کے نصف شمالی کی بارہویں قدر اول میں داخل ہے اور نصف شمالی کی بارہویں شکل کا نام ممسک العنان ہے جس کی تفصیل علم ہیئت کے ذیل میں درج کی جا چکی ہے :-

عیون :- (بضمتین واو معروف) آنکھیں عین کی جمع، پانی کے چشمے، ایک کتاب حکمت کا نام جو بو علی سینا کی ہے، عربی۔ (لغات کشوری)

قول فیصل :- اس کا اردو زبان سے کوئی تعلق نہیں



غ

غ :- عربی کا انیسواں، فارسی کا بائیسواں اور اردو کا پچیسواں حرف - اس کو غین معجمہ، عین منقوطہ بھی کہتے ہیں - فارسی میں یہ حرف بہت کم پایا جاتا ہے - حساب جمل میں اس کے ہزار عدد فرض کئے گئے ہیں -

طوبٰے بن طرہ ہے اور طوبٰے پاک لفظ بغیر انقطاع
عین بے عیب ہے اور کانٹے میاں غین ہے

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کی آواز غرغرہ کی آواز سے مشابہ اور کنٹھ کے اوپر سے نکلتی ہے - گاف کے ساتھ اس کو ایسا لگاؤ ہے جیسا خ کو کاف کے ساتھ یا جیسا ب کو پ سے یا د کو ت سے ذ کو س سے گاف کو کاف سے ہے - بعض اوقات شاعر لوگ غ سے علیٰ ہزار داستاں بھی باعتبار عدد مراد لیتے ہیں لغت میں اس کے معنی گھٹا یا تیرگی کے ہیں اگرچہ فارسی میں بھی یہ حرف پایا جاتا ہے مگر شاذ و نادر جیسے غازہ، غول، غولک، غوغا، غنودگی وغیرہ

یہ حرف اپنے اپنے موقع پر حروف ذیل سے عربی فارسی ترکی اردو میں بدل جاتا ہے اور کبھی ان کی جگہ بھی آتا ہے - ج چ ح ق ک گ م و ہ -

غاٹیا :- موٹا تازہ اور پستہ قد آدمی اردو صفت، عوام کی زبان -

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے انھیں معنی میں غاٹیا اور غاٹیر لکھا ہے صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ غاٹیا کے بجائے لکھنؤ میں غاٹیر بولتے ہیں - دراصل یہ لکھنؤ کے عوام غاٹیا اور غاٹیر دونوں بولتے ہیں -

غادِر :- (بکسر سوم) بے وفا، جو عہد پورا نہ کرے - عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال -

غار :-¹ گڑھا، کھڈ، پہاڑ کی کھوہ، عربی مذکر، فصیح، رائج -

محل صرف - شب ہجرت جناب رسول خدا غار میں پوشیدہ ہوئے تھے - جس کے منھ پر مکڑی نے جالا تن دیا تھا اور کبوتری نے انڈے دیئے تھے -

غار :-² گھاؤ - کاری زخم، اردو مذکر غیر فصیح، رائج -

جن کا کہ پاس تھا مجھے دل ان سے ہٹ گیا
سینے کا غار گرد کدورت سے پٹ گیا — بحر

غار :-³ ایک قسم کی نباتات جو جلانے سے عمدہ خوشبو دیتی ہے اور اس کے بیج کو حب الغار اور درخت کو شجرۃ الغار کہتے ہیں - فارسی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ اطبا کی اصطلاح ہے -

غار پڑ جانا :-¹ (لازم) زخموں کا گہرا ہو جانا، گھاؤ ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج -

محل صرف - اس لڑکے کے بہت زبردست چیچک نکلی تھی بڑے بڑے غار پڑ گئے تھے اب تم اچھی حالت میں دیکھ رہی ہو -

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے گڑھا پڑ جانا کے معنوں میں بھی غار پڑ جانا لکھا ہے - مگر اہل لکھنؤ اس جگہ غار ہو جانا بولتے ہیں -

غارَت :-¹ (بفتح اول و سوم) لوٹ مار، تاراجی بربادی - عربی مؤنث، فصیح، رائج -

رخصت سبھوں سے ہاں نے عالی وقار ہو
غارت کو فوج آتی ہے جلدی سوار ہو — تعشق

غارت :-² تباہ برباد، ہلاک، اردو صفت عورتوں کی زبان -

چھیڑ سے اب وہ یہ کہتے ہیں کہ سنبھلو حسرت
صبر و تاب دل بیتاب کو غارت کر کے — حسرت (تباہ)

سن کے آواز مرے رونے کی جھنجلا کے کہا
یا الٰہی اسے موت آئے یہ غارت ہو جائے — رند

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے ویران اجاڑ، خراب، کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

غارت جانا :- تباہ و برباد ہونا، غارت ہونا، اردو صرف، متروک

بحر کہتی ہیں، اٹھا یا سر نے سر غارت گیا

کہہ گیا ہم سے جواب اتنا فنا ہوتے ہوئے امیر

غارت غول ہلے۔ تباہ، ضائع، گم، تلف، برباد، ستیاناس، اردو، صفت، عورتوں کی زبان، متروک۔

بہائے آنسوؤں کے غول گرداب
یہ چشم تر ہے غارت غول گرداب خوشتر (شاہ اودھ)

قول فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "یہ لفظ اصل میں غارت غور ہے۔ جس طرح ترکتاز تاخت و تاراج ترکان کے سبب فارسی میں بمعنی غارت گری رواج پایا، اسی طرح یہ محاورہ غوری خاندان کی غارت گری کے سبب ہند میں مروج ہوا۔ چونکہ سلطان شہاب الدین محمد غوری نے اپنے ویرانکن افواج کے ذریعے ہند اور غزنی کو بار بار تاخت و تاراج کیا۔ اس سبب سے زیادہ گیارہویں صدی عیسوی سے یہ محاورہ زبان زد خلائق ہوگیا۔ اور سب سے زیادہ عورتوں میں جو لوٹ مار کے نام سے کانپتی ہیں اس لفظ نے دخل پایا۔ رفتہ رفتہ حسب قاعدہ رائے مہملہ کا لام سے بدل کر غارت غور سے غارت غول ہو گیا۔ چنانچہ شعراء نے دونوں طرح استعمال کیا ہے:

ہوئے ہیں نالۂ فریاد تک بھی غارت غور
لٹا ہے منزل الفت میں کارواں کیسا (شاگرد مومن) تعلق

غارت غول ہے۔ نظر سے چھپا ہوا، کھویا ہوا، نیست و نابود۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غارت غول کرنا۔ (متعدی) تباہ برباد کرنا، تلف کرنا، ضائع کرنا، ستیاناس کرنا، اردو، صرف متروک۔

ڈوبے غول صحرائے زنخداں
بہت کرتا ہے غارت غول گرداب اختر (شاہ اودھ)

غارت غول ہونا۔ تباہ و برباد ہونا، ستیاناس جانا، ضائع کرنا، کھو جانا، گم ہو جانا، ناچار ہونا، نیست و نابود ہونا، جاتا رہنا، کالعدم ہونا، چوری ہو جانا، پامال ہونا، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اب متروک ہے۔

غارت کا مارا۔ غارت گیا، تباہ شدہ، اجڑا گھر، برے پیٹا۔ غارت شدہ، خانہ خراب، برباد شدہ، عورتیں نفرت و بیزاری کی حالت میں یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں۔ جیسے "ستار غارت کے مارے نے اس کی ساری تنخواہ غائب لگا دی۔" (نور اللغات، لغات النساء)

قول فیصل: یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غارت کرنا ہلے۔ تباہ برباد کرنا، نیست و نابود کرنا، فنا کرنا، اجاڑنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دو گھڑی دل کی طرف سے ہم جو غافل ہو گئے
مختصر سی ایک بستی تھی وہ غارت کر گئے صاحب جاوید بیاباں

غارت کرنا ہلے۔ بیکار کر دینا، خراب کرنا، بگاڑنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ ہم نے قورمہ کتنی محنت سے تیار کیا تھا مگر تم نے ناسمجھی میں بینگن کا بگھار دے کے غارت کر دیا۔

قول فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی "ضائع کرنا، تلف کرنا، اکارت کرنا" بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غارت گر: قزاق، راہزن، تباہ و برباد کرنے والا، فارسی، ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

عشق وہ غارت گر ایماں ہے یہ چاہے اگر
واعظوں کو کلمہ پڑھوائے منات لات کا ہجر

قول فیصل: کنایۃً معشوق کو "غارت گر ہوش" کہتے ہیں۔

ہنس کے کہتا ہے مصور سے وہ غارت گر ہوش
جیسی صورت ہے مری ویسی ہی تصویر کھنچی ہو۔ مرزا رسوا

غارت گری:۔ لوٹ مار، تباہی بربادی، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہوا ہوں عشق کی غارت گری سے شرمندہ
سوائے حسرت تعمیر گھر میں خاک نہیں غالب

غارت گیا:۔ نفرت اور بیزاری ظاہر کرنے کے واسطے یہ کلمہ خفگی میں زبان پر لاتی ہیں۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تو نے بیر الیلے کیا پیچھا
چھوڑ غارت گیے مرا پیچھا شوق لکھنوی

غارت ہو:۔ (کوسنا) اجڑ جائے، فنا ہو، اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

سیماب ہے پہلو میں مرے دل تو نہیں یہ
اس دل نے ستایا مجھے غارت ہو کہیں یہ مومن

غارت ہوش:۔ (بإضافت کنایۃً) حسین، طرحدار، فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

پڑھتے ہی وہ نام غارت ہوش
جوش دل میں ہوئی وہ غم پوش بہشت شاہ اودھ (اختر)

غارت ہونا لا۔ ویران ہونا، برباد ہونا، فنا ہونا، تباہ ہونا، اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

اس دل نے ستایا مجھے غارت ہو کہیں یہ مومن ہجر

غارت ہونا لا۔ تاراج ہونا، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اس محل پر زیادہ تر "تاراج ہونا" ہی بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں "پامال ہونا، منہدم ہونا، مسمار ہونا، اینٹ سے اینٹ بجنا، ضائع ہونا، تلف ہونا، گم ہونا، کھو جانا، جاتا رہنا" مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غارت ہونا (فنا ہونا، دفع ہونا، جس طرح خوشی سے رخصت ہونے کو سدھارنا کہتے ہیں اسی طرح خفگی میں غارت ہونا۔ عورتوں کی زبان ہے۔

(فقرہ) دیکھو وہ کس دن یہاں سے غارت ہوتا ہے

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں کمی کے ساتھ بول دیتی ہیں۔

غارتی:۔ غارت گیا، ایک قسم کا کوسنا، اردو عورتوں کی زبان:

محل صرف۔ میں نے کہا تھا کہ دکانوں کا کرایہ وصول لاؤ، غارتی سارا روپیہ وصول کر کے چل دیا میں ایک ایک پیسے کو پریشان ہوں:

غار ثور (بفتح ثائے مثلثہ) مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کو جبل ثور اور اس میں ایک غار ہے جسے غار ثور کہتے ہیں اس میں آنحضرت حضرت ابوبکر کے ساتھ پوشیدہ ہو گئے تھے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل باسط بسوانی نے ثور کو دو سکتہ قافیہ سے نظم کیا ہے جو صحیح نہیں

دیکھ کر نقش قدم کچھ دور تک
پہنچے جب کفار غار ثور تک — باسط بسوانی

غار حرا:۔ (بکسر حائے حطی) مکہ معظمہ کے ایک پہاڑ کا نام "حرا" ہے اس کے غار کو غار حرا کہتے ہیں۔ جس میں رسول اکرمؐ جا کر بیٹھا کرتے تھے اور عبادت خدا کیا کرتے تھے۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان:

خدا کے کام دیکھو بعد کیا ہے اور کیا پہلے کہ سب
نظر آتا ہے مجھ کو بدر سے غار حرا پہلے — الہ آبادی

قول فیصل۔ تنہا حرا بھی بول دیتے ہیں:

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا — حالی

غار مغیب:۔ (مغیب بروزن شعیب) سامرے کا مشہور غار جس میں امام عصر علیہ السلام کی غیبت ہوئی تھی۔ عربی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

غار مغیب شاہ پہ سالم ہے نور کا
ہر ایک خاک ریزے میں جلوہ ہے طور کا — لطافت فیض آبادی

قول فیصل۔ مغیب کے لغوی معنی ہیں "غائب ہونا جدا ہونا، دور ہونا"

غاریقون:۔ ایک دست آور دوا کا نام جو برنگ سفید، بیخ بوسیدہ کے مانند ہوتی ہے۔ اسے تمام سمیات کے حق میں تریاق لکھا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نر اور ایک مادہ لیکن مادہ بہتر ہے۔ اس کا رد والا مضر ہے اس لیے بالوں کو چھلنی میں چھان لیتے ہیں۔ مزاج اول درجے میں "حار" دوم میں، یابس، خلط بلغم کے اخراج میں نہایت مفید ہے۔ یونانی، مذکر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لفظ۔ بفتح اول وکسر سوم و یائے معروف ہے۔ اگرچہ یونانی الاصل ہے۔ مگر عربی زبان میں بھی یوں ہی داخل ہے۔

غازہ:۔ (بفتح اول وسوم) ایک قسم کا خوشبودار سرخ رنگ کا سفوف جو عورتیں سرخی کے واسطے رخساروں پر ملتی ہیں۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

الدرے انقلاب جہان بلید کا
خون حسینؑ غازہ ہو روئے یزید کا! — امیر

غازہ ملنا:۔ (لازم) ایک خوشبودار سرخ سفوف کا چہرے پر ملنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

وہ غازہ ملتے ہیں اب منہ پہ کہدو
کہ خیرا چپ نمائیں چاند سورج — امیر مینائی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "غازہ مل بیٹھنا" بھی رائج ہے:

خاک تیری جلوہ گہ کی انکو ہاتھ آئے اگر
حق غازہ مل بیں رخ پر آفتاب و ماہتاب — داغ

غازی ۱ـ کافروں سے لڑنے والا، کافروں کو قتل کرنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

لشکر میں یہ غل تھا کہ وہ غازی نظر آیا
دیکھا یہ درو ابرار و غازی نظر آیا — انیس

قول فیصل۔ اس کی جمع "غزاۃ" ہے جو اردو میں رائج نہیں۔

غازی ۲ـ مسلمان بادشاہوں کا خطاب، جیسے "غازی کمال پاشا" سید سالار مسعود غازی" اردو، رائج۔

غازی ۳ـ نٹ، بازیگر، فارسی، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے نٹ، یا بازیگر کہتے ہیں:

غازی ۴ـ (کنایتہ) گھوڑا۔ اردو، صفت، رائج

قول فیصل۔ عام طور سے جہاں گھوڑے کا ذکر ہوتا ہے غازی کہہ دیتے ہیں۔ لیکن تنہا بول کر گھوڑا مراد نہیں لیتے۔ جلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

غازی مرد ۱ـ جانباز، بہادر آدمی، عربی فارسی الفاظ، اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر گھوڑے کو کہتے ہیں جو سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

غازی میاں:۔ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے سالار مسعود، غازی کا خطاب، اردو اہل سنت حضرات کی اصطلاح۔

قول فیصل - ان کا انتقال ۱۰۳۲ھ میں بہرائچ میں عین عالم شباب میں کافروں سے لڑتے ہوئے ہوا عوام حضرات ان کے نام کی چھڑیاں کھڑی کرتے اور پوجتے ہیں۔ چھڑیوں کا میلہ ہر سال ابتدائے مئی یعنی جمادی الاول میں ہوا کرتا ہے۔

غازی میاں دم مدار :- (دم مدار) مکن پور میں شاہ مدار مدفون ہیں جن کا انتقال ۸۴۳ھ میں ہوا۔ وہاں کے فقرا اکثر دم مدار علی الاعلان کہتے رہے ہیں۔ (نور اللغات)

غاشیہ :- (بکسر سوم و فتح چہارم) وہ کپڑا جو چارجامے کے اوپر ڈال لیتے ہیں، زین پوش، پالان، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اک نور سے ہر چار طرف دشت بھرا ہے
اور حسن سے خود غاشیہ کاندھے پہ دھرا ہے — ببر خبیر

قول فیصل - عربی میں اس کی اصل غاشیۃ ہے جس کے معنی ہیں چھپانے والی۔ اس کی جمع غواشی ہے جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

غاشیہ بردار :- زین پوش کا کونہ پکڑ کے چلنے والا خدمت گار، مطیع، فرماں بردار، سائیس، خادم، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غاشیہ بردار تھے جبرئیلؑ ہمراہ رکاب
جب ہوا راکب براق آسماں رفتار کا — ناسخ

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے مطیع و فرماں بردار کے معنی میں صرف "غاشیہ بردوش" اور بقیہ معنی میں محض "غاشیہ بردار" لکھا ہے۔ عام طور سے پڑھا لکھا طبقہ غاشیہ برداری بولتا ہے۔ غاشیہ بردوش قلیل الاستعمال ہے

وہ شہسوار حسن جو معراج کو چلا
جبرئیلؑ ساتھ غاشیہ بردوش ہو گئے — امیر

غاصِب :- (بکسر سوم) زبردستی کسی کا حق چھیننے والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف - تم آج کل جس کے یہاں ٹھہرے ہو وہ غاصب ہے اس کا مکان غصبی ہے نماز تمہاری کیونکر صحیح ہوتی ہوگی۔

غافِر :- (بکسر سوم) گناہ بخشنے والا، خدا کا نام عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

رحیم و غافر و ستار نام تیرا ہے
گناہگار کو بخشے یہ کام تیرا ہے — میر حسن

قول فیصل - اس لفظ کا استعمال صرف خدا ہی کے لئے ذنوب کی اضافت کے ساتھ ہے۔ جیسے "پروردگار عالم کی صفت جہاں ساتر العیوب ہے وہیں غافر الذنوب بھی ہے"۔

غافِل :- (بکسر سوم) بے خبر، عربی صفت فصیح، رائج۔

دیر میں غافل نہیں اس سے صنم بھی دیکھ لو
زاہدو بت بن گئے ہیں سب خدا کی یاد میں — امیر

قول فیصل - بچے کی نیند کے لئے بھی اس کا استعمال ہے جیسے اگر تمہیں جانا ہے تو بچے کو تھپک کر سلا دو جب غافل ہو جائے چپکے سے چلی جاؤ۔ گہری نیند کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔

غافِل :- ناعاقبت اندیش، بے احتیاط، بے پروا، غفلت کرنے والا، عربی، فصیح، رائج۔

خالی خانۂ دہر سے غافل نہیں حباب
ہر دم کو جانتا ہے دم واپسیں حباب — امیر

غافل ہونا :- بے خبر ہونا، بیہوش ہونا، اردو، قلیل الاستعمال

تا دم مرگ غمخواری کے شرمانے سے کیا حاصل

سرہانے بیٹھنے والے ترا بیمار غافل ہے — عزیز لکھنوی

غالِب :- (بفتح اول و کسر سوم) مغلوب کرنے والا، جیتنے والا، فتح یاب، غالب آنے والا، زبردست، زیر کرنے والا، شکست دینے والا، سرکرنے والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

چمن میں دھوم ہے اب اپنی نغمہ سنجی کی
کہ دو ہی نالوں میں غالب رہے ہزار سے ہم — امیر

غالِب :- بڑھ جانے والا، سبقت لے جانے والا فائق، حاوی، عربی، فصیح، رائج۔

شوق شہادت دل میں ہے غالب، ڈھونڈھ رہے ہیں کوچہ قاتل
دور سے دیکھیں اس کو جو آتے دوڑ کے دیکھیں یا دل ہے ہم کو — امیر

غالِب :- اکثر، عموماً، اردو، قلیل الاستعمال

غالب کہ دل خستہ شب ہجر میں مر جائے
یہ رات نہیں وہ جو کہانی میں گزر جائے — جبیر

غالِب :- شیر خدا یعنی حضرت علی علیہ السلام کا لقب، عربی، فصیح، رائج۔

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے بلکہ غالب کل غالب علیؑ ابن ابیطالب یا اسد اللہ الغالب کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

غالِب :- مرزا اسد اللہ خاں کا تخلص - عربی فصیح، رائج۔

ریختہ کے تمہیں استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا — غالب

قول فیصل - غالب کا پورا نام مرزا اسد اللہ خاں تھا۔ مرزا نوشہ آپ کی عرفیت ہے ابتدا میں اسد تخلص تھا۔

یہ لاش بے کفن اسدؔ خستہ جاں کی ہے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا — غالب

بعد میں غالب رکھا اور اسی تخلص سے مشہور رہا

۱۷۹۵ء میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے۔ باپ کا نام عبداللہ بیگ خاں تھا۔ آگرے سے دہلی آئے اور یہیں کے ہو رہے انھیں اپنی فارسی دانی پر ناز تھا اور بجا ناز تھا۔ اردو میں بھی مسلّم الثبوت استاد مانے جاتے ہیں۔ اردو مراسلات کو مکالمے کا جامہ پہنایا۔ مرزا اردو میں شعر کہنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اصلی جولانیٔ طبع فارسی میں دکھلاتے تھے۔ لیکن کیا خبر تھی کہ یہی نامرغوب چیز ان کی شہرت کا باعث ہوگی۔ اردو کے ابتدائی اشعار مغلق اور عام فہم سے بالاتر ہوتے تھے لیکن دوستوں کی نکتہ چینی اور چھیڑ چھاڑ سے ایسے سنبھلے کہ اردو کا کلام جذبات انسانی کا بہترین مرقع ہو گیا خیالات کی جدّت مضمون کی بلند پردازی اپنی مثال آپ ہے۔ عامیانہ اور مبتذل تشبیہوں سے کلام پاک ہے۔ متانت اور سنجیدگی کو شوخی اور ظرافت سے ایسا پیوست کرتے ہیں کہ شعر میں جان آجاتی ہے۔ ۷۳ برس کی عمر پاکر ۱۸۶۹ء مطابق ۱۲۸۵ھ میں دنیا سے انتقال کیا۔ "آہ غالب بمرد" تاریخ انتقال ہے۔ شریف الحسن عثمانی نے غالب کے خطوط سے ان کے حالات زندگی لکھے ہیں۔ جو غالب صدی (۱۹۶۹ء) کے موقع پر مختلف اخبار و رسائل میں شائع کیے جا چکے ہیں۔ اس مضمون کا عنوان ہے "غالب کی کہانی غالب کی زبانی"، ذیل میں اس کا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

"میں آٹھویں رجب ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوا ہوں میں نے ایام دبستان نشینی میں شرح مأتہ عامل تک پڑھا۔ بعد اس کے لہو و لعب اور آگے بڑھ کر فسق و فجور، عیش و عشرت میں منہمک ہو گیا میں قوم کا ترک سلجوقی ہوں۔ دادا میرا ماوراء النہر سے شاہ عالم کے وقت میں ہندوستان آیا۔ سلطنت ضعیف ہوگئی تھی۔ صرف پچاس گھوڑے نقارہ نشان سے شاہ عالم کا نوکر ہوا۔ ایک پرگنہ سیر حاصل ذات کی تنخواہ میں پایا۔ بعد انتقال اس کے جو طوائف الملوکی کا ہنگامہ گرم تھا وہ علاقہ نہ رہا۔ باپ عبداللہ بیگ خاں لکھنؤ جاکر آصف الدولہ کا نوکر رہا۔ بعد چند روز حیدرآباد جاکر نظام علی خاں کا نوکر ہوا۔ تین سو سوار کی جمعیت سے ملازم رہا۔ وہ نوکری ایک خانہ جنگی کے بکھیڑے میں جاتی رہی۔ والد نے گھبرا کر الور کا قصد کیا۔ راجہ بختاور سنگھ کا نوکر ہوا۔ وہاں کسی لڑائی میں مارا گیا۔ نصراللہ خاں میرا حقیقی چچا مرہٹوں کی طرف سے اکبرآباد کا صوبیدار تھا اس نے مجھے پالا۔ ۱۸۰۶ء میں جنرل لیک صاحب کا عمل ہوا۔ صوبیداری کمشنری ہوگئی اور صاحب کمشنر ایک انگریز مقرر ہوا۔ میرے چچا صاحب کو جنرل لیک صاحب نے سواروں کی بھرتی کا حکم دیا۔ چار سو سواروں کا بریگیڈیر ہوا۔ ایک ہزار ذات کا لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا ملک برطرف ہوگیا۔ ملک کے عوض نقدی مقرر ہوگئی وہ اب تک پاتا ہوں۔ پانچ برس کا تھا باپ مرگیا۔ نو برس کا تھا کہ چچا مرگیا۔

نوابی کا خطاب ہے۔ نجم الدولہ اور اطراف جنوب کے امرا مجھ کو نواب کہتے ہیں۔ میں موحّد خالص اور مومن کامل ہوں۔ انبیا سب واجب التعظیم اور اپنے اپنے وقت کے سب مفترض الطاعۃ تھے محمد علیہ السلام پر نبوت ختم ہوئی۔ یہ خاتم المرسلین اور رحمۃ للعالمین ہیں مقطع نبوت کا مطلع امامت اور امامت نہ اجماعی بلکہ من اللہ ہے اور امام من اللہ علی علیہ السلام ہیں ثم حسنؑ ثم حسینؑ اسی طرح تا مہدی موعود علیہ السلام ز لیستم ہم بریں بگذرم۔ ہاں اتنی بات اور ہے کہ ..... زندقہ مردود اور شراب کو حرام اور اپنے کو عاصی سمجھتا ہوں۔ اگر مجھ کو دوزخ میں ڈالیں گے تو میرا جلانا مقصود نہ ہوگا بلکہ میں دوزخ کا ایندھن ہوں گا اور دوزخ کی آنچ کو تیز کروں گا تاکہ منکرین و مشرکین نبوت مصطفوی اور امامت مرتضوی اس میں جلیں۔

۷ رجب ۱۲۲۵ھ کو میرے پاس حکم دوام حبس صادر ہوا۔ ایک بیڑی پاؤں میں ڈال دی اور دلّی شہر کو زندان مقرر کیا اور مجھے اس زندان میں ڈال دیا۔ اللہ اللہ ایک وہ کہ دو بار ان کی بیڑیاں کٹ چکی ہیں اور ایک ہم ہیں کہ کچھ اوپر پچاس برس سے جو پھانسی کا پھندا گلے میں پڑا ہے تو نہ پھندا ہی ٹوٹتا ہے نہ دم نکلتا ہے۔

میں ملم یلد ولم یولد ہوں۔ چھیتّر برس کی عمر میں سات بچے پیدا ہوئے۔ لڑکے اور لڑکیاں بھی اور کسی کی عمر پندرہ مہینے سے زیادہ نہ ہوئی۔

چچا کی جاگیر کے عوض میرے اور میرے شرکائے حقیقی کے واسطے شامل جاگیر نواب احمد بخش دس ہزار روپیہ سالانہ اس میں میری ذات کا حصہ ساڑھے سات سو روپیہ سال۔ بادشاہ دلّی نے پچاس روپیہ مہینہ مقرر کر دیا ان کے ولی عہد نے چار سو روپیہ سال۔ ولی عہد تقرر کے دو برس بعد مر گئے۔ واجد علی شاہ بادشاہ اودھ کی سرکار سے پچسلہ مدح گستری پانچسو

روپیہ سال مقرر ہوئے۔ وہ بھی دو برس سے زیادہ نہ جیئے یعنی اگرچہ اب تک جیتے ہیں مگر سلطنت باقی رہی اور تباہی سلطنت دو برس میں ہوئی دلی کی سلطنت سخت جان تھی سات برس مجھ کو روٹی دے کر بگڑی۔ ایسے طالع مربی کش محسن سوز کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ نواب یوسف علی خاں بہادر والی ریاست رام پور رئیس ہفتیں ۲۵ برس کے میرے دوست اور پانچ چھ برس سے میرے شاگرد ہیں آگے گاہ گاہ کبھی کچھ بھیج دیا کرتے تھے۔ اب جولائی ۱۸۵۹ء سے ماہ بماہ ۵۵ روپے بھیجتے ہیں۔

مولانا غالب علیہ الرحمہ ان دنوں بہت خوش ہیں پچاس ساٹھ جز کتاب امیر حمزہ کی داستان کی اور اسی قدر حجم کی بوستان خیال آ گئی۔ ۱۷ بوتلیں بادۂ ناب کی توشہ خانے میں موجود ہیں۔ دن بھر کتاب دیکھا کرتے ہیں۔ رات بھر شراب پیا کرتے ہیں۔

کسے کیں مرادش میسر بود
اگر جم نباشد سکندر بود

۱۸۵۸ء میں بیمار کیا ہوا توقع زیست کی نہ رہی قولنج اور پھر کیسا شدید کہ پانچ پہر مرغ بسمل کی طرح تڑپا کیا۔ عصارۂ ریوند اور ارنڈی کا تیل پیا۔ اس وقت تو بچ گیا مگر قصہ تمام نہ ہوا دس دن میں دوبار آدھی آدھی غذا کھائی گویا دس برس میں ایک بار غذا تناول فرمائی گلاب اور املی کا پنا آلو بخارے کا افشردہ اس پر مدار رہا۔ کل سے خوف مرگ گیا اور صورت زیست کی نظر آئی ہے۔
میں اب انتہائے عمر یا مدار کو پہنچ گیا ہوں لب بام اور ہجوم امراض جسمانی و آرام روحانی سے زندہ درگور ہوں۔ کچھ یاد خدا بھی چاہیئے نظم و نثر کے قلمرو کا انتظام ایزد توانا کی عنایت و امانت سے خوب ہو چکا۔ اگر اس نے چاہا تو قیامت تک میرا نام و نشان باقی و قائم رہے گا۔

کو کسم را در عدم اوج قبولی بودہ است
شہرت شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

غالباً:۔ (تلفظ۔ غالبن) شاید، گمان ہے۔ یہ کلمہ اس جگہ مستعمل ہے جہاں ایسا شک پایا جائے جو یقین کے قریب ہو۔ عربی، تلفظ، فصیح، رائج۔

پھر نہ آئے جو ہوئے خاک میں جا آسودہ
غالباً زیر زمیں میر ہے آرام بہت　　میر

غالب آنا:۔[۱] جیتنا، غلبہ پانا، فائق ہونا، بڑھ جانا، سبقت لے جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حضور! دشمن کی فوج بہت زیادہ ہے آپ حملہ نہ کریں۔ غالب آنا ناممکن ہے۔

غالب آنا:۔[۲] زیادہ ہونا۔ بھاری ہونا، حاوی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں منع کرتا رہا کہ سیاہ دوپٹے کو سرخ نہ رنگو تم نے کہنا نہ مانا دیکھو سرخی پر سیاہی غالب آ گئی۔

غالب رہنا:۔ حاوی رہنا، زیادہ رہنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مشہور ہے کہ رستم ہمیشہ جنگ میں اپنے دشمن پر غالب ہی رہا کبھی شکست کا منہ نہیں دیکھا۔

غالب ہونا:۔ چھا جانا۔ زیادتی کے ساتھ کسی کیفیت کا طاری ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

یہ سن کر کچھ ہوئی وحشت سی غالب　　منیر
چلے وہ دونوں بھائی گھر کی جانب　　(معراج المضامین)

غالب ہے:۔ قوی گمان ہے۔ اردو صرف، مشترک۔

نہ رہا خلق ہوں غالب کہ بعد مردن بھی
بنے مزار نہ میرے مزار کے نزدیک　　آتش

قول فیصل۔ اب اس جگہ "گمان غالب ہے" بولتے ہیں اور عربی تعلیم یافتہ طبقہ اسی محل پر "اغلب ہے" بھی بولتا ہے۔

غالی:۔[۱] حد سے گزرنے والا، ایک فرقہ، جو حضرت علیؓ کو خدا مانتا ہے۔ نصیری، عربی، غلو کا اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع غالیوں میں ابھی تم کو تو خدا ہونا ہے　　عزیز لکھنوی

غالی:۔[۲] غلو کرنے والا، راسخ العقیدہ، کٹر عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عاشق ہیں سب اس کے جو ہیں کونین کا والی
اثنا عشری پنجتنی، شیعۂ غالی　　انیس

غالیچہ:۔ (یائے معروف) چھوٹا اونی قالین، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ قالین کا مفرس ہے جو فارسیوں نے چہ علامت تصغیر کا اضافہ کر کے بنا لیا ہے۔ گرمی کے استعمال کے لئے اب سوتی غالیچے بھی بننے لگے ہیں

غالیہ:۔ (بکسر سوم) مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ایک سیاہ رنگ کا نام جس سے خضاب کرتے ہیں یہ حکیم جالینوس کی ایجاد ہے۔　　(تشریح الالفاظ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غالیہ بیز:۔ (بیز بروزن تیز) خوشبو دار ہوا مشک و عنبر کی خوشبو میں ڈوبی ہوئی ہوا۔ فارسی ترکیب، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

ہوا باغ کی غالیہ بیز ہے
فضا ہر روش کی طرب خیز ہے　　اختر (شاہ اودھ)

غالیہ مو:۔ سیاہ بالوں والا، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال
کہتے تو ہو تم سب کہ بت غالیہ مو آئے۔ اک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ وہ آئے

غامض:- مشکل کلام، دیر فہم، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کہ دریافت کچھ غامض مسائل
بنی زادہ نے کر دی سہل مشکل (معراج المضامین) منیر

قول فیصل - عربی زبان میں گڑھا، گہرا زمین پست کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

غانی:- تونگر، دولتمند، بے نیاز، عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

غانی تھا جو از نقاہ مالی دماغ تھا
گویا ہوا کے دوش پہ اک زندہ زاغ تھا انیس

قول فیصل - عربی زبان میں راگ گانے والے کو بھی کہتے ہیں۔

غائب:- بکسر سوم، غیر حاضر، پوشیدہ، مخفی چھپا ہوا، حاضر کی ضد۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

حال نہ پوچھ عشق کمر میں گھل گئے بالکل ہو گئے لاغر
سب کی نظر سے اب تو ہیں غائب بن گئے گویا تار نظر ہم اسیر

غائب [۲]:- ایک طرح کی شطرنج جو شطرنج باز پس پردہ بیٹھ کر یا بساط شطرنج کی طرف پیٹھ کر کے کھیلتا ہے فارسی صفت، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

غائبانہ [۱]:- شطرنج کی بازی جو حریف اور بساط کی طرف منہ موڑ کر کھیلتے ہیں۔ فارسی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ بھی شطرنج بازوں کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں:

غائبانہ [۲]:- پیٹھ پیچھے، پس غیبت، عدم موجودگی میں۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا آتش

غائبانہ تعارف:- عدم موجودگی میں تعارف، اردو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جب رضا نے ذات محمد سے شناسائی ہوئی
کچھ خدا سے بھی تعارف غائبانہ ہو گیا سید آل رضا

غائب بانی:- ایک قسم کی گالی جو عورت کے حق میں دی جاتی ہے۔ جیسے قحبہ، قطامہ، وغیرہ اس کا مفہوم ہے۔ غائبانہ مزہ اڑانے والی عورت، اردو، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ میں "غیبانی" کہتے ہیں۔

غائب باز:- غائبانہ شطرنج کھیلنے والا، وہ شطرنج کھیلنے والا جو پس پردہ بیٹھ کر یا شطرنج کی بساط کی طرف پیٹھ کر کے شطرنج کھیلے ایسی بازی کو غائبانہ کہتے ہیں فارسی صفت، (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

غائب غلہ:- بالکل غائب، اس طرح غائب جیسے غلہ غلیل سے نکل کر نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف - اتنے میں انھوں نے بھٹیاری سے پوچھا کہ کیوں بی بھٹیاری تمھیں کچھ معلوم ہے بھلا خوجی کہاں چلے گئے۔ اس نے کہا میاں میں اب کیا بتاؤں کہ کہاں غائب غلہ ہو گئے اتنا جانتی ہوں کہ انھیں کا سا کوئی مردوا آیا تھا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل - اس کا صرف "کرنا، ہونا" کے ساتھ ہے

غائب کرا دینا:- مخفی کرا دینا، اڑا دینا، چوری کرا دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - تمھارے حقیقی بھائی نے دشمنی سے تمھاری ہزاروں بیش قیمت چیزیں غائب کرا دیں تمھیں کوئی اطلاع نہ ہو سکی۔

قول فیصل - اس کا لازم "غائب کر دینا" بھی مستعمل ہے

غائب کھیلنا:- بے دیکھے شطرنج کھیلنا حافظہ کی قوت اور کمال مہارت سے (نور اللغات)

قول فیصل - مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "اس کے کھیلنے کا یہ قاعدہ ہے کہ حریف کی پیٹھ کے پیچھے بساط شطرنج بچھا کر مہرے رکھ دیتے ہیں جب دوسرا حریف مہرہ چلتا ہے تو اسے جتا دیتے ہیں کہ یہ فلاں مہرہ کو فلاں خانے سے فلاں جگہ چلا ہے تب وہ اپنے خیال سے بتا دیتا ہے کہ تم میری طرف کے فلاں مہرے کو فلاں جگہ رکھ دو غرض اسی طرح ذہن میں نقشہ جما کر دوسرے حریف کو مات کر دیتا ہے اہل فارس اسے غائبانہ کہتے ہیں" لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

غائب ہونا [۱]:- پوشیدہ ہونا، روپوش ہونا، چھپنا، حاضر نہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

موجود جسم میں ہے یہ غائب ہے سب کی روح
جلوہ اسی طرح ہے جہاں میں حضور کا فرزند لطافت

غائب ہونا [۲]:- چوری ہو جانا، جاتا رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - تعجب کی بات ہے کہ صندوقچے میں قفل لگا رہا اور کڑے کی جوڑی غائب ہو گئی۔

غائر [۱]:- گہرا، وسیع، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - اگر آپ میرے مضمون کو نظر غائر سے ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ اپنی نوعیت کا واحد مضمون ہے۔

قول فیصل - عربی میں اس کے لغوی معنی ہر چیز جو نیچے چلی جائے، زمین پست گھس جانے والی شے وغیرہ کے ہیں جو اردو میں مستعمل نہیں۔

غائی:- غرض، غایت، وجہ، سبب، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - زیادہ تر اس کا استعمال لفظ علت

کے ساتھ ہوتا ہو جیسے "اس کی علت غائی کیا ہے"

غایت ۱۔ غرض، مطلب۔ عربی، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کی غایت کو سمجھ لیتے تو ہم
مانگنے پر اس کو دل دیتے تو ہم دشاد اودھ — اختر

غایت ۲۔ انتہا، انجام، نہایت، آخر۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جور و ستم کی ان کے جو غایت نہیں رہی
اب بھی مری وفا کی نہایت نہیں رہی — سالک دہلوی

غایت ۳۔ از حد، بے حد، بہت، بے شمار، بےحساب عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ نگار مرغوب اور دلدار مطلوب نے عاشق شادو نامراد کی گردن سیمیں میں دست نگیں ڈال کر چاہا کہ عین مستی اور غایت جوش حسن پرستی میں رخسار جاناں کو چوم لے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے ایک معنی علم، نشان، جھنڈا بھی ہیں جو اردو میں نہیں برتے جاتے۔

غایتُ الامر:۔ انجام کار، آخر کار۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غایت درجہ:۔ اخیر درجہ، انتہائی، اخیر درجے، اخیر کو، حد سے زیادہ، آخر الامر، انتہا پر۔ (فقرہ) آپ اس مکان کی قیمت غایت درجہ پانچ ہزار دینگے۔

قول فیصل: اب شاید ہی کوئی بولتا ہو (نور اللغات)

غایت ما فی الباب:۔ اس معاملے میں انتہائی بات۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اول تبلہ بدلنے کی بعض مصلحتیں ظاہر فرمادیں اور پھر توریت وغیرہ پچھلی کتابوں کی پیشین گوئیوں سے اس کی تصدیق کی، اور آخر کو ایمان کے مقابلے میں اس کو ایسا ہلکا کر دکھایا کہ گویا یہ بات اس قابل ہی نہیں کہ اس پر اتنا زور دیا جائے غایت ما فی الباب، شرط نماز ہے سو آدمی کسی نہ کسی طرف کو تو منہ کرے ہی گا۔

(ترجمۃ القرآن از نور اللغات)

غَبّ:۔ (بکسر اول و بائے مشددہ) تپ نوبتی، باری کی تپ۔ وہ تپ جو ایک روز درمیان دے کے آئے عربی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ حکماء کی اصطلاح ہے۔ عمومیت حاصل نہیں ہے۔

غُبار ۱۔ (بالضم) گرد، دھول، گرد ملی ہوئی ہوا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

گرد نگاہ یار سے دل ہے مرا تباہ
رہرو کو سوجھتی نہیں منزل غبار میں — امیر

غُبار ۲۔ (مجازاً) ملال، کلفت، رنج، اندوہ عربی، فصیح، رائج۔

صبا اڑا نہ سکی آسماں اٹھا نہ سکا
کہ دل میں ان کے ہمارا غبار باقی ہے — داغ

غُبار ۳۔ عداوت، بغض، دشمنی، کینہ بیزاری، اردو، فصیح، رائج۔

چلے ٹھکرا کے میری تربت کو
خاک سے بھی مری غبار رہا — وزیر

غُبار ۴۔ ایک قسم کا خط جو دو الگ الگ نقطوں پر لکھا جاتا ہے اور ان دونوں کا نقطوں کو ملانے سے پڑھا جاتا ہے ورنہ ایک غبار سا معلوم ہوتا ہے اور پڑھنے میں نہیں آتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے اس کا صرف خط کے ساتھ ہی ہے۔

کس پرے ہیں کدورتیں دل کا اشارہ ہے
لکھا ہے خط بھی اس تو خط غبار میں — امیر مینائی

غُبار ۵۔ کہر، شب دود، دھند، بخارات غلیظہ، دھواں دھار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا غبار بول کے یہ معنی نہیں مراد لیتے بلکہ آنکھوں کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

غُبّارا ۱۔ ایک قسم کی آتشبازی، باریک کاغذ کا بنا ہوا تھیلا جس کے اندر تیل کی بھیگی ہوئی گنبد روشن کرکے ہوا میں اڑاتے ہیں۔ اس میں کبھی ایسے پڑاتے بھی رکھ دیتے ہیں جو اوپر جا کر چھوٹتے اور اس میں سے مختلف رنگوں کے پھول گرتے ہیں۔ مذکر۔

سوز دل بعد فنا بھی آشکارا ہو گیا
جب غبارا اٹھا ہمارا اک غبارا ہو گیا — بحر

شیخ امداد علی بحر ہی نے ایک جگہ بہ تشدید دوم بھی کہا ہے۔

اڑے گا گنبد افلاک بن کے غبّارا
جو میری آہ جہاں سوز کا دھواں پہنچا

اب فصحا کی زبانوں پر بلا تشدید ہے۔ (نور اللغات)

صاحب فرہنگ آصفیہ فرماتے ہیں فصحا جو چاہیں فرمائیں زبانوں پر اب بھی تشدید کے ساتھ ہے۔ غبارہ بلا تشدید دو چار شہر میں جو لغت پر زبان کو قربان کرتے ہیں۔ قلق نے بھی غبارا (ب کو مشدد) نظم کیا ہے۔

بعد مرنے کے بھی باقی ہے وہی سوز فراق
خاک کے میری بگولے نہیں غبارے ہیں — قلق

مولف مہذب اللغات کے نزدیک یہ لفظ اردو ہے اور عوام و خواص کی زبانوں پر بہ تشدید با ہے۔ زیادہ تر رسم الخط بجائے الف کے ہائے ہوز کے ساتھ بھی ہے۔ اس کی جمع "غبارے اور غباروں" ہے۔

شب فرقت میں نکل کر مری آنکھوں سے حضور
لطف دکھلاتے ہیں اڑتے ہوئے غباروں کا — فرنگی محلی رضا

غُبّارا ۲۔ ایک قسم کا ہوائی جہاز، ایک قسم کا ہوا پر اڑنے کا بورا جو ریشمی کپڑے یا کسی ہلکی چیز

سمجھا کر اس میں ہیڈ رجن بھرا ہوا لیے لطیف دگرم ہوا کر اڑاتے تھے اور اس کے نیچے ایک کشتی یا کھٹولا باندھ کر آدمیوں کو بٹھا دیتے ہیں۔ اس کا رواج یورپ میں بہت ہے۔ جنگ فرانس اور جرمن میں اس کے وسیلے سے فرانس والوں نے بہت سے کام نکالے تھے۔ بیلون یا ایر بیلون۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کو بھی "بہ تشدید با" ہی بولتے ہیں۔

غُبّارا بشکل غبارہ: شیشے کا گول ظرف، ایک قسم کا بم سا گولا جس میں آتش بازی بھر کر چھوڑتے ہیں اور وہ اوپر جا کر پھٹ جاتا ہے۔ اور طرح بطرح کے پھول کھلاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے گولے کو غبارا نہیں کہتے۔

غبار اٹھنا: زمین سے گرد کا بلند ہونا، ہوا سے خاک کا اڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھٹکتے ہیں کدورت سے دلوں کو مفسد
آئینہ حسب اک غبار اٹھتا ہے — میر عشق

غبار اٹھنا: بخارات کا اوپر کو چڑھنا، بخارات غلیظہ کا صعود کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غبار اُڑنا: گرد اڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم ہیں بعد از مرگ بھی محو تماشائے بہار
جب غبار اپنا اڑا دیوار گلشن ہو گیا — بحر

غبار آلود: گرد میں بھرا ہوا، گرد آلودہ، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال: معلوم ہوتا ہے تم بہت دور سے پیدل آرہے ہو، تمہارا چہرہ غبار آلود ہے۔ منہ دھو ڈالو۔

قول فیصل۔ اسی محل پر غبار آلودہ بھی بولتے ہیں۔

غبار آنا: رنج یا کدورت پیدا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم خاک میں ملے تو ملے غم مگر یہ ہے
دل میں ترے غبار کہیں آ گیا نہ ہو — وزیر

غبار بڑھانا: ملال زیادہ کرنا، تکدر بڑھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم خاک ہو گئے تو مکدر وہ ہو گئے
افسوس ہے غبار بڑھایا غبار نے — (للّا علم)

غبار بھرنا: غبار آلود ہونا، مٹی لگ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ٹھہر کے میں نے وہیں ڈال دی سپر تلوار
کیا سلام یہ جھک کر بھرا جبیں میں غبار — میر عشق

غبار بیٹھنا: اڑی ہوئی گرد کا بیٹھ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

برائی پر ہے ہماری قسمت سفر میں کبھی ہو سفر کی زحمت
کہیں جو بیٹھا غبار غربت تو شعلہ اٹھا غم وطن کا — نجم

غبار جھاڑنا: گرد و غبار کا دور کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

رُوئے یوسف پہ نیا حسن دبہار عارض
میرے محبوب نے جھاڑا جو غبار عارض — لطافت فرزند ناسخ

غبار چھانا: گرد کا پھیل کر کسی جگہ اکٹھا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نظروں میں یہ چھایا ہے غبار دل وحشی
ہر آنکھ میں آنسو مجھے ڈھیلا نظر آیا — منیر

غبارِ خاطر: (بہ اضافت) ملال خاطر، رنج دل کی کدورت، رنجش، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بیری میں ہوئے ہیں مغری کی صورت × چلتے ہیں نسیم سحری کی صورت
ہم بیٹھتے ہیں غبار خاطر کی طرح × اٹھتے ہیں تو درد جگری کی صورت — رشید

غبارِ خاطر: مولانا ابو الکلام آزاد کی ایک مشہور ادبی تصنیف کا نام جو انھوں نے جیل کے اندر خطوط کی شکل میں لکھی، (ادبی)۔

غبار دھونا: کدورت دور کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خنجر لگی کہ تیغ تری روبرو میرے سے رشک
تو غبار راہ کے نہ دل سے کبھی دھو کر آیا — رشک

غبارِ راہ: راستے کی گرد، راستے کی دھول، فارسی، فصیح، رائج۔

مجھے نقش پائے حیدر بنا
غبار رہ آل حیدر بنا — رضیع غزوان

غبار رکھنا: کدورت رکھنا، رنج رکھنا، کینہ رکھنا، عداوت رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بتوں کے خط کو بوسہ عارض عطا کرو
رکھتے ہو دل میں صاف دلوں سے غبار کیا — اکبر

غبار سمٹنا: تاریکی اور گرد کا کم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آگاہ بجھائے فضا کے تمام تار
ڈھنے لگی شعاع سمٹنے لگا غبار — جوش ملیح آبادی

غبار نکالنا: کدورت نکالنا، دشمنی نکالنا، کینہ نکالنا، بغض کا بدلہ لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خاک دہلی سے کیا ہم کو جدا یکبارگی
آسماں کو تھی ضرورت سو نکالا یوں غبار — میر

قول فیصل۔ اس کا صرف دل کے ساتھ زیادہ ہے۔

غبار نکلنا: دشمنی ادا ہونا، کینہ نکلنا، بدلہ نکلنا، عداوت پوری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آندھیوں سے سیاہ ہوگا چرخ ؛ دل کا اب کچھ غبار نکلے گا — میر

غبار ہونا: ۔ آسمان پر گرد ہونا، فضا کا مکدر ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ آندھی تیز آچکی ہے۔ ایسا غبار ہے کہ آج چاند کا نظر آنا مشکل ہے۔

غبار ہونا: ۔ دو شخصوں میں باہم رنجیدگی ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

زمیں کو ہم سے غبار آسماں ہم سے خلاف
نہ ہم زمیں کے لئے ہیں نہ آسماں کے لئے — اکبر

غبار ہونا: ۔ آنکھوں سے کم نظر آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غباوت: ۔ کند ذہن ہونا، غبی ہونا، عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غبطہ: ۔ (بکسر اول وفتح سوم) کسی کے مال یا مرتبے کی بلندی پر ایسا رشک کرنا جس میں اس کے زوال کا ہلکا سا شائبہ بھی نہ ہو۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

حبذا عزت رسول کریم
نہ کریں غبطہ کیوں جناب کلیم — ناسخ

غبغب: ۔ (بفتح اول وسوم) موٹے تازے آدمی کی ٹھوڑی کے نیچے کا لٹکا ہوا گوشت جو خوبصورتی میں داخل ہے۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ آنکھیں جلوہ خورشید سحر سامری چتون
خط نو رستہ شہر سبز غبغب چاہ بابل ہے — انشا

قول فیصل ۔ شعرا چاہ غبغب و چہ غبغب کی ترکیب کے ساتھ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

چاہ غبغب سے نکلتے ہی ہوئی قید نصیب
یوسف دل کے لئے ہو گئیں زنداں زلفیں — جلال

عام بول چال میں اہل لکھنؤ اسی کو غبغبا کہتے ہیں اور زیادہ تر بصورت جمع غبغبے بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ صاحب فرہنگ جہانگیری نے غبب بھی لکھا ہے۔

غبن: ۔ (بفتح اول وسکون دوم وسوم) خیانت تصرف بیجا، دست برد، سپرد کئے ہوئے مال کی چوری، خرد برد، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل ۔ پڑھا لکھا طبقہ غبن بفتح اول وسکون دوم وسوم بولتا ہے اور عوام بفتحتین بولتے ہیں۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

غبی: ۔ (بالفتح) کند ذہن۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ تمہارا لڑکا بہت غبی ہے آٹھ دن میں چار مصرعے آمد نامے کے یاد نہ کر سکا۔

غپ: ۔ (بالفتح) (1) جھوٹ، جھوٹی بات، شیخی کی بات اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل ۔ فارسی میں گپ ہے۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر "غپ" ہی بولتے ہیں۔ دیہاتی گپ بولتے ہیں۔ غپ کا صرف ۔ اڑانا، مارنا، ہانکنا وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ نور اللغات نے بکاف فارسی بھی لکھا ہے جو صحیح نہیں۔ بصیغہ جمع (غپیں) زبانوں پر زیادہ ہے جیسے بلا وجہ دو گھنٹے سے بیٹھے غپیں اڑا رہے ہو اور وقت برباد کر رہے ہو (یا) تمہیں سوائے غپیں ہانکنے کے دنیا کا اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔

غپیں مارنا نسبتہً زبانوں پر کم ہے۔

غپ: ۔ جلدی سے حلق و عصیرہ میں ڈال جانے کی آواز۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ حلق کی قید نہیں بلکہ جہاں بھی جلدی کرنا ہوتا ہے تو بول دیتے ہیں جیسے "میں جیسے ہی ڈیوڑھی میں پہنچا اس نے غپ سے ڈیوڑھی میں گھس کر کنجی لگالی" یہ بھی غیر فصیح ہے۔

غپّا: ۔ (بفتح اول وتشدید دوم) دھوکا، فریب، اردو، مذکر، متروک۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف زیادہ تر جمع کے ساتھ غپے ۔ چنانچہ جھپ کے معنی میں زبانوں پر ہے جو خاص عورتوں کی زبان ہے۔

غپّا: ۔ جب اڑتا ہوا پتنگ کٹ جاتا ہے تو اس کی ڈور تیزی سے کھینچنے کو غپا کہتے ہیں۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ میں نہیں واقف نہ میں نے کسی سے سنا، غپا دینا بمعنی دھوکا دینا البتہ رائج ہے۔ مگر خواص کی زبان ہے خواص غپہ دینا بولتے ہیں۔ مؤلف کے نزدیک غپہ دینا خواص کی زبان نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی عوام کی زبان ہے۔ کنکوے کٹنے، غپا کو ہی نہیں بولتا۔

غپّا: ۔ تصغیر ذکر جیسے "انگلی جوا لی بیٹھ بڑھا پا"۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غپا غپ: ۔ (بفتح ہر دو غین) متواتر پے در پے، اردو، عوام کی زبان

محل صرف ۔ تم شاید دسترخوان کی تہذیب سے واقف نہیں کھانے سے پہلے بوٹی کی ڈلیاں غپا غپ کھاتے چلے جا رہے ہو۔

غپا غپ: ۔ (1) بکثرت، (2) افراط، جیسے غپا غپ نور برس رہا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غپا غپ: ۔ (3) کسی چیز کی کسی ملائم چیز کے اندر آنے اور جانے کی آواز۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غپّا کھانا: ۔ دھوکا کھانا: اردو مصدر، متروک۔

محل صرف ۔ اپنے حافظہ پر دانت کلکلا کر رہ جاتے تھے کہ کس روز کا نام کیوں نہ یاد آیا بڑا غپا کھایا
بس دھنتے تھے تنگ چنتے تھے ۔ (فسانۂ آزاد)

غُپ چُپ :- خاموش، چپ چاپ ۔
(دہلی کی لغت)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ایسے موقعہ پر "گپ چپ" بولتے ہیں

غپڑ غپڑ کھانا :- (غپڑ بفتحتین) جلدی جلدی، بدتمیزی کے ساتھ کھانا ۔ اردو، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ خدا جانے کیا مزے سے غپڑ غپڑ کھاتے جاتے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

غپ شپ : بیہودہ، اور لغو باتیں ۔ اردو مونث، غیر فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ میں پرانی تہذیب کا آدمی ہوں مجھے تمہاری غپ شپ باتوں سے انتہائی تکلیف ہوتی ہے

قول فیصل ۔ اس کا صرف "اڑانا" اور "اڑنا" ہونا کے ساتھ ہے ۔

غپّی :- بفتح اول و تشدید دوم، جھوٹا، بپتیار، غپ ہانکنے والا۔ ڈینگ مارنے والا ۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم صندونوا کی کسی بات کو سچ نہ سمجھنا وہ بڑے غپّی انسان ہیں

غپیا :- غپّی، اردو، مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غتر بود :- بفتح اول و دوم و دال معروف) خلط ملط، ملا جلا، گڑبڑ خراب، اردو غیر فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ یہ مضمون ہے یا غتر بود کچھ سمجھ ہی میں نہیں آتا ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ کہتے ہیں کہ ایک بیوقوف جاہل نے سعدی کے شعر ذیل کی نسبت استاد سے کہا کہ سارا شعر تو سمجھ میں آگیا لیکن غت ربود سمجھ میں نہیں آیا ۔

که سعدی که گوئے بلاغت ربود
در ایام بوبکر بن سعد بود

چونکہ اس نے بلاغت میں سے صرف غت سے کر دوسرے لفظ ربود کے ساتھ ملادیا، اس وجہ سے خلط ملط کے موقع پر بولنے لگے ۔" اس کا صرف "کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے ۔ عورتیں اور عوام اسی کو "غدر بود اور غدڑ بود" بھی بول دیتے ہیں ۔
غتر بود کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہی ۔

لیا دوبارہ اپنا کچھ وجود ہوا
چاہی دن میں غتر بود ہوا ۔ قمر آر

غَٹ :- (بالفتح) لوگوں کا ہجوم، اژدہام، غول، جتھا، اردو، مذکر، متروک ۔

نکلا ہو کس ادا سے گھونگھٹ
اور بار محل کا گروہ کی غٹ ۔ (اختر شاہ اودھ)

غٹ :- نگلنے یا حلق میں اتارے جانے کی آواز ۔ اردو غیر فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ میں کہتا رہا کہ دانت کی دواز ہریلی ہے کلّی کر ڈالو ۔ وہ ایسے بیوقوف تھے کہ غٹ سے نگل گئے ۔

غٹ :- قلقل مینا، اردو مذکر ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غٹا غٹ :- بفتح ہر دو غین) شراب پینے کی آواز، اردو، غیر فصیح، رائج ۔

ساقی بھی ہے ساغر بھی ہے اور رشک چمن بھی
کس لطف سے آتی ہے صدا مے کی غٹا غٹ ۔ تجمل

غٹا غٹ :- مینا اور صراحی کی قلقل، اردو مذکر، دہلی کی زبان ۔

دھوم ہے بادہ کشوں کی جو کہ مے خانے میں
مست جاتے ہیں صراحی کی غٹا غٹ سن کر ۔ آتش

غٹا غٹ پینا :- رقیق چیز کے گھونٹ حلق کے نیچے اتارنا، اردو، مصرف، غیر فصیح، رائج ۔

ع ۔ پی لیے دو آتشہ کے جام غٹا غٹ چمن سنبلہ

غٹ پٹ :- (بفتح اول و سوم) گتھم گتھا وہ لڑائی جو آپس میں لپٹ کے ہو، گتھم گتھا، اردو، قریب بہ متروک ۔

قول فیصل ۔ ہو جانا کے ساتھ صرف کرتے تھے ۔

دیکھ کے ابروئے پیوستہ یہ ہوتا تھا گماں
پہلوان دو ہیں کہ کشتی میں ہوئے ہیں غٹ پٹ ۔ امیر

غٹ پٹ :- بھڑ جانا، مل جانا، قریب ہو کے لڑنا، اردو، قریب بہ متروک ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف بھی ہو جانا کے ساتھ ہے ۔

لیں باگیں ادھر بھی سب نے جھٹ پٹ
بس بڑ گئیں دونوں فوجیں غٹ پٹ ۔ (اختر شاہ اودھ)

غٹ پٹ :- لپٹ جھپٹ ہونا، مختلط ہونا اردو، قریب بہ متروک ۔

قول فیصل ۔ ہونا اور ہو جانا" کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

جو انان چمن سے ہو گئے غٹ پٹ
الٹ ڈالا عروس گل نے گھونگھٹ ۔ بیسر

رنگیں سے اور مجھ سے ہو جاوے جیسے غٹ پٹ (ہو جانا)
بتلادے کوئی ایسی تدبیر میری باجی ۔ رنگین

غٹ پٹ :- بے ربط، ربط کھائے ہوئے۔ اردو، قریب بہ متروک۔

بر آب حباب کر انشا تو اس قصیدے کو ختم
آئی اس سے نزاکت صدا کی غٹ پٹ — انشا

غٹر غٹر :- (بفتحتین) مزے سے مزے لے کر۔ اردو، غیر فصیح، قلیل الاستعمال۔

غٹر غٹر پینا :- (بفتحتین) غٹ غٹ پینا، اس طرح مزہ لے لے کر پینا کہ حلق سے گھونٹوں کی آواز نکلتی جائے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بچوں کے لیے اس کا استعمال زیادہ ہے۔

غٹر غٹر دیکھنا :- مزے سے بے کھٹکے دیکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ٹکر ٹکر دیکھنا بولتے ہیں۔ یہ فقرہ بھی مستعمل ہے۔ ٹکر ٹکر دیدیم دم نہ کشیدیم۔ (فرہنگ اثر)

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

غٹر غٹر سننا :- مزے لے کر سننا، مزے سے سننا (فقرہ) تمہاری باتوں کو غٹر غٹر سنا کی بیری نہ سن سکی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غٹر غوں :- کبوتر کے بولنے کی آواز، اردو، مونث، دہلی کی زبان۔ (لکھنؤ میں اس جگہ غٹ غوں بھی کہتے ہیں) (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بھی بلا تفریق غٹر غوں کہتے ہیں غٹ غوں کوئی نہیں بولتا۔

اچی کس پیار سے مادہ کو خلنے میں بلاتا ہے
تماشا دیکھیو بھورے نمای کبوتر کی غٹر غوں کا — جان صاحب

صاحب نور اللغات نے غین کو پیش اور ٹے کو زبر دے کے لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ غین کو زبر دے کے بولتے ہیں۔ یعنی غٹر غوں۔

غٹ غٹ :- (بفتح اول و سوم) آواز جو پانی یا کسی رقیق چیز کے پینے میں انسان کے گلے سے نکلتی ہو۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

نغمہ قلقل مینا کی بچی ہے کہیں دھوم
زہر پیتا ہے کسی کے لیے غٹ غٹ کوئی — منیر

غٹ غٹ پی جانا :- پانی یا اور کوئی رقیق شے بغیر گھونٹ لیے جلد جلد پی جانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل نظم۔ (برف اور پانی کے لیے) برف لگائے تو پانی میں ڈال کر غٹ غٹ پی جاؤں کلیجہ تک ٹھنڈا ہو جائے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ شراب کے لیے پی جانا کی جگہ چڑھا جانا بھی ہے۔

مزے میں آکے جو ان بار خفتہ تھے
صراحی سے شربت چڑھا گئے غٹ غٹ — انشا

(انشا نے خون غٹ غٹ چڑھا جانا بھی کہا ہے)

گردن اس دم سے صراحی ہو گئی کی جیسی
خون عشاق چڑھا جانے کو حاضر غٹ غٹ — انشا

غٹ غٹ پینا :- کسی رقیق چیز کو اس طرح اور منہ از اور جلدی جلدی پینا کہ حلق کے عجب سے حلق کے اندر سے وہ آواز نکلے جو صراحی میں سے نکلتی ہے اسے قلقل کہتے ہیں۔ بغیر گھونٹ لیے پینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ باعتبار لکھنؤ، غیر فصیح ہے۔

غٹ غوں :- غٹر غوں، اہل لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ غٹر غوں ہی بولتے ہیں۔

غٹک جانا :- نگل جانا، پی جانا، حلق سے اتار جانا۔ (نور اللغات)

اگر پلیٹس کا اعتبار کیا جائے تو غٹکنا بھی کبوتر کی طرح گو سمجھا ہے اسے نگلنے سے کوئی علاقہ نہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غٹ کے غٹ :- غول کے غول، جھنڈ کے جھنڈ، اردو، متروک۔

جشن شاہانہ ہے سب ہیں بر حاضر وقت
اس کے مجرے کو کھڑے ہو جن گھٹ کے غٹ — انشا

قول فیصل۔ تانیث کے لیے غٹ کی غٹ بولتے تھے۔

آئی نسیم صبح جو کل کوئے یار سے
ہمراہ فوج ہوش کی بے غٹ کی غٹ گئی — انشا

غثیان :- (بفتحتین) متلی، جی متلانا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہضم ہو سکتا ہے کب گتے کو گھی
تعنیح کو سے پی کے غثیان ہو گیا — منیر

قول فیصل۔ بفتحتین صحیح ہے۔ منیر نے بسکون دوم نظم کیا ہے جو اس وقت تک فارسی بھی نہیں مانا جا سکتا جب تک کسی فارسی شاعر کی مثال نہ مل جائے۔ اور عام نہ ہونے کی وجہ سے اردو بھی نہیں کہا جا سکتا لہٰذا غلط ہے۔

غچ :- تلوار، چاقو وغیرہ کے گوشت میں گھسنے کی آواز۔ مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غچ :- کیچڑ میں چلنے کی آواز (نور اللغات)۔ لکھنؤ میں اسے چھپ چھپ بالفتح کہتے ہیں۔ اگر اسی کے ساتھ چھینٹیں بھی اڑیں تو چھپکے اڑانا لگانا

کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔ لیکن لکھنؤ میں اب "چھپکی" اڑانا یا "لگانا" نہیں بولتے۔

غچّا:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) دھوکا، اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "دینا اور کھانا" کے ساتھ ہے۔ جیسے "چھوٹے بھائی نے دھوکے سے سادے کاغذ پر دستخط کرا کے غچّا دیا۔" "بڑے بھائی بیچارے نیک بنتے تھے۔ غچّا کھا گئے۔"

غچاغچ:۔ تلوار وغیرہ کے متواتر جسم میں پڑنے کی آواز، چپا چاق، خنجر، برچھی یا تلوار کی لڑائی کی وہ آواز جو آدمی کے گوشت کے اندر گھسنے سے نکلتی ہو، اردو، مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے خچاخچ کہتے ہیں۔ البتہ چاقو یکایک بھونک دینے کو "غچ" سے یا "گپ" سے کہتے ہیں (فرہنگ اثر)

مؤلف "فرہنگ اثر" کی تائید کرتا ہے لیکن ایک دم سے چاقو بھونک دینے کو "غچ" سے نہیں غپ سے بولتے ہیں۔

غچاغچ:۔ کیچڑ میں گھسنے یا پاؤں دلدل میں رکھ کر نکالنے کی آواز، اردو، مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غچاغچ:۔ جماع کرنے سے جو آواز نکلتی ہے اردو، بازاری زبان۔

غچاکا:۔ موٹا تازہ، معشوق، گسبدا بھرے جسم کا پر گوشت، اردو، صفت، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے کبھی کبھی، بازاری لوگ محبوب یا معشوق سے خطاب کرتے وقت "جان من غچاکا" کہتے ہیں اور انگوٹھے سے اپنے سینے کی طرف اشارہ بھی کرتے ہیں۔

غچ پچ:۔ (اصل میں کچ پچ ہے) اردو، عام کچپچ، اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کچ پچ (بالکسر) ہے۔

غچلی:۔ غلیظ، کثیف، کثیف الطبع، گھور، میلا، گندا، وہ آدمی جو اپنے جسم کی صفائی نہ رکھے اردو، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غدّار:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) بہت غدر کرنے والا، خائن، بے وفا، سرکش، مفسد، باغی، نمک حرام، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

رہے تجھ کو پرہیز اظہار سے
نہ کہہ حال اعدائے غدار سے (معارج الغضائل)

قول فیصل۔ یہ غدر کا اسم مبالغہ ہے۔

غدّار:۔ بہت بڑا، وسیع، اردو، رائج۔

جملہ صحیح۔ میری زندگی ایسی کون سی انوکھی زندگی ہے آخر کار اتنا بڑا غدّار شہر تنہا ہی جو اور سب حال ذمیرا حال۔ (ابن الوقت)

قول فیصل۔ شہر کے لیے اس کا استعمال مخصوص ہے اب کسی قدر کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔" صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی وجہ تسمیہ یوں لکھی ہے۔"

• زیادہ تر ایسے موقع پر بولتے ہیں۔ کہ جب کوئی شخص یا کوئی چیز گم ہو جائے۔ اور تلاش میں وسعت شہر کے باعث عاجز ہوں۔ شاید یہ معنی اس وجہ سے لیے گئے ہوں کہ جس طرح بے وفا سے حصول مراد غیر متصور ہے۔ اسی طرح بہت بڑے شہر میں گم شدہ چیز کا دستیاب ہونا، غیر ممکن ہے یا یوں کہو بقاعدہ تجربہ، بہت بڑا بے وفا، سے بہت بڑا معنی ہے کو منتقل کر لیا۔"

غُدَد:۔ (بضم اول و فتح ثانی) گوشت کے اندر کی گٹھلیاں، گلٹیاں، جلد کے اندر کی گرہیں عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ غدّہ بضم اول و تشدید دوم کی جمع ہے عام طور سے اسی کو غدود کہتے ہیں۔ جو اردو ہے۔

غدر:۔ (بفتح اول و سکون دوم) عہد شکنی، بدعہدی، بے وفائی کرنا، بے وفائی، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

دن دھاڑے لوٹتے ہیں وہ مجھے
غدر ہے کیا ملک عشق میں — نیئر

غدر:۔ ہلچل، بلڑ، ہنگامہ، دنگا، فساد، فتنہ، خلفشار، بلوہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جملہ صحیح۔ رات کو شادی میں وہ بد انتظامی تھی کہ کوئی برتن لیے جاتا ہے کوئی لڑ رہا ہے غل مچا رہا ہے یہ شادی نہیں تھی۔ غدر تھا۔"

قول فیصل۔ عوام اسی کو "غدر" بفتح دوم بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔"

اس کا صرف "کرنا اور ہونا" کے ساتھ ہے۔"

غدر:۔ ۱۸۵۷ء کی بغاوت، انگریزوں کے خلاف آزادی کی پہلی لڑائی، اردو رائج۔

غدر میں کر کے اپنے گھر مہمان
دشمنوں سے بچائی تھی اک جان — نالۂ رسوا

غدر پڑ جانا:۔ لوگوں کا بدحواسی میں ادھر ادھر بھاگنا، بھگدڑ مچ جانا، یہ بھی بفتح اول و دوم ہے (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ فصحا بفتح اول و سکون دوم بولتے ہیں عوام بفتح اول و دوم بولتے ہیں۔

غدر پڑنا:۔ ۱۸۵۷ء کا غدر ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالفتح لکھا ہے بول چال میں بفتح اول و دوم ہے (فرہنگ اثر) فصحا بسکون دوم ہی بولتے ہیں جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

غدر کرنا، غدر مچانا:۔ (۱) غل غپاڑا کرنا، شور و غل کرنا (۲) بد انتظامی کرنا (۳) لوٹ مچانا (۴) ہنگامہ برپا کرنا، فساد اٹھانا، بلوہ کھڑا کرنا، فتنہ برپا کرنا (۵) سرکشی کرنا، بغاوت کرنا، سر اٹھانا، باغی ہونا، برگشتہ ہونا، منحرف ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ بھی بفتح اول و دوم ہے (فرہنگ اثر) فصحا بسکون دوم اور عوام بفتح دوم بولتے ہیں۔

غُدود:۔ (بضم اول و واو معروف) گوشت کی گرہ، گلٹی، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے مسلّم حسن مہ ہر چند پیش کائنات
گر ترے ہم جسم ٹھہرے تو ہے پہلو کا غدود — سودا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ صحیح عربی غُدد ہے (بضمتین) ہے اور غدود (بواو معروف) عوام اور جہلا کی زبان ہے۔

مولف کے نزدیک زبان اردو کے اعتبار سے غدود ہی صحیح و فصیح ہے لکھنؤ کے عوام و خواص سب یہی بولتے ہیں۔ غُدد اردو کے لئے بالکل غیر مانوس ہے۔

غدیر:۔ (۱) وہ نشیب جس میں برسات کا پانی جمع ہو۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں ان معنوں میں مستعمل نہیں

غدیر:۔ (۲) عرب کے ایک مقام کا نام جو حوالی جحفہ میں واقع ہے اسی کو غدیر خم اور خم غدیر اور تنہا خم بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام بالکل میدان میں واقع ہے۔ میدان بھی کہاں کا، حجاز عرب کا کوسوں کا ریگستان۔ نہ کہیں سایہ نہ سایہ دار درخت۔ اگر کہیں ہوں گے بھی تو وہی کھجوروں کے درخت جن کا سایہ دو فٹ مربع زمین سے زیادہ نہیں چھپا سکتا۔ یہیں سے مختلف مقامات کو راستے کٹے ہیں اور وہ قافلے جو حج کے مراسم ادا کر کے مکے سے ایک ساتھ ہو کے نکلتے ہیں وہ یہیں سے متفرق ہونے لگتے ہیں عربی، مذکر، رائج۔

عیسٰی نے بھر لیا اندر آفتاب کو
ایسا بہا غدیر میں دریا شراب کا — بحر (غدیر)

ہے غدیر خم کے متوالوں کا گنگا پہ جماؤ
مکتب کا زور کچھ جن پہ نہ قاضی کا دباؤ — صفی (غدیر خم)

قول فیصل۔ مؤلف سراج المبین نے مستند تاریخوں کے حوالوں سے حجۃ الوداع کے بعد واقعہ غدیر خم کو ذرا تفصیل سے لکھا ہے۔ ذیل میں اس کا اقتباس پیش کر رہا ہوں:۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے تمامی درکاسات سے فارغ ہو کر اور اہل اسلام کو دینی و دنیاوی نشیب و فراز، نیک و بد کے امر و نواہی، ان کی رشد اور اصلاح کے مختلف طریقے بتلا کر مدینے کی طرف مراجعت فرمائی۔ مکے سے پھر وہی اہل اسلام کی کثیر جماعت جس کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار یا اس سے زیادہ ہوگی کیونکہ اطراف کے اہل اسلام جو مسافت کی وجہ سے مدینے پہنچ کر اسلامی قافلے کے ہمراہ نہیں ہو سکے تھے مکے سے ہمراہ ہو گئے اور خاص وہ لوگ بھی جن کا حج کے بعد رسول اللہ کی زیارت اور تعلیم و ہدایت پانے کی غرض سے مدینے جانا معمول تھا۔

فوج اسلامی کے ہم رکاب ہوئے بہرحال جب یہ کثیر التعداد قافلہ جس کا سواد کوسوں کی مسافت سے دکھلائی دیتا تھا حوالی جحفہ غدیر خم کے قریب پہنچا تو آیۂ وافی ہدایہ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس نازل ہوا (ترجمہ) اے رسول پہنچا دو اس کو راست پر جو تم پر نازل کیا گیا ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اگر تم نے انھیں نہیں کیا پس تم نے رسالت ہی نہیں پہنچائی اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔ اس واقعے سے پہلے یہاں کوئی منزل نہیں تھی لیکن اس سفر میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درگاہ احدیت کا یہ عتاب تیز خطاب سن کر ٹھہر پڑے اور اس وقت سے منزل قرار پا گیا۔ ....

جناب رسول خدا کو جب ایسا تاکیدی حکم آیا تو آپ نے اس کی تبلیغ ..... میں بھی نہایت ہی بلیغ کوشش فرمائی ...... اپنے چند وفادار اصحاب کو حکم دیا کہ وہ تمام حجاج کو اطلاع دیں کہ آنحضرت ہم کو خدا کا ایک سخت تاکیدی حکم پہنچائیں گے سب یکجا مقام پر جمع ہوں۔ جو لوگ آگے بڑھ گئے ہیں واپس بلائے جائیں اور جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کا انتظار کیا جائے۔ وہ لوگ جو قافلے کے پیچھے رہ گئے تھے پہنچ گئے اور جو آگے بڑھ گئے تھے واپس بلائے گئے تمام اہل اسلام ایسے ضروری اور سخت حکم کو سننے کے لئے ایک جگہ جمع ہوئے اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنایا گیا جب کسی کا انتظار باقی نہیں رہا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور ایک طولانی خطبہ

ارشاد فرمایا...... (اور) علی مرتضیٰ کا ہاتھ پکڑ کر
اور اتنا بلند کر کے کہ سفیدی زیر بغل کی نمایاں ہوئی
فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولا ہے خدا
دوست رکھ اس کو جو اس کو دوست رکھے اور عدو
کر اس کی جو اس کی عدو کرے اور مدد کر اس کی جو
اس کی مدد کرے اور ذلیل کر اس کو جو اس کو
ذلیل کرے۔ حاضرین علیؑ کے بارے میں خدائے
سبحانہ تعالیٰ نے اس مضمون کی وحی فرمائی ہے کہ یہ
سید المسلمین ہے۔ پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کا
امام ہے اور ان لوگوں کا پیشوا ہے جن
کی پیشانیاں نورانی ہیں جو کچھ خدا نے مجھے حکم دیا
وہ میں نے تمھیں پہنچا دیا اور میں تم لوگوں میں ان
کو سپرد کرتا ہوں اور اپنے لیے اور تمھارے لیے
استغفار کرتا ہوں۔

بہر حال جناب رسالتمآبؐ جس وقت یہ طولانی
خطبہ ارشاد فرما چکے اسی وقت ...... یہ دوسری
آیت نازل ہوئی....

الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا۔ (ترجمہ)

(آج کے دن میں تمہارے دین سے بہت مطمئن ہوا
پورا کیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کیا اور تمھارے
دین اسلام سے راضی و خوشنود ہوا)۔ یہ
تہنیت سن کر رسولؐ مطمئن ہوئے اور شکر خدا
بجا لائے اور کل مسلمانوں نے حضرت علیؑ کو مبارکباد
دی۔ حسان بن ثابت نے ایک قصیدہ مدح
امیر المومنین میں پڑھا۔ ازواج رسولؐ نے
بھی تہنیت دی۔ (ماخوذ از سراج المبین)

غدیری :- غدیر خم سے منسوب، غدیر والا
غدیر والی، فارسی صفت فصیح، رائج

حبّ سیر کوثر ہے مرا دل
غدیری ہے کا ساغر ہے مرا دل — للّٰہ اسلم

غِذا :- (بالکسر) کھانا، خوراک، عربی مونث
فصیح، رائج۔

عابد یہ یہ نرغہ ہے نمازی پہ چڑھائی
مہمانوں نے دو دن سے غذا بھی نہیں پائی — انیس

غِذا بند ہونا :- بیمار وغیرہ پر کھانا بند ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

لینی ہے خبر اس کی تو لے رشک مسیحا
بیمار یہ تیرے ہے دوا بند غذا بند — رند

غذا کرنا :- کھانا کھانا، ایسی چیزیں کھانا
جس سے پیٹ بھر جائے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ باوجودیکہ میں نے رات کو غذا نہیں کی
مگر نفخ ابھی تک موجود ہے۔

غذا کھانا :- کھانا نوش کرنا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بمقتضیٰ ضعف معدہ کی شکایت ہے مریض
غذا بالکل نہ کھانا

غذا لگنا :- غذا کا جزو بدن ہونا، غذ
کا بدن پر اثر کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

غم فراق نے کھایا ہے مجھ کو گھن کی طرح
غذا بتاؤ تو کیونکر مرے بدن کو لگے — رند

غِذا نوش کرنا :- کھانا تناول کرنا، کھانا
کھانا۔ اردو، فصیح، رائج

محل صرف۔ سرکار! اب تو حکیم نے اجازت دیدی
غذا کیوں نہیں نوش کرتے۔

غِذا ہضم ہونا :- کھانا پچنا، کھانا تحلیل
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مونگ سے غذا تو جلد ہضم ہوتی ہے مگر خود مونگ دیر
میں ہضم ہوتی ہے۔

غذائے ثقیل :- یعنی الہضم چیز، دیر ہضم
خوراک، دیر ہضم غذا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب
مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غصہ نہ کھا کہ تیرے ہی حق میں ہے کچھ ضرر
ہوگا شکم میں درد غذائے ثقیل ہے — اسیر

غذائے لطیف :- ہلکی غذا، زود ہضم
خوراک جو جلد ہضم ہو جائے۔ سریع الہضم چیز،
فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف! تم غلط کہہ رہے ہو بھلا مونگ
کی کھچڑی سے کہیں پیٹ میں درد ہوتا ہے وہ
تو ایسی غذائے لطیف ہے کہ ادھر کھاؤ ادھر
ہضم۔ تم نے کوئی بہت ثقیل غذا کھائی ہے

غَرّا :- (بفتح اول وتشدید دوم) مشہور، جید،
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ایک شاعر غرا نے فسانۂ ناشاد دولہا
کی شادی کا خاکہ یوں اڑایا (فسانۂ آزاد)
قول فیصل۔ یہ لفظ اردو میں لفظ شاعر کے ساتھ
بطور صفت استعمال ہوتا ہے یعنی شاعر غرا
کہتے ہیں۔ لفظ شاعر کے علاوہ اور کسی لفظ
کے ساتھ اس کا استعمال نہیں نہ تنہا بولتے
ہیں۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں سفید
روشن جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں

غرّا :- ع۔ گھمنڈ، تمکنت، فخر، غرور، خودبینی
تبختر۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

بیجا نہیں مدح شہ میں غرّا میرا
بھرتی سے کلام ہے معرّا میرا — انیس

قول فیصل۔ سونا کے ساتھ اس کا صرف ہے

لاکہیں تو دکھا دیں گے عشق کا جنگل
بہت ہی خضر کو سرا ہو رہنمائی کا — منیر

غُرَابْ :- (بالضم) زاغ، کوا۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ؎

وہ مانہ ہوں کہ ہیں جسکی بہار شفقاہی
وہ کشت ہوں کہ جسے ہو تپ غراب گھٹا — بحر

قول فیصل۔ صاحب لغات کشوری لکھتے ہیں "ایک قسم کی کشتی جو دریا میں چلتی ہے" مگر اردو میں رائج نہیں۔

غُرابُ البَیْن :- (ملفظ غراب بین) لفظی معنے فراق کا کوا۔ اہل عرب کا خیال تھا کہ جس مکان پر یہ کوا بولتا ہے اس گھر کے باشندے متفرق اور جدا ہو جاتے ہیں۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ؎

لڑتے ہیں گور سے کالے ہند میں باہم غضب آیا
غراب البین کے سائے سے کیسی ہو یہ ویرانی — منیر

غَرّا بتانا :- ۱ (متعدی) خیر چاند کا وعدہ کرنا یعنی تاریخ کا وعدہ کرنا، چاند دکھنے یا پہلی تاریخ کا وعدہ کرنا۔ اردو صرف، متروک ؎

روز وصالِ یار مجھے یوں نہیں نصیب
غرہ بتا رہا ہے مجھے بار بار چاند — بحر

غَرّا بتانا :- ۲ ٹالنا، ٹال لیت و لعل سے پیش آنا، بہانہ کرنا، آج کل کرنا۔ اردو صرف ؎

تیس دن وعدے پہ غرتے کے پھرتا ہی مجھے
جب ہوا چاند تو غرا ہی بتا تا ہی مجھے — ظفر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غَرّا بتانا :- ۳ صاف جواب دینا، بالکل انکار کرنا، دھتا بتانا، دھتکارنا ؎

تھا مجھ سے چاند رات کا اس طرح سے قرار
غرا بتا کے رہ گیا پردہ ہزار حیف — جعفر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غَرّا بتانا :- ۴ ناغہ کرنا، غیر حاضری کرنا، فاقہ کرنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

غَرّا ڈھینا :- (بفتح اول و تشدید دوم) لازم ترکی تمام ہونا، شیخی جھڑنا، غرور مٹنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "ڈھینا" کی جگہ "ڈھانا" بولتے ہیں زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

غَرَارَہ :- ۱ (بفتح اول و دوم) ناآزمودہ کار ہونا، فریب کھانا۔ عربی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غَرارہ :- ۲ حلق میں پانی ڈال کے غر غر کی آواز نکالنا اور کلی کر دینا۔ فارسی مذکر فصیح، رائج ؎

شراب طہر کی خاطر دہن ہو رکھنا صاف
وضو میں ورنہ یہ زاہد غرارہ کیا کرتا — آتش

قول فیصل۔ فارسیوں نے یہ لفظ غرغرہ سے بنا لیا ہے ؎

اگر کہے بزبانم حدیث تو بردد
زبے طہارتی آنرا بمے غرارہ کنم — (حافظ شیرازی)

اہل لکھنؤ "غرارہ اور غرغرہ" دونوں حلق میں پانی گھمانے کی آواز کو کہتے ہیں۔

غرارہ :- ۳ غرغرہ کرنے کی دوائیں۔ اردو (فقرہ) غرارہ حوالے لگاؤ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

غرارہ :- ۴ شامیانے کی چوب اور چھپر وغیرہ کا غلاف۔ اردو قلیل الاستعمال۔

محل ہے۔ تمہاری بد احتیاطی سے چھپر کے جتنے غرارے تھے سب کو کیڑوں نے چاٹ لیا۔

غرارہ :- ۵ کپڑے کی تھیلی جو اکثر ٹاٹ یا بانات یا دریائی کی ہوتی ہے۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

غرارہ :- ۶ کلی دار پیجامہ، ڈھیلے پائنچوں کا پیجامہ، ایک برکا پیجامہ، عرض کا پیجامہ۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں بیگمات شریف زادیاں غرارے استعمال کرتی تھیں، جو مثل کھڑے پائنچے کے ہوتے تھے لیکن ان میں الگ سے گوٹ بھی لگتی تھی وہ ایسی کلیوں کا ہوتا تھا جو اوپر سے کم اور نیچے سے زیادہ چوڑی ہوتی تھیں اس کا رواج ختم ہو چلا تھا موجودہ دور میں پھر غرارے کا استعمال کسی حد تک ہو چلا ہے۔ گوٹ دار پائجامے یعنی کھڑے پائنچے کو کلی کے ساتھ غرارہ کہتے ہیں۔ زیادہ تر زنانوں پہ کھڑا پائجامہ ہی ہے۔

غرارے دار پائجامہ :- ڈھیلے پائنچوں کا پائجامہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قریب بہ متروک ہے۔

غَرّا کرنا :- ۱ تعطیل منانا، چھٹی منانا، ناغہ کرنا، غیر حاضری کرنا، جو کام روزمرہ ہوتا ہو اسے کسی دن روک دینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال ؎

وہ ماہ آج جو آیا نو کل کیا غرا
نشاط و عیش میں گزرا کبھی نہ سارا چاند — آتش

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت غرا کر دینا بھی رائج تھا مگر اب بہت کم بولتے ہیں ؎

دیکھ کر تیری نگاہ مست متوالے ہوئے
آج میخواروں نے میخانوں کا غرا کر دیا — صفدر

غَرّا کرنا :- ۲ فاقہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

قول فیصل۔ میرے پیٹ میں بہت تکلیف تھی۔ کھانے کا غر کردیا۔

غر اکرنا ہندی (مصدر) اترانا، غرور کرنا، ناز کرنا، گھمنڈ کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ناز کرنے بدن پہ اپنے کرتے ہو تم جو غرا
ہوسی کرنے تم کو فرعون سا بنایا — احسن

غرامت ا۔ (بفتح اول و دوم و چہارم) تاوان زدہ ہونا، پشیمانی، عذاب، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ پہنچا ہیں لگے اس کو کچھ غرامت تیر
عراط دو زخ ہوئی قیامت (معراج المضامین)

غراں ہندی شور کرنے والا، مہیب آواز نکالنے والا، دڑوکنے والا، دھاڑنے والا، چنگھاڑنے والا، فارسی، صفت، ۲۔ خونخوار، درندہ غضبناک، خشمناک، فارسی، صفت، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب نور اللغات نے اسی کو لبضم اول لکھا ہے۔

غرانا ہندی (بضم اول وتشدید دوم) شیر بلی اور کتے کا غصے کی آواز نکالنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

غرائے شیر کرتا ہے جب جوش اور خروش
جنگل تمام ہوتا ہے سنسان اور خموش۔ محمد اسمٰعیل

قول فیصل۔ کتے اور شیر کے لیے اس کا استعمال عام ہے مگر بلی کے لیے کبھی کبھی بول دیتے ہیں دلیو کے لیے بھی اس کو استعمال کیا ہے۔

وہ دیو لپک کے مار لایا
غراتے ہوئے شکار لایا (گلزار نسیم)

بقید نور اللغات، فارسی مصدر، غریدن سے غرانا بنا لیا گیا ہے۔

غرانا ہندی (محاورۃً) غصے میں کچھ کہنا، گھرکنا، غرفش کرنا، نیلی پیلی آنکھیں دکھانا، جیسے "کھائے اور غرائے"۔

یہ لڑکے جانتے ہیں صرف کھانا اور غرانا
نہیں ہو شیر خاں ان میں ذرا ڈھنگ آدمیت کا — ناطق

(نور اللغات)

قول فیصل۔ انسان کے لیے جہاں کہیں استعمال کرتے ہیں وہاں اس کو "محاوزاً" "کنا" فرض کر لیتے ہیں، جیسا کہ "کھائے اور غرائے" کی مثل سے ظاہر ہے۔

غرانا ہندی (کنایۃً) کفران نعمت کرنا، یعنی جس سے فائدہ حاصل کریں اس کو برا کہیں، لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اس لفظ کا استعمال تنہا نہیں ہے کھائے اور غرائے بصورت مثل بولتے ہیں۔

غرا ہونا: گھمنڈ ہونا، فخر ہونا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

کون سی چیز پہ غرہ ہے تجھے اے غافل
اب وہ دولت نہیں منصب نہیں جاگیر نہیں (فرہنگ آصفیہ)

غرائب ا۔ عجائب، نادرات (غریب کی جمع) عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال عجائب کے ساتھ ہے۔ یعنی عجائب و غرائب بولتے ہیں۔

غرب ہندی (بالفتح) شرق کا نقیض، قبلہ کی سمت سورج ڈوبنے کی جگہ، مغرب، پچھم، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جنبش ہے شرق و غرب و جنوب و شمال کو
آیا ہے غیظ فاتح خیبر کے لال کو — تعشق

غرب ہندی سورج ڈوبنا، غروب ہونا، چھپنا، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس معنی میں "غرب" نہیں بلکہ "غروب" بولتے ہیں، صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ بالا معنی معلوم نہیں عربی کے کس لغت سے لیے ہیں بہت تلاش کی مگر کسی عربی لغت میں یہ معنی نہیں ملے۔

غربا ا۔ (بضم اول و فتح دوم) غریب لوگ، محتاج، نادار اور تنگ دست لوگ، عربی لفظ اردو صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

چھایا ہے سحاب کرم اس کا غربا پر
چھپر کے تلے رہتے ہیں برسات سے محفوظ — بحر

قول فیصل۔ عربی میں یہ لفظ، غریب بمعنی مسافر کی جمع ہے مگر ان معنوں میں اردو میں رائج نہیں۔

غربال ا۔ (بالکسر) آٹا وغیرہ چھاننے کا وہ ظرف جس میں باریک باریک ہزارہا سوراخ ہوتے ہیں۔ چھلنی، عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اردو میں ظرف مذکور کے معنی میں یہ لفظ نہیں بولتے، بطور استعارہ "جسم یا سینہ تیروں سے غربال ہونا" کہتے ہیں۔ جس کا مفہوم ہے جسم یا سینے میں تیروں کا بکثرت پیوست ہو جانا، یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ جسم کی جگہ اس کے ہم معنی الفاظ بدن اور تن بھی بولتے ہیں۔

ع غربال ہوا تیروں سے تن کاتن اطہر — رشاد

سینہ غربال ہوا تیر چلے اعدا کے
رکھ دیا شیر نے قربوس پہ سر جھک کے — انیس

غربال، لفظ گربال کا معرب ہے جو فارسی ہے۔

غربت ہندی (بضم اول و فتح سوم) اپنے وطن سے دور ہونا، مسافر کا عالم، سفر، پردیس

غربی مونث، فصیح، رائج۔

غربت میں دل کا ساتھ تو چھوٹے خدا کرے
وارث کا آسرا ہے نہ تو سے خدا کرے (بہادر شاہ ظفر)

غربت: مفلسی، تنگدستی، غریبی، اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ آپ سمجھتے ہیں کہ میں خوشحال ہوں لیکن جس غربت کے عالم میں بسر کر رہا ہوں خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

قول فیصل۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کے ایک معنی: اداسی، حسرت، کسمپرسی کا عالم بھی ہیں

بیاباں کے بیاسے کو کوئی دیوانہ کہتا ہے
وطن پولے پڑی دو دن کیا غربت نے کیا (ناز دہلوی)

غربت: عجز، انکساری، تواضع، علم بردباری، فروتنی، گھولا پن، اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ غربت نہیں بولتے غربت کے بجائے مسکینی بولتے ہیں۔ یا انکساری کہتے ہیں۔

غربت اندر وطن: جب انسان صفات خدا میں محو ہو کر صفات بشری سے علیحدہ ہوتا ہے تو اس حالت کو اصطلاح تصوف میں غربت اندر وطن کہتے ہیں۔ فارسی، مونث۔

ہو گئی محو خلوت ہر اک انجمن
ہر کسی کو ہے غربت اندر وطن (محسن) (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ خاص صوفیوں کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غربت برسنا: غریبی کے اثرات ظاہر ہونا، کسمپرسی کا عالم ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج

غربت برس رہی ہے ہمارے مزار پر
کچھ احتیاج بارش ابر کرم نہیں (اسیر)

غربت زدہ: وہ شخص جو اپنے شہر اور وطن سے دور ہو، مفلسی کا مارا ہوا جس کو کوئی پرسان حال نہ ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

میں اک غربت زدہ باقی رہا تھا میں بھی آ نا ہوں
مبارک باد دے اے کوئی گور غریباں کو (دبیر)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس محل پر "غربت دیدہ" بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ عورت اور مرد دونوں کے لیے "غربت زدہ" ہی بولتے ہیں۔

غربت نصیب: جس کی قسمت میں وطن سے دور رہنا ہو۔ جو ہمیشہ وطن سے دور رہتا ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

چھٹ کر چمن سے پوچھتے ہیں ہم چمن کی راہ
غربت نصیب بھول گئے ہیں وطن کی راہ (جلال)

غربی: بفتح اول و سکون دوم، پچھم کا، مغربی، مغرب کی جانب کا، عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ آپ نے صحن اور نمبر میں غربی حصے کے ساتھ اضافہ نہیں کیا کہ اس کی دیوار غربی تھا دیوار ہے

غرش: بروزن فر۔ فریدون کا ماحصل مصدر غرانا، فارسی میں بہ تشدید دوم ہے لیکن اردو میں بغیر تشدید بھی ہے۔

زبسکہ بند تھی نو دس برس سے اس کی غرش
سو ایک لقمہ جو ہر ہو سکے سب اس غرش (ادج) (نور اللغات)

قول فیصل۔ تسلیم یافتہ طبقہ بہت کمی کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔

غرض: بفتحتین، مقصد، حاجت، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

گل کی بعد غرض تباہی اس کو
رخصت کی طلب خاطر اس کو (دیگر ابراہیم)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں نشانہ، مقصد، مطلوب، حاجت، اور مقصد کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اردو میں اس کا استعمال مجازی معنوں تک محدود ہے۔ لغوی معنی میں بالکل نہیں بولتے۔ مختلف لوگ اس کا استعمال ہے مثلاً اپنی غرض کو، غرض کا، غرض آنا، وغیرہ۔

ع اسی تمہارے پاس غرض سے آئے ہیں دیکھ
بہتر نگاہ آئے عرض عربی ہے یہ لفظ مذکر ہے

غرض: خیمہ، سردہ، منظر، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ہے سے غرض نشاط ہے کس رو سیاہ کو
یک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے (غالب)

غرض: ارادہ، مقصد، عربی، مونث، قلیل الاستعمال۔

محل نظر۔ آپ جس غرض سے آئے ہیں میں خوب جانتا ہوں۔ مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش نہ کیجیے۔ بس بہتر یہی ہے کہ آپ یہاں سے تشریف لے جائیے۔

غرض: خواہش، اردو، مونث، دہلی کی زبان۔

جو نفر در در تھا اپنا سو یا تھا نیچر
سلطنت ملے دعا کی جاگیر منصب کی غرض (شاہ نصیر)

غرض: مختصر، حاصل کلام، الغرض، الحاصل، القصہ، تمہید سے جب اصل مطلب پر آتے ہیں تو کہتے ہیں عربی مونث فصیح، رائج۔

تجھے خود ہوا غیر لطفی سے گئے
ہم اہل غرض امتحاں دے گئے (رشید)

قول فیصل۔ شعرا اس لفظ کا استعمال واؤ کے ساتھ یعنی غرضکہ۔ شعرا ضرورت شعری کے ماتحت کاف بیانیہ کو حذف کر دیتے ہیں۔

کہیں ملا کہیں مطلوب ہے وہ
غرض ہر رنگ میں کچھ خوب ہے وہ (تسلیم)

غرض اٹکنا: حاجت ہونا، پیدا ہونا کسی سے کسی کا کام اٹکنا۔ اردو مصرف۔ غیر فصیح و رائج۔

امید تھی جو زندگی سے یاس ہو گئی
دم اٹک گیا ہے اٹکا ہے غرض (انشاء)

غرض اٹھا دینا: غرض نہ رکھنا غرض منقطع کر لینا۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال۔

نکلے وہ اس کا کبھی نہ بال زد جو ہو وہ جی چاہتا
گری اٹھا دی ہے چاہ نے مطلب دوست غرض (آتش)

غرض آشنا: خود غرض، مطلب پرست۔ اردو۔ صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے فارسی لکھا ہے مگر کوئی فارسی کی مثال نہیں پیش کی۔ درحقیقت یہ ترکیب ساختہ اہل ہند ہے اور اردو ہی ہے۔

غرض باؤلا، غرض کا باؤلا: حاجتمند غرض کا غلام۔ (مؤنث کے لئے غرض باؤلی ہے) صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے اس طرح لکھا ہے۔ "غرضمند باؤلا" اور یہ بھی لکھا ہے کہ غرض کے وقت فالبطہ اور قانون اور تہذیب کا خیال بہت کم رہتا ہے جو کہ لکھنؤ اسی طرح بولتے ہیں۔ غرض باؤلا کہتے ہیں کوئی نہیں بولتا۔

غرض باؤلا اپنی گا وے یا غرض کا باؤلا اپنی گاوے: غرضمند اپنی ہی بات کی دھن رکھتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غرض باؤلی ہوتی ہے: مطلب دی کو دیوانہ اور بے وقوف بنا دیتا ہے۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

غرض پڑنا: حاجت ہونا خواہش ہونا، ضرورت ہونا۔ یہاں کس کو غرض پڑی ہے جو وہ در در دوڑ کر تمہارے گھر جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ خود تو ہ اور عوام کی زبان ہے۔ ضمیر استفہام کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسا کہ فقرے میں ہے کس کو غرض پڑی ہے۔

غرض ٹوٹنا: کسی سے غرض متعلق ہونا۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال۔

تیرگی کیو کش دل سے ہے جا تو دل کی غرض
جس طرح سے شمع کو حاجت شب دیجور کی (ناسخ)

غرض جتانا: حاجت اور ضرورت سے آگاہ کرنا۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال۔

گل کی یہ غرض جتائی اس کو
رخصت کی طلب سنائی اس کو (گلزار نسیم)

غرض دو گونہ عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

مجنوں کی جان کو دوہرا عذاب ہے ایک تو لیلیٰ کی صحبت کی بلا اور لیلیٰ کی جدائی۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تسلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی یہ شعر پڑھ دیتا ہے۔

غرض ڈالنا: غرض اٹکانا۔ اردو مصرف۔ متروک۔

انشاء جی کی غرض ہے ہرگز نہ بھولیو

ہرگز کسی کے ساتھ نہ ڈالے خدا غرض (انشا)

غرض رکھنا: امید رکھنا تمنا رکھنا مطلب رکھنا آرزو رکھنا۔ اردو فصیح و رائج۔

اک بوسے پر لگا کہنے وہ دیوانہ پھر
ہم سے پھر بار دگر رکھنا نہ اس ڈھب کی غرض (نظیر)

غرض کا آشنا، غرض کا دوست، غرض کا یار: مطلبی دوست، مطلب کا ساتھی۔ اردو۔ صفت۔

جس واسطے جرگ یہ لیا ہے
بندہ تو غرض کا آشنا ہے (رشاد اودھی)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عوام لکھنؤ کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

غرض کا باؤلا: مطلب کا دیوانہ، اپنے کام کا عاشق، اپنی گوں کا یار۔ اردو مذکر قلیل الاستعمال۔ مثل مشہور ہے جو غرض کا باؤلا ہوتا ہے ہمیشہ اپنی ہی گاتا ہے۔

غرض کرنا: دستوری، ستا یا اونے پونے بیچنا، مطلب نکالنا، اپنی گوں نکالنا۔ اردو، ہندو دکانداروں کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غرض کہ: خلاصہ یہ کہ، حاصل مطلب یہ ہے۔ اردو، فصیح و رائج۔

غرض کہ تیری ستائش کہاں یہ لال کہاں
رہا قبول کرے اب یہ مقالی ہجوں (جلال)

قول فیصل۔ بعض عوام اسی محل پر غرضیکہ کہتے اور بولتے ہیں جو ہر حال خلاف فصاحت ہے اور صحیح نہیں۔

غرض کے لئے گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے: حاجت مند کو ذلیل تر کام کرنا

پڑتا ہے۔ اردو، مثل، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ ایک چپراسی اندر سے چٹھی لیے ہوئے نمودار ہوا۔ کیا کریں اپنی غرض سے بیے گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے بچارے بغیر شانے طاق رکھ آپ منہ پھوڑ کر اس کو متوجہ کیا۔ (ابن الوقت)

قولِ فیصل۔ صاحبِ محاوراتِ ہندوستان نے یہ مثل اس طرح لکھی ہے "غرض پر گدھے کو باپ بناتے ہیں۔" اس طرح کی کے ساتھ بولتے ہیں کبھی کبھی "غرض کے وقت" بھی بول دیتے ہیں۔

غرض معطل ہونا :- حاجت ادا ہونا، اردو صرف۔

لیکن غرض کسی کی معطل نہ ہوتی تھی
مشکل کوئی بغیر علی حل نہ ہوتی تھی — مونس

قولِ فیصل۔ یہ صرف شاعر کا خود ساختہ ہے اور ادرِ ایجاد بندہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

غرض مند :- طالب، خواہاں، حاجت مند، خواہش مند، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

بہ شان اور اتنا غرض مند آدمی — (فصاحتِ زبان)
مرنا بھی بے غرض ہو تو بے سود زندگی — بیدل رفت

قولِ فیصل۔ (صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے معنی اردو لکھا ہے) جو کسی حد تک صحیح ہے۔

غرض مند باؤلا :- غرض کے وقت ضابطہ اور قانون، تہذیب وغیرہ کا بہت کم خیال رہتا ہے صاحبِ غرض چاہتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح کام انجام پا جائے۔ غرض مند گھبرائی گھبرائی باتیں کرتا ہے۔ اردو مثل، غیر فصیح، رائج۔

غرض نقشے کرنا یا دو ماند

کہ ہستی را نمی بینم بقائے

میری غرض ایک ایسا نقش بنانا ہے جو میری یادگار رہے، کیونکہ زندگی کے لیے بقا نہیں دیکھتا ہوں لوگ اپنی تصنیف یا تالیف کی ہوئی کتابیں یہ شعر لکھتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں نے یہ کتاب اس لیے لکھی ہے کہ مرنے کے بعد میرا نام باقی رہے۔ (فرہنگِ نشاں)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ اور قلیل الاستعمال ہے۔

غرض نکالنا :- (متعدی) مطلب پورا کرنا کام نکالنا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ جب کوئی "غرض نکالنا ہوتی ہے تو بڑی خوشامد سے کام لیتے ہیں ورنہ کبھی بات بھی نہیں پوچھتے۔

غرض نکلنا :- (لازم) مطلب حاصل ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

عاشقِ بےتاب کو بوسہ عنایت کیجیے
مردِ مفلس کی تونگر سے نکلتی ہے غرض — آتش

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت غرض نکل جانا بھی زبانوں پر ہے۔

اب نکلے یا نہ نکلے تمنائے وصلِ دوست
دل کی جو اک غرض تھی وہ اس سے نکل گئی — جلال

غرض نکلی آنکھ بدلی :- جب مطلب نکل گیا، بے اعتنائی برتنے لگے۔ غرض مند شخص اپنا مطلب نکل جانے کے بعد نظر بدل لیا کرتے ہیں اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

غرض ہونا :- واسطہ ہونا، مطلب ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب غرض ہو تو محبت کیسی

اس محبت سے عداوت اچھی — (مرزا رسوا)

غَرَضی :- غرض مند، اردو، صفت (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحبِ نور اللغات نے اعراب نہیں لگائے ہیں۔ عوام لکھنؤ بسکونِ را (غرْضی) بولتے ہیں؛ اگرچہ اصولاً غلط ہے۔

غَرغَراہَٹ :- (بفتح ہر دو غین و راے مہملہ) ایک قسم کی آواز جو پانی کے تھپیڑوں سے پیدا ہوتی ہے۔ اردو، مذکر۔

وہ تھپیڑے ہوا کی موجوں کے
غرغراہٹ بھنور کی جیا در سے — (از ترجمہ افسانہ)

غَرغَرہ :- بفتح اول و سوم و چہارم، غرارہ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہ گئی قلقلِ مینا کی، مرض سے تقلید
غرغرہ سے سوکیا منہ جو ملا دا آیا — امیر

غُرِفش :- (بضم اول و کسرِ سوم غرِش کا بگڑا ہوا ہے) کتے بلی شیر کی غصے بھری آوازیں۔ مونث (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

غُرِش :- (کنایتہً) انسان کی تکرار والی گفتگو، غصہ آمیز باتیں۔ دھمکی۔ (فقرہ) تمھاری غرفش سے میں نہیں ڈرتا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غرفش کرنا (یا) غرفش لانا :- دھمکانا، تکرار کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غُرفہ :- (بضم اول و سکونِ دوم) دریچہ، کھڑکی، جھروکا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ بے پردہ ہے ہرگز خانۂ دل سے نہ جھانکے گا
عبث غرفہ کھلا ہے اے جنوں چاکِ گریباں کا تیر

قولِ فیصل۔ عربی میں دریچہ اور کھڑکی کے علاوہ اس بالا خانے کو بھی غرفہ کہتے ہیں جو کوٹھے کے کنارے پر ہو اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔

غُرفہ ا:۔ گوشۂ تنہائی، کونہ، خلوت، اردو، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غرفے کی بات:۔ خلوت کی بات، خفیہ بات، رمز وکنایہ کی بات، پوشیدہ بات۔ اردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ دلی کی زبان ہے۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے چھیت، سے اضافے کے ساتھ غرفے کی بات چیت لکھا ہے۔ اہلِ لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

غرفے میں بیٹھنا:۔ دریچے میں بیٹھنا، اردو، مصدر قلیل الاستعمال۔

غرفے میں جلوہ افروز الٹ کے بیٹھے گا آپ اگر
جو ادھر سے جائے گا صورت کو تکتا جائے گا (لطافت)

غَرق ا:۔ (بفتحِ اول و سکونِ دوم) سر سے پانی گزر جانا، پانی میں ڈوب جانا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا (غالب)

قولِ فیصل۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ صحیح بفتحتین ہے مگر عربی، فارسی اور اردو کی بول چال میں بسکونِ ثانی ہی مستعمل ہے، عام طور سے زبانوں پر سکون رائج ہے۔

غَرق ا:۔ ڈوبا ہوا، غریق، مستغرق، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ کسی آدمی نے دیکھ کے مدھر نکلے تو پسینے میں غرق۔ کہنے لگے کوٹھری صاف کر رہا تھا۔

قولِ فیصل۔ عربی میں بفتحِ اول وکسرِ دوم غرق ہے اردو والے بسکونِ دوم استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے بھی لکھا ہے ان معنی میں صحیح بہ فتحِ اول وکسرِ دوم ہے لیکن اردو میں اس کا تلفظ بھی وہی ہے جو اصل معنی کا تلفظ ہے۔

غرق ا:۔ وہ شخص جسے کام کی مصروفیت میں اپنے تن بدن کا ہوش نہ ہو۔ بے حد مشغول، بے انتہا مصروف، بالکل محو، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ تین دن سے مصرع پر مصرع نہیں لگ رہا تھا میں مصرع لگانے میں ایسا غرق تھا کہ تن بدن کا ہوش نہیں تھا آج خدا خدا کر کے مصرع لگ گیا۔

قولِ فیصل۔ محتاط حضرات زیادہ تر "دریا" کا ذکر کرتے ان معنی میں بولتے ہیں جیسے میں دریائے غور و فکر میں گھنٹوں سے غرق ہوں۔

صاحبِ نور اللغات نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں "نشے میں چور" اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

غرق ا:۔ نشے میں چور، مخمور، اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غرقاب ا:۔ (بالفتح۔ بروزنِ شاداب) پانی میں ڈوبا ہوا، بالکل غرق، اردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

اے گریہ نہ رکھ میرے تنِ خشک کو غرقاب
لکڑی کی طرح پانی میں گل جائے تو اچھا (ذوق)

قولِ فیصل۔ پانی میں ڈوبے ہوئے کے معنی میں اہلِ لکھنؤ زیادہ تر اضافت کے ساتھ "غرقِ آب" کہتے ہیں غرقِ آب کرنا، غرقِ آب ہونا، اس کے صرف ہیں لفظ غرقاب لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے پسینے میں ڈوب جانے کے محل پر بولتی ہیں۔ جیسے منصور نگر سے شہید زرنگ پیدل راستہ چلنا پڑا دھوپ بھی تیز تھی شہید سے نگر پہنچتے پہنچتے میں پسینے میں غرقاب ہو گئی۔ فارسی میں غرقاب کے معنی ہیں بہت گہرا پانی "غرقاب شدن" فارسی محاورہ ہے جس کے معنی ہیں پانی میں ڈوب جانا یہ لفظ غرق + آب سے مرکب ہے۔

غرقاب ا:۔ گرداب، بھنور۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غرقاب ا:۔ نہایت مشغول، نہایت مستغرق، بے انتہا مصروف۔

(شعر) جب تم پڑھنے میں غرقاب ہوتے ہو دنیا و مافیہا فراموش کر دیتے ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس معنی میں مستغرق یا غرق بولتے ہیں۔

غرقاب ا:۔ نشے میں چور، نیند میں متوالا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غرقاب ہونا ا:۔ پانی میں ڈوبنا، اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

تھا بحرِ خفیف آب دمِ تیغ کے مارے
غرقاب غرض قطعے [illegible] کے ہوئے سارے (دبیر)

قولِ فیصل۔ اب عام طور سے پسینے میں ڈوب جانے کے محل پر عورتیں بولتی ہیں۔

غرقاب ہونا ا:۔ ہلاک ہونا، غارت ہونا، اردو، مصدر، متروک۔

محلِ استعمال۔ حضور نے بجا ارشاد فرمایا لیکن جب تک گھر بیٹھا نہیں دیا جائے گا ایک دن غرقاب ضرور ہو گے۔ (فسانۂ آزاد)

غرقابی :- ڈوبنا ، اردو ، قلیل الاستعمال ۔

غرقِ عرق :- (باضافت) پسینے میں ڈوبا ہوا ۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے غرقِ عرق (اکثر مرکب تک محدود ہے ۔ لا اعلم

غرق کرنا :- ڈبونا ، پانی میں ڈبونا ، اردو صرف فصیح ، رائج ۔

بھلائے جوش گریہ اگر میری چشم تر
مردم کے غرق سیکڑوں اک پل میں گھر کرے — ذوق

غرق ہونا :- پانی میں ڈوبنا ، اردو صرف فصیح ، رائج ۔

دل کا جہاز آنسوؤں میں غرق ہو گیا
آنکھوں کی روشنی میں بہت فرق ہو گیا — نسیم

غرق ہونا :- بے حد مصروف ہونا ، کام میں بالکل محو ہونا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

نہایت غرق ہو چاہت میں دریا بادوالی کی
مر سخضرد کا بھائی بھی نہ جی کیا ہی لہری ہو — جان صاحب

غرقی :- پانی میں ڈوبی ہوئی زمین ، پانی کی دھرتی ، عربی مونث ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے ۔

غرقی :- ڈباؤ ، ڈوبنا ۔ عربی ، مونث ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے ۔

غرقی :- سیلاب ۔ اردو (فقرہ) یہ کھیت غرقی سے خراب ہو گئے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے ۔

غرقی :- نشیب ، پستی ، نچان ، اردو جیسے ” وہ شہر تو غرقی میں ہے “ دلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

غرقی :- ایک قسم کی کم عرض لنگوٹی ، چھوٹی سی لنگی ، انگوچھا ، اردو ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل نظر ۔ ذکر غرقی باندھے وہ بھی نکلا چاہئے
والا فتنے ہیں جدھر ۔ (طلسم ہوش ربا)

غرقی :- ایک قسم کا عود ، عربی ، صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ تنہا غرقی نہیں ہے ۔ اطبا نسخوں میں ” عود غرقی “ لکھتے ہیں ۔

غرقی آنا :- سیلاب آنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غرقی میں آنا :- ڈوبنا ، بہہ جانا ، دھنس جانا ، نشیب میں آ جانا ، پست ہو جانا ، اردو صرف ، دلی کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

غروب :- (بضم اول و واو معروف) چاند یا سورج کا چھپنا ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج

دیکھی جو اس کی زلف ہوا خود داغ دل
ہوتا ہو وقت شام غروب آفتاب کا — ناسخ

قول فیصل ۔ سورج ڈوبنے کے معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہے چاند کے لئے نسبتاً کم کہتے ہیں اس کا صرف کرنا ، ہونا ، کے ساتھ ہے ۔

غرور :- (بالضم بروزن قصور) تکبر ، گھمنڈ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج

شاہوں سے پوچھتی ہو نہ خاک عاجزی
کیسی یہ تمکنت تھی یہ کیسا غرور تھا — انجم

قول فیصل ۔ یہ لفظ معناً فارسی اور لفظاً عربی ہے ۔ عربی میں اس کے معنی ہیں دھوکا ، فریب ، فارسیوں نے گھمنڈ اور خیال فاسد کرنے کے معنی میں اس لفظ کو استعمال کیا اردو والے صرف گھمنڈ کے معنی میں بولتے ہیں ۔

غرور کرنا اور غرور ہونا اس کے مخصوص صرف ہیں جیسے ” انسان کو غرور نہ کرنا چاہئے اس لیے کہ غرور کا انجام تباہی اور بربادی ہے “ غرور کرنا اثباتی صورت سے بہت کم بولتے ہیں ۔ غرور نہ کرنا منفی صورت زیادہ رائج ہے ۔

غرور آدمی کو کھا جاتا ہے :- گھمنڈ انسان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے ۔ اردو مقولہ ، فصیح ، رائج

غرور آنا :- تکبر پیدا ہو جانا ، گھمنڈ ہو جانا اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

اے حیا ادھر آئی ادھر غرور آیا
مرے جانے کے ہمراہ دور دور آیا — داغ

قول فیصل ۔ نحوی صورت ، غرور آ جانا بھی مستعمل فصیح ہے ۔

نالہ بلبل کا نہ سنتا یہ غرور آ جاتا
گوش گل کو جو نہ سے کان کا زیور ملتا — آتش

غرور توڑنا :- تکبر مٹانا ، نخوت ختم کرنا اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

واں بھی پانی نے پیچھا نہ چھوڑا
غرور شہ اسکندر کو توڑا — منیر (سراج الفصاحت)

غرور ڈھانا :- غرور مٹانا ، گھمنڈ توڑ دینا اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

کیوں بار بار سامنے رکھیں نہ آئینہ
ہم آپ کا غرور تو ڈھائیں کسی طرح — قدر بلگرامی

غرور ڈھے جانا :- تکبر اور نخوت زائل ہو جانا ، گھمنڈ خاک میں مل جانا ، اردو صرف ، رائج ، رکیک ۔

ایک دن ڈھے جائے گا تیرا غرور اے باغباں
جب تڑے گل پھولے اکثر جائیں گے بیٹھا ہیں — جگر

غرور سے :- غرور انداز کے ساتھ ، اردو صرف فصیح ، رائج ۔

جیسے ہی نصف نور ملا نصف نور سے جوش
اپنے گرد گا رنے دیکھا غرور سے رخ آبادکام

غرور کرنا:- اترانا، فخر کرنا، گھمنڈ کرنا، اردو فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ غرور کرنا، اثباتی صورت سے بہت کم کہتے ہیں منفی صورت غرور نہ کرنا بکثرت رائج ہے۔ جیسے "قمر الدین نے کہا استاد ارادہ رکھتے ہیں ہم غرور آ دبے گئے بی صہبا کا نشہ اتار دبے گئے اس پر غرور نہ کرنا کہ ان عیاروں کو بے ہوش کیا۔ (طلسم خیال سکندری)

غرور ٹوٹنا:- گھمنڈ مٹنا، اردو فصیح، قلیل الاستعمال

خدا نے غرور حسن کو کھویا ہے ہر بار سلام
مجبور ہو گئے ہیں قضا و قدر سے آپ — آتش

غرور ہونا:- (لازم) گھمنڈ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تھوڑے سے حسن پہ ہے بہت یار کو غرور
ابرو جو تن گئے تو کمان دار ہو گیا — ہجر

غُرّہ:- (بضم اول و تشدید دوم) ہر چیز کا آدمی، چاندرات، ہر مہینے کی وہ رات جس میں چاند پہلی مرتبہ طلوع کرتا ہے۔ اول روز کا چاند، ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ، عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

من عاشقم و یار بکار دگر است
چوں غرہ شوال کہ عید رمضان است — فردوسی

عید ترکہ تا نہ مستی سے ہوئی ہم کو دسہرہ
مرگ کا دن بن گیا غرہ مہ شوال کا — امیر

قول فیصل۔ عربی میں غرہ کے معنی ہیں گھوڑے کی پیشانی کی وہ سفیدی جو ایک درم سے زیادہ ہو۔

غَرّہ:- [۱] معمولی کے مطابق روز ہونے والے کام کا ناغہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

فاقہ کش ہیں ترے دیدار کے بھوکے کب سے
اے مہ عید یہ اچھا نہیں غرہ تیرا — اسیر

قول فیصل۔ صاحب سرمایہ زبان اردو نے الف کے ساتھ لکھا ہے (غرا) اصولاً یہی صورت صحیح ہے۔

غَرّہ:- [۲] فاقہ، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میری صحت خراب ہو گئی ہے جب کبھی گھبرائی پاتا ہوں بالخصوص شب کو غرہ کر جاتا ہوں۔

غِرّہ (بفتح اول و تشدید دوم) مغرور ہونا، غرور، گھمنڈ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بیجا نہیں مدح شہ میں غرا ابرا
بھرتی سے کلام ہے معترا ابرا — انیس

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں "فریفتہ ہونا" بھی ہیں۔

غرّہ بتانا:- (ف) فعل متعدی۔ (۱) اخیر چاند کا وعدہ کرنا، نئی تاریخ کا وعدہ کرنا، چاند دیکھنے یا پہلی تاریخ کا وعدہ کرنا۔

روز رہا یار مہینوں نہیں نصیب
غرہ بتا رہا ہے ہمیں بار بار چاند — ہجر

(۲) ٹالنا، لطائف الحیل سے پیش آنا، بہانہ کرنا، آج کل کرنا۔ صاف جواب دینا، بالکل انکار کرنا، دفعا بتانا، دھتکارنا۔

تیس دن وعدے پہ غرے کے پھراتا ہے مجھے
جب ہوا چاند تو غرہ ہی بتاتا ہے مجھے — ظفر شاہ

تھا مجھ سے چاندرات کا اس ماہ سے قرار
غرہ بتا کے رہ گیا پردہ ہزار حیف — جعفر

(۳) ناغہ کرنا، غیر حاضری کرنا، (۴) فاقہ کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

غرہ توڑنا:- کسی کے غرہ کو زک دے کے زائل کرنا۔ اردو، متروک۔

آئے غرے کو جو نہ مغرور یہ فن توڑ کر
آپ رکھ دوں اپنے دست و پا و گردن توڑ کر — رشک

قول فیصل۔ اس کی تیسری صورت "غرہ توڑ دینا" بھی تھی۔

ہے جی میں اپنے غرہ جو ہر کو توڑ دوں
آئینہ خیال مکدر کو توڑ دوں — ذوق

غرہ دینا:- [۱] نہ کرنا۔ اردو صرف، متروک

دیکھے تجلی ابر کو وہ حور اگر
غرہ نہ دے زمانے کو پھر ایک بار چاند — بشر

غرّہ دینا:- [۲] فاقہ کرانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے بچے کا پیٹ بہت خراب ہے جب تک دو ایک راتیں غُرّہ نہ دوگے صحت ٹھیک نہیں ہوگی۔

غرہ ڈھہنا:- غرور ٹوٹ جانا، نیچا دیکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے، صاحب فرہنگ آصفیہ نے غرہ ڈھینا (ی کے ساتھ) لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غُرّہ کرنا:- جو کام روزمرہ ہوتا ہوا سے کسی روز روک دینا، ناغہ کرنا، غیر حاضری کرنا، تعطیل کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

وہ ماہ آج جو آیا تو کل کیا غرہ
نشاط و عیش میں گزرا کبھی نہ سا اچاند — آتش

قول فیصل۔ اب زیادہ تر زبانوں پر غلط ہی کے لیے ہے

غرّہ کرنا:۔ غرور کرنا، اترانا، گھمنڈ کرنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

غرّہ کر حسن دو روزہ پہ نہ اے سیم اندام
رنگ سب رنگوں میں ہوتا ہے بہت خام سفید — ناسخ

قول فیصل۔ غرور کرنا فعل لازم کی اثباتی صورت ہے یہ صورت کم رائج ہے۔ بصیغہ جمع غرّے کرنا بھی استعمال کیا ہے۔

خوب صورت تمام دنیا کے
حسن پر غرّے کرتے ہیں کیا کیا — نواب بیگم حجاب

مندرجہ بالا شعر سے قطع نظر اثباتی معنوں میں یہ صرف ناصحانہ انداز سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہم کہیں غرور کرنا بری چیز ہے، فلاں شخص نے غرور کیا وہ تباہ و برباد ہوگیا۔ یہ معلوم ہوا غرور نہ کرنا چاہیے

نازک بدن پہ اپنے کرتے ہو تم جو غرّہ
تو ہی کمر نے تم کو فرعون سا بنایا — احسن

سلبی معنوں میں غرہ نہ کرنا بکثرت رائج ہے اور فصیح بھی ہے۔

غرّہ کر حسن دو روزہ پہ نہ اے سیم اندام
رنگ سب رنگوں میں ہوتا ہے بہت خام سفید — ناسخ

بحر لکھنوی نے دے، کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ یعنی ہم سے غرّہ نہ کر کہا ہے۔

دو شالہ اوڑھ کر غرّہ نہ کر ہم چرم پوشوں سے
درفش کاویانی سے بڑھا رتبہ فریدوں کا — بحر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے، غرہ کرنا، کے ساتھ ہی ساتھ غرّے میں آنا بھی لکھا ہے جو دہلی تک محدود ہے اہل لکھنو نہیں بولتے۔

غرّہ مٹنا:۔ گھمنڈ جاتا رہنا، غرور ختم ہونا، تکبر کا باقی نہ رہنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غرّہ مٹ جاتا ہے راہ عشق میں مغرور کا
ٹھوکریں کھاتا ہے یاں سر قیصر و فغفور کا — رند

غرّہ ہونا:۔ گھمنڈ ہونا، تکبر ہونا، غرور ہونا، اردو، فصیح، رائج۔

صلح سے غرہ ہوا لیکن نہ آئے تم نظر
ان دنوں کتنا منغض رہے ماہ غرّہ ہوگیا — اسیر

غریب:۔ بفتح اول و یائے معروف) مسافر، پردیسی، وطن سے دور۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غریب شہر خوباں ہوں مرا کچھ حال مت پوچھو
ہوا ہی زلف و کاکل کے لیے جنجال مت پوچھو — میر

قول فیصل۔ شعر میں یہ لفظ اضافت کے ساتھ استعمال ہوا ہے یعنی غریب شہر کہا گیا ہے۔ موجودہ دور میں تنہا بغیر کسی اضافت کے بہت کمی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

سنتا ہے کون قافلے میں نالہ جرس
شور فغاں ہے باد ہوائی غریب کا — بحر

دراصل اب اس لفظ کا استعمال عربی اور فارسی کی ان مستقل اور مخصوص ترکیبوں میں ہوتا ہے جو اردو میں علم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جیسے غریب الدیار، غریب الوطن واقعات کربلا کے سلسلے میں امام حسین علیہ السلام کو امام غریب کہا جاتا ہے۔

کس حال سے حبیب خدا کے حبیب ہیں
بیکس ہیں بے سوگوار امام غریب ہیں — نفیس

اسی طرح امام رضا علیہ السلام کا لقب غریب الغربا ہے اور آپ کو رضائے غریب بھی کہتے ہیں۔

غ اٹھ گئے دنیا سے آہ آج رضائے بیکس — (لاعلم)

غریب:۔ بفتح اول و یائے معروف) نادر، عجیب، انوکھا، عربی صفت، فصیح، رائج۔

ایک قصہ عجیب کہتا ہوں
داستان غریب لکھتا ہوں — شوق

غریب:۔ مسکین، عاجز، سیدھا سادا، اردو صفت، فصیح، رائج۔

پوچھو جناب داغ کی ہم سے شرارتیں
کیا سر جھکائے بیٹھے ہیں حضرت غریب سے — داغ

قول فیصل۔ اسی معنی میں جانوروں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے

جو بے لگام بھی پھیرو تو راں سے پھر جائے
غریب ایسا کہ بچہ بھی اس پہ ہوئے سوار — قدر

غریب:۔ مفلس، نادار، بے زر، امیر کی ضد، اردو، فصیح، رائج۔

ساقی سے کوئی کہہ دے کہ اتنا رہے خیال
نازک ہے شیشے سے بھی سوا دل غریب کا — بحر

غریب:۔ بے چارہ جس کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔ لاچار، اردو، فصیح، رائج

میں غریب اور غریبوں کا خدا والی ہے
ہونے دو سارے زمانے کو ادھر ہونے دو — امیر مینائی

غریب:۔ سیدھا سادا، نیک، بھولا بھالا، معصوم، اردو صفت، فصیح، رائج۔

میری بچی تو ہے غریب بہت
دیکھنے میں ہے اس کی صورت شوخ — جان صاحب

قول فیصل۔ جب کسی انتہائی نیک انسان اور بہت برگزیدہ ہستی کا ذکر کرتے ہیں تو احترام کے خیال سے اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔ جو کسی حد تک بصورت زاید ہوتا ہے۔

کوچہ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے — صبا

غریب الدیار:۔ مسافر، پردیسی، بے گھر،

اپنے شہر سے دور، عربی، فصیح، رائج۔

آیا ہے حکم حاکم بدعت شعار کا
لاشہ ہو پائمال غریب الدیار کا ۔ تعشق

غریب الغربا :۔ بفتح اول وضم چہارم و ہفتم و فتح ہشتم) آٹھویں امام جناب علی رضا علیہ السلام کا لقب ۔ عربی، شیعوں کی اصطلاح ۔

ع تابوت اٹھا ہے یہ غریب الغربا کا (دلا علم)

قول فیصل ۔ اس غریب الغربا کے معنی ہیں پردیسیوں سب سے بڑا پردیسی، چونکہ امام رضا علیہ السلام کو وطن سے بہت دور ایسے عالم میں شہید کیا گیا کہ آپ کے پاس آپ کے اہل و عیال، اعزہ و اقربا میں سے کوئی نہیں تھا۔ اس وجہ سے آپ کا یہ لقب ہوا۔

آپ کی شہادت کا واقعہ لفظ رضا کے ذیل میں درج کر چکا ہوں۔

غریب الوطن :۔ اپنے وطن سے دور، عالم مسافرت میں، عربی ترکیب فصیح رائج۔

کرتا ہوں جھک کے میں ملک الموت سے خطاب
پرسان حال آپ غریب الوطن کے ہیں۔ نواب مرزا عاشق

قول فیصل اس کی جمع " و ن " کے ساتھ ہو جیسے ہے۔

بوند پانی کی نہ تشنہ دہنوں نے پائی شوکت
قبر مر کر نہ غریب الوطنوں نے پائی بلگرامی

غریب الوطنی :۔ وطن سے دوری، وطن سے علیحدگی، بیوطنی، عالم مسافرت، عربی ترکیب۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے حفیظ
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے۔

غریبا مئو :۔ غریبوں کا سا بہت سادہ غریبوں کے لائق، روکھا سوکھا، ادنی درجے کا ۔ (صفت) عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل ضرب ۔ تم اچھی طرح بیٹھو بیٹیا، ہم حاتم و سنجاب کس کے گھر سے لائیں غریبا مئو اپنی بسر کر لیتے ہیں
(امیر کہار)

قول فیصل ۔ اس ترکیب میں جو "مئو" کا لفظ ہو اس کے متعلق صاحب فرہنگ آصفیہ کا یہ قیاس ہو کہ یہ لفظ "موج یا موافق" کی بگڑی ہوئی صورت ہے یعنی اس ترکیب کی اصلی صورت "غریبا موج" یا غریبا موافق ہو گی کثرت استعمال سے غریبا مئو ہو گئی ۔

غریب آزار :۔ مفلس و نادار کو ستانے والا، غریب کو ستانے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

صبر کو کھو کر نہ ہوگا تو کبھی اے دل باغ باغ
پھولتے پھلتے نہیں دیکھا غریب آزار کو آتش

قول فیصل ۔ اس لفظ کا استعمال مختلف صورتوں سے ہے۔ مثلاً غریب آزار کو پھولتے پھلتے نہیں دیکھا جیسا کہ آتش کے مندرجہ بالا شعر میں ہے۔

غریب آزار کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

غریب آزار کا انجام کار اچھا نہیں ہوتا آتش
بس بس اے آہ چرخ پیر پر برچھی نہ کر سیدھی

غریب آزار سرسبز نہیں ہوتا۔

وہ نہیں سرسبز ہوتا جو غریب آزار ہو رند

غریب آزار کی عمر طولانی نہیں ہوتی۔

سخت جانی سے مری تلوار ٹوٹی یار کی عاشق
عمر طولانی نہیں ہوتی غریب آزار کی بنالا جاہ

غریب آزاری :۔ غریب کو ستانا نادار پر ستم ڈھانا، فارسی ترکیب، مؤنث فصیح، رائج

محل صرف ۔ یاد رکھو اگر تم نے غریب آزاری نہیں چھوڑی تو ایک دن سر پر ہاتھ رکھ کے رو دو گے اس لئے کہ غریب کی آہ خالی نہیں جاتی۔

غریب پرور :۔ بے کسوں کی پرورش کرنے والا حکام یا اعلیٰ مرتبے کے اشخاص کے لیے مستعمل ہو فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل ضرب ۔ میں نے حضور کو کئی عریضے بھیجے مگر جواب سے محروم رہا، غریب پرور مجھ پر بھی نظر عنایت کیجیے

قول فیصل ۔ پرانے رسم و رواج کے مطابق ابھی تک اردو کی درخواستوں میں لکھا جاتا ہے "غریب پرور" سلامت۔

غریب تیرے تین نام جھوٹا پاجی بے ایمان :۔ مفلسی آدمی کو سب کچھ بنا دیتی ہے (گنجینہ اقوال و امثال)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غریب حرام زادہ :۔ وہ شخص جس کی صورت تو مسکینوں کی سی ہو اور افعال بدذاتوں کے سے، مسکین صورت کا آدمی، گربہ مسکین، اردو، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غریب خانہ :۔ ۱ انکساری کے محل پر اپنے مکان کو کہتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہزار شکر کہ تقدیر نے رسائی کی
قدم حضور کے آئے غریب خانے میں امیر

غریب خانہ :۔ ۲ مسافر خانہ، سرائے ع + ف، مذکر۔ ۳ محتاج خانہ، لنگر خانہ وہ مکان جہاں غریبوں کو کھانا ملے: (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غریب زادہ :۔ مسافر زادہ، فارسی

صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غریب غُربا :۔ (غربا بسکون دوم) محتاج ، ننگے بھوکے ، پریشاں حال ، اردو ، عوام کی زبان ۔

معشوق ہر بغل میں محبوب سیم بر ہیں
اور سب غریب غربا دلشاد اپنے گھر ہیں ۔ نظیر اکبرآبادی

غریب کی جوانی گرمی کی دھوپ جاڑے کی چاندنی :۔ یہ سب اکارت ہیں ۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس محاورہ کو اس طرح بولتے ہیں ۔" جاڑے کی چاندنی مفلس کی جوانی ، خواجہ سرا کی دولت "

غریب کی جورو سب کی بھابی :۔ مفلس بیکس کو ہر ایک برا بھلا کہتا ہے غریب پر سب کا بس چلتا ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ رسالہ بازاری زبان میں مثل اس طرح لکھی ہے غریب کی جورو سب کی بھابی ، زبردست کی جورو سب کی دادی ۔ خزینۃ الامثال میں لکھا ہے ۔ غریب کی جورو سب کی سرہج ۔ اہل لکھنؤ " غریب کی جورو سب کی سلہج " بولتے ہیں ۔ صاحب فرہنگ اثر مؤلف نور اللغات کی رد میں لکھتے ہیں ۔ مثل میں بھابی کی جگہ سلہج یا سرہج ہے ۔ بھابی بھائی کی بیوی ہے ۔ سرہج کی بیوی ۔ مذاق کے پردے میں توہین اور حقارت ، سالے کی بیوی کی ہوسکتی ہے نہ کہ بھابی ، بھائی کی بیوی کی ۔ مثل کا صحیح مفہوم ہے کہ غریب کی کوئی عزت نہیں کرتا ہمدردی کے بدلے اس کے افلاس کی ہنسی اڑائی جاتی ہے ۔"

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ اہل لکھنؤ سرہج کی جگہ سلہج کہتے ہیں ۔

غریب کی جورو عمدہ خانم نام :۔ مفلسی میں نام سے عزت نہیں بڑھتی ۔ اردو مثل ۔
(رسالہ بازاری زبان)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس مثل کو نہیں بولتے بسند فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کی زبان ہے ۔

غریب نواز :۔ غریب پرور ، غریب کو سرفراز کرنے والا ، فارسی ترکیب ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل حضرات اہلسنت کی اصطلاح میں یہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سنجری کا لقب ہے ۔ موصوف کی یہ رباعی بہت مشہور اور زبان زد خلائق ہے ۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین

آپ ۵۳۷ھ میں ملک ایران کے شہر اصفہان میں سنجر نامی محلے میں پیدا ہوئے ۔ موصوف کے والد ماجد کا نام خواجہ غیاث الدین اور ماں کا نام بی بی ماہ نور تھا ۔ آپ کا شجرہ اس طرح ہے ۔ خواجہ معین الدین بن خواجہ غیاث الدین بن خواجہ کمال الدین طاہر بن عبد العزیز بن سید ابراہیم بن سید ادریس بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی ۔ آٹھ یا نو برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اس کے بعد فقہ ، حدیث اور دیگر علوم شرعیہ سے کما حقہ واقفیت حاصل کی ۔ جب دنیاداری ترک کی تو سمرقند پہنچے وہاں سے بخارا گئے اور پھر بغداد میں غوث الاعظم سے ملاقات کی جب ۲۷ سال کے ہوئے تو عراق کے قصبہ ہارون پہنچے اور وہاں کئی سال تک رہے وہاں سے حرمین شریفین و مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اس کے بعد اپنے وطن واپس آئے اور پھر مدینہ منورہ چلے گئے وہاں سے ہرات ، سبزوار ، بلخ ، قلعہ شادماں ، ملتان ، لاہور ، دہلی ، ہوتے ہوئے ۵۸۶ھ میں عاشورہ کے دن اجمیر آگئے ۔ اس وقت پرتھوی راج ملک کا راجہ تھا اس کی ماں کاہنہ تھی اس نے پیشین گوئی کی کہ اس کے ہاتھوں یہ حکومت ختم ہوگی ۔ اس لئے راجہ نے انھیں اجمیر سے نکال دیا اور آپ اوچ پہنچے بعد میں غزنی گئے اور شہاب الدین غوری کے ساتھ ہندوستان آئے ۔ پشاور تک ساتھ رہنے کے بعد الگ ہوگئے وہاں سے لاہور اور پھر دہلی چلے گئے اور جب اجمیر واپس آئے تو مسلمانوں کا اقتدار ہو چکا تھا آپ نے وہیں پر مستقل سکونت اختیار کر لی ۶ رجب ۶۲۷ھ بروز دوشنبہ نصف رات کے بعد اپنے حجرہ میں انتقال فرمایا اور وہیں سپرد خاک ہوئے ۔ آپ کا عرس یکم رجب سے ۶ رجب تک ہر سال بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے ۔

آپ بے نظیر شاعر اور لاجواب ادیب بھی تھے ۔

(اقتباس از سوانح عمری خواجہ غریب نواز مرتبہ فاروق ارگلی)

غریب نوازی :۔ غریب پروری ، غریب کو سرفراز کرنا ، فارسی ترکیب ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ کئی دن کے بعد خبر پہنچی کہ خسرو آفاق نے غریب نوازی فرمائی ہے کچھ خطرے کا مقام نہیں ۔ (دربار اکبری)

غریبوں کا بیڑا پار کرنا :۔ غریبوں کی مدد کرنا ، غریبوں کو امداد کرنا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

ہم غریبوں کا بھی پار کرے گا بیڑا
جس نے دریا کے حباب پر لنگر باندھا ۔ امیر

قول فیصل ۔ اس کا لازم غریبوں کا بیڑا پار ہونا بھی رائج ہے ۔

غریبوں نے روزے رکھے تو دن بڑے ہوگئے ۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی کسی اچھے کام کا قصد کرے اور اس میں دقت اور دشواری پیش آئے۔ اردو مثل۔

گردش دنوں کی کم نہ ہوئی کچھ کڑے ہوئے
روزے رکھے غریبوں نے تو دن بڑے ہوئے　　منیر

(نور اللغات)

صاحب محاورات ہندوستان نے لکھا ہے "غریبوں نے روزے رکھے تو دن بڑھ گئے"۔

صاحب فرہنگ آصفیہ و لغات النساء نے لکھا ہے کہ "غریب نے روزے رکھے دن بڑے آئے" اور دونوں نے منیر کا مندرجہ بالا شعر ہی پیش کیا ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں بہت کمی کے ساتھ "غریبوں نے روزے رکھے تو دن بڑے آئے" بولتی ہیں۔

غریبہ :۔ (غریب کا مونث۔ جمع غرائب) نادر کمیاب چیز، عجیب چیز۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اشیائے غریبہ وغیرہ کی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔

غریبی :۱ گھر اور وطن سے دور ہونا، مسافرت، پردیس کا عالم، فارسی، مونث قلیل الاستعمال۔

پہنچا جو کمال کو وطن سے نکلا
قطرہ جو گہر بنا عدن سے نکلا
تکمیل کمال کی غریبی ہو دلیل
پختہ جو ثمر ہوا چمن سے نکلا　　(رباعی) دبیر

غریبی :۲ مفلسی، بے زری، ناداری، اردو فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نہ عزیز ہی پوچھتے ہیں نہ غیر ہی اچھی نظر سے دیکھتے ہیں خدا غریبی اور مفلسی کی بلا سے محفوظ رکھے۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس کا صرف "آنا" کے ساتھ ہے جیسے "پہلے دولت مند تھا جب سے غریبی آئی اولاد بھی نہیں پوچھتی"۔

غریبی :۳ عاجزی مسکینی، انکسار، اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر "غربت" کا لفظ زبانوں پر ہے۔

غرّے ڈبّے بتانا :۔ بلا وجہ کا غصہ دکھانا بے محل بے تکا غصہ کرنا، اردو، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ اب جو ہمارے طفیل میں چاند سی دلہن ملی تو غرّے ڈبّے بتا رہے ہیں۔

(کامنی۔ از سرشار)

غُرّے ڈبّے دکھانا :۔ (بضم اول و تشدید دوم و کسر چہارم و تشدید پنجم مکسور) دھمکی دینا، ڈرانا، بہت زیادہ غصہ کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "دکھانا" کے ساتھ ہے جیسے۔ خوش حالی یا فارغ الحالی کی بدولت غرّے ڈبّے دکھلاتے ہیں۔ (اودھ پنچ)

غریزی :۔ (بفتح اول و یائے معروف) اصلی، طبیعی، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو جسم قہر سے وہ تیغ تکتی
غریزی بھی حرارت رہ نہ سکتی　　منیر (معراج المضامین)

قول فیصل۔ اطبا کی اصطلاح ہے اس کا صرف "حرارت" ہی کے ساتھ ہے پیش کردہ شعر میں غریزی حرارت کہا گیا ہے جو ضرورت شعری کی بنا پر ہے عام زبان حرارت غریزی (باضافت) ہے جیسے "مریض کی حالت خراب ہوگئی ہے حرارت غریزی اتنی کم ہوگئی ہے کہ اب عود کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے"۔

غریق :۱ (بروزن الفتح و یائے معروف) وہ شخص جس کے سر سے پانی گزر گیا ہو، ڈوبا ہوا شخص، ڈوبی ہوئی شے، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ موتیوں کو ملاتے ہیں اپنے دانتوں سے
غریق آب خجالت نہ جوہری ہو جائے　　صبا

غریق :۲ سمایا ہوا ۳ مستغرق، محو، نہایت مصروف، ازحد متوجہ عربی صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کی جگہ "غرق" بولتے ہیں۔

غریق رحمت :۔ (باضافت) خدائے تعالیٰ کی رحمت میں ڈوبا ہوا۔ مغفور مرحوم کی جگہ مستعمل ہے (فقرہ) خدا انھیں غریق رحمت کرے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ غریق رحمت کرنا اس کا خاص صرف ہے کرنا کی جگہ فرمانا بھی بولتے ہیں جیسے یہ دعائیہ فقرہ "خدا انھیں غریق رحمت فرمائے"۔

غریق رحمت ہو :۔ خدا اس کے گناہوں کو بخش دے اور اسے جنت عطا فرمائے۔ اردو دعائیہ فقرہ۔

اشک میں اپنے سوز ڈوب گیا
یاالٰہی غریق رحمت ہو　　میر سوز

غریو :۔ (بکسر اول و دوم و سکون یائے مجہول) شور، فریاد، فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مر گیا غیر یہ غریو اٹھا
آج دنیا سے مکر ریو اٹھا　　منیر لکھنوی

قول فیصل۔ اردو میں یہ لفظ بفتح اول زبانوں پر ہے۔ اٹھنا کے ساتھ صرف کرتے ہیں

نقارۂ دغا پہ لگی چوب یک بیک
اٹھا غریو کوس کہ ہلنے لگا فلک　　دبیر

"غریو برپا ہونا" بھی بولتے تھے جواب رائج نہیں۔

مصباح "تڑپا کر ہیجوں میں غریو برپا ہوا"

(طلسم ہوشربا)

غزاب سے :- بہت جلدی سے، بہت پھرتی سے، اردو حرف، غیر فصیح، رائج۔

محل نظر۔ دنیا منع کرتی رہی۔ بدنصیب غڑاپ سے دریا میں کود گیا جسکے نیچے سب فنا کے گھاٹ اتر گیا۔

غڑپ :- (بفتحتین) ڈوبنے کی آواز، کسی چیز کی (خصوصاً اندر) داخل ہونے کی آواز، اردو، مؤنث (فقرے) ۱۔ غضب خدا کا یہ پانی پینے کا آبخورہ جو غڑپ غڑپ منکے میں پڑ کے مرغی کے ڈربے میں پڑا ہے۔

۲۔ زید غڑپ سے کوٹھری میں چلا گیا۔

۳۔ جو آیا غڑپ سے آبخورہ ڈال، پانی پی ٹیڑھا ہوا چلتا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس کا استعمال۔ نوالے جلدی سے نگل جانے کی آواز کے معنی میں ہے اور عورتوں کی زبان ہے۔ جلدی جلدی بڑے بڑے نوالے حلق سے اتارنے پر عورتیں تکرار کے ساتھ کہتی ہیں۔

۔۔ اس نے نعمت خانہ کھول کے غڑپ غڑپ دس بارہ نوالے کھائے اور بھاگ گیا۔

غڑپ شڑپ :- جلدی کھا جانا، جلد جلد باتیں کرنا، اردو صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غزا :- (بفتحتین) دین کے دشمن کے ساتھ جنگ کرنا، مذہبی جنگ، جہاد، عربی، مؤنث (اہل لکھنؤ بالکسر)

محل نظر۔ اس نے مرض کی غزا کی آرزو ہے مجھے ملا کر پوچھا۔ بہت ہی جی چاہتا ہے، عرض کی بہت! فرمایا سبب کیا ہے؟ عرض کی دعا ہے کہ سیاہ ڈاڑھی کو ہواخواہی میں سرخ کروں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بالکل نہیں بولتے

غزال :- (بفتحتین) ہرن کا بچہ جو دوڑنے کے قابل ہو جائے۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اس لفظ کا استعمال شعرائے اردو نے ہرن کے بچے کے معنی میں کیا ہے اور ترکیب سے کہا ہے۔

خوش ہو گئے غزال پری رو کو دیکھ کے
دوڑے وہیں سے بچۂ آہو کو دیکھ کے　　تعشق

فارسی والے مطلق طور سے آہو (ہرن) کے معنی میں استعمال کرنے لگے، اردو والوں نے فارسیوں کی تقلید کی۔

چشم صنم سے ہو کے خجل راہ دشت لی
آنکھیں دکھائیں شہر میں آ کر غزال کیا　　لطافت لکھنؤی

یہ لفظ عربی میں بفتحتین (غَزَال) ہے مگر اردو میں بکسر اول و فتح دوم (غِزال) زبانوں پر ہے۔ واؤ نون کے ساتھ اس کی جمع غزالوں بھی رائج ہے۔

جنون عشق میں جب آئے جستہ جستہ ہم
قدم نہ بڑھنے دیا دشت میں غزالوں کا　　بشر

شعرائے قدیم، غزالوں کی جگہ، غزالاں کہتے تھے ولی دکنی کا مشہور شعر ہے۔

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سے کہوں گا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سے کہوں گا

استعارۃً خوبصورت آنکھوں کو بھی غزال کہتے ہیں۔

پھر کر ہمارے کعبۂ دل میں غزال یار
کہتے ہیں دیکھ رہیو غزال حرم ہے　　ذوق

غزال چشم :- (بہ اضافت) بڑی بڑی آنکھوں والا، جس کی آنکھیں ہرن کی سی ہوں۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غزال چیں :- (بہ اضافت) ملک چین کا ہرن فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

وہ زلفیں بکھری ہوئی ہوائیں تو شکستہ نافوں کی خاک اڑا دیں
حیا کا پردہ اٹھا کے آنکھیں تو پست کھینچیں غزال چیں کی
میر امداد علی بحر لکھنؤی

قول فیصل۔ بطور استعارہ محبوب کی آنکھ کو بھی "غزال چیں" کہتے ہیں۔

غزال ختن :- ملک چین کے خاص اس شہر کا ہرن جس کا نام ختن ہے جس کے ہرن کی ناف سے مشک نکلتی ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

آ کر اسے بھی دو کبھی آنکھیں ذرا دکھا
آنکھیں دکھا رہا ہے غزال ختن مجھے　　ذوق

قول فیصل۔ غزال ختن، کنایۃً معشوق کو بھی کہتے ہیں، ناسخ نے معشوق کو غزال شہری بھی کہا ہے۔

مجھ سے رمتا ہے رمیدہ وہ غزال شہری
صاف سیکھا ہے چلن آہوئے صحرائی کا　　ناسخ

غزال رم دیدہ :- بھاگتا ہوا ہرن، چوکڑی بھرتا ہوا ہرن، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

غزال رم دیدہ بن گیا ہے جو خواب آنکھوں میں تو بچا ہے
کہ پچھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے، پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر
(ذوق دہلوی)

غزال کعبہ :- کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں ایک آہو بچہ سونے کا چاہ زمزم میں سے نکلا تھا اس کو خانہ کعبہ میں لٹکا دیا تھا۔ اسی کو غزال کعبہ کہتے ہیں عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ غزال کعبہ عام طور سے نہیں بولتے البتہ غزال الحرم کہتے ہیں۔

پھر کر ہمارے کعبۂ دل میں غزال یار
کہتے ہیں دیکھ رہیو غزال الحرم ہے　　ذوق

غزالہ :- بچۂ آہو، جو مادہ ہو۔ عربی، مونث،

(نوراللغات)

قول فیصل ۔ اردو میں صرف نام کی حیثیت سے اس لفظ کو غزالہ (بالکسر) استعمال کرتے ہیں۔

کہنے لگی رو کے یہ غزالہ
لو بخت نے پھر غضب میں ڈالا
(شاہ اودھ)

غزالی :- (بفتح اول) منسوب بہ غزالہ، جو طوس کے علاقہ میں ایک قریہ ہے۔ امام محمد غزالی جنکی تصنیف احیاء العلوم وغیرہ ہیں۔ ان کی جائے پیدائش ہے۔

(نوراللغات)

قول فیصل ۔ صاحب تاریخ ادبیات ایران لکھتے ہیں کہ سلجوقی دور کے بلند پایہ مشاہیر علماء میں ایک امام ابو حامد محمد بن محمد بن احمد غزالی بھی ہیں۔ غزالی ۴۵۰ھ میں بمقام طوس پیدا ہوئے۔ طوس میں پھر جرجان اور نیشاپور میں آپ نے علوم کی تحصیل کی اور مختلف علوم خاص کر فقہ اور حکمت میں اجتہاد کا مقام حاصل کیا۔

جوانی کا ابتدائی حصہ آپ نے تعلیم اور مشائخین صوفیا سے اکتساب فیض میں گزارا نیشاپور میں آپ کے اولین معلموں میں امام الحرمین ابو المعالی تھے و تعلیم ختم کر دینے کے بعد غزالی وعظ و درس و تدریس و تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے اور آپکی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ آپ کی شہرت سن کر مشہور وزیر نظام الملک طوسی نے آپ کو اپنے پاس طلب کیا اور اسی ذریعہ کے ذریعے امام غزالی کو سلطان ملک شاہ کے دربار میں تقرب حاصل ہوا۔ ۴۸۴ھ میں آپ خواجہ نظام الملک طوسی کی دعوت پر مدرسہ نظامیہ میں درس دینے کے لیے بغداد تشریف لے گئے اور چار سال تک وہاں درس دیتے رہے یہاں آپ کی مجلس درس میں تین سو سے زیادہ طالب علم حاضر رہتے تھے یہیں آپ نے اپنی بعض اہم کتابیں تصنیف کیں علم ظاہری کی تزئین کے بعد آپ نے عالم باطن کی صفائی کی طرف رجوع کیا اور آپ کی روحانی حالت میں زبردست انقلاب پیدا ہو گیا اس روحانی انقلاب کے وقت آپ کی عمر ۳۹ - ۴۰ کے قریب تھی پھر آپ اعتزال کی طرف مائل ہوئے۔ امام احمد غزالی کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ اور مدرسے سے الگ ہو کر سفر حج پر روانہ ہوئے ایک عرصہ تک شام میں مقیم رہے یہاں عزلت اور گوشہ گیری میں زندگی بسر کی۔ آپ کی ایک مشہور کتاب احیاء العلوم کے نام سے موسوم ہے اور فقہ احکام، کلام، مذاہب اور خاص کر اسلامی اخلاق پر لکھی گئی ہے۔ اسی مقام پر لکھی گئی ہے فقہ علم قرآن، حدیث اور حکمت پر امام غزالی کی کئی کتابیں ہیں ان میں حکمت پر "مقاصد الفلاسفہ" "تہافت الفلاسفہ" اور "معیار العلم" منطق پر لکھی ہے غزالی کے ایسے رسالے جن میں ان کے روحانی تجارب اور عقائد پر روشنی پڑتی ہے ان میں سب سے اہم رسالہ المنقذ من الضلال ہے سوریہ سے واپس ہونے کے بعد امام غزالی ایک عرصہ تک نیشاپور کے مدرسہ نظامیہ میں درس دیتے رہے پھر آپ نے عزلت اختیار کر لی اور صرف مشائخ صوفیہ اور علماء کے حلقہ کی حد تک ہی وعظ و تدریس میں اپنی زندگی کے آخری دن بسر فرمائے۔

آپ نے ۵۰۵ھ میں بمقام طوس ۵۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(از ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

غزل :- (بفتحتین) لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا یعنی "سخن با زنان گفتن" ہے اصطلاحی معنی میں وہ باتیں جو متعلق عشق ہوں۔ جیسے "وصل و فراق حسن و عشق، درد و غم اشک و تبسم وغیرہ، عربی، فصیح، رائج۔

رفتہ رفتہ حضرت صفدر کہاں پہنچا کلام
آسماں پر کل غزل اہل سر گائی آپ کی
(صفدر)

قول فیصل ۔ غزل ان اشعار متفق الوزن و القوافی کو کہتے ہیں جن کی بیت اول کے دونوں مصرع مقفے ہوں ان دونوں مقفی مصرعوں والی بیت کو مطلع کہتے ہیں۔ باقی غزل کے شعروں میں صرف مصرع ثانی میں قافیہ ہوتا ہے۔ مطلع اول کے بعد اگر دوسرا مطلع لاتے ہیں تو اسے حسن مطلع کہتے ہیں مؤلف بحر الفصاحت نے زیب مطلع بھی اس کا نام لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ایک غزل میں دو یا تین یا اس سے بھی زیادہ مطلعے ہو سکتے ہیں بعض شعراء نے پوری پوری غزلیں کہی ہیں۔ جن میں سب شعر مطلع ہیں۔ سب سے آخر کے شعر کو جس میں شاعر اپنا تخلص نظم کرتا ہے مقطع کہتے ہیں مؤلف بحر الفصاحت نے اس کا ایک نام متمم غزل بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ بعض شعراء مطلع میں بھی اپنا تخلص نظم کرتے ہیں۔ اور آخر شعر میں بھی اپنا تخلص لاتے ہیں۔ جیسا کہ ناسخ نے کہا ہے:

گر اے ناسخ ہجور سے کچھ کام نہیں
بخدا اس بت مغرور سے کچھ کام نہیں

آخر کا شعر یہ کہتے ہیں:

رات دن نور خدا کو بخت سے ہے میاں
مجھ کو ناسخ جبل طور سے کچھ کام نہیں

غزل میں کم سے کم سات شعر ہونا چاہیئے زیادہ کی

کی قید نہیں۔ غزل کے ہر شعر کا مضمون جداگانہ ہوتا ہے البتہ قطعہ بند غزل میں یہ بات نہیں ہوتی جیسا کہ میر نے اپنی غزل

ع تھا استعار حسن سے اس کے جو نور تھا

میں یہ ذیل کا قطعہ نظم کیا ہے۔

کل پاؤں ایک کاسۂ سر پر جو آ گیا
یکسر وہ استخوان شکستوں سے چور تھا
کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بے خبر
میں بھی کبھو کسی کا سر پر غرور تھا

قطعہ بند غزل کا عام طور سے رواج نہیں ہو سکا چنانچہ موجودہ دور میں بھی قطعہ بند غزل نہیں کہتے اور غزل میں بھی مختلف اشعار کے علاوہ قطعہ کا رواج نہیں ہے غزل کے سب سے عمدہ شعر کو حاصل غزل اور جانِ غزل کہتے ہیں۔

اردو میں غزل کی جمع غزلیں اپنے محل پر غزلوں ہے قدیم شعرا نے غزلیں لفظ بھی کہا ہے جواب رائج نہیں۔

رندانہ کلام اپنا پسند آتا ہے اے رند
اکثر غزلیں پڑھتے ہیں آزاد ہماری — رند

غزل بنانا:- غزل پر اصلاح دینا عیب شعر کا دور کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شاہ نصیر مرحوم کہ ولی عہد کی غزل کو اصلاح دیا کرتے تھے دکن چلے گئے۔ میر کاظم حسین ان کی غزل بنانے لگے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

غزل پرداز:- شاعر، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

غزل پڑھنا:- غزل سنانا، غزل خوانی کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مختلف احباب جمع ہو جاتے تھے اور اپنی اپنی تازہ تصنیف غزلیں پڑھتے تھے۔ (امراؤ جان ادا)

غزل ٹھنڈی ہونا:- غزل سست ہونا اردو، متروک۔

دل یہ ڈوبا ہے سرد ہے کہ امیر
ہوئی ٹھنڈی غزل بھی مشکل ہے — امیر

غزل چمکانا:- غزل کو اصلاح دے کر اعلیٰ درجے پر پہنچانا، اردو صرف، قریب بہ متروک۔

نہ چمکائی جناب برق جب تک
غزل بے طور ہے واللہ باللہ — برق لکھنوی

قول فیصل۔ اب اس محل پر زیادہ تر جان ڈال دینا بولتے ہیں۔

غزل چمکنا (یا) غزل سرسبز ہونا:- غزل تعریف کے قابل ہونا، غزل کے اشعار کا اعلیٰ درجے پر ہونا ممتاز ہونا، اردو صرف، متروک۔

کیوں نہ چمکے غزل تمام اے رشک
شہ کا مضمون ماہ انور ہے — رشک

غزل چھیڑنا:- ترنم کے ساتھ غزل شروع کرنا۔ اردو صرف، گویوں کی اصطلاح۔

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا — ظفر لطیف

غزل خواں:- غزل پڑھنے یا سنانے والا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہو گئیں — غالب

غزل خوانی:- مشاعرہ، غزلوں کا پڑھا یا سنا جانا، فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں غزل خوانی کہہ کے شاعر مراد نہیں لیتے صرف "پڑھنے یا سنانے" کے لئے بولتے ہیں۔

نوجوانی ہو چکی راسخ مگر
ہے وہی شوق غزلخوانی ہنوز — راسخ

غزل در غزل:- ایک غزل میں دوسری غزل ایک ہی زمین اور ردیف و قافیہ میں دوسری غزل کہنا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہے جی میں غزل در غزل اے طبع یہ کہیے
شاید کہ نظیری کے بھی عہدے سے بر آوے
سودا تو اس غزل کو غزل در غزل ہی لکھ
ہونا ہے تجھ کو میر سے استاد کی طرف — سودا

غزل دکھانا:- غزل پر کسی سے اصلاح لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عیب سے پاک و مبرا ہے کلام ان کا رند
جو غزل حضرت آتش کو دکھا لیتے ہیں — رند

غزل ڈھلنا:- مکمل ہونا، کل کا کل ہونا ایک ڈھال ہونا، اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ڈھلتی ہے عاشقانہ ہماری غزل تمام
چھاپے ہوئے ہیں کوئے فرنگی محل تمام — آتش

غزل سرا ہونا:- غزل پڑھنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا — غالب

غزل سرائی:- غزل کہنا، عشقیہ اشعار کہنا۔ فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

غزل سرائی رندانہ ہو چکیں یارو
کھاؤ گے لب تر اے دلربا بیاں کیلئے — محسن

غزل سست ہونا:- غزل کا بہ اعتبار مضمون یا عبارت کے شوخ نہ ہونا، شعروں کا

پھیکا ہونا، غزل کا ڈھیلا ہونا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

ہے سست مضامین سے آتبیر اپنی غزل سست
ہے ناخلف اولاد سے اس گھر کی خرابی — امیر

قول فیصل: "غزل سست کہنا" بھی مستعمل ہے وہ بھی غیر فصیح ہے۔

یہ غزل تو نے بہت سست کہی داغ رشید
شق جاتی رہی گو فن ترا آیا ہے — رشید

غزل سیر کہنا: بہت بڑی غزل کہنا۔ غزل میں زیادہ سے زیادہ شعر کہنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

سیر کہنا تو غزل کچھ نہیں دشوار امیر
خوب ہے کہ نکل جائے نہ پیمانے سے — امیر

غزل کہنا: غزل تصنیف کرنا، نئی غزل کہنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

میں غزل کہنے کے قابل نہیں پیری ہے رشید
میرے احباب سمجھتے ہیں کہ حال اچھا ہے — رشید

قول فیصل۔ اس کا متعدی غزل کہلوانا بھی رائج ہے۔ جیسے "شاہ موصوف استاد کی طرح اپنی بیاض میں لکھواتے تھے اور فرمائش کر کے کہلواتے تھے۔" (آب حیات)

غزل کی زمین: غزل کی طرح جس طرح پر غزل کہی گئی ہو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

لکھوں جو میں کوئی مضمون ظلم چرخ بریں
تو کربلا کی زمیں ہو مری غزل کی زمیں — ذوق

غزل گانا: تال سر کے ساتھ غزل پڑھنا، اردو، رائج۔

رفتہ رفتہ حضرت صفدر کہاں پہنچا کلام
آسماں پر کل غزل زہرہ نے گائی آپ کی — صفدر مرزاپوری

غزل گو: غزل کہنے والا وہ شاعر جو غزل کہتا ہو، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ دور آخر کے غزل گو شعرا میں آرزو لکھنوی کی استادی مسلم ہے۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "کنایۃً بمعنی مطرب بھی ہے۔" اہل لکھنؤ نہیں بولتے اور غزل کہنے کو "غزل گوئی" کہتے ہیں۔

اہل گلدستہ عبث تکلیف دیتے ہیں رشید
اب غزل گوئی کہاں وہ دل نہیں وہ دم نہیں — رشید

غزل لکھنا: نئی غزل تصنیف کرنا، اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

کر کے بحر و قافیہ تبدیل لکھ اور اک غزل
بیٹھ کوئی دم تو اے ذوق اور دل پرچایا — ذوق

اس زمیں میں اور بھی اے داغ لکھو تم غزل
جب طبیعت رہ دے پھر کیا کمی اشعار کی — داغ

قول فیصل۔ ذوق اور داغ کے دو شعر مثال میں پیش کرنے کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ واضح ہو جائے کہ یہ دہلی کا قدیم صرف ہے۔ اس طرح نہ اہل لکھنؤ پہلے بولتے تھے نہ اب بولتے ہیں۔ کچھ عرصے سے دہلی سے تباہ شدہ حضرات جو لکھنؤ کے باشندے نہیں ہیں۔ کہیں اور سے یہاں آ کے مقیم ہو گئے ہیں وہ بولتے ہیں۔

غزل ہونا: نئی غزل کہنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

حسرت یہ رنج ہجر یہ قید اور یہ جبر غیر
اس کشمکش میں آج غزل ہو تو جانیے — حسرت

غزلیات: بہت سی غزلیں، غزل کی جمع، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

غزلیت: تغزل، غزل کا رنگ، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل مثال۔ ایک ایسا شعر کہ مطلع ہو اور اس میں اثبات مضمون چار گواہوں سے قائم ہو، اس پر غزلیت کے اوصاف سے متصف ہو وغیرہ وغیرہ۔ اسے سن کر جو پڑھتے تو اسی رتبے کا مطلع پڑھتے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

غزوات: (بفتحتین) وہ لڑائیاں جو رسول کی معیت میں کافروں سے لڑی گئیں۔ غزوہ کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل کو مرغوب مری تھی جو دلیرانہ ثبات
کبھی حیدر کی ستائش کبھی ذکر غزوات — میر وحید

غزوہ: (بفتح اول و سکون دوم و فتح واو) جہاد اسلامی، رسول اسلام کی معیت میں مذہب کی حفاظت کی غرض سے مسلمانوں کا کفار سے جنگ کرنا، یا جنگ کرنے کے ارادے سے نکلنا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے راوی نے منتق اللفظ یہ لکھا
یعنی حیدر جو غزوۂ خیبر پہ مصطفیٰ — میر وحید

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے غزوہ کے معنی لکھے ہیں "جہاد، مسلمانوں کا کفار سے ساتھ مذہب کی حفاظت کے واسطے لڑنا جب رسول ساتھ ہوں۔ اور اگر یہ جنگ کسی صحابی کے ساتھ ہو تو اس کو سریہ کہتے ہیں۔" (نور اللغات)

مؤلف سراج المبین نے غزوہ اور سریہ کا فرق ان الفاظ میں واضح کیا ہے "غزوہ سریہ دونوں کے معنی جنگ کے ہیں۔ غزوہ اس کو کہتے ہیں جس میں جناب رسول خدا خود شریک ہوں۔ اور سریہ اسے کہتے ہیں جس میں جناب رسالتمآب کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے ہوں، بلکہ آنحضرت نے مقام جنگ پر اہل اسلام میں سے کسی مہاجر یا انصار کو سردار لشکر بنا کے لشکر کے ہمراہ بھیج دیا ہو۔"

(از شوق بلگرامی [illegible])

ذیل میں غزوات رسول اسلام جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اور ان کے اسباب وقوع اور محل وقوع مختصر طور

سے درج کیے جا رہے ہیں۔

(۱) **غزوۂ ودان (یا) ابواء**:- یہ غزوہ ماہ صفر سنہ ۲ ہجری میں واقع ہوا۔ ودان مقام جحفہ سے ملی ہوئی ایک بستی کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام فرع کی طرف واقع ہے جو رشی وہاں سے چھ میل اور ابواء آٹھ میل ہے۔ ابواء فرع کے متعلقات سے ہے اور یہیں آنحضرتؐ کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ خاتون کی قبر مطہر ہے۔ جناب علی مرتضیٰؑ کو ہمراہ لے کے ان کی طرف تشریف لے گئے۔ قبیلہ بنی بکر جن کا خاندانی سلسلہ رسولؐ اللہ سے عبد مناف اور کنانہ کی پشت میں ملتا ہے وہاں بستے تھے۔ وہ فوج اسلامی کی آمد دیکھ کر کچھ ایسے خائف ہوئے کہ فوراً صلح پر راضی ہو گئے اور طرفین میں یہ طے پایا کہ وہ اسلام اور کفار دونوں فریق میں کسی کی طرف نہ ہوں اور نہ ان کے شریک ہوں۔ ان کے اس معاہدے کے بعد آپ اپنی جماعت کے ساتھ مدینے کو واپس ہوئے۔ (کامل ابن اثیر ص۴۵)

(۲) یہ غزوہ ودان کے بعد بمقام بواط ربیع الاول میں واقع ہوا۔ بواط ایک چھوٹی سی بستی ہے جو کوہ جہنہ سے ملی ہوئی رضوی نامی پہاڑ کے پاس واقع ہے۔ آنحضرتؐ کو خارجاً معلوم ہوا کہ کفار قریش پورے سامان جنگ کے ساتھ یہاں پہنچ چکے ہیں اور مدینے پر حملے کا ارادہ رکھتے ہیں آنحضرت نے اسلامی فوج کو تیاری کا حکم دیا اور علیؑ مرتضیٰ کو علمدار لشکر بنایا۔ فوج اسلامی جب بواط کے قریب پہنچی معلوم ہوا یہ خبر محض افواہ تھی۔
(کامل ابن اثیر ص۴۵)

(۳) **غزوہ سفوان یا بدر الاولیٰ**:- بواط کے بعد ہی یہ غزوہ واقع ہوا۔ بدر ایک چشمے کا نام ہے جو وادی صفرا کے آخری حصے میں مکہ اور مدینے کے مابین واقع ہے وہاں سے سمندر کا کنارہ ایک رات کا راستہ ہے۔ چشمہ بدر پر عرب کے دو مشہور قبیلے بنی مدلج اور ان کے حلیف بنی ضمرہ آباد تھے اس غزوہ کا یہ سبب تھا کہ کرز بن جابر الفہری نے مدینہ والوں کے مویشی لوٹ لیے۔ مدینے والوں نے آنحضرت سے شکایت کی آپ نے مجرموں کی تنبیہ کے لئے اسلامی لشکر کو کوچ کا حکم دیا۔ اور حضرت علیؑ کو علم فوج سپرد کر کے ان کی طرف چلے چشمۂ بدر پر پہنچے تو دونوں قبیلے اپنے قصور پر منفعل ہو کر مصالحت کے خواستگار ہوئے اور غزوہ ودان والے معاہدے پر صلح ہو گئی۔

(۴) **غزوۂ ذوالعشیرہ** - یہ غزوہ جمادی الآخر سنہ ۲ھ میں واقع ہوا۔ ذوالعشیرہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ینبوع کی طرف واقع ہے یہاں بھی وہی قبائل بستے تھے جو چشمہ بدر پر آباد تھے۔ آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ بھی اہل اسلام سے خصومت رکھتے ہیں اور مدینے پر حملہ کرنے والے ہیں آپ علیؑ مرتضیٰ کی علمداری میں لشکر اسلام کو لئے ہوئے جب مقام ذوالعشیرہ میں تشریف لائے تو یہ خبر افواہ ثابت ہوئی اور وہ لوگ خود سے صلح پر راضی ہو گئے۔
(کامل ابن اثیر ص۴۹)

(۵) **غزوہ بدر الکبریٰ**:- یہ غزوہ عام طور سے جنگ بدر کے نام سے مشہور ہے۔ بدر وہی چشمہ ہے جس کا ذکر غزوہ سفوان (یا) بدر الاولیٰ میں ہو چکا ہے۔ یہ بہت تفصیلی جنگ ہے۔ تفصیل بخوف طوالت ترک کی جا رہی ہے۔ اجمالاً یوں ہے کہ جس وقت مدینے میں یہ خبر پہنچی کہ کفار قریش بڑی آمادگی کے ساتھ مدینے پر حملہ کرنے والے ہیں اور ابوسفیان تیس ہزار سواروں کے ساتھ ہزار آدمیوں کے قافلے کے ہمراہ شام سے اسباب تجارت لا رہا ہے اس طرح سے مسلمان دونوں طرف سے دشمنوں میں گھر جائیں گے۔ جناب رسالتمآبؐ (۳۱۳) ہمراہیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور بمقام بدر جا اترے قریش نو سو پچاس (۹۵۰) آدمیوں کی جمعیت کے ساتھ ابوسفیان کے استقبال کو روانہ ہوئے۔ لڑائی ہوئی خدا نے مسلمانوں کو مدد بھیجی اور مسلمان فتح یاب ہوئے ستر کفار مارے گئے اور ستر ہی اسیر و مقید ہوئے۔ چھتیس (۳۶) کافروں کو تنہا حضرت علیؑ نے تلوار کے گھاٹ اتارا۔ اس لڑائی میں ابوجہل اور اس کا بھائی عاص اور عتبہ، شیبہ، ولید بن عتبہ اور بہت سے قدیمی دشمنان اسلام مارے گئے۔ یہ پہلا غزوہ ہے جس میں اہل اسلام کو کفار قریش کے مقابلے میں تلوار اٹھانے کا موقع ملا اس پہلی اسلامی جنگ کے بھی علمبردار حضرت علیؑ ہی تھے قیدیوں میں نضر بن حارث عقبہ بن ابی معیط قتل کر دیے گئے باقی اسیروں کو زر فدیہ لے کے رہا کر دیا گیا حضرت ابوبکر نے اس غزوہ میں جنگ نہیں کی غزوہ بدر کے بعد کفار کا ہر گھر ماتم کدہ بن گیا اور مقتولین کے انتقام کا جذبہ مکے کے ہر پیر و جوان میں پیدا ہو گیا۔ یہی جذبہ احد کی جنگ کا پیش خیمہ تھا۔ مولوی نجم الحسن کراروی نے اپنی کتاب چودہ ستارے میں لکھا ہے کہ یہ جنگ ماہ رمضان سنہ ۲ ہجری میں واقع ہوئی اس سنہ ۲ھ میں روزے فرض کئے گئے اور عید الفطر کے احکام نازل ہوئے۔ حضرت فوق بلگرامی کی سراج المبین میں اس جنگ کا سنہ و تاریخ یوں لکھا ہے:- رمضان کی سترہویں تاریخ تھی اور سنہ اول ہجری کے ختم ہونے کو کل تین

جینے اور تیرہ روز باقی تھے۔ (معراج مبین صفحہ ۱۶۳)

غزوہ بنی قینقاع :- یہودیوں میں سب سے پہلے اسلامی دشمن بنی قینقاع ہوئے یہ قبیلہ جو تمام مدینہ میں بستے تھے مدینے میں بنی قینقاع نام سے ایک بازار بھی تھا جسے سوق بنی قینقاع کہتے تھے اہل اسلام میں سے کسی کی عورت کسی ضرورت سے ان کے بازار میں آئی کسی یہودی نے اس سے نہایت وحشیانہ اور اخلاق سے گرا ہوا مذاق کیا، بلکہ جھگڑا اس کی پردہ دری کی اس حرکت پر ایک مسلمان کو حمیت اسلام کا جوش آگیا اور اس نے بڑھ کے اس یہودی کو ایک ہی ضرب لگائی کہ وہ مر گیا یہودیوں نے یہ تماشا دیکھا تو غصہ آرائیج ہو گئے اور مل کر اس تنہا مسلمان کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ یہ واقعہ معمولی نہیں ہوا جب آنحضرت جنگ بدر میں فتح ہو چکی تھی جب آپ جنگ سے تشریف لائے تو یہودیوں نے سوچا کہ رسول خدا ہمیں ستا کر در رہے گئے یہ سوچ کر انھوں نے معاہدے توڑ ڈالے اور علی الاعلان دشمنی کی باتیں کرنے لگے اور نہایت ہی گستاخانہ الفاظ میں کہلا بھیجا کہ اے محمدؐ تم اپنی قوم کو شکست دے کر مغرور نہ ہو تم کو ایسے لوگوں سے سامنا ہوا تھا جو فن جنگ سے واقف نہیں تھے۔ اگر تم ہم لوگوں سے بھی دو چار ہو گے تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ اس جواب نے آنحضرت کو اشتعال پر آمادہ کر دیا فوج درست ہوئی۔ نشان لشکر جناب علیؑ مرتضیٰ کو ملا۔ فوج نے حملہ بنی قینقاع کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ فوج اسلامی کی شوکت اور شیر کردگار کی ہیبت سے بنی قینقاع ایسے ڈرے کہ گھروں میں چھپ گئے۔ پندرہ روز تک فوج اسلامی محاصرہ کیے رہی۔ مگر ادھر آخر کار عبداللہ ابن ابی سلول جو یہودیوں کا سردار اور ان کا حلیف تھا منافقانہ طور پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اسی کے ذریعہ اس بات پر صلح ہوئی کہ بنی قینقاع سب کے سب مدینہ چھوڑ دیں چنانچہ وہ لوگ اپنا مال و اسباب لے کر خیبر کی طرف چلے گئے۔ اور لشکر اسلامی واپس ہوا۔ یہ غزوہ ماہ شوال میں واقع ہوا

(۷) **غزوہ قرقرۃ الکدر** :- عراق سے مکہ کو جانے والے راستے پر کدر نام کا ایک چشمہ ہے۔ جو مدینہ منورہ سے تین منزل کے فاصلے پر واقع ہے۔ بنی قینقاع کی گوشمالی کے بعد پیغمبر اسلام کو معلوم ہوا کہ یہودیوں کے دو قبیلے بنی سلیم و بنی غطفان فساد پر آمادہ ہیں اور شب خون کے ارادے سے چشمہ کدر پر اکٹھا ہو رہے ہیں۔ آپ حضرت علیؑ کی علمداری میں فوج اسلامی کو لیے ہوئے چشمہ کدر پر پہنچے یہودیوں پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ مصالحت کر لی۔

(۸) **غزوہ احد** :- جنگ بدر کا انتقام لینے کے لیے ابوسفیان نے تین ہزار کی فوج سے مدینے پر چڑھائی کی اور ایک حصے کا عکرمہ بن ابی جہل اور دوسرے کا خالد بن ولید سردار تھا۔ آنحضرت کے ساتھ پورے ایک ہزار آدمی بھی نہ تھے۔ احد پر لڑائی ہوئی جو مدینے سے چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو تاکید کر دی تھی کہ کامیابی کے بعد بھی پشت کے تیر اندازوں کا دستہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے مسلمانوں کو فتح ہوتے ہی دکھائی کہ تیر اندازوں کا وہ دستہ جس کے سرکنے کی ممانعت تھی خلاف حکم خدا و رسول مال غنیمت کی لالچ میں اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ جس کے نتیجہ میں شکست ہوئی اور جناب حمزہؑ شہید ہو گئے۔ بڑے بڑے دعوے داران شجاعت میدان سے فرار کر گیے۔ کسی نے رسول اسلام کی طرف توجہ نہ دی۔ ایک شخص نے گوپھن میں پتھر رکھ کے آنحضرت کی طرف مارا جس کی چوٹ سے آپ کے دو دانت شہید ہو گیے اور جبین مبارک مجروح ہو گئی تلواروں کے ستر زخم بھی آئے اور آپ ایک نشیب میں گر گیے جب سب بھاگ رہے تھے تو حضرت علیؑ جہاد میں مصروف تھے۔ ساتھ ہی ساتھ تحفظ رسالت بھی کر رہے تھے۔ بالآخر کفار کو ہٹا کے آنحضرت کو پہاڑی پر لے گیے۔ رات ہو چکی تھی۔ دوسرے دن صبح کے وقت مدینے کو روانگی ہوئی اس جنگ میں ستر مسلمان مارے گیے اور ستر ہی زخمی ہوئے۔ کفار صرف تیس قتل ہوئے جن میں بارہ کو علیؑ نے قتل کیا۔ اس جنگ میں بھی علمداری کا عہدہ علیؑ کے سپرد تھا۔

مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت علیؑ تو جنگ رہے آپ کے جسم مبارک پر سو ضربیں لگیں اور آپ کا ایک دست اقدس شکستہ ہو گیا تھا۔ آپ سب سے زیادہ مجروح ہونے کے باوجود تلوار چلاتے اور صف دشمن کو الٹتے جاتے تھے۔ (سیرت النبی جلد اول، صفحہ ۲۴۶)

اسی دوران میں آنحضرت نے فرمایا یا علیؑ تم کیوں نہیں بھاگے۔ عرض کی مولا کیا ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیتا مجھے تو آپ پر قربان ہونا ہے اسی موقع پر حضرت علیؑ کی تلوار ٹوٹ گئی تھی۔ اور ذوالفقار دستیاب ہوئی۔ ذوالفقار علیؑ کا نزول بھی ایک روایت کی بنا پر اسی جنگ میں ہوا تھا۔ مورخین کا کہنا ہے کہ آنحضرتؐ کے زخمی ہوتے ہی کسی نے یہ خبر اڑا دی کہ رسولؐ شہید ہو گئے اس خبر سے آپ کے فدائی مقام احد پر آ پہنچے جن میں آپ کی لخت جگر جناب فاطمہؑ بھی تھیں۔

کثیر تواریخ میں ہے کہ دشمنان اسلام کی عورتوں نے مسلم اموات کے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔ امیر معاویہ کی ماں ہندہ نے مسلمان مقتولوں کے ناک کان کاٹ لیے۔ اور ان کا ہار بنا کر اپنے گلے میں ڈالا۔ اور امیر حمزہ کا جگر نکال کر چبایا اس ہندہ کو ہندہ جگر خوارہ کہتے ہیں۔ علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ آنحضرت مدینے میں تشریف لائے تو تمام مدینہ ماتم کدہ تھا۔ آپ جس طرف سے گزرتے تھے گھروں سے ماتم کی آواز آتی تھی۔ غم رقت کے جوش میں آپ کی زبان سے بے اختیار نکلا کہ۔ اما حمزۃ فلا بواکی لہ۔ افسوس حمزہ کو رونے والا کوئی نہیں۔ انصار نے یہ الفاظ

سنتے تو تڑپ اٹھے سب نے جا کے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ وہ آنحضورؐ کے رسالت کدے پر جا کے حمزہؓ کا ماتم کریں۔ جب رونے کی آواز بلند ہوئی تو آنحضرتؐ نے دعا فرمائی کہ بار الہا تو ان رونے والیوں اور ان بلند ہونے والی آوازوں پر اپنی رحمت نازل فرما۔

یہ جنگ یوم شنبہ مورخہ ۱۵ شوال ۳ھ میں واقع ہوئی۔ اسی سن میں سبط اکبر حضرت امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(۹) غزوہ حمرۃ الاسد۔ جنگ احد کے بعد مدینے پہنچ کے رسولؐ نے خیال فرمایا کہ قریش اپنے زعم میں آ کر ممکن ہے مدینے پر حملہ آور ہوں۔ اس لئے آپ نے لشکر اسلامی کو پھر چلنے کا حکم دیا حضرت علیؑ نے انتہائی زخمداری کی حالت میں تھے مگر اسی طرح علمداری کا منصب سنبھالے ہوئے مع لشکر مقام حمرۃ الاسد پر وارد ہوئے۔ یہ مقام مدینے سے آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ قریش چونکہ جج ہی میں مکے کا احرام باندھ چکے تھے اس لئے کسی مقام پر رک نہ سکے تیزی سے مکہ کی طرف چلے پھر مدینے کی طرف مڑ کے بھی نہ دیکھا مگر اتفاق سے ابو عزہ عرب کا مشہور شاعر جس کی خوش بیانی نے اسی جنگ میں ابو سفیان کو قبائل عرب سے مدد دلوائی تھی، قافلے سے پیچھے رہ گیا۔ فوج اسلام نے اسے گرفتار کر لیا۔ مغیرہ ابن شعبہ کا بھی ایسا ہی حال ہوا۔ ان دونوں کی گرفتاری کو غنیمت سمجھ کے لشکر اسلام مدینہ واپس آیا۔

(۱۰) غزوہ بنی نضیر۔ عمرو بن امیہ نے قبیلہ عامر کے دو آدمی قتل کر دیئے تھے اور ان کا خون بہا اب تک باقی تھا۔ بروایت طبری اس کے مطالبے کے لئے آنحضرتؐ چند اصحاب کے ہمراہ بنی نضیر کے پاس گئے (بنی نضیر یہودیوں کا ایک قبیلہ) انھوں نے مطالبہ تو قبول کر لیا لیکن آنحضرتؐ کو قتل کر دینے کا یہ خفیہ پروگرام بنایا کہ ایک شخص کوٹھے پر جا کر ایک بھاری پتھر آپ پر گرا دے۔ حضرتؐ کو اس کی اطلاع مل گئی اور آپ وہاں سے مدینے تشریف لے آئے۔ بنی نضیر بنی نضیر نام کے ایک قلعے میں رہتے تھے جو مدینے سے تین میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ حضرتؐ نے اس کی ناشائستہ حرکت کی وجہ سے جلاوطنی کا حکم دے دیا آپ نے کہلا بھیجا کہ دس یوم کے اندر یہ مقام خالی کر دو مگر انھوں نے اس حکم کی سرتابی کی۔ قلعہ کا محاصرہ کر لیا گیا آخر وہ لوگ چھ یوم میں منتشر ہو گئے یہ غزوہ ربیع الاول ۴ھ میں واقع ہوا۔ اسی سال جناب فاطمہ بنت اسد کی وفات اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

(۱۱) غزوہ ذات الرقاع ۴ھ ماہ جمادی الاول میں قبیلہ انمار ثعلبہ نے مدینے پر حملہ کرنا چاہا۔ آنحضرتؐ اصحاب کو لے کے ان کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے آگے بڑھے لیکن وہ سامنے نہ آئے اور بھاگ نکلے اسی ۴ھ میں غزوہ بدر ثانی بھی پیش آیا لیکن جنگ نہیں ہوئی۔ اس جنگ میں بھی حضرت علیؑ علمبردار تھے

(۱۲) غزوہ مریسیع یا غزوہ بنی مصطلق بنی مصطلق یہودیوں کے ایک قبیلہ کا نام ہے مریسیع ایک چشمہ ہے جو قدید کی طرف واقع ہے آنحضرتؐ کو اطلاع ملی کہ قبیلہ بنی مصطلق مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ آپ اسے روکنے کے لئے ۲ شعبان ۵ھ کو ان کی طرف بڑھے حضرت علیؑ علمبردار لشکر تھے گھمسان کی جنگ ہوئی۔ مسلمان کامیاب ہوئے واپسی کے موقع پر حضرت عائشہ اسی جنگل میں رہ گئیں جو بعد میں ایک شخص صفوان ابن معطل کے ساتھ ناقہ پر بیٹھ کر آنحضرتؐ تک پہنچیں۔

(۱۳) غزوہ خندق:۔ اس جنگ کو غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں۔ یہ جنگ ذیقعدہ ۵ھ میں واقع ہوئی اس کی تفصیل کے متعلق ارباب تواریخ لکھتے ہیں کہ مدینے سے نکلے ہوئے بنی نضیر کے یہودی جو خیبر میں سکونت پذیر تھے وہ شب و روز اور صبح و شام مسلمانوں سے بدلہ لینے کے منصوبے بنایا کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ کوئی ایسی شکل پیدا ہو جائے جس سے وہ بالکل فنا ہو جائیں۔ چنانچہ ان میں سے کچھ لوگ مکہ چلے گئے اور ابو سفیان کو ملا کر بنی غطفان اور قیس سے رشتہ اخوت قائم کر لیا اور ایک معاہدے میں یہ طے کر لیا کہ ہر قبیلے کے سردار یکجا ہو کے مدینے پر حملہ کریں تاکہ اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کا قلع قمع ہو جائے اسکیم مکمل ہونے کے بعد اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ابو سفیان چار ہزار کا لشکر لے کے مکہ سے نکلا اور یہود کے دیگر قبائل نے چھ ہزار کے لشکر سے پیش قدمی کی غرض سے دس ہزار کی جمعیت نے مدینے پر حملہ کر دیا۔

آنحضرتؐ کو اس حملے کی اطلاع پہلے ہو چکی تھی اسی لئے آپ نے مدینے سے نکل کے کوہ سلع کو پشت پر لے لیا اور جناب سلمان فارسی کی رائے سے پانچ گز چوڑی اور پانچ گز گہری خندق کھدوائی اور خندق کھودنے میں خود بھی کمال جانفشانی کے ساتھ لگے رہے اس جنگ میں اندرونی خلفشار

اور منافقوں کی ریشہ دوانیاں بھی جاری تھیں۔ جلال الدین سیوطی کا کہنا ہے کہ اندرونی حالات تحفظ کے لئے آنحضرتؐ نے جناب ابوبکر پھر عمر کو بھیجنا چاہا لیکن ان حضرات کے انکار کر دینے کی وجہ سے حضرتؐ نے حذیفہ کو بھیجا۔

(در منثور ج ۵ ص ۱۸۵)

خندق کی کھدائی کا کام چھ روز تک جاری رہا خندق تیار ہوئی ہی تھی کہ کفار کا لشکر عظیم آپہنچا۔ لشکر کی کثرت دیکھ کر مسلمانوں کے حواس جاتے رہے۔ کفار یہ ہمت تو نہ کر سکے کہ دفعتہً حملہ کر کے مسلمانوں کو تباہ کر دیتے لیکن مخالف سمت سے خندق پار کر کے حملہ کرنے کی کوشش ہوتی رہی۔ یہ سلسلہ بیس روز تک جاری رہا ایک دن عمرو بن عبد ود عرب کا ہزار بہادروں کے برابر مانا جانے والا پہلوان خندق پھاند کر لشکر اسلام تک آپہنچا اور ھل من مبارز کی صدا دی اس کی آواز سنتے ہی ایک صحابی نے کہا، یہ تو ایک ہزار قزاق کا مقابلہ کرتا ہے یعنی بہت بڑا بہادر ہے۔ یہ سن کے مسلمانوں کے حواس جاتے رہے۔ تاریخ خمیس، روضۃ الاحباب اور روضۃ الصفا میں ہے کہ تین مرتبہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو مقابلے کے لئے نکلنے کی دعوت دی مگر حضرت علیؑ کے سوا کوئی نہ بولا تیسری مرتبہ آپ نے علیؑ سے کہا کہ یہ عمرو بن عبد ود ہے آپ نے عرض کی میں بھی علیؑ ابن ابیطالب ہوں۔

الغرض آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو میدان میں نکلنے کے لئے آمادہ پا کے آپ کو اپنی زرہ پہنائی۔ اپنی تلوار کمر میں حمائل کی، اپنا عمامہ اپنے ہاتھوں سے علیؑ کے سر پہ باندھا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر عرض کی۔ خدایا! جنگ بدر میں عبیدہ کو اور جنگ احد میں حمزہ کو تیری راہ میں قربان کر چکا ہوں۔ پالنے والے اب میرے پاس صرف علیؑ رہ گئے ہیں میرے مالک! تو علیؑ کی حفاظت کر۔ دعا کے بعد علیؑ کو پیادہ روانہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ کہا۔

"آج کل ایمان کل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے۔"

(حیوٰۃ الحیوان جلد اول ص ۲۳۸ - سیرۃ محمدیہ جلد دوم ص ۱۰۲)

حاصل کلام آپ روانہ ہو گئے عمرو بن عبد ود کے مقابل پہنچے۔ علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے عمرو سے پوچھا کہ کیا واقعاً تیرا یہ قول ہے کہ میدان جنگ میں اپنے مقابل کی تین باتوں میں سے ایک بات ضرور قبول کرتا ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں! آپ نے فرمایا اسلام قبول کر۔ اس نے کہا ناممکن ہے۔ پھر آپ نے فرمایا! اچھا جنگاہ سے واپس جا۔ کہا! یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ پھر فرمایا۔ اچھا گھوڑے سے اتر آ اور مجھ سے نبرد آزما ہو۔ وہ فوراً اتر پڑا لیکن کہنے لگا مجھے امید نہ تھی کہ آسمان کے نیچے کوئی شخص بھی مجھ سے یہ کہہ سکتا ہے جو تم کہہ رہے ہو۔

الغرض جنگ شروع ہوئی اور تلواروں کی نوبت آئی۔ آخر اس کی تلوار علیؑ کی سپر کاٹتی ہوئی آپ کے فرق مبارک تک پہنچی آپ نے سنبھل کے ہاتھ مارا تو عمرو بن عبد ود زمین پہ لوٹنے لگا۔ مسلمانوں کو اس دست بدست لڑائی کی بڑی فکر تھی ہر ایک دعائیں مانگ رہا تھا۔ جب عمرو سے حضرت علیؑ لڑ رہے تھے تو خاک اس قدر اڑ رہی تھی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا۔ گرد و غبار میں ہاتھوں کی صفائی تو نظر نہ آئی۔ البتہ تکبیر کی آواز سن کے مسلمان سمجھے کہ علیؑ نے فتح پائی۔ عمرو بن عبد ود تو مارا گیا اور اس کے ساتھی خندق کود کر بھاگ نکلے فتح کی خوشخبری آنحضرتؐ تک پہونچی آپ کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔ اسلام کے تحفظ اور علیؑ کی سلامتی کی مسرت میں آپ نے فرمایا۔ ضربۃ علیؑ یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین الی یوم القیامۃ

یعنی آج کی ایک ضربت علیؑ دونوں جہان کی عبادتوں سے قیامت تک بہتر ہے۔

بعض کتابوں میں ہے کہ عمرو بن عبد ود کے سینے پر حضرت علیؑ سوار ہو گئے اس کا سر کاٹنا ہی چاہتے تھے کہ اس نے چہرۂ اقدس کی طرف لعاب دہن پھینکا۔ آپ کو غصہ آگیا۔ اس کے سینے سے فوراً اتر آئے کہ کار خدا میں جذبۂ نفس شامل ہو رہا تھا جب غصہ فرو ہو تو سر کاٹا، اور اس کی زرہ اتارے بغیر خدمت رسالت میں پہنچے۔ آنحضرتؐ نے علیؑ کو سینے سے لگا لیا جبرئیل امین بروایت سلیمان قندوزی آسمان سے انار لا کر بطور تحفہ حضرت علیؑ کو پیش کیا وہ انار جب سبز رنگ کے رومال میں بندھا ہوا تھا اس رومال پر خط سے ولی اللہ لکھا ہوا تھا۔

حضرت علیؑ میدان جنگ سے کامیاب و کامران واپس ہوئے اور عمرو بن عبد ود کی بہن بھائی کی لاش پر پہنچی اور کہا۔ اسے کسی بہت ہی معزز بہادر نے قتل کیا ہے اس کے بعد چند شعر پڑھے جن کا مطلب یہ ہے کہ "اے عمرو اگر تجھے اس قاتل کے علاوہ کوئی اور قتل کرتا تو میں ساری عمر تجھ پر روتی۔"

اسی ۵ھ میں تیمم کا حکم نازل ہوا ہے بقول محی الدین عربی اسی ۵ھ میں بموقع خندق آنحضرتؐ نے خود اذان میں حیّ علیٰ خیر العمل کا حکم دیا ہے۔

(۱۴) **غزوۂ بنی قریظہ** - اسی ۵ھ میں اہل اسلام سے بنی قریظہ نے بد عہدی کی ان کے سردار کعب بن اسید نے تمام بنی قریظہ کو یکجا کر کے قلعہ میں روپوش کر دیا۔ فوج اسلامی علی مرتضیٰؑ کی قیادت میں مدینے سے بھیجی گئی۔ بنی قریظہ میں اور تو کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ فوج اسلامی کو روک سکے مگر کعب بن اسید اور اس کے دو چار ہمراہی قلعہ کے باہر میدان میں

آئے اور برا بھلا کہنے لگے۔ فوج اسلام رسولؐ کی منتظر تھی جب رسالتمآبؐ تشریف لائے فوج کو تیاری کا حکم ملا مسلمانوں کی فوج قلعہ کے برابر پہنچی آنحضرتؐ کا مشہور و معروف نشان جس کا نام عقاب تھا علیؑ مرتضیٰ کے ہاتھ میں تھا۔ (تاریخ ابو الفدا ص ۳۲۱)

یہودی لشکر اسلام کی ہیبت اور علیؑ مرتضیٰ کی صولت کو دہشت زدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ علیؑ مرتضیٰ کو دیکھتے ہی آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ ارے یہ وہی جوان ہے جس نے عمرو ایسے زبردست پہلوان کو مارا ہے۔ اور پھر سب قلعہ میں روپوش ہو گئے آپ نے ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا اس خدا کا شکر ہے جس نے اسلام کی مدد فرمائی۔ اور کفر کو نیست و نابود کر دیا۔ (روضۃ الصفا جلد ثانی) یہودی دہشت کے مارے قلعہ بند ہو گئے مگر فوج اسلامی نے محاصرہ نہ اٹھایا۔ آخرکار بنی قریظہ نے رسولؐ سے صلح کی درخواست کی آپ نے سعد بن معاذ کو حاکم بنایا اور وجہ یہ تھی کہ وہ قبیلۂ اوس سے تھا اور زمانہ سابق میں قبیلۂ اوس اور بنی قریظہ باہم حلیف تھے۔ سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے قتل کا فیصلہ کر دیا۔ اور بنی قریظہ قتل کر دیئے گئے۔ سعد بن معاذ کا یہ فیصلہ نہایت منصفانہ تھا کیوں کہ بنی قریظہ انتہا درجے کے فتنہ پرداز اور اسلام کے شدید ترین دشمن تھے

(۱۵) غزوہ بنی عیان :- یہ غزوہ بھی ۵ھ میں واقع ہوا۔

(۱۶) غزوۂ خیبر :- یہ غزوہ ۷ھ میں واقع ہوا خیبر مدینہ منورہ سے تقریباً ... میل کے فاصلے پر یہودیوں کی بستی تھی اس کے باشندے یونہی اسلام کے عروج و اقبال سے جل بھن رہے تھے کہ مدینے میں جلا وطن یہودیوں نے ان سے مل کر ان کے حوصلے اور

اور بلند کر دیئے۔ انھوں نے بنی اسد اور بنی غطفان کے بھروسے پر مدینے کو تباہ و برباد کر ڈالنے کا منصوبہ باندھا۔ اور اس کے لیے مکمل فوجی تیاریاں کر لیں۔ جب آنحضرت کو ان کے ارادے کی خبر ہوئی تو آپ مورخہ ۱۲ / صفر ۷ھ میں چودہ سو پیدل اور دو سو سواروں کے فتنے کو دور کرنے کے لیے مدینے سے برآمد ہوئے اور خیبر میں پہنچ کے قلعہ بندی کر لی مسلمان انھیں محاصرہ میں لیتے گئے ان سے مسلسل لڑتے رہے لیکن قلعہ قموص فتح نہ ہو سکا۔

تاریخ طبری و خمیس اور شواہد النبوۃ صفحہ ۸۵ میں ہے کہ آنحضرت نے فتح قلعہ کے لیے حضرت عمر کو بھیجا۔ پھر حضرت ابوبکر کو روانہ کیا پھر حضرت عمر کو حکم جہاد دیا۔ لیکن یہ حضرات ناکام واپس آئے۔ تاریخ طبری جلد ۲ ص ۹۳ میں لکھا ہے کہ تیسری مرتبہ جب کہ علم اسلامی پوری طرح حفاظت کے ساتھ آنحضرت کی خدمت میں پہنچ رہا تھا لشکر والوں نے سپہ سالار کی بزدلی پر احتجاج کر لیا۔ اور سالار لشکر، لشکریوں کو بزدل کہہ رہا تھا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے آنحضرت نے فرمایا۔ کل میں علم ایسے بہادر کو دوں گا جو مرد اور کرّار حملہ کرنے والا ہوگا۔ اور کسی حال میں بھی پیٹھ نہ پھیرے گا: جس کو وہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہوں گے اور اس وقت تک میدان سے نہ پلٹے گا جب تک خداوند عالم اس کو فتح نہ دے دے۔

پیغمبر اسلام کے اس فرمانے سے اہل اسلام میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو گئی۔ اور ہر ایک کے دل میں امنگ پیدا ہو گئی کہ کل علم اسلام کسی صورت سے مجھ کو ملنا چاہیے۔ تمام اصحاب نے

انتہائی بے چینی سے رات گزاری، اور علی الصباح اپنے آپ کو آنحضرت کے سامنے پیش کیا اصحاب کو اگرچہ توقع نہ تھی لیکن تقاضائے حسن صفات کا تقاضہ یہ تھا کہ علیؑ کو آواز دی جائے۔ ناگاہ زبان رسالت نے اَینَ عَلِیُّ ابنُ ابی طالب۔ (کہاں ہیں علی ابن ابی طالب) کی آواز بلند کی۔ لوگوں نے کہا حضور وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ حکم ہوا کہ جا کے کہہ دو کہ رسولؐ خدا بلاتے ہیں۔ پیغامبر نے آواز رسالت گوش امیر المومنینؑ تک پہنچا دی۔ اور آپ اٹھ بیٹھے سلمانؓ و ابوذرؓ کے کندھوں کے سہارے لیے ہوئے خدمت رسولؐ میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے علیؑ کا سر اپنے زانو پر رکھا۔ فوراً تپ دفع ہو گئی۔ لعاب دہن آنکھوں میں لگایا آشوب چشم جاتا رہا۔ حکم ہوا علیؑ میدان جنگ میں جاؤ۔ علیؑ نے چلتے چلتے پوچھا۔ حضور کب واپس ہوں؟ فرمایا جب تک فتح نہ ہو۔

حکم رسولؐ پا کر علیؑ میدان میں داخل ہوئے پتھر پر علم نصب کیا، ایک یہودی نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا "علیؑ ابن ابی طالب"۔ اس نے انھوں سے کہا کہ توریت کی قسم یہ شخص ضرور فتح کرے گا۔ کیونکہ اس فاتح کے صفات جو توریت میں بیان کیے گئے ہیں بالکل درست ہیں الغرض حضرت علیؑ کے مقابلے کے لیے لوگ نکلنے اور تلوار کے گھاٹ اترنے لگے۔ سب سے پہلے حارث مقابلے کو آیا اور ایک دو واروں کے رد و بدل میں جہنم واصل ہوا۔ حارث کے بعد اس کا بھائی مرحب مقابل ہوا آپ نے اس کے تین بھالے کے نیزے کے وار کو روک کے ذوالفقار کا ایسا

دار کیا کہ آہنی خود کٹا، سر اور سینہ دو ٹکڑے ہوگیا۔ جب
کے مرنے سے اگرچہ ہمتیں پست ہوگئی تھیں لیکن جنگ جاری
رہی اور عنتر، ربیع، یاسر جیسے پہلوان میدان میں
آتے اور موت کے گھاٹ اترتے رہے۔ آخر بھگدڑ مچ
گئی۔ مورخین کا بیان ہے کہ دوران جنگ میں ایک شخص نے
آپ کے دست مبارک پر ایسا حملہ کیا کہ سپر چھوٹ کے
زمین پر گر گئی اور ایک دوسرا یہودی اسے لے بھاگا۔ حضرت
کو جلال آگیا آپ نے آگے بڑھ کے قلعہ خیبر کے آہنی دروازے
پر ہاتھ رکھ کے زور سے دبایا آپ کی انگلیاں اس کی
چوکھٹ میں در آئیں اس کے بعد ایک جھٹکا دیا اور
خیبر کا وہ دروازہ جسے چالیس آدمی حرکت نہ دے
سکتے تھے اور جس کا وزن بروایت مدارج النبوۃ آٹھ
سو من اور بروایت روضۃ الصفا تین ہزار من تھا
اکھڑ کے آپ کے ہاتھ میں آگیا۔ آپ کے اس جھٹکے سے
قلعے میں زلزلہ ڈال دیا اور صفیہ بنت حی بن اخطب منہ
کے بل زمین پر گر پڑی۔ چونکہ یہ عمل انسانی طاقت سے
باہر تھا اس لئے آپ نے فرمایا کہ میں نے در قلعہ خیبر کو قوت
ربانی سے اکھاڑا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس در کو سپر
بنا کے جنگ کی اور اسی کو پل تختہ بنا کے لشکر اسلام
کو پار اتار لیا۔ مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ میں ہے کہ جب
تکمیل فتح کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے تو پیغمبر اسلام
آپ کے استقبال کے لئے نکلے اور آپ کو سینے سے لگا کے
پیشانی چومی اور فرمایا کہ اے علیؑ! خدا و رسولؐ جبرئیلؑ
میکائیلؑ اور تمام ملائکہ تم سے راضی اور خوش ہیں۔
ینابیع المودۃ میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا
کہ اے علیؑ تمہیں خدا نے وہ فضیلت دی ہے کہ اگر میں
اسے بیان کردوں تو لوگ تمہاری خاک قدم بطور تبرک
اٹھا کے رکھیں۔ تاریخ میں ہے کہ فتح خیبر کے دن حضور کو
دوہری خوشی ہوئی تھی۔ ایک فتح خیبر کی اور دوسرے
جعفر طیار کے واپس آنے کی۔ تاریخ میں مرقوم ہے
کہ اسی موقع پر ایک عورت زینب بنت حارث
نے آنحضرتؐ کو بھنے ہوئے گوشت میں زہر دیا تھا
اور اسی جنگ سے واپسی میں بمقام صہبا رجعت شمس
ہوئی تھی۔ (شواہد النبوۃ ص ۸۶ تا ۸۷)

(۱۸) غزوۂ حنین: حنین ایک وادی کا نام ہے
جو مکہ سے تین میل کے فاصلے پر طائف کی طرف واقع
ہے۔ بنی ہوازن، بنی ثقیف، بنی مضر اور بنی ہلال نے
باہم سازش کرکے اس بات کا فیصلہ کیا کہ سب مل کے
مسلمانوں سے لڑیں۔ انھوں نے اپنا سردار لشکر مالک
بن عوف نضری اور علمبردار ابو جرول کو قرار دیا اور
وہ اپنے ہمراہ درید ابن صمہ نامی ایک سو بیس (۱۲۰)
سالہ تجربہ کار سپاہی کو برائے مشورہ لے کے پانچ ہزار
(۵۰۰۰) آدمیوں پر مشتمل لشکر لئے ہوئے حنین اور طائف
کے درمیان آ کے مقام اوطاس میں جمع ہو گئے۔ جب
آنحضرتؐ کو اس اجتماع کی اطلاع ملی تو آپ بارہ
ہزار (۱۲۰۰۰) یا بروایتے سولہ ہزار (۱۶۰۰۰)
کا لشکر جس میں مکے کے دو ہزار (۲۰۰۰) نومسلم بھی شامل تھے
لئے ہوئے مورخہ ۶ شوال ۸ھ کو دلدل پر سوار
ہو کے نکلے علمدار لشکر حسب معمول حضرت علیؑ تھے
میدان میں پہنچ کے حضرت ابوبکر نے کہا کہ ہماری جمعیت
اتنی زیادہ ہے کہ آج ہم شکست نہیں کھا سکتے
ابھی یہ منصوبے باندھے ہی جا رہے تھے کہ پہاڑوں
میں چھپے ہوئے دشمن نکل نکل کے سامنے آگئے تیروں
نیزوں اور پتھروں سے ایسے حملے کئے کہ بزدلوں
کی جان کے لالے پڑ گئے سب سر پر پاؤں رکھ کر
بھاگ کھڑے ہوئے۔ کسی کو رسول خدا کی خبر نہ تھی
رسولؐ آواز دے رہے تھے۔ "اے بیعت رضوان
والو! کہاں جا رہے ہو" لیکن کون سنتا ہے
غرض کہ ایسی بھگدڑ مچی کہ اصولی جنگ شروع ہونے
سے پہلے ہی حضرت علیؑ حضرت عباس ابن حارث
اور ابن مسعود کے علاوہ سب فرار ہوگئے۔
(سیرت حلبیہ جلد سوم صفحہ ۱۰۹)۔

اس موقع پر ابوسفیان جو نیا نیا مسلمان ہوا تھا کہہ رہا
تھا کہ ابھی کیا ہے؟ مسلمان سمندر پار بھاگیں گے
حبیب السیر اور روضۃ الاحباب میں ہے کہ سب سے پہلے خالد
بن ولید بھاگے ان کے پیچھے قریش کے نومسلم چلے پھر ایک
ایک کرکے مہاجر و انصار نے راہ فرار اختیار کی۔ اسی
دوران میں دشمنوں نے آنحضرتؐ پر حملہ کردیا جسے جاں
نثاروں نے رد کیا۔ حالات کی نزاکت دیکھ کے خود
رسول اللہ جنگ کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے
مگر حضرت عباس نے گھوڑے کی لگام تھام لی اور مسلمانوں
کو پکارا۔ آپ کی آواز پر سو مسلمان واپس آگئے اور
دشمن بھی سب کے سب مقابل ہوگئے۔ گھمسان کی جنگ
شروع ہوئی ابو جرول علمدار لشکر مخالف نے اپنا
مقابل طلب کیا علمدار لشکر اسلام حضرت علیؑ اس
کے مقابلے میں تشریف لائے اور ایک ہی وار میں
اس کو واصل جہنم کیا۔ اب مسلمانوں کے حوصلے بڑھے
بڑھ بڑھ کے دشمنوں پر حملے کئے یہاں تک کہ کامیابی
حاصل کی۔ سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۲۶۱ میں
لکھا ہے کہ اس جنگ میں چار مسلمان شہید ہوئے
اور ستر کافر مارے گئے جن میں چالیس کافر حضرت
علیؑ کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔

اس کے بعد مقام اوطاس میں جنگ ہوئی جو سریہ
اوطاس کے نام سے مشہور ہے وہاں بھی مسلمان کامیاب
ہوئے۔ ان دونوں جنگوں میں بہت مال غنیمت ہاتھ
آیا۔ اوطاس میں حضرت کی رضاعی بہن اسماء
بنت حلیمہ سعدیہ بھی ہاتھ آئیں۔

(۱۸) **غزوۂ طائف** - حنین کی بقیہ فوج طائف میں جا کر پناہ گزین ہوئی آنحضرت نے محاصرہ کر لیا۔ اور کچھ دن کے بعد محاصرہ اٹھا کے حضرت واپس تشریف لے گئے۔ اسی زمانے میں حضرت علیؑ کے ساتھ کچھ اصحاب آنحضرت سے اجازت لے کے گئے۔ اس نواح کے بتوں کو توڑ ڈالا اور ایک فدائی پہلوان حضرت علیؑ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ حضرت علیؑ اس کامیابی کے بعد آنحضرتؐ کے پاس واپس آئے تو آنحضرتؐ نے تکبیر کہی اور تنہائی میں دیر تک جناب امیرؑ سے باتیں کرتے رہے اس رازداری کی گفتگو میں تاخیر ہوئی تو صحابہ بگڑنے لگے کہ رسولؐ ایسے کون سے راز اپنے چچا زاد بھائی سے کہتے ہیں جو دوسروں سے نہیں کہتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میں خود راز نہیں کہتا بلکہ خدا حکم دیتا ہے۔

حنین کا مال غنیمت تقسیم کرنے کے بعد آنحضرت ۱۸ ذی قعدہ کو مکہ معظمہ واپس تشریف لائے اور عمرہ بجا لا کر یکم ذی الحجہ کو مدینے پہنچ گئے۔

(۱۹) **غزوۂ تبوک** :- تبوک، مدینہ اور دمشق کے درمیان ۱۲-۱۴ منزل پر تھا۔ آنحضرت کو اطلاع ملی کہ شام کے نصاریٰ نے ہرقل بادشاہ روم سے چالیس ہزار فوج منگا کر مدینے پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے آپ نے حفظ ماتقدم کے خیال سے پیش قدمی فرمائی مدینے کا نظام حضرت علیؑ کے سپرد فرمایا اور تیس ہزار فوج لے کے شام کی طرف روانہ ہو گئے روانگی کے وقت حضرت علیؑ نے عرض کیا تھا۔ مولا! آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں تمھیں اسی طرح اپنا جانشین بنا کے جاؤں جس طرح موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا قائم مقام بنا کے جایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی)

(اے علیؑ حکم خدا ہے کہ مدینے میں یا میں رہوں یا تم رہو)
(فتح الباری جلد سوم ص ۳۸۷)

غرضکہ آپ روانہ ہو کے منزل تبوک تک پہنچے وہاں دشمنوں کا بیس یوم تک انتظار کیا لیکن کوئی مقابلے کے لئے نہ آیا۔ دوران قیام میں اطراف و جوانب سے دعوت اسلام کا سلسلہ جاری رہا۔ بالآخر واپس تشریف لائے۔ یہ واقعہ رجب ۹ھ کا ہے۔

غَسّال (بالفتح اول و تشدید دوم) نہلانے والا دھونے والا عربی مذکر، اسم مبالغہ۔

قول فیصل۔ اب لکھنؤ عام طور سے غسّال ایسے شخص کو کہتے ہیں جو مردوں کو نہلانے کا کام پیشے کے طور پر کرتا ہے اور اس کو نہلانے کی اجرت دی جاتی ہے۔

کوئی ہمچشم تیرا مقدور ہو تو آتش
دے رکھ اجورہ دست غسّال دگور کن میں
آتش

غسّالہ :- (بالفتح و تشدید دوم و فتح چہارم) غسّال کی تانیث وہ عورت جو مردہ عورتوں کو نہلانے کا پیشہ کرتی ہے۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام ایسی عورت کو "غسّالن" یا "غسّالن" کہتے ہیں۔

غُسالہ :- (بضم اوّل و فتح ثانی) وہ پانی جو ہاتھ منھ دھونے کے بعد پھینک دیا جائے دھوون۔ عربی، فقہی اصطلاح۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غسل :- (بضم اول و سکون دوم) تمام بدن کا دھونا، نہانا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

ساحل پہ بہر غسل آتا وہ نہ بہیر ہو
دیکھے نہ تم کو آنکھ بچا کر کہیں حباب
امیر مینائی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں غسل اس نہانے کو کہتے ہیں جس میں نیت بھی شامل ہو اور حکم شرع کے بموجب ہو جیسے "حادثے کی وجہ سے آج صبح کو غسل جنابت نہیں کر سکا تیمم سے نماز پڑھ لی"۔ مردے کو نیت کر کے حکم شرع کے بموجب نہلانے کو بھی غسل کہتے ہیں۔ جیسے —

بیٹوں نے تو پایا بھی کفن آب رواں کا
اور باپ کو کیسا کفن اور غسل کہاں کا
دبیر

کچھ عرصے سے بڑے لوگوں کے ملازمین اور جیسے اسی وغیرہ بضم اول و فتح دوم (غُسَل) بولنے لگے ہیں جیسے "صاحب ابھی ڈاڑھی بنائیں گے پھر غسل کریں گے پھر آپ سے ملاقات ہو سکے گی"۔

غسل ٹوٹنا :- ایسا امر جس سے غسل جنابت ٹوٹ جائے جیسے ریاح کا خارج ہونا، پیشاب یا پاخانہ کرنا، یا سو جانا وغیرہ وغیرہ اردو مصدر فصیح، رائج۔

دختر رز کے وہ انداز دکھائے سرِ بزم
رات یا ان کے وہاں غسل و وضو ٹوٹ گئے
ذوق

غسل جنابت :- حکم شرع کے بموجب نیت کر کے نہانا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ غسل چند صورتوں سے واجب ہوتا ہے۔ (۱) سوتے یا جاگتے میں منی کا نکلنا (۲) جماع کرنا۔ (۳) غیبوبت حشفہ اس کی ترکیب یہ ہے۔ پہلے جسم کو ہر قسم کی نجاست سے پاک کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں یہ غسل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) غسل ترتیبی (۲) غسل ارتماسی۔ یہ اصطلاح صرف مسلمانوں تک محدود ہے۔

غسل خانہ :- (بضم اول و سکون دوم) حمام۔ نہانے کی جگہ حقیقت کے غسل دینے کی جگہ فارسی مذکر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے وہ مخصوص جگہ جہاں مردہ کو نہلاتے ہیں اسے بضم اول و سکون دوم "غُسل خانہ" کہتے رہے ہیں۔ عوام اسی کو بفتح اول و فتح دوم بول دیتے ہیں۔ حمام وہ مخصوص جگہ ہے جو زندہ انسانوں کے نہانے کے لئے ہو کچھ عرصے سے بڑے لوگوں کے مکانوں میں اور جہاں اسی غسلخانہ اسے کہنے لگے ہیں جس میں صاحب لوگ نہاتے ہیں۔

غسل دینا :۔ نہلانا، مردے کو حکم شرع کے بموجب نہلانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

لیتی تھی فال نیک جو کوثر کے آب سے
دیتا تھا غسل نعش کو میری شراب سے — راسخ

غسلِ صحّت :۔ بیماری سے صحت پاکر نہانا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

موت ہی سے کچھ علاج دردِ فرقت ہو تو ہو
غسل میّت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو — ذوق

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں روساء، امرا، بادشاہ شاہزادگان بیماری سے صحتیاب ہونے کے بعد جو نہاتے تھے اس کو "غسل صحت" کہتے تھے اور اب بھی کہتے ہیں جس دن یہ غسل ہوتا تھا اس روز خاص طور سے خوشی منائی جاتی تھی اور حسب حیثیت خیرات کرتے تھے ناسخ نے غسل صحت کے معنی میں غسل شفا بھی نظم کیا ہے جو عام نہیں ہے۔

غسل میت جس کو کہتے ہیں وہ ہے غسل شفا
موت ہے ہجران کا مل عشق کے آزار میں — ناسخ

غسل کرنا :۔ نہانا، حکم شرع کے بموجب نیت کے ساتھ نہانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غضب ہو گیا۔ میں غسل جنابت کرنا بھول گیا اور وضو کر کے نماز پڑھ لی۔

قول فیصل۔ صرف نہانے اور غسل صحت کے لئے بھی کسی کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

اے دل مجروح لے تو غسل کر اچھا ہوا
غسل ہو نا بھی زبانوں پر ہے۔ — ذوق

قول فیصل:

غسلِ مسِ میّت :۔ (باضافت) اگر کوئی شخص میت کو غسل دینے سے پہلے چھوئے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، شیعوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ عنایت میاں ان کی لاش سے لپٹ کے رو رہے تھے کچھ خیال نہیں کیا۔ اب تم پر غسل مس میت واجب ہو گیا۔

قول فیصل۔ علاوہ بال اور ناخن کے اگر کوئی شخص مردے کو چھوئے تو تو غسل چھونے والے پر واجب ہو جاتا ہے چند شرطوں کے ساتھ (۱) میت کو ٹھنڈی ہو (۲) میت کو غسل میت نہ دیا گیا ہو (۳) شہید کی میت نہ ہو۔

غسلِ میّت :۔ مردے کا غسل۔ حکم شریعت کے مطابق مردے کو مخصوص نیت کے ساتھ نہلانا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یہ غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو — ذوق

غسل و کفن :۔ مردے کو نہلانا اور کفنانا، فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

ہے یقین مرگ کا غسل و کفن کی تدبیریں — عشق

غَش (بفتح اول) :۔ بے ہوشی، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

جس دم کہ ترے محو تجلی کو غش آیا
لوگوں نے کہا حضرت موسیٰ کو غش آیا — انشا

قول فیصل۔ عربی میں غشی بسکون دوم تھا فارسیوں نے "ی" حذف کر کے استعمال کیا۔

غَشّ :۔ عاشق، شیفتہ، اردو قریب بہ متروک۔

جانی سے وہ پھیل پائے الٰہی عاشق نفری

وہ کون انسان ہے جو غش نہیں رنگینی کے جوبن کا — رنگین

قول فیصل۔ عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں اب بول دیتی ہیں "ان پر میری جان غش ہے"۔

غِش :۔ (بالکسر و تشدید دوم) کدورت، آمیزش، عربی مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

بے غل و غش دل سے حاضر لیجیے
بعد اس کے پھر جو چاہے کیجیے — ناظم

غِش :۔ تشویش جیسے بے غل و غش (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "بے غل و غش" ہی بولتے ہیں۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

غش آنا :۔ غشی طاری ہونا، بیہوش ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

حسن کا جلوہ بھی کم برق تجلی سے نہیں
چشم موسیٰ ہے جو دیکھے گا اسے غش آئیگا — آتش

غش پڑا ہونا :۔ بیہوش ہونا، بیخود ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کدا رے کا عالم تھا یہ اس گھڑی
کہ تھی چاندنی ہر طرف غش پڑی — میر حسن

قول فیصل۔ زیادہ تر "میں" کے اضافے کے ساتھ مستعمل ہے۔ جیسے :۔

غش میں پڑے ہیں جلوہ گہ ناز میں کلیم
تحسیں نہیں، سپاس نہیں آفریں نہیں — امیر

غش سے افاقہ ہونا :۔ غشی دور ہونا بیہوشی سے ہوش میں آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بیٹی کے جو چہرے پہ گلاب اشکوں کا چھڑکا
بیمار کو فی الفور ہوا غش سے افاقہ — اوج

غش طاری ہونا :۔ بیہوشی طاری ہونا

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دوپہر تک تو تھی رہی جاری
بعد پھر اس کے غش ہوا طاری — شوق

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر "غشی طاری ہونا" ہے۔

غش کرنا: (۱) بے ہوش ہونا، ایسی حالت طاری ہونا کہ حواس خمسہ کام نہ کر سکیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تنہا نہ اس کو دیکھ کے محفل نے غش کیا
اپنی بھی جان لوٹ ہوئی دل نے غش کیا — انشا

قول فیصل۔ اب زیادہ تر اس محل پر "غش کھانا" بولتے ہیں۔

غش کرنا: (۲) عاشق ہونا، کسی چیز کو دیکھ کر اس کی خوبی سے حیرت میں بیخود ہو جانا۔

قدسی بھی کریں غش تو اگر جلوہ نما ہو
صورت ہے وہ تصویر کی محبوب جسم ہو — شرف

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے عاشق ہونے کے معنی لکھے ہیں جو شعر سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ بیہوش و مدہوش کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

غش کرنا: (۳) اترانا، اردو، متروک۔

غش کرنے ہو چمکانے پہ جوبن کے مری جاں
شوق آپ سے موباف زری کا نہیں جاتا — رند

غش کھا کے گرنا: بیہوش ہو کے گرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

غش کھا کے گرے ہے وہیں مہتاب میں ید
جب رات کو وہ ماہ لب بام سے آتا — ظفر

غش کھانا: (۱) بیہوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب قیس غش کھا کر گرا لیلیٰ نے رو رو کر کہا
اے ناتواں مجنوں مرے آیا تھا کیوں محمل کے پاس — امیر

غش کھانا: (۲) عاشق ہونا، فریفتہ ہونا، (مفتوں)۔ اس کتاب کو جو دیکھے غش کھا دے جو سنے لوٹ جائے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عاشق ہونا کے معنوں میں نہیں بولتے۔

غش لانا: بے ہوش ہونا، اردو صرف، متروک۔

محفل سے اٹھانے کا جب قصد کیا اس نے
دانستہ میں غش لایا تم دیر اسے کہتے ہیں — ناسخ

غش میں پڑا ہونا: بے ہوش پڑا ہونا، غش کے عالم میں لیٹا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پڑے ہیں غش میں کیا مردہ سے آتش آنکھ تو کھولو
خدا کے واسطے بھیجا ہے اس بت نے برہمن کو — آتش

قول فیصل۔ میر نے "غش پڑے رہنا" بھی نظم کیا ہے۔

اب کیا کریں جو صبر ہے دل کو نہ جی کو تاب
کل اس گلی میں آٹھ پہر غش پڑے رہے — میر

اب اس محل پر "غش میں پڑے رہے" بولتے ہیں۔

غش میں رہنا: بیہوش رہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس معنی میں "غشی کے عالم میں رہنا" بولتے ہیں۔

غش ہو جانا: بیہوش ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر پیٹ لئے سب نے وہ رقت ہوئی طاری
غش ہو گئے بچے نہ رہی طاقت زاری — عشق

غش ہونا: (۱) بے ہوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نالے مجھ بلبل کے سن کر باغ میں غش ہو گیا
نکہت گل نے سنگھایا لخلخہ صیاد کو — صبا

غش ہونا: (۲) دل از دست دادہ ہونا، عاشق ہونا، فریفتہ ہونا، شیفتہ ہونا، مرنا، دم دینا، مفتوں ہونا۔

گل پہ مرتے مرتے اس خورشید پر بھی غش ہوئے — ناسخ

جب کہا میں نے کہ غش ہوں میں ستمگر تجھ پر
ہنس کے بولا کوئی غش میں نہیں بولا کرتا — (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ گو متوسطین میں امیر مینائی کا شعر ہے اور متاخرین میں مرزا رسوا کا بھی شعر ہے لیکن اہل لکھنؤ اب ان معنی میں نہیں بولتے صرف عورتیں "جان" کے ساتھ بولتی ہیں جیسے "لڑکے کی اردو پر جان غش ہے":

بے تکلف ہو تو ہم شعر و سخن پر غش ہیں
کوئی معشوق ہو بے ساختہ پن پر غش ہیں — امیر

اپنی تصویر پہ تم خود غش ہو
تم سے بہتر کیوں اسے بہتر نہ کہیں — مرزا رسوا

غشی: (بالفتح و کسر دوم) بے ہوشی، حواس خمسہ پہ قابو نہ رہنا، اردو، فصیح، رائج۔

دورے اکثر غشی کے ہیں شدت لئے ہوئے
ٹھہرے گا ہوش فرض زیارت لئے ہوئے — سید آل عبا

قول فیصل۔ اس کا صرف مختلف طریقوں سے ہے (۱) غشی طاری ہونا جیسے۔

یہ جذب شوق اٹھو اے جانیوالو کہ دیکھا کے
ہوئی نرگس پہ برق حسن گلشن سے غشی طاری — محشر لکھنوی

(۲) غشی ہونا کے ساتھ جیسے۔

دل ملا ہو جس میں وہ اے حضرت موسیٰ
غشی بجا ہے مجھے ان کو بہر کبھی سے ہے — شاد

(۳) لفظ "عالم" کے ساتھ جیسے "دو دن سے مریض

حالت خراب ہے، غشی کا عالم ہے خدا خیر کرے ؛
عربی میں بفتح اول و سکون دوم و سوم ہے :
غصب :- دبا لینا، اڑا لینا، زبردستی کسی کے مال و اسباب یا جائداد وغیرہ پر قبضہ کر لینا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ اشتر اکیت جو کہتی ہے غصب وہ مال و زر
مولا علیؑ خود اس کی گواہی کے واسطے — میثاق رضا

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ ہے ؛
غصباً :- غصب سے، عربی،
(مقولہ) مجھ کو اس سے ہزار درجے زیادہ افسوس ہوگا اگر غیرت بیگم کا حق غصباً میرے پاس رہے (محصنات)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ؛
غصب کرنا :- ظلم یا زبردستی سے لینا، کسی کا حق مار لینا۔ دوسرے کے مال و اسباب یا جائداد پر قبضہ کر لینا، اردو، فصیح، رائج۔

تم پہ صدقے دین بھی ایمان بھی
غصب کر لو دل کے پھر وہ جان بھی — منیر

غصبی :- غصب کیا ہوا مال، یا جائداد، عربی، صفت، فصیح، رائج۔
عمل صحیح۔ فقہی کتابوں میں صاف صاف لکھا ہے کہ غصبی مکان یا غصبی زمین پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔
غصہ :- (بضم اول و تشدید دوم) — طیش۔ تاؤ، خفگی، غیظ، عتاب، غضب، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

زیست سے تنگ ہیں نہ چھیڑ ہمیں
دیکھ غصہ حرام ہوتا ہے — داغ

قول فیصل۔ خداوند عالم و بزرگ و مقدس ہستیوں کے لیے اس لفظ کو استعمال نہیں کرتے بلکہ "قہر، غضب، غیظ و جلال" کا استعمال کرتے ہیں۔
غصہ اتارنا :- کسی پر خفا ہونا، کسی کو سرزنش کرنا، دل کا بخار نکالنا۔ کسی پر آئے ہوئے غصے کا نشانہ کسی اور کو بنانا، اردو، صرف، عورتوں کی زبان
عمل صحیح۔ شیر کو عالم خواب میں زخمی کر کے بہت بلبلاتا ہے۔ عورت پر غصہ اتارتا ہے ؛
(طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ کبھی کبھی عوام مرد بھی بول دیتے ہیں صرف "غصہ کرنے" اور "عتاب" کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

ہیں بہت رنجیدہ وہ چار کو ماریں گے ہم
غضبناک ہے رقیبوں پہ اتاریں گے ہم — سحر

اس کا لازم "غصہ اترنا" بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے ؛
غصہ اٹھانا :- کسی کی خفگی یا عتاب کا متحمل ہونا، کسی رنجش کا برداشت کرنا ؛ اردو، صرف متروک۔

غصہ اٹھا اٹھا کے یونہی بار بار کا
اے دل مزاج تو نے بگاڑا ہی یار کا — طپش

غصہ آنا :- غضب آنا، جھلائی آنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ان کو آتا ہے پیار پر غصہ
مجھ کو غصے پہ پیار آتا ہے — مومن

غصہ بڑا عقلمند ہوتا ہے :- زبردست پر غصہ کبھی نہیں آتا۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
غصہ بہت زور تھوڑا، مار کھانے کی نشانی :- کمزور کا غصہ اس کی ذلت کا موجب ہے مثل
(نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے "بہی" کے اضافے کے ساتھ "غصہ بہت زور تھوڑا مار کھانے کی یہی نشانی" لکھا ہے۔
اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔ بجائے اس کے "کمزور مار کھانے کی نشانی" بولتے ہیں
غصہ پی جانا :- جوش غضب کو روک لینا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔
عمل صحیح۔ سلیم شاہ کو غصہ آیا مگر پی گیا اور کہا، اچھا علماء سے اپنے مسائل میں گفتگو کرو)
(دربار اکبری)
غصہ تھوک دینا :- خفگی سے باز آنا، جانے دینا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

بچی مری بلکتی ہے غصے کو تھوک دو
صدقے گئی اجی ادھر آؤ کدھر چلے — ناظم

قول فیصل۔ انہیں معنوں میں غصہ تھوک ڈالنا بھی مستعمل ہے ؛

بہلانے لگی کہ خم کو ٹالو
منہ کھول کے غصہ تھوک ڈالو — شوق قدوائی

غصہ چڑھنا :- طیش آنا، عتاب ہونا، غضب ہونا، خفگی ہونا۔

آپ کی ہر ہر ادا کو رشک تو قیصر پہ
غصہ چڑھتا ہو تو وہ بھی آنکھ کی تقصیر پہ — مرزا صابر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔
غصہ حرام ہے :- غصہ اچھی چیز نہیں ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

زیست سے تنگ ہیں نہ چھیڑ ہمیں
دیکھ غصہ حرام ہوتا ہے — داغ

غصہ دلانا :- برافروختہ ہونا، ایسی بات کر

جس سے دو شخص کو غیظ آئے (انتقالی معنا) اردو صرف غیر فصیح ۔ رائج ۔

غیر پر غصہ دلانا نہیں اس وجہ سے
اپنے جامے سے تم ہو جائے ذرا باہر — داغ

غصہ فرو ہونا:۔ غصہ جاتا رہنا ، غصہ دھیما ہونا ، غصہ دور ہونا ، اردو ، صرف : فصیح ، رائج ۔
عمل شد ۔ میں اسی وقت عرض کرتا لیکن خیال یہ کیا کہ حضور کا غصہ فرو ہو لے تو عرض کر دوں ۔

غصہ کرنا:۔ خفا ہونا ، اردو ، صرف ، فصیح ، رائج ۔
عمل شد ۔ میں نے باغ میں قدم بھی نہیں رکھا ۔ نہ پھول توڑے ۔ بلا وجہ آپ مجھ پر غصہ کر رہے ہیں ۔

غصہ کھانا:۔ غصہ کرنا ، روٹھ جانا ۔ اردو متروک ۔
تجھ سے پھر اب رہ گیا ہو کے بے قرار
غصہ نہ کھاؤ پہلے تمہیں کو کرینگے پیار — انیس
قول فیصل ۔ بعض معنوں میں بھی استعمال کرتے تھے :
غصہ نہ کھا کہ تیرے ہی حق میں ہو کچھ ضرر
جو ہوگا شکم میں درد غذا ثقیل سے — دبیر

غصہ مارنا:۔ خفگی روکنا ، غصہ پینا ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غصہ مرنا:۔ غصہ جاتا رہنا ، غصہ دھیما ہو جانا ، اردو ، محاورہ ، متروک ۔
مرا غصہ آتش ستی ہو گئی
جہنم کے گویں ٹھنڈی ہو گئی — حسن شوقی دکنی

غصہ ناک:۔ غضبناک ، اردو صرف ، دہلی کی زبان ۔

نقشہ بگڑا رہتے رہتے غصہ ناک
کھنچی قاتل کی صورت ہو گئی — داغ
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "غضبناک" بولتے ہیں ۔

غصہ ناک پر ہونا:۔ فصحا ، "ناک پر غصہ ہونا" بولتے ہیں) اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو ذرا ذرا سی بات پر بگڑ جائے ۔ (نوراللغات)
قول فیصل ۔ فصحا غصہ ناک پر دھرا ہونا بولتے ہیں "ناک پر غصہ ہونا" اور "ناک پر غصہ دھرا ہونا" کا فرق ظاہر ہے ۔
مجھ سے پھر نقد جنگ تم نے کیا
جیسے تھا ناک پہ دھرا غصہ — عروج الغت
(فرہنگ اثر)
فصحا کسی طرح نہیں بولتے ۔ عوام اور شہدے تیں زیادہ "تر ناک پہ دھرا" ہی بولتے ہیں ۔

غصہ نکالنا:۔ دل کا بخار نکالنا ، غصہ اتارنا ، بدلہ لے کر دل ٹھنڈا کرنا ، اردو ، صرف متروک ۔
غیروں پہ رکھ کے غصہ ہم پر نکالتے ہیں
ہم کو ستا ستا کے اوروں پہ ڈھاتے ہیں — شاد
قول فیصل ۔ اب اس محل پر "غصہ اتارنا" کہتے ہیں ۔

غصہ ور:۔ بد مزاج ، وہ شخص جس کو جلد غصہ آئے ۔ لکھنؤ ۔ (نوراللغات)
قول فیصل ۔ عوام لکھنؤ عام طور سے "غصیلا" بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے ۔

غصہ ہو جانا:۔ خفا ہو جانا ، ناخوش ہو جانا ، ناراض ہو جانا ، اردو صرف ، دہلی کی زبان ۔
کریں کیا بات تجھ سے فتنہ گر اک کھیل ہے تجھ کو
ذرا سی بات پر بگڑنا ، رنج کرنا ، غصہ ہو جانا — داغ

غصے سے:۔ غیظ و غضب کے سبب سے ، غصے کی وجہ سے ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔
فردوسی ڈیبیٹ ابوالحسن کے دیوان میں
چڑھ گئی غصے سے بھوں مصرع میں نکتہ ہو گیا بگڑ

غصے سے آگ ہونا:۔ بہت غصہ ہونا ، بہت خفا ہونا ، دہلی کی زبان ۔
وہ جب آگ ہوتے ہیں غصے سے مجھ پر
تو پھر دیکھتے ہیں اور تم کیا نے واسطے — داغ
قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر "آگ بگولا ہونا" بولتی ہیں ۔

غصے سے بھوت ہو جانا:۔ کمال خشمناک ہو جانا ، غصے کے مارے آپے سے باہر ہو جانا ، آتش غضب سے لال ہو جانا ، اردو صرف ، دہلی کی زبان ۔
ضعیفی تو شکر کر کہ تر انام سن رقیب
غصے سے بھوت ہو گیا لیکن جلا تو ہو — مصحفی

غصے سے لال ہونا:۔ غصے کے مارے چہرہ سرخ ہونا ، اردو صرف فصیح ۔ رائج ۔
غصے سے وہ گل جو لال ہوگا
ہو جائے گی ساری انجمن زرد — ناسخ
قول فیصل ۔ اس کا صرف "چہرہ" کے ساتھ بھی ہوتا ہے :
سوال کرنے کو بیٹھا ان سے بوسے کا
چہرہ زرد ہو گیا غصے میں جب وہ لال ہوئے — ناسخ
چہرے کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسے غصے سے ان کا چہرہ لال ہو گیا یا سرخ ہو گیا ۔

غصے کا جن:۔ (کنایتہً) غصہ ۔
جی مانو ، بنی جان چڑھا دوں لیکن یہ معلوم تو ہو
غصے کا جن آمادہ ہے بیرے سر سے اترنے کو
(شوق قدوائی ، نوراللغات)
قول فیصل ۔ تنہا "غصے کا جن" نہیں بولتے بلکہ

اس کا صرف "اترنا" کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ شعر میں ہے۔ یا بصیغۂ متعدی غصے کا جن سر سے اتارنا بولتے ہیں۔

غصے کی آنکھ :۔ تیوز نگاہ کرنا، غضب میں بھرا ہوا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھ غصے کی دکھاتے ہیں وہ الفت جنکے نصیب
دل پہ پستیکہ پیر وہ ہر نظر ہوتی ہے — جلیل

قول فیصل۔ اس معنی میں شعراء غصے کی نظر بھی استعمال کرتے ہیں۔

جان آدھی رہ گئی دیکھی جو غصے کی نظر
دل میں اک بجلی گری جب بل گئے ابرو دست — رشید

غصے کی جھانجھ :۔ غصہ، تیزی، تندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غصے کے مارے بھوت ہو جانا :۔ بہت خفا ہونا۔ غصے کے باعث آپے سے باہر ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

غصے کے مارے تھر تھرا اٹھنا :۔ غصے کی شدت سے تھر تھرا اٹھنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مثال نثر۔ محمد عاقل یہ سن کر غصے کے مارے تھر تھرا اٹھا۔ (مراۃ العروس)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔ "تھر تھرانا" نیز "تھر تھرانے لگنا" بھی بول دیتے ہیں۔

غضبل غضیلا :۔ بد مزاج، مغلوب الغضب۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

اس غضیلے سے کیا کسو کی نبھے
مہربانی ہے کم عتاب بہت — میر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں "غصہ ور" کم اور "غصے ور" زیادہ مستعمل ہے۔ غصیلا اور غصیل نہیں بولتے۔

غصے میں :۔ حالت طیش میں، غضب میں، حالت خشگی میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہیں کب سے غصے میں آنکھیں تمہاری
یہ دو شمشیر آبدار لئے ہوئے ہیں — امیر مینائی

غصے میں آگ رہنا :۔ غصے میں بھرا رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

غصے میں رہو گے آگ کب تک
تو ہوش میں آ کہ آدمی ہو — منیر

غصے میں آنا :۔ غصہ کرنا، خفا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس قدر غصے میں آکر آپے سے باہر نہ ہو — یوسف قیصر
کچھ تو سمجھ کچھ تو سوچ بھائی عاقل انسان ہے — (بھوپال)

غصے میں برائی بھلائی نہیں سوجھتی
غصے میں عقل جاتی رہتی ہے :۔ انسان کو غصے میں برائی بھلائی کا خیال نہیں رہتا، بدحواس ہو جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔ وقت پر بولا جا سکتا ہے۔

غصے میں بوٹیاں کاٹنا :۔ (کنایۃً) کمال برافروختہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بھی کوئی خاص صرف نہیں۔ "غصے میں دانتوں سے بوٹیاں کاٹنا" بھی کبھی بول دیتے ہیں۔

غصے میں بھرا ہوا :۔ کمال غصہ ہونے کی جگہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ غصے میں ہر وقت بھرے رہتے ہیں مجھ سے
میں خوش ہوں کہ صد شکر توجہ تو ادھر ہے — امیر

غصے میں بھر جانا یا بھرنا :۔ نہایت خفا ہونا۔

ع دل سے بیزار ہیں غصے میں بھرے بیٹھے ہیں — سحر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ "بھر جانا" کے ساتھ لکھنؤ کی زبان نہیں جیسے "وہ مجھے دیکھ کے غصے میں بھر گئے"۔ "بھرنا" کے ساتھ زبانوں پر کسی کے ساتھ ہو۔

میں نے سچ کی کہہ کر دل میں جلی ہے جنگی
غصے میں بھر کے کیا کیا وہ بڑبڑا رہے ہیں — داغ

"بیٹھنا" کے ساتھ زبانوں پر بہت زیادہ ہے جیسے "دیکھو ماما! اس وقت بیگم کے سامنے نہ جانا وہ غصے میں بھری بیٹھی ہیں"۔

غصے ہونا :۔ خفا ہونا، ناراض ہونا۔ اس فعل میں "کو" علامت مفعول کی جگہ "پر" مستعمل ہو۔ (غصہ ور) تم اس پر کیوں غصے ہوتی ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ قطعاً نہیں بولتے دوسرے مقام کے لوگ جو لکھنؤ میں کچھ عرصے سے آباد ہیں وہ کبھی کبھی بول دیتے ہیں ان کی وجہ سے عوام لکھنؤ بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

غضب[1] :۔ (بفتح اول و دوم) غیظ، غصہ، طیش، جلال۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تیوری سے ہو پیدا ہے غضب رب صمد کا
گردش نہیں پتلی کی پھرنا ہے اسد کا — مونس

غضب[2] :۔ آفت، بلا، مصیبت، فتنہ، فساد۔ اردو، فصیح، رائج۔

پانہا ہوں کہ خفا ہو کے مجھے قتل کریں
وہ غضب میں بھی آئے تو غضب اور بھی ہو — اکبر

غضب[3] :۔ نہایت بری بات، بہت خراب بات، بری سے بری بات۔ اردو، فصیح، رائج۔

؎ شوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے
ہم چاہیں قضا سے اگر امان غضب ہے (ذوق)

غضب :- (خدا کے ساتھ) لعنت، مار، پھٹکار، دھکا، صدمہ، اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

غضب :- اندھیر، زبردستی، ستم، اردو، فصیح، رائج۔

محل نظم - زندگی دشوار ہو گئی ہے۔ کیا غضب ہے کہ کل ایک بدمعاش نے زبردستی میری جیب سے روپے نکال لیے۔ میں دیکھتا رہ گیا۔

غضب :- کلمۂ تحسین - بہت اچھا، بہترین، قیامت کی، آفت کی، اردو، فصیح، رائج۔

؎ گر ایک غضب ہو تو کرے کوئی گوارا
رفتار غضب ہے تری گفتار غضب ہے (مصحفی)

غضب - بڑھ چڑھ کے، اردو، صفت، قلیل الاستعمال

؎ کیا غمزہ ترا بے سر بیداد غضب ہے
جلاد فلک سے بھی یہ جلاد غضب ہے (ذوق)

غضب :- مبالغے کے لئے۔ اردو، دہلی کی زبان۔

؎ بھولا ہے مجھے قتل کر عام میں قاتل
اللہ رے اعاذہ کیا اندغضب ہے (ذوق)

قول فیصل - اہل لکھنؤ غضب کا اور غضب کی بولتے ہیں

غضب :- پر اثر، کارگر، پسندیدہ، اردو، فصیح، رائج۔

محل نظم - بانسری وہ اس غضب کی بجاتی ہے کہ شہر کشش انکار باقی نہیں رہتی۔

(دو جنتہ المفسوح)

غضب ۱۰ :- مصیبت، بے بسی، مجبوری، اردو، فصیح، رائج۔

؎ مرے بیان کو سن سن کے کانپ اٹھے
غضب یہ ہے کہ سمجھا نہیں زبان صیاد (ذوق)

غضب ۱۱ :- آفت کا پرکالہ، فتنہ، فساد پیدا کرنے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

؎ خوبان جہاں یاد رہیں تجھ کو بھی یہ بات
تشبیہ بھی کم بخت اک آزار غضب ہے (تشبیہ)

غضب ۱۲ :- نہایت بدشکل، نہایت ناگوار، کمال بدشکل، اردو، صفت، دہلی کی زبان۔

؎ یہ سچا کہ شمع ہو گا بسفال مرے سر مزار
یہ غضب کہ تیرہ دن تک نہ بچے چراغ بہ گور (داغ)

غضب ۱۳ :- حیرت، تعجب ظاہر کرنے کے لیے جو انوکھی اور نادر بات پر۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

؎ کبھی تو سو بار یہ کھٹکا کہ کبھی وہ لپٹا گلے سے پھر بہ
بڑا غضب ہے کہ اک شب میں فراق بھی ہو زمانہ (انشا)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ دوسری چیزوں کے ساتھ بولتے ہیں جیسے "غضب ہے" "بڑا غضب ہے"۔

غضب ۱۴ :- ناراض، خفا، رنجیدہ، اردو، صفت، دہلی کی زبان۔

؎ اللہ کرے خیر مرے شیشۂ دل کی
پھر آج وہ مست مے بیداد غضب ہے (ذوق)

غضب ۱۵ :- عجیب، انوکھا، حیرت افزا، تعجب خیز، اردو، دہلی کی زبان۔

؎ دیں ہوش کہاں مردم ہشیار کے پی ہیں
آنکھوں کو تمہاری یہ فسوں یا غضب ہے (ذوق)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "کا" کے اضافہ کے ساتھ "غضب کا" بولتے ہیں۔

غضب ۱۶ :- خوبی میں یکتا، کمال حسین، نہایت خوبصورت، پری وش، اردو، دہلی کی زبان۔

؎ مرتے نہیں عورت پہ تری طرح سے واعظ
ہم جس پہ ہیں عاشق وہ پری زاد غضب ہے (ذوق)

غضب ۱۷ :- ضرر رساں، مضر، بہت برا، اردو، فصیح، رائج۔

؎ تو اگر شارح کو کثرت سے شرکی
دنیا میں گرانباری اولاد غضب ہے (ذوق)

غضب ۱۸ :- افراط ظاہر کرنے کے لئے اردو، قلیل الاستعمال۔

؎ خون تمام جسم کا دم میں ہوا ہوا مجوہ
دل میں غضب سما گیا بوجہ لڑا سبز رنگ (صبا)

غضب ۱۹ :- خوفناک، ہیبتناک، بھیانک، مہیب۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف - میں جنگل میں جا رہا تھا کہ آندھی آ گئی ایسا غضب کا اندھیرا چھایا کہ قریب تھا کہ میرا ہارٹ فیل ہو جائے۔

غضب ۲۰ :- نڈر، دلیر، جری جیسے "وہ بڑا غضب کا ہے جو جی چاہتا ہے بے دھڑک کر بیٹھتا ہے"۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غضب ۲۱ : بہت برا۔ بے حد خراب، اردو، قلیل الاستعمال۔

؎ وقت کو ہاتھ سے کھونا یہ غضب غفلت میں
موت سے کم نہیں کچھ نیند کا آنا شب وصل
(فرہنگ آصفیہ)

غضب الٰہی :- خدا کا قہر، خدا کا غضب، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہر انسان کو کم سے کم غضب الٰہی سے تو ڈرنا ہی چاہیے ورنہ اس میں اور جانور میں کیا فرق ہوگا۔

غضب الٰہی: ہے خدا کا غضب ٹوٹے بد دعا۔ عورتوں کی زبان۔

(فصحی کا) غضب الٰہی کوئی بھی نیچے کو اس طرح مانتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں۔ فتح اول و سکون دوم بولتی ہیں۔

غضب آلود:۔ غصے میں بھرا ہوا۔ فارسی صفت تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آج مولانا نے درس دیتے ہوئے میری ایک غلطی پر مجھے غضب آلود نگاہوں سے دیکھا۔

غضب آنا: ہے آفت آنا، شامت آنا مصیبت آنا، اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

نہ آیا نامہ بر اب تک گیا تھا کہہ کے اب آیا
الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا — داغ

غضب آنا:۔ غصہ آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ غصہ آنا کے معنی ہیں جیسے "آج میرے اور میرے باپ کو بہت غصہ آیا" نہیں بولتے بلکہ ایسے موقع پر "غیظ یا جلال یا غصہ" آنا بولتے ہیں۔ حضرت امیر نے "غضب میں آنا" نظم فرمایا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

چاہتا ہوں کہ خفا ہو کے مجھے قتل کرے
وہ غضب میں ہو تو آتی یہ غضب اور بھی ہو — امیر

غضب بنی ہے:۔ بیڈھب بنی ہے۔ بری بنی ہے۔ سخت مصیبت ہے۔ اردو۔ محاورہ۔

عجب ہی آفت پڑی ہے ہم پر بنی ہے آکر غضب ہی کام پر
بڑھا لیے ہیں ستم ستم پر اٹھاتے ہیں ہر قدم قدم پر

سے جب کسی صورت کی طرف اشارہ کر کے یہ جملہ کہیں گے تو بناؤ سنگھار سے مراد ہوگی۔ یعنی غضب کی بنی سنوری ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ تنہا "بنی ہے" بولتے ہیں جس کے معنی مصیبت، آفت وغیرہ نازل ہونے کے لیتے ہیں۔

اب تو بنی ہوئی ہے خدا کچھ نظر کرے
یہ رات جس طرح سے ہو جلدی بسر کرے — تسلیم

جس طرح "فرہنگ آصفیہ" نے لکھا ہے "غضب بنی ہے" نہیں بولتے۔ دوسرے معنی جو "بناؤ سنگھار" وغیرہ کے لیے ہیں۔ اس محل پر بھی "غضب بنی ہے" نہیں بولتے بلکہ "کی" کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔ "یعنی غضب کی بنی ہے"۔

غضب خدا کا پڑے:۔ (دعا کے ساتھ) خدا کا قہر نازل ہونا، بد دعا۔ عورتوں کی زبان۔

دام بلائے عشق میں ہم بے سبب پڑے
کمبخت دل پہ ہائے خدا کا غضب پڑے — سلطان

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے صاحب فرہنگ آصفیہ نے غضب پڑنا، لغت قائم کیا ہے۔ اور یہی معنی مراد لیے ہیں۔ اس طرح بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ یہ دہلی کی زبان ہے جیسا کہ سودا کے شعر سے ظاہر ہے۔

پیارے غضب خدا کا پڑے اس کے جھوٹ پر
اتنا تو سچ ہو کہ کہیں مست دے خبر

غضب توڑنا: ہے فساد برپا کرنا۔ فتنہ اٹھانا۔ خفگی کرنا۔ ظلم کرنا ستم توڑنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کم نہیں عابدوں سے مفسدہ پرداز غیر

توڑ بیٹھے دکھا کے آنکھ ان پر غضب چنگیز کا (آتش)

قول فیصل۔ اس کا لازم غضب ٹوٹنا بھی زبانوں پر ہے۔

داغ یہ بات وہ سمجھے تو غضب ٹوٹ پڑے
کہتے پھرتے ہو بلایا ہے سر شام مجھے — داغ

اہل لکھنؤ "خدا" کے ساتھ اس کا صرف کرتے ہیں جیسے "ان پر خدا کا غضب ٹوٹا تھا"۔

غضب ٹوٹ پڑنا:۔ کمال ناخوش ہونا آفت آجانا، اردو، دہلی کی زبان۔

داغ یہ بات وہ سمجھے تو غضب ٹوٹ پڑے
کہتے پھرتے ہو بلایا ہے سر شام مجھے — داغ

غضب ٹوٹنا: ہے آفت آنا۔ بلا نازل ہونا عتاب ہونا، اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

دونوں ہاتھوں سے سینے کو کوٹا
بولا ہے ہے غضب یہ کیا ٹوٹا (دست گلزار)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر خدا یا اللہ کا غضب ٹوٹا ہی بولتے ہیں۔

تجھ جیسے سخت جاں پر کیا بس چلے قضا کا
یاں ٹوٹتا رہا ہے اکثر غضب خدا کا — (دہلوی)

فعل کے ساتھ بھی رائج ہو مثلاً ان پر خدا کا غضب ٹوٹے

حیثیت کی اتنی ہو کیا شیطان کیا غضب ہے
ٹوٹے گا تیری جندڑی پہ اللہ کا غضب

غضب جتنا: ہنگامہ مچانا، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں۔ قہر جوتنا، بولتی ہیں۔ جیسے "تمہارے بچوں نے رات سے قہر جوت رکھا ہے ان کو روکو"، کسی کے ساتھ اسی محل پر قیامت جوتنا بھی بولا کرتی ہیں۔

غضب خدا: ہے خدا کا قہر، خدا کا غضب

ڈھے۔ بددعا عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں بفتح اول و سکون دوم (غضب ڈھا) بولتی ہیں۔

غضب خدا : ~~کسی بات پر حیرت اور تعجب ظاہر کرنے کے لئے۔

(فقرہ) غضب خدا اس دہاڑے ایسی لوٹ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر بھی بفتح اول و سکون دوم ہی بولتی ہیں۔

غضب خدا کا : ~~ حیرت اور تعجب کے محل پر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غضب خدا کا صنم تیری سرد مہری سے
نہ کر سکے گا گذر اسی، کرکے باد تند — آتش

قول فیصل۔ کسی کے ہوئے کام کو کردہ ظاہر کرنے کے محل پر بھی بول دیتے ہیں۔

تب نام کعبہ میں وہ بت حرام کرتا ہے
غضب خدا کا کوئی ایسا کام کرتا ہے — ذوق علم

غضب دکھانا : ~ بہت زیادہ دکھ اور زیادتی ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

جا الفت اسی محبت بھی غضب دکھلائی
دوح پردہ پہ ٹھہرتی ہوئی اچشم آئی — آتش

غضب ڈھانا : ~ آفت برپا کرنا، جبر ڈھانا، بہت ظلم کرنا، فتنہ اٹھانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ابھی سے پردہ ہٹے گوش گل جلتے ہیں ایسے بلبلیں
غضب ڈھائے جو بلبل سیکھے طرز فغاں میری — امیر

غضب ڈھانا : ~ کوئی انوکھی بات کرنا، عجیب کام کرنا۔

(فقرہ)۔ مولف نے نور ذوق و غالب ایک طرف اپنے استاد کی تاکش میں غضب ڈھایا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس صرف سے "کثرت، غلو اور زیادتی" کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

غضب رے : سبحان اللہ کلمۂ استعجاب، اردو دہلی کی زبان۔

بل بے چتون تری غضب رے نگاہ
کیا کریں گے یہ ناز کیا جانیں — داغ

غضب کا : ~ بہت تیز، زیادہ، کثرت ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مختار سنگھ کا غضب کا حافظہ جب امتحان دیتا ہے تو ماشاء اللہ اول نمبر نکلتا ہے خدا نظر بد سے بچائے۔

قول فیصل۔ تانیث کے لئے "کی" بولتے ہیں جیسے۔ مرزا رسوا صاحب کی وجاہت اور طلاقت لسانی میں غضب کی دل آویزی ہے۔ (خون نظام)

غضب کا : ~ آفت برپا کرنے والا، ستم ڈھانے والا، اردو صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یوں تو گانے والے بہت سے ہیں لیکن محمد رفیع کا کیا کہنا جو گانا گاتا ہے غضب کا گاتا ہے۔

مؤنث کے لئے "کی" بولتے ہیں جیسے لتا منگیشکر کی غضب کی آواز ہے وہ جب گاتی ہے تو دلوں کو بیاختیار اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

غضب کا : ~ بھیانک، بہت زیادہ عبرت خیز، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ تھا وہ دن جب آزاد قفس تھے
غضب کا گھن لگا ہے استخواں میں — شاد لکھنوی

غضب کا : ~ ناقابل بیان، حیرت انگیز، بہترین، اردو صفت فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "غضب کے" کے ساتھ بھی ہے۔

اڑائے جاتے ہیں عاشق کے دل کو سینہ زوری سے
غضب کے دو اچکے بیٹھے ہیں جوبن کے ہتھے میں — امیر

غضب کا بجھا ہوا : ~ قہر میں ڈوبا ہوا۔

محل صرف۔ آپا میں نہیں جانتی تھی کہ تمہارا غصہ اس قدر غضب کا بجھا ہوا ہے۔ (ذوقیہ اسمعیل میرٹھی)

قول فیصل۔ یہ صرف دہلی کا ہے لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر "زہر کا بجھا ہوا" بولتی ہیں۔ (نور اللغات)

غضب کا بنا ہوا : ~ آفت کا پرکالہ، چھٹا ہوا، شریر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں "قہر کا بنا ہوا" بولتی ہیں۔

غضب کا سامنا : ~ فتنہ و آفت کا مقابلہ۔ اسم مذکر، قلیل الاستعمال

غضب کا سامنا ہے آج وہ بن کر نکھرتے ہیں
دھڑی جمتی ہے مہندی ملتے ہیں گیسو سنورتے ہیں — منیر

غضب کرنا : ~ برا کرنا، ایسی برائی کرنا جس کا اثر خود اپنے اوپر یا دوسرے کے اوپر پڑے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا — داغ

غضب کرنا : ~ تعجب خیز کام کرنا، عجیب غریب کام کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نی کے سنی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تو نے کیا ہیرے کو شلجم کر دیا — ناسخ

غضب کرنا : ~ ظلم ڈھانا، آفت برپا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بولے تم تو کیا غضب کرتے
سو ستم کرتے ہو چھپ چھپ — ظفر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی اندھیر کرنا، دندنانا بھی لکھے ہیں اور یہ فقرہ بھی لکھا ہے "خیر ہوئی یہ غضب کیا تھا آگے آیا"۔

غضب کی:۔ قابل تعریف، انوکھی، اردو صرف، مونث، فصیح، رائج۔

غضب کی لذت ہے تیز نگہ نے تیری بخشی ہے
کہ لاکھوں حسرتیں ہیں لیکن قزاق سے پیدا — تبسم دہلوی

غضب کیا:۔ برا کیا، اچھا نہیں کیا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا — داغ

غضب کی بات ہے:۔ حیرت اور تعجب کی بات ہے، ناانصافی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غضب کی بات ہے وہ مشورہ دیتے ہیں یہ مجھ کو
رقیبوں سے بھی تم صاحب سلامت اپنی رکھنے دو — داغ

غضب کی نگاہ:۔ غصّے اور غیظ سے بھری ہوئی نظر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے جلال میں بھی مزہ ہے جمال کا
چشم کرم چھپی ہے غضب کی نگاہ میں — آغا اکبر آبادی

غضب لانا:۔ مصیبت لانا، آفت لانا، اردو صرف، متروکہ۔

اوراق گل اڑتے ہوئے پھرتے ہیں چمن میں
یہ لائی غضب باد صبا دست گل پر — جرأت

غضب میں آ جانا:۔ آفت میں مبتلا ہو جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

جب یقین عشق آیا پھر وہ بت کہاں اپنا
آ گئے غضب میں ہم دے کے امتحاں اپنا — داغ

غضب میں پڑنا:۔ جھگڑے میں پھنسنا، مصیبت میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل میں کھینچے نگاہ مہوش
الٰہی میں کس غضب میں پڑا — قلق

قول فیصل۔ "جان" کے لفظ کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں، مرد کم بولتے ہیں جیسے۔ "کبھی شادی بیاہ کے معاملے میں دخل نہ دے جب سے میں نے ہمسائی کی لڑکی کی شادی کرائی ہے میری جان غضب میں پڑ گئی ہے"۔

غضب میں ڈالنا:۔ مصیبت میں ڈالنا، آفت میں پھنسانا، اردو صرف، قریب بہ متروک۔

کہنے لگی رو کے یہ عشرۃ اللہ
بو بخت نے پھر غضب میں ڈالا — داستان امیر حمزہ / اختر

غضب میں گرفتار ہونا:۔ جھگڑے میں پھنسنا، مصیبت میں پڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح نہیں بولتے بلکہ کسی کے ساتھ "خدا کے غضب میں گرفتار ہونا" بولتے ہیں۔

غضبن:۔ بڑی ہے بڑھ عورت، آفت کی پڑیا، عیّارہ، مکّارہ، ظالمہ، ستم گر عورت، مردم آزار عورت، اردو، صفت، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غضب نازل ہونا:۔ کسی پر کوئی آفت آنا، مصیبت آنا، اردو، صرف قلیل الاستعمال۔

یہ غضب بیٹھے بٹھائے تجھ پہ کیا نازل ہوا
اٹھ گیا دنیا سے تو کیوں تجھ کو اے دل کیا ہوا — جرأت

قول فیصل۔ "خدا کے" لفظ کے ساتھ اس کا استعمال جیسے "جو مجھ غریب کو ستائے اس پر خدا کا غضب نازل ہو"۔ زبانوں پر ہے عورتیں بہت زیادہ بولتی ہیں۔

غضب نازل ہونا:۔ خفگی ہونا، عتاب ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: تنہا نہیں بولتے۔ بلکہ "بادشاہ یا خدا یا کسی بڑی ہستی" کی طرف نسبت دے کے بولتے ہیں۔

غضب ناک:۔ خشمگیں، غصے میں بھرا ہوا، برہم، فارسی، ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

جملہ فقرہ۔ میں کیا جانتی تھی کہ ایکا ایکی غصّے میں ابل پڑے گا کم بخت نے ایسا غضب ناک نگاہوں سے میری طرف دیکھا تھا کہ بس لگتا تھا یہ میری جان نکل جائے۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا اور ہونا" کے ساتھ ہے۔

مانگا جو بشر پری نے بے باک
راجہ اندر ہوا غضب ناک — گلزار نسیم

غضب کا ہونا:۔ خفا ہونا، غصہ ہونا، اردو صرف، متروک۔

وہ شہنشاہ کا غضب ہونا
اس پری رو کا وہ طلب ہونا — شوق

قول فیصل۔ اب اس محل پر "غضب نازل ہونا" بولتے ہیں۔

غضب ہونا:۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی بات یا فعل اپنے مقصد یا خیال کے خلاف اور برعکس ہو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہو گیا قرآن کا پڑھنا غضب
ان کو ورد لن ترانی ہو گیا — ناسخ

غضب ہونا:۔ تعریف میں مبالغۃً بولتے ہیں، غیر معمولی ہونا، قہر کا، قیامت کا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تڑپ اعضا میں ابرو میں کجی شوخی ہے چتون میں
جوانی میں غضب ہوگا جو آفت ہے لڑکپن میں — امانت

قول فیصل۔ اب زیادہ تر دکا، کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ یہ صرف مخصوص تعریف کے لیے نہیں ہے بلکہ مذمت کے محل پر بھی بول دیتے ہیں۔

غضب ہے :- بہت برا ہونا، خلاف اصول ہونا، اندھیر ہونا، قہر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

غضب ہے یار سے ہم خواب ہو کے منھ پھیروں
رہے بغل میں نہ دل قصد ہو جو کروٹ کا — جگر

غضبی بفتحتین (۱) پر خشم ناک، غضبناک، بدمزاج، تند مزاج، اردو صفت مذکر۔ (۲) آفت، آفت کا ٹکڑا، بیڈھب (۳) وہ شخص جو کسی خوف واندیشے کے مقام پر بیدھڑک کوئی کام کر بیٹھے اور ذرا نہ ڈرے جیسے وہ بڑا غضبی یعنی نڈر، بیباک اور جری ہے۔ اردو صفت مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غضبی بفتحتین :- ظالم، مردم آزار، ظلمی، اردو صفت، عورتوں کی زبان

فقرہ۔ بڑا غضبی مردوا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غضبی آنا :- آفت آنا۔

(فقرہ) تمہاری وجہ سے تمام لازمین پر غضبی آئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں

غضبی باندی :- وہ لونڈی جو زیر عتاب ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے

غضبی خانہ :- غصہ، غضب، قہر، عتاب، مذکر۔ بیگمات قلعہ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

غضبی خانہ اتارنا :- غضبناک ہونا، آفت لانا، غصہ ہونا، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کا خاص صرف ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غضبی خانہ اترنا :- عتاب نازل ہونا، قہر ٹوٹنا، آفت آنا، اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ ادھر اتنا تنگ ہوا ادھر نوکر چاکر لونڈی غلاموں پر غضبی خانہ اترا۔ (نور اللغات)

غضبی میں آنا :- معتوب ہونا، حاکم کے عتاب و خطاب کا نشانہ بننا، اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ شہرہ کر دیا کہ خان خاناں حضور کی غضبی میں آیا۔ بات منھ سے نکلتے ہی دور پہنچ گئی۔ (دربار اکبری)

غضروف :- بضم اول و واو معروف ایک عضو کا نام جو ہڈی سے نرم تر اور پٹھے سے سخت تر ہوتا ہے، کری، عربی۔ اطبا کی اصطلاح۔

غضنفر :- بفتح اول و دوم و چہارم، شیر درندہ، شیر نر، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

رخصت ہوش ہوئی آمد عباس علی
بزدلوں نے یہی جانا کہ غضنفر آیا — جلیل

قول فیصل۔ مجازاً جری، بہادر، دلیر کو کہتے ہیں انھیں مجازی معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہے

ہیں غنیم دغا زی، صفدر کہاں ہو تم
جنگ آزما دلیر غضنفر کہاں ہو تم — سید آل[illegible]

غضنفری :- دلاوری، بہادری، دلیری، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

غضنفری کی خوش آغاز پر بنا ہی ہے
کہ اس جناب کا عباس نام نامی ہے — اوج

غفت :- (لفظ غفص کا مخفف) وہ بیز دل دار، شاہ جوہ کپڑا جو خوب ٹھوک کر بنا گیا ہے۔ اردو صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے اس محل پر "گف" بولتی ہیں۔

غفار :- (بفتح اول و تشدید دوم) بہت زیادہ عفو کرنے والا، معاف کرنے والا، بہت زیادہ بخشنے والا۔ خدا کا نام، (۲) صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

رزاق اسے جان کے کرتا ہے توکل
گرتا ہے گنہ جیسے کہ غفار سمجھ کر — نظام الدین لطافت

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کی حسب ذیل تشریح کی ہے۔

غفار اور غفور دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں مگر غفور میں زیادہ مبالغہ ہے یعنی جو بڑے بڑے گناہوں کو بخشے اور اس کی بخشش اتم و اکمل ہو۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ بندوں کے گناہ اعمال نامے سے محو کر دے یعنی حساب نہ لے اور اعتراف نہ کرے یا دنیا میں پردہ فاش نہ کرے کیونکہ غفر کے معنی مٹانے اور چھپانے کے بھی آیا کرتے ہیں

غفران :- (بضم اول) بخشش، گناہ معاف کرنا، آمرزش، عربی، مذکر، تسلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

یہ چشم تر سبب ہو جائے یا رب میرے غفراں کا
دگر نہ بوجھ تو سر پہ بہت بھاری ہے عصیاں کا — جنبر

غفراں پناہ .. ف۔ مذ۔ بخشش، منزل عفو، فارسی ترکیب، عربی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یک قطرہ خون ہو کے پلک سے ٹپک پڑا
قصہ یہ کچھ ہوا دل غفراں پناہ کا — میر

غفراں مآب .. ف۔ مذ۔ بخشش اور عفو سے بھرا ہوا۔ کنایہ مغفور، مرحوم، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع بس خیال تاریخ غفراں مآب آیا کیا تاریخ

قبلہ پہلے۔ اہل لکھنؤ اس محل پر غفراں پناہ وغیرہ بولتے ہیں۔

غفراں مآب .. سنی۔ لکھنؤ کے ایک مشہور و معروف شیعہ مجتہد عالم کا خطاب، عربی، انگریزی، قوانین، ایسوسی ایشن لکھنؤ کے سلسلۂ اشاعت ۲۵۹ میں لکھی ہوئی کتاب مولانا السید علی صاحب ولد دلدار علی ابن سید محمد معین ابن سید عبدالہادی نصیر آبادی سادات نقوی میں طاہر ابن جعفر ابن حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے مورث اعلیٰ سید نجم الدین سبزوار سے سالار مسعود غازی کے ساتھ ایک فوج کے سردار کی حیثیت سے ہندوستان تشریف لائے اور ضلع رائے بریلی میں قصبۂ جائس کو فتح کر کے اس کا نام "جائے عیش" رکھا جو کثرت استعمال سے "جائس" مشہور ہو گیا پھر آپ کی اولاد میں سے سید ذکریا نے قلعہ دریا نگر کو مسخر کر کے اس کا نام اپنے بزرگ سید نصیر الدین کے نام پر نصیر آباد رکھا۔ اسی نصیر آباد میں سنہ ۱۱۶۶ھ میں ایک شب جمعہ کو جناب سید دلدار علی صاحب کی ولادت ہوئی اور یہیں نشو و نما اور ابتدائی تعلیم ہوئی۔ پھر ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کر کے سندیلہ میں شارح سلّم ملا حمداللہ کے صاحبزادے ملا حیدر علی سے، الٰہ آباد میں سید غلام حسین دکنی سے، رائے بریلی میں مولوی باب اللہ شاگرد ملا حمداللہ سے صرف نحو معانی و بیان وغیرہ اور علوم عقلیہ منطق و فلسفہ و ریاضی کی تکمیل کی۔ پھر فیض آباد تشریف لے گئے اور وہاں بحر العلوم مولوی عبدالعلی صاحب سہالوی سے بعض مسائل عقلیہ پر مباحثہ ہوا وہاں سے لکھنؤ تشریف لائے یہاں اس وقت نواب آصف الدولہ کی حکومت تھی۔ اور نواب سرفراز الدولہ مرزا حسن رضا خاں صاحب کا اقتدار تھا جن کی مدد سے آپ تکمیل علم کے لئے عتبات عالیات کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلے عراق پہنچے اور کربلائے معلیٰ میں صاحب ریاض آقا سید علی طباطبائی اور آقا سید مہدی موسوی شہرستانی نیز خود ان بزرگواروں کے استاد اکبر آغا باقر بہبہانی سے اور نجف اشرف میں بحر العلوم آقا سید مہدی طباطبائی سے فقہ و اصول اور علم حدیث کی تکمیل کی اس کے بعد سنہ ۱۱۹۴ھ میں مشہد مقدس (ایران) کی طرف رخ کیا اور جناب سید محمد مہدی ابن سید ہدایت اللہ اصفہانی سے اکتساب علوم کیا اور بعد تکمیل مراجعت فرمائے ہندوستان ہوئے اور مرزا حسن رضا خاں کی خواہش سے لکھنؤ میں قیام فرمایا اور سلسلۂ تصنیف و تدریس و تبلیغ شروع کیا۔

اس وقت ہندوستان میں فرقہ شیعہ کے افراد بڑے دور جہالت سے گزر رہے تھے چنانچہ اشہاد کبیر کی گائے، شیخ سدو کا بکرا، میراں جی کے گلگلے اور بھوانی جی کی سنتیں ایسے رسوم رائج تھے۔ آپ نے ان سب کا قلع قمع کیا دوسری طرف شیعیت کے خلاف اہلسنت کے علما کا مقابلہ کیا اور صحیح تعلیمات شریعت کے خلاف اخباریت کے ناطقے بند کر دیے اور تیسری طرف بے مغز صوفیت کو ناکوں چنے چبوا دیے جس کے نتیجے میں پیری مریدی کا زور تھا۔

اخباریوں کی مایۂ ناز کتاب اس وقت کے فاضل استرآبادی ملا محمد امین کی فوائد مدنیہ تھی۔ چنانچہ اس کی رد میں اساس الاصول لکھی صوفیت کے مقابلے میں شہاب ثاقب لکھی عزائے امام حسینؑ کی ترویج و اشاعت میں اثارۃ الاحزان علی قتیل العطشان اور مسکن القلوب عند فقد المحبوب لکھی۔ ایک عزا خانہ لکھنؤ میں حسینیہ غفرانمآب کے نام سے تعمیر کرایا اور دوسرا حسینیہ اپنے وطن نصیر آباد میں بنوایا۔

فلسفہ میں شرح ہدایۃ الحکمۃ ملا صدرا کا حاشیہ اور منطق میں حمداللہ کا حاشیہ تحریر کیا (۱) عماد الاسلام (۲) شہاب ثاقب (۳) ذوالفقار (۴) صوارم الالٰہیات (۵) حسام الاسلام (۶) خاتمہ کتاب صوارم (۷) احیاء السنہ (۸) رسالۂ غیبت (۹) اساس الاصول (۱۰) مواعظ حسینیہ (۱۱) شرح حدیقۃ المتقین مؤلفہ علامہ مجلسی (۱۲) شرح حدیقۃ المتقین (کتاب الزکوٰۃ) (۱۳) رسالہ درباب نماز جمعہ (۱۴) حاشیہ صدرا (۱۵) رسالہ غناء یا تکریر (۱۶) منتہی الافکار (۱۷) اثارۃ الاحزان علی القتیل العطشان (۱۸) مسکن القلوب عند فقد المحبوب۔

(۱۹) اجازۂ سلطان العلما طاب ثراہ معہ وصایا۔
(۲۰) رسالہ در جواب سوالات محمد سمیع صوفی (۲۱)
رسالہ رضیین عربی (۲۲) رسالہ ذہبیہ (۲۳) رسالہ
رونشاری (۲۴) مطارق (۲۵) رسالہ در ادعیہ کفن
موصوف کے مشہور تصانیف ہیں۔
تصانیف کے اس عظیم الشان ذخیرے کے ساتھ
ساتھ تقریباً کتنے ہی جلیل القدر شاگرد بھی تھے۔
جن میں بڑے صاحبزادے سلطان العلما مولانا سید محمد
رضوان مآب دوسرے بیٹے مولانا سید علی صاحب
غفران مآب تیسرے بیٹے مولانا سید حسن صاحب
چوتھے بیٹے مولانا سید مہدی صاحب اور مفتی
محمد قلی صاحب، سبحان علی صاحب، سید العلماء
سید حسین علیین مکان، علامۃ العلما سید احمد علی صاحب
محمد آبادی، سید حمایت حسین عرف میر علی بخش صاحب
کنتوری، مولانا سید عبد العلی دیوگھٹوی، سید نجم الدین حسین
صاحب، مرزا زین العابدین خان صاحب، مولانا سید علی
صاحب، مولوی یاد علی نصیر آبادی اور مولوی سید
اشرف علی صاحب بلگرامی بہت مشہور ہوئے۔
لکھنؤ میں تینتیس برس کامل اس جادۂ زندگی میں
مصروف رہ کر تقریباً ستر برس کی عمر میں ۱۹ رجب
۱۲۳۵ھ کو رحلت فرمائی اور اپنے ناکردہ امام
باڑے کی صحنچی میں دفن ہوئے۔ علامہ سید احمد علی صاحب
محمد آبادی نے تاریخ نظم فرمائی۔

سرِ دفترِ غیب ہاں وقت ناگہاں فرمود
ستون دین بہ زمیں اوفتاد وا دلا
۱۲۳۵ھ

غَفَص :- (بالفتح) دبیز، موٹا کپڑا، عربی، صفت
متروک۔

اس کو کیا تار و پود سے ہے نباہ
جیا نتباہ غفص تر کپڑا (صلاح نظم)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ
فردوس اللغات کے علاوہ کسی کتاب میں نہیں پایا گیا
بقول صاحب غیاث اللغات بظاہر معنی سطبر و قوی تھا
حسب قاعدہ فارسی گاف غین معجمہ سے بائے موحدہ فائے
معجمہ سے، رائے مہملہ سین مہملہ سے بدل کر غفس ہوا اور
سین مہملہ حسب قاعدہ عربی صاد مہملہ سے بدلا گیا اور
غفص ہو گیا، یہ گپس کا معرب ہے۔ بہر حال اب اردو
سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

غَفلَت :- (بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم) بے خبری
عدم توجہ، بے پروائی، بھول، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

یہ وقت غفلت نہیں ہے جاؤ کوئی گھڑی کا ہو کچھ ٹھکانا
شکار ہوتا ہو جائے گر جال تنگ ہے صیاد دم بسیجا   جگر

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

غَفلَت :- (۲) غشی کا عالم، بے ہوشی کی کیفیت،
اردو، فصیح، رائج۔

غفلت کی سمت از سر نو آگہی چلی
سونے کا تھال سر پہ لئے زندگی چلی   جوش ملیح آبادی

غَفلَت :- (۳) نیند، بے خبر سو جانا، غنودگی، نیند
کی سی کیفیت، اردو، فصیح، رائج۔

بن پڑی کیسی کہ غفلت میں لیا بوسہ رخ
جاگ اٹھے بخت مرے اس کو جو سوتے دیکھا   امیر مینائی

غفلت پیشہ (یا) **غفلت کار** :- غافل
بے خبر، فارسی، صفت، (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے:

غفلت زدہ :- نہایت غافل، اور بے خبر،
فارسی، صفت، (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو سے اس کا واسطہ نہیں۔

غفلت سے :- بے پروائی سے، تغافل سے
اردو، فصیح، رائج۔

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی   مومن

غفلت شعار :- غفلت کرنے والا۔ غفلت جس
کی عادت ہو، عربی، الفاظ فارسی ترکیب، صفت

دیکھئے اب بھی کبھی آ کر وہ غفلت شعار
کس قدر ہو جائے مر جانے میں آسانی مجھے   حسرت موہانی

قول فیصل۔ غفلت کرنے کے معنی میں غفلت شعاری بھی رائج و فصیح ہے

بے وفائی آپ کی غفلت شعاری آپ کی
میرے دل نے عادتیں سیکھی ہیں ساری آپ کی   نشتر

غفلت کا پردہ :- کسی کام میں بے پروائی
اور بھول کا حائل ہونا، اردو، فصیح، رائج

پردے پڑے غفلتوں کے اگر دل سے دور ہوں
مائل ہوں سوئے سجدہ سر پر غرور ہوں   آتش

غفلت کا پردہ پڑ جانا :- بے خبر ہو جانا
اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بیدار ہو کر آنکھ ذرا کھولتا نہیں
غفلت کا پردہ آج پڑ گیا پڑا ہوا   داغ

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی بھول جانا
کے بھی ہیں۔

بقول مصرع انشاد اے معروف کیا ہے
تری آنکھوں پہ غفلت کا پڑا ہے پردہ   معروف

اس کا صرف زیادہ تر آنکھوں اور جی کے
ساتھ ہے۔ جیسے "یہ مری قسمت کی برائی کہ میری
آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑ گئے۔

غفلت کرنا :- کوتاہی کرنا، بے پروائی کرنا
تساہل کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

اور بھی ہو گئے بیگانہ وہ غفلت کر کے
آزمایا جو انہیں ضبط محبت کر کے   حسرت موہانی

غفلت کی نیند سونا:۔ غافل ہوکے سونا بے خبر ہوکے سونا، اردو، مصدر، فصیح رائج۔

قول فیصل۔ اسم محل پر زیادہ تر "بہت غافل سونا" بولتے ہیں۔ جیسے جب میں آیا تو تم بہت غافل سو رہے تھے "میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا" کسی کے ساتھ کنایتہً "موت کے لیے" "غفلت کی نیند سونا" بولتے ہیں

غفور:۔ (بفتح اول و واو معروف) معاف کرنے والا۔ خطا بخشنے والا۔ قصور معاف کرنے والا عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ پروردگار عالم کی خاص صفت ہے ایسی صفت حضرات ناموں میں اس کا استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "غفور دلدار نے بہر طور اس کا حساب رحم کیا"

غفور الرحیم:۔ بخشنے والا۔ رحم کرنے والا۔ خدا کا اسم صفت، عربی، صفت،

ہوں غرق گرچہ جرم و گناہ بے حد کا
الہی! تجھ کو غفور الرحیم کہتے ہیں
خواجہ وزیر

قول فیصل۔ اس کا صرف خدا ہی کی ذات کے لیے ہے۔

پرستش کے قابل ہے تو اے کریم
کہ ہے ذات تیری غفور الرحیم
(سحر البیان)

غفیر:۔ (بفتح اول و یائے معروف) اتنی بڑی جماعت کہ جہاں تک نظر کام کرے وہی نظر پڑے۔ عربی صفت جیسے "جم غفیر" (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ "جم غفیر" کی ترکیب مستعمل ہے۔

غل ہلہ (بالضم) شور و غوغا۔ اردو، مذکر فصیح، رائج۔

کیا سنے فریاد میری وہ کلی نازک دماغ
باغ میں غنچہ اگر چٹکے کہے غل کیوں ہوا
ظفر

مری فریاد سن کہتا ہے اسرافیل حیرت سے
قیامت آگئی کیونکر یہ کیسا غل مچ رہا ہے
مومن

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "بعض محقق اس لفظ کو فارسی بھی نہیں مانتے ان کے نزدیک اردو یا ٹھیٹھ ہے اگرچہ ملا نظامی نے صفت پیکر میں یہ لفظ "بمعنی شور باندھا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ اس میں انھوں نے اہل ہند کی پیروی کی ہے۔ اگر یہ لفظ فارسی کا ہوتا تو برابر وہاں کی تصانیف میں پایا جاتا ہماری رائے میں بھی یہ لفظ فارسی تو نہیں مگر "غلغل" کا مخفف ہو سکتا ہے۔ اگر ہندی قرار دیں تو یہ تاویل ہو سکتی ہے، عجب نہیں یہ لفظ پنجابی "گل" (بالفتح بمعنی بات سے گل" (بالضم ہو کر غل ہو گیا ہے" صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ لفظ "فارسی تو نہیں مگر غلغل کا مخفف ہو سکتا ہے۔" مولف "نہجب ز اللغات" (غل) کو لفظ غلغلہ کا مخفف خیال کرتا ہے اس لیے کہ یہی لفظ اردو میں رائج ہے۔ لفظ غلغل کوئی نہیں بولتا۔ بہر حال یہ صرف قیاسات ہیں ان کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

غل ہلہ ہنگامہ، شورش، بلوہ، اردو، مذکر فصیح، رائج۔

مری فریاد سن کہتا ہے اسرافیل حیرت سے
قیامت آگئی کیونکر؟ یہ غل کیسا زمیں پر ہے؟
مومن

غل ہلہ شہرہ، چرچا، دھوم، تعریفی طور پر کثرت کے ساتھ کسی بات کا تذکرہ، اردو، قلیل الاستعمال:۔

ہم ہوں گے نہ دنیا میں نہ انصاف رہے گا
اس جنگ کا غل قاف سے تا قاف رہے گا
انیس

غل ہلہ بیڑی کا طوق، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

اڑ گئی زنجیر ٹکڑے پرزے سب غل ہو گیا
تیری طاقت کا بس اے دست جنوں غل ہو گیا
آباد لکھنوی

قول فیصل۔ "صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ فارسی میں تو بلا تشدید آیا ہے مگر اردو والوں میں حضرت آباد لکھنوی کے علاوہ کسی نے استعمال ہی نہیں کیا ہے۔ زنجیر کے ٹکڑے اڑنا اہل دہلی بھول کر بھی نہیں بولتے کیونکہ لوہا ایک ایسا کثیف اور ثقیل جسم ہے کہ جس کے لئے اڑنا کسی طرح موزوں نہیں ہو سکتا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کا یہ دعویٰ صحیح نہیں کہ اردو والوں میں حضرت آباد لکھنوی کے علاوہ کسی نے استعمال ہی نہیں کیا۔" شاید مولف مذکور کی نظر سے سودا کا یہ شعر نہیں گزرا ورنہ ایسا بے بنیاد دعویٰ نہ کرتے۔

رہے تپ اور ہوا کی یہ تاثیر
غل دیوانہ ہے قلادہ شیر
سودا

"عربی میں یہ لفظ بہ تشدید لام ہے سودا کے شعر میں یہ لفظ بہ تشدید لام نہ بہ تخفیف لام دونوں صورتوں سے پڑھا جا سکتا ہے کیونکہ ترکیب اضافی میں اکثر فارسی شعراء نے عربی کی تشدید کو برقرار رکھا ہے اردو والوں نے بھی ان کی تقلید میں ایسا کیا ہے۔

غل اٹھنا:۔ شور برپا ہونا، دھوم ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

اتنے میں یہ محل میں غل اٹھا
لینے آتا دلھن کو ہے دولھا
جان صاحب

قولِ فیصل۔ اب ایسے محل پر غل ہونا یا غل مچنا، زیادہ زبانوں پر ہو۔

غِلاظت ۱ :- (بکسرِ اول و فتح چہارم) گندگی، نجاست ناپاکی، عربی، مؤنث (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ نجاست، کثافت، ناپاکی، گندگی، چرک، میلا، بول و براز، لیکن عام طور سے اہلِ لکھنؤ "پیخانے اور اجابت" کے لئے بولتے ہیں اور ان معنی میں اردو ہے۔

غِلاظت ۲ :- رقّت کا نقیض، گاڑھا پن عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غِلاظت ۳ :- لغوی معنی سطبری، موٹائی دبیز پن۔ عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اردو میں ان معنی میں نہیں بولتے۔

غِلاف ۱ :- (بالکسر) پوشش شمشیر، نیام، میان عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

نکلی جو رن میں تیغ حسینی غلاف سے
اڑنے لگے شرر دمِ خارا شگاف سے (انیس)

تیغ قاتل پہ خون جم جم کر
مخمل سرخ کا غلاف ہوا (آتش دہلوی)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ۔ پوشش آئینہ و شیشہ، کے معنی میں بھی اس لفظ کو استعمال کرتا ہے ان معنی میں بھی عربی ہے درِ اصل اس کے معنی ہیں اوپر کا پردہ، خول، پوشش۔ اردو میں پوشش شمشیر و پوشش آئینہ وغیرہ کے معنی میں اصطلاحاً رائج ہوگیا۔

غِلاف ۲ :- گاؤ تکیہ اور تکیئے اور گدّے وغیرہ کے اوپر کا کپڑا جو تھیلے کی شکل کا ہوتا ہے عربی، مونث، فصیح، رائج۔

نئی تشبیہ ہے مہتاب کو ہم کہتے ہیں
ہے غلاف آپ کے گل تکیہ کا میلا اترا (آباد لکھنوی)

یہ لفظ عربی ضرور ہے مگر عربی میں مندرجہ ذیل معنوں کی تخصیص نہیں ہے لہٰذا یہ لفظ اردو ہے۔

قولِ فیصل۔ صاحبِ نور اللغات نے اس کے ایک معنی "جزدان" کے بھی لکھے ہیں۔ جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غِلاف ۳ :- وہ پوشش جو ہر سال کعبے پر چڑھائی جاتی ہے اور جس کو غلافِ کعبہ بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ تنہا "غلاف" بول کے "غلافِ کعبہ" مراد نہیں لیتے بلکہ "غلافِ کعبہ" یا "کعبہ کا غلاف" ہی بولتے ہیں۔

دامنِ وحشی کی وسعت دیکھئے
بن گیا بڑھ کے کعبے کا غلاف (حمید)

غِلاف ۴ :- ختنے کے اوپر کا چمڑا۔ جس کا ختنہ کیا جاتا ہے۔ گھونگھٹ، اردو (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غِلاف ۵ :- خول، عربی، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ "خول" کے معنی میں "غلاف" کا استعمال زبانوں پر نہیں ہے۔

غِلاف ۶ :- لحاف، بالاپوش، رضائی، اردو، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غلاف اتارنا :- تکیہ گاؤ تکیہ وغیرہ سے اس کی پوشش کا علیحدہ کر لینا، اردو، مصدر فصیح رائج۔

محلِ صرف۔ تکیے کا غلاف بہت میلا ہوگیا ہے اس کو اتارلو اور دوسرا اجلا غلاف چڑھادو۔

غلافِ کعبہ :- خانہ کعبہ کی پوشش فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

غلافِ کعبہ بنا تا ہے سارے عالم کو
یہ اس کا گھر ہے جسے پردہ پوش کہتے ہیں (ادیب)

غِلافی ہونا، غِلیفنا :- پاگنا، شیرے میں غوطہ دینا، شکر کا قوام دینا، شیرہ چڑھانا، حلوائی کی اصطلاح۔ دہلی کی زبان۔ مکتسبہ و غیاث کرنا ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ "پاگنا" ہی بولتے ہیں جو چیجوں کے ساتھ مخصوص ہے "جیسے" تو لوزے کے بیج بہت سے چھیل لو کسی دن پاگیں گے

غِلافی آنکھ :- وہ بڑی اور حسین آنکھ جس کے پپوٹے بھاری اور پلکیں گھنی ہوں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مشہور ہے کہ نور جہاں کی آنکھ "غلافی آنکھ" تھی۔ جس کی وجہ سے تمام عالم میں شہرت ہوگئی۔

بصیغہ جمع "غلافی آنکھیں، نسبتہً زیادہ بولتے ہیں"

غُلام ۱ :- سادہ رو نوجوان لڑکا امرد۔ انسان کے بیٹے ولادت سے حد بلوغ تک مستعمل ہے۔ اطلاق اس کا امرد پر ہوتا ہے عربی، مذکر۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں ان معنوں میں نہیں بولتے فارسی اور اردو میں بمعنی "بندہ و بیچمدان" استعمال کرتے ہیں جیسے اپنی ذات کے لئے۔

گھر سے تم کیوں نکال دیتے ہو
کیا قصور اس غلام کا نکلا — داغ

دبیر کے لئے، حضور کا سب سے چھوٹا غلام جو میری اولاد میں سب سے زیادہ عزیز ہے یاشا، اکثر بیٹی سے پڑھ رہا ہے۔

غلام ۵: زرخرید چھوکرا جو بے تنخواہ گھر کا کام کاج کرے۔ بندہ زرخرید، کسی حرم کا ہو۔ (نور اللغات)

حسب ضرورت جیلا، مرید، دوامی، خانہ زاد، وہ زرخرید چھوکرا جو بے تنخواہ گھر کا کام کاج کرتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اس کا رواج تھا عورتوں کو "کنیز" اور مردوں کو "غلام" کہتے تھے اس کی باقاعدہ تجارت ہوتی تھی اس کام کے کرنے والے "بردہ فروش" کہلاتے تھے۔ اب یہ رواج ختم ہو گیا۔

یہ داغ کیوں ہے رخ ماہتاب پہ اے چرخ
جو میرے یار کا بے داغ ہوا غلام نہیں — ابجر

غلام ۶: عجز و انکسار کے محل پر کہنے والا اپنی ذات کے لئے کہتا ہے۔

غلام اپنے سنگ در سے لپٹا
رکاب پر آپ دوڑ کر رستوں سے لپٹا — میر عشق

غلام ۷: مطیع، فرماں بردار، فارسی فصیح، رائج۔

گھر سے تم کیوں نکال دیتے ہو
کیا قصور اس غلام کا نکلا — داغ

غلام ۸: تاش کے ایک پتے کا نام جو درجے میں بیر اور بیبیا سے کم اور دہلے سے زیادہ فرض کیا گیا ہے۔ اردو، تاش اور جوا کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

غلام ۹: گنجفے کے کھیل میں ایک رنگ کا نام ہے اردو، گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

یہ بزم وہ ہے کہ لاخیر کا مقام نہیں
ہمارے گنجفے میں بازی غلام نہیں — آتش

غلام بچہ :۔ (تشبیہ کے ساتھ) غلام کا بیٹا، کم اصل، اردو، صرفہ، قلیل الاستعمال۔

صحت طلب۔ اس لفظ کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ کمینہ، لونڈی بچہ یا غلام بچہ کہتے ہوں گے۔ (دربار اکبری)

غلام بنا لینا :۔ اپنے اچھے طرز عمل سے کسی شخص کو زرخرید غلام کی طرح اپنا مطیع بنا لینا۔ اردو، صرفہ، فصیح، رائج۔

غلام جس شخص نے کیا ہے غلام اپنا بنا لیا ہے
عقیق لب نے بنا دیا ہے اثر سلیمان کے نگین کا — بیجر

غلام بے درم :۔ بے دامون کا غلام ادنیٰ غلام، بندہ بے دام، ایسا خادم جو بلا معاوضہ غلام کی طرح خدمت و اطاعت کرے۔ فارسی ترکیب مذکر، متروک۔

ترے در کی گدائی اور غلام بے درم ہونا والا
یہی تعظیم بہتر ہے یہی توقیر بہتر ہے — عاشق

قول فیصل۔ اب اس محل پر "بندہ بے دام" بولتے ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

غلام ترکدہ :۔ (بانوانت) غلام کا پالنے والا، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تڑپتے دور سے دیکھا جو تجھ کو سرو روانے

کیا اشارہ امام غلام پرور نے — میر عشق

قول فیصل۔ زیادہ تر محترم اور بڑی ہستی کے لئے بطور صفت استعمال کرتے ہیں۔

غلام زرخرید :۔ خریدا ہوا غلام جیسے مول لیا ہوا، دام دے کر لیا ہوا، بردہ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ نظماً اس کا استعمال ہوتا ہے۔ عام بول چال میں "زرخرید غلام" کہتے ہیں جو ترکیب اردو ہے جیسے "میں کوئی ان کا زرخرید غلام ہوں جو ان کی ہر بات مان لوں"۔

غلام کا غلام :۔ غلام کا غلام، ادنیٰ درجے کا غلام۔ داس کا داس، لونڈی بچہ، گھٹ کا غلام۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غلام کرنا ۱: شیفتہ و مفتوں بنانا ۲: تابع بنانا، فرماں بردار بنانا، اردو، صرفہ متروک۔

اک نگہ میں غلام کرتے ہیں
خوب رو خوب کام کرتے ہیں — دلی

ہتھکنڈوں سے غلام کرتا ہے
کن فریبوں سے رام کرتا ہے — (؟)

قول فیصل۔ اس محل پر "غلام بنانا" بولتے ہیں۔

غلام کرنا ۳: حسن اخلاق سے کسی کو اپنا مرید کر لینا۔ اردو، صرفہ، متروک۔

نہیں کچھ اور لیاقت تو پاؤں داب کے
ہمیں کو بندہ بنانا غلام کر لینا — راسخ

قول فیصل۔ اب اس محل پر "غلام بنانا" بولتے ہیں۔

غلام کو اور چنے کو منہ نہ لگا دے

غلام سیر ہو جاتا ہے جا منھ کو لگ جاتا ہے۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ یہ مقولہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غلام کی ذات سے وفا نہیں یا غلام کی ذات بڑی بدذات:۔ غلام کی ذات بے وفا ہوتی ہے غلام کی ذات میں شرارت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ اردو، مقولہ۔

(گنجینۂ اقوال واشال)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

غلام گردش:۔ وہ دیوار جو حرم خانہ اور دیوان خانہ کے درمیان حائل ہو پردے کی دیوار۔ مہمان سرا کے حجرے کے آگے کی دیوار۔ فارسی، مونث، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کوٹھی یا محل کے چاروں طرف کا وہ برآمدہ جہاں نوکر چاکر ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ ان معنی میں زبانوں پر زیادہ ہے۔

میری آنکھوں کا بن گئی سرمہ
خاک اس کی غلام گردش کی — منیر لکھنوی

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس لفظ حضرت غالب کا ایک لطیفہ سننے کے قابل ہے ایک مرتبہ مرزا فتح الملک ولی عہد بہادر نے آپ کو یاد کیا۔ جب آپ غلام گردش تک پہنچے تو وہ بھول گئے غالب بڑی دیر تک وہاں ٹھہرے رہے اتفاقاً ولی عہد بہادر کو یاد آیا کہ ہم نے غالب کو بلایا تھا ملازموں سے پوچھا۔ غالب حاضر ہے۔ آپ نے باہر سے خود ہی جواب دیا کہ غلام گردش میں آ گیا ہے۔ ان کی واقعی گردش اور برجستہ لطیفہ سے ولی عہد بہادر بہت خوش ہوئے۔

غلام مال:۔ وہ کپڑا جس کو ہر وقت بے تکلف استعمال کر سکیں۔ اردو، مذکر۔

پہنو کے جامہ پر زر نہ پھولو گل کی طرح
یہ تاش بادلہ خواجہ! غلام مالی نہیں — بحر

(نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ لفظ ذرا وضاحت چاہتا ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی شرح یوں کی ہے "وہ چیز جو مدتوں کام دے۔ وہ چیز جو غلام کی طرح ہر ایک کام میں موجود رہے مثلاً کمی، لوئی، پٹو، وغیرہ جب چاہو اوڑھو۔ جب چاہو بچھاؤ۔ اس میں کوئی چیز باندھو۔ کسی طرح خراب نہ ہونے اور کسی خاص کام سے مخصوص ہونا نہیں جانتی، سستی اور کارآمد چیز" یہ معنی نہیں نکلتے۔ اور نہ ان معنی میں بولتے ہیں۔ یہ غیر دلایت والوں کی غلطی اور ان کے پیروؤں کا سخت دھوکا ہے مولف مذکور کی یہ وضاحت قابل تائید ہے۔

غلام مول لینا:۔ غلام کی حیثیت سے خریدنا، نوکری سے زیادہ منصب کے خلاف کسی شخص سے کام لیں یا ہر وقت اس کو کام میں مصروف رکھیں تو وہ بھی کہتا ہے کہ کیا غلام مول لیا ہے۔ جو کسی وقت فرصت نہیں دیتے

(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ایسے محل پر زیادہ تر اس طرح بولتے ہیں۔ "کیا غلام سمجھ لیا ہے" یا "کیا آپ نے مجھے مول لے لیا ہے۔ یا "میں کوئی آپ کا زرخرید ہوں"

غلام ہونا:۔ فرمانبردار ہونا، مطیع ہونا، تابع ہونا اردو، مصدر فصیح، رائج۔

دل کیوں نہیں خواہاں کوئی صنم اس کا
یہ دل تو شرط وفا پر غلام ہوتا ہے — آتش

قول فیصل۔ زور دینے کے محل پر بندہ بے دام ہونا، غلام ہونا استعمال کرتے تھے۔

طائر کے یوں غلام صیاد
بن دام ہوا غلام صیاد — (گلزار نسیم)

اب زیادہ تر ایسے محل پر بندہ بے دام ہونا زبانوں پر ہے۔

غلامی: بندگی، غلام ہونا، حلقہ بگوشی، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

آزاد پھر نہ کیجیے ہمیں شہر بلا سے بھی
کھولتے آپ گھر یہ غلامی کا ہم سے خط — ظفر

غلامی: اطاعت، فرمانبرداری، تابعداری۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

رتبۂ شاہی ہو نہ کیوں اپنی تقدیر کی حسرت
کب سے کرتے ہیں غلامی شہ جیلانی کی — حسرت

غلامی: پابندی، کسی قسم کی قید آزادی، آزادی کا نقیض، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

مثل مصرف۔ ہم تو تم کو یہی مشورہ دیں گے کہ پڑھ لکھ کے تجارت کرو۔ نوکری کیا ہے؟ ایک طرح کی غلامی ہے۔

غلامی اختیار کرنا:۔ اطاعت کرنا، ملازمت کرنا۔ غلام بننا، مطیع و فرمانبردار ہونا، نوکری کرنا، خدمتی بننا۔ اردو، فعل متعدی

(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں "غلامی اختیار کرنا" کے معنی ہیں کسی کا حلقہ بگوش ہونا۔ اطاعت کرنا، بغیر کسی معاوضے کے غلامانہ طریقے سے کسی کی فرمانبرداری پر کمربستہ ہو جانا، ملازمت یا نوکری کرنا" کے معنی میں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

غلامی کا خط:۔ (مجازاً) غلامی کا عہد، اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد۔ (لکھنا لکھوانا کے ساتھ)

آزاد پھر نہ کیجئے ہمیں شرط ہی سہی
لکھوائیے آپ گر ہمیں غلامی کا ہم سے خط — ظفر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ فارسی ترکیب کے ساتھ "خط غلامی" زبانوں پر زیادہ ہے۔ غلامی کا خط ضرورت شعری کے باعث استعمال کیا گیا ہو۔

غلامی کا طوق:۔ ایک قسم کا آہنی حلقہ جو غلام کے گلے میں پہچان کے لیے ڈالی دیتے تھے۔ اردو، ترکیب، فصیح، رائج

گر دلِ حسرت ہیں چپ امتیاز سے
خوب غلامی کا تو نے طوق ہو سوانی

غلامی کرنا:۔ فرمانبرداری کرنا، کسی کے حکم کا پابند ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج

عقل کی جس نے کی دل سے غلامی منیر
وہی پیشوا ہوا کھوئے گمراہی دو راج — (المنامین)

غلامی میں دینا:۔ (کنایۃً) خدمت میں دینا۔ خدمت کے لئے دینا۔ (نور اللغات)

یہ ایک انکسار کا کلمہ ہے جو بچے کو استاد کے پاس بٹھاتے وقت استاد سے یا لڑکے کی نسبت ٹھہراتے وقت لڑکی کے باپ سے کہتے ہیں اسی طرح لڑکی کا باپ لڑکے کے باپ سے کہا کرتا ہے کہ میں بیٹی نہیں دیتا آپ کی خدمت کو لونڈی دیتا ہوں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب اس کا رواج بہت کمی کے ساتھ ہے۔

غلامی میں قبول کرنا:۔ (کنایۃً) داماد بنانا۔

(مضحکہ) قسیم کے عیوب اپنے دامن میں چھپاؤ اور اس کو اپنی غلامی میں قبول کرو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ پست طبقے میں کسی حد تک اس کا رواج ہے۔

غلامی میں قبول کرنا:۔ ملازم رکھنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

غلّانی آنکھیں:۔ گول گول اور بڑی بڑی آنکھیں۔ عورات لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ "غلّانی" کوئی نہیں بولتا۔ صاحب فرہنگ اثر نے مولف نور اللغات کے اس قائم کردہ لغت اور معنوں کی تردید ان الفاظ میں کی ہے "میرا بیان لکھنؤ میں غلّے سی آنکھیں کہتے ہیں گیا مرد اور کیا عورت"۔ مولف مہذب اللغات کو اس سے اتفاق ہے اتنی سی وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ غلّے سی آنکھیں برائی کے محل پر بولتے ہیں۔

غلّیا:۔ وہ مقام جہاں بہت سے غلّے جمع ہوں۔ عربی
قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

غلبات:۔ غلبہ کی جمع، عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے یہ خالص عربی جمع ہے۔

غل برپا ہونا:۔ بہت سے لوگوں کے چیخنے چلانے یا زور زور سے بولنے کی آواز بلند ہونا، شور اٹھنا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

پائے در زنجیر نکلا جب کہ دیوانہ ترا
لشکرِ طفلاں کا غل برپا ہوا بازار میں — نظیر

قول فیصل۔ اس محل پر شور برپا ہونا اب زیادہ بولتے ہیں۔

غلبل کرنا، غلبل غلبل کرنا:۔ اس طرح بات کرنا کہ سمجھ میں نہ آئے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ مصرف اب متروک ہو چکا ہے۔

غلبہ:۔ (بفتحتین) زبردستی، زور، غالب ہونا، چیرہ دستی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس لفظ کے معنی کنایۃً کثرت اور ہجوم بھی لئے گئے ہیں جو اردو کے حکم میں داخل ہے۔

دل پر غلبہ تھا غم و اندوہ و تعب کا
آنسو بھر کے آنکھوں میں وہ منہ تکتی تھی سب کا — (اوج لکھنوی)

زبانوں پر یہ لفظ بسکون دوم ہے اور یہ صورت بھی اردو کے حکم میں داخل ہے۔

جناب حسرت نے معلوم نہیں کیوں اس لفظ کو بسکون دوم فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ استعمال کیا ہے ہو سکتا ہے کہ موصوف کی تحقیق میں یہ لفظ بسکون دوم فارسی ہو۔

دستور کے اصول مسلّم ٹھہر چکے
شاہی بھی دامِ غلبۂ جمہور ہو چکی

غلبہ:۔ (بفتح اول و سکون دوم) زیادتی، کثرت، فراوانی۔ اردو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غفلت اہل جہاں تر دامنی کی ہے دلیل
غلبہ ہوتا ہے رطوبت سے مقرر خواب کا — ناسخ

غلبہ:۔ جیت، سبقت، ترجیح۔ اردو، فصیح، رائج

ہوا نہ غلبہ میسر کبھی کسی پہ مجھے
کہ جو شریک ہو میرا شریک غالب ہو — غالب

غلبہ پانا :- فتح پانا، غالب ہونا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف :- براہ زیرکی کچھو کولات دہنات جمشید بیاری وغیرہ میں اگر کچھ قدرت ہوتی تو یہ ہم پر غلبہ نہ پاتا۔ (طلسم ہوشربا)

غلبۂ رائے :- رائے کی زیادتی، کثرت رائے بہت سے آدمیوں کی یا نصف سے زیادہ کی رائے، عربی، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس محل پر کثرت آرا زبانوں پر ہے۔

غلبۂ شوق :- (با فانت) شوق کی فراوانی کسی شیابانہ خواہش کی زیادتی، فارسی ترکیب، اردو مصرف، مذکر، رائج۔

حال دل مشک بو زدی تھا
اور غلبۂ شوق ہر گھڑی تھا — (شاہ اردو) — نغز

غلبہ کرنا :- ہجوم کرنا، حملہ کرنا، چڑھائی کرنا، غالب آنا، چڑھ جانا، مغلوب کرنا، زیر کرنا، فتح پانا، شکست دینا۔ اردو۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

غلبہ ہونا :- زیادتی ہونا، ہجوم ہونا، اردو مصرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صدمہ سے عجب حال ہو زہرا دلہن کا
ہے دھوپ کڑی اور غلبہ تشنہ دہن کا — انیس

قول فیصل۔ پیاس کا غلبہ ہونا، تشنگی کا غلبہ ہونا، پیشاب کا غلبہ ہونا، اور مرض کا غلبہ ہونا وغیرہ اس کے مصرف ہیں۔

زہرا نے کہا ہے غضب اس پر یہ غش کا
اسواری کی طاقت نہیں رکھتا مرا بابا — انیس

لفظ غلبہ عربی دانوں کی زبانوں پر اگرچہ بتقلیب ہے مگر عام بول چال میں بسکون دوم مستعمل ہے۔

غلت :- (بتقلیب) حساب اور گنتی کی خطا، حساب کی چوک۔ عربی، صفت، متروک۔

وقت حساب کثرت عصیاں رہ گئے ہیں
کہتے ہیں بات ان کے گنتی غلت ہوئی — رشک

(قوافی متفرقہ لغت، صفت وغیرہ)

قول فیصل۔ عربی میں حساب اور گنتی کی خطا کو غلت بتائے فوقانی اور بات کی بھول چوک کو غلط بطائے حطی کہتے ہیں صاحب صراح نے "غلتہ" اور "غلط" دونوں کو ہم معنی قرار دیا ہے لیکن دیگر محققین نے اسے نہیں مانا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ابو عسر کا یہ قول لکھا ہے کہ غلت حساب کی غلطی اور غلط بات کی غلطی کے واسطے ہے مگر چونکہ املا لوگ غلطی سے ہی لکھا کرتے اور رواج پڑ گیا ہے اس لیے ہمارے نزدیک طا سے ہی لکھنا واجب ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

مؤلف مہذب اللغات کو فرہنگ آصفیہ کے قول سے اتفاق ہے۔ تائے قرشت لکھنا صحیح نہیں ہے لہٰذا حطی ہی لکھنا چاہیے۔

غلط :- (بفتح اول و دوم) خطا کرنا، غیر صحیح، نادرست، جو ٹھیک نہ ہو، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

شاعر کہ شوق نامہ مرا دہ پڑھے تمام
نام آج اپنے خط پہ ہے جو لکھا غلط — مصحفی

غلط :- غلطی سے، اردو، متروک۔

غلط اپنا کہ اس جفا جو کو
سادگی سے ہم آشنا سمجھے — میر

غلط :- خلاف واقع، لغو، جھوٹ، بے جا، عربی، فصیح، رائج۔

تو اور حرف عہد سے ہو آشنا غلط
سو یہ غلط غلط غلط اسے ہوا غلط — مصحفی

غلط است آنچہ مدعی گوید :- یعنی جو کچھ کہے غلط ہے۔ جب کوئی شخص اپنے مخالف کی دلیل سنتا ہی نہیں اور اس کی ہر بات کو پہلے ہی سے غلط سمجھ لیتا ہے تو یہ قول نقل کیا جاتا ہے۔ (فرہنگ رشانی)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ بہت کمی کے ساتھ بولتا ہے۔

غلط العام (یا) **غلط عام** :- وہ غلطی جس کو فصحا نے جائز سمجھ لیا ہو جیسے مرتضیٰ بفتح سوم یا منتخب بفتح سوم وغیرہ وغیرہ جن کو بکسر سوم اور بضم سوم ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے غلط عام نہیں درج کیا صرف غلط العام لکھا ہے لکھتے ہیں۔ غلط العام (ع) اسم مذکر — عام غلطی جسے سب لوگ استعمال کریں مگر اصطلاح میں وہ لفظ جسے بالاتفاق تمام زبان دانوں نے بھی بیاعث فصاحت اپنے محاورے میں استعمال کر کے شعر و سخن میں برتا ہو چنانچہ اسی سبب سے غلط العام فصیح کو سب علماء و فضلا نے بالاتفاق تسلیم کیا ہے۔ مثلاً منتخب بجائے منتخب بکسر — چنانچہ کبھی تناسب بضم لام کا قافیہ غائب بکسر لام کے ساتھ۔ بہ نسبت بضم نون کا قافیہ نفس بکسر نون کے ساتھ کافر بکسر فا کا قافیہ ساغر بفتح غین کے ساتھ۔ اساتذہ کے کلام میں موجود ہے۔

وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا
یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا دماغ تھا — درد

ہے جو حدت کے عاشق کچھ بیاں کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے — ذوق
گر گئے زہر پیچا رشد غالب

حیالی شیر نبی بر آید از غالب — سعدی

ذوقیست خوش آں را کہ بود ذکر تو مونس
در خود دلبر اندر شکم حوت چو یونس — سعدی

حضرت ذوق اس غزل میں جس کی بنا قافیہ منبر برابر، ستمگر، دلبر، اندر، کوثر، وغیرہ پر ہے فرماتے ہیں:

اے ذوق دیکھ دختر رز کو نہ منھ لگا
چھٹتی نہیں ہے منھ سے یہ کافر لگی ہوئی — (فرہنگ آصفیہ)

صاحب نور اللغات نے غلط العام کے ساتھ غلط عوام بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے لکھنؤ میں عربی ترکیب غلط العام ہی رائج ہے۔

غلط العام فصیح :- وہ غلطی جسے فصحا نے جائز سمجھ لیا ہو۔ فصیح ہے

غلط العام فصیح کی حیا کا معروف
رنگ ہے میرے ان اشعار کے ماخذ ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس مفروضے کو بعض متقدمین صحیح نہیں سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ عوام کی غلطی کبھی فصیح نہیں ہو سکتی۔ اب رہا خاص لوگ اگر انھوں نے واقعتاً سمجھ کے یا اتفاقاً سہو سے کوئی غلط چیز صرف کر دی تو یہ کہا جائے گا کہ غلط صرف کیا ہے لیکن چونکہ ایک مستند استاد نے صرف کیا ہے اس لیے دوسروں کے لیے اس کا اتباع کسی حد تک صحیح ہے۔ لیکن وہ غلط ہرگز فصیح نہیں ہوگا جسے کسی جاہل نے استعمال کیا ہو۔ متاخرین متقدمین غلط العام فصیح کے بجائے تغلط العام فصیح کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ فصیح کو عوام نے غلط کر دیا۔

غلط العوام، غلط عوام :- وہ غلطی جو عوام اور بازاری اپنی جہالت کی وجہ سے کرتے ہیں اور جس کو فصحا صحیح نہیں جانتے جیسے تاریخ وار بجائے تاریخ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے صرف غلط العوام لکھا ہے۔ غلط عام نہیں لکھا۔ لکھنؤ میں یہ دونوں صورتیں رائج نہیں۔

غلطاں :- (بالفتح) لوٹتا، ڈھلکتا ہوا، لڑھکنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

لفظوں کی موج رنگ میں غلطاں ہے تو گہر
لیے کی آب جو میں چلی کشتی قمر — جوش

قول فیصل۔ یہ لفظ فارسی مصدر غلطیدن سے مشتق ہے جو دراصل غلتیدن ہے جس کے معنی ہیں لوٹنا، کروٹ لینا۔

غلطاں :- ۲ ایک قسم کی گول چٹائی جسے ڈھولی بھی کہتے ہیں۔ فارسی مونث ۳ ایک قسم کا کپڑا۔ فارسی مذکر ۴ بیٹھن لپٹنی لپیٹنا، بندھنا کسنا۔ تکیہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غلطاں پیچاں :- ادھیڑ بن میں، حالت فکر میں کسی خاص خیال میں ڈوبا ہوا۔ فارسی الفاظ، اردو ترکیب، صفت، عوام کی زبان۔

اب رہے گی کہ محبت میں مری جائے گی جان
دیر سے ہوں میں اسی فکر میں غلطاں پیچاں — صفدر

قول فیصل۔ درمیان میں واؤ عاطفہ لا کے بھی بولتے تھے۔ جیسے: بڑی دور تک غلطاں و پیچاں پیچاں و غلطاں چلے گئے۔ (طلسم ہوشربا)

غلطاں پیچاں رہنا :- متفکر رہنا۔ ادھیڑ بن میں رہنا۔ سوچ بچار میں رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ عوام بولتے ہیں۔

غلط انداز :- نگاہ یا تیر جو نشانے پر نہ بیٹھے۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ نظر اور نگاہ کے ساتھ اس کا صرف ہے

کی نظر بھی تو نگاہ غلط انداز سے کی (نگاہ)
تیر بھی تم نے لگائے تو اچٹنے والے (تیر)

غلط انداز ہی سہی دل تیر
(نظر) کیوں مرے حال پر نہیں پڑتی (امراؤ جان ادا)

غلط بردار :- کاغذ چھیلنے کا اوزار جس سے غلط حرف اڑا کر تصحیح کرتے ہیں۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کاتبوں کی اصطلاح تھی مگر اب رائج نہیں۔

غلط بردار :- ۲ اس کاغذ کو کہتے ہیں جس پر سے حرف بآسانی اڑ سکیں۔ اور کاغذ پر اس کا نشان باقی نہ رہے۔

غالب نے اس کاغذ کے معنی میں استعمال کیا ہے جس پر سے حرف خود بخود اڑ جائے۔ اردو مذکر

ایک جا حرف وفا لکھا تھا سو وہ بھی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے — غالب

(نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے مندرجہ بالا غلط بردار کے دو الگ الگ معنی لکھے ہیں حالانکہ دونوں معنی قریب قریب ایک ہیں۔ ذوق دہلوی نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔

جوہر اس سے یوں اٹھا لیں جس طرح
حرف قرطاس غلط بردار سے — ذوق

بہرحال اب یہ لفظ زبانوں پر نہیں آتا۔

غَلَط بَیانی :- خلاف واقع بیان کرنا، دروغ گوئی، حقیقت کے خلاف بیان کرنا۔ اردو، مؤنث فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آپ نے عدالت میں غلط بیانی سے کام لیا جس کو جج سمجھ گیا اور فیصلہ آپ کے خلاف کیا۔

قولِ فیصل۔ غلط بیانی سے کام لینا (یا) نہ لینا اس کا خاص صرف ہے۔

غَلَط بِیں :- (یائے معروف) غلط انداز، فارسی اسمِ فاعل، قلیل الاستعمال۔

ع۔ چار آئینہ ہے جسم غلط بیں کو ہے گماں — نسخ

غَلَط پَڑھنا :- کسی عبارت کو صحیح نہ پڑھنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حافظ کی بیٹی ناظرہ کیا ہی غلط پڑھی
سورہ دوگانہ کل جو پڑھا عام میم کا — جان صاحب

غَلَط ٹھہرانا :- غلط ثابت کرنا، نادرست قرار دینا، رد کرنا، جھوٹا ٹھہرانا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

غلط ٹھہرا دیا سر سبزیوں نے قول سعدی کو
بنی ہے ہر زمیں شور تختہ سنبلستاں کا — نشتر لکھنوی

قولِ فیصل۔ عوام بولتے تھے اب کم کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

غَلَط دَر غَلَط :- اس غلطی کی نسبت مستعمل ہے جس کی بنا کسی دوسری غلطی پر ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اور چونکہ تشخیص میں غلطی تھی اسی وجہ سے جو تدبیر کی جاتی تھی غلط در غلط (مصنف)

غَلَط سَلَط :- گڑبڑ، غلط۔ اردو صفت غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بچپنے سے تمھاری یہی عادت ہے کہ جو کچھ تمھارے منھ میں آتا ہے غلط سلط ارشاد کرتے ہو۔

قولِ فیصل۔ "سلط" کا لفظ تابع مہمل ہے جو اردو ہے اصولاً اس کا املا تائے قرشت سے ہونا چاہیے لیکن اردو رسم الخط میں اس کا املا طائے حطی ہی سے رائج ہے۔

غَلَط سَمجھنا :- نادرست سمجھنا، کچھ کا کچھ سمجھنا غلط رائے قائم کرنا، اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم میری بات کو ہمیشہ غلط سمجھتے رہے ہو (تم ہی سے ہی [illegible] غلط [illegible])

غَلَط فَہم :- ناسمجھ، کج فہم، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

لا کھ دید خدا اس نگار غلط فہم کو گئے
ایک کیسے زیادہ ہوا دوسرا غلط — رشک

غَلَط فَہمی :- ناسمجھی، کج فہمی، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج

کہا یوسف نے بعد تب ہو کے مضطر
غلط فہمی ہے تیری یہ سراسر — (زلیخائے اردو)

قولِ فیصل۔ اس کی جمع 'ان' اور 'وں' کے ساتھ ہے۔

شامل ہوا جو میری غلط فہمیوں کا حال
ہائے کائنات ہوئی جا بجا غلط — رشک

غَلَط فَہمی دُور کَرنا :- کسی کے غلط سمجھ لینے پر اس کو اصل حقیقت بتا کر مطمئن کر دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ چونکہ فرشتوں کو اپنے حسن خدمات تسبیح تقدیس کا خیال تھا اور جنات ولنسناس پر مقابلہ کر کے انسان کے آئندہ اور دلی حالات کا اظہار کیا تھا اور اپنے کو مستحق عہدہ نیابت الٰہی قرار دیا تھا۔ اسی وجہ سے خدا نے ان پر الزام دینے اور غلط فہمی دور کرنے کے واسطے فرمایا کہ جب دلی اور آئندہ حالات پر اطلاع رکھتے ہو تو مخلوقات عالم کے نام بدرجہ اولیٰ تم کو معلوم ہونا چاہیے لہذا اگر تم اپنے خیالات میں سچے ہو تو یہ نام ہی بتا دو۔

(کلام اللہ مترجمہ فرمان علی ص ۹ حاشیہ)

غَلَط فَہمی ہونا :- صحیح بات کو غلط سمجھ لینا اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس کے جواب میں خدا نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ یہ منافقین کی غلط فہمی ہے انھیں کی وجہ سے تو اور پھیلتا جاتا ہے (کلام اللہ مترجمہ فرمان علی ص ۹ حاشیہ)

غَلطَک :- فارسی غلتک کا مبدل، گاڑی کی دھری، سو راخدار لکڑی جس کو کنوئیں پر چرخی کے بجائے لگا کر پانی نکالتے ہیں۔ اردو، مؤنث (فرہنگ نور اللغات)

قولِ فیصل۔ جب فارسی کے غلطک کا مبدل مان لیا تو اردو ہونا چاہیے جب اردو ہو گیا تو املائے غلطی سے لکھنے کی کوئی وجہ نہیں۔

سنئی میں اپنی لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔ معنی ۲ غلطک مانا (یعنی دور سے لگانا) جیسے طائران سحر سلنے لگے آکے ادھر انسان کی صورت غلطک مار کے۔ (طلسم ہوشربا)

غَلَط کار :- غلط نتیجہ نکالنے والا، غلطی کرنے والا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جانتے ہو کہ غلط کار ہے حس
امر تحقیق میں ناچار ہے حس — مرزا رسوا

غَلَط کاری :- پشت زنی، بدافعل، اردو صرف، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ بچپن کی غلط کاری کا یہ نتیجہ ہے کہ آج صاحبزادے اس قابل ہی نہیں رہے کہ ان کی شادی کر دی جائے۔

قولِ فیصل۔ بدافعالی کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے مرد ولی اپنا علمی مادہ اپنی غلط کاریوں سے دماغ کو ضعیف اور برباد کر کے تکیہ طرفہ ڈگری حاصل کر لی۔ (گذشتہ ظرافت)

غَلطَک کی کھا جانا :- دھوکا ہو جانا، بہت بڑی غلطی ہو جانا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف - میرے جتنے روپئے باقی تھے انھوں نے آج مجھ سے ایک ہزار روپیہ کا سود منگوایا چاہیے تھا کہ اپنے سود روپیہ لیں میں نے جو رقم باقی بچی واپس کر دی، بڑی غلطک کی کھا گئے ۔

غلط گوئی :- غلط بیانی، غلط بات کہنا، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف - تمھاری پرانی عادت ہے کہ گناہ سمجھتے، جیسے زیادہ تر غلط گوئی سے کام لیتے ہو۔

قول فیصل - غلط کہنے والے کو، غلط گو کہتے ہیں وہ بھی فارسی ترکیب ہے۔

غلطہ :- ایک قسم کا موٹا کپڑا ۔ ۲۔ تلوار کا چمڑے کا میان، غلاف شمشیر، اردو، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل - مترک ہے۔ کوئی نہیں بولتا ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کو عربی لکھا ہے۔

غلطہ :- ایک قسم کی ٹھیکرا دار جاپانی جواس غرض سے بناتے ہیں۔ کہ پانی نہ ٹھہرے۔ معماروں کی اصطلاح ۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غلطی :- (بفتحتین (بیز بالفتح) بھول چوک نادرستی، خلاف بیانی، نا سمجھی۔ اردو، مونث (کرنا نکلنا کے ساتھ)

سارے بیاں میں ہے غلطی کس کو مانیے
آیت نہیں حدیث نہیں جس کو مانیے (داغ)

یہ لفظ مستند فارسیوں کے کلام میں نہیں پایا جاتا ہے۔ البتہ فارس میں عوام کی زبانوں پر ہے فارسی ترکیب سے اس کا استعمال مستند نہیں۔ ایسا لفظ غالب نے ایک جگہ کہا ہے۔

غلطی ہائے مضامین مت پوچھ
لوگ نالے کو رسا جانتے ہیں۔ (غالب)
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ غلطی بسکون دوم بہر حال غلط ہے اور بفتحتین چونکہ مستند اساتذہ کے کلام میں نہیں پایا جاتا، لہذا اردو ہے۔ جیسا کہ فرہنگ آصفیہ کی تحقیق ہے۔ جس کی مولف تائید کرتا ہے۔ "چونکہ لفظ غلط خود مصدر اور معنی "خطا کرنا" ہے پس یائے مصدری کی ضرورت نہیں یا سلامتی خلاصی وغیرہ کی طرح اہل فارس کے موافق ہو۔ لیکن تا وقتیکہ اہل فارس کے کلام میں یہ لفظ نہ پایا جائے اردو، ماننا چاہیئے۔

غلطیاں :- (غلطی کی جمع) اردو مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس کی جمع "و ں" کے ساتھ بھی ہے ۔ جیسے "یہ تمھاری چند غلطیوں کا نتیجہ ہے کہ تم دنیا میں کوئی ترقی نہ کر سکے۔ فصحا "غلطیوں اور غلطیاں" بفتحتین ہی بولتے ہیں۔ عوام کی زبان پر بسکون دوم ہے جو غیر فصیح ہے۔

غلطیاں نکالنا :- اعتراض کرنا، نقص نکالنا۔ عیب نکالنا، حرف گیری کرنا، اردو، مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ یہ تمھارا محض خیال ہے کہ اب تم بے عیب لکھنے لگے ہو۔ میں خود تمھارے کلام میں دس غلطیاں نکال سکتا ہوں۔

قول فیصل ۔ کسی عیب کے درست کر دینے کے معنوں میں بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے میں نے تمھارا لکھا ہوا افسانہ پڑھا، دو تین مقام پر معمولی غلطیاں تھیں۔ میں نے نکال دیں۔

غلطی پڑنا :- بھول پڑنا، سہو ہونا، چوک ہونا

میری قسمت سے پڑی کچھ غلطی روز حساب
سب کہیں کاتب اعمال رقم بھول گئے (داغ)
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ با اعتبار لکھنؤ غیر فصیح ہے۔

غلطیدہ :- لوٹا ہوا، بھرا ہوا، فارسی، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غلطیدہ فصل گل کی گھٹا چشم ناز میں
رو داد شب نموج زلف دراز میں (جوش ملیح آبادی)

غلطی سے :- بھولے سے، بھول کے، سہواً اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - بیشک حضور نے دسا دری پان منگا تھے بر غلطی سے بنگلہ پان لے آیا حکم ہو تو بدل لاؤں۔

غلطی کرنا :- خطا کرنا، چوک جانا، دھوکا کھانا، بھول جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ غلطی کرنا ایک خطا اور پھر اس کا اقرار نہ کرنا دوسری خطا کہلاتی ہے۔

غلطی کھانا :- خطا کھانا، بھول جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف - یہاں غلطی یہ کھائی کہ تلوار میان سے نہیں نکلی ۔ گولی بندوق میں نہیں پڑی، اور تمنچہ بند ہو کر بیٹھ گیا۔ (دربار اکبری ۲۳۹)

غلطی میں پڑنا :- بھول میں پڑنا، دھوکا کھانا، چوک جانا، سہو ہونا۔ اردو۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔ بقول فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کا صرف ہے۔

غلطی میں ڈالنا :- غلط فہمی پیدا کرنا، دھوکے میں ڈالنا، مغالطہ دینا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

محل صرف ۔ اسی ضعف نے نادانوں کو غلطی میں ڈالا ہے

جو کہتے ہیں کہ ان کے ہاں عالی مضامین نہیں بلکہ سیدھی
باتیں اور صاف صاف خیالات ہوتے ہیں۔
(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

غِلظ، غِلظت :- (غلظ بکسر اول وسکون دوم
غِلظت۔ بکسر اول وسکون دوم و فتح سوم) ۱۔ گندگی
۲۔ گاڑھاپن عربی اول مذکر دوم مؤنث۔
(فصیح) قاموس میں اب تک غلظ پایا جاتا
ہے یا غلظت پائی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے غلظت کے
ساتھ غلظ (بکسر اول وسکون دوم) کو بھی عربی لکھا
ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے صرف غلظت لکھا
ہے غلظ نہیں لکھا۔ منتخب میں غلظ بکسر اول و فتح دوم
لکھا ہے اور معنی لکھے ہیں "سطبری و سطبر شدن"
یعنی موٹاپن اور دلدار ہونا، مؤلف لغات کشوری
نے بھی یہ لفظ منتخب کے اعراب کے مطابق لکھا ہے
اور معنی بھی وہی لکھے ہیں جو منتخب میں ہیں۔ بہرحال
لکھنؤ کا تعلیم یافتہ طبقہ نہ غلظ (بسکون دوم)
بولتا ہے نہ غلظ (بفتح دوم)۔ صاحب فرہنگ آصفیہ
کا اس لغت کو نہ لکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اہل
دہلی بھی اس لفظ کو استعمال نہیں کرتے۔ لکھنؤ
میں غلظت کے معنی گاڑھاپن لیے جاتے ہیں۔
صاحب فرہنگ آصفیہ نے گندگی، ناپاکی، کثافت
اور غلاظت بھی معنی لکھے ہیں جو دہلی تک محدود
ہیں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔ صاحب
فرہنگ آصفیہ نے غلظت کے معنی سطبری، موٹائی
اور دبیز پن بھی لکھے ہیں ان معنی میں بھی یہ لفظ
اہل لکھنؤ کی زبان پر نہیں ہے۔

غل غپاڑہ :- (بضم اول و فتح سوم)
شور، غوغا، شور و غل، بہت زیادہ چیخ پکار
اردو، غیر فصیح، رائج

چلو جاؤ کرنا نہ تکرار بھیر
یہ غل غپاڑہ خبردار پھیر   شوق قدوائی

غل غپاڑا :- آہ و واویلا، آہ و فریاد
اردو، مذکر   (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے

غل غپاڑا مچانا :- غل شور کرنا، بے تکی
چیخ پکار کرنا۔ اردو، صرف قلیل الاستعمال۔
محل صرف۔ عورتیں خواہ کتنا ہی غل غپاڑا
مچائیں مگر وہ فرق نہیں مٹ سکتا۔
(رویائے صادقہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "غل مچانا"
زیادہ بولتے ہیں۔

غُلغُل :- (بضم ہر دو غین) پرندوں خصوصاً بلبلوں کا شور کرنا مستی سے۔ فارسی۔
(لغات کشوری)

قول فیصل۔ مومن دہلوی نے اس لفظ کو صدائے
نقارہ کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ اپنے ایک
قصیدے میں کہتے ہیں۔

دم مصاف ترے دشمنوں کے لشکر میں
صدائے کوس و تبیرہ بنے شور غلغل کوس

صاحب فرہنگ آصفیہ و مؤلف نور اللغات نے اس
لفظ کو درج نہیں کیا۔ بہر صورت اہل لکھنؤ کسی معنی
پر نہیں بولتے۔

غُلغُلہ :- (بضم ہر دو غین) شور، غوغا۔ فارسی مذکر
فصیح، رائج۔

ڈرتا ہوں جب سے شیخ کا سن من کے غلغلہ
کھنچ جائے وحشت زدہ کہیں خانقاہ میں   امیر مینائی

غلغلہ :- شہرہ دھوم، اردو، مذکر
فصیح، رائج۔

سکہ رائج جب سے دین مصطفیٰ کا ہو گیا
غلغلہ ساری خدائی میں حسنہ کا ہو گیا   امیر مینائی

غلغلہ اٹھنا :- شہرہ ہونا، اعلان ہونا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

مومن جھکیں گے شکر کے سجدے کو قبلہ رو
کعبے میں غلغلہ جو اٹھے گا نماز کا   نظم

غلغلہ برپا ہونا :- مسلسل شور ہونا،
بہت آواز میں بلند ہونا۔ اردو، صرف قلیل
الاستعمال۔

یہ غلغلہ یہ شور جو لشکر میں ہے بپا
لڑتے ہیں ایک دوسرے سے ہمشکل مصطفیٰ   تعشق

غُلَفَش :- (بضم اول و کسر سوم) بے جا شور،
بہت زیادہ اور بے تکا شور غل، اردو، مؤنث،
عوام کی زبان۔
محل فصیح۔ میں کسی شادی بیاہ میں اپنے شریک نہیں
ہوتا کہ دماغ کی کمزوری کی وجہ سے بچوں کی
غلفش کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

غُلَّک :- (بضم اول و فتح سوم مشدد) کوزے
کی شکل کا ایک ظرف جس کے منہ پر چمڑا منڈھ کر ایک
سوراخ اس میں رکھتے ہیں اور روپے پیسے اس
میں ڈالتے ہیں۔ فارسی۔ مؤنث۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اس کو "گلک"
بتشدید لام بولتے ہیں۔ فصحا کسی صورت سے
نہیں بولتے۔

غلک :- وہ ظرف جس میں بکری محصول سائر
یا نذر وغیرہ کی آمدنی ڈالتے رہتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ جناب اثر لکھنوی نے اپنی فرہنگ میں لکھا ہے کہ لکھنؤ میں اسے گولک کہتے ہیں (بضم واو مجہول) حالانکہ لکھنؤ میں گو اسے کوئی نہیں بولتا البتہ عوام لکھنؤ گلّک بضم کاف فارسی و تشدید لام بولتے ہیں بعضا کسی صورت سے نہیں بولتے ۔

غلک :- وہ مٹکا جو نیچے اپنی جمع علیحدہ جوڑنے کے واسطے دیوار یا زمین میں بنا لیتے ہیں۔ کبھی آبخورہ یا اور کوئی ایسا ہی ظرف روپیہ جمع کرنے کے واسطے زمین یا دیوار میں گاڑ دیتے ہیں ۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس کو بھی عوام اور بچے "گلّک" بضم کاف فارسی و بہ تشدید لام ہی کہتے ہیں ۔

غلکّ :- وہ ظرف جو فقرا دوکانوں پر آمدنی جمع کرنے کے واسطے رکھا رہتا ہے ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ عوام اور بازاری لوگ اسے بھی "گلّک" بضم کاف فارسی اور بہ تشدید لام ہی کہتے ہیں ۔

غل کرنا :- شور کرنا، چیخنا، چلانا، شور و غوغا کرنا ۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج ۔

> رو کے رخصت ہوگئی ہے بلبل نالاں ابھی
> غنچہ و گل کیوں چٹاخ کر کرتے ہیں غل باغ میں　　امیر

غلک میں دھرنا :- جمع کرنا، جیب میں رکھنا، اپنے پاس رکھنا ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں بطور مضحکہ "دھر غلک میں" کہتے ہیں ۔ حالانکہ اہل لکھنؤ اس محل پر "دھر گلّک" ہی کہتے ہیں ۔ لہٰذا غلک زبان پر بالکل نہیں ہے ۔

غلمان :- (بالکسر) وہ نوجوان خوبصورت مرد جو عالم ایمان کی خدمت کے واسطے جنت میں پیدا کئے گئے ہیں ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج ۔

> غلمان ادب کے ساتھ لیے جام زرنگار　　جوش
> ہلمہ گراں کے ظرف میں حوران گل عذار　　ملیح آبادی

قول فیصل ۔ عربی میں "غلام" کی جمع ہے ۔ اور فارسی والوں نے بصورت واحد استعمال کیا ہے ۔

> آنجا کہ ساعتے تو برآید ز آستیں
> ہر غلماں رود ز دست و گرد خورشید بہشت　　صائب

غلّٹا :- (بضم اول و فتح دوم و سکون سوم) غلام کی تصغیر، علامت شدہ ۔ تاش کے ایک پتے کا نام جس کو غلام کہتے ہیں ۔ اردو، مذکر ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ کسی کے ساتھ عموماً حقارت کے طور پر بولتے ہیں ۔

غل مچانا :- مختلف قسم کی آوازیں بلند کرنا، چیخنا، چلانا، شور کرنا ۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج ۔

> سرو عاشق ہو گیا اس غیرت شمشاد کا
> غل مچا یا قمریوں نے سرو جہاں آباد کا　　ذوق

قول فیصل ۔ اس کا لازم "غل مچنا" بھی زبانوں پر ہے ۔

> دو ہپکے میں غل مچا آندھی سے چھپر اڑ گیا　　رشک

غلو :- ۱۔ ہاتھ بلند کرنا جہاں تک ہو سکے ۔ ۲۔ ہجوم ۔ ۳۔ شور و غوغا، فارسی، مذکر ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں استعمال کرتے ۔

غلو :- (بضم اول و دوم معروف) حد سے گزرنا مبالغے کی ایک قسم ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

> الہی رہے غلو کفر میں ہو رند کا اے شیخ
> کعبے کی طرف ہو کے کلیسا نہیں جاتا　　امیر

غلو :- ایسا مبالغہ جو عقلاً اور عادتاً محال ہو ۔ عربی، مذکر، اصطلاح علم معانی ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ ایسے محل پر اہل لکھنؤ "غلو" نہیں "مبالغہ" ہی بولتے ہیں ۔

غلو :- شدت، بے حد اصرار، کسی خیال میں بے حد مشغولی ۔ (نوراللغات)

> (خفقرہ) ان کو منطق میں غلو ہے
> اک غلو ہو کشی پہ بے ہوشی کا
> عالم اک اپنی فراموشی کا　　مومن

قول فیصل ۔ اب ان معنوں میں متروک ہو چکا ہے کوئی نہیں بولتا ۔

غل و غش :- کدورت، کینہ، عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ عربی میں غِلّ بکسر اول و تشدید دوم بمعنی کینہ اور غِش بالکسر بمعنی کینہ، خیانت، کدورت اردو میں مترادف صورت میں بمعنی کدورت رائج ہے اور بہ تخفیف زبانوں پر ہے ۔

غلول :- وہ کمان جس سے غلولہ چلاتے ہیں غلہ مارنے کی کمان ۔ فارسی، مذکر ۔ اردو والوں نے غلیل اسی سے بنایا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

غلولہ :- بڑی گولی، غلہ ۔ فارسی، مذکر ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اس کو بضم اول ہی لکھا ہے ۔ حالانکہ فارسی میں بفتح اول (غَلولہ) ہے ۔ بہرحال اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے ۔

غلولہ :- (بالضم) شکار کے جانور کا

مجمع ، اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ نہیں بولتا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی یہ معنی نہیں لکھے کہ اس کو دلی کی زبان کہا جا سکے۔

غُلولہ: (بالضم) کڑیاں جو جزادوں پر چڑھاتے ہیں۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں، فرہنگ آصفیہ نے بھی ان معنی میں نہیں لکھا۔

غُلّہ:- (بضم اول و تشدید دوم) مٹی کی خاص طور سے بنی ہوئی بڑی گولی جو غلیل کے ذریعے سے نشانے پر مارتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

جو بازوں میں سکت ہو کسی شکاری کے
تو غلیل کا غلہ بھی ٹھنڈی گولی ہو [illegible]

غَلّہ: (بفتح اول و تشدید دوم) اناج، زمین کی پیداوار، جیسے گیہوں، جو، باجرہ وغیرہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

میں جو دوں مفت دکھوں دو دانہ غال کا
خوب بارش ہو تو پھر غلہ گراں رہتا نہیں — اسیر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع غلے بھی مستعمل ہے اور یہی غلے، غلہ کی مغیرہ صورت ہے۔

روپے کا بنے کریں صرف وہ جو غلے میں
تو بہم آئے غریبوں کے اس غلے میں — اکبر الہ آبادی

غَلّہ: تاجروں، کرایہ فروشوں کے بکری کے روپے پیسے رکھنے کا صندوقچہ یا ظرف۔ اردو، مذکر، دکان داروں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں "وہ قیمت جو دن بھر کے مال بکنے اور فروخت ہونے سے وصول ہوئی بکری کی رقم" یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غَلّہ: وہ اناج کی مٹھی جو چکی کے گڑھے میں پیسنے کے واسطے ڈالتے ہیں۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غَلّہ: نیم کا پھل، نمکولی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غَلّہ: وہ درخت سے ٹپکے اور گرے ہوئے تخمی آم جو باغ والے چن کر ایک جگہ جمع کرتے ہیں۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر تخمی آم کے اس ڈھیر کو کہتے ہیں جس میں مختلف درختوں کے ہر قسم کے چھوٹے بڑے کھٹے میٹھے آم شامل ہوں۔ جیسے "وہ تم سے کہا تھا کہ ٹپکے رس کے اور میٹھے ایک درخت کے آم لانا تم غلہ ہی اٹھا لائے"۔

غلہ بھرنا: اناج کا ذخیرہ کرنا، گودام میں اناج کا جمع کرنا۔ اردو، مصدر، رائج۔

غلہ پھٹکنا: سوپ کے ذریعے سے غلے کو صاف کرنا، سوپ کے ذریعے اناج میں ملے ہوئے کوڑے کرکٹ کو علیحدہ کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بڑھا جو باجرہ نہ پھر دانہ بالی آ چکا
کہ جس کی ناک نے سدا غلہ ہے گھر پھٹکا — [illegible]

غلہ چوں ارزاں شود امسال سید می شوم: اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو موقع بے موقع وضع بدلتا رہے۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔ صاحب خزینۃ الامثال نے مثل اس طرح لکھی ہے۔ "غلہ گر ارزاں شود امسال سید می شوم"

غلہ ڈالنا: اناج بھرنا، اناج کا ذخیرہ جمع کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

غلہ ڈالنا: چکی کے گڑھے میں اناج کی مٹھی ڈالنا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غلہ ڈالنا: تھوڑا تھوڑا یا ایک ایک مٹھی اناج روز نکال کر دیوی دیوتا کے واسطے جمع کرتے رہنا، نقدی جمع کرنا، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

غلہ سی آنکھیں نکالنا: غصے کی زیادتی میں ایک خاص انداز سے دیکھنا۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ غصہ تمہاری ناک پر رکھا رہتا ہے ذرا ذرا سی بات پر غلہ سی آنکھیں نکال لیتی ہو۔

غلہ فروش:- بنیا، بقال، آڑھتیا، اناج بیچنے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ غلہ فروخت کرنے کو "غلہ فروشی" کہتے ہیں۔

غُلّہ مارنا: غلیل کے ذریعے سے نشانے پر غلہ مارنا۔ اردو، مصدر، رائج۔

محل صحیح۔ میری مشق اب اس حد تک پہنچی ہے کہ جب نشانہ تاک کے غلہ مارتا ہوں وار خالی نہیں جاتا۔

غلہ مارنا: (کنایتہً) مخل ہونا، خلل انداز ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام "کرایہ میں غلہ مارنا" بولتے ہیں۔ تنہا غلہ مارنا ان معنی میں مہمل فقرہ ہے۔

غلئی: (بالفتح اول و دوم مشدد مفتوح) وہ لگان جو غلے کی صورت میں دیا جائے۔ اردو کاشتکاروں اور زمینداروں کی اصطلاح۔

محل فقرہ۔ کون پوچھتا ہے کبھی کھیت بٹائی کے ہیں غلئی ہو کے بیاں نہیں ٹھہر سکتے۔ (طلسم ہوش ربا)

غل پڑنا: ۱ دھوم مچنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

عیش و عشرت میں جب کھٹکا ہو سب دلوا دیا
سکے نکالے سے غل ہونے لگے مبارکباد کے (قدر)

غل مچنا: ۲ پکار ہونا، غوغا ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

غل ہے صف اعدا میں عبادت طلبی کا
لشکر سے حسین ابن علی عربی کا (انیس)

غلیان: (بفتحتین) جوش خون، جوش مارنا۔ عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ فارسی والے بسکون لام بھی استعمال کرتے ہیں۔ (غَلْیان)

غلیان: ۲ (بسکون دوم) حقہ جس پر چلم رکھ کے پیتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔

"گویا حقہ بغیر چلم رکھے بھی پیا جا سکتا ہے؟ البتہ چلم حقے بغیر پی جا سکتی ہے۔ غلیان بمعنی حقہ کبھی میری نظر سے نہیں گزرا۔ بہیٹ میں اس کا مترادف جوش درج ہے۔

فارسی میں غلیان بسکون لام قلیان کا بدل ہے اور بس۔

تعجب ہے کہ صاحب فرہنگ اثر کی نظر سے غیاث نہیں گزرا۔ مؤلف غیاث اللغات نے غلیان بمعنی حقہ لکھا ہے۔ لفظ غلیان لکھ کے لکھتے ہیں۔

"بالفتح و حرف سوم یائے تحتانی بمعنی جوشیدن و جوش از منتخب مؤید۔ اس کے بعد لکھتے ہیں نیز لفظ غلیان بمعنی حقہ مستعمل است بہر حال لفظ غلیان کو حقے کے معنی میں قلیان کا بدل ہی سمجھنا چاہیئے۔

غلیظ: ۱ (بفتح اول و کسر ثانی و یائے معروف) گاڑھا، موٹا، دبیز۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ "ابر غلیظ" وغیرہ کی ترکیبیں زبانوں پر زیادہ ہے۔

غلیظ: ۲ گو، پیخانہ، اجابت، براز۔ اردو مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فقرہ۔ تین دن سے مہتر کمانے نہیں آیا۔ جا بجا "غلیظ" سے کوٹھی بھر گئی ہے۔

غلیظ: ۳ مکدر، دھندلا، گدلا۔ عربی صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر "کثیف" زبانوں پر زیادہ ہے۔

غلیل: (بضم اول و کسر ثانی و یائے مجہول) ایک قسم کی کمان۔ وہ دو تانت کی کمان جس کے ذریعے سے غلّے مارتے ہیں۔ اردو مؤنث، رائج۔

قول فیصل۔ ایک قسم کی ایسی لکڑی جس میں پکڑنے کے لئے موٹھ اور دو برابر کی شاخیں بھی ہوتی ہیں جن کے سرے پر ربڑ کے تقریباً ایک بالشت کے دو ٹکڑے باندھ کر ربڑ کے دونوں سروں کو کسی چمڑے سے ملا کر باندھ دیتے ہیں اور اس چمڑے میں ڈھیلا، کنکری، اور مٹی کا چھوٹا غلہ رکھ کر کے نشانے پر مارتے ہیں۔

غلیلا: غلہ، اردو، متروک۔

گولی بازی کی مہرے نے جب آ
آ کے کربلا میں غلیلا لگا (بہشت گلزار)

غلیل اتارنا: غلیل کی تانتوں کو کسی ایک جانب سے ملتوی کر دینا تاکہ وقت ضرورت کمان کا کھنچاؤ برقرار رہے۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

غلیل باز۔ غلیلچی: وہ شخص جو غلیل چلانے میں مشاق ہو۔ غلہ مارنے والا، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "غلیل باز" بولتے ہیں اور نہ غلیلچی۔ یہ دونوں صورتیں دہلی میں رائج ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے غلیلچی کا املا "غلیل جی" لکھا ہے۔

غلیل چلانا (یا) چھوڑنا، مارنا (یا) لگانا: غلہ کا نشانہ مارنا۔ اردو، فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف "غلیل چلانا" ہی بولتے ہیں۔

غلیل کی پھٹکنا: غلیل کی تانت کو کھینچ کر چھوڑنا تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ غلہ مارتے وقت یہ پورا کام دے سکتی ہے۔ اردو، شکاریوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ پھٹکنے کا عمل متعدد بار کیا جاتا ہے۔

غلیلہ: مٹی کی گولی، جو غلیل میں رکھ کر چلاتے ہیں۔ بندقہ۔ غلولہ کا مخفف۔ اردو اسم مذکر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ غلہ بولتے ہیں۔

غلیواز: (بفتح اول و یائے مجہول) چیل

فارسی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنی اور اس کی تشریح اس طرح کی ہے:
غلیواژ، زغن، چیل۔ روش گیر۔ ایک پرندہ کا یا گوشت ربا پرند کا نام جو چھ مہینے نر اور چھ مہینے مادہ رہتا ہے، اور بقول بعض ایک برس نر اور ایک برس مادہ رہتا ہے۔ صدقے وغیرہ میں منگتے کے روز اس کو لوگ چھوڑ دیا کرتے ہیں:
اس کا استعمال زبانوں پر نہیں ہے۔

غلیواژ را با کبوتر چہ کار:۔ چیل کو کبوتر سے کیا کام۔ یعنی مختلف طبیعت والے آدمیوں میں محبت اور دوستی نہیں ہو سکتی۔
(فرہنگ اقبال)

قول فیصل۔ نعیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی تحریراً استعمال کرتا ہے۔

غم: (بالفتح) خوشی کی ضد۔ ایک خاص کیفیت کا نام جو صدمہ پہنچنے سے ہوتی ہے، اندوہ، ملال، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

خدا دیتا ہے جن کو عیش ان کو غم بھی ہوتے ہیں
جہاں بجتے ہیں نقارے وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں (داغ)

قول فیصل۔ یہ لفظ بہ تشدید میم عربی اور بسکون میم فارسی ہے۔

غم: (بالفتح) خیال، فکر، پروا، سوچ، اردو، مذکر، فصیح، رائج

کیا غم ہے مہر و ماہ اگر منکسف ہوں
میلا نہ ہو لباس شریف و نجیب کا (بحر)

غم: (بالفتح) سوگ، ماتم، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کسی کی رہ گزر میں جان دینے کا یہ حاصل ہے
کہ ہر عشرت کدہ میں مدرا ہے آج غم میرا (جرأت)

غم: (بالتشدید میم [illegible]) مذکر، فصیح، رائج۔

اگر سر کھلا ہے تو کچھ غم نہیں
جو گرتی ہے بجلی تو کچھ غم نہیں (میر حسن)

غم اٹھانا:۔ غم برداشت کرنا، غم جھیلنا، غم سہنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

کوہ سے بھی اٹھ نہیں سکتا تری فرقت کا بار
غم اٹھانا ہی آ گیا تھا کہ ہیں انسان ہم (رشید)

غم اٹھ کھڑا ہونا:۔ غم پیدا ہونا۔
(نظم) ایک غم سے ابھی نجات نہیں ملی کہ دوسرا غم اٹھ کھڑا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے

غمّاز:۔ (بفتح اول و تشدید میم دوم) چغل خور، آنکھ سے اشارہ کرنے والا، شکایت کرنے والا۔ لگائی بجھائی کرنے والا۔ آنکھ مارنے والا، عربی، فصیح، رائج۔

کتنا رہے کچھ اس سے صد دو گھڑی تلک
غماز نے پھر اور جڑی دو گھڑی کے بعد (ذوق)

غمازی:۔ لگائی بجھائی۔ چغل خوری، ادھر کی ادھر کہنا، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

تا کرے نہ غمازی کر لیا ہے دشمن کو
دوست کی شکایت میں ہم نے ہمزباں اپنا (مرزا غالب)

غم اندوز:۔ غمگین، فارسی ترکیب متروک۔

کہا یوسف نے اے ماہ دل افروز
ہوا ہوں میں یہ گھر میں بجا غم اندوز (زلیخائے اعظم)

غم انگیز:۔ رنج و غم پیدا کرنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

صدائے غم انگیز کی اس طرح
کوئی استغاثہ کرے جس طرح ([illegible])

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ع یہ قصہ سن کے دل ہوتا ہے غم انگیز (شیفتہ)

غم آلودہ:۔ غمناک، ہر وقت غم میں رہنے والا، فارسی، صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں اس کا استعمال نہیں ہے۔

غم بٹانا:۔ دکھ درد میں کسی کا شریک ہونا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

بڑا قول ہے اس کو کر لیا
غم نے اس کا سر طرح دیتا ([illegible])

غم پالنا:۔ بکھیڑا اپنے سر لینا۔
(نظم) تمہارا دل شاد کرنے کو میں نے یہ غم پالا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس معنی پر اب زیادہ تر "غم مول لینا" بولتے ہیں۔ خواجہ آتش نے "غم کو باقی رکھنا" اور "غم کی پرورش کرنا" کے معنی میں نظم کیا ہے۔

خون جگر سے اپنے غم دل ہوں پالتا
رکھتی ہے طفل اشک کو مژگاں کنار میں (آتش)

غم پرست (یا) غم پرور:۔ جو شخص ہمیشہ غمناک رہتا ہو۔ فارسی، صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

غم پیدا کرنا:۔ تڑپ پیدا کرنا۔ درد پیدا کرنا۔ سوز و گداز پیدا کرنا۔ اردو، مصرف،

فصیح ، رائج ۔

دل میں غم عشق پیدا کیا
گلوں پر غنادل کو شیدا کیا (صبح خنداں)

غم پیدا ہونا :۔ غم کا وجود میں آنا ، اردو ، مصرف ، فصیح ، رائج ۔

درد مسرت پیدا ہو کسی کے تو مرے دل میں ہو درد
واسطے جس کے ہوا ہے غم عالم پیدا (آتش)

غم جاناں :۔ (با ضافت) معشوق کی جدائی کا غم ، محبوب کی جدائی کا صدمہ ، فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

کر بلا کہیں ختم سمجھیں اسے غم جاناں کی
کام آئے گی کس روز تری سینہ گدازی (حسرت موہانی)

قول فیصل ۔ اسی محل پر "غم جاناں" بھی استعمال کرتے ہیں ۔

غم خانہ :۔ ماتم کدہ ، غم کدہ ، فارسی ، مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

اک دن آپ قدم رنجہ جو فرمائیں حضور
جاگ اٹھیں مرے قسمت کے غم خانے کے (اقبال)

قول فیصل ۔ شعراء استعمال کرتے ہیں ، مؤلف نور اللغات نے انھیں معنی میں "غم کا گھر" بھی لکھا ہے ۔ جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔ اہل لکھنؤ اس کے بجائے "غمی کا گھر" کہتے ہیں ۔

غم خوار :۔ دکھ درد کا ساتھی ہمدرد ، کسی کے غم میں شریک ہونے والا ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

ہوں میں ایسے کسی کوئی ہمدم ہے نہ غم خوار مرا
درد ہی اٹھ کے سنبھالے تو سنبھالے دل کو (اکبر)

قول فیصل ۔ لسنہ ۔ "فرہنگ آصفیہ" دہلی میں انھیں معنی میں "غم خور" بھی ہے جو اردو ہے ۔

غم خوار :۔ بردبار ، متحمل ، صابر ، سہار کرنے والا ، سمائی کرنے والا ، اردو ۔

(نور اللغات فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔ اس محل پر "غم خور" زبانوں پر ہے ۔

غم خوارگی :۔ ہمدردی ، دوست کی پریشانی اور غم سے متاثر ہونا ۔ فارسی ، قلیل الاستعمال ۔

کیوں مری غم خوارگی کا تجھ کو آیا تھا خیال
دشمنی اپنی تھی میری دوستداری ہائے ہائے (غالب)

قول فیصل ۔ عام طور سے اس محل پر "غم خواری" بولتے ہیں ۔

غم خوار ہونا :۔ مصیبت و پریشانی میں شریک حال ہونا ، غم و رنج میں ساتھ دینا ، اردو ، مصرف ، فصیح ، رائج ۔

دیوانے ہیں وہ لوگ جو گل کھاتے ہیں اس پر
غم خوار نہ ہوگا وہ گل اندام کسی کا جگر

غم خواری :۔ ہمدردی ، درد مندی ، جو شخص مصیبت و پریشانی میں ہو اس کا ساتھ دینا ، فارسی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

کہا گیا ہے اسے ہو روز جزا غم ہی افسوس
حوصلہ جس نے کیا ہے مری غم خواری کا (ناسخ)

قول فیصل ۔ عزیز لکھنوی نے اس لفظ کو ایسے محل پر استعمال کیا ہے کہ سرسری نظر سے دیکھنے پر اس کے معنی دکھاوے کی ہمدردی سمجھ میں آتے ہیں ۔

نثار اس رسم غم خواری کے شرمانے سے کیا حاصل
سرہانے بیٹھنے والے ترا بیمار غافل ہے (عزیز)

مگر شعر میں رسم غم خواری کی ترکیب سے اس غم خواری کی طرف اشارہ کیا ہے جو رسمی طور پر کی جائے ۔ نثار اس رسم غم خواری کے ، یہ گویا طنز کے طور پر لایا گیا ہے ۔ دراصل اس میں بھی غمخواری کے معنی وہی ہیں جو ناسخ کے شعر میں ہیں :

غم خواری :۔ تحمل ، برداشت ، سمائی ، سہار ، فارسی ، مونث ۔ (نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر عام طور سے "غم خوری" بواو مجہول" بولتے ہیں ۔

غم خواری کرنا :۔ ہمدردی کرنا ، شریک غم ہونا ۔ اردو ، مصرف ، فصیح ، رائج ۔

دل جگر کی یا جگر دل کی غم خواری کرے
ایک ہی عالم ہے کس کی کون غم خواری کرے (رشید)

غم خواری کرنا :۔ تحمل کرنا جھیلنا ، برداشت کرنا ، (عورتیں غم خواری کرنا بولتی ہیں)

فقرہ ۔ اگر تم ان کی دو باتوں کی غم خوری کرو تو کیا شان میں بٹہ لگ جائے گا ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ بصیغہ متعدی "غم خوری کرنا" بہت کم بولتے ہیں ۔

غم خواری ہونا :۔ ہمدردی ہونا ۔ اردو ، مصرف ، فصیح ، رائج ۔

کیا بزرگوں ہی تک تھی غم خواری
کیا ہوئی ہائے وہ طرفداری (مرزا ہادی)

غم خوری :۔ (خوری بروزن چوری) تحمل کرنا ، برداشت کرنا ۔ اردو ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ جہاں تم میں سب خوبیاں ہیں اگر غم خوری کی بھی عادت ہوتی تو تم دنیا کے بہترین انسان ہوتے ۔

غم خوری :۔ (خوری بروزن بری) ہمدردی

فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

ہے غم خوری کے عوض دل کو شوق مےخواری
لحاظ ماں کا نہ کچھ باپ کی طرفداری — آرزو

قول فیصل۔ تحمل اور برداشت کے معنی میں بھی استعمال کرتے تھے۔

خدا نے دی ہے لذت غم خوری کی خوش مذاقوں کو
لہو کے گھونٹ پیتے ہیں مزہ ملتا ہے شربت کا — بحر

غم دوراں:- (بافاقت) زمانے کا غم، کائنات کا درد، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی محل پر غم دنیا اور غم روزگار بھی بولتے ہیں۔

ہم سفر اپنا غم دنیا ہوا
خار دامن سے چلا الجھا ہوا — رشید

غم اگرچہ جاں گسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا — غالب

غم دوست:- (بافاقت) مصیبت و رنج کو دوست رکھنے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

درد باقی غم سلامت ہے مگر اب دل کہاں
ہائے وہ "غم دوست" وہ درد آشنا جاتا رہا — امیر مینائی

غم دیدہ:- مغموم، مصیبت زدہ۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوں وہ غم دیدہ گرا لطف دلِ اک پل میں ذرا
کی جگہ بھی جو کسی آنکھ میں آنسو ہو کر — خواجہ وزیر

قول فیصل۔ اسی محل پر غم رسیدہ بھی بولتے ہیں۔

غم دیکھنا:- رنج و الم برداشت کرنا، غم سے دوچار ہونا، اردو، فصیح، رائج۔

نہ دیکھی ہو کبھی آفت جہاں میں ہم نے تمھارے باعث
اور آگے کیا کیا غم و الم ہم تمھاری بدولت نہ دیکھ لیں گے — ذوق

غم زدگی:- غم زدہ ہونا، فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

غم زدہ:- مغموم، غم کا مارا، غمگین، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

غم زدہ آپ کے ہیں قید تعلق سے بری
نالہ ہو کر کبھی پابند سلاسل ٹھہرا — ضامن کنتوری

غم زدی:- غم کی ماری ہوئی عورت، مغمومہ، پریشان عورت، صفت، مؤنث، متروک۔

ہم نشینوں نے مضطرب پا کر
پوچھا اس غم زدی سے گھبرا کر — قلق

قول فیصل۔ اب اس محل پر "عورت و مرد" دونوں کے لیے "غم زدہ" ہی بولتے ہیں۔

غمزہ:- چشم و ابرو کا اشارہ، عربی، مذکر، مشترک

اس شاہ حسن کی کچھ مژگاں پھری ہوئی ہیں
غمزے نے وہ ڈلایا شاید سپاہ کو بھی — میر

غمزہ:- ناز، نخرہ، معشوقانہ ادا، مشترک، فصیح، رائج۔

ناز، ادا، آن، حیا، غمزہ، کرشمہ، شوخی
لے گیا دل کو اڑا کر کوئی ان ساتوں میں — امیر

غمزہ اٹھانا:- ناز اٹھانا، ناز برداشت کرنا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل مصرف۔ یہ نخرے اور یہ ادائیں کسی دوسرے کو دکھانا میں تمھارے غمزے اٹھانے کے لیے نہیں آئی ہوں۔

غمزہ اٹھنا:- ناز برداری ہونا، ناز اٹھنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

غیرت کے آڑ خاک میں جب آپ گر گیا
غمزہ اجل کا اٹھ نہ سکا نازنیں سے — انیس

قول فیصل۔ اب غمزے کی جگہ "ناز" زبان پر زیادہ ہے۔

غمزہ جتانا:- نخرہ کرنا، اترانا، اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

دل چھین کے شاہ حسن میرا
غمزہ نہ جتائیے ہمارا — اختر (شاہ اودھ)

غمزہ دکھانا:- ناز دکھانا، انداز دکھانا، ادائیں دکھانا، نخرا دکھانا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

چتون میں کہتی ہیں کچھ اور اشارے کچھ اور
غمزے اب ہم کو دکھاتی ہو اوچھی وہ آنکھ — جرأت

قول فیصل۔ اس محل پر "ادا دکھانا" زیادہ زبان پر ہے۔

غمزہ کرنا:- ناز کرنا، عشوہ گری کرنا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

ناز و ادا کو ترک مرے یار نے کیا
غمزہ نیا یہ ترک ستمگار نے کیا — آتش

غمزے کی لینا:- غمزہ کرنا، ناز و ادا دکھانا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

بچا تو وہ کبھی فلک پیر ہار روز
غمزے کی لے نہ دختر بےمہر روز روز — صبا

غم سہنا:- رنج و الم برداشت کرنا، دکھ اور مصیبت اٹھانا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

نہ کہتے کچھ بھی نہیں لاکھ غم اگر سہتے
کسی قدر گلۂ روزگار رہ جاتا — رشید

غم سے چھٹنا:- غم سے نجات پانا، رنج و الم سے چھٹکارا پا جانا، مصیبت دور ہو جانا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

چھٹا غم سے سر پھوڑ کر کوہکن
رہی سرکشی سے کڑی سہہ گیا — شاد

غم سے کلیجہ منھ کو آنا:- انتہائی غم ہونا

بے حد رنج ہونا۔ ایسا غم ہونا جو ناقابلِ برداشت ہو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دھیان ان کی طرف جو جاتا ہے
غم سے سینہ کو کلیجہ آتا ہے (دہرِ عشق)

غم غلط (با) وہ شخص یا چیز یا کام جس سے غم بٹے جیسے تفریح، سیر تماشہ، اندہ ربا، دل لگی، تفریح، دل بہلاوا۔

۲۔ کنایۃً شراب، مے۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غم غلط کرنا :۔ غم بھلانا۔ دل بہلانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خیالِ یار سے مونس فقط نہیں کے لیے
اسی سے کرتے ہیں ہم غم غلط نہیں کے لیے (غافل)

قولِ فیصل۔ بصورتِ لازم "غم غلط ہونا" نسبتہً زیادہ زبان پر ہے۔

غم غلط ہونا :۔ جی بہلنا، کسی خاص وجہ سے غم دور ہو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

فکر کو چین کی رہتی نہیں منجدار دل میں
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یار دل میں (صبا)

غم فردا نباید خورد امروز :۔ کل کی فکر آج نہ کرنی چاہیے۔ جو مصیبت کل آنے والی ہے اس کا آج ہی سے غم نہ کرنا چاہیے۔ فارسی مقولہ، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

غم کا پتلا :۔ سراپا غم، مجسمۂ الم، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ اس محل پر "پڑھا لکھا طبقہ" مجسمۂ غم یا مجسمۂ غم و الم" زیادہ بولتا ہے۔

غم کا پہاڑ :۔ بڑے سے بڑا غم، انتہائی مصیبت، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دکھا دو جلوہ کہ دل پہ جو ہے یہ غم کا پہاڑ
ذرا سی دیر میں جل بجھ کے طور ہوتا ہے (داغ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ زیادہ تر اس کا صرف "ٹوٹنا" کے ساتھ کرتے ہیں یعنی غم کا پہاڑ ٹوٹنا۔

غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑنا :۔ یکبارگی بڑی سے بڑی مصیبت نازل ہونا۔ دفعتاً کسی غم سے دوچار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا میری جان پہ
آیا مگر نہ حرفِ شکایت زبان پہ (داغ)

غم کا پہاڑ ٹوٹنا :۔ انتہائی مصیبت میں گرفتار ہونا۔ بڑے سے بڑے غم کی بلا کا نازل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دنیا میں ایسے صابر بھی گزرے ہیں کہ "غم کا پہاڑ ٹوٹا مگر دامنِ صبر ہاتھ سے نہ چھوٹا۔"

غم کاٹنا :۔ غم کو دور کرنا۔ مغموم دل کو بہلانا۔ اردو صرف، متروک۔

زخم خنداں ہوں تو نامے کیجیے دل کھول کے
بلبلِ دلگیر کی طرح غم کاٹیے ہنس بول کے (شاد)

غم کا کھا جانا :۔ غم کا کسی کو قریبِ مرگ کر دینا۔ غم کا مار ڈالنا، غم کا فنا کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھا گیا ہے اسے دو روز میں غم ہی افسوس
حوصلہ جس نے کیا ہے مری غم خواری کا (ناسخ)

غم کا گھلا دینا :۔ کسی کو غم کا تحلیل کر دینا۔ سوکھ کے کانٹا ہو جانا، غم کا زندگی میں گھن لگا دینا، لاغر کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گھلا دیا ہے غم نوجواں نے پیری میں
سفید الف ہے ہر ایک استخواں اپنا (ناسخ)

غم کا مارا :۔ مبتلائے غم۔ وہ جو غم میں مبتلا ہو، رنج و غم میں گھرا ہوا۔ اردو صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا کیا تڑپا یا وہ غم کا مارا
لکھنے کا نہیں قلم کو یارا (شاہ اودھ) (اختر)

قولِ فیصل۔ مونث کے لیے "غم کی ماری" بولتے ہیں۔

غم کھٹنا :۔ غم دور ہونا، غم کا باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

دل سے جگر سے عشق میں کاٹے سے غم کٹتا نہیں
اک کوہ ہے دو کوہکن اک اس طرف اک اس طرف (امیر)

غم کدہ :۔ غم کا گھر، غم خانہ، ماتم کدہ، مصیبت کا گھر، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غم سے چھوٹوں تو میں کچھ عیش کا ساماں کر دوں
اتنی اس غمکدۂ دہر میں فرصت ہی نہیں (امیر)

غم کرنا (۱) رنج کرنا، کڑھنا، افسوس کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اثرِ دیکھو محبت کا جلا جب کوئی پروانہ
کیا غم شمع نے فانوس پہ سر پیٹ ڈالا (نجر)

غم کرنا (۲) ماتم کرنا، سوگ رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیتے نہ اگر جان سپہ دینِ الٰہی
ہم سبطِ پیمبر کا کبھی غم نہ کیا کرتے
سبھی ہوتی اسلام کی کشتی کو تباہی
ہم فرض ادا کرتے ہیں ماتم نہیں کرتے (مولف)

غم کرنا (۳) فکر کرنا، پروا کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نثر - تم جا ؤ ماں کے چھن جانے کا کوئی غم نہ کرو ہم
بقیہ لڑکے واپس کرا دیں گے۔

غم کش :- غم کھانے والا۔ رنج برداشت کرنے والا۔
فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

غم کونین :- دونوں جہان کا غم، دنیا اور
عقبیٰ کا غم، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

غم کونین سے مجھے کیا کام
ہم کسی کو نئے ہیں پڑھ رہے دل کے — امیر مینائی

غم کھانا :- رنج کرنا۔ غم برداشت
کرنا۔ غم اٹھانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

تمھارے ہجر میں غم کھا کے کاٹنے والو
سراسر رات دن ہم کو بچ کر گئے ہوتے — رشید

غم کھانا :- فکر کرنا، پروا کرنا۔ اردو، مصدر،
غیر فصیح، رائج۔

ارباب خانہ ذوقِ غم نہیں کھاتے
دریا میں پھرا کرتی ہے بے خوف و خطر موج — رشک

غم کھانا :- غصہ ضبط کرنا۔ درگزر کرنا۔
(فرہنگِ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ لکھنؤ کے عوام اور دیہاتیوں کی زبان
ہے۔ جیسے "میاں جی! وہ اگر گالیاں
دیتے ہیں تو دینے دیجئے۔ آپ ہی غم
کھا لیجیے۔"

غم کھانا :- تحمل کرنا۔ برداشت کرنا۔ صبر کرنا
(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ لکھنؤ کے عوام اور دیہاتیوں کی
زبان ہے۔ جیسے "تمھارے باپ کا سایہ
تمھارے سر سے اٹھ گیا۔ خدا کی یہی مرضی تھی غم
کھاؤ اور اپنے کو سنبھالو۔"

غم کھانا :- ٹھہرنا، توقف کرنا۔ اردو،
مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ نثر - تم اتنی جلدی کیوں کر رہے ہو۔ ذرا غم
کھاؤ، میں ابھی کپڑے بدل کر آتا ہوں۔

غم کی پھانس :- دکھ، ٹیس، درد، چبھن،
اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

کیا نکالے سوزنِ الماس دل سے غم کی پھانس
جتنی یہ کاوش کرے اتنی ہی یہ پیوستہ ہو
(ذوق دہلوی)

غم گزرنا :- غم ہونا۔ اردو،
مصدر، متروک۔

رات دن غم پہ غم گزرتے ہیں
ہم تو اس زندگی پہ مرتے ہیں — امیر مینائی

غمگسار :- غم میں شریک ہونے والا۔ غم
خوار، ہمدرد، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا — غالب

غمگسار :- ۱ غمخوار، ہمدرد، دردمند،
دلسوز۔ دلی دوست، فارسی۔ ۲ تیماردار، مریض
کی خبر گیری کرنے والا۔ تیماردار، اردو۔

جاگے گا ایک شام سے کس طرح صبح تک
درکار مجھ مریض کو ہیں غمگسار دو — عارف
(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ معنی ۲ میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے
البتہ "بیمار کی خبر گیری کرنے والے کے لیے"
بیماردار زبانوں پر ہے۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ
کی تحقیق حسب ذیل ہے ـــ گسار بمعنی
خورندہ آتا ہے۔ جیسے میگسار، غمگسار وغیرہ۔
بعض فرہنگ نویسوں نے زخم یا پیچیدہ چیز کے
توڑنے والے کے معنی بھی دیے ہیں۔

غمگساری :- غم خواری، ہمدردی، فارسی
مونث، فصیح، رائج۔

محلِ نثر - پہلے زمانے کے لوگوں میں غمگساری کا ایک جذبہ
ہوتا تھا جو اس زمانے والوں میں مفقود ہے۔

قولِ فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

تیرے دل میں گر نہ تھا آشوبِ غم کا حوصلہ
تو نے پھر کیوں کی تھی میری غمگساری ہائے ہائے — غالب

غمگساری :- ۲ تیمارداری، بیمارداری، اردو، مونث۔
(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل - اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

غمگیں :- مغموم، دلگیر، اندوہگیں، ملول،
غمزدہ، رنجیدہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

تھا جو شب بھر درش آنکھوں سے بہاتا رہا
دل ہے غمگیں طفلِ ناآشنا سے خستہ تر ہوتا رہا — رشید

قولِ فیصل - چونکہ یہ لفظ ترکیب کے ساتھ
ہے اس لیے اگر عطف وغیرہ نہ ہو تو اعلان
نون کے ساتھ استعمال احتیاطاً صحیح نہیں ہے۔

غمگین کرنا :- دکھ دینا۔ مغموم کرنا۔ رنجیدہ
کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل - تم نے بلا وجہ حقیقی خالہ سے بدتمیزی کر کے
ان کو غمگیں کر دیا۔ اچھا نہیں کیا۔

غمگین ہونا :- مغموم ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔
آزردہ ہونا۔ ملول ہونا۔ پژمردہ خاطر ہونا۔
اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

اس باغ میں جس دل کو خوش سمجھے وہ غمگیں تھا
جنہیں جانا کہ یہ شاداب ہیں وہ گل خزاں نکلے — رشید

غمگینی :- رنج، اندوہ، ملال، آزردگی، اداسی

اردو، مونث، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

مشتول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غم مٹنا :- غم دور ہونا، رنج جاتا رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ترک کی مجھ سے ملاقات آپ نے اچھا کیا
غم مٹا ہر وقت کا جھگڑا گیا دن رات کا — جگر

غم میں رہنا :- کسی غم و الم کا عرصے تک باقی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غم کہاں جا کے رہے گا نہ رہیں گے جب ہم
ہم تو جب تک رہے عالم میں اسی غم میں رہے — امیر مینائی

غمناک :- غم و الم میں بھرا ہوا، رنجیدہ فارسی، فصیح، رائج۔

چمن میں وہ بلبل غمناک کہ گلزار میں گل
چاک کرتے ہیں گریباں ترے اٹھانے پہ — امیر مینائی

مشتول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے

اے زنگت سے اٹھائی کل اس نے اسد کی لاش
دشمن بھی جس کو دیکھ کے غمناک ہو گئے — غالب

غم نامہ :- غم سے بھرا ہوا خط، قلیل الاستعمال

غم نامہ اپنا صفحۂ محشر سے کم نہیں
ہے شور انقلابات صریر قلم نہیں — ذوق

غم نداری بز بخر :- اگر دنیا کا تجھے کوئی غم نہ ہو تو بکری خرید لے۔ اس سے عموماً یہ مراد ہوتی ہے کہ فلاں کام کرنا مفت زحمت اپنے سر لینا ہے، فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہتے ہیں جو غم نداری بز بخر
سوجھی ہے ایک بکری ڈھونڈھ کر — میر

غم نصیب :- ایسا شخص کہ جس کی قسمت میں غم ہی غم لکھا ہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

شکنجے میں فلک نے کس دیا ہم غم نصیبوں کو

مریں کیونکر کہ اب دم توڑنا بھی سخت مشکل ہے — عزیز

غم نہیں :- کچھ پروا نہیں، کوئی فکر نہیں، کوئی بات نہیں، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم رہیں یا تم رہو وصال رہے
غم نہیں ہے جو یہ جہاں نہ رہے — امیر مینائی

غم ہونا :- صدمہ ہونا، رنج ہونا، الم ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

گرتی ہے جو شبنم سے ہوتا ہے تجھ کو غم
آتا ہے یاد گریۂ بے اختیار دل — رشید

غمی :- غمگین۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال

کون صغرٰی کے برابر ہے زمانے میں غمی
رہتی ہے آٹھ پہر آنکھوں میں اشکوں کی نمی — تعشق

مشتول فیصل۔ فارسی ہے اس معنی میں غمیں ہے۔

غمی :- شادی کا نقیض، ماتم، سوگ، رنج دکھ، غم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قبول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

غمی :- موت، انتقال، مرنا، اردو مونث غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم شادی کا رقعہ نہ بھیجنا ان کے یہاں غمی ہو گئی ہے تقریباً ایک ہفتہ ہوا ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔

غمی ہونا :- موت ہو جانا، کسی کا مر جانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ایسی بھی کار گر کوئی ضربت کبھی ہوئی
کیسی یہ عید آئی کہ پہلے غمی ہوئی — دبیر

قبول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت غمی ہو جانا بھی رائج ہے

مرا غصہ آتش سنی ہو گئی
جہنم کے گھر میں غمی ہو گئی — آغا کوری

غنا :- تونگری، دولت مندی، بے پروائی، بے نیازی، استغنا، عربی، مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عربی داں طبقہ کی کے ساتھ دولت مندی اور تونگری کے معنی میں بولتا ہے

ع بانگ نگ غناء مولا علی اشکل کشا — لا مام

"بے پروائی اور بے نیازی" کے معنی میں "غنا" کے بجائے "استغنا" زبانوں پہ ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ عربی میں استغنا کا املا الف مقصورہ کے ساتھ استغنٰی اور "غنا" کا املا الف مقصورہ کے ساتھ یوں ہے الغنٰی۔ دولت مندی اور تونگری کے علاوہ اس کے معنی اکتفا بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

غنا :- (بالکسر) گانا، موسیقی کے اصول کے ماتحت لے میں پڑھنا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ میں نے متعدد بار تم سے کہا کہ تھیٹر یا سینما میں نہ جایا کرو ان میں عریانیت اور غنا کے سوا اور کیا ہوتا ہے؟

غنائم :- (بفتح اول و دوم و کسر چہارم) غنیمت کی جمع، لوٹ کا مال، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ تقسیم غنائم کا دستور کوئی نیا دستور نہ تھا۔ (اجتہاد)

غنج :- (بالضم) ناز، کرشمہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ شاہد سخن بصد ناز و ادا مقنع رخ سے اٹھاتا ہے اور معشوق فکرت ہزار غنج و کرشمہ جلوہ دکھاتا ہے۔ (عود ہندی۔ مقدمہ)

غنچہ :- (بالضم) کلی، بے کھلا پھول، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

چٹکا چمن میں غنچہ تو بولا چہک کے یار
ٹوٹا کہیں مرا بھی یہ بند قبا نہ ہو — امیر مینائی

قول فیصل۔ یہ لفظ اصل میں گنجہ سے جو گنجیدن بمعنی سمانا سے ماخوذ ہے چونکہ کلی میں سب پنکھڑیاں باہم مجتمع اور گنجان ہوتی ہیں اس وجہ سے یہ نام ہوا۔

غنچہ ۲: گنجان۔ (اردو، صفت)

(فقرہ) یہ شہر غنچہ ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غنچہ ۳: جمگھٹ، چند آدمی جو ایک جگہ سمٹے ہوں، ہجوم، جماؤ، بھیڑ۔ (اردو، مذکر، قلیل الاستعمال)

سنا ہے جب سے ان کو شوق ہے پھولوں کے زیور کا
گلی میں یار کے رہتا ہے غنچہ پھول والوں کا — امیر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "غنچے" بھی مستعمل ہے۔

غنچے جو دل کے جز و دریں میں دیکھے
یاد آئی کسی محبوب کی منزل مجھ کو — امیر

اس لفظ کا صرف زیادہ تر "ہونا" کے ساتھ ہے۔

ع اشارہ آفتاب کا غنچہ زمیں پہ تھا — انیس

لیکن موجودہ دور میں ہر صورت سے قلیل الاستعمال ہے۔

غنچہ ۴: (مجازاً) دہن معشوق۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ استعارۃً کہتے ہیں۔ زیادہ تر غنچہ دہن کی ترکیب سے مستعمل ہے جس کے معنی ہیں وہ جس کا منہ کلی کے مانند ہو۔

غنچہ پیشانی: (بے اضافت) شگفتہ پیشانی کا مقابل۔ وہ شخص جس کی پیشانی سے اس کی کبیدہ خاطری ظاہر ہو۔ فارسی، صفت، متروک۔

باغ میں آئے ہیں پر اس گل تر بن یکسو
غنچہ پیشانی و دل تنگ خفا بیٹھے ہیں — میر

قول فیصل۔ اس لفظ کا صرف زیادہ تر "رہنا" کے ساتھ تھا۔ (یعنی غنچہ پیشانی رہنا)

شگفتہ خاطری اس میں کہاں تھی
جو تجھ بن میں غنچہ پیشانی رہا ہوں — میر

غنچہ پیکاں: تیر کا پھل۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اردو ترکیب کے ساتھ بھی اس کو استعمال کرتے ہیں۔

دم تجھ میں پڑے تھے نہ ادھر کے نہ ادھر کے
غنچے تھے نہ پیکاں کے نئے پھول سپر کے — نفیس

غنچہ تیر بھی انہیں معنی میں صاحب نور اللغات نے لکھا ہے جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

غنچہ تصویر: مرقع، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

یہ غنچہ تصویر کھلا ہے نہ کھلے گا
کیا جانئے دل عاشق دلگیر کا کیا ہے — ذوق

غنچہ چٹخنا: کلی کا کھلنا۔ کلی کا شگفتہ ہونا، پھول کا کھلنا، اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

وہ گالیاں دیتے ہیں خفا ہو کے چمن میں
غنچوں کے چٹخنے کی ہے آواز سخن میں — مرزا صابر

غنچہ چٹکنا: کلی کھلنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

باغ میں غنچہ چٹکنا بوئے گل سے اگر ار
کیا تڑاکتے ہے وہ فرماتے ہیں سر میدے کے — رشید

قول فیصل۔ واحد معنوں میں جیسا غیرہ صورت سے غنچے کے چٹکنے کی کیفیت یا صدا وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

ہوئی صحبت جو غنچے کے چٹکنے کی صدا
شک پڑا تھا دہن یار میں گویائی کا — آتش

بصیغہ جمع غنچے چٹکنا بھی رائج و فصیح ہے۔

غنچے چٹکیں گے پھر اے خاک گلشن کب تک
خشک پتوں کے سفوں نالہ و شیون کب تک — سحر

درمیان میں لفظ "کا" کے اضافے کے ساتھ غنچوں کا چٹکنا بھی کہتے ہیں۔

ہے جو غنچوں کا چٹکنا انگلیوں کی ہے چٹک
یہ بلا کس کی ہے باغ اے باغباں لینے لگا — ذوق

غنچہ خاطر: تنگ دلی کی حالت میں، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

غنچہ خورشید: (باضافت) کنایۃً خورشید (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

غنچہ دل: (بے اضافت) تنگ دل، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

غنچۂ دل: (باضافت) دل کا غنچے سے استعارہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

پیری میں یہاں غنچۂ دل کھلتا ہے
بس موت کا ہر وقت مزہ ملتا ہے — مودب

غنچہ دہاں: چھوٹے سے منہ کا، محبوب کی تعریف میں، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ملے کے آئینہ جو دیکھی حسن کی اپنے بہار
اپنے بوسے آپ وہ غنچہ دہاں لینے لگا — ذوق

غنچہ دہانی:- کلی کی طرح منہ کا چھوٹا ہونا۔ تنگ دہنی، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

معدوم سے مثال ہے موجود کی کمال
منہ چاہیے ہے غنچہ دہانی کے واسطے — منیر

غنچہ دہن:- (بے اضافت) چھوٹے سے منہ کا، تنگ دہن محبوب سے کنایہ ہے۔ فارسی ترکیب۔ صفت فصیح، رائج۔

افسوس کہ ہر غنچہ دہن مجھ سے چھٹا ہے
[illegible] کا مسافر کا چمن آج لٹا ہے — ہجر عشق

غنچہ دہنی:- تنگ دہنی، کلی کی طرح منہ چھوٹا ہونا، محبوب کے دہن کی تعریف کے محل پر۔ فارسی، مونث فصیح، رائج۔

ع شہرہ ہے چمن میں تری غنچہ دہنی کا — [illegible]

غنچہ شگفتہ ہونا:- کلی کھلنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

غنچہ نہ ہو شگفتہ جو چھیڑے کبھی نہ باغباں
تیرے قدم کے نیچے کی اے نونہال خاک — آتش

قول فیصل۔ استعارۃً غنچہ جوہر شگفتہ ہونا بھی مستعمل ہے۔

غنچہ جوہر شگفتہ ہو گئے منہ دیکھ کر
تیرے ہاتھوں آئینہ پھولوں کی ڈالی ہو گیا — سحر

غنچہ کھلکھلانا:- کلی کھلنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

گل چیں نے وہ پھول جب اڑایا
اور غنچہ صبح کھلکھلایا — (گلزار نسیم)

غنچہ کھلنا:- کلی کھلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدا ہے غنچہ گل کھلنے ہی سے آتی ہے
کرے جو تنگ گریباں ہوا اس کے شتاب چاک — آتش

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "غنچہ کھل جانا" بھی رائج ہے جیسے "غنچہ دل نسیم طرب کے اہتزاز سے کھل گیا۔" (فسانہ آزاد)

حسینوں کا جھرمٹ ہونا بھی اس کے ایک معنی ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں۔

"محفل قابل دید تھی بلکہ دید تھی نہ شنید تھی غنچہ کھلا ہوا تھا یہی معلوم ہوتا تھا کہ پریاں قاف سے آئی ہیں حوران جنت کی کیا حقیقت تھی۔" (فسانہ آزاد)

غنچۂ گل:- (با اضافت) پھول کی کلی۔ بالخصوص گلاب کی کلی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

صدا ہے غنچۂ گل کھلنے ہی سے آتی ہے
کرے جو تنگ گریباں ہوا اس کی شتاب چاک — آتش

غنچہ لب:- (بے اضافت) خوبصورت ہونٹوں والا (کنایتہً) تنگ دہن محبوب۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

چمن میں آ کے کہتے ہیں پھر موسم جشن طرب آیا
بہاریں خوب لوٹیں گے اگر وہ غنچہ لب آیا — ذوق

قول فیصل۔ اگرچہ اسیر لکھنوی نے بھی کہا ہے اور ان کے بعد کے شعرا نے لکھا۔ مگر موجودہ دور میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔

کچھ کہہ کے غنچہ لب مطلق نہیں دیتے جواب
کیا دہن ان کا بھی ہے یارب دہن تصویر کا — اسیر لکھنوی

غنچہ مرجھانا: کلی کا بے کھلے سوکھ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نسیم صبح سے مرجھایا جاتا ہوں وہ غنچہ ہوں
وہ گل ہوں میں جسے شبنم بلائے آسمانی ہے — آتش

غنچۂ ناشگفتہ:- بند منہ بند کلی، بے کھلی کلی، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں
بوسے کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں — غالب

غنچۂ ناشگفتہ:- دُرِ ناسفتہ، باکرہ، دوشیزہ، کنواری۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غنچے کا مسکرانا:- کلی کا کھلنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

غنڈا:- (فارسی میں غنڈہ، غنڈا) صفت ایک جگہ جمع کیا ہوا یا وہ کسی چیز کے گرد جمع ہو ہندی میں گنڈا بمعنی سچا) سچا، شہدا، مذکر (نوراللغات)

قول فیصل۔ فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے گنڈا زیادہ بولتے ہیں نیز بھڑوا، قلتبان، دیوث کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

صاحب فرہنگ اثر نے بھی لکھا ہے کہ۔

"فارسی میں (ڈ) کہاں۔ اسے کہتے ہیں دالِ ہندی میری تحقیق ہے کہ غنڈا فارسی گندہ اور کندہ سے بنایا گیا ہے گندہ بمعنی دبیز، موٹا، متبذل اور کندہ بمعنی لکڑی کا بڑا لکڑا۔ اسی سے کندۂ ناتراش ہے بمعنی جاہل بدتمیز۔ اردو والوں نے گنڈا بنا لیا دال فارسی کو دال ہندی سے اور (ہ) الف سے بدل دیا بجائے گندہ یا کندہ کے گنڈا ہو گیا۔ اردو زبان کے بنانے والوں کی جدت طرازی پر حیرت ہوتی ہے عوام میں (گ) اور (غ) کا مبادلہ ہوتا رہتا ہے لکھنؤ والوں نے گنڈا کے (گ) کو (غ) سے بدل دیا جس طرح گنگنانا کو غنغنانا۔ اور غریب کو گریب بنا لیا اور معلوم ایسی کتنی مثالیں ملیں گی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خواص جسے گنڈا کہتے ہیں عوام اسے غنڈا کہتے ہیں۔

(نوٹ) چونکہ آج کل ان الفاظ کے متعلق بحث چھڑی ہوئی ہے مختلف کتب لغات سے جو میرے پاس ہیں اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

نور اللغات :۔ غنڈا (فارسی میں غنڈ، غندہ صفت ایک جگہ جمع کیا ہوا یا وہ کسی چیز کے گرد جمع ہو) ہندی گنڈا بمعنی لُچا، شہدا۔

گُنڈا :۔ ھ صفت، مذکر۔ لُچا، شہدا بدمعاش۔ مونث کے لیے گنڈی

اثر۔ فارسی میں دال ہندی (ڈ) کا وجود کہاں غندا غندہ بھی عام فارسی لغات میں موجود نہیں۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ غنڈا پنجاب یا اس کے نواح کا لفظ ہو۔ خیر ذر اللغات پنجاب کی طرف سے مرتب ہوئی اس کے اندراجات ملاحظہ فرمائیے۔

غنڈا۔ (اردو) لُچا، شہدا، بدمعاش

گنڈا۔ (ہ) لچہ (لچا؟ اثر) شہدا، بدکار، اوباش (پنجاب کی کوئی تخصیص نہیں)

کتاب لغت۔ نام مصنف نامعلوم۔ غنڈا درج نہیں گنڈا کے تحت یہ اندراج ہے۔ شہدا، لچا، بدمعاش اوباش، بدچلن، بد وضع۔

لغات سعیدی۔ غنڈا (د) اردو۔ مرد مذکر، لچا، شہدا، بدچلن۔

گنڈا :۔ (ھ = ہندی۔ ص = اسم صفت) لچا شہدا، بدمعاش

میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ گنڈا فارسی گندہ نا تراش کا بدل ہے جس میں فارسی گندہ کا مفہوم بھی شامل ہے اردو ماہرین نے فارسی گندہ اور گندہ کے مفاہیم پیش نظر رکھ کر لفظ گنڈا وضع کر لیا عوام جو بسا اوقات گاف اور غین میں باہم مبادلہ کر دیتے ہیں غنڈا کہنے لگے جس طرح گپ (فارسی) کو غپ کہتے ہیں۔

اسی نوعیت کے الفاظ جگادری اور جغادری ہیں یعنی بہت بوڑھا اور فربہ۔ عموماً بندر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مزاحاً انسان کو بھی کہہ دیتے ہیں۔ خواص کی زبان پر جگادری ہے عوام جغادری کہتے ہیں۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

غُنغُنا، غِنغِنا :۔ ناک میں بولنے والا، اردو صفت، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہ غُنغُنا (بالضم ہر دو غین) بولتے ہیں نہ غِنغِنا (بکسر ہر دو غین)، کہتے ہیں ان معنی میں اہل لکھنؤ کی زبان پر منمنا (بکسر ہر دو میم) ہے۔

غُنغُنانا :۔ (بالضم ہر دو غین) ناک میں بولنا ناک میں بات کرنا۔ اردو مصدر، متعدی۔

محل صرف۔ یہ ناک میں غنغنانا یعنی وہ داروغہ کتب خانہ ہو یا مکتب جانے والوں جس لڑکے کو دیکھوں ناک میں تلفظ کر رہا ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے منمنانا کہتے ہیں۔

غُنغُنانا :۔ ناک میں گانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غُنغُنانا :۔ آہستہ آہستہ، دھیمے سروں میں کچھ گانا یا شعر پڑھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ آہستہ آہستہ گانا گنگنانا ہے۔ غنغنانا عامیانہ زبان ہے۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں، مؤلف مہذب اللغات کے نزدیک غنغنانا کا تعلق لکھنؤ سے بالکل نہیں ہے نہ عوام بولتے ہیں نہ خواص۔

غُنغُنی، غِنغِنی :۔ بالضم ہر دو غین نیز بکسر ہر دو غین، ناک میں بولنے والی عورت۔ اردو مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غنغم (غنغیمی) بکری، عربی، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے۔

ہاتھی پڑتے نہ تھا یہ غنغم شتر نے بزور

جو سر کو دو کوہ کے ٹکرا یا ہے بانند غنغم (ذوق)

غُنودگی :۔ (بالضم اول و واو مجہول) اونگھ نیند کی ابتدائی کیفیت۔ خمار، فارسی مونث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قریب بارہ بجے رات کو سونے کے لیے لیٹا ابھی غنودگی کا عالم تھا کہ کمرے میں ایک مہیب آواز آئی میں چونک پڑا۔

قول فیصل۔ یہ لفظ فارسی مصدر غنودن کا حاصل مصدر ہے۔

غُنودگی آنا :۔ اونگھ آنا، نیند آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آج تین راتوں سے مسلسل سویا نہیں ادھر غنودگی آئی ہچکیاں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

قول فیصل۔ طاری ہونا کے ساتھ بھی کہتے ہیں (غنودگی طاری ہونا)

غُنودگی میں آجانا :۔ نیند کی ابتدائی کیفیت طاری ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں غنودگی میں آگیا تھا کہ یکبارگی شور اٹھا۔

غُنودہ :۔ اونگھتا ہوا، نیند کی کیفیت میں فارسی۔ اسم مفعول۔

آیا جو لالہ زار میں جھونکا نسیم کا
اترا غنودہ کنج میں ڈولا شمیم کا (جوش ملیح آبادی)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں

غُنّہ :۔ (عربی غنّہ یعنی ناک کی آواز) وہ نون جس کی آواز ناک سے نکلے اور خوب ظاہر میں نہ پڑھا جائے جیسے بانس، سانس، کانچ وغیرہ جب تک نون میں اضافت نہ ہو یا اس کے بعد واؤ عاطفہ نہ ہو یا خود موصول نہ ہو تو ناک

میں بولا جاتا ہے اور زبان پر ملفوظ نہیں ہوتا اس
کو غنہ کہتے ہیں۔ عربی، رائج۔
قول فیصل۔ واؤ، الف اور یا کے بعد جو نون ساکن آتا ہو وہ
بھی اکثر نون غنہ ہو جاتا ہے۔ جیسے زیر زمیں بالا آسماں
شعرا اس نون کو تقطیع میں شمار نہیں کرتے۔

غنی :۔ (بالفتح) مالدار، تونگر، عربی، صفت فصیح، رائج:

غنی ساتھ دنیا سے کیا لے گیا
مگر جو کسی کو دیا لے گیا — ببر

قول فیصل۔ یہ لفظ اکثر فقیر و محتاج وغیرہ الفاظ کی ضد
کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

(فقیر) فقیر کی ہے نہ کچھ قید یاں غنی کی ہے (لااعلم)
محتاج نہیں شہ کی عنایت سے غنی ہوں
(محتاج) میں بندۂ احسان امام مدنی ہوں — انیس
ہر کسی کا کام جاری ہے بہر صورت یہاں
(بے مقدور) ہاتھ چلتا ہے غنی کا پاؤں بے مقدور کا — بحر

غنی :۔ بے پروا، بے نیاز، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل فقیر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے
دنیا کے زر و مال پہ میں تف نہیں کرتا — فدوی

غنی :۔ خدا تعالیٰ کا نام، عربی، رائج۔

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال کبھی کبھی تعجب کے محل
پر "اللہ" کے اضافے کے ساتھ بھی ہوتا ہے
اس صورت میں اللہ کے ہ کو بالضم بولتے
ہیں۔ (اللہ غنی)

رفتار تری دیکھ کے کہتے ہیں فرشتے
اللہ غنی ایک ہی فتنہ ہے بشر بھی — امیر

غنیم :۔ (بفتح اول و یائے معروف) لوٹنے والا، غارت گر، لٹیرا۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عربی کے مصباح اللغات اور منتخب
اللغات نامی لغتوں میں ان معنی میں یہ لفظ
نہیں ملا۔ مصباح میں الغنیم بمعنی غنیمت لکھا
ہے اور اعراب نہیں دیے ہیں۔ البتہ صاحب فرہنگ
آصفیہ و صاحب لغات کشوری نے نور اللغات
کے تحریر کردہ معنی لکھے ہیں۔ بہر صورت اہل لکھنؤ
ان معنوں میں نہیں بولتے۔

غنیم :۔ (مجازاً) دشمن، حریف، بیری، عربی، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات و لغات کشوری)

قول فیصل۔ اردو میں اس دشمن کو کہتے ہیں
جو ملک پر فوج کشی کرے جیسے "وقت
رستخیز یہی کوشش کرنا چاہیے کہ غنیم کو بیدریغ
تہ تیغ کریں۔" (فسانۂ آزاد)

غنیم چڑھ آنا :۔ دشمن کا غیر ملک پر چڑھائی
کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

غنیمت :۔ (بالفتح غین و کسر نون و سکون یائے
معروف و فتح میم) لوٹ کا مال، وہ مال جو کافر دشمن
کی لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ عربی، مونث
فصیح، رائج۔

فرمایا یہ لباس نہیں ان کے کام کا
سمجھیں گے اس کو مال غنیمت یہ بے حیا — سید آل رضا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے اس
لفظ کی تحقیق یوں ہے کہ غنم عربی زبان میں بکری
کو کہتے ہیں۔ چونکہ عرب کی زمین بنجر اور غیر آباد
تھی اور ایسی صورت میں ان کی پرورش صرف
چوپایوں پر زیادہ منحصر تھی کیوں کہ وہ سمجھتے تھے کہ
ہمارے ملک کے سوا دنیا میں اور کوئی ملک
نہیں لہٰذا ان کی دولت یہی تھی جس طرح ہندوستان
میں دھن کا لفظ مویشی کے واسطے مستعمل ہے
اسی طرح وہاں غنیمت اونٹ بکری وغیرہ
کو کہتے ہیں۔

غنیمت :۔ بغیر رنج و مصیبت ملی ہوئی چیز، مال مفت
وہ مال جو بے محنت ہاتھ آئے، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔
مثال۔ تم نے کوئی محنت و مشقت تو کی نہیں تھی جس قدر
دولت ہاتھ آئی اس کو غنیمت سمجھو۔

غنیمت :۔ قدر کے قابل، قدر کرنے کے لائق
فارسی، فصیح، رائج۔

سخن مشتاق ہے عالم ہمارا
غنیمت ہے جہاں میں دم ہمارا — میر

غنیمت :۔ کافی، بہت، اردو، فصیح، رائج۔

وہ پیاسا ہوں غنیمت ہے مجھے اک بوند بھی پانی
گلا خود جا کے رکھ دیتا ہوں بوندی کی کناری پر
(امیر مینائی)

غنیمت :۔ بہتر، عمدہ، مفید، فائدہ مند۔
فارسی، فصیح، رائج۔

غنیمت شمر صحبت دوستاں
کہ گل چند روز است در گلستاں — سعدی

بے کسی میں مجھے ہوتی ہے غنیمت وہ بھی
کوئی جس وقت مرے سر پہ بلا آتی ہو — عارف

غنیمت جاننا :۔ بہتر جاننا، قدر کرنا
قابل قدر سمجھنا، عزت کرنا، مغتنم سمجھنا، اردو صرف
فصیح، رائج۔

سوائے رنج کچھ حاصل نہیں ہے اس خرابے میں
غنیمت جان جو آرام تو نے کوئی دم پایا — آتش

غنیمت سمجھنا :۔ غنیمت جاننا، مغتنم جاننا
قابل قدر جاننا، بہتر جاننا، اچھا سمجھنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

پنفاہستی کو غم و درد و مصیبت سمجھ
موت کی قید گادی ہے غنیمت سمجھ
شاد عظیم آبادی

غنیمت شمر صحبت دوستاں
کہ گل چند روز است در بوستاں:-
دوستوں کی صحبت غنیمت سمجھ۔ کیونکہ پھول باغ میں چند روز کے مہمان ہیں۔ یعنی تمہاری زندگی چند روزہ ہے اس لیے جو وقت دوستوں کی صحبت میں گزر جائے غنیمت سمجھ۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

غنیمت ہونا:- قابل شکر ہونا۔ خوب ہونا۔ اردو، صرف، فصیح۔ رائج۔

گیا دن گیا داغ اس بزم میں
غنیمت ہوا آبرو رہ گئی
داغ

غنیمت ہے:- بہتر ہے۔ کافی ہے۔ شکر کا مقام ہے۔ بہر حال خوب ہے۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

راہ گر نہیں نسبت کہ در مانہ چارا ہے
غنیمت ہے نمک کی کنکری کا سہارا ہے
آفتاب

غنی ہونا:- مالدار ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

غنی دستی ہے پر مرتے ہیں شاہانہ مزاجی پر
تو گر ہم فقیر اسے دل، غنی تیری بدولت ہیں
شاد

تمثیل۔ بے پرواہ اور بے نیازی ہونا بھی اس کے معنی ہیں۔

دولت ہے عشق پاک کی دل ہے غنی مدام
ہم گئے ہیں خزانہ قارون سے مال کیا
طاقت فرزند آمت

غوّاص:- (بفتح اول و تشدید دوم) موتی نکالنے کے لیے غوطہ لگانے والا۔ عربی مذکر فصیح رائج

بے مشقت نہیں ہوتی کبھی راحت حاصل
غرق دریا ہوا غواص تو گوہر پایا آسیر

تواعیتیں۔ استعارۃً فلک کو بھی غواص کہا گیا ہے:-

گھر سے نکالا رنج میں ڈالا ظلم کیا غواص فلک نے
چھین لے کیسے گوہر جہاں میں گوشہ نشیں مفلس گرہم
راسخ عظیم آبادی

غوّاص:- کسی دھات کے اندر سرایت کرجانا۔ اصطلاح علم کیمیا۔ (نور اللغات)

غوّاصی:- موتی نکالنے کے لیے غوطہ لگانا فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

تمثیل۔ ملک عدن میں غواصی کا پیشہ کرنے والوں کی ایک خاص قوم ہے۔ ہر شخص غواصی نہیں کرتا۔

غوّاصی:- کسی دھات کے اندر سرایت کر جانا۔ مونث۔ اصطلاح کیمیا۔ (نور اللغات)

غوامض:- (بفتح اول و دوم و کسر چہارم) غامضہ کی جمع، چھپی ہوئی باتیں، نکتے، باریکیاں، دقیق معنی، گہری باتیں۔ باریک معنی۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

آگاہ ہے غوامض علم حقائق سے ہر
نفس یہ بندہ بندگی کبریا سے ہو

غوث:- (بالفتح) فریاد، فریاد کو پہنچنے والا۔ فریاد رس۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل اردو میں تنہا نہیں بولتے۔

غوث:- لقب اہل اسلام میں ولایت کے ایک درجے کا نام۔ اس درجے پر پہنچ کر تمام اعضائے جسم سے الگ ہو کر یا دحسدا میں منفرد

رہتے ہیں۔ اصطلاح تصوف۔

عزت شوخ جو کبھی بارہ ٹوکر غوث کی شکل
بندہ اپنا کر لیتے آپ گنہگار رحم ابکر

غوث الاعظم:- شیخ عبد القادر جیلانی کا لقب عربی ترکیب اصطلاح اہل سنت۔

کوہ کہتے تو ارشاد یا غوث الاعظم
سنو میری فریاد یا غوث الاعظم
غوثیہ مورث

قول فیصل۔ جناب موصوف علوی نسب ہیں۔ آپ کا اسم گرامی عبد القادر تھا۔ کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین تھا۔ عقیدت مندوں میں آپ غوث اعظم، غوث الثقلین، محبوب سبحانی، قطب الکونین، قطب ربانی کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ عراق کے دار الخلافہ بغداد سے تقریباً چار سو میل دور بمقام نیف جو جیلان کا ایک مشہور قصبہ ہے۔ یکم رمضان المبارک ۴۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صالح موسیٰ جنگی دوست، والدہ ام الخیر فاطمہ، نانا عبد اللہ صومعی اور پھوپھی عائشہ کا شمار بلند پایہ اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری آپ کے ہم عصر تھے۔ ربیع الاول ۵۶۱ھ ہجری میں نوے سال کی عمر گزرنے کے بعد اس جہان فانی سے عالم بقا کو روانہ ہو گئے۔ بغداد میں آج بھی آپ کا مزار مرجع الخلائق ہے آپ پاکستان اور ہندوستان میں گیارھویں شریف والے پیر کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں، آپ بہت فراخدل، کریم النفس، رقیق القلب، شگفتہ رو، منکسر المزاج، فراخ دست، وسیع العلم، بلند اخلاق اور عالی نسب تھے۔

آپ کی زندگی کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ جب آپ بچپنے میں بغداد میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض

سے عاری تھے تو آپ ایک قافلے کے ساتھ تھے راستے میں ڈاکوؤں نے قافلے کو لوٹ لیا جب ایک ڈاکو نے آپ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے تو بتایا کہ چالیس اشرفیاں میری صدری کے استر میں ہیں۔ جب ڈاکو نے دیکھا تو واقعی اشرفیاں نکلیں۔ یہ دیکھ کر وہ اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ آپ نے کہا کہ میری ماں نے کہا تھا کہ ہمیشہ سچ بولنا۔ اس لئے میں نے سچی بات بتا دی۔ یہ سن کر وہ سردار مع اپنے ساتھیوں کے آپ کے قدموں پر گر پڑا اور اپنے فعل سے توبہ کرلی اور سب کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔

آپ کو پیران پیر دستگیر اور بڑے پیر بھی کہتے ہیں۔ (اقتباس از سوانح عمری غوث الاعظم)

غَور (بالفتح) گہرائی، نیچی، پست زمین، تہ میں پہنچنا، عربی، مذکر (نوراللغات)

قول فیصل۔ اردو میں اس معنی میں اس کا استعمال نہیں ہے۔

غور فکر، تامل، امکان، سوچ بچار، اردو فصیح، رائج۔

خدا کے باب میں یہ غور کیا ہے
خدا کیا ہے؟ خدا اور کیا ہے — اکبر الہ آبادی

غور دیکھ بھال، خبر گیری، نگرانی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

افسوس جوانی کو نہ کچھ غور ہوئی
آنکھوں کی نظر بھی ہم سے اب دور ہوئی — رشید

قول فیصل۔ اب مذکر کو ترجیح ہے۔

سوچا وہ کہ کیجے مِن کسی طور
دشمن کا ہوا سامنا کیا غور (گلزار نسیم)

لکھنؤ والے کے لئے بھی بے غور ہونا ایک ہے سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

بے غور ہیں کمال ہوئے سب سے قدردان
گوندھی ہوئی ہیں یاد محرم کی چوٹیاں — تعشق

غُور (بضم اول و واؤ مجہول) عجم کے ایک ملک کا نام افغانستان میں قندھار کے قریب ایک مشہور ولایت کا نام جو ملک فارس اور غزنی کے درمیان کوہستان افغانستان میں واقع ہے۔ سلطان شہاب الدین غوری کا وطن، فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے بالفتح زبانوں پر ہے۔

غور پرداخت عربی خیال، توجہ، خبر گیری، پرورش، دیکھ رکھ، حفاظت، علاج معالجہ، عربی، فارسی الفاظ، مؤنث، اردو، قلیل الاستعمال۔

غور سے دیکھنا:۔ گہری نظر سے دیکھنا، خوب اچھی طرح سے دیکھنا، نظر غائر ڈالنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

زاہدوں کی ہار ہے بعد اب تنی بھی کیا کثرت
کبھی تم غور سے دیکھو تو زنگ الجمن اپنا — حسرت موہانی

غور سے سننا:۔ توجہ سے سننا، اردو صرف فصیح، رائج۔

روایت صحیح ہے اس طور سے
سنیں تو زمانے کو سب غور سے (نور نامہ ١٨٦٥ء)

غور سے گھورنا:۔ گہری نظر سے دیکھنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محاورہ:۔ ہُدہُد کا جوبن دیکھ کر خوجی ہزار جان سے عاشق ہوگئے اور بڑے غور سے گھورا کئے۔ (فسانہ آزاد)

غور طلب:۔ سوچنے اور فکر کرنے کے قابل، اردو کی ترکیب، فصیح، رائج۔

محاورہ:۔ جن باتوں سے لوگوں نے انھیں شیعہ سمجھا وہ غور طلب ہیں۔ (دربار اکبری)

غور کرنا عربی فکر کرنا، دھیان کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

کیا ناگہاں جفائیں تری یاد آگئیں
بھولے سے اپنے حال میں جب میں نے غور کی — داغ (زمانہ نیشنل)

دونوں ہاتھوں سے جدا ہیں دو کام
غور کر ان کو وہ کیا ہیں دو کام — مرزا رسوا

غور کرنا عربی توجہ کرنا، متوجہ ہونا، التفات کرنا، دیکھ بھال کرنا، خبر گیری کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

زخم دل غائر ہے پہنچا تا جگر
تم لگے کرنے ہماری غور اب — میر

غور کرنا عربی علاج معالجہ کرنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جب میں مر جاؤں گا پھر غور کروگے کس کی
کس کو بلواؤ گے بیمار کے دوا کے لئے — رند

غُورگی:۔ (واؤ مجہول) کچے انگور کی کھٹاس ۔۔۔ مؤنث، قلیل الاستعمال۔

بے بادہ غورگی میں ہوا ذوق جوں مویز
کیا بے وقوف نے ناحق شباب میں — ذوق

غور و فکر:۔ گہری فکر، بڑا سوچ بچار، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محاورہ:۔ ان کے یہاں شعر موزوں کر دینا ایک بالکل معمولی بات تھی ان کی لڑکیاں اور لونڈیاں برجستہ ایسے اچھے اشعار نظم کر دیتی تھیں کہ اب بڑے بڑے ادیب غور و فکر کے بعد بھی نہیں کہہ سکتے (کلام اللہ مترجمہ نذیر احمد حاشیہ)

غور و فکر سے کام لینا:۔ خوب سوچ سمجھ سے

کام کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ طے ہے کہ غور و فکر سے کام لینے والے صحیح نتیجے تک پہنچ جاتے ہیں۔

غورہ :- کبوتروں کا ایک رنگ۔ اردو

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ مؤلف نور اللغات نے کچے ترش شربت بنانے والے انگور بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔ وہ بھی اردو میں رائج نہیں۔

غوری (بضم اول و واو مجہول) غور کا باشندہ، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سلطان محمد غوری اور سلطان شہاب الدین غوری دو بھائی تھے۔

قول فیصل۔ ناواقف حضرات اس کو (بالفتح) غَوری بولتے ہیں۔

غُوری (بواو مجہول) ایک قسم کی چینی کی رکابی جو غور سے ہندوستان میں آیا کرتی تھی۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف۔ خان خاناں نوکروں سمیت ایک درخت کے نیچے اتر پڑا۔ دسترخوان بچھ گیا۔ تین سو پیالیاں شربت کی اور سات سو غوریاں کھانے کی موجود تھیں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس رکابی میں یہ صفت ہوتی تھی کہ زہریلا کھانا اس میں رکھ دیا جاتا تھا تو فوراً ٹوٹ جاتی تھی۔ بادشاہ شاہزادگان اور رؤسا شاہی دور میں غوری استعمال کرتے تھے۔ خیال تھا کہ اگر کھانے میں کوئی زہر ملا دے گا تو غوری ٹوٹ جائے گی۔ یا بال پڑ جائے گا۔

عام طور سے زبانوں پر بفتح اول ہے۔

غوری تانبے کی کنگرے دار رکابی، اردو

مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "کہ یہ مشابہت کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوئی کیونکہ اصل غوری میں کنگرے کی شکل کے چاروں طرف پھول بوٹے بنے ہوتے ہیں"۔ ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

غوریانا :- غور سے دیکھنا، اردو مصدر عوام کی بد اصطلاح۔

قول فیصل۔ کبھی کبھی اس کا استعمال ہوتا ہے مگر اب تک اس لفظ کو اردو زبان نے قبول نہیں کیا۔

غوزہ :- گپ، زٹل، لغو اور بیہودہ بات، ڈینگ، شیخی، مبالغہ، اردو مونث، عوام کی زبان۔

یہ لفظ عوام الناس میں بولا جاتا ہے۔ اس کی اصل دریافت کرنے کے لیے مختلف زبانوں کی طرف خیال کیا گیا مگر کوئی مادہ دل کو نہیں لگا۔ عربی میں غوز قصداً آہنگ کرنے کے معنی میں آیا ہے جس سے کسی بے خیا دبے اصل بات کا ارادہ کا کہتے ہیں۔ انگریزی میں ایک لفظ (Goose) گوس کے معنی گپ کے ہیں۔ عجب نہیں کہ لشکری آدمیوں اور خدمت گار خانساماں وغیرہ نے یہ گوس لے اور کو حسب قاعدہ رائے مجہر سے بدل لیا ہو ترکی فارسی میں اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں مگر ان کے معنی بھی یہاں چسپاں نہیں ہوتے لہٰذا جب تک کوئی عمدہ مادہ ہاتھ لگے اس کو بعض دونوں میں سے کسی کا بگڑا ہوا سمجھئے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

غوزہ :- روئی اور خشخاش کے پھل کا چھلکا۔ فارسی

مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

غوزیا :- گپی، یاوہ گو، ترا ترخا، شیخی باز، ڈینگیا، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوزیں اڑانا، غوزیں اڑانا، غوزیں مارنا

زٹل ہانکنا۔ لغو اور شیخی بگھارنا، گپ اڑانا۔ بے ہودہ بک بک کرنا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

غوط اُڑتے ہوئے کنکوے کا اوپر سے نیچے کی طرف آنا اردو مذکر۔ (دینا، مارنا کے ساتھ)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ فرہنگ آصفیہ میں لکھا ہے کہ عربی میں بفتح اول کسی چیز کے اندر گھسنے سمانے اور گڑھا کھودنے کے معنی میں آیا ہے۔ بضم اول اس کی جمع ہے لفظ غوطہ ماخوذ ہے۔ بس لفظ عربی الاصل ٹھہرانا چاہئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

غُوط سکوت کا عالم غشی، بے ہوشی اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ خدا ہی جان بچائے بیماری نے طول کھینچ لیا ہے ہر وقت غوط پر غوط آتے رہتے ہیں۔

غوط :- استغراق۔ اردو،

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوط پسینے کی شدت کے لیے بھی مستعمل ہے۔ (نقرہ) پسینے کے غوط پر غوط چلے آتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوط پر غوط آنا :- غش پر غش آنا اردو صرف عورتوں کی زبان :

جان سے اپنی اب وہ جلتے ہیں
غوط پر غوط ان کو آتے ہیں (معادن الشعراء)

غوط دینا :- اڑتے ہوئے کنکوے کو اوپر سے نیچے لانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوط لگانا :- (۱) ڈبکی لگانا، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

غوط لگانا :- (۲) پوشیدہ رہنا، غائب رہنا، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوط لگانا :- (۳) کسی خیال میں ڈوبنا، محو ہو جانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوط مارنا :- (۱) ڈبکی لگانا، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "غوطہ لگانا" بولتے ہیں۔

غوط مارنا :- (۲) اڑتے ہوئے کنکوے کا اوپر سے نیچے کی طرف آنا، (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

غوطم چارا :- بار بار ایک اڑتے ہوئے کنکوے کا دوسرے اڑتے ہوئے کنکوے پر گرانا اور ہٹا لینا مذکر، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں۔

پتنگ بازوں کا باہم صلح کے ساتھ اس طرح پتنگ لڑانا کہ ایک دوسرے پتنگ پر پتنگ ڈال تو دے مگر کاٹنے کا قصد نہ کرے اور پھر ہٹا لے۔ اہل لکھنؤ چھتم پانا بولتے ہیں۔

غوطم چارا کھیلنا :- باہم جھوٹ موٹ پتنگ لڑانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ چھتم پاتا لڑانا کہتے ہیں۔

غوطم غاطا :- پیرنے والوں کا آپس میں ایک دوسرے کو غوطہ دینا اور کھیلنا، پھر غوطے کھانے اور دینے کا کھیل پانی میں غوطہ کھا کر چھپا چھپانے کا کھیل، اردو، مذکر، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس کا مفہوم ہے ہر وقت غوطہ طہارت میں لگا رہنا۔

غوط میں آنا :- انسان پر ایک قسم کی غشی طاری ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محاورت۔ میعادی بخار کی وجہ سے غریب اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ دن میں کئی بار غوط میں آجاتا ہے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہے۔

غوط میں ہونا :- فکر و تردد میں ہونا، سوچ میں ہونا اردو صرف عورتوں کی زبان، فصیح، رائج۔

ٹکٹکی باندھے وہ تکتے ہیں میں اس غوط میں ہوں
کہیں کھانے لگے چکر نہ یہ ٹھہرا پانی آرزو

غوطہ :- (۱) (واو مجہول) ڈبکی، پانی میں ڈوبنا یا ڈبونا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قلزم عشق میں ہے گوہر مقصود اے دل
تو نے غوطہ کبھی اس میں نہ شناور مارا داغ

قول فیصل۔ عربی میں غوطت بواو معروف تھا۔ فارسیوں نے واؤ کو مجہول کر کے غوطہ بنا لیا۔

غوطہ :- (۲) (کنایۃً) کپڑے دھونے کے لیے حوض یا دریا میں ڈالنا۔ ہاتھ پاؤں کا اس طرح دھونا کہ پانی تڑ تڑ بہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں غوطہ کا مفہوم ہے نجس چیز کو پاک کرنے کے ارادے سے آب کثیر میں ڈبونا ڈبونے سے پاک کر

غوطہ خور :- (۱) (بروزن گور) ڈبکی لگانے والا، غوطہ زن، اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ فارسی میں غوطہ خوار ہے۔

غوطہ خور :- (۲) ایک آبی پرند کا نام جس کو جل کوا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں زیادہ تر "جل کوا" ہی بولتے ہیں۔

غوطہ دینا :- (۱) ڈبکی دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بچہ مہر کو بھی خون شفق میں ہر صبح
غوطہ کیا کیا ہے نرا دستغائی دنیا ذوق

غوطہ دینا :- (۲) تر کرنا، بھگونا، ڈبونا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس کا مفہوم ہے طہارت کے خیال سے کسی نجس چیز کو آب کثیر میں ڈبونا۔

غوطہ دینا :- (۳) بپتسما دینا، عیسائیوں کا کسی کو اپنے دین میں داخل کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوطہ دینا :- (۴) دھوکا دینا، فریب دینا، اردو صرف متروک :

خط سبز کے غم نے غوطے دیے
خضر میری کشتی ڈبو یا کیا امیر مینائی

غوطہ دینا :- (۵) پاک کرنا، کسی نجس چیز پر تین بار پانی کے تڑیڑے دینا۔ نجس چیز کو طہارت کی غرض سے پانی میں ڈالنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

غوطہ دینا :- (۶) ناغہ کرنا، اردو صرف عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت غوطہ دے جانا، نسبتاً زیادہ رائج ہے۔

غوطہ دینا :- (۷) آدمی کو دریا یا حوض میں ڈبونا

اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ زیادہ بدمعاشی کروگے تو تمہیں پکڑ کے اسی حوض میں تین چار غوطے دیں گے۔

غوطہ زن: غوطہ مارنے والا۔ پانی میں ڈوبا ہوا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ عاشق بحرِ حسرت میں غوطہ زن، معشوق کج پیر تیغ زن
مجنوں ادھر چشم خونچکاں ادھر سینۂ بریاں
(نسانہ آزاد)

قولِ فیصل۔ بولتے ہیں مگر اس کا صرف کم ہے۔
کس کی خوشی سے قلزم الفت میں غوطہ زن
اے شمع جل رہا ہے ترا پروانہ دیکھنا
مصحفی

صاحب نور اللغات نے اس کے معنی غوطہ خور بھی لکھے ہیں اور مثال میں مصحفی کا مندرجہ بالا شعر لکھا ہے حالانکہ لکھنؤ میں پیشہ ور ڈبکی لگانے والے کو غوطہ خور کہتے ہیں۔

غوطہ غاطی: بار بار غوطہ دینا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ کم بخت بڑے شکی مزاج کا ہے دنیا کا کوئی کام نہیں کرتا ہر وقت غوطہ غاطی میں پڑا رہتا ہے۔

غوطہ کرنا: کسی چیز کو ڈبو کر نکالنا، پانی سے تر کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم غوطہ کرکے کوثر سے لگائی ہے شراب
کو کوثر سے ہے یہ پا مند اسلام آیا رشید

غوطہ کھانا: ڈوبنا، غرق ہونا، بے اختیار غوطہ لگانا، ڈبکی لگانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیری کبھی، موجوں میں نکل آئی ہے
ٹھہری کبھی، غوطہ کبھی کھا کر نکل آئی
انیس

قولِ فیصل۔ بصیغۂ جمع غوطے کھانا بھی بولتے ہیں
تنا دم جیتے وہ ڈوبے ہوئے غوطے کھا کھا کر
بہت کف لائے کہ وہ خوش خوش بلب دریا ہی آتش

غوطہ کھانا: ہچکولا کھانا، بیچ میں چھوڑنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ حافظ جی نے قرآن سنانے میں بہت غوطے کھائے۔

غوطہ کھانا: جل میں آنا، دھوکا کھانا۔ اردو، صرف، متروک۔

دیدۂ تر سے کر کے ہم چشمی
کیا سمندر نے غوطہ کھایا ہے
امیر

قولِ فیصل۔ بصیغۂ جمع غوطے کھانا زیادہ بولتے ہیں جیسے "ان عیاروں نے کس کو باقی رکھا ہے جو ذلیل نہیں کیا ہے شہنشاہ تک کو دھوکے دیئے ہیں مجھ پہ ہزار عیاریاں کیں ہیں مصور جادو گر مبنیر کا خداوند سامری کی تصویریں کرائے تھے۔ انھوں نے کیا کیا غوطے نہیں کھائے"۔
(طلسم ہوشربا)

غوطہ کھانا: کسی کا کسی سے منہ کالا کرنا۔ مباشرت کرنا۔ زنا کرنا۔ بازاری زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ قطعاً نہیں بولتے۔

غوطہ کھلوانا: پانی میں ڈبونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس کا صرف جمع کے ساتھ "غوطے کھلوانا" ہے جو فصیح ہے۔
پار ہو جاؤں بحرِ محبت سے میں دیکھوں کیونکر
غوطے کھلواتا ہے ساحل پہ یہ دریا مجھ کو
رند

" کا مفہوم ہے چکر میں ڈالنا۔ خسر دتردد میں مبتلا کرنا بصیغۂ جمع غوطے کھلوانا نسبتہً زیادہ تر بولتے ہیں۔
غوطے کھلواتی ہے زمزم زیارتی اے بحرِ حسن

تھاہ ہو ایک اک بات کی دودو پہر ملتی نہیں منیر

غوطہ گاہ: غوطہ لگانے کا مقام (فارسی، مؤنث) (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوطہ لگا جانا: غائب ہو جانا۔ غیر حاضر رہنا۔ کچھ دن تک نہ دکھائی دینا۔ اردو، صرف عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ آہا آپ ہیں! محمود صاحب تشریف لائیے، ارے بھئی یہ آپ ایک ایک دو دو مہینے تک کہاں غوطہ لگا جاتے ہیں۔

غوطہ لگانا: ڈبکی مارنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج ہے۔

قولِ فیصل۔ زیادہ تر بصیغۂ جمع "غوطے لگانا" بولتے ہیں:
غزل تو فکر نے کہا پھر دل ہی مضمونِ دغا نہ لیے
گہر کے واسطے غوطے لگائے خوب دریا میں
آتش

غوطہ لگانا: غائب رہنا۔ کچھ دن غیر حاضر رہنا۔ اردو، صرف عوام کی زبان۔

غوطہ لگانا: کسی معاملے میں بہت غور کرنا، غور و خوض کرنا، فکر کرنا، مستغرق رہنا (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوطہ مارنا: ڈبکی لگانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اپنا عشق یاد کرکے دریا کی بھیڑ غوطہ مار کر چلی گئی۔ (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل۔ اکثر جھیل یا حوض یا دریا یا سمندر نیز قلزم وغیرہ ناموں کے ساتھ غوطہ مارنے کا ذکر کرتے ہیں جیسے "جوانان نشاط بین رنڈیوں کے خیموں سے نکلے ہیں جا کر غوطہ مارا۔ (طلسم ہوشربا)

قلزم عشق میں ہم گوہر مقصود اے دل
تو نے غوطہ نہ کبھی اس میں تہ دل سے مارا داغ

آپ یا آب گہر میں غوطہ مارنا بھی کہا ہے اور اب بھی کہتے ہیں۔

مرے آنسو ہمیشہ سے برنگ لعل غرق خوں ہیں
جو غوطہ آب میں تو نے گہر یاں تک کیا مارا ذوق

بہتر ہے دل سے گرہ تکینہ کوئی نہیں ہوئے
غوطہ گر مار سکے آپ گہر میں ناخن منشی بحاں پرشاد

غوطہ مارنا: ۲۔ غائب رہنا، کچھ دن خبر نہ لینا، غیر حاضر رہنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر غوطہ لگانا (بولتے ہیں)۔

غوطہ مارنا: ۳۔ زنا کرنا، مجامعت کرنا۔ بازاری زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوطہ مارنا: ۴۔ کسی معاملے میں بہت غور کرنا۔ اردو مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوطے کھانا: فکرمند ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

چشم تر جوئے خوں بہاتی تھی
بحر الفت میں غوطے کھاتی تھی عالم

غوطے میں پڑا رہنا: چپ چاپ بےحس و حرکت پڑا رہنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کہتے ہیں غوطے میں پڑا رہنا۔

غوطے میں آنا: فکر میں محو ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوطے میں ہونا: فکر میں محو ہونا، اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ مبتلا یہ رقعہ پڑھ کر غوطے میں تھا کہ عارف اس کے سر پہ آ کے کھڑا ہو گیا (حسنات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں غوطے میں ہونا کہتے ہیں صاحب فرہنگ اثر نے اس کا املا غوت بھی لکھا ہے جو بوجہ رسم الخط کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

غوغا: ۱۔ (بالفتح) ہجوم، مجمع، بھیڑ، آدمیوں کا ہجوم، عربی مذکر، قلیل الاستعمال

کرکے خون ایک کا جا بیٹھے ہیں گھر میں اندھیر
پوچھتے ہیں کہ مرے در پہ ہے غوغا کیسا ناسخ

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں ٹڈی بولی کا ہجوم۔

غوغا: ۲۔ فریاد و فغاں، فارسی، مذکر

اٹھ گیا کون آج دنیا سے
کس کے مرنے کا آج غوغا ہے منیر لکھنوی

غوغا: ۳۔ شور، غل، ہنگامہ، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

ہم پہ جنوں کی تہمت بیجا ابھی سے ہے حسرت
در در ہنگامہ بہار کا غوغا ابھی سے ہے موہانی

غوغا برپا ہونا: شور و غل ہونا، اردو مصدر، متروک۔

محل صرف۔ بس دیو اور غوغائے عظیم برپا ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

غوغائی: ۱۔ شور کرنے والا، غل مچانے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غوغائی: ۲۔ ایک قسم کے پرند کا نام۔ جس کو ڈومنی بھی کہتے ہیں۔ اردو، مونث تزک جہانگیری میں لکھا ہے کہ یہ پرند پپیہا سے مشابہ ہے چنانچہ اکثر پپیہا اس کے انڈے پھینک کر اس کی جگہ پر اپنے انڈے رکھ دیتا ہے اور غوغائی اس کے بچے نکال لیتی ہے یہ جانور بہت پایا جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ غوغائی کو ڈومنی نہیں کہتے غوغائی ہی کہتے ہیں۔ یہ جانور لکھنؤ میں بھی بکثرت ملتا ہے۔

بلبل خوش لہجہ کے جا بجا یہ گو خوغا یاں ہے
طرح غوغا کی چمن میں ڈالیں پر کیا اعتبار

غوغائی: ۳۔ واہی، بےہودہ، بےسلیقہ، بکواسی، دروغ گو، کاذب، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

غوک: (بواو مجہول) مینڈک، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غول: (بواو معروف) اندھیری رات میں مسافروں کو راستہ بھلا دینے والا جن بھوت۔ پریت چھلاوہ۔ دیو۔ عربی، مذکر قلیل الاستعمال۔

سودائے چشم یار میں جن کو بھگا دیا
جھپکی کبھی نہ آنکھ مری چشم غول سے آتش

قول فیصل۔ کہتے ہیں کہ اندھیری رات میں غول کی آنکھ شعلے کی طرح چمکتی ہوئی دیکھ کے مسافر کسی گاؤں کی روشنی گمان کرتا ہے اور اس کی طرف بڑھتا ہے۔ جوں جوں مسافر بڑھتا جاتا ہے وہ غول پیچھے ہٹتا جاتا ہے یہاں تک کہ مسافر راستہ بھول جاتا ہے اور غول مہیب صورت کا بن کے اس کو ڈرا دیتا ہے۔ ہندی میں اسی کو اگیا بیتال کہتے ہیں۔

کیا ترے عاشق رخسار کو بہکا لے گا
ہے یہ آنکھوں میں مری شعلۂ غول
امیر مینائی

ذیل کے شعر میں یہ لفظ بطور مبالغہ استدلال ہوا ہے :

سمجھ کے شمع جلے جا سداں تیرہ دردل
کبھی جو غول بھٹک کر سر مزار آیا، رشک

باعتبار محل غول کی جمع واؤ نون کے ساتھ غولوں رائج ہے

پھر دل سودا زدہ داغوں کا گھر ہونے لگا
گھر اجڑ جائے گا غولوں کا گزر ہونے لگا بحر

اسی کو غول بیاباں بھی کہتے ہیں جو فصیح و رائج ہے۔

یہ جو مشعل سی نظر آتی ہے ہ روشنی غول بیاباں کی ہے

غول بیابانی کی ترکیب بھی اشعار نظم کرتے ہیں جو بھی فصیح و رائج ہے (مرزا رسوا)

رات بھر دشت میں پھرتا ہے جو راہیں بھرتا
تیرا وحشی بھی مگر غول بیابانی ہے شوز

"غول راہ" کی بھی مثال ملی ہے جو عام نہیں ہے:

برا ہو اتباع نفس و حب زلال دنیا کا
کہ آگے تو ہے غول راہ اور پیچھے پھل پائی طباطبائی نظم

ہی کو غول صحرائی بھی کہتے ہیں۔

مبتیاں خوف سے ہوئے مدہوش ہ غول صحرائی ہو گئے بےہوش (ضمیر)

غول ہ (بروزن قول) کان جیسے اسپغول فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں اسپغول ہی کیساتھ مستعمل ہے۔

غول ہ فوج کا حصہ جہاں بادشاہ یا سپہ سالار رہے کی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ انبوہ فوج کے معنی میں بولتے ہیں۔

بلا کوئی یہ غول ہے کیا شام و روم کے
ٹکڑے اڑائیں گے عمرو شمر شوم کے انیس

غول ہ مخفف غول بمعنی جمعیت ، فارسی ، مذکر فصیح ، رائج

وحشیوں کے غول ابھی آنکھ سے گزرے نہیں
کرتا ہے وسعت پہ کیوں حشر کا میدان گھمنڈ امیر

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے غار ، کھوہ گپھا ، دراز ، دڑوان بچے کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غول باندھنا :۔ جمع کرنا ، ٹولی بنانا ، اردو صرف قریب متروک۔

فلاک کو چشم نمائی کرے گا شحنۂ شہر
تمہارے رات کو بھر نہ پائن اٹھے کے غول منیر

غول بیاباں ، غول بیابانی :۔ (کنایۃً) وحشی ، جاہل گنوار ، اجڈ ، بے تمیز ، بے شعور (نور اللغات)

قول فیصل ۔ قدیم زمانے میں ان معنی میں استعارۃً بھی استعمال کرتے تھے ۔ جیسے ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی ادھر دوسری ٹکڑی میں فحش اور پھکڑ کا چھرا چلتا تھا ۔ تیسرے غول ، بیابانی میں دھول دھپا ہوتا تھا ..... (فسانۂ آزاد جلد اول) ۔ اب ان معنی میں قریب بہ متروک ہے ۔ البتہ "غول بیاباں" کہیں نظر سے نہیں گزرا ۔

غولک :۔ وہ موکھا جو بچے اپنی جمع علیحدہ جوڑنے کے لیے دیوار یا زمین میں بنا لیتے ہیں کبھی آبخورہ یا اور کوئی ایسا ظرف روپیہ جمع کرنے کے واسطے زمین یا دیوار میں گاڑتے ہیں علاوہ ظرف جو قمار خانے میں آمدنی جمع کرنے کے لیے ہوتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل ۔ غولک کوئی نہیں بولتا عوام گلک بولتے ہیں :

غوں غاں :۔ دودھ پیتے بچے کے بولنے کی آواز شیر خوار بچوں کی گویا بات چیت ، اردو مونث ، رائج :

مثال ضرور ۔ فرمایا میاں اسی طرح آ ملے ہے ہوں ہاں غوں غاں کچھ تو کوئی مصرع ہی سہی (دیوان ذوق)

قول فیصل ۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہوتا ہو جیسے بچپن کا وہ زمانہ جب بچہ غوں غاں کرنے لگتا ہو تو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے ۔

غوں غوں :۔ کبوتر کبوتری کے آگے غوں غوں کرتا ہے اور کسی جانور کے لیے نہیں بولتے ۔ (کرنا کے ساتھ)

اجی کس پیار سے غلے میں مادہ کو بلاتا ہو
تماشا دیکھو بھورے خال کبوتر کی تو غوں غوں کا مادہ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے

دوسرا مصرع یوں ہے :

تماشا دیکھو بھورے خال کبوتر کی غٹر غوں کا

غوں غوں یا غوں غاں دودھ پیتے بچے کی آواز کو کہتے ہیں ۔ کچھ غوں غاں کرنے لگا ہے عام فقرہ ہے ۔

"غٹر غوں کبوتر کا مادہ کے پاس گو بیٹھنے کو کہتے ہیں غوں غوں مستی کے عالم میں کرتا ہے ۔" مولف تہذیب اللغات کہتا ہے کہ اہل لکھنؤ آدمی کے بچے کے لیے غوں غوں نہیں غوں غاں کہتے ہیں ۔

غیاب :۔ (بالکسر) عدم موجودگی ، غیبت ، اردو مذکر اہل دکن کی زبان :

مثال ضرور ۔ نواب صاحب بڑے پاک نفس اور شریف انسان ہیں ۔ جس طرح آپ کے منہ پر آپ کی تعریف کرتے ہیں ، اسی طرح آپکے غیاب میں بھی آپ کی مدح سرائی کرتے ہیں ۔

قول فیصل ۔ یہ لفظ بفتح اول و کسر اول دونوں طرح بولتے سنا گیا ہے ۔

غیاث ہ (بالکسر) فریاد ، ۲ فریاد رس ، ۳ فریاد رسی ، عربی ، مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو میں تنہا کم بولتے ہیں " فریاد کے معنی میں ترکیب کے ساتھ "الغیاث" زبانوں پر زیادہ ہے :

غیاث اللغات :۔ ایک کتاب لغت کا نام جسے مولانا غیاث الدین رامپوری نے لکھا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

غیب :۔ (بالفتح) مخفی ، نہاں ، عربی مذکر ، فصیح ، رائج :

جب کہا میں نے دہن دکھلائیے

غیب سے آواز آئی دیکھیئے	(والاجاہ عاشق)

غیبانی :- (بالفتح) گالی ہے۔ حرامزادہ، اردو عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) اس موئے غیبانی نے اندر ہی اندر موس کے مجھے کھوکھلا کر دیا۔	(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا استعمال مردوں کے لئے نہیں صرف عورتوں کے لئے ہے جیسا کہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "ایک قسم کی گالی اگرچہ اس کے معنی اچھے نہیں مگر اور گالیوں کی طرح فحش پر مستعمل نہیں کیونکہ یہ لفظ اکثر ثقات کی زبان پر بھی آجاتا ہے اسے خاص عورتوں کی نسبت بولتے ہیں ظاہرا غیب اور آنی، کلمہ نسبت سے مرکب ہے یعنی منسوب بہ غیب جس کا مفہوم پوشیدہ کار کرانے والی یا پوشیدہ فعل شنیع کرانے والی عورت ہو سکتا ہے۔ عورتیں اس لفظ کو چنداں سخت نہیں سمجھتیں غالباً معنی نہ سمجھنے کا سبب ہے! جیسے چولھے آگ نہ گھڑے پانی اوپر ہی اوپر جا غیبانی! (فرہنگ آصفیہ)

لکھنؤ کی عورتیں انتہائی غصے کے محل پہ کنیز یا نوکرانی اور عورتوں کے لئے یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ ایک قسم کی سخت گالی ہے بولتی ہیں۔

کمرے میں نہ کچھ بھی لاثانی
سب گنوں پوری تھی وہ غیبانی	(عروج الفت)

کبھی کبھی غصے میں مرد بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے تب کئی دفعہ ایسا کیا تو ہنسا کہا اس غیبانی نے میرے سر کو کبوتروں کی چھتری بنا لیا ہے۔ (آب حیات)

غیبانی :- فساد کرانے والی عورت۔ لکھنؤ کی زبان۔	(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں کی خصوصیت نہیں ہے عورتیں گالی کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔

غَیبت :- (بفتح اول وسوم) غیر موجودگی، غیر حاضری، غائب ہونا، عربی، مونث، فصیح، رائج۔ محل استعمال۔ وہ آپ کے منہ پر اتنی تعریف نہیں کرتے جتنی آپ کی غیبت میں آپ کی مدح سرائی کیا کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ شیعوں کی اصطلاح میں لفظ غیبت امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام کے لیے ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے۔

غِیبت :- (بکسر اول ویائے معروف) کسی کی وہ برائی جو اس کی پیٹھ پیچھے کی جائے، بدگوئی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

میں ہوں وارفتہ گناہوں میں تو کچھ کہہ زاہد!
تیرے ہی منہ پہ بری بات ہے غیبت میری
(فائز دہلوی)

قول فیصل۔ خداوند عالم نے قرآن مجید میں غیبت کرنے والے کو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے والا فرمایا ہے:

گرچہ ہوں مے کش پر اے زاہد کر غیبت مری
گوشت کھانے سے برادر کے تو بہتر ہے شراب	(ناسخ)

غیبت اور افترا میں فرق یہ ہے کہ غیبت کسی کی اس برائی کو کہتے ہیں جو اس کے پیٹھ پیچھے اس خیال سے کی جائے کہ سامنے جس کی برائی کی جائے گی وہ ناخوش ہوگا۔ اور برا مانے گا۔ افترا یہ ہے کہ وہ برائی اس کی ذات میں موجود ہو۔ شرع میں سامنے برا کہنے کو غیبت صریح کہتے ہیں۔

غیبت کرنا :- (بکسر اول ویائے معروف) بدگوئی کرنا۔ کسی بے کو برا بھلا کہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

غیبت اگر کرے ترے معتوں کی کبھی

دے تیری زبان لب سوفار کا جواب	(لطافت فرزند امانت)

غیب داں :- عالم غیب کا ترجمہ، پوشیدہ بات سے باخبر، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔ محل صرف۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ اگلے کرامات کے لوگ یا وہ غیب داں سمجھتے تھے ایک حسن اتفاق تھا۔ ہاں وہ تو نے لطف طبع کے لیے لکھ دیا۔

(دیوان وفا رقیم آزاد)

غیب دانی :- علم غیب، پوشیدہ حال سے واقفیت، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کہاں ہے غیب دانی مجھ کو ہیہات
کہوں کیونکر یہ پردے کی ہے بات	(ذریعۂ اعادہ)

غیب کا قہر ٹوٹے :- (بفتح اول وکسر دوم) از غیبی سزا ملے۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتیں بہت کم کسی کے ساتھ بولا کرتی ہیں۔

غیب کی خبر دینا :- غیب کی بات بیان کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دیتے ہیں خبر غیب کی گر شیخ جی صاحب
کہہ دو کہ ہمیں تم خط تقدیر دکھا دو	(ذوق)

غیب نما :- (بضم نون) غائب چیزوں کا ظاہر کرنے والا۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عالم میں کسی سے جو کدورت نہ ذرا ہو
تب سینے میں دل آئینہ غیب نما ہو	(عاشق)

(نواب میرزا والاجاہ)

غیبوبت :- (بفتح اول واو معروف و فتح بائے موحدہ) غائب ہو جانا، پوشیدہ ہو جانا، دخول ہونا، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اصطلاح فقہ میں اس کا صرف سر حشفہ کے ساتھ ہے، جیسے "غیبت سر حشفہ موجب غسل فرض ہو جاتی ہے"۔

غیب و شہود:۔ غائب و حاضر۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہیں اٹھائے بیٹھے ہیں پردے عدد کے
نہیں سب سمجھے ہوئے غیب و شہود کے — میراں رشا

غیبی تما نچا پڑنا:۔ قدرت کی طرف سے بدی کی سزا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

غیبی رموز:۔ غیب کے راز ہائے سربستہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بے زبانی میں بھی ہے کچھ لسان اثر سے
نہ پوچھیے غیبی رموز اس حق نما سے پوچھیے — اثر لکھنوی

غیبی صدا:۔ غیب کی آواز۔ اردو ترکیب، رائج۔

دفتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار ہے
کون کہتا تھا اسے غیبی صدا سے پوچھیے — بشر

غیر:۔ شخص دیگر، بیگانہ۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

صحبت میں جب نہیں آئی تو کہو دل پر نہ ہو قبضہ
یہ وہ جادو ہے جس سے غیر اپنا ہو جاتا ہے — میکش اکبرآبادی

غیر:۔ جدا، علیحدہ، الگ، نیارا۔ عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غیر:۔ (مجازاً) رقیب۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

میری ہر بات میں سو سو عذر
غیر کی بات مان لیتے ہیں — اکبر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع باعتبار محل "غیروں" نسبتہً "زیادہ رائج و فصیح ہے"۔

غیروں سے اب وہ ترک ملاقات کر گئے
گھبرائے گا ان سے خط رخسار چھیلکا — اکبر

غیر:۔ انمل، بے میل۔ بدزیب، ناموزوں۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

غیر:۔ حرف نفی کی جگہ، جیسے "غیر آباد، غیر واقع وغیرہ۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں ترکیب ہی کے ساتھ مستعمل ہے۔ جیسا کہ خود ہی صاحب نور اللغات نے مثال کے طور پر "غیر آباد۔ غیر واقع" لکھا ہے۔

غیر:۔ سوا، بجز، جز، علاوہ، ماسوا۔ عربی تابع فعل۔ فصیح، رائج۔

غم غیر ناکامی ہوا حاصل نہ زمانے میں کچھ — داغ

غیر:۔ دگرگوں، بری۔ اردو، فصیح، رائج۔

غیر ہے حالت ضعف ہے طاری دوری گردش ساغر بھی ہے بار
زار ہے مثل سوزن ساعت غیر تجھ میں لیکن اکڑ ابھی — اکبر

قول فیصل۔ حالت اور حال وغیرہ کی صفت کے ساتھ بولتے ہیں یعنی حالت یا حال غیر ہونا۔ اگر یہ کہیں کہ رنگ غیر ہے یا کیفیت غیر ہے تو یہ صحیح نہ ہوگا۔

غیر اختیاری:۔ مجبوری کی، بے اختیاری کی۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیر ارادی:۔ (باضافت) بے قصد، بے ارادہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اکھ دن آرام کر دوں گا۔ لیکن غیر ارادی طور سے اچانک الہ آباد جانا پڑا۔

غیر اللہ:۔ (بفتح اول و ضم سوم) خدا کا مخالف، خدا کے علاوہ، بت، آگ، سورج وغیرہ۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ حضرت علی کو کرم اللہ وجہہ اس لیے کہتے ہیں کہ انھوں نے سوائے خدا کے کبھی کسی غیر اللہ کو سجدہ نہیں کیا۔

غیر آباد:۔ ویران، اجاڑ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اور لطیفہ سنیے کہ جنگل سے حضرت ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ حضرت انسان کے پکے غیر خواہ ہیں۔ جنگل میں نام نہیں۔ غیر آباد مقام سے کام نہیں۔ (فسانہ آزاد)

غیر آباد:۔ زمین کے لیے۔ افتادہ، پرتی، غیر مزروعہ۔ فارسی، کاشتکاروں کی اصطلاح۔

غیر پھر غیر اپنا اپنا ہی ہے:۔ جو اجنبی اور توقع سے نہ ملے ہو تو بھی سوائے اپنے کے نہیں ہو سکتی۔ اردو، مقولہ، فصیح، رائج۔

غیرت:۔ (بفتح اول و سوم) رشک۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

کہیں ترانہ بلبل خرام کبک کہیں
وہ ناز وہ ادا پس غیرت پر دین — اوج

غیرت:۔ حسد، رقابت، جلن۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ سند فرہنگ آصفیہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

غیرت:۔ حیا، شرم، حمیت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آپ گھر غیر کے جائیں گے ہم بھی
مر ہی جائیں گے جو غیرت ہوگی — امیر مینائی

غیرت اڑا دینا:- حیا دور کرنا، بے حیا ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
محل صرف:- صاحبزادی آپ بے نقاب سڑکوں پر پھرنے لگیں انھوں نے اپنی غیرت اڑا دی۔

غیرت اڑ جانا:- (لازم) شرم و حیا جاتی رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سخت ہوتی ہے مجھ کو یہ حیرت
مردوں کی اڑ گئی کدھر غیرت — قلق

غیرت آنا:- ندامت ہونا، شرم آنا، حیا آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ضبط میں کرتا نہیں آتی ہے غیرت دمبدم
کیا بھلا منہ سے نکالوں آہ بے تاثیر کو — ناسخ

قول فیصل:- نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

کیا جھوم کے ابر آیا تھا کیا ٹوٹ کے برسا
غیرت نہ تجھے حیف ہے اے چشم تر آئی — رند

غیرت پکڑنا:- شرم کرنا، غلطی کا احساس کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کیوں رنگ حق پوش میں آؤ
غیرت پکڑو جوش میں آؤ — اکبر الہ آبادی

غیرت چھو نہیں گئی:- کمال بے غیرت ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ع چھو گئی غیرت نہ مطلق آپ کو گویا کبھی — شعور

غیرت دار:- صاحب غیرت، باحیا، شرم، خوددار۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

راز افشا ہوا جو بول گیا رہے
دل میں کٹ کٹ گیا وغیرت دار — آرزو لکھنوی

قول فیصل:- غیرت دار کے فعل کو غیرت داری کہتے ہیں۔ وہ بھی فصیح و رائج ہے۔

غیرت دار کو چلو بھر پانی کافی ہے:- جس شخص میں غیرت کا مادہ ہوتا ہے اس کیلئے تھوڑی توہین بھی بہت ہے۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔
محل صرف:- ایک بار مولوی بدر صاحب جھیل میں بھی تو ڈوب گئے تھے۔
اختر:- ڈوب چکے۔ غیرت دار کو چلو بھر پانی کافی ہے۔ (سبر کہار)

غیرت رکھنا:- حیا رکھنا، حیا ہونا، غیرت دار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ کو یہ کہتے تھے خالو ان کی بیٹی کیوں بگڑی
چلو بھر پانی میں ڈوبیں کچھ بھی جو غیرت رکھتے ہیں — زٹلی

غیرت سے زمین میں گڑ جانا:- بے حد شرم دامنگیر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا — اکبر الہ آبادی

قول فیصل:- زیادہ تر شرم سے زمین میں گڑ جانا بولتے ہیں۔

غیرت سے کٹ جانا:- بہت شرمندہ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ نقاب رات جو محفل میں کھل گئے
غیرت سے شمع کٹ گئی پروانے جل گئے — شعور

قول فیصل:- غیرت کی جگہ شرم زیادہ بولتے ہیں۔

غیرت سے مرنا دیا، مر جانا:- نہایت شرم کرنا، خجل و منفعل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غیر جب کہتا ہے اس پر میں بھی مرتا ہوں تو آہ
وہ تو کیا مرتا ہے بس غیرت سے مرجاتا ہوں میں — ناسخ

قول فیصل:- اسی محل پر غیرت سے مو جانا بھی بولتے تھے جو اب متروک ہے۔

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے
دختر فاطمہ غیرت سے موئی جاتی ہے — دبیر

غیرت سے مرنا دیا، مرجانا:- بڑے ننگ و ناموس یا شرم کے باعث جان دینا۔ حیا سے جان دے دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:- اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

غیرت شمشاد:- رعنا قامت، خوبصورت قد و قامت کا رکھنا (یعنی) محبوب کی قامت۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

سرو عاشق ہو گیا اس غیرت شمشاد کا
قمریوں نے غل مچایا ہے مبارکباد کا — ذوق

غیرت کا تقاضا:- کسی بات کو سوچ کر دل میں ندامت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مانتا جو نہیں یار تو ہم بھی نہیں مانتے
غیرت کا اب اپنی بھی تقاضا ہے تو یہ ہے — آتش

غیرت کا مارا:- شرم لحاظ کا پابند، شرم زدہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غیرت کرنا:- شرم کرنا، حیا کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:- شرم کرنا، زبانوں پر زیادہ ہے۔

غیرت کھا کے ڈوب مرنا:- شرم کے مارے ڈوب کے مر جانا۔ حیا کے مارے جان دے دینا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غیرت کھانا:۔ شرمانا، شرمندہ ہونا، منفعل ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غیرت کی جگہ ہے:۔ نادم ہو جانا، چاہیے، شرم کی بات ہے۔ اردو، صرف فصیح رائج۔

لگا اک وار پورا ہے جگہ غیرت کی او قاتل
تری تلوار یہ میرا دہان زخم ہنستا ہے — ناسخ

غیرت کی ماری:۔ شرم و لحاظ کی پابند، شرمندہ۔ اردو، مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غیرت کے مارے:۔ شرم کی وجہ سے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف مرجانا اور گڑنا کے ساتھ ہی

غیرت کے مارے خاک میں میں آپ گڑ گیا
غمزہ اجل کا اٹھ نہ سکا مجھ علیل سے — دبیر

غیرت گلزار:۔ رشک گلزار، وہ رشک حسین جس کو دیکھنے سے باغ کو رشک آئے۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کنایۃً محبوب کو کہتے ہیں:

کے گلگشت کو وہ غیرت گلزار چلا ہے — (ناظم)

غیرت ماہ:۔ (بالفاقت) جس کے حسن کو دیکھ کے چاند کو رشک آئے کنایۃً محبوب۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

یہ حکایت جو کہی ہم نے تو وہ غیرت ماہ
ایک ہشیار تھا سمجھا کہ یہ کچھ اور ہی راہ — امیر

غیرت ملی یا غیرت قومی:۔ قومی غیرت، دینی حمیت۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فصیح۔ ہم نے ڈاڑھی صرف دکھانے کے لیے نہیں رکھی غیرت ملی کے تقاضے سے رکھتی ہے۔

قول فیصل۔ فارسی جدید میں غیرت ملی کے معنی حب وطن اور دیس کی خیر خواہی ہیں۔

غیرت مند:۔ (بے اضافت) صاحب غیرت، غیرت والا۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

غیرت ناہید:۔ رشک ناہید، خوبصورت عشق کی تعریف میں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس غیرت ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو — مومن

قول فیصل۔ ناہید ستارہ زہرہ کو کہتے ہیں جو تیسرے آسمان پر ہے۔ اس کو مطرب فلک بھی کہتے ہیں۔

غیرت ہونا:۔ شرم و ندامت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نکالی ان کو جو غیرت ہو کہ اسے قاتل ہمارا ہی
ترے کشتے کی تربت پہ جا دیں گے بیٹھے ہیں — انیس

غیر جانب دار:۔ (بے اضافت) جو حق کا ساتھ دے، جو کسی کا طرفدار نہ ہو۔ فارسی، ترکیب، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ میں اس معاملے میں حکم تو قرار دیا جا رہا ہوں، لیکن یہ سمجھ لیجیے کہ میں غیر جانب دار ہو کے فیصلہ کروں گا۔

قول فیصل۔ لفظ غیر عربی جانب دار اردو۔ اس لیے اصولاً یہ ترکیب صحیح نہیں۔ "غیر جانب دارانہ" اور "غیر جانب داری" بھی زبانوں پر ہے۔

غیر جگہ:۔ دوسری جگہ، دوسرے کے گھر۔ اردو، ترکیب، غیر فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ دیکھو تم اپنے گھر میں جو چاہو شرارت کرو۔ لیکن کسی غیر جگہ اگر تہذیب سے گری ہوئی حرکت کرو گے تو دنیا انگلی اٹھائے گی۔

غیر حاضر:۔ (بے اضافت) غائب، مقررہ وقت پر غائب رہنے والا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

غیر حاضری:۔ موجود نہ ہونا، عدم موجودگی، وقت مقررہ پر موجود نہ ہونا۔ اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ برسوں کی غیر حاضری کے بعد تم اور میں جاگر نا زحمت ہوگی۔ وہ دبا و اگری

غیر حال:۔ برا حال، خراب حالت۔ اردو، فصیح، رائج۔

غیر سے ہے عیشت کہ بیر ہو ہیں بیمار
وہ دیکھنے کو نہ آئیں جو غیر حال نہ ہو — امیر

قول فیصل۔ "ہونا" اور "ہو جانا" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ اور "غیر حالت" جو اس کا ہم معنی ہے اس کا بھی صرف اسی طرح زبانوں پر ہے۔

نبیٹھے بیٹھے اپنے دل کی غیر حالت ہو گئی
دوستوں جلدی خبر لینا قیامت ہو گئی — مصحفی

غیر حالت:۔ جاں کنی کی حالت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اپنے محل پر "نازک حالت" بولتے ہیں:

غیر حالت ہو جانا یا ہونا:۔ جاں کنی کی نوبت پہنچنا، حالت دگرگوں ہونا، حالی بے حالی ہونا۔ اردو، صرف فصیح، رائج۔

ہوئی ہجر میں تم سے فرقت تمہاری
کہ صابر ہوئی غیر حالت تمہاری — صابر

بیٹھے بیٹھے اپنے دل کی غیر حالت ہوگئی
دوستو جلدی خبر لینا قیامت ہوگئی — تعشق

غیر خاندان :- (بے اضافت) دوسرا خاندان، دوسرا گھرانا۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صَرف۔ بعض جگہ کا دستور ہے کہ غیر خاندان میں لڑکی کی شادی نہیں کرتے کہتے ہیں کہ غیر خاندان کا لڑکا نہ معلوم کیسا جھگڑالو اور کس قماش کا ہو۔

قولِ فیصل :- پڑھے لکھے اور محتاط حضرات باضافت بھی بول دیتے ہیں۔

غیر خاندانی :- (باضافت) وہ فنکار بالخصوص شاعر جس نے خود سے اکتسابِ فن کیا ہو اور اس کے آباء و اجداد میں ایسے نہ گزرے ہوں۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صَرف۔ میر انیس خاندانی شاعر تھے اور مرزا دبیر غیر خاندانی تاہم دونوں کا پلہ برابر ہے دونوں آسمانِ شاعری کے آفتاب و ماہتاب تھے۔

غیر ذالک :- ¹ (بفتح اول و ضم سوم) اس کے سوا، اس کے علاوہ۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غیر ذالک :- ² (جنبی بیگانہ۔ عربی صفت) تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اپنوں کا گلہ نہ غیر ذالک کا ہے
کیوں سعی نہ کی قصور سالک کا ہے
تعزیر دے یا عفو کرے رب کریم
مملوک یہ اختیار مالک کا ہے — رباعی انیس

غیر ذمہ دار :- (باضافت) جس کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہ ہو۔ لاابالی، بے پروا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صَرف۔ تم بہت غیر ذمہ دار آدمی ہو کہہ دیا تھا کہ دیکھو یہ رجسٹری بہت ضروری ہے آج ہی روانہ کر دینا مگر تم ٹال گئے۔

قولِ فیصل :- "ذمہ داری کا احساس نہ ہونا" کے معنی میں غیر ذمہ داری بھی بولتے ہیں جیسے "اس معاملے میں تم نے بڑی غیر ذمہ داری برتی یا دیکھو آگے چل کے پچھتاؤ گے"۔ انھیں معنی میں نازک سے فرق کے ساتھ "غیر ذمہ دارانہ" بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے "یہ تمھارا نہایت غیر ذمہ دارانہ اقدام ہے کہ وعدہ کر کے مشاعرے میں نہیں جا رہے ہو"۔

غیر ذی روح :- (باضافت) بے جان، جو جاندار نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صَرف۔ دھوپ کے اثرات، گرمی کی شدائد تقریباً ہر ذی روح کے دل کے لئے پیغام موت ہی ہوتے ہیں۔ انتہا پسند شاعر دل تعشق نے غیر ذی روح کے لئے اپنی بلندیٔ تخیل وقف کر کے یوں فرمایا ہے

کیا دل میں ہے سوزش یہ تباہی نہیں مشکیں
پانی ہے مگر منہ کو اٹھاتی نہیں مشکیں — تعشق

غیر زبان :- (بے اضافت) دوسری زبان مادری زبان کے علاوہ۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صَرف۔ میں اپنی مادری زبان کے علاوہ کسی غیر زبان کا لفظ کبھی اپنی زبان پر نہیں لاتا۔

غیر رائج :- (باضافت) جو رائج نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غیر سبب :- بے وجہ، بے سبب۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

ٹھہر جا کہیں حشر میں بھی بے جرم نہ مجرم
گشتے تری آزردگی غیر سبب کے — بہیر

غیر سرکاری :- جس کا تعلق حکومت سے نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

… :- (باضافت) ہنسی مذاق اور شرارت
رے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صَرف۔ یوں تو ہمہ وقت سنجیدہ رہتے ہیں مگر جب اپنے بے تکلف دوستوں میں بیٹھتے ہیں تو تھوڑی دیر کیلئے ہی سہی غیر سنجیدہ ہو جاتے ہیں۔

غیر سید :- جو اولادِ علیؑ و فاطمہؑ سے نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صَرف۔ غیر سید کا نطفہ سید نہیں بن سکتا۔

غیر شادی شدہ (بے اضافت) بن بیاہی، بن بیاہا۔ جس کی شادی نہ ہوئی ہو، کنوارا، کنواری۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صَرف۔ گذشتہ زمانے میں غیر شادی شدہ لڑکیوں کی بڑی نگہداشت کی جاتی تھی۔

غیر شاعرانہ بات :- (بے اضافت) پھونڈی بات، سادی بات، جس میں کوئی جدت یا تخیل نہ ہو، عام بات۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صَرف۔ تعجب ہے کہ آپ شاعر ہوتے ہوئے ایسی غیر شاعرانہ بات کر رہے ہیں۔

غیر شافی :- نہ تسکین دینے والا۔ جواب یا عذر، جس جواب سے سکون نہ ہو سکے۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صَرف۔ بہرحال میرے اعتراضات معقول اور مدلل ہیں۔ آپ نے جو جواب دیتے ہیں سب غیر شافی ہیں۔

غیر شریفانہ :- (باضافت) شرافت سے

دور فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ بری صحبت کا اثر ہے کہ اکثر و بیشتر تمھاری باتیں غیر شریفانہ ہوا کرتی ہیں ورنہ تم ایک شریف خاندان کے ہو۔

قولِ فیصل۔ اس کا صرف "طور، طریقہ، عمل، فعل، حرکت، کلام" وغیرہ کے ساتھ ہے۔

غیر شعوری:۔ (با خفانت) جس میں عقل اور سمجھ کا دخل نہ ہو۔ بغیر غور و فکر۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ استعمال۔ میں معافی کا خواستگار ہوں، میرا یہ اقدام بالکل غیر شعوری تھا۔ واللہ میرا یہ ارادہ نہیں تھا۔

قولِ فیصل۔ اس کا مختلف صورتوں سے استعمال ہے جیسے غیر شعوری طور پر، غیر شعوری طور سے۔

غیر شفاف:۔ گدلا، میلا، دھندلا، جس کے آر پار نظر نہ جا سکے۔ فارسی ترکیب، صفت۔ فصیح، رائج۔

غیر ضروری:۔ وہ جس کی ضرورت نہ ہو۔ جو کام کا نہ ہو۔ فضول۔ فارسی ترکیب، صفت۔ فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ تمھیں مطلب کی چیزیں خریدنا چاہئے تھیں، تم بہت سی چیزیں غیر ضروری اٹھا لائے۔

غیر طبعی:۔ جو طبعی نہ ہو، جو اصلی نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیر علاقہ:۔ دوسرے کا علاقہ۔ اپنے اختیار سے باہر۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

غیر عورت:۔ (بلا اضافت) نامحرم عورت، پرائی عورت، اپنی بیوی کے علاوہ کوئی دوسری نامحرم عورت۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ تم اتنے بڑے اور شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہو اور غیر عورت سے مذاق کرتے ہو، تمھیں شرم نہیں آتی۔

غیر فانی:۔ (با خفانت) فنا نہ ہونے والا، نہ مٹنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع یہ نقش غیر فانی ہے مٹایا جا نہیں سکتا　(لا ادھم)

غیر فصیح:۔ (با خفانت) وہ الفاظ یا محاورہ جس کا استعمال فصاحت کے خلاف ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

برباد اہلِ فن کی ریاضت نہ ہونے پائے
غیر فصیح لفظوں سے آفت نہ ہونے پائے
پیدا نظم میں یہ قباحت نہ ہونے پائے
اعلان لوں یہ عطف و اضافت نہ ہونے پائے
ہو جس سے عیب شعر میں پیدا نہ چاہیے

تنقید شعر گر یہ دو لیتا نہ چاہیے　(ادب)

غیر فطری:۔ (با خفانت) خلاف فطرت، ایسا امر یا بات جو فطرت کے مطابق نہ ہو۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیر قانونی:۔ (با خفانت) خلاف آئین، قانون سے ہٹی ہوئی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ تمھیں تمام کاروائیاں قانون کے اندر کرنا چاہئے، کوئی کاروائی غیر قانونی نہ ہونا چاہئے۔

غیر کا سر کدو کے برابر:۔ پرائے سر کی کچھ قدر نہیں ہوتی، اس وقت بولتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے سر کی جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ اردو، مثل۔　(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ مثل کا جز نہیں "غیر کا سر کدو برابر" کہتے ہیں۔　(فرہنگ آصفیہ)

مولف مہذب اللغات کہتا ہے کہ عوام بہت کمی کے ساتھ دونوں صورتیں بولتے ہیں۔

غیر کفو:۔ نامحرم۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محلِ استعمال۔ کیا ذرا کہ غیر کفو کسی موقع اور محل پر پہنچ جائیں، دیکھیے ذرا نگہ۔

غیر کی آگ میں جلنا:۔ دوسرے کی آفت میں پڑنا، دوسرے شخص کی محبت میں سوختہ ہونا۔ دوسرے کی مصیبت میں پڑنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

غیر کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کٹانا:۔ مخالف کے تھوڑے نقصان کی خاطر اپنا بڑا نقصان کرانا۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل۔ ہماری زبان میں یہ مثل اس طرح رائج ہے "غیر کی بدشگونی کو اپنی ناک کاٹی"۔ لیکن کسی کی عورتیں اس صورت سے نہیں بولتیں۔

غیر کے ہاتھ:۔ دوسرے کی مدد سے، دوسرے کے سہارے۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

جو پانی پلا تو پینا ہے
غرض غیر کے ہاتھ جینا ہے　(سحر البیان)

غیر مانوس:۔ (با خفانت) جو عام طور سے زبانوں پر نہ ہو، جو عام طور سے رائج نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ بہتر تعلیم کا نتیجہ ہے کہ تم اردو شاعری میں غیر مانوس الفاظ بہت زیادہ استعمال کرتے ہو۔

غیر متحد:۔ جس میں اتحاد نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیر متدین:۔ (با خفانت) وہ شخص جس میں دیانت نہ ہو۔ بے ایمان۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ استعمال۔ تم دونوں نے قرض لے کے ایک پیسہ ادا نہیں کیا، تم بھی غیر متدین ہو اور تمھارا بھائی بھی۔

غیر مُترنّم :- (باضافت) بغیر ترنم سے پڑھنے والا، تحت میں پڑھنے والا۔ فارسی ترکیب، جدید صرف

محلِ فصیح - نازش پرتاب گڑھی غیر مترنم شاعر ہیں لیکن شعر پڑھنے کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لیتا ہے۔

غیر مُتّصل :- (باضافت) جن چیزوں میں باہمی اتصال نہ ہو۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیر مُتعارف :- (باضافت) جو مشہور نہ ہو، غیر مشہور، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف - پھر فرمایا کہ مجمع الاسماء کی پہلی جلد جو سلطان زین العابدین نے ترجمہ کرائی تھی اس کی فارسی قدیم غیر متعارف ہے اسے بھی فارسی زبان میں لکھو۔ (دربار اکبری)

غیر مُتعلّق :- فارسی، اردو، بے تعلق، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ فصیح - دفتر کے اوقات میں غیر متعلق باتوں سے پرہیز کیا جائے۔

قولِ فیصل - اس کے ایک معنی ہیں کسی معاملے سے الگ تھلگ رہنے والا جیسے "ہم سیاسی معاملے میں غیر متعلق رہنا چاہتے ہیں۔"

غیر مُتعاہدہ :- (باضافت) وہ سلطنتیں یا اشخاص جن سے کسی قسم کا معاہدہ نہ ہو۔ غیر رشتے دار۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

غیر مُتعیّن :- (باضافت) وہ جو معین نہ ہو جس کا تعین نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محلِ فصیح - میرا پاسپورٹ بن گیا ہے میں غیر متعین مدت کے لئے سفر کر رہا ہوں، گھر تمہارے حوالے ہے۔

قولِ فیصل - اس کے بجائے غیر معین زیادہ بولتے ہیں اور انھیں معنوں میں "غیر معینہ" بھی زبانوں پر ہے جیسے "طلبا کے فساد کی وجہ سے یونیورسٹی غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئی ہے"۔

غیر مُتناہی :- بے انتہا، جس کی انتہا نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ فصیح - چھوٹی بڑی پہاڑیوں کا یہ غیر متناہی سلسلہ بہت دور تک چلا گیا ہے۔

قولِ فیصل - اسی محل پر "لامتناہی" بھی زبانوں پر ہے۔

غیر مُجاز :- (باضافت) وہ شخص جس کو اختیار کسی کام کا نہ ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل - کوئی نہیں بولتا۔

غیر محدود :- جس کی حد نہ ہو، حد سے باہر، جس کا احاطہ نہ کیا جا سکے۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محلِ فصیح - الٰہی یہ مکان ہے یا صناعی کا کارخانہ کوٹھی ہے یا لندن کا عجائب خانہ، اشیائے غریبہ لاتعداد و غیر محدود (فسانۂ آزاد)

غیر محسوس :- جس کا احساس نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ فصیح - حکیم صاحب کے علاج سے تو بہت کچھ فائدہ ہوا لیکن ابھی غیر محسوس فرق ہے۔

غیر مرد :- نامحرم مرد، شوہر اور اپنے خاندان کے علاوہ مرد۔ ترکیب، غیر فصیح، رائج۔

محلِ فصیح - تمہاری غیرت کیسے گوارا کرتی ہے کہ تم کسی غیر مرد کے سامنے آؤ۔

غیر محفوظ :- (باضافت) جو محفوظ نہ ہو، جس پر خطرہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ فصیح - میں نے آج جائزہ لیا کہ ٹیلے کی طرف سے لگاؤ ہے آپ کا مکان بالکل غیر محفوظ ہے۔

غیر مختون :- (باضافت دبلحاظ اردو) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو، جس کی مسلمانی نہ ہوئی ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ عام بول چال میں اعلان نون کے ساتھ ہے۔

غیر مدعو :- (باضافت) بے بلایا، ناخواندہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

غیر مذہب :- (بے اضافت) دوسرے مذہب کا، اردو، فصیح، رائج۔

اجنبی قوم غیر مذہب سے
بات اتنی بھی جانتے ہو اب سے (نالۂ رسا)

قولِ فیصل۔ انھیں معنوں میں "کا" کے اضافے کے ساتھ بھی (غیر مذہب کا) رائج و فصیح ہے۔ جیسے "اور ایسا کوئی مذہب نہیں کہ سر تا پا غلط ہو۔" اسی صورت میں اگر ایک یا ہر شخص اپنے مذہب کے خلاف کسی غیر مذہب کے مسئلے کو اچھا لگے تو اس کی برائی پر غور نہیں کرتے۔ (دربار اکبری)

غیر مرئی :- (باضافت) جو آنکھوں سے دکھائی نہ دے۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محلِ فصیح۔ جب دنیا کا چھوٹے سے چھوٹا کام بغیر کسی کرنے والے کے نہیں ہوتا۔ تو زمین آسمان کا وسیع نظام خود بخود کیسے چل سکتا ہے ماننا پڑے گا کہ کوئی غیر مرئی قوت ہے جو اس نظام کو چلاتی ہے اور اس قوت کا نام خدا ہے۔

غیر مزروعہ :- (باضافت) وہ زمین جو جوتی بوئی نہ جاتی ہو۔ پڑتی زمین، فارسی ترکیب، زمینداروں کی اصطلاح۔

محلِ فصیح۔ غیر مزروعہ آراضی کو قابل کاشت بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے بڑی محنت

کرنا پڑتی ہے۔

غیر مستحق :- (باضافت) جو حقدار نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہلے میں یہ سمجھ لیتا ہوں کہ مستحق کون ہے اور غیر مستحق کون؟ اس کے بعد جو کچھ بھی راہِ خدا میں دینا ہوتا ہے دے دیتا ہوں۔

غیر مستعمل :- (باضافت) ۱: جو استعمال میں نہ آتا ہو۔ کورا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ سونے کے جتنے زیورات غیر مستعمل ہیں ان کو بیچ ڈالو اور انھیں پیسوں سے کوئی تجارت کر لو بیکار رکھنے سے کیا فائدہ۔

غیر مستعمل :۲: جس کا استعمال ترک کر دیا گیا ہو۔ غیر مروج جس کا اب رواج نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غیر مستقل :- (باضافت) جس میں استقلال اور ٹھہراؤ نہ ہو جو کسی ایک نظریے پر قائم نہ رہ سکے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ تم ایک غیر مستقل مزاج آدمی ہو اسی لئے تمھیں کامیابی نہیں ہوئی اگر استقلال کے ساتھ کوئی کام جم کے کرو تو ضرور کامیاب ہو سکتے ہو۔

قول فیصل۔ اس کا صرف اس ملازم یا نوکر کے لئے بھی ہوتا ہے جو عارضی طور پر چند دنوں کے لئے کام کے لئے رکھا گیا ہو۔

غیر مسکوک :- (باضافت) وہ چاندی یا سونا جو سکے کی صورت میں نہ ہو۔ فارسی ترکیب (نور اللغات)

قول فیصل۔ زر غیر مسکوک کی ترکیب کبھی کبھی تحریراً استعمال کر دیتے ہیں عام بول چال میں نہیں ہے۔

غیر مشخص :- جس کی تشخیص نہ ہوئی ہو۔ غیر متعین، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیر مشروط :- (باضافت) بغیر کسی شرط کے، بلا شرط، جو مشروط نہ کیا گیا ہو، شرطی یا مشروط کا نقیض۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ وہ جن شرائط پر صلح کرنا چاہتے ہیں ان شرائط کے مان لینے کا مطلب تو یہ ہوا کہ میں اپنے نظریات کو بدل کے ان کے نظریات کا قائل ہو جاؤں۔ میں ہرگز صلح نہیں کروں گا۔ البتہ غیر مشروط صلح کرنا چاہیں تو میں حاضر ہوں۔

غیر مشروع :- (باضافت) ناجائز، ناروا، خلاف شرع۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ تمھیں نہیں معلوم کہ شرع کا کیا حکم ہے تمہارا ڈاڑھی کا منڈانا بالکل غیر مشروع فعل ہے۔

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں نامشروع بھی بول دیتے ہیں۔

غیر مشکوک :- (باضافت) جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہ ہو، بے شک و بے شبہ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ وہ جان احتیاطاً مال غیر مشکوک ہمیشہ صرف میں لاتے ہیں کسی مشکوک شے کو ہاتھ نہیں لگاتے۔

غیر مشہور :- جو مشہور نہ ہو۔ جو عام نہ ہو جس کی شہرت نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محل صرف۔ دیکھو تمھیں ایک غیر مشہور شاعر کا شعر سناتے ہیں تم خوش ہو جاؤ گے۔

وہ صبح شب وصل یہ کہہ گئے
جو ارمان اب رہ گئے، رہ گئے　　　(لاہم)

غیر مطبوع :- (باضافت) جو چھپا نہ ہو، بے چھپا، غیر شائع شدہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو "غیر مطبوعہ" بھی کہتے ہیں جیسے حضرت تعشق کا غیر مطبوعہ بہت سا کلام دو مرثیوں کے ہاتھ میں پہنچ کے گاؤ خورد ہو گیا اسی کو "غیر شائع شدہ" بھی کہتے ہیں جیسے رسائل و جرائد کو ہمیشہ غیر شائع شدہ کلام بھیجا جاتا ہے۔

غیر مطمئن :- (باضافت) جس کو اطمینان نہ ہو، جس کو بھروسہ نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم لاکھ کہو میں ان کی طرف سے غیر مطمئن ہوں۔ ان پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔

غیر معتبر :- ناقابل اعتبار، بے اعتبار جس پر اعتبار نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کسی غیر معتبر آدمی کے ہاتھ اتنا روپیہ کس طرح بھیج دیا۔ ڈاک کے ذریعے روانہ کر دیا ہوتا۔ چار روز میں تمھیں مل جائے گا۔

غیر معروف (باضافت) جو مشہور نہ ہو، جو عام نہ ہو جس کی شہرت نہ ہو۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں جن کی مدح و ثنا کر رہا ہوں وہ ایک گوشہ نشین اور غیر معروف انسان ہیں آپ انھیں نہیں جانتے۔

غیر معقول :- (باضافت) نامعقول، عقل کے خلاف، وہ بات جس کو عقل سلیم قبول نہ کرے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم پڑھے لکھے ہو کے ایسی غیر معقول گفتگو کرتے ہو یہ حیرت ہوتی ہے۔

غیر معمولی :- معمول سے ہٹا ہوا۔ معمول جو حد مقرر ہو اس سے بڑھا ہوا۔ فارسی ترکیب فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ جو مسئلہ دریافت کرو وہ اسی وقت جواب دیتے ہیں۔ بہت غیر معمولی استعداد کے مالک ہیں۔

غیر مفید :- (باضافت) جس سے فائدہ نہ ہو۔ جو منفعت بخش نہ ہو جس سے کوئی فائدہ نہ پہنچے، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آج جلسے میں انھوں نے جو تقریر کی وہ عوام کے لیے بالکل غیر مفید تھی۔

غیر مکلّف :- (باضافت) جس پر شرعی تکلیف یا مذہبی پابندیاں عائد نہ ہوں۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ غیر مکلف کا اطلاق نابالغ، مجنون وغیرہ پر ہوتا ہے۔

غیر مکمل :- (باضافت) ناکام، ادھورا، ناقص فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ اس کی جگہ پر "نامکمل" زیادہ بولتے ہیں۔

غیر ملفوظ :- وہ حرف جو لکھنے میں آئے اور بولنے میں نہ آئے۔ جیسے "خواب، خواہش" میں واؤ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ باعتبار معنی اسی کو "غیر ملفوظی" بھی کہتے ہیں۔

غیر ممکن :- (بے اضافت) دشوار، محال، اردو، فصیح، رائج۔

نظر آجائے لاغر آپ کا یوں غیر ممکن ہے
جو بے منظور ملنا ڈھونڈھیے پر تار بستر میں (تسلیم)

غیر ممکن :- وہ زمین جو کاشت کے قابل نہ ہو (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ دلی لکھنؤ نہیں بولتے۔

غیر مناسب :- (بے اضافت) نامناسب، بے جا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ زبانوں پر نامناسب زیادہ چڑھا ہوا ہے۔

غیر منظّم :- (باضافت) بے ضابطہ، بے نظم، منتشر، بے ترتیب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس کی فوج نے غیر منظم طریقے سے فریق پر حملہ کر دیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود ہی شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔

غیر منقولہ :- (باضافت) وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر نہ لے جا سکیں۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بھائی بہنوں میں طے پا گیا ہے کہ باپ کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد برابر تقسیم کی جائے۔

غیر منکوحہ :- (باضافت) داشتہ، وہ جس سے نکاح نہ ہوا ہو۔ بن بیاہی عورت جو گھر میں ڈال لی جائے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

غیر منہضم غذا :- (بے اضافت) وہ کھانا جو ہضم نہ ہو۔ وہ کھانا جو ہضم نہ ہوا، تحلیل نہ ہو سکے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اطبا کی اصطلاح۔

محلِ صرف۔ تمھارے قارورے میں غیر منہضم غذا شامل ہے۔ تم کو انتہائی پرہیز اور احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

غیر موروثی :- (باضافت) وہ جائداد جو ورثے میں نہ آئی ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح رائج۔

محلِ صرف۔ والد مرحوم کی جو موروثی جائداد ہے اس کو تو میں برابر سے تقسیم کر سکتا ہوں۔ لیکن جو ان کی غیر موروثی جائداد ہے اس میں اگر ہے اور چوپرے کی تقسیم ہوگی۔

غیر موروثی :- (باضافت) ایک قسم کا کاشتکار (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ کاشت کاروں کی اصطلاح ہے۔

غیر مہذب :- (باضافت) بد تہذیب، جس میں تہذیب و اخلاق نہ ہو۔ تہذیب و تمدن سے ناواقف۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اردو، عرف۔

محلِ صرف۔ دنیا اتنی ترقی کر چکی ہے۔ لیکن اب بھی غیر مہذب قوموں میں برہنہ ہونا اچھا معیوب نہیں سمجھا جاتا۔

قولِ فیصل۔ عربی زبان میں مہذب کے لغوی معنی ہیں "عیوب سے پاک کیا گیا" اور اردو والے "تہذیب یافتہ" کے معنی میں بولتے ہیں۔ اس لیے ان معنی میں اگر اس لفظ کو اردو سمجھا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔ دراں حالیکہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ بھی بول دیتے ہیں۔

غیر نافذ:- جو جاری نہ ہو، جس کا نفاذ نہ ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر قانون وغیرہ کے لئے اس کا صرف ہے۔

غیر واجب:- خلاف قانون یا دستور، ناجائز، نامناسب، جو واجب نہ ہو، بے جا۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

غیر واجب:- وہ کسر جس کا شمار کنندہ نسب نما کے برابر یا اس سے بڑا ہو کسر ملفوظی جیسے $\frac{5}{5}$، $\frac{6}{5}$ وغیرہ، عربی صفت، حساب کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

غیر واجبی:- نامناسب، بے جا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل گفتگو۔ محفلوں میں اکثر تمہاری زبان سے ایسے غیر واجبی الفاظ نکل جاتے ہیں جو خلاف تہذیب ہوتے ہیں۔

قول فیصل۔ زائد اور فضول کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں جیسے اس وقت مباحثہ کی گفتگو ہو رہی ہے واجبی باتیں ہونا چاہیے۔ غیر واجبی باتوں کا محل نہیں ہے۔

غیر واقع:- جھوٹ، خلاف، فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ ایسے محل پر خلاف واقع، زیادہ بولتے ہیں۔

غیریت:- (بفتح اول و کسر سوم و یائے دوم مشدد مفتوح) باہمی مخالفت ہر دو شے میں سے ایک کا دوسرے کے خلاف ہونا، عینیت کے خلاف، عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیریت:- (بفتح یائے دوم غیر مشدد) بیگانگی، اجنبیت، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

وہ بات چاہیے نکلے نہ غیریت جس میں
ہر ایک نے رع لبترکی ہو غیریت جس میں — آرزو لکھنوی

غیریت برتنا:- غیر سمجھنا، اجنبی جاننا، یگانگت کے خلاف کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل گفتگو۔ بیٹے کے تعلقات دیکھتے ہوئے آج تمہارا بالکل رنگ بدلا ہوا ہے۔ ایسی غیریت برت رہے ہو جیسے کبھی کے تعلقات ہی نہیں۔

غیظ:- (بالفتح) شدید غصہ، قہر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قہر خدا تھا غیظ ستم سر فراز کا
لنگر تھا ٹوٹتے پہ زمیں کے جہاز کا — انیس

غیظ آنا:- شدید غصہ آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ سن کے سب نے تیر لگائے حباب کو
بس غیظ آ گیا خلف بوتراب کو — مونس

غیظ طاری ہونا:- بہت غصہ آنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

خبر احوال کی دی اس کو سنا دی
ہوا سنتے ہی اس پہ غیظ طاری — (معراج المضامین) منیر

غیظ و غضب:- (مترادف) کمال غصہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع فتح و ظفر جلو میں ہیں غیظ و غضب کے ساتھ — نصرت

غین:- ایک حرف تہجی کا نام۔ مذکر، رائج۔

غیں:- (یائے مجہول، نون غنہ) نشہ بازوں کی وہ مغرورانہ آواز جو نشے کی ترنگ میں نکلتی ہے۔ حالت بیہوشی و غنودگی کی آواز جو نشہ بازوں سے مخصوص ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نشے بازوں کی اس منزل کو کہتے ہیں جب وہ انتہائی نشے میں ہوں۔

غیں بول جانا:- (بکسر اول یائے مجہول) مغلوب ہو جانا، بے بس ہو جانا۔ اردو مصدر، قریب متروک۔

محل صرف۔ چرد غیں بول گیا۔ (فسانۂ آزاد)

غیں پیں:- تکرار، جھگڑا، دنگا فساد۔ اردو مونث، عوام کی زبان جیسے دیکھو مجھ سے غیں پیں نہ کرو نا چیز۔ بچوں کے رونے کی دھیمی آواز۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۱ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے معنی نمبر ۲ میں بچوں کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

غیں پیں لانا:- تکرار کرنا، جھگڑا کرنا، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غیں رہنا:- ہر وقت نشے کی زیادتی سے پینک میں رہنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل نشست۔ حضور پینک میں جو ہر دم غیں رہا کیا اس کی یہی کیفیت ہوگی، اس میں چاہے کیسے ہی بات ہو۔ (سیر کہسار)

غیں غیں:- کنایہ ہے منت و سماجت و عاجزی سے یا کسی سے مغلوب ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

غیں ہونا:- نشے میں چور ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہر ایک آج جو غیں ہو نشے میں اے ساقی
ملی تھی کیا کوئی دارو خراب شیشے میں — ساکن مرادآبادی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت غیں رائج ہے جیسے بھی عجب بچہ سا نیم تھی کہ گویا تھی ہی نہیں مگر پہلے تو بڑا زور کیا تھا میاں غیں ہی ہو گیا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

غیور:- (بروزن غفور) بہت رشک کرنے والا۔ عربی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

غیور:- بہت شرم کرنے والا، غیرت مند، عربی، فصیح، رائج۔

مقتل میں کس کے حلق پہ رکھی تھی تیغ تیز
خود کاٹتا تھا اپنا گلا جو غیور تھا — جلالی

قول فیصل۔ میر حسن نے غیور بہ تشدید بھی استعمال کیا ہے جو رائج نہیں۔

اگرچہ وہ بے فکر و غیور ہے
ولے پرورش سب کی منظور ہے — میر حسن

غیوری:- غیرت داری، اردو متروک۔

ہائے غیوری دل کی اپنے داغ کیا ہے خود سر نے
جی ہی جس سمت بچ جاتا ہے اس بے پروا سے دل — میر

ف

ف ۱ عربی کا بیسواں، فارسی کا تیئیسواں اور اردو کا چھبیسواں حرف جسے فائے سعفص بھی کہتے ہیں۔ اس حرف کے لغوی معنی ہیں کھجور، دریا۔ حساب جمل میں اس کے اسّی (۸۰) عدد مانے گئے ہیں۔ اردو میں اس کا تلفظ "فے" کیا جاتا ہے فارسی اور عربی میں 'فا' کہتے ہیں۔

چمن سے دور ہمیں جیسے بین ذتا ف قفس
قفس میں بند ہیں ہم جیسے قاف نفس — ذوق

ف ۲ لغات وغیرہ میں فارسی کا مخفف قرار دیا جاتا ہے یعنی کسی لفظ کے آگے 'ف' لکھ کے اس بات کا اشارہ مقصود ہوتا ہے کہ یہ لفظ فارسی زبان کا ہے۔

ف ۳ یہ حرف عربی میں تابع کا بھی کام دیتا ہے اور پس، پھر، تب، برائے، واسطے، لیے اور چنانچہ وغیرہ کے معنی میں آتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ف ۴ یہ حرف عربی اور فارسی میں اپنے اپنے محل پر نیچے لکھے ہوئے حرفوں سے بدل جاتا ہے
ب، پ، خ، د، غ، ک، و، ہ، ی۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

ف ۵ فائدہ کا مخفف۔ اکثر پرانی کتابوں میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب اس کا عام طور سے رواج نہیں ہے۔

ف ۶ فصلی کا مخفف یعنی فصلی سنہ کاشتکاروں اور پٹواریوں کی اصطلاح۔

فَاتَ الشَّرطُ فَاتَ المَشرُوطُ:۔ شرط فوت ہو گئی مشروط بھی فوت ہو گیا۔ اگر کوئی ارادہ کوئی وعدہ یا کوئی عہد کسی شرط پر کیا جائے اور وہ شرط پوری نہ ہو تو اس ارادے یا وعدے یا عہد کا پورا کرنا بھی واجب نہیں ہوتا۔ عربی جملہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاتح:۔ (بکسر سوم) فتح کرنے والا، تسخیر کرنے والا، جیتنے والا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

فاتح سے سادات کی اٹھیں گی انگلیں
وہ زیست جو آسان تھی ہو جائے گی دشوار — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع باعتبار محل فاتحوں رائج ہو جیسے "دنیا کے ان ہیبتناک فاتحوں میں جن کی تلواریں خون کا منھ برساتی رہی ہیں۔ امیر تیمور سب سے زیادہ زبردست اولوالعزم اور خونخوار فاتح گزرا ہے۔

(نوٹ رائے نظر کے ایک مضمون سے)

زیادہ تر "فاتحین" زبانوں پر ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔ کھولنے والا، قضا کرنے والا، ہرنے والا، شروع کرنے والا، آغاز کرنے والا۔ لیکن اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

فاتحانہ:۔ فاتح۔ فارسی، فصیح، رائج۔ محل صرف۔ تاتاری مغلوں کا یہ قدیم اصول تھا جس پر چنگیز اور ہلاکو کی فاتحانہ عظمت کی بنیاد قائم ہوئی تھی۔ تیمور نے بھی اسی اصول کو اپنا دستور العمل بنایا تھا۔

(نوٹ رائے نظر۔ رسالہ تنویر المشرق)

فاتح خیبر:۔ (باضافت) خیبر کو فتح کرنے والا حضرت علیؓ کا لقب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہے جوش قلزم غضب ذوالجلال کو
آیا ہے غیظ فاتح خیبر کے لال کو — تعشق

قول فیصل۔ فاتح بدر و حنین، فاتح بیر العلم وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی شعرا حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے مراد لیتے ہوئے اکثر نظم فرماتے ہیں۔

خلعت تو پایا فاتح بدر و حنین سے
رو مال فاطمہؑ کا ملے گا حسین سے — دبیر

بجا ہے جلد اگر تو شہا یہاں سے چلے
کہ جان فاتح بیر العلم جہاں سے چلے — میر عشق

فاتحہ ۱ سورۂ الحمد، وہ سورہ جس سے قرآن مجید شروع ہوتا ہے منسوب مؤنث، دہلی کی زبان۔
محل صرف۔ میں نے عصر کی نماز پڑھ کر فقط دعا پر

انکساری۔ الحمد نہ پڑھی۔ مرزا نے اعتراض کیا کہ حمد کیوں نہیں پڑھی۔ میاں نے کہا کہ آنحضرت صلعم کے عہد میں نماز کے بعد فاتحہ کا معمول نہ تھا۔

(دربار اکبری)

قول فیصل۔ عربی میں فاتحت ہے جو فاتح کا مؤنث ہے فارسیوں نے فاتحہ کو بطور مجاز "ابتدا، آغاز، دیباچہ" ابتدا کے معنی میں استعمال کیا۔ ان لکھنؤ سورۂ مذکورہ کے معنی میں تنہا فاتحہ نہیں "سورہ فاتحہ" یا پھر فاتحۃ الکتاب کہتے ہیں۔

آیا تو سورۂ فاتحہ کا ورد لب کیا
دیکھی جو ڈالی بسم شکر رب کیا — دبیر

فاتحہ ۲ء کسی مردے کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تین مرتبہ صلوات پڑھ کے ایک مرتبہ سورۂ حمد پڑھنا۔ اور پھر تین مرتبہ صلوات پڑھ کے مردے کی روح کو ایصال ثواب کرنا۔ عربی: مذکر، فصیح، رائج۔

فاتحہ تھا کسی شہید عشق کا
رات بھر درگاہ میں ماتم رہا — جگر

قول فیصل۔ دہلی میں یہ لفظ مؤنث ہے۔ "جیسے غزل بے اصلاح کتنی دل کے ہر اس نے روک دیا کہ ابتدائے کار ہے۔ احتیاط شرط ہے۔ قریب شام کے افسردگی اور مایوسی کے عالم میں حافظ جی تک وہاں پہنچے۔ آتا شریف میں فاتحہ پڑھی حرف پرآئے"

(مقدمہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

نسیم دہلوی نے مذکر بھی نظم کیا ہے:

مذاق خدمت صیاد مدت میں ملا ہم کو
مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھیے رہائی کا — نسیم

لکھنؤ کی عورتیں اور عوام مؤنث بولتے ہیں۔ نظم طباطبائی لکھنوی نے بھی مؤنث نظم کیا ہے۔

خضر کو فاتحہ دینی ہے گر ہم مرنے والوں کی
تو پہلے چشمۂ آب بقا سے کلیاں کرلیں

زیادہ تر ثواب پہنچانے کے لیے فاتحے میں بعد اس کے تین مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ بھی پڑھتے ہیں۔

فاتحہ ۳ء دعا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

محل فصیح۔ فرمایا صفوں کا آمنا سامنا ہو تو تب بھی دشمن کا خیر سے یاد کرنا کہ بموجب حدیث صحیح کے قبول دعا کا وقت ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قبول لے کے میں نے بھی فاتحہ (دعا) چاہی اور گھوڑا اس یاران یکدل کے ساتھ ڈھکے روانہ ہوا۔

(دربار اکبری)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں "فاتحہ خیر" کی ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں — تنہا ان معنی میں نہیں بولتے۔

فاتحہ ۴ء مجلس عزا شروع ہونے سے قبل حدیث خوانی یا مرثیہ خوانی کہلاتے ہے، فاتحہ، درود اور ما فریں ہاتھ اٹھا کر درود اور اس کے بعد یعنی سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ عربی شیعوں کی اصطلاح۔

فاتحہ پڑھنا ۱ء نیاز دینا۔

فاتحہ پڑھنے کو آئے قبر پر آتش نہ یار
دو ہی دن میں پاس الفت مقتدر جاتا رہا — آتش

(نوراللغات)

قول فیصل۔ شعر میں سورۂ فاتحہ پڑھنا کے معنی ہیں۔ سورۂ فاتحہ ایصال ثواب کے لئے زبان جاری کرانا کہ نیاز دینا۔

وہ سنتے ہی یہ بگڑ کر کہ جب دیکھا دل مردہ
کہا خوشی سے اس نے فاتحہ پڑھتا ہوں تربت پر — شفا

فاتحہ پڑھنا ۲ء (کنایۃً) مایوس ہو جانا۔ امید منقطع ہونا۔ توقع نہ رکھنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

عمر پڑھتے میں سیکھی حضرت داغ
پڑھو اب فاتحہ تم اپنے دم کی — داغ

قول فیصل۔ پہلے انسانوں کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

عیاں نصیب پہ ہو آرزو سے دل بسم اللہ
دل بیتاب پہ تو فاتحہ پڑھ سن امیدیں — داغ

لکھنؤ میں بصیغۂ تذکیر استعمال کرتے ہیں۔ مگر اب ان معنوں میں نہیں بولتے۔

رقیب آئے جو لیتے فاتحہ پڑھتے
کسی کی نذر کسی کی نیاز لیتے ہیں — شاد لکھنوی

مندرجہ بالا داغ کے شعروں اور دہلی کے شعر سے صاف ہویدا ہے کہ اہل دہلی بصیغۂ تذکیر و بصیغۂ تانیث دونوں صورتوں سے استعمال کرتے تھے۔

مذاق خدمت صیاد مدت میں ملا ہم کو
مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھیے رہائی کا — نسیم دہلوی

اس کے ایک معنی یہی دعا کرنا۔ جو دہلی کی زبان ہے۔ جیسے پھر کہا گیا بندگان حضرت کے دوام و دولت کے لیے فاتحہ پڑھو۔ نہایت ادب سے فاتحہ پڑھی پھر کمان تو اضع سے لب فرش کے پاس کھڑا ہوا۔

(دربار اکبری)

فاتحہ خوانی ۱ء مردے کے نام فاتحہ پڑھنا۔ نیز فاتحہ دلانا۔ فارسی۔ ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

ان کی تختی تختۂ تابوت بھر کو ہو گئی
ان کی بسم اللہ ہماری فاتحہ خوانی ہوئی — ؟

فاتحۂ خیر: ـ دعائے خیر، خیریت کی دعا، فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

خود وفتنہ و شر پڑھ رہے ہیں فاتحۂ خیر
کہتے ہیں انا العبد لرزکر صنم دیر
جان غیر ہے تن غیر مکاں غیر مکیں غیر
نے چرخ کا ہے دور نہ سیاروں کی ہے سیر
سکتے میں فلک خوف سے مانند زمیں ہے
جز بخت یزید اب کوئی گردش میں نہیں ہے — دبیر

فاتحۂ خیر: ـ (مجازاً) نکاح، عقد، عربی موتنث، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فاتحہ دلانا: ـ (متعدی) فاتحہ پڑھوانا، نیاز دلانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دلایا فاتحہ قاتل نے اکثر آب آہن پر
یہیں مردان کبھی یاد اس کو مرگ تشنہ دہانی ہے — وزیر

قول فیصل۔ اس کا متعدی المتعدی "فاتحہ دلوانا" فصیح ہے۔

کبھی تو عرس میں دلواتے فاتحہ احباب
کبھی تو عرس ہمارا بہار میں ہوتا — بحر

اس متعدی کی مجہولی صورت ہے "فاتحہ دلایا جانا" جو غیر فصیح ہے۔

دلایا گیا فاتحہ جام پر
ہوا میکدہ میں پیالہ ہمارا — صبا

اس جگہ "فاتحہ دلوایا جانا" شستہ فصیح ہے۔ جیسے "جس روز والد مرحوم کا فاتحہ دلوایا گیا تھا اسی روز بڑے چچا نے انتقال کیا تھا"۔

فاتحہ دینا: ـ نیاز دینا، مردے کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے کھانے وغیرہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فاتحہ عاشق کا دیتا ہے تو واجب ہے ادب
اپنے کفش پا کو رکھ لے پاسے باہر زیر پا — ذوق

فاتحہ نہ درود کھا گئے مردود: ـ مثل کسی شئے کا عبث ضائع ہونا۔ اردو کہاوت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فاتحہ نہ درود کھانے کو موجود: ـ (مثل) بے محنت و مشقت مزدوری مانگنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ محمد منیر لکھنوی نے محاورات ہند و امثال میں اس مثل کا مفہوم لکھا ہے "کچھ کام نہ کاج فاتحہ کے طالب" یہ بہت کمی کے ساتھ عوام بولتے ہیں۔

فاتحہ نہ درود مر گیا مردود: ـ مثل شریر اور بد مزاج کی موت پر بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "مر گیا مردود جس کا فاتحہ نہ درود" اور عوام بصورت تانیث "جس کی فاتحہ نہ درود" بولتے ہیں۔

فاتحہ ہونا: ـ فاتحہ دلایا جانا، فاتحہ دلائے جانے کی رسم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرا ہی دل نہ ہوا اس میں نہ ہوا ہے مرگ یار ہوسی
خدا جانے یہ کس کی فاتحہ آج یاد دل میں — داغ

فاتحے سے یاد کرنا: ـ کوئی مرا ہوا دوست یا اور کوئی محبوب شخص یاد آئے تو سورۂ فاتحہ پڑھ کے اس کی روح کو ایصال ثواب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنو جو کوئی اس کو با اعتقاد
کرے مجھ کو بھی فاتحے سے وہ یاد — (نور نامہ)

فاتحے کا کھانا: ـ وہ کھانا جس پر مردے کا فاتحہ ہو، ترکیب، فصیح رائج۔

محل صرف۔ آپ نے کیا سمجھ کے بھیجا۔ میں لاکھ نادار اور غریب سہی لیکن فاتحے کا کھانا کبھی میرے بزرگوں نے بھی نہیں دیکھا۔

فاتحے کو ہاتھ اٹھانا: ـ سورۂ فاتحہ پڑھ کے مردے کی روح کو ایصال ثواب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مہری:۔ آغا آپ ابھی جیتے جاگتے ہیں۔ بھیا کی بلا دور۔

آزاد:۔ زندہ تو ہوں مگر زندہ درگور۔ اب جینا محال ہے۔ زندگی وبال ہے۔

مہری:۔ ہم ابھی سے فاتحے کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

فاتر: ـ (بکسر سوم) سست، عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ فاتر العقل کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

فاتر العقل: ـ جس کی عقل میں فتور آ گیا ہو۔ جس کی عقل پورا کام نہ دے۔ عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اگر صحیح عبارت نقل کر دیتے تو معارضہ ثابت کرتا ورنہ ہر پڑھنے والا ہمارے دوست کو شاید فاتر العقل کہتا۔ (مباحثۂ گلزار نسیم)

فاجر: ـ بدکار مرد، زناکار مرد، بدچلن آدمی۔ عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دفعتاً غیظ میں گویا ہوئے شاہ ابرار
بیعت فاسق و فاجر نہ کروں گا زنہار — ادب

قول فیصل۔ فاسق و فاجر کی عطفی ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے۔

فاجرہ :- بدکار عورت، فاحشہ، قحبہ زانیہ، عربی صفت، مونث، قلیل الاستعمال تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - عربی تعلیم یافتہ طبقہ فاسقہ و فاجرہ ایک ساتھ بولتا ہے۔

فاحش :- (بکسر سوم) (مجازاً) شرمناک بھاری، قبیح۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل ۔ اس کے لغوی معنی ہیں بدی میں حد سے گزرنے والا، برا، بدکار، گالیاں بکنے والا مرد زشت سخن، اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔ صرف مجازی معنی میں بولتے ہیں جیسے۔ عیب فاحش۔

فاحشہ :- (بکسر سوم) زانیہ، بدکار عورت، قحبہ، ایک قسم کی گالی، صفت، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دختر رز سے تو ہرگز نہ ملوں گا ساقی —
کیونکہ وہ فاحشہ ہر ایک سے جا کہتی ہے — میر سوز

قول فیصل - دنیا کو بھی استعارۃً فاحشہ کہا گیا ہے۔

دنیا وہ فاحشہ ہے کسو سے نہیں بچی —
دیکھا جسے تو اس کے یہ مردار ساتھ تھی — درد

عربی میں اس کی اصل فاحشۃ ہے حالت وقف میں فاحشہ کر لیتے ہیں۔

لفظ دنیا کی طرح لفظ جہان کو بھی استعارۃً فاحشہ کہتے ہیں۔

صحبت سے اس جہاں کی کوئی خلاص ہوگا —
اس فاحشہ پہ سب کو امساک ہو گیا ہے — میر

نطقاً اس لفظ کو استعمال کرنے سے احتیاط کرتے ہیں یہ لفظ عام ہو گیا ہو، عوام و خواص سبھی بولتے ہیں۔

فاختہ :- (بسکون سوم) قمری اور کبوتر کی قسم کا ایک پرند جو سرخی مائل خاکی رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی گردن میں حلقہ نما ہوتا ہے جسے طوق کہتے ہیں۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج

فاختہ بیٹھی حوض پہ آ کر
خاک پہ لوٹی پر کو پھیلا کر (دلکش حشق)

قول فیصل ۔ یہ چڑیا سرو و شمشاد کے درختوں پر زیادہ بیٹھتی ہے اسی سبب سے شعراء جب فاختہ کا ذکر کرتے ہیں تو سرو و شمشاد کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

باغ میں دیکھا جو سرو قامت صیاد کو —
فاختہ سولی سمجھتی ہے ہر اک شمشاد کو — ناسخ

فاختہ کے طوق کو بھی شاعرانہ طور پہ نظم میں لاتے ہیں۔

وہی پھنسے ہو جو شمشاد قد دل کا عاشق —
فاختہ طوق گلو گیر لیے پھرتی ہے — منیر

عربی زبان میں اس لفظ کی اصل فاختت (بکسر سوم) ہے ہندی میں اسے پنڈک کہتے ہیں۔ لیکن فرہنگ آصفیہ دہلی میں اسکو فاختوڑی بھی کہتے ہیں۔ یہ لفظ استعارۃً عاشق کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

ہوں فاختہ قد حسین و حسن اے دل —
وہ سرو ہی کا ہے یہ شمشاد ہی کا — رشک

اب ان معنی میں قریب بمتروک ہے۔ موجودہ دور میں عام طور سے جو فاختائیں پائی جاتی ہیں ان کے گلے میں طوق نہیں ہوتا۔ اردو میں فاختہ کی جمع فاختائیں رائج ہے۔

فاختہ اڑانا :- (دہلی) نکمے کام کرنا مزے اڑانا، عیش کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - مولف فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں اس فقرے کا ایک خاص مفہوم ہے جو ... کسی کے بے تکلف دوست ملنے آئے اور وہ بے خبر سو رہا ہے اس کو جگانے کے بدلے اس کے گال پہ باریک نوچی ہوئی روئی لاکر دیا سلائی دکھا دیتے ہیں ادھر روئی پھر سے ہوئی (گویا فاختہ اڑی) ادھر وہ ہڑبڑا کر گال سہلاتا ہوا اٹھا اور دوستوں نے قہقہہ مارا۔

لکھنؤ میں ایک طریقہ فاختہ اڑانے کا یہ بھی ہے کہ پیر کے انگوٹھے اور انگلی کے بیچ میں نوچی ہوئی روئی پھنسا کے دیا سلائی دکھا دیتے ہیں۔

فاختئی :- (بسکون سوم و فتح چہارم) ایک قسم کے رنگ کا نام۔ خاکستری، خاکی، کرنجی، ایک طرح کا رنگ جو ماجو، کتھا اور پھٹکری سے بنایا جاتا ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف۔ بوا! ذرا میرے لیے پندرہ پیسے کا فاختئی اور پندرہ پیسے کا گلابی رنگ لیتی آنا

فاختئی :- (۲) خاکستری رنگ کا، خاکی رنگ کا اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف - میری فاختئی شلوار کیا ہو گئی۔ اسی پیٹی میں رکھی ہوئی تھی۔

فاخر :- (۱) (بکسر سوم) تحفہ، نادر، قیمتی، عمدہ، بیش بہا گرانمایہ، بیش قیمت، عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاخر :- (۲) (بکسر سوم) قابل فخر (۳) فخر کرنے والا۔ مغرور، نازاں عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

فاخر :- (۳) سید نواب اصغر حسین کا تخلص، فصیح، رائج

قول فیصل۔ آپ سید نواب باقر حسین کے صاحبزادے تھے

وطن خاص جائس (نصیر آباد) تھا۔ میر مہدی حسین صاحب ماہر حقیقی چچا اور استاد تھے۔ تاج محل کی صاحب زادی نواب شمس آرا بیگم سے شادی ہوئی۔ نواب انور حسین صاحب آپ کے فرزند تھے۔ عقد ثانی سے نواب مظہر حسین صاحب، نواب شاکر حسین صاحب اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں آپ کی حقیقی بہن نواب حضوری بیگم کی شادی میر وارث حسین صاحب رئیس نصیر آباد سے ہوئی جن کے صاحبزادے سید فرزند حسین ذاکر تھے جو ماہر کے شاگرد تھے۔ فروری ۱۹۱۰ء میں انتقال فرمایا حسینیہ غفرانمآب میں دفن ہیں۔

فاخرہ :- (بکسر سوم و فتح چہارم) عمدہ، نادر، قیمتی، بیش قیمت۔ عربی، صفت، مونث، فصیح، رائج۔

اک اک نے زیب جسم کیا فاخرہ لباس
باندھے عمامے آئے امام زماں کے پاس — انیس

قول فیصل۔ یہ لفظ تنہا مستعمل نہیں فاخرہ لباس یا لباس فاخرہ کی ترکیبیں زبانوں پر ہیں اور ملبوس فاخرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ انیس نے فاخرہ پوشاک بھی کہا ہے جو نسبتہً زبانوں پر کم ہے۔

رنجیدہ ہوں گی ہم کو فرخاک دیکھ کر
شرمائیں گی یہ فاخرہ پوشاک دیکھ کر — انیس

اس کے معنی دلکش اور دلچسپ بھی لیے گئے ہیں جیسے "فارسی کی غزلیں دلکش اور فاخرہ گائی جاتی ہیں معرفت میں ڈوبی ہوئی۔" (فسانۂ آزاد)
یہ معنی اب بالکل متروک ہیں۔

فادر :- (بفتح سوم) باپ۔ والد، انگریزی، رائج۔

وہ مس بولی سب کرتی ہیں آپ کا ذکر اپنے فادر سے
مگر آپ اللہ اللہ کرنا ہی پاگل کا مانک ہے — اکبر الٰہ آبادی

فادزہر :- (معرب پادزہر کا) دافع سم، ہلاک کنندۂ زہر، تریاق، حافظ روح، عربی، مذکر۔ ۲۔ زہر مہرہ۔ زہر مہرہ خطائی۔ حجر التیس، عربی، مذکر۔

قول فیصل۔ چونکہ پاد بمعنی شستن و محافظ آیا ہے اس وجہ سے ہر ایک تریاق کو پادزہر کہتے ہیں مگر اصطلاح میں دو قسم کی دواؤں کا نام پادزہر ہے ایک تو پادزہر معدنی جسے زہر مہرہ خطائی کہتے ہیں دوسری حیوانی جس کی نسبت خیال ہے کہ حیوانات کے منہ سے ایک قسم کا پتھر نکلتا ہے۔" (فرہنگ آصفیہ)
یہ لفظ تعلیم یافتہ طبقے سے مخصوص ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فار :- چوہا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ سم الفار کی ترکیب سے زبانوں پر ہے تنہا نہیں بولتے۔

فارخطی :- فارغ خطی، طلاق۔ اردو، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محاورہ۔ میں نے لاکھ سمجھایا مگر کمبخت ماری شوہر سے میل کرنے پر راضی نہیں ہوتی۔ فارخطی دینے پر تلی ہوئی ہے۔

قول فیصل۔ یہ فارغ خطی کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔

فارس :- ۱ (بکسر سوم) گھوڑے کا شہسوار، عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بخدا فارس میدان تہور تھا حر
ایک دو لاکھ سواروں میں بہادر تھا حر — انیس

قول فیصل۔ گھوڑے کو فرس کہتے ہیں اسی سے فارس بنایا گیا ہے۔

فارس :- ۲ (بکسر سوم) ملک ایران کو کہتے ہیں۔ پارس کا معرب، فصیح، رائج۔

تا خراسان و عراق و زابل و تبریز سے
نغمہ ریز فارس آبادانی کرے اپنے مقام — ذوق

قول فیصل۔ مولف برہان نے لفظ پارس کے ضمن میں لکھا ہے کہ یہ لفظ بسکون ثالث و بروزن حبس فارس ہے۔ صاحب غیاث نے بکسر سوم لکھو کے معنی لکھنے کے بعد لکھا ہے کہ رسالہ معربات میں لکھا ہے کہ فارس بکسر را۔ معرب پارس بسکون را ہے۔"
صاحب فرہنگ آصفیہ نے راے موقوف سے لکھا ہے: "لکھنؤ میں عام طور پر بکسر سوم ہی ہے"

فارس ۳ (راے موقوف) پسر پہلو بن سام بن نوح کا نام جس نے شہر اصطخر کو آباد کر کے اس ملک کو اپنے نام سے منسوب کیا۔ فارسی، مذکر۔

فارسٹ :- (بکسر سوم و سکون چہارم) (FOREST) جنگل۔ انگریزی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فارسی :- ۱ فارس بن پہلو بن سام بن نوح کی زبان وہ زبان جو ملک ایران میں بولی جاتی ہے۔ ملک فارس کی زبان۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مصحفی فارسی کو طاق پہ رکھ
اب ہے اشعار ہندی کا رواج

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "محققوں نے فارسی زبان کو سات قسم پر تقسیم کیا ہے۔ ایک خاص فارسی جو اصطخر دار الملک ایران میں بولی جاتی ہے اور اب اصفہان و طہران میں بولی جاتی ہے دوم پہلوی جسے ساکن رے ہنادِ مہ اور اس کے گرد

کے باشندے بولتے ہیں یہ زبان منسوب بہ پہلو ہے جس کے معنی شہر کے آئے ہیں یعنی شہری زبان۔ چونکہ زمانہ سابق میں یہی تین شہر مشہور تھے اس وجہ سے اصفہان کی زبان کو پہلوی کہنے لگے۔ سوم دری جو کوہ رودستان کے دروں میں بولی جاتی تھی چونکہ ان درہ ہائے کوہ میں دیگر اقوام کا گزر نہ تھا اس وجہ سے یہ خالص اور غیر مخلوط خیال کی جاتی اور فصیح مانی جاتی تھی چنانچہ سب سے زیادہ یہی زبان بول چال میں آئی اور مروج ہے۔ باقی چار زبانیں یعنی ہروی، سکزی، زاولی اور سغدی اب متروک ہیں۔

رسالہ ناجی میں لکھا ہے کہ شیخ ابن حجر شارح صحیح بخاری کہتا ہے کہ زبان فارسی منسوب بہ فارس بن غاعور بن یافث بن نوح علیہ السلام ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ زبان منسوب بہ فارسیان ہے جو بیٹے عوم بن راعن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام کے دس بیٹے اور سب کے سب شہسوار تھے چونکہ عربی زبان میں فارس سوار کو کہتے ہیں پس یہ لوگ اسی نام سے ملقب ہو گئے ہیں اور ان کی زبان فارسی کہلانے لگی لیکن ہماری نظر میں یہ قول خفیف ہے۔

فارسی ۲ پ باشندۂ ایران، فارس کا رہنے والا۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

کیا جانیے کہ بولیں گے کیا وان کے فارسی
جرأت گئے جو شعر ترے اصفہان کو

قول فیصل۔ اردو میں سلمان فارسی کے علاوہ اور کسی نام کے ساتھ ان معنی میں اب فارسی نہیں بولتے البتہ اس کی جمع فارسیوں بولتے ہیں۔

فارسی ۳ پ غیر ملک کی یا اپنی خاص زبان، اردو، عوام کی زبان۔ جیسے "وہ اپنی ہی فارسی بولتا ہے"۔ "اس کی فارسی ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ وہ اپنی فارسی میں جو چاہتا ہے سو کہہ لیتا ہے"۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

فارسی بگھارنا ۱ پ بے موقع بے محل فارسی بولنا۔ فارسی زبان میں کلام کرنا۔ فارسی گوئی کے دکھانے کے واسطے فخریہ بولنا کہ ہم کو بھی یہ زبان آتی ہے۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دوسرا فقرہ فارسی بھونکنا ہے وہ درج نہیں فرہنگ آصفیہ اب اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

فارسی بگھارنا ۲ پ ایسی زبان بولنا کہ دوسرا نہ سمجھ سکے۔ زرگری بولنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فارسی بولنا ۱ پ زبان فارسی میں کلام کرنا، فارسی زبان میں گفتگو کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

فارسی بولنا ۲ پ ایسی بولی بولنا جو اوروں کی سمجھ میں نہ آئے، کوئی خاص زبان بولنا۔ زرگری بولنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس موقع پر صاحب مخزن المحاورات نے گلشن فیض کے سبب ان معنی کی مثال میں بڑا دھوکا کھایا انھوں نے جرأت کا یہ شعر پیش کیا ہے۔

کیا جانیے کہ بولیں گے کیا واں کے فارسی
جرأت گئے جو شعر ترے اصفہان کو جرأت

یہاں بولنے کا فاعل اہل فارس ہیں یا شعر؟ اگر اہل فارس ہیں تو مثال غلط اور جو شعر ہے تو شعروں کا بولنا کوئی محاورہ ہی نہیں دوسروں کی نقل بے سمجھے بوجھے کر دینے سے ایسی ہی قباحتیں پیش آتی ہیں۔ اس شعر میں فارسی سے مراد ساکنان فارس صاف ظاہر ہے۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فارسیت :۔ فارسی زبان کا اثر۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کیا اچھا شعر کہا ہے۔ فارسیت ٹپک رہی ہے۔ (امراؤ جان ادا)

فارسی خواں :۔ فارسی جاننے والا، فارسی پڑھنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ چند سال کے عرصے میں بہت سے ہندو فارسی خواں فارسی داں ہو گئے اور دفتروں میں اہل ولایت کے پہلو بہ پہلو آ کر بیٹھنے لگے۔ (دربار اکبری)

فارسی داں :۔ فارسی جاننے والا، فارسی زبان سے واقف، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میرے جنت مقام باپ میر مدد علی تھے محب نبیؐ و علیؑ، شیعہ پاک دعاف اعتقاد، عالی وقار بڑے فارسی داں، حضرت عباسؑ علم بردار کی اولاد میں۔ کبھی کبھی شعر کہتے تھے مائل تخلص تھا۔ (آپ بیتی کے خود نوشت حالات)

فارسی کی ٹانگ توڑنا غلط سلط فارسی بولنا، ٹوٹی پھوٹی فارسی بولنا۔ چنانچہ ظرفا کہتے ہیں۔ "فارسی را ٹانگ توڑم تا کہ وا لنگڑی شود"۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ غلط فارسی بولنے والے کی نسبت کہی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔ مگر جو فارسی اردو آمیز فقرہ لکھا گیا ہو وہ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فارغ ہے (بکسر سوم) آسودہ، مطمئن، بے فکر، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اندیشۂ آشیاں وخوف صیاد
مرغان چمن کبھی فارغ البال نہیں (انیس)

قول فیصل۔ زیادہ تر فارغ البال کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

فارغ ۲ وہ شخص جو کام سے فرصت پا چکا ہو۔ شاغل کی ضد، عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ نواب صاحب کا یہ طریقہ ہے کہ ملازم ایک کام سے فارغ نہیں ہوتا کہ دوسرا کام بتا دیتے ہیں۔

فارغ ۳ نجات پانے والا، آزاد، بری، مرفہ، خلاص، عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنی میں نہیں بولتے۔

فارغ البال ۱ آسودہ حال، مرفہ حال، خوش حال، عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

خبر یہ شہر میں جب ہو گئی عام
بطبع پاک میں آئے سر شام
زن و مرد و جوان و پیر و اطفال
پریشاں دل، گدا گر، فارغ البال (معراج المضامین)

قول فیصل۔ ہونا کے اس کا صرف ہے جیسے "ان صحبتوں سے ملا کیا، سرخرو ہوئے یا روسیاہ، فارغ البال ہوئے یا تباہ۔" (فسانۂ آزاد)

اس ترکیب کے لغوی معنی ہوئے آسودہ دل اس لیے کہ بال عربی میں دل کو کہتے ہیں۔

فارغ البال ۲ بے فکر، مطمئن، خوش خوش۔ عربی ترکیب بقلیل الاستعمال۔

فارغ البال اپنے گھر کو چلا
دیکھیے تو جاکے وال پہ کیسی ہوا (رشتۂ گلزار)

قول فیصل۔ ایک معنی ہیں بلا خوف، بے کھٹکے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

پڑھی حضرت کے پیچھے فارغ البال
نماز عشق فقط میں نے کئی سال (معراج المضامین)

فارغ البال کرنا : مطمئن کرنا، بے فکر کرنا، اردو، فصیح، رائج۔

فارغ البال کیا مجھ کو پریشانی نے
رہتی ہے پیش نظر زلف معنبر کے عوض (وزیر)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی ہیں خوشحال کرنا۔

فارغ البال ہونا : مطمئن ہونا۔ بے فکر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع فارغ البال ہوئے خوب فراغت پائی (لاالم)

قول فیصل۔ خوش حال ہونا بھی اس کے ایک معنی ہیں جیسے، ان صحبتوں سے کیا ملا؟ سرخرو ہوئے یا روسیاہ، فارغ البال ہوئے یا تباہ (فسانۂ آزاد)

فارغ البالی ۱ اطمینان، بے فکری، عربی ترکیب، فارسی صرف، فصیح، رائج۔

تیرہ بختوں کی پریشانی کا جانا ہے محال
فارغ البالی نصیب کاکل برہم نہیں (شاد لکھنوی)

فارغ البالی ۲ خوش حالی، مرفہ حالی، آسودگی، فارسی صرف، عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ جب تک کسی کو اصل حال کی خبر نہ ہو ہرگز نہ معلوم کر سکتا کہ اندر ان پر کیا گزر رہی ہے۔ یہی جانتا تھا کہ بالکل حالت فارغ البالی میں ہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ہر معنی میں اس کو اردو لکھا ہے۔ اور مولف نور اللغات نے اس کو فارسی تحریر کیا ہے۔

فارغ التحصیل : تحصیل علم سے فراغت پایا ہوا وہ جس نے مکمل طور سے تحصیل علم کر لی ہو، عربی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح۔ فارغ التحصیل جوانوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لیتا تھا اور ان جلسوں میں شامل کرتا تھا کہ زمانے کی آب و ہوا نے انہیں پالا ہے۔ (دربار اکبری)

فارغ الحال : آسودہ حال، مرفہ حال، بے فکر، بڑا امامی، عربی، صفت، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ بے فکری کے معنی ہیں "فارغ الحالی" بولتے تھے۔ جیسے "خوش حالی یا فارغ الحالی کی بدولت بڑے مزے ڈبے دکھاتے ہیں (اودھ پنچ) اب فارغ الحالی بھی نہیں بولتے۔

فارغ بالی : فراغ بالی، مرفہ حالی، خوش حالی، بے فکری، آسودگی، فارسی، مونث، (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ فارغ البالی بولتے ہیں اور بہت کمی کے ساتھ فراغ بالی بھی بول دیتے ہیں۔ فارغ بالی کوئی نہیں بولتا۔

فارغ خطی ۱ (بکسر سوم و سکون چہارم و فتح پنجم) طلاق نامہ بے تعلقی کی تحریر جو میاں بیوی کے درمیان ہو۔ (دعویٰ) فارسی ترکیب مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنا، لکھوانا اور لینا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "گدا کہتا پھرتا ہے کہ میں کمزن کو ایک لاکھ پر بیچتا ہوں۔ یعنی نواب صاحب ایک لاکھ روپیہ دیں تو فارغخطی لکھ دے": (دبیر کہیار)

میرے آگے نہ ایسا ذکر کرو۔ تملق
اس سے فارغخطی ابھی لے لو (طلسم الفت)

لکھنؤ کی عورتیں اور عوام فارخطی (بحذف غین) کہتے ہیں۔

فارغخطی ۔ مطالبہ بھر پانے کا تحریری اقرار، بیباقی کی رسید، فارسی، مونث۔ (لکھنا اور لکھوانا کے ساتھ) (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

فارغ خطی لکھوانا ۔ زبردستی اقرار کرانا۔ دھمکی سے رسید لینا۔ اس معنی کی نسبت یہ قصہ مشہور ہے کہ کسی ساہوکار نے کسی بھلے مانس پر اس قدر سود چڑھایا تھا کہ اس سے ادا نہ ہو سکتا تھا مگر تقاضہ برابر چلا جاتا تھا۔ ایک روز اس شخص نے کہا کہ آج آپ اپنی بہی لے کر آئیں اور حساب بے باق کر جائیں اور ادھر تاشے والوں کو بلا کر بٹھا دیا کہ جس وقت ہم کہیں بجانا شروع کر دینا۔ جب لالہ صاحب آئے تو ان کو مکان کے اندر لے گیا اور ہاتھ پاؤں باندھ کر پیٹنا شروع کیا اور کہا کہ لکھو فارغ خطی اور ادھر تاشے والوں کو حکم دیا کہ بجانا شروع کریں۔ جب لالہ صاحب کی آواز تک کوئی نہ سن سکا تو مجبوراً بہی میں بھر پایا لکھ کر ایک رسید ان کو دے دی اور اپنے گھر چلے آئے۔ اتفاق سے ایک روز کسی کی بارات کا باجا بج رہا تھا شکستہ کہا کہ لالہ جی بارات دیکھا گیا۔ انھوں نے سادگی سے جواب دیا کہ ایسے چپکا ہو رہا کسی کی فارغ خطی لکھوائی جاتی ہوگی۔ بس جب سے عوام میں یہ فقرہ بطور مذاق مشہور ہو گیا ورنہ کوئی محاورہ نہیں ہے۔ اور نہ اس قصے کی کوئی تحریری سند ہے صرف عوام ہی کا بیان ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے

فارغ کرنا ۔ چھٹکارا دینا، خلاص کرنا۔ آزادی بخشنا، چھٹی دینا۔ ۲۔ بے باق کرنا، صفائی کرنا۔ چکانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بصورت متعدی نہیں بولتے۔

فارغ ہونا ۔ آزاد ہونا۔ آسودہ ہونا، مطمئن ہونا۔ ۲۔ چھٹکارا پانا۔ فرصت پانا۔ دہلی میں اس جگہ "فراغت ہوتا ہے":

واعظ اب شیخ کو پلا دوں گا
ہو چکا ہوں خضاب سے فارغ (راسخ عظیم آبادی)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے یہ جو لکھا ہے کہ دہلی میں فراغت ہوتا ہے تو یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لیے کہ مثال میں راسخ کا شعر پیش کیا ہے جو ناسخ کے شاگرد تھے:

فارغ ہونا ۔ ہلکا ہونا۔ ۲۔ انزال ہونا، خلاص ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب ان معنی میں صرف تعلیم یافتہ طبقہ کمی کے ساتھ بولتا ہے:

فارق ۔ (بکسر سوم) فرق کرنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فارم ۔ (بسکون دوم) نقشہ، نمونہ، وضع۔ انگریزی، ذکر، رائج۔

قول فیصل۔ بے پڑھا لکھا طبقہ بفتح سوم (فارَم) بولتا ہے:

فارم ۔ صفحے جو ایک مرتبہ میں چھاپے جائیں۔ انگریزی، ذکر، رائج۔

قول فیصل۔ یہ اہل مطبع اور جلد سازوں کی اصطلاح خاص ہے انگریزی سے ناواقف حضرات بفتحتین (فَرَم) بولتے ہیں:

فارم ۔ چھپا ہوا کاغذ جو خانہ پری کے لیے محکمہ یا دفتر سے ملے۔ انگریزی، ذکر، رائج۔ محل ذکر۔ اگر تحقیقی تعلیمی سلسلہ جاری رکھنا ہے اور پیسے کی ضرورت ہے تو انجمن وظیفہ برائے سادات کا فارم بھر کے بھیج دو ممکن ہے تمھارا وظیفہ ہو جائے گا۔

قول فیصل۔ فارم بھرنا اس کا خاص صرف ہے۔

فارم ۔ وہ قطعہ آراضی جو کاشت کے لیے مخصوص کی جائے۔ انگریزی، رائج۔ محل ذکر۔ فاتحہ زمینداری کا کوئی اثر تم پر اس لیے نہیں کہ تمھارے پاس متعدد فارم ہیں جن میں کاشت ہوتی ہے:

فارم ۔ طریقہ، طرز، طور۔ انگریزی، ذکر۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔ محل ذکر۔ میرا پہلا گناہ جب فاضل مصنف نے ان باتوں کے کہنے کے لیے جس ادبی فارم کو اپنایا ہے اس کے لحاظ سے اس کو ناول ہی کہا جائے گا۔ (میرا پہلا گناہ۔ مقدمہ)

فارمر ۔ (بسکون دوم و سوم موقوف و فتح چہارم) کسان، کاشتکار، انگریزی، ذکر، رائج۔

فارم کھولنا ۔ کاشت کے لیے کسی قطعہ آراضی کو منتخب کر لینا۔ اردو، صرف انگریزی داں طبقے کی زبان

فارمولا :- (بواؤ معروف) مقولہ، قاعدہ کلیہ، انگریزی، مذکر۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ فارمولا تبادلہ اسی کا خاص صرف ہو۔

فارمیسی :- (یائے معروف) انگریزی دواؤں کی دکان۔ انگریزی دواخانہ، انگریزی، مؤنث، رائج۔

فارن :- (رائے مکسور میں یائے مجہول کی خفیف سی جھلک) غیر ملک، ولایت انگریزی مذکر۔ رائج۔
عمل شرح:- پہلے یہ دوا فارن سے آتی تھی مگر اب ہندوستان ہی میں بننے لگی ہے۔

فارن آفس :- امور خارجہ کا دفتر۔ انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

فارورڈ (FORWARD) آگے بڑھنا، انگریزی، رائج۔

فارورڈ بلاک :- سبھاش چندر بوس کی کانگریس، نیم فوجی جماعت جو ہندوستانیوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لئے قائم کی تھی۔ اس جماعت کے سربراہ سبھاش چندر بوس تھے انگریزی ترکیب، مذکر۔ انگریزی دانوں کی زبان قلیل الاستعمال

فارورڈ کرنا :- کسی درخواست وغیرہ کو سفارش کرنا یا بعد سفارش درجہ بدرجہ افسر بالا تک پہنچانا۔ اردو، صرف، انگریزی، دانوں کی زبان :

فارورڈ مارچ :- تیز دوڑ۔ انگریزی رائج۔ انگریزی دانوں کی زبان۔

فاروق :- حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاروق :- خلیفہ دوم عمر ابن خطاب کا لقب، حضرات اہل سنت کی خاص اصطلاح۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ بالعموم "عمر فاروق" اور "فاروق اعظم" کی ترکیب بولتے ہیں۔

فاروق :- ایک تریاق کا نام جو صحت اور امراض میں جب دانی کرکے شفا بخشتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں :

فاروق :- ایک قسم کے تیزاب کا نام جس سے سونے چاندی کا کھرا کھوٹا پرکھتے ہیں۔ اس کو تیزاب فاروقی بھی کہتے ہیں۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

فاروقی :- حضرات اہل سنت کے خلیفہ دوم کی اولاد، فاروق سے منسوب، عربی صفت، رائج۔
قول فیصل۔ عام طور سے اپنے ناموں کے ساتھ حضرات اہل سنت لکھتے ہیں۔ جیسے "شمس الرحمٰن فاروقی"، اور جو حضرات شیعہ ہو گئے ہیں۔ وہ بھی اپنے نام کے ساتھ لکھتے ہیں۔ جیسے ذاکر حسین فاروقی "

فازہ :- جمائی، جماہی دہن درہ، فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس کا تعلق اردو سے نہیں ہے۔

فاسٹ :- (بفتح اول و سکون دوم سوم و چہارم موقوف) سست کا نقیض تیز، زیادہ، انگریزی، مذکر۔ رائج۔
عمل شرح۔ تمہاری گھڑی پانچ منٹ فاسٹ ہے۔ اسے درست کر لو۔
قول فیصل۔ اردو میں پڑھا لکھا طبقہ گھڑی کے لیے زیادہ بولتا ہے :

فاسٹ پسنجر :- وہ تیز چلنے والی ریل گاڑی جو پسنجر ٹرین سے نسبتۃً تیز رفتار ہو اور ڈاک والی میل کے مقابلے میں کم رفتار ہو۔ انگریزی ترکیب، مؤنث، رائج۔

فاسخ :- (بکسر سوم) فسخ کرنے والا۔ تباہ اور فاسد کرنے والا۔ تباہ اور فاسد ہونے والا۔ بیع وغیرہ کا فسخ کرنے والا۔ یعنی پھر دینے والا۔ ارادے اور قصد کا توڑ دینے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

فاسد :- (بکسر سوم) تباہ برباد، عربی صفت، قلیل الاستعمال

جو میزان نہ ہو عدل شاہ انام
تو فاسد ہوں افراد عالم تمام
(امیر)

فاسد :- خراب کرنے والا۔ عربی صفت، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاسد :- بد، خراب، ناقص بگڑا ہوا عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ اب سمجھیں کہ فاسد ہے ارادہ
خوشامد کی مری حد سے زیادہ
(مراۃ الخیال)

قول فیصل۔ اس کا استعمال "خون فاسد" "خیال فاسد" وغیرہ کی ترکیبوں کے ساتھ زیادہ ہے

فاسد :- بد، شریر، بدمعاش، فتنہ انگیز، فسادی جھگڑالو، عربی صفت
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فاسد کرنا :- خراب کرنا، بگاڑنا، اردو، مصرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عمل شرح:- آپ نے ڈاکٹر کی علاج کو ترجیح دی

نتیجہ یہ ہوا کہ گرم دوا کھانے نے آپ کے خون کو فاسد کر دیا۔

فاسد ہونا:۔ بگڑ جانا۔ خراب ہونا۔ صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاسفورس:۔ پرانی ہڈیوں کی اوپری تہ کا جزو۔ انگریزی، مذکر۔

فاسفورس نکلتا ہے کیونکر
آپ ہی آپ جلتا ہے کیونکر　　نظم طباطبائی

فاسق:۔ (بکسر سوم) نافرمان، بدکار۔ عربی صفت، مذکر۔

کرے کفران جو وہ ہو فاسق
بےگماں بےنیاز ہے خالق　　ناسخ

فاسق:۔ بدکردار، بدکار، زانی، بدذات۔ عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر۔ جو لوگ پاک دامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں اس کے بعد گواہ نہیں پیش کرتے ان کو اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی نہ قبول کرو وہ فاسق ہیں۔　　(ترجمہ آیت)

قولِ فیصل۔ یہ لفظ اپنے قریب المعنی لفظ "فاجر" کے ساتھ ملا کے زیادہ بولا جاتا ہے۔ جیسے ملاؤں کی تمام نمائشیں اور ریا کاری کی تمام صورتیں امام حسین کو مجبور نہ کر سکیں۔ کہ ایک فاسق و فاجر بادشاہ کو اپنا پیشوا تسلیم کریں۔　　(مقدمہ روح انیس)

مونث کے لیے فاسقہ کہتے ہیں وہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ عربی میں اس کی جمع۔ فسّاق اور فسقہ ہے:

فاش:۔ ظاہر، آشکارا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

منحصر ہے بے حدی پر شان رحمت کا ظہور
ہو خطائے فاش اگر تقصیر ہو تقصیر میں　　امیر

قولِ فیصل۔ بجائے خطا کے غلطی کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے۔ یعنی "فاش غلطی":

فاش غلطی:۔ صریح غلطی، کھلی غلطی، اردو، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ "کرنا" کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "اگر آپ قواعد عربی سے واقف ہوتے تو کبھی ایسی فاش غلطی نہ کرتے":

فاش کرنا:۔ ظاہر کرنا، کھولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ میں نے تم کو اپنا سمجھ کے کہا تھا۔ تم نے دشمنوں میں میرا راز فاش کر دیا۔

قولِ فیصل۔ پردہ فاش کرنا، راز فاش کرنا، اس کے مخصوص صرف ہیں۔

بزم جاناں ہی میں آنکھوں کو شک پڑتا تھا
فاش کرنا تھا یہیں آنکھ کو پردہ میرا　　اعلیٰ

فاش ہونا:۔ ظاہر ہونا۔ طشت از بام ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کرنے پہ اشک واہ یہی تکلیف کیوں عبث
ہو جاتا راز دل تو نگاہوں میں جب فاش ہے　　فدوی

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں اس لفظ کا صرف "راز" کے ساتھ ہے۔ کبھی کبھی لفظ پردہ کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں۔

برقع جو اٹھ گیا تھا رخ آفتاب کا
پردہ تھا فاش صبح ملمع نقاب کا　　مرزا دبیر

فاصل:۔ (بکسر سوم) جدا کرنے والا، فرق کنندہ، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں بولتے زیادہ تر "حد فاصل" کی ترکیب سے بولتے ہیں:

فاصلہ:۔ دوری، فصل، فرق، مذکر، عربی، فصیح، رائج۔

غافل ہو کر شمع دیر دانہ ہوئے آئیں ملے یک
عشق کا دل کے سبب سے فاصلہ جاتا رہا　　تشنہ

قولِ فیصل۔ اس کا صرف مختلف طریقوں سے ہے جیسے فاصلہ بہت ہونا، فاصلہ زیادہ ہونا، فاصلہ نہ رہنا، فاصلہ کم رہ جانا، فاصلہ کم ہونا، فاصلہ گھٹنا، فاصلہ گھٹ جانا وغیرہ

سرمہ بھی چشم یار پہ کیا ہے لپا ہوا نہ کرتا ہوں میں فاصلہ کی ایک کمی　　(لطافت)

شوق دل بڑھ گیا ہے حسرت سوا
فاصلہ گھٹ گیا ہے منزل کا　　عزیز لکھنوی

منزل عشق کب تھی بہت دور و دراز
ورنگ کر ماشوں کو بہت فاصلہ کم کر دیا　　عزیز لکھنوی

(کم کو دو سے بدل کر) "فاصلے" بھی اردو میں رائج و فصیح ہے "ابھی اٹھا دی لکھنؤ سے بہت فاصلے پر ہے۔ شام تک آپ نہیں پہنچ سکیں گے۔"

فاضل:۔ (بکسر سوم) افزوں، زیادہ حساب سے زیادہ، زائد۔ بڑھا ہوا۔ عربی، صفت۔

یاں جفا جو کہ ہم تم نہ سمجھیں گے حساب
دفتر حشر میں سب باقی و فاضل ہوئے گا　　سودا

قولِ فیصل۔ نکلنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "پندرہ دن مسلسل تم نے جو کام کیا ہے وہ تم دینے کے بعد حساب کرنے پہ ایک سو روپے تمہارے ذمہ فاضل نکلتے ہیں"۔

فاضل:۔ (کنایۃً) فضول، زائد، بیکار، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر۔ یہاں سب آدمی کام میں مشغول ہیں، کوئی فاضل نہیں جو اسکے پاس بھیج دیا جائے (نور اللغات)

فاضل:۔ دانا، پڑھا لکھا۔ صاحب فضیلت عالم، عربی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ شیر شاہ کے عہد میں شیخ علائی نہ وہ ایک فاضل تھا۔ وہ جس طرح علم و فضل میں صاحب کمال تھا۔ اسی طرح پرہیزگاری میں بھی حد گزرا ہوا تھا۔　　(دربار اکبری)

قولِ فیصل۔ ان معنی میں عالم و فاضل کی ترکیب

نسبتہً زیادہ ہے۔ جیسے "بالائی رقم غیب سے ملتی ہے اسی لیے اس میں برکت ہوتی ہے اور کم خود عالم و فاضل ہوتے ہیں کیا سمجھا ولی یہ معاملہ بہت کچھ ضمیر اور قیافے کی پہچان پر منحصر ہے۔

(منشی پریم چند)

اکثر جب کسی مصنف یا مولف کی تصنیف یا تالیف پر تنقید یا تبصرہ کرتے ہیں تو مصنف یا مولف کے نام کے بجائے فاضل مصنف یا مولف کہتے ہیں۔ جیسے "میرا پہلا گناہ" میں فاضل مصنف نے ان باتوں کے کہنے کے بعد ادبی قائم کیا ہے اس کے لحاظ سے اسے ناول ہی کہا جائے گا۔

(میرا پہلا گناہ۔ مقدمہ)

یہ اردو ترکیب ہے کبھی کبھی معترضانہ انداز میں طنز کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔

فاضلات :- وہ پانی جو سیلاب کی وجہ سے نہر سے باہر نکلے۔ فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

فاضلات :- فاضل رقم، فارسی، مونث (فقرہ) آپ کی فاضلات ان کے ذمہ بہت ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو ہے زمینداروں اور کاشتکاروں کی خاص اصطلاح ہے۔

فاضل اجل :- (با اضافت) بہت بڑا فاضل جلیل القدر عالم، فاضل بزرگ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ... انہیں دنوں میں چند استشناس اخلاص جاں گانہ کے ساتھ مریدوں میں داخل ہو گئے۔..... ان میں کوئی تو ایسے عالم تھے کہ اپنے تئیں فاضل اجل سمجھتے تھے۔ کوئی خرقہ پوش خاندانی مشائخ سے تھے کہ

کہتے تھے ہم حضرت غوث الثقلین کے فرزند ہیں

(دربار اکبری)

فاضل باقی :- (بے اضافت) زائد و کم، کم و بیشی، اردو، مونث، سیاہہ نویسوں کی اصطلاح۔

نہیں ملتی ہے کہیں دوسوں کی تنخواہ ہنوز
چاہیے جب نکھا دیتے ہیں فاضل باقی (البیر)

قول فیصل۔ زائد اور باقی ما نرہ کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

جمع اور بوجے کتنے جب چار کے پہنچے وصول
بولے اب آپ کے ذمے ہے یہ فاضل باقی (افق)

فاضل باقی نکالنا :- آمدنی اور خرچ کا حساب کر کے کمی اور بیشی نکالنا، اردو، مصرف، سیاہہ نویسوں کی اصطلاح۔

فاضل طینت :- (با اضافت) بچا ہوا خمیر، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ فاضل طینت بول کے امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس مشہور حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ شیعتنا خلقوا من فاضل طینتنا۔ یعنی ہمارے شیعہ ہماری فاضل طینت سے خلق ہوئے ہیں۔

فاطر :- (بکسر سوم) پیدا کرنے والا خالق خدا کی صفت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ دعاؤں میں "یا فاطر" کی ترکیب مستعمل ہے۔

فاطر :- خطیب اعظم شمس العلماء مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ مرحوم و مغفور کا تخلص۔

قول فیصل۔ آپ قصبہ نصیر آباد ضلع رائے بریلی میں ۱۲۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی زندگی کے چند سال وطن میں گزرنے کے بعد تحصیل علم کی غرض سے لکھنؤ آ گئے اور ایسے آئے کہ مر کے بھی نہ گئے۔

مولانائے موصوف نے مدرسۃ الواعظین فاطمیہ کا آخری درجہ ممتاز الافاضل نہایت ممتاز نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔ یہ وہ دور تھا جب کہ نجم العلماء مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ صدر مدرس تھے اور مولوی فرمان علی صاحب قبلہ، مولوی محمد ہارون صاحب قبلہ، مولوی محمد داؤد صاحب قبلہ آپ کے ہم مکتب و ہم درس تھے۔ آپ نے مدرسہ سلطان المدارس سے آخری درجہ صدر الافاضل کی بھی سند حاصل کی اور الہ آباد و پنجاب کی یونیورسٹی سے علوم مشرقیہ کے امتحانات بھی پاس کئے۔

متواتر راویوں سے سنا ہے کہ آپ نے اپنے پہلے سفر کربلا میں تحت قبہ یہ دعا کی تھی کہ خدائے تعالی بواسطہ شہید کربلا ان کی زبان میں اثر کرامت فرمائے۔ چنانچہ آپ اپنے عہد کے بے مثال شیریں زبان و خوش بیان واعظ، لاجواب ذاکر اور بے نظیر مقرر تھے۔ علمی کمالات میں خداداد جامعیت کے حامل تھے لیکن علم ادب کی طرف طبیعت زیادہ مائل تھی۔ نہج البلاغہ تین مرتبہ سرکار ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہٗ سے پڑھی۔ عربی زبان کے صرف میں اہل زبان معلوم ہوتے تھے اور وہی قدرت فارسی زبان پر تھی اردو میں بھی بہت کچھ کہا۔ مرحوم کا شغل تفریح شاعری تھا لیکن شعر و سخن سے بے نیازی کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ کہیں کلام میں مقطع نظر نہیں آتا اور اگر مرحوم کے صاحبزادے جناب سالک نہ بتاتے

تو تاریخ بھی علم نہ ہوتا کہ مرحوم کا تخلص آفتاب ظفر تھا۔ مولانا نے ۲۲ محرم ۱۲۵۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء بروز پنجشنبہ انتقال کیا اور امام باڑہ غفران مآب لکھنؤ میں دفن ہوئے۔ یہ شعر آپ ہی کا فرمایا ہوا ہے :

سونہ ہو صورت سوا اور ہو نمک خانی نہ ہو
اس سے پوچھو جس کا گھر جلتا ہو اور پانی نہ ہو

فاطمہ ع۔ (کسر سوم) بچے کو دودھ چھڑانے والی عورت۔ بچے کو دودھ سے باز رکھنے والی عورت۔ وہ عورت جس نے دو ہی برس میں بچے کا دودھ چھڑا دیا ہو۔ عربی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں ان معنوں میں رائج نہیں۔

فاطمہ ع۔ پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی، کا نام نامی جو جناب خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے تھیں اور حضرت علیؑ کی رفیقۂ حیات، حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہما السلام کی مادر گرامی تھیں۔ عربی، فصیح، رائج۔

حور و ملک ہیں بندۂ احسان فاطمہؑ
خورشید ہر یہی ہے کرسی ایوان فاطمہؑ — انیس

قول فیصل۔ اس کا مادہ فطم ہے جس کے معنی ہیں منع کرنا، چھڑانا، منقطع کرنا۔ ارشاد رسولؐ ہے کہ میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے ہے کہ وہ جبر سے دوستوں کو عذاب دوزخ سے چھڑائے گی۔ حضرات شیعہ کے عقیدے کے مطابق جس طرح رسول خداؐ اور دیگر ائمہ معصوم اور باعصمت تھے ویسے ہی عورتوں میں صرف جناب فاطمہؑ کی ذات تھیں جو انھیں اوصاف سے متصف تھیں۔ چہاردہ معصومین میں آپ بھی شامل ہیں۔ آپ گیارہ اماموں کی ماں ہیں

رتبہ نہ یہ کسی کا نہ یہ احتشام ہے
گیارہ پسر امام ہیں شوہر امام ہے — انیس

آپ کی مشہور کنیت ام الائمہ، ام الحسنین، ام السبطین، اور مشہور القاب زہرا، سیدہ، بتول وغیرہ ہیں :

زہراؑ کے واسطے سے دعائیں قبول ہیں
تسبیح عابدوں کی جناب بتولؑ ہیں — انیس

آپ معراج رسالت مآبؐ کے بعد ۵ بعثت میں بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی یوم جمعہ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کا سال ولادت عام الفیل کے لحاظ سے ۴۶ھ اور عیسوی اعتبار سے ۶۱۵ء ہے۔ جناب سیدہ میں بچپن کے وہ آثار ہی نہ تھے جو عام لڑکیوں میں عموماً پیدا کرتے ہیں۔ آپ کی شادی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے یکم ذی الحجہ ۲ھ کو ہوئی چنانچہ خود پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ اگر علیؑ نہ ہوتے فاطمہؑ کا کوئی کفو ہی نہیں ہوتا۔ جہیز میں آپ کو مندرجہ ذیل چیزیں ملیں (۱) ایک قمیص جس کی قیمت سات درہم تھی۔ (۲) ایک مقنع (۳) ایک سیاہ کمبل۔ (۴) کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ایک بستر (۵) دو موٹے ٹاٹ (۶) چمڑے کے چار تکیے (۷) آٹا پیسنے کی چکی (۸) کپڑا دھونے کی لگن (۹) ایک مشک (۱۰) لکڑی کا بادیہ (۱۱) ایک برتن کھجور کے پتوں سے بنا ہوا (۱۲) دو مٹی کے آبخورے (۱۳) ایک مٹی کی صراحی (۱۴) چمڑے کا فرش (۱۵) ایک سفید چادر۔ (۱۶) ایک لوٹا۔ اس مضمون کو میر انیس نے اس طرح نظم کیا ہے۔

تھا اس میں ایک بادیہ اور ایک مشک آب
دو چادریں تھیں اوڑھنے کی جن کو وہ جناب
وہ تانا تھا ایک فقط کہ وضو سے ملے ثواب
تکیے تھے بیٹھ خرمہ کے وہ ایک فرش خواب
زیور تھا فقر فاطمہؑ خوش صفات کا
یہ تھا جہیز بنت شہ کائنات کا — انیس

آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں ۱۵ رمضان ۳ھ کو امام امام حسنؑ ۳ شعبان ۴ھ کو امام حسینؑ ۵ھ میں جناب زینبؑ اور ۹ھ میں جناب ام کلثومؑ پیدا ہوئیں ۱۱ھ میں بطور پر دروازہ گرنے کی وجہ سے بطن مبارک میں محسن کی شہادت ہو گئی علماء نے لکھا ہے کہ جناب زینبؑ کا عقد عبداللہ بن جعفر طیار اور ام کلثومؑ کا عقد محمد بن جعفر سے ہوا۔

۲۸ صفر ۱۱ھ کو رسولؐ اسلام کا انتقال ہوا اس کے بعد آپ کے اہلبیت کے اوپر مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے چنانچہ رسولؐ کے بعد جناب معصومہ صرف پچھتر دن بروایتے نوے دن زندہ رہ سکیں۔ شب و روز گریہ کرتیں اور فرمایا کرتیں۔

صُبَّت علیّ مصائبٌ لو انّہا
صُبَّت علی الایّام صِرن لیالیا

(ترجمہ) اے بابا آپ کے بعد مجھ پر وہ مصائب پڑے کہ اگر دنوں پر پڑتے تو وہ مثل رات کے تاریک ہو جاتے۔

۳ جمادی الثانیہ ۱۱ھ بروز یکشنبہ آپ کی شہادت ہوئی جناب امیرؑ نے حسب وصیت غسل دیا۔ کفن پہنایا اور شب کو جنازہ اٹھایا اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

فاطمہ بنت اسد :۔ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی والدۂ گرامی کا نام جو اسد بن ہاشم کی بیٹی تھیں۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل ۔ علامہ حجر ابن مکیؒ نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ابن عبد مناف پہلی زن ہاشمیہ ہیں جن سے پہلا ہاشمی شخص متولد ہوا۔ اور زہری نے لکھا ہے کہ فاطمہ بنت اسد پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جو ہاشمی مرد ابی طالب سے حاملہ ہو کر ہاشمی بچہ جنی یعنی علی مرتضیٰؑ وہ پہلے شخص ہیں جو باپ کی طرف سے بھی ہاشمی ہیں اور ماں کی طرف سے بھی ہاشمی ہیں۔

آپ آنحضرتؐ کے ہمراہ ہجرت میں شریک تھیں اور سابقات الاسلام کی فہرست میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بعد انھیں کا نام درج ہے۔ رسولؐ اسلام ان کو اپنی والدہ کے برابر سمجھتے تھے چنانچہ جب فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہو گیا تو آپ نے ان کے سرہانے بیٹھ کر ارشاد فرمایا۔ " اے میری مادر مہربان! خدا آپ پر رحم کرے آپ میری ماں کے بعد میری ماں تھیں۔" پھر ان کے غسل کا حکم دیا اور اپنا پیراہن پہنایا۔ جب قبر کھد چکی تو اپنے ہاتھوں سے لحد بنائی اور مٹی نکالی پھر اس میں لیٹ گئے اور دفن کے وقت یہ دعا پڑھی۔

" اے میرے پروردگار میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور ان کی قبر کو کشادہ فرما۔ اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے طفیل میں۔ فاطمہ بنت اسد کی وفات غزوہ احد کے بعد ۳ھ میں واقع ہوئی۔

فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار :- اے صاحبانِ بصیرت و بصارت! عبرت حاصل کرو۔ عربی فقرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گو قبر میں ہیں سب بندیہ حال ان کا کھلا ہے
پڑھ فاعتبروا یا اولی الابصار لکھا ہے — دبیر

قول فیصل ۔ جب کوئی عبرتناک واقعہ سامنے ہاپنے ہیں آتا ہے یا بیان کرتے ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔

فَاعِل ۱۔ (بکسر سوم) کام کرنے والا، فعل بجا لانے والا، عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے موجد، مخترع، مرتکب، مجرم، واردات کرنے والا۔ پرنظم کارکہ کرنا کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فَاعِل ۲۔ وہ اسم جو اپنے فعل سے متعلق ہو اور فعل اس سے متعلق ہو۔ عربی، مذکر، اصطلاح علم صرف۔

قول فیصل ۔ کسی فعل کی نسبت جس کی طرف ہو اس کو اسم فاعل کہتے ہیں جیسے 'حامد نے پانی پیا' اس جملے میں حامد فاعل ہے کیوں کہ اسی سے پینے کا فعل سرزد ہوا ہے۔

اُردو میں عموماً فاعل کی کوئی علامت جملے میں نہیں ہوتی صرف متعدی معروف کے ماضی کے فاعل کے ساتھ "نے" علامت فاعل کا ہونا ضروری ہے جیسے میں نے پان کھایا لیکن لانا، لے جانا، بولنا بھولنا وغیرہ مصدروں کے ماضی کے فاعل کے ساتھ "نے" علامت فاعل نہیں آتی جیسے میں لایا، ہم لے گئے، تم بولے تھے، سمجھنا، پکارنا، سیکھنا، پڑھنا ایسے افعال ہیں جن کے فاعل کے ساتھ "نے" آتا بھی ہے اور نہیں بھی آتا ہے۔

فَاعِل ۳۔ (غلام بازہ) غلام کرنے والا، مرد کے ساتھ فعل شنیع اور برا کام کرنے والا۔ اردو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مے کدے میں گو سراسر فعل نا مقبول ہے
مدرسہ دیکھا تو واں بھی فاعل و مفعول ہے — معشوق دہلوی

فَاعِلِ حَقِیْقِی :- (باقافیہ) خداوند عالم، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف ۔ میاں صاحبزادے! کوشش تو میں ضرور کروں گا لیکن وہ فاعل حقیقی ہے تمہارے لئے جو بہتر ہوگا وہی کرے گا۔

فَاعِلِ مُخْتَار :- (باضافت) وہ کام کرنے والا جس کو اختیار کامل حاصل ہو۔ جس کو کام کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہو۔ انسان۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

تیری ہی عنایت سے ہوا فاعل مختار
اب تو ہی بتا دے مجھے ترکیب مکافات — محشر

فَاعِل و مَفْعُول ۱۔ کام کرنے والا، اور اس کام سے متاثر ہونے والا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اصطلاح علم صرف۔

مے کدے میں گو سراسر فعل نا مقبول ہے
مدرسہ دیکھا تو واں بھی فاعل و مفعول ہے — معشوق دہلوی

قول فیصل ۔ اردو میں اس کے ایک معنی ہیں فعل بد کرنے اور کرانے والا شعر بالا میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔

فَاعِل و مَفْعُول ۲۔ عاشق و معشوق ۳۔ راکب و مرکب۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فَاعِلی :- فاعل سے منسوب، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے جیسے "میں نے تمہیں ہزار مرتبہ سمجھایا کہ ہر چیز کی ایک علت فاعلی ہوا کرتی ہے لیکن اب تک تمہاری سمجھ میں نہیں آیا۔

فَاعِلِیَّت :- فاعل ہونا۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف ۔ یاد رکھو عربی قواعد کے اعتبار سے

علامت مفعولیت زیر ہے اور علامت فاعلیت پیش ہے۔

فَاہْفَمْ :- غور کرو اور سمجھو۔ عربی (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

فاق :- تیر کا سوفار۔ اصل میں فاق اس کچے تاگے کا نام ہے جو کمان کے چلے کے واسطے بقدر ایک انگشت بٹتے ہیں تاکہ سوفار کو اس پر بند کرکے زہ کھینچیں۔

ع الفہ تیرا یہ صفت تیر میں مشہور ہے
فاق چھو جائے تو وہیں شہرۂ آفاق ہو (رشک) (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ گو رشک نے استعمال کیا ہے مگر اردو کے لئے یہ لفظ غیر مانوس ہے۔

فاقد البصر :- اندھا، نابینا، عربی صفت (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ خالص عربی ترکیب ہے۔ اردو میں رائج نہیں۔

فاقوں پر فاقے گزرنا :- فاقوں پر فاقہ ہونا لگاتار کئی دن تک بھوک کی حالت میں رہنا، وہ بھوکا رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ سید صاحب بڑے خوددار انسان ہیں فاقوں پر فاقے گزرتے ہیں مگر غیر تو غیر عزیزوں سے بھی کبھی اس کا اظہار نہیں کرتے۔

فاقوں کا مارا :- وہ جو فاقے کرتے کرتے دبلا ہو گیا ہو۔ فاقہ زدہ، نہایت لاغر۔ اردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کل تک خدا کا دیا سب کچھ تھا۔ آج غریب فاقوں کا مارا پیسے پیسے کو محتاج ہے۔ یہ انقلاب زمانہ نہیں تو اور کیا ہے۔

قولِ فیصل۔ بعض معنوں میں صاحب نور اللغات نے "فاقوں کا ٹوٹا" بھی درج کیا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فاقوں مرنا :- بھوکوں مرنا، فاقے پر فاقہ ہونا۔ اردو مصدر۔ غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بچے فاقوں مر رہے ہیں اور میں بیگم زیور مانگ رہی ہیں۔

فاقہ اٹھانا :- بھوک کی تکلیف برداشت کرنا۔ اردو مصدر متعدی۔ فقیروں کو کھانا کھلا گئے۔ مگر آپ فاقے اٹھا لیکے (داغ)

فاقہ تڑوانا :- بھوک میں کھانا کھلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فاقہ توڑنا :- بھوک میں کھانا کھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فاقہ ٹوٹنا :- بھوک کی تکلیف ختم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کردہ دکر دیا ہے تو تعجب نہیں کہ اطفال کا فاقہ ٹوٹے کہیں (داغ)

فاقہ دینا :- کھانے کو نہ دینا۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ تم نے آج بلا وجہ بچوں کو فاقہ دے دیا۔

فاقہ :- بھوکا رہنا، بھوکا مرنا، کھانا نہ ملنا یا نہ کھانا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

صحرائے کربلا میں ہوا کیا بھری چلی
فاقہ تھا شبیر کے گلے پہ چھری چلی (انیس)

فاقہ پڑنا :- فاقہ ہونا۔ کھانا نہ ملنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ بیچارہ بیمار ہو گیا ہے ساتھ کمانے والے آج پھر فاقہ پڑا ہوا ہے۔ بچے بھوکے ہیں۔

فاقہ ڈال دینا :- بھوکا رکھنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دن بھر کے بعد دو روپے کما کے لایا لیکن گھر میں فاقہ ڈال دیا اور خود سینما چلا گیا۔

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں فاقہ دینا بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

فاقہ شکنی :- فاقہ توڑنا، کھانا دینا جو فاقے سے ہو اس کو کھانا کھلانا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع مفلسوں کی فاقہ شکنی کون کرے گا (انیس)

کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے روزہ دار دن بھر فاقہ کرنے کے بعد غروب آفتاب کچھ دن رہے کھانا کھانے کو فاقہ شکنی کہتے ہیں جو شیعوں کی خاص اصطلاح ہے۔

فاقہ کرنا :- بھوکا رہنا، کھانا نہ کھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ حکیم صاحب نے بھی منع کر دیا دوسرے مجھے کوئی خواہش بھی نہیں تھی اس لئے رات کو فاقہ کر لیا اب طبیعت ٹھیک ہے۔

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "کھانا نہ ملنے کے باعث بھوکا رہنا" کے لکھے ہیں زیادہ تر اس محل پر "فاقہ ہونا" بولتے ہیں یا جمع کے ساتھ "فاقے کرنا" بولتے ہیں جیسے "غریب کہاں تک مصیبت برداشت کرے گا ایک دن فاقے کرتے کرتے مر جائے تو کوئی تعجب نہیں۔"

فاقہ کش :- بھوکا رہنے والا، فاقے کی سختیاں سہنے والا، فارسی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مسکین ہوں فاقہ کش ہوں غریب و فقیر ہوں
پالے ہوئے ہیں اہل حرم کا دبیر ہوں (دبیر)

فاقہ کشی :- بھوکا رہنا، فاقے کی سختیاں سہنا۔ مونث، فصیح، رائج۔

فاقہ کشی میں رہتے ہیں وہ شہروں کی طرف
تنگیسٹی کی جو شیشہ کھانی شکم ہوا (نفائس)

فاقہ کشی کی نوبت آنا :- اس درجہ فلاس بڑھ جانا، کھانے کو بھی نہ ملے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح - اگر تمھارے سبب جاہ ربنے کی یہی حالت رہی تو دیکھ لینا ایک دن فاقہ کشی کی نوبت آجائے گی

قول فیصل - اس محل پر "فاقہ کشی کی نوبت پہنچنا" بھی بولتے ہیں جو فصیح و رائج ہے:

فاقہ گزرنا :- فاقہ ہوجانا، فاقے سے رہنا بھوکا رہنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیونکر منصفو ابھی کوئی مہمانی سے کرتا ہے
سیدیہ آج تیسرا فاقہ گزرتا ہے — مرزا دبیر

فاقہ مست :- تنگی میں بھی مگن رہنے والا حالت افلاس میں خوش رہنے والا۔ فارسی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے
نانک کھانے کے ہیں ہزار طریق — داغ

قول فیصل - اردو میں اس کا تلفظ "فاقے مست" ہے جو عام طور سے اہل لکھنؤ کی زبانوں پر ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی لنگوٹی بیں کھیا گ کھیلنے والا، مفلسی میں امیری کی حرص کرنے والا کے بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فاقہ مستی :- تنگ دستی میں خوش رہنا، بے فکری سے بسر کرنا، مفلسی میں خوش رہنا۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن — غالب

فاقہ ہونا :- بھوکا رہنا، بھوکا ہونا، کھانا نہ ملنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

صحرائے کربلا میں ہوا کیا بری بھلی
فاقہ تھا تیر اگلے پہ چھری چلی — انیس

قول فیصل - بصیغہ جمع "فاقے ہونا" بھی رائج و فصیح ہے:

ماہ رمضان میں فاقے ہیہات ہوئے
کبھی گزشت سے محروم بدفعات ہوئے — میر

فاقے پر فاقے ہونا :- (لازم) مسلسل کھانے کے اوقات پر کھانا نہ ملنا، پے در پے کئی وقت یا کئی دن بھوکا رہنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح - واہ ری شرافت اور واہ ری خودداری فاقے پر فاقے ہوتے ہیں مگر دست سوال دراز نہیں کرتا:

قول فیصل - بصیغہ لازم "فاقے پر فاقے کرنا" بھی استعمال کیا ہے۔ جیسے

ہیں فاقے پہ فاقے کرتے ہیں دن رات مصطفیٰ — مونس

فاقے رہ جانا :- وقت پر کھانا نہ کھا سکنا، وقت پر غذا سے محروم رہ جانا۔ اردو، صرف، ترک

جاں شریں ہو فراق یار سے کیونکر عزیز
مرگ صاحب خانہ ہے فاقے جو مہماں رہ گیا — آتش

فاقے سے مرنا :- بھوک سے مرنا، کھانا نہ ملنے کی وجہ سے مرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

آب و طعام چھین کے سب نوش کرتے ہیں
سادات آج تیسرے فاقے سے مرتے ہیں — دبیر

فاقے سے ہونا :- وقت پر کھانا نہ کھا سکنا اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح - تم کو خدا پر ترس نہیں آتا کہ سارا گھر فاقے سے ہے: (توبۃ النصوح)

فاقے کا مارا :- بھوک کا ستایا۔ اردو۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل - اس کا استعمال جمع کے ساتھ "یعنی فاقوں کا مارا" زبانوں پر ہے:

فال :- شگون، غیب کی بات، نیک و بد کا شگون، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

جب نظر کیجئے اس ترعہ کہے فال نئی
یہ وہ چرچہ ہے کہ ہر بار تھی یال جائی نئی — ذوق

فال آنا :- فال نکلنا، اردو، صرف، متروک

جز زلف بت دل شکن آئے گی درست
فال نیک آئی ہے نامے کی شکن سے ہم کو — رشک

قول فیصل - تنہا "فال آنا" زبانوں پر کم ہے البتہ عام طور سے لفظ "بد یا نیک" کے ساتھ اس کا استعمال ہوا ہے:

فال بد :- (باضافت) برا شگون، بری خبر، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہجر کا ساماں کرنا اصل میں ہے فال بد
اس لیے تصویر جاناں ہم نے کھنچوائی نہیں — لطافت

فال بد منھ سے نکالنا :- بدشگونی کرنا، اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صحیح - ناحق گھبراتی ہو فال بد منھ سے نکالتی ہو (طلسم ہوشربا)

قول فیصل - منھ کی جگہ "زبان" بھی زبانوں پر ہے:

فالتو :- (بسکون لام و واؤ معروف) ضرورت سے زائد، فضول، بے کار، اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

لگائے ان دل آزاروں سے وہ دل
جو کوئی اپنے گھر سے فالتو ہو — مصحفی

قول فیصل - جو چیز بھی فضول اور بیکار ہو ان سب کے لئے اس کا صرف ہے۔ جیسے فالتو باتیں، فالتو وقت، فالتو کپڑے وغیرہ۔

فالتو :- پہاڑی لوگ، قلی، مزدور، اردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فالتو وقت :- بے کار وقت ، فضول وقت ، اردو غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے کہ میں دوڑ دوڑ کے تمھارے پاس بار بار آؤں ۔

فَالِج :- ایک بیماری کا نام جس کی وجہ سے وہ حصہ جس پر اس کا اثر ہوتا ہے بے کار ہو جاتا ہے عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج

لقوہ و فالج اسے ہے پیر زال
کرتے ہو کیوں قتل کا اس کے خیال — سودا

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی لکھے ہیں ۔ ادھرنگ ، آدھے جسم کا ڈھیلا یا سست پڑ جانا ، استرخاء خلط بلغم کی زیادتی سے آدمی کے نصف جسم کا سست اور بیکار ہو جانا ۔

فالج گرنا :- فالج کا مرض ہو جانا ، یکدم سے فالج کے مرض میں مبتلا ہو جانا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف ۔ سنجا میں ہزاروں حیا دار چل بسے مگر تم اور بھی موٹے ہو گئے تم پر فالج تک نہیں گرتا (فسانہ آزاد)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے " ادھرنگ کی بیماری کا ہونا دفعتاً بدن کا سست اور ڈھیلا پڑ جانا کے معنی بھی لکھے ہیں ۔

فال دیکھنا ۔ خاص طریقے سے کلام اللہ یا فال نامے وغیرہ سے کسی امر کے لیے فال دیکھنا اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

کب نظر میری پڑے گی اس کے روئے خوب پر
ہم نشیں تک تو بھی مصحف کھولکر تو فال دیکھ — تیر

قول فیصل ۔ اس کی تکمیلی صورت " فال دیکھ لینا " بھی رائج ہے ۔

بلا سے گر دنیا کا سا نہیں ہو پاس اپنے فال میں

ہم اپنے لفظوں سے داغ دل ہی کے فال مدت نہ دیکھ لیں گے — ذوق

دیوان حافظ شیرازی سے بھی فال دیکھی جاتی ہے تسبیح سے بھی فال دیکھتے تھے جیسا کہ ذوق دہلوی نے کہا ہے ۔

اٹھائی آنسوؤں نے کس پہ آج یہ تسبیح
سفر ہے جاں کا جو فال سفر کو دیکھتے ہیں — ذوق

فالِ زبان :- (باضافت) زبان کی فال زبان کا کہا ، فارسی ، فصیح ، رائج

ہوئے گا وہی جو کہ ہے تقدیر الٰہی
قائل نہ شگوں کا ہوں نہ میں فال زباں کا — رند

فال زبان یا فال قرآن :- (با علان ہر دو نون) عورتیں ایسے محل پر بولتی ہیں جب کوئی شخص بری بات اپنے یا دوسرے کے لئے زبان سے نکالتا ہے تو کہتی ہیں ایسا نہ کہو فال زبان یا فال قرآن ، یعنی اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ جو کہو وہ ہو جاتا ہے ، اردو مقولہ ، عورتوں کی زبان ۔

فالسائی :- (وہ دار نگ) ، ایک رنگ کا نام جو سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا ہے ، فالسے کے رنگ کا ، اردو مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

کاندھوں پہ وہ ڈوپٹہ ململ کا
فالسائی رنگا ہوا ہلکا — (فسانہ آزاد)

قول فیصل ۔ اب زیادہ تر فالسئی بولتے ہیں ۔ جیسے " اب بی مہری کی چال ڈھال اور جوڑے کا حال سنیے ۔ فالسئی اطلس کا لہنگا ۔ ناز سے پائنچے اٹھائے ہوئے ۔ (فسانہ آزاد)

یہ رنگ نیل ، شہاب اور پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے ۔

فالسہ :- (بسکون سوم) ایک قسم کا جھربیری کے برابر سیاہی مائل ترشی لئے پھل ۔ اردو مذکر فصیح ، رائج ۔

جوبن تھے بھبٹیوں میں غضب کے بھرے ہوئے
تھے فالسے اناروں کے اوپر دھرے ہوئے — لا اعلم

قول فیصل ۔ فالسے کی دو قسمیں ہوتی ہیں ترش و شیریں ۔ ترش کو شربتی فالسہ کہتے ہیں جو زیادہ تر بھورے رنگ کا ہوتا ہے اور شیریں کو فالسہ ہی کہتے ہیں جو زیادہ تر سیاہ ہوتا ہے شربتی فالسے کا شربت بناتے ہیں ۔

وہ کسیر و سوکھا دگرمی کا
شربتی میوہ فالسہ کھٹا — (عروج الفت)

مزاجاً درجہ سوم میں بارد اور اول درجے میں یابس ہوتا ہے ۔ اس کا شربت صفرا کے لیئے مفید ہے فارسی میں اس کی اصل " پالسہ " ہے اردو والوں نے فالسہ کر لیا ۔

فال طغرا :- وہ فال جس میں قرآن مجید کے کسی صفحے کی ابتدا میں بسم اللہ یا خدا کا نام نکل آئے یہ بہت مبارک فال ہے ۔ فارسی مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے ۔

فالِ قرآن :- (باضافت) قرآن کی فال وہ فال جو قرآن سے دیکھی جائے ۔ فارسی ، فصیح ، رائج ۔

ہو گئی بارے زیارت مصحف رخ کی نصیب
آج میں نکلا تھا گھر سے فال قرآن دیکھکر — رند

فال کھلوانا :- شگون نکلوانا ، غیب کی بات دریافت کرانا ، آیندہ کی بات پوچھنا اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

فال کہنا :- پیشین گوئی کرنا ، آیندہ کی

بات بتانا، اردو صرف، متروک۔

گھوڑے نخاس میں جو رہتے ہیں
وہ بہت ٹھیک فال کہتے ہیں (عروج الغت)

فال کھولنا:- فال دیکھنا۔ فالنامے یا کلام اللہ میں فال دیکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیوں جی اب تو یقین راہ میں ہو (فلق)
آج حافظ کی فال تو کھولو (طلسم الغت)

فال کھولنے والا:- وہ شخص جو فال کھولنے کا کام کرے۔ فالیا، فال دیکھنے کا پیشہ کرنے والا اردو مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ فال کھولنے والے کو "فالیا" نہیں کہتے۔ ہاں فال کھولنے والا کہتے ہیں۔

فال کی کوڑیاں ملا کو حلال ہیں:- مشقت کی اجرت جائز ہے۔ محنت کی اجرت منتفی کو بھی جائز ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فرہنگ آصفیہ میں "بھی" کے اضافے کے ساتھ ..... کو بھی حلال ہیں، لکھا ہے۔ مولوی محمد منیر لکھنوی نے ملکہ کی "زبان المعروف، محاورات ہندوستانی" میں اس مثل کا مفہوم لکھا ہے۔ مفت کا قلیل مال لے لینا جائز ہے، اب بہرحال بہت کمی کے ساتھ ہے۔ زیادہ تر ایسے موقع پر "مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہوتی ہے" بولتے ہیں۔

فال گو، فال گیر:- فال بتانے والا، شگون بتانے والا، فال دیکھنے والا، فارسی صفت۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فال گوش:- وہ فال جو کسی بات کے لئے گھر سے نکلتے وقت راہگیروں کی آواز سنتے ہیں، راہ چلتے آدمیوں کی باتوں کو آواز غیب سمجھ کے شگون لینا۔ فارسی، مونث، دہلی کی زبان۔

محل مذمت۔ ماں بے چاری کہیں منت مانتی پھرتی ہیں کہیں گھر کی فال گوش لے رہی ہیں۔ (مرآۃ العروس)

فال لینا:- (فارسی فال گرفتن کا ترجمہ) شگون لینا۔

یعنی نکلی فال نیک جو کوثر کے باب میں (راسخ)
دنیا تھا غسل نعش کو مری شراب میں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

فال نامہ:- وہ کتاب جس سے فال دیکھتے ہیں، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بلا سے گردانیاں کا ساہیں ہو یا من لیتے فال نامہ
ہم اپنے نقطوں سے داغ دل ہی کے فال دو تن کو دیکھ لیں گے (دہقانی)

قول فیصل۔ عوام "فالنامے کی کتاب" بھی بولتے ہیں۔

فال نکالنا:-[1] قرآن مجید یا فالنامے وغیرہ سے کسی امر کے لیے فال دیکھنا (دیوان حافظ میں بھی فال دیکھتے ہیں) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ... ان معنوں میں "فال دیکھنا" بولتے ہیں۔

فال نکالنا:-[2] منہ سے بدشگونی کی بات نکالنا عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) ایسی فال نہ نکالو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں زیادہ تر ایسی فال بد منہ سے نہ نکالو ہی استعمال کرتے ہیں۔

فال نکلنا:- فالنامے یا اور کسی کتاب کی عبارت کے مضمون سے اپنے مطلب کے موافق نکلنا، کلام اللہ میں کسی آیت کا مضمون اپنے مطلب کے موافق نکلنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

"تا فال نیک نکلے زیارت کے باب میں
پہروں ہی دیکھتے ہیں خدا کا کلام روز (اثر)

قول فیصل۔ "فال نکلوانا" بھی زبانوں پر ہے۔

فال نیک:- (با اضافت) اچھا شگون، اچھی بات، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

"تا فال نیک نکلے زیارت کے باب میں
پہروں ہی دیکھتا ہوں خدا کا کلام روز (اثر)

قول فیصل۔ فال نیک نکلنا کی جگہ دبیر نے فال نیک برآمد ہونا" بھی بطور تشبیہ کہا ہے:

بیت المشرف سے مہر عرب نے کیا ظہور
مانند فال نیک برآمد ہوئے حضور (د)

فالودہ:- (واؤ معروف) لسی کی طرح پکے ہوئے نشاستے کو چھلنی میں سیو کی صورت سے چھانے کے اور شربت میں ڈال کے گرمی میں پیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل مذمت۔ بابا تو آپ کے عمر بھر فالودہ بیچا کیے اور دادا جوتے کی دکان رکھتے تھے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ پرانے زمانے میں فالودہ بنانے کی ترکیب یہ تھی کہ پکے اور جمے ہوئے نشاستے کو ... پاروں کی طرح باریک کاٹ کے شربت میں ڈالتے تھے اور ان تنک پارہ کاٹے ہوئے باریک ٹکڑوں کو "فالودے کے قتلے" کہتے تھے۔ مولف نور اللغات نے بھی یہی ترکیب لکھی ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ کی تحقیق کے مطابق "فالودہ پالودہ کا معرب ہے۔ یعنی گندم کا صاف کیا ہوا نشاستہ جو اس کی گری سے بنایا جاتا ہے۔

فالودہ کھاتے دانت ٹوٹیں تو بلا سے:- بھلائی کرتے برائی ہو تو ہونے دو اردو، مثل، (نور اللغات)

قول فیصل۔ "مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے: میں نے اس مثل کو اس طرح سنا ہے کہ فالودہ کھاتے دانت ٹوٹے تو اسے کیا کیجیے، اور اس کا مطلب ہوتا ہے کہ سہل کام بھی نہیں ہو سکتا"۔ بہر حال بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

فالیز (بکسر سوم و یائے مجہول) اصطلاحاً خربوزوں کا کھیت، فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اب تو نہ ادھر ہے انھیں کا تیز
اور سب کچھ سیاہی فالیز — انشا

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں "کشت زار، باغ و بوستان" اور یہ پالیز کا معرب ہے۔

فام: شبیہ، مانند، مثل، رنگ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل ہمارا جانب زلف سیہ فام آئے گا
یہ مسافر آج منزل پر سر شام آئے گا — رشید

قول فیصل۔ تنہا فام نہیں بولتے۔ ترکیب کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے گلفام، لالہ فام، سیہ فام، شفق فام وغیرہ۔

بوسہ لیا ہے میں نے جو اس لالہ فام کا
زردی کے بدلے رخ ہے شفق جا بجا — لغات

سودائے عشق بادہ گلفام ہو گیا
گردن میں طوق عکس خط جام ہو گیا — خواجہ وزیر

جو پیش نظر وہ گل اندام ہوگا
تو دامن نگہ کا شفق فام ہوگا — نظیر اکبر آبادی

فانوس: ایک قسم کا شمع دان، ایک قسم کی بڑی قندیل، ایک قسم کی لالٹین۔ باریک کپڑے یا کاغذ سے منڈھا ہوا پنجرے کی شکل کا چراغدان، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا تجلی میں کہوں اس ساعد پر نور کی
آستین یار ہے فانوس شمع طور کی — برق

قول فیصل۔ بحر نے تذکیر و تانیث دونوں طرح لکھا ہے۔

(تذکیر)
طبیعت بحر کی روشن ہوئی جب صنف برد سے
ہوا فانوس معراج مہ نو شمع مضموں کا — بحر

(تانیث)
داغ سوزان محبت سے ضیائے غیب ہے
شمع جب روشن ہوئی فانوس نورانی ہوئی — بحر

ممکن ہو ابتدائے دور میں مذکر استعمال کرتے ہوں اور آخری دور میں یہ مؤنث بولنے لگی ہو جس کا سلسلہ اب تک چلا آتا ہے۔ مرزا دبیر نے لفظ کی اردو والی جمع "فانوسیں" بھی تانیث ہی کے ساتھ استعمال کی ہے۔

پیر نصرت سے نکلی وہ دریدہ گئے دامن
ہلمد کی فانوسیں دو جانب ہوئیں روشن — مرزا دبیر

دہلی میں بھی تانیث کے ساتھ اس کا استعمال ملتا ہے۔

ایک چراغ پتھر پر دھرا اٹھا رہا ہو ہرگز ہوا اس کو نہیں لگتی گویا فانوس اس کی آسمان بنا ہو کہ بے خطر جلتا ہے۔ (باغ و بہار)

فانوس کی جمع "فانوسوں" بھی زبانوں پر ہے۔ صاحب نور اللغات نے فانوس کے لغوی معنی "نحن چیں" کے لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

فانوس خیال: (بااضافت) ایک قسم کا کاغذی فانوس جس میں ہاتھی گھوڑے وغیرہ کاغذ کے بنا کر اس طرح رکھ دیتے ہیں کہ وہ ہوا سے خود بخود گردش کرتے رہتے ہیں۔ اکثر ہوا یا چراغ کے دھوئیں سے گردش کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

آنے لگے سینے سے چکر
فانوس خیال بن گیا گھر — گلزار نسیم

قول فیصل۔ اسی کو فانوس خیالی بھی کہتے ہیں۔

گردش میں ہر اک آنکھ ہے فانوس خیالی
ہیں دشت جہاں میں نسل اس کے رباعی ہلالی — دبیر

صاحب نور اللغات نے انھیں معنی میں فانوس گردان بھی لکھا ہے جس کی کوئی مثال نہیں دی۔ اردو زبان میں فانوس گردان نہیں بولتے۔

فانہ: ایک چپٹی لکڑی جس کے ذریعے سے لکڑی کی درز زیادہ بڑھاتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

فانی: فنا ہونے والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

دنیا بھی عجب سرائے فانی دیکھی
ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
جو آ کے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی — رباعی، انیس

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کی مثال میں یہی رباعی پیش کی ہے لیکن دوسرے مصرعے کو پہلا مصرع قرار دیا ہے اور دوسرے مصرعے کی جگہ "دنیا بہ غرض کہ ہم نے فانی دیکھی" یہ مصرع لکھا ہے۔ باقی دونوں مصرعے من و عن ہیں نیز اس کو قطعۂ دبیر لکھا ہے درآنحالیکہ مشہور یہی ہے کہ یہ رباعی میر انیس ہی کی ہے۔

اس کی اردو جمع "فانیوں" بھی استعمال ہوئی ہے جو غیر فصیح ہے۔

کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہو یا قدیم
کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں فانیوں میں ہم — عشق

فانی (بکنایہ) نہایت بوڑھا، معمر، عمر رسیدہ جیسے شیخ فانی، عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔ صاحب

دربار اکبری نے اسے فانی اللہ کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔ "ہم تو شیخ عبدالقادر کو جوان فانی صوفی مشرب سمجھے ہوئے تھے وہ تو آپ تفقیہ متعصب نکلا جس کے تعصب کی رگ گردن کو کوئی تلوار کاٹ ہی نہیں سکتی"۔ ان معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فانی: (س ۳) اردو کے ایک مشہور شاعر کا تخلص۔

فانی ہم تو جیتے جی وہ میت ہیں بےگور و کفن — فانی
غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا — بدایونی

قول فیصل۔ شوکت علی خاں فانی ۱۳ ستمبر ۱۸۷۹ء کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ ان کے بزرگ شاہ عالم کے زمانے میں کابل سے آئے تھے۔ دہلی والوں نے بہت نوازا۔ ان کے پردادا نواب بشارت خاں صوبہ بدایوں کے گورنر تھے مگر رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ان کے والد شجاعت علی خاں پولیس کی معمولی ملازمت پر مجبور ہو گئے۔ فانی نے آنکھ کھولی تو جو کچھ رہا سہا تھا وہ بھی جا رہا تھا۔ ۱۹۰۱ء میں انھوں نے بی اے اور ۱۹۰۸ء میں ایل ایل بی علی گڑھ سے کیا۔ وکالت ایک عمر تک کی مگر کامیابی کبھی نہ ہوئی اس کی وجہ یہ نہ تھی فانی نالائق تھے بلکہ وہ اس پیشے سے نفرت کرتے تھے۔ بار بار یہ دیکھا گیا کہ بڑے جبر کے بعد وہ موکلوں کی طرف متوجہ ہوئے مگر کوئی ملنے والا آ گیا تو سب کو چھوڑ چھاڑ کر شعر و شاعری کا شغل شروع کر دیا۔ لکھنؤ، بریلی، بدایوں اور آگرہ میں عرصے تک برائے نام وکالت کی مگر دراصل وہاں کے شاعروں اور ادبی صحبتوں کے روح رواں بنے رہے۔

آگرہ میں فانی نے کافی عرصہ گزارا گو وہ مالی مشکلوں میں برابر مبتلا رہے۔ ۱۹۳۲ء میں مہاراجہ کشن پرشاد شاد کی دعوت پر حیدرآباد گئے اور وہاں ۱۹۳۹ء تک صدر مدرس رہے۔ حیدرآباد میں آخر میں فانی کی زندگی جو یوں بھی کم سوگوار نہ تھی اور بھی تلخ ہو گئی۔ لڑکوں نے کچھ نہ کیا۔ جوان لڑکی ۱۹۳۲ء میں مر چکی تھی۔ ۱۹۳۴ء میں بیوی بھی رخصت ہو گئیں۔ اس عالم میں ان پر جو گزری اس کا اندازہ اس مادۂ تاریخ سے ہو سکتا ہے "جو انھوں نے اپنی موت کا نکالا تھا":

آہ از جہاں رخت کہ آخر خدا نہ بود
ادہم خیال نزیست کہ گوئی خدا نداشت
فانی تا ذہبی کہ بہ لوح مزار او
ہشت است سال رحلت فانی خدا نداشت

آپ کا مجموعہ سب سے پہلے "دیوان فانی" کے نام سے ۱۹۲۱ء میں شائع ہوا پھر "باقیات" ۱۹۲۶ء میں نکلی۔ باقیات فانی کی اشاعت کے بعد سے فانی دور حاضر کے ممتاز شاعروں میں سمجھے جانے لگے۔ "عرفانیات" ۱۹۳۹ء میں شائع ہوئی۔ مرنے سے چند ماہ قبل "وجدانیات" کے نام سے ایک اور چھوٹا سا مجموعہ شائع ہوا۔ اس میں عرفانیات کے بعد کے اشعار تھے۔ ان کی زندگی اور شاعری میں اتنی ہم آہنگی ہے کہ دوسری جگہ کم نظر آئے گی۔

فانی بڑے خلیق اور متواضع آدمی تھے مگر ان میں ایک سچے شاعر کی خودداری اور غیرت پوری طرح موجود تھی۔ انھوں نے کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی۔ کبھی معاصرین کی برائی کر کے اپنا دل ٹھنڈا نہیں کیا۔ ان کی ابتدائی شاعری میں لکھنؤ کا اثر نمایاں ہے بعد میں غالب کے اثر سے انھیں فلسفۂ غم سے دلچسپی ہو گئی۔ غالب کا اثر فانی کے یہاں ساری عمر غالب ہے: مگر جنھوں نے فانی کو فانی بنایا وہ غالب نہیں میر ہیں۔ آخر یہ پرستار شب ہجر، یہ شہید ستم، دل سوگوار، یاسیات کا یہ امام ۲۶ر اگست ۱۹۴۱ء میں اس دنیا سے رخصت ہوا اور حیدرآباد میں قبر بنی۔

اک عمر پرستار شب ہجر رہا تھا
اس زلف سیہ کا تم فانی میں کفن تھا — (از تنقیدی اشارے)

فائدہ: (ع ا) نافع، منفعت، نقصان کا نقیض۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ "اگر انسان نیک نیتی اور ایمانداری سے کوئی تجارت کرے تو فائدہ ضرور ہوتا ہے"۔

قول فیصل۔ اس کی جمع "فائدے" بھی مستعمل ہے۔ جیسے "وہ ایک صاحب ثروت رئیس ہیں۔ یہ غیر ممکن ہے کہ وہ شخص چند ہزار کے فائدے کے لیے ایسی کمینہ حرکت کا مرتکب ہو سکے۔" (از منشی پریم چند)

فائدہ: (ع ۲) نتیجہ، پھل، حاصل، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

گزری شب فراق بری یا بھلی طرح
اس گفتگو سے فائدہ پیارے گزر گئی — (دلاسلم)

قول فیصل۔ "زیادہ تر کیا" کے اضافے کے ساتھ اس کا صرف ہے:

گر کاہ سے فائدہ کیا کوہ کنی سے
ہے کاہ کو گل کرتا ہوں رنگین سخنی سے — مرزا دبیر

تھوڑے فرق کے ساتھ "غرض، مطلب، واسطہ" کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جو اردو ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ "وصف، خوبی، اثر، گن، سود، لابھ، آمدنی، پیداوار"۔

فائدہ: (ع ۳) کارآمد، مفید، مطلب، موجب

فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حضرات! اگر آپ لوگوں نے میری تقریر کو غور سے سن لیا تو میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ فائدے سے خالی نہ ہوگی۔

فائدہ بکسر ہ۔ بھلائی، نفع، عربی، فصیح، رائج

جا بجئے شب کو تو دل بھی طرف یار رہے
شل سگ فائدہ پھر کیا ہے جو بیدار رہے — میر مہدی علی تکمیل

فائدہ بکسر ۵۔ افاقہ، آرام، صحت، عربی، فصیح، رائج۔

فائدہ دے ترے بیمار کو کیا خاک دوا
اب تو اکسیر بھی دیجئے تو ضرر دیتی ہے — ذوق

فائدہ: ع ۔ بہتری، بھلائی، عربی، فصیح، رائج

محل صرف۔ میری رائے یہ ہے کہ باہمی صلح کرلو اس میں دونوں کو فائدہ ہے۔

فائدہ اٹھانا: منفعت حاصل کرنا، نفع اٹھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب ہم اشیا میں ہیں اور ہمارے آقا کمال شوق سے آداب و تعظیم کے خریدار ہیں تو ہمیں اس سے فائدہ اٹھانے میں کیا عذر ہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے آرام پانا صحت پانا کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فائدہ بخش:۔ نفع پہنچانے والا، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ اسے تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں نے آج تک جتنے بھی مشورے دیے وہ سب آپ کے حق میں فائدہ بخش ثابت ہوئے۔

قول فیصل۔ دوا، پھل اور دیگر اشیاء کے لئے بھی اس کا استعمال ہے جیسے "اگر سوت کی گولی روزانہ استعمال کرتے رہیں تو بواسیر میں فائدہ بخش ضرور ثابت ہوگی۔"

فائدہ پہنچانا:۔ نفع پہنچانا، فیض پہنچانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خدا بخشے مرحوم نے اپنی زندگی میں مجھ کو بہت فائدہ پہنچائے میں تا حیات شکریہ ادا کرتا ہوں گا۔

فائدہ پہنچنا:۔ نفع پہنچنا، فیض پہنچنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب شجاع الدولہ کی ۔۔ فن موسیقی کی ترقی اور سرپرستی میں کثیر رقم صرف ہوتی تھی اور بظاہر یہ اسراف معلوم ہوتا ہے کہ لیکن فراوانی دولت پر نظر کر کے ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہنچتا تھا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فائدہ دہ:۔ فائدہ دینے والا۔ مفید، فائدہ مند، سود مند، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اس کے معاوضے میں تعلیم نسوانی فائدہ دہ ثابت ہوگی۔ (گلدستۂ ظرافت)

فائدہ دینا:۔ فائدہ پہنچانا، فائدہ دینا اردو، صرف، فصیح، رائج۔

فائدہ دے ترے بیمار کو کیا خاک دوا
اب تو اکسیر بھی دیجئے تو ضرر دیتی ہے — ذوق

فائدہ رساں:۔ فائدہ پہنچانے والا، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آنیوالے زمانے میں مشرقی زیادہ فائدہ رساں ذرہ ملینگے (دیر اہپلاگناہ)

فائدہ کرانا:۔ نفع کرانا، کسی سے کچھ دلوانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خود ان کی ہمت نہیں ہو رہی تھی لیکن میں نے نواب صاحب سے کہہ کے ان کا فائدہ کرا دیا۔

فائدہ کرنا:۔ مفید ہونا، کارگر ہونا، مؤثر ہونا، صحت بخشنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب تم پرہیز نہیں کرسکتے تو اپنے دل سے یہ امید نکال ڈالو کہ یہ انگریزی یا یونانی دوا تم کو فائدہ کرے گی۔

فائدہ لینا:۔ نفع حاصل کرنا، فیض اٹھانا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ فن طب کو حاصل کیا مگر اس سے فائدہ صرف اتنا لیا کہ بندگان خدا کو معالجے سے فیض پہنچاتا تھا اور کچھ اجرت نہ لیتا تھا۔ (دربار اکبری)

فائدہ مند: منفعت بخش، مفید، سود مند، کارگر، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غرض وہ فائدہ مند اور عمدہ بندوبست خلط ملط ہو کر سرمایۂ نقصان ہوگیا اور جو مطلب تھا وہ حاصل نہ ہوا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ تمام بول چال میں اس کا تلفظ "فائدے مند" ہے جو غیر فصیح ہے۔

فائدہ و بے فائدہ:۔ کوئی فائدہ ہو چاہے نہ ہو خواہ ہر حالت میں۔ فارسی ترکیب، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ یہ بھی طبعی امر ہے کہ جب ہمارے دشمن کا کوئی حریف با اقبال پیدا ہوتا ہے تو اسے اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ فائدہ و بے فائدہ اس سے مل کر دل خوش ہوتا ہے اور زبان خود بخود اس کی ہمدانشانی پر حرکت کرتی ہے۔ (دربار اکبری)

فائدہ ہونا: ع ا۔ نفع ہونا، منافع ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب سے میں نے نوکری چھوڑ دی اور کاروبار شروع کیا الحمد للہ مجھے کافی فائدہ ہوا اور آئندہ بھی فائدہ ہونے کی امید ہے۔

فائدہ ہونا: ع ۲۔ آرام ہونا، مرض میں افاقہ

ہونا، مریض کا روبہ صحت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل صرف۔ مہینے بھر ڈاکٹری علاج کیا لیکن بے سود جب
سے یونانی علاج شروع کیا ماشاء اللہ کافی فائدہ ہوا۔

فائدہ ہونا :- حاصل ہونا، ہاتھ لگنا۔
ملنا، پانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فائدہ کیا ہے ہاتھ پائی میں
اے لو، موچ آگئی کلائی میں
نواب مرزا شوق

فائدے کا ساتھی :- بھلائی چاہنے
والا، فائدہ چاہنے والا، بہی خواہ، اردو صرف،
غیر فصیح، رائج۔
محل صرف۔ آپ ہمارا اعتبار کریں یا نہ کریں ہم آپ
کے فائدے کے ساتھی ہیں نقصان کے ساتھی نہیں۔

فائدے کی بات :- نفع والی بات، سود
مند بات، فائدہ پہنچانے والی بات، اردو صرف،
فصیح، رائج۔

یہ تساہل یہ تغافل، فائدے کی بات میں
وقت اکثر صرف ہوجاتا ہے لغویات میں
صفی

فائدے میں رہنا :- نفع میں رہنا، فائدہ ہونا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ تم کو اس سے کیا ہمیں نقصان ہوا یا فائدہ بہرحال تم تو فائدے
میں رہو گھڑی گھڑی ذکر بیکار ہے۔

فائر :- گولی، گولی چلانا، گولی چلنا، انگریزی
قول فیصل۔ انگریزی سے ناواقف حضرات
فیر کہتے ہیں۔

فائر بریگیڈ :- (بریگیڈ۔ بکسر اول و یائے اول معروف
و دوم مجہول) آگ بجھانے والا دستہ جو سرکاری طور سے
کام کرتا ہے۔ انگریزی مذکر، رائج
محل صرف۔ ہٹو ہٹو۔ دیکھو فائر بریگیڈ والا موٹر
آرہا ہے شاید کہیں آگ لگ گئی ہے۔

فائرمین :- انجن یا کسی مشین یا بھٹی میں کثیر
تعداد میں کوئلہ جھونکنے والا، انگریزی، رائج۔
محل صرف۔ چپڑکیدار نے "جمعدار جمعدار! پھاٹک
کھولو" کی صدا آہستہ آہستہ دینا شروع کی اور
فرٹز کی کوٹھڑی کی طرف جاکر مرلی دھر بید کو یہ کہہ کر
بیدار کرنا شروع کیا کہ اٹھو فائرمین نے بوائلر میں
کوئلہ جھونکنا شروع کردیا ہے۔ اسٹیم اٹھ رہی ہے۔
(میرا پہلا گناہ جلد اول)

فائرنگ :- (بکسر سوم و چہارم وسکون نون غنہ و
کاف فارسی) فیر کرنا، فیر ہونا، گولی چلانا، گولی
چلنا، انگریزی، مونث، رائج۔
محل صرف۔ جیسے ہی فائرنگ کی آواز آئی میرے
کان کھڑے ہوئے گھر سے نکل کے سڑک پر آیا وہاں
لوگوں سے پوچھا مگر کچھ نہ معلوم ہوسکا۔ صبح کو اخبار
سے معلوم ہوا پولیس والوں کی ڈاکوؤں سے جھڑپ
ہوگئی تھی جس میں ڈاکو بچ کے نکل گئے اور پولیس والے
ناکام رہے۔
قول فیصل۔ 'کرنا' اور 'ہونا' کے ساتھ اس کا صرف
ہے۔

فائز :- پہنچنے والا، کامیاب، فتح پانے والا
عربی، صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ حضرت اسمٰعیل کی اولاد بھی اپنے
آبائے کرام کی طرح مکے کی حکومت، قبیلہ عرب کی
ریاست و امارت حرم محترم کی تمام مقدس خدمتوں
پر فائز رہی۔ (سراج المبین)

فائز :- جناب سید محمد حسن صاحب عرف لڈن
صاحب کا تخلص۔
قول فیصل۔ آپ جناب دولہا صاحب عروج کے
اکلوتے صاحبزادے تھے جو حضرت نفیس کے فرزند
تھے۔ آپ میر انیس کے حقیقی پر پوتے تھے۔ لاولد ہونے
سے حضرت انیس کی نسل کا آپ پر خاتمہ ہوگیا۔ آپ نے
۶۵ سال کی عمر میں صرف گیارہ مرثیے کہے۔ بہت
تھوڑے سلام اور چند رباعیات۔ آپ کو غزل سے
خاص تعلق نہ تھا۔ آپ نے منشی کا امتحان الہ آباد سے
دیا تھا۔ اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے تھے۔ منشی
فاضل کا امتحان دیا تھا فیل ہوگئے تھے۔ آپ نے بقول
جناب لائق صاحب حضرت عارف مرحوم سے اصلاح
لی تھی۔ دو ایک مرثیے دکھائے تھے کہ حضرت عارف
کا انتقال ہوگیا۔ کسی وجہ سے اپنے پدر بزرگوار
حضرت عروج کو اپنا کلام کبھی نہیں دکھایا۔ حضرت
عروج کے بعد ان کے جانشین ہوئے۔ دلارام کی
بارہ دری چوبیٹیاں لکھنؤ میں ۲۵ رجب کی وہ
مجلس پڑھی جس میں حضرت انیس پڑھتے تھے
مرثیہ حضرت حر کے حال کا تھا۔ آپ کی طرز خواندگی
بہت سادہ تھی۔

دو شادیاں کیں مگر کسی سے اولاد نہیں ہوئی
بعارضہ دق ۶۵ سال کی عمر میں ۱۹۴۶ء میں رحلت
فرمائی۔ مقبرۂ میر انیس میں دفن ہوئے۔

فائز :- دہلی کے ایک قدیم شاعر کا تخلص۔
قول فیصل۔ حال ہی میں ان کا دیوان پروفیسر سید مسعود حسن
رضوی نے مرتب کرکے یہ ثابت کردیا ہے کہ دلی کے زمانے
میں شمالی ہند میں بھی اردو کے شعرا موجود تھے جن میں
فائز کی حیثیت صاحب دیوان ہونے کی وجہ سے ممتاز
ہے۔ فائز کا دیوان ۱۱۲۷ھ میں یعنی فرخ سیر کی سلطنت
کے پانچویں سال مرتب ہوچکا تھا۔ وہ ولی کے ہم عصر
تھے ان کا نام صدرالدین محمد اور والد کا نام محمد خلیل تھا
جو زبردست خاں کے نام سے مشہور تھے۔ ان کے آباؤ اجداد
اپنے وقت کے بادشاہوں کے یہاں ممتاز عہدوں پر مامور

تھے چنانچہ ان کے والد عالمگیری عہد کے بیالیس سال میں ناظم اودھ مقرر ہو گئے تھے بعد میں کبھی پنجاب اور کبھی اجمیر کے صوبیدار رہے۔
فائز کے وطن کا پتہ قطعی طور پر معلوم نہیں لیکن جس انداز سے انھوں نے اپنے کلام میں اہل دہلی کا ذکر کیا ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ وہ دہلی کے باشندے تھے۔ وہ نہایت ذی علم اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ نثر و نظم فارسی اور اردو دونوں میں ان کا قلم یکساں رواں تھا۔ ان کی انیس تصنیفات کا اب تک پتا لگایا جا سکا ہے۔ ان کے دیوان میں صرف بتیس غزلیں ہیں نظمیں زیادہ ہیں۔
فائز کے کلام میں غور و فکر کے عناصر نہیں پائے جاتے وہ سیدھی سادی باتوں کو نظم کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی غزلوں کا عام موضوع ظاہری حسن ہے یا مجازی محبت۔ کلام میں مقامی خصوصیات بہت ہیں۔ سوز و گداز رندی و مستی جوش و خروش کم ہے لیکن محبوب کی اداؤں کے بیان اور عاشق کی محبت کے اظہار میں کبھی کبھی کلام میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

فائز المرام :- مطلب اور مقصد کو پہنچنے والا، بامراد، کامیاب، مراد پانے والا، عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ مگر افسوس کہ بہت نامراد ناکام رہے کوئی فائز المرام نہ ہوا اور لیڈ نگر ہوتا وہ تو دھوکے کی ٹٹی تھی۔ (دستانہ آزاد جلد اول)
قول فیصل۔ کامیابی اور حصول مراد کے معنی میں فائز المرامی بھی استعمال کیا ہے جیسے "وہ کون سا کام ہے جو استقلال اور مستعدی سے جاری رکھا جائے تو فائز المرامی کے زینے پر انسان کو نہیں پہنچاتا" (رسالہ تنویر المشرق۔ فروری ۱۹۰۹ء)

فائز کرنا :- مرتبے پر پہنچانا، منصب اور عہدہ کی منزل پر پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ حق پر جان دینے والے مجاہد ہمیشہ یہی دعا کرتے رہے کہ مالک! میدان جنگ میں درجۂ شہادت پر فائز کرنا۔

فائز ہونا :- مرتبے پر پہنچنا، منصب اور عہدہ یا رتبہ پانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض معمولی حیثیت کے لوگ ترقی کرتے کرتے بڑے عظیم عہدے پر فائز ہو گئے ہیں۔ یہ سب قسمت کی بات ہے۔

فائق :- بلند ہونے والا، فوقیت رکھنے والا، برگزیدہ، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ یہ سب شرفا زادے تھے الا ماشاء اللہ، عالی خاندان، حافی دودمان، لائق فائق، بلند تیغ، خوش فکر، تربیت یافتہ دل و جگر اپنے کام میں رہتے تھے۔ (دستانہ آزاد)

فائق :- جناب سید ظفر حسن صاحب عرف بابو صاحب کا تخلص۔ عربی۔ رائج۔
قول فیصل۔ آپ حضرت عارف رحمۃ اللہ کے بڑے فرزند و جانشین تھے جو حضرت نفیس کے حقیقی نواسے تھے۔
بقول حضرت لائق صاحب آپ نے عمر بھر میں صرف ۱۶ مرثیے کہے مختصر سلام و رباعیات ہیں۔ ابتدائے جوانی میں آپ کو غزل سے بھی تعلق تھا مشاعروں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔
آپ خاص طور سے خاندانی طرز خوانندگی پر قادر تھے۔ ... صاحب تلامذہ تھے۔
آپ نے علا کا امتحان الہ آباد یونیورسٹی سے پاس کیا تھا۔ آپ کی شادی جناب حکیم سید مظفر حسین صاحب طبیب کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑیں۔ بہت وجیہ اور کسی قدر خوبصورت اور جامہ زیب تھے۔ ۱۷ رجب ۱۳۰۷ھ میں پیدا ہوئے۔ کسی کا مصرع تاریخ ولادت ہے۔
(سرور دل عالم۔ بابُ الطاف)
۱۳۰۷ھ
۵۷ سال کی عمر میں بعارضہ استسقا انتقال فرمایا مقبرۂ میر انیس میں لکھنؤ کا مایۂ ناز مرثیہ خوان دفن ہوا۔

فائق :- اعلیٰ، معزز، ممتاز، برتر، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ہے کہنہ دنیا وہ خوش رنگ نوبہ نو
فائق ہو گیا سب پہ جیسا چاہیے ہے اسے (ذوق)

فائل :- تاگہ، سلک، لڑی، قطار، سلسلہ، انگریزی، مونث، قلیل الاستعمال۔

فائل :- مسلک، نتھی، انگریزی، مونث، رائج۔

فائل :- مسل، انگریزی، مونث، رائج۔

فائل :- وہ کاغذات جو بالترتیب رکھے جائیں، انگریزی، مونث، رائج۔

فائل بک :- کاغذات کے لگانے کی دفتی کی جلد، انگریزی، مونث، رائج۔

فائل کرنا :- مسل میں شامل کرنا، نتھی کرنا، منسلک کرنا، فائل میں رکھنا، اردو صرف، سرکاری دفاتر کی زبان۔

فائن :- (دیکھو سوم) عمدہ، اچھا، انگریزی، صفت، رائج۔
قول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے۔

فائن :- جرمانہ، انگریزی، مذکر، رائج۔
قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا، ہونا" کے ساتھ ہے۔

فائنل :- آخری، فیصلہ کن۔ انگریزی صفت انگریزی داں طبقے کی زبان

فائنل رپورٹ :- آخری رپورٹ، تحقیقات کی آخری تفصیلی تحریری رپورٹ، انگریزی، مونث رائج۔

قول فیصل۔ اس کا اطلاق زیادہ تر پولیس اور ڈاکٹر کی رپورٹوں پر ہوتا ہے۔

فائنل کرنا :- کسی بات کو طے کرنا، کسی امر کا آخری فیصلہ کرنا، اردو مصرف، رائج۔

فائنل میچ :- (بفتح ششم) مقابلے کا آخری کھیل جس کے فیصلے پر تقسیم انعامات ہو۔ انگریزی مذکر، رائج۔

فاؤل :- (بضم ہمزہ) فٹ بال یا ہاکی وغیرہ کے کھیل میں کوئی حرکت خلاف قاعدہ ہونا مثلاً کسی دوسرے کھلاڑی کو دھکا دینا یا مارنا یا گیند کو کسی عضو سے روکنا یا کھیلنے کی تختی میں گیند یا چڑیا کا غلط جگہ لگ جانا وغیرہ، انگریزی مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

فاؤنٹن پین :- (بضم سوم تا ہندی میں یائے مجہول کی جھلک اور یائے فارسی مکسور) ایک قسم کا انگریزی قلم جس میں روشنائی بھر کر لکھتے ہیں۔ انگریزی مذکر رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو پن بھی کہتے ہیں۔

فبہا :- (بفتح اول و کسر دوم) بہتر، بہت خوب، اچھا، ٹھیک، مناسب، اردو، رائج۔

گر قبول آپ نے کیا فبہا
ورنہ قدموں پہ جا ہوگی فدا　(عروج اللغات)

قول فیصل۔ یہ عربی لفظ ہے۔ حرف ف تفریع کا ہے۔ حرف باء جار ہے۔ حرف ہا ضمیر مونث غائب ہے جس کے معنی "پس اس کے ساتھ" ہے اردو والوں نے مذکرہ بالا معنوں میں استعمال کرنا شروع کیا لہٰذا اس لفظ پر اردو کا حکم لگایا گیا۔ اصل میں یہ پورا فقرہ فنعما بہا تھا یعنی ہم اس پر راضی ہیں، ہم کو منظور ہے۔ کثرت استعمال سے فعل محذوف ہوگیا اور فبہا رہ گیا۔

فتا :- جوان آدمی، شجاع، عربی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صرف لا فتیٰ الا علی کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ "تنہا نہیں بولتے"

فتاح :- کھولنے والا۔ حکم کرنے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ حسنہ کے لا تعداد ناموں میں سے ایک نام ہے جو بصورت صفت، دعاؤں وغیرہ میں رائج ہے لیکن اس کا صرف "یا" کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

فتاح :- بڑا فتنہ گر۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

فتاح :- خاب قمر کا ایام جاہلیت کا نام تھا۔

فتادگی :- (بکسر اول و فتح چہارم) انکسار، تواضع، اپنے کو کچھ نہ سمجھنا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فتادگی میں عجب شے ہے دیکھ اے سرکش
کہ نیک و بد نے کیا نقش پا کو راہ نما　(سودا)

قول فیصل "فتادگی" کے بجائے "افتادگی" زبانوں پر زیادہ ہے۔

وہ جھیں الجھیں افتادگی سے اوج ملا
انھیں نے کھائی ہے ٹھوکر جو سر اٹھا کے چلے　(میر انیس)

فتان :- (بفتح اول و تشدید دوم) آفت خیز، فتنہ انگیز، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اکثر محبوب کی صفت میں مستعمل ہوتا ہے اور شعراء معشوق کی آنکھوں کی نسبت بھی اشعار میں استعمال کرتے ہیں۔

بعد مردن بھی خیال چشم فتاں ہی رہا
سبزہ تربت مرا دنقطہ غزالاں ہی رہا　(ذوق)

فتاوے :- (بالفتح) فتویٰ کی جمع بہت سے فتوے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

اک عمر سے شیخ و برہمن کے فتاوے
اب ذہن پہ اک دھند سی ہے تنقید مقالات　(محشر)

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے اس کے ایک معنی "فتووں کا مجموعہ" بھی درج کیے ہیں۔ مگر ان معنوں میں تنہا اس کا استعمال نہیں۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کے کسی مجموعے کا نام رکھتے ہیں۔ جیسے "فتاوائے عزیزی" جو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔ قدیم زمانے میں فتاوے کی جمع الجمع فتاووں اردو میں بھی استعمال کرتے تھے چنانچہ مولوی محمد حسین آزاد لکھتے ہیں عالم علما، بیان مسائل اور فتاووں میں ملائے مخدوم اور شیخ صدر کا منہ دیکھتے ہوں گے۔ شیخ مبارک پر وا بھی نہ کرتا ہوگا۔ (دربار اکبری) اب یہ جمع الجمع بالکل متروک ہے۔

فتح :- (بالفتح) (مجازاً) جیت، ظفر، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

چار دن کے عناصر تو گئے چار طرف کو
کی فتح نے تعلیم و شمشیر کے ترکش کو ...

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع فتحیں اور فتوح بھی مستعمل ہے جیسے "جب تک ان کی قوم میں ایسی باتوں کا رواج رہے گا جب تک ..."

فتح کی کیا حقیقت ہے اس سے بڑھ بڑھ کر فتحیں ہوتی رہیں گی۔ (ذوق) "حفاظت الٰہی اور متواتر فتحوں سے غنیم منتشر ہو گئے۔ (دربار اکبری) پانا، کرنا، اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔" اس کے لغوی معنی ہیں کشایش کھولنا، اور صاحب فرہنگ آصفیہ سلام بندگی کے معنی لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ یہ سکھوں کی اصطلاح ہے اور یہ سلام گرو گوبند سنگھ صاحب تیغ بہادر سنگھ صاحب کے وقت سے جاری ہوا جیسے۔ مانو جی واہ گرو جی کی فتح بولی ہے:

فَتْحَہ :- فتحہ، زبر، نصب، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ حروف کی ایک حرکت کا نام جو نصف الف کی آواز دیتا ہے۔ چونکہ اس حرکت کے تلفظ میں منھ کھولنا پڑتا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا:

فَتْحُ الْبَاب :- (بفتح سوم) دروازہ کھلنا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کے مجازی معنی ہیں ابتدا اور آغاز کے بھی جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے:

سازش دربان کلید قفل نومیدی ہوئی
کھل گیا دروازہ اس کا روز فتح الباب ہو — رشک

فَتْحِ بَاب :- (باضافت) کشایش، کھلنا، دروازہ کا کھلنا، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آج بسم اللہ ہے قد مصحف اسلام کو
باغ جنت کے لیے تو ہے کلید فتح باب — منیر

قول فیصل۔ اس کے مجازی معنی ہیں آسودگی اور آرام کے بھی ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں۔

فتح بولنا :- کام بنانا، مراد حاصل کرنا جیسے جاؤ فتح بولو۔ ۲ سلام کہنا، سکھوں کی اصطلاح۔ ۳ ہو چکنا ختم ہو جانا۔ جیسے گھی تو فتح بول گیا۔"

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

فتح پانا :- ظفریاب ہونا، فتح مند ہونا، غنیم پر غالب آنا، جیتنا، اردو، صرف، فصیح، (بالکل)۔

محل فتح۔ تیمور نے اپنی زندگی میں ہزاروں معرکے جیتے اور سیکڑوں دشمنوں پر فتح پائی:

(دولت رائے نظر کے ایک مکتوب سے)

قول فیصل۔ مقدمہ یا بحث وغیرہ میں بھی فریق مخالف پر غلبہ حاصل کرنے کو فتح پانا کہتے ہیں جیسے جو حریف کہ قانون شریعت کے بہانوں سے ہر وقت قتل کے درپے رہتے تھے ان سے بھی جان بچائی اور فتح پائی۔ (دربار اکبری)

فتح پیچ :- عورتوں کی چوٹی کے گندھے ہوئے بالوں کے ایک پیچ کا نام، اردو، مذکر، لکھنؤ کی زبان۔

مہندی سے تیرے ہاتھوں کی انگلی ہر شب کٹ جائے
چوٹی کے فتح پیچ سے سنبل شکست کھائے — آتش

(نور اللغات)

قول فیصل مولف نے اس کو لکھنؤ سے مخصوص لکھا ہے حالانکہ اس ترکیب میں رنگین دہلوی نے فتح کو بروزن فعل (فتح) نظم کیا ہے

سر کے تعویذ سے اور فتح پیچ عجب
بال جھکے ہوئے چوٹی کی گندھاوٹ ناصح — رنگین

اب بہ معنی متروک ہے۔

فتح پیچ :- ۲ پگڑی باندھنے کا ایک خاص طریقہ۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

فتح پیچ :- ۳ ایک قسم کا خیمہ، ایک قسم کی شکست، اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

قول فیصل۔ اب اس کا رواج ختم ہو گیا۔

فتح خاں :- (طنزاً) بہادر، شجاع رستم خاں، تیس مار خاں، تُرم خاں جیسے مرے نہ پڑی نام فتح خاں۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مخزن المحاورات میں پڑی کی جگہ چوہی لکھا ہے۔

اہل لکھنؤ ان معنوں میں تُرم خاں بولتے ہیں۔

فتح خاں کا سالا :- (صفت، طنزاً) بہادر، شیخی باز، اترانے والا۔ اردو، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فتح خدا کے ہاتھ ہے کارزار لو :- کیے جاؤ، کوشش کیے جاؤ، کامیابی خدا کے ہاتھ ہے۔ آدمی کو ہر کام میں کوشش کرنا ضروری ہے کامیابی خدا کے فضل و نصرت میں ہے۔ اردو، حسب حال۔ (نور اللغات)

(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔"

فتح داد الٰہی ہے :- فتح و شکست خدا کے ہاتھ ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اہل لکھنؤ کی زبان نہیں۔

فتح کا ڈنکا، فتح کا نقارہ :- لڑائی فتح کرنے کے بعد نقارہ بجاتے ہیں۔"

(نور اللغات)

قول فیصل۔ فتح کا ڈنکا کمی کے ساتھ اور فتح کا نقارہ عام طور سے زبانوں پر ہے۔ اس کا صرف دو بجنا، بجانا کے ساتھ ہوتا ہے جیسے "اس کے سامنے فتح ہوئی تو تمھارے رفیق حصے سے محروم رہ جائیں گے۔ اگر چاہتے

ہو کر فتح کا ڈنکا تمھارے نام پر بجے تو یا قسمت یا نصیب۔ (دربار اکبری) اسی محل پر فتح کا شادیانہ بھی بولتے ہیں۔ جیسے "اسی حال میں شیر الملک مارا گیا، فتح کا شادیانہ بجا۔ (دربار اکبری)

فتح کا نشان:۔ فتح کا پرچم جیت اور کامیابی کا جھنڈا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ صبح کو ابھی آفتاب نے نشان نہ کھولا تھا کہ خانخاناں فتح کا نشان اڑاتا ..... احمد آباد میں داخل ہوا۔ (دربار اکبری)

فتح کرنا:۔ جیتنا، غالب آنا، سر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس طرح اس نے تھوڑی بہت طاقت بہم پہنچائی جو قریب دجوار کے ممالک کو فتح کرنے کے لئے کافی تھی۔ (نوبت رائے نظر کے ایک مضمون سے)

قول فیصل۔ اس کا متعدی المتعدی فتح کرانا بھی استعمال ہوا ہے جیسے "اب تک قطعی طور پر معلوم نہیں کہ حصن حصین فتح کر چکا تھا کہ اس قلعہ سفید کو بھی اس نے آسانی کے ساتھ تسخیر کر لیا تھا جسے فردوسی نے اپنے ہیرو رستم کے ہاتھ سے نہایت دھوم دھام کے ساتھ فتح کرایا ہے۔ (نوبت رائے نظر)

فتح کرنا:۔ صدمہ کرنا، کام بنانا، کام ختم کرنا جیسے "کار فتح کرد" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فتح گڑھ:۔ قلعہ یا عمارت جو کسی فتح کی یادگار میں بنائی جائے جیسے دہلی کا فتح گڑھ جو ۱۸۵۷ء کی فتح کی یاد میں بنایا گیا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بقول فرہنگ آصفیہ دہلی کی زبان ہے۔ علاوہ اس کے فتح گڑھ شہر فرخ آباد پر صوبہ متحدہ کا ایک شہر ہے۔

فتح مبین:۔ کھلی ہوئی فتح، واضح ظفر یابی، جیت۔ فارسی، فصیح، رائج۔

رن کو روداں سواری سلطان دو جہانی
بیشک کہہ کے پشت پر فتح مبیں ہوئی (دبیر)

فتح مند:۔ جیتنے والا، ظفر یاب، مظفر و منصور۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ فتحمند دشمن کے شہر میں داخل ہونا گویا ایک عذاب کا نازل ہونا ہے۔ (دابن الوقت)

فتحمندانہ:۔ فاتح کی حیثیت سے، فتح کرنے والے کی صورت سے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اب میں نے حیثیت کے تمام گوشوں پر فتحمندانہ نظر ڈالی اور مطمئن ہو کر لکھنے میں مشغول ہو گیا۔ (غبار خاطر از مولانا آزاد)

فتح مندی:۔ جیت، ظفر یابی، غلبہ۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ پریشان نہ ہوں، فتح مندی چہرے سے نمایاں ہے۔ خدا نے چاہا تو آپ مظفر و منصور واپس ہوں گے۔

فتح نامہ:۔ ظفر نامہ، وہ تحریر جو کسی فتح کی خوشی اور اس کے حالات میں خواہ نظم خواہ نثر میں لکھی جائے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ امرا کی صلاح ہوئی کہ اسے فتحنامہ کے ساتھ حضور میں بھیجا۔ (دربار اکبری)

فتح و ظفر:۔ نصرت و فیروزی، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

اقبال جس کا خسرو ہر دو جہاں غلام تھا
تقسیم فتح و ظفر نقیبوں کی جوڑی کا نام تھا (دبیر)

فتحیاب:۔ دف کو زبرت کو مکون، زبر۔ عرہ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ قدیم رسم الخط میں اس کا املا (فتحہ) تھا، موجودہ دور میں زیادہ تر (فتح) لکھتے ہیں۔

فتح ہونا:۔ زمانہ کے قبضے میں آنا۔ اردو صرف۔

محل صرف۔ بیرون شہر ایک جوانی کا عرصہ اور سخت خونریزی کے بعد شہر فتح ہوا۔ (نوبت رائے نظر)

قول فیصل۔ اس کی مجہول صورت فتح ہو جانا بھی مستعمل ہے جیسے "جس طرف رخ کرتا تھا فتح و نصرت اس کے قدم چومتی تھی چنانچہ کاشغر اور خوارزم کی سلطنتیں بھی اس کے قبضے میں آ گئیں اور خراسان بھی ایک ہی حملے میں فتح ہو گیا۔ (نوبت رائے نظر کے ایک مضمون سے)

فتح ہونا:۔ کامیاب ہونا، جیت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب فتح ہوئی اور رانا بھاگ گیا تو امرا شتوادوں کے لئے بیٹھے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس کی لازمی صورت بھی رائج ہے۔

ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی تجھ کو زلف یار
بعد شکست فتح ہوئی الحمد ہو گئی (انیس)

فتح ہو:۔ افشاء اللہ کامیابی ہو، کامیابی کی خوشگی مبارک باد یا پیشین گوئی کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو جملہ، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ آج تمھارے مقدمے کے فیصلے کا دن ہے اس قدر کیوں پریشان ہو جاؤ انشاء اللہ تعالیٰ فتح ہے۔

فتح یاب:۔ فاتح، مظفر و منصور، ظفر یاب۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پھر انہیں فتحیاب نے جب میدان کا نقشہ حسب مراد دیکھا تو ہنس کر اپنی فوج کو جنبش دی۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے یعنی فتح یاب کرنا اور فتح یاب ہونا۔

اکیلا دل مرا فوج تمنا کے مقابل ہے
الٰہی کیجیو تو فتح یاب اس مرد غازی کو — ناسخ

فتح یابی:۔ جیت، ظفر، ظفریابی، کامیابی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ بادشاہ کو انکار ناگوار معلوم ہوا۔ ملا صاحب نے پروا نہ کی۔ مباحثوں کی فتح یابی اور ترجیح کے کاغذ کو دیکھ دیکھ خوش ہوتے رہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ کسی اسم یا ضمیر کے آگے "پر" (حرف جار) کا اضافہ کرکے بھی اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔

بجوش نامیہ سبزے میں پنہاں ہو گئیں قبریں
مبارک فتح یابی خضر کو شہر خموشاں پر — نشتر

فتراک:۔ (بالکسر) چمڑے کے تسمے جو زین کے ادھر ادھر شکار یا ضروری سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوتے ہیں۔ شکاربند۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھ لیا جو کسی روز کیا قصد شکار
پہلے فتراک میں ہم نے سر گردن باندھا — امیر

قول فیصل۔ مولف مبین الشعرا نے لکھا ہے کہ اس کی تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہے۔ تذکیر کی مثال میں سرور لکھنوی کا شعر اور تانیث کی مثال میں انیس کی بیت پیش کی ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مذکر انسب ہے۔

(مذکر) جو خنجر تڑپے گا سفاک تیرا
سلامت رہے گا نہ فتراک تیرا — سرور لکھنوی

(تانیث) فتراک بھی جاہے اگر آگے دی اڑی
یوں اڑ گیا کہ سب نے یہ جانا پری اڑی — انیس

آتش لکھنوی اور ان کے ہمعصر مرزا غالب دہلوی نے بھی مذکر ہی کہا ہے۔

کون سا صید ذبول صید افگن نے مارا
خون ناحق نے کیا کس کے یہ فتراک سفید — آتش

تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلا دوں
کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا — غالب

مولف مبین الشعرا آفاق بنارسی۔ امیر لکھنوی کے شاگرد تھے اس سے ثابت ہوا کہ امیر کے دور میں بھی یہ لفظ مذکر استعمال ہوتا تھا۔ سرور لکھنوی شاگرد امیر تھے ان کے شعر سے اس قول کی تائید ہوتی ہے۔ جلال لکھنوی نے مفید الشعرا میں اس لفظ کو مذکر لکھا ہے اور اس طرف کوئی اشارہ نہیں کیا کہ اس کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ ان سب دلیلوں کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ میر انیس نے اس لفظ کو خلاف جمہور تانیث کے ساتھ نظم کیا ہے۔ نہ ان کے دور میں کسی نے کہا نہ ان سے پہلے کسی نے استعمال کیا اور نہ ان کے بعد والوں نے نظم کیا۔

فترت:۔ (بالکسر اول و فتح سوم) ضعف، سستی، ناتوانی، وہ زمانہ جو دو پیغمبروں کے درمیان ہو۔ عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

جلوۂ حق کو چھپائے ہوئے ظلمت میں ہے
عہد فترت کا اندھا دھند جو ہے ضرب المثل — نظم طباطبائی

فتق:۔ (بالفتح) ایک مرض کا نام جس سبب فوطے بڑھ جاتے ہیں۔ ہائیڈروسیل۔ عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اکثر حضرات بالکسر (فتق) بھی بولتے ہیں جو صحیح نہیں۔ عربی میں اس لفظ کے لغوی معنی کشادگی ہیں جس کا استعمال رتق، یعنی جوڑنا کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ یعنی رتق و فتق کہتے تھے اور درست کرنا نیز درست ہونا معنی لیتے تھے مگر اب کوئی نہیں استعمال کرتا۔

فتّق:۔ (بفتح اول و تشدید دوم مفتوح) مشک کی خوشبو نکلنا۔ مشک کی خوشبو نکلنے کی صورت حال، نافہ مشک کو پھاڑ ڈالنا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

شکر آمیختہ بادام مقشر دندان
سیب فردوس زنخدان لب خنداں فتق — ذوق

فتنت:۔ (بکسر اول و سکون دوم و فتح چہارم) گمراہی، مبتلائی، شرارت، عربی، مؤنث، (نوادر الفاظ)

قول فیصل۔ حضرت اوج نے اتفاقیہ نظم فرمایا ہے حالانکہ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ادھر تھے خاک میں انداز لطف سرو علن
پرپیادہ فتنت و شر میں ادھر تھے مکر و فتن — اوج

فتن:۔ (بکسر اول و فتح دوم) فتنہ کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہیں ہے درست اس کا ہرگز چلن
اسی سے یہ برپا کئے ہیں فتن — قمر

فتنہ:۔ (بکسر اول و سکون دوم) ہنگامہ، آشوب، غوغا، شورش، جنگ، فساد، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

حشر میں اٹھے ہیں مردے قبر سے
یہ بھی ہے فتنہ تری رفتار کا — رضا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "آزمائش، گمراہی، دیوانگی، عذاب، گناہ" وغیرہ کے بھی معنی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔ "مال اور اولاد" کے معنی میں تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔ "عاشق و فریفتہ" کے بھی معنی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں اور اب معنی "معشوق اور دلبر" کے بھی لکھے ہیں جو شعرائے متقدمین اکثر و بیشتر اصطلاحاً استعمال کیا کرتے تھے۔

آئی اس فتنۂ عالم کی سواری آئی
یا گلستاں کی طرف بادِ بہاری آئی — صفدر

موجودہ دور میں اس کا ان معنوں میں رواج کم ہو گیا ہے۔

فتنہ ۲ :- نہایت شریر، شوخ، آفت کا پرکالہ قیامت کا، غضب کا، فارسی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

جواں ہو کے تو قیامت ہوئے خدا کی پناہ
جبھی سے فتنہ تھے جب عالمِ شباب نہ تھا — داغ

قولِ فیصل۔ عورتیں کمسن بچے کو جو بہت چالاک اور شوخ، شریر ہو اس کو فتنہ کہتی ہیں اور لڑکی کے لئے فتنی بولتی ہیں جو اسمِ مؤنث ہے۔ اس کے علاوہ ہر مؤنث چیز کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خدا کے سامنے بھی پانچ ہاتھ کی ہو گی
نگوڑی فتنی قیامت ہے یہ زبان ہے — جان صاحب

نور اللغات نے "بڑا مفسد" کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فتنہ ۳ :- ایک قسم کے عطر کا نام، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ کنڑوں میں عطر سہاگ، مہک پری، ایجاد نصیر الدین حیدری، ارگجہ محمد شاہی، فتنے کی بو چاروں زعفران کا ساتختہ کھلا — (فسانۂ عجائب)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ان معنوں میں اردو لکھا ہے جو کسی حد تک درست ہے۔ مگر عطرِ فتنہ زیادہ کہتے ہیں جس کی ترکیب اصولاً صحیح نہیں چونکہ عطرِ فتنہ زبانوں پر تھا لہٰذا امیر مینائی جیسے استاد نے بضرورتِ شعر اسے ترکیب سے نظم کر دیا

پسند بو میں کبھی ہو اس کو رنگ فتنہ گری
کہ عطرِ فتنہ خریدا ہے عطر داں کے لئے — امیر مینائی

فتنے کا عطر بھی نظم ہوا ہے۔

قبائے ناز میں پہنی وہ تن میں
ملا نہ عطر فتنے کا بدن میں — (زلیخائے اردو)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک پھول کا نام بھی فتنہ لکھا ہے اور گلِ فتنہ معنی لکھے ہیں لیکن اہلِ لکھنؤ نہ فتنہ بولتے ہیں نہ گلِ فتنہ۔

فتنہ اٹھانا :- ہنگامہ برپا کرنا، فساد ڈالنا، ہلچل مچانا، غدر مچانا، جھگڑا کھڑا کرنا، اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ محمود ناحق بیٹھے بٹھائے فتنہ اٹھاتا ہے اور غریبوں کو پریشان کرتا ہے۔ (گلدستۂ محاورات)

قولِ فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے "فتنہ اٹھانا" بصیغۂ واحد لکھ کے مثال میں بصیغۂ جمع "فتنے اٹھانا" کا مندرجہ ذیل شعر درج کیا ہے۔

کوئی پٹکتا ہے سر کوئی جان کھوتا ہے
ترے خرام نے فتنے اٹھائے ہیں کیا کیا — مصحفی

دو شعر اور بھی ملے ہیں جو بصیغۂ جمع ہی ہیں۔

جن نے تم کو دیکھا نہ ہووے اسے آنکھیں مارو تم
ایک نگاہ میں کر تم سو سو فتنے اٹھاتے ہو — میر

کیا کہتے ہو آئیں گے سرِ خاکِ شہیداں
کچھ فتنے اٹھانے ہوں ہزاروں سے تو کہئیے — ذوق

دراصل فتنہ اٹھانا بصیغۂ واحد کم اور فتنے اٹھانا بصیغۂ جمع زیادہ بولتے ہیں۔

اٹھنے سے صرف بزم میں محشر بپا ہوا
فتنے اٹھائے گی تری رفتار اور بھی — فائق لکھنوی

فتنہ اٹھنا :- (لازم) قیامت برپا ہونا، فساد اٹھ کھڑا ہونا، ہنگامہ برپا ہونا، غدر مچنا، جھگڑا ہونا، اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

وہ فتنہ جس کا حشر پہ اٹھنا ہے منحصر
ہر بار تیری چال سے بیدار ہو گیا — داغ

فتنہ انداز :- جھگڑالو، آگ لگاؤ، وہ شخص جو لڑائی دنگا کرا دے، دنگئی، فسادی، جھگڑا کرا دینے والا، فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب نور اللغات نے فتنہ اندازی بمعنی شرارت، فساد ڈالنا، جھگڑا کرنا بھی لکھے ہیں وہ بھی زبانوں پر نہیں ہے۔

فتنہ انگیز :- (انگیز بروزن انگریز) فتنہ اٹھانے والا، شورش برپا کرنے والا، حشر برپا کرنے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

زندگی کی کون سی صورت فراق یار میں ہے
فتنہ انگیز آہ ہے نالہ بلا انگیز ہے — آتش

فتنہ انگیزی :- فتنہ اٹھانا، فساد برپا کرنا، شورش برپا کرنا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس کا بیٹا صاحب بیگ کہ شرارت اور فتنہ انگیزی میں بے اختیار تھا خانخاناں نے ایک مفسدانہ جرم پر اسے مروا ڈالا۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے جیسے "بعض اشخاص پرانی چھاؤنی سے نکل کر فتنہ انگیزی کرنے لگے۔" (دربارِ اکبری)

فتنہ بازی :- شر انگیزی، مفسدہ پردازی، فارسی، قلیل الاستعمال۔

آسماں تھا فتنہ بازی میں جو مشہورِ جہاں
سر زمینِ حسن نے کھینچی ہے غمزے کی کماں — صفی

فتنہ برپا کرنا :- فساد اٹھانا، ہنگامہ برپا کرنا، اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ قریب تھا کہ خاصوں کا دسواس سچ کا روپ بدل کر فتنہ برپا کر دے کہ اتنے میں فیضی بھی آن پہنچے۔ بے حیا، بے شرم شرمندہ ہو گئے۔ (دربارِ اکبری)

قول فیصل :- فتنہ بپا کرنا بھی اسی محل پر بولتے ہیں وہ بھی فصیح ہے۔

پائے نازک کو جو پابند حنا کرتے ہو
کس طرح آؤ گے تم فتنہ بپا کرتے ہو قدر

فتنہ برپا ہونا :- فتنہ اٹھنا، ہنگامہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہماری خاک پہ برپا ہو فتنۂ حشر
سمند ناز پہ کیوں آیا فتنہ گر چڑھ کر فنق

قول فیصل - اسی محل پہ بپا ہونا بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

لطف سمجھو تو رقیبوں کو بھڑا دو مجھ سے
(دیا) بیٹھ کر دیکھو تو کوئی فتنہ بپا ہونے دو داغ

بصیغۂ جمع - فتنے برپا ہونا بھی رائج و فصیح ہے

شیخ صاحب کچھ نہ پوچھو خلق ہو وہ پر فساد
جس میں یاں اصلاح سے بھی فتنے برپا ہوگئے درد

فتنے بپا ہونا بھی فصیح ہے۔

فتنہ برطرف کرنا :- فساد رفع کرنا، شورش اور جھگڑا ختم کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فتنوں کو برطرف شہ دوراں نے کر دیا
منسوخ سب کتابوں کو قرآں نے کر دیا خزانۂ

فتنہ بننا :- باعث فساد بننا۔

وہ فتنہ بنتے جاتے ہیں جوانی چڑھتی آتی ہے
(رنگین) رنگین ہو ابھی جوبن پہ جوبن ہے لڑکپن پہ (لڑکپن)

قول فیصل - اول تو یہ کوئی ایسا صرف نہیں ہے کہ بطور لغت قائم کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ اس کا مفہوم ہے کسی حسین الھڑ لڑکی پہ جوانی آنا۔ کیسی جوانی جو دیکھنے والوں کو بیتاب کر دے۔

فتنہ بیدار ہونا :- دفعتہً فتنے کا اٹھ کھڑا ہونا، از سر نو فساد کا اٹھنا، اردو صرف، فصیح، رائج

وہ فتنہ جس کا حشر پہ اٹھنا ہے منحصر
ہر بار تیری چال سے بیدار ہو گیا داغ

فتنہ پرداز :- فتنہ برپا کرنے والا، حشر ڈھانے والا، فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- حشر اور فتنہ اٹھانا کے معنی میں فتنہ پردازی بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ہے۔

فتنہ پردازی تمھاری مدتوں سے ہے عیاں
حضرت آدم سے چھوٹا گلشن خلد بریں محشر

فتنہ پرور :- فتنے کا پالنے والا، شورش برپا کرنے والا، فارسی، قلیل الاستعمال۔

خدا کے ملک میں رہ کر خدائی سے لڑا دنیا ہے
مزاج فتنہ پرور طبع اہل شر سے بازآئے محشر

فتنہ جاگنا :- سوئے ہوئے فتنے کا بیدار ہونا، شورش جو کم ہو گئی ہو امن کا دوبارہ اٹھ کھڑا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آ ننا نہ ستم کر کہ اٹھوں خواب عدم سے
یوں محشر یاں بولیں عجب فتنہ یہ جاگا سودا

فتنہ جگانا :- اس فساد کو جو رفع ہو چکا ہو از سر نو برپا کرنا۔ وہ فتنہ جو سو گیا ہو اس کا دوبارہ اٹھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

سونے نہ جاؤ فتنہ جگا کر تمام رات
وعدہ ہو میرے آپکے دن بھر تمام رات آتش

قول فیصل - اس کا صرف جمع کے ساتھ "فتنے جگانا" بھی زبانوں پر ہے۔

کہتے ہیں حشر وہ رفتار سے برپا کر کے
ایسے کتنے ابھی فتنے ہیں جگانے ہم کو امیر

اسی جمع کو مختلف طریقوں سے شعراء نے نظم کیا ہے جو عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے مثلاً فتنے اٹھانا "فتنے کھیلنا" وغیرہ

وقت خرام ناز تعجب نہیں اگر
فتنے بھی اڑکے چوم لیں اس فتنہ گر کے پاؤں داغ

آفت کی شوخیاں ہیں تمھاری نگاہ میں
محشر کے فتنے کھیلتے ہیں جلوہ گاہ میں امیر

فتنہ جو :- فتنہ برپا کرنے کی کوشش کرنے والا فساد اور شورش کو ڈھونڈھنے والا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فتنہ چونکنا :- فتنے کا دفعتاً بیدار ہونا، فتنہ برپا ہونا، اردو صرف، قریب بمتروک۔

آنکھ کھولے بھی کہیں وہ شوخ خواب ناز سے
فتنہ چونکے نرگس جادو کہیں بیدار ہو رند

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے "فتنہ چونکانا" بصورت متعدی لکھا ہے وہ بھی قریب بمتروک ہے

فتنۂ خوابیدہ :- سویا ہوا فتنہ، وہ شورش جو قریب ختم ہو، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - اس کا صرف بیدار کرنا اور بیدار ہونا، کی ترکیب کے ساتھ ہے۔

ہوا تکیے کی خواب ناز پر وہ ایک جنبش بھی
(کرنا) کر گیا سو فتنۂ خوابیدہ کو بیدار دامن سے ذوق

یک صبح وہ انکھیاں نہ کھلیں نیند سے ہرگز
(ہونا) صد فتنۂ خوابیدہ کہ بیدار نہ ہووے سودا

جاگنا اور جگانا کے ساتھ بھی صرف کرتے ہیں جیسے - جب آدھی رات گزری ایک کو نیند آنے لگی دوسرے نے کہا سونا مناسب نہیں - ایسا نہ ہو کوئی فتنۂ خوابیدہ جاگے خیمے سے کوئی چونک کے بھاگے۔ (فسانۂ عجائب)

جگا سکے نہ مرے بخت خفتہ کو وہ بھی
ہزار فتنۂ خوابیدہ جو جگا کے چلے کنتوری فانوس

فتنہ خیز :- شورش اٹھانے والا، فتنہ پیدا کرنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کی چتون قہر آگیں اس کی باتیں دل رُبا
چال اس کی فتنہ خیز اس کی نگہ برق بلا — اکبر الٰہ آبادی

فتنہ دوراں :- شورش اٹھانے والا، زمانے کا (جب ایک شخص کا ذکر ہو) معشوق، عشوہ پرداز، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جو کچھ چھپا جائے ان آنکھوں پتلی کی طرح
فتنہ دوراں کہو ساقی کہو ساحر کہو — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل۔ انھیں معنی میں فتنہ روزگار بھی بولتے ہیں مگر شاذ ہے۔

فتنہ بنتے ہیں دیکھ کر اس کو
فتنہ روزگار آیا ہے — اکبر

فتنہ زمانہ بھی نسبتہً کم کے ساتھ مستعمل ہے جیسے "ایک ایک حیدر الہ کی دنیا سے نرالی، فتنۂ زمانہ، آفت ڈھانے والی۔ سب دیکھو نور کا عالم" (فسانہ آزاد)

فتنہ زا :- آفت اٹھانے والا، فساد برپا کرنے والا، حشر بپا کرنے والا (کنایۃً) معشوق، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

وہ چشم سرمہ سا کی آپ ہی تعریف کرتے ہیں
حرام فتنہ زا کی آپ ہی تعریف کرتے ہیں — راسخ

قول فیصل۔ آنکھ کی صفت قرار دیتے ہوئے بھی نظم کرتے ہیں۔

لگاوٹ بہت ہے تری آنکھ میں
اسی سے تو یہ فتنہ زا ہوگئی — اکبر الٰہ آبادی

انھیں معنی میں "فتنہ افزا" بھی مستعمل ہے۔

کیجئے اپنی نگاہ فتنہ افزا کا علاج
نرگس بیمار کو بیمار رہنے دیجئے — اکبر الٰہ آبادی

مؤلف نور اللغات نے انھیں معنوں میں "فتنہ سنج اور فتنہ سگال" بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فتنہ سو جانا :- شورش کا فرو ہو جانا، ہنگامے کا دب جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں عجب ماجرا ہے
فتنہ تو سو گیا ہے در فتنہ باز ہے — وزیر

قول فیصل۔ فتنے کا صرف سونے کے ساتھ آنکھوں کے لیے بصورت صفت کیا جاتا ہے۔

کمبخت خون آج ان آنکھوں پہ نہ ہوتے دیکھا
فتنہ سایہ تلے مژگاں کے مگر سوتا ہے — سودا

فتنہ عالم :- دنیا میں حشر برپا کر دینے والا، جہان کے لئے باعث حشر (مجازاً) معشوق، فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

آئی اس فتنۂ عالم کی سواری آئی
یا گلستاں کی طرف باد بہاری آئی — صفدر

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنوں میں "فتنۂ جہاں" بھی لکھا ہے جو معناً تو درست ہے لیکن بولتے نہیں۔

فتنہ فرو کرنا :- (متعدی) فساد کو ختم کرنا، شر کو دبانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چاہئے فتنہ فرو کرنے میں اہم کو جد و کد
مرد آخر میں ہے کہ مرد ہوشمند و ہوشیار — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ اس کا لازم فتنہ فرو ہونا بھی رائج ہے۔

فتنہ جس وقت تک فرو نہ ہوا
چین اس بے گناہ کو نہ ہوا — نظم طباطبائی

فتنہ گر :- فتنہ برپا کرنے والا، فسادی، شورش اٹھانے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج

محل صرف۔ جو فتنہ گر ہار کر بیٹھ رہتے تھے انھیں پھر جا کر بھڑکا دیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عام طور سے معشوق ہی کے لئے شعرا اس کا صرف کرتے ہیں پر فسادی کو فتنہ گر نہیں کہتے

ہماری خاک پہ برپا ہے ذوق فتنۂ حشر
سمند ناز پہ کیوں آیا فتنہ گر چڑھ کر — ذوق

معشوق کے لئے فتنہ قد، فتنہ چشم، فتنہ خرام بھی کہتے تھے

گات بانکی بدن سڈول تمام
فتنہ قد فتنہ چشم، فتنہ خرام — داغ

حضرات شعرا آسمان کی صفت میں بھی استعمال کرتے ہیں

دل پہ جب یہ غبار بیٹھا یا
چرخ سے فتنہ گر کو رحم آیا — مومن

فتنہ گری :- شورش پیدا کرنا، فساد پیدا کرنا، فتنہ اٹھانا، فارسی مونث، فصیح، رائج

پسند بو میں بھی ہے اس کو رنگ فتنہ گری
کہ عطر فتنہ خریدا ہے عطر داں کے لئے — امیر

فتنے :- بہت سے فتنے۔ اردو، فصیح، رائج

جوڑا جو کھلا دوڑ پڑے سیکڑوں فتنے
لیں بڑھ کے بلائیں ترے بالوں کی بلائے — امیر

قول فیصل۔ ہر وہ عربی یا فارسی لفظ کہ جس کے آخر میں (ہ) ہائے ہوز ہو اس کو (ے) سے بدل کے جمع بنا لیتے ہیں ایسی صورت میں وہ لفظ اردو ہو جاتا ہے کبھی (ہ) کو (ی) سے بدلتے تو ہیں لیکن بدلی ہوئی صورت میں بھی وہ لفظ واحد ہی رہتا ہے اور وہ اردو ہو جاتا ہے

اس کی رفتار قیامت کی خبر دیتی ہے
حشر کے فتنے کو پیغام سحر دیتی ہے — لا اعلم

فتوت :- (بفتح اول و بضم ثانی و واو مشدد مفتوح

شجاعت، جوانمردی، مردانگی۔ عربی، مؤنث
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جبیں سے جلوہ گر نور فتوت
ہو ہویدا دوش سے مہر نبوت (معراج المضامین)

قول فیصل۔ "مروت اور سخاوت" کے معنی بھی لغت میں ملے ہیں مگر اردو میں ان کا استعمال نہیں ہے۔

فُتُوح :- (بضمتین) کشائش، فراخی خوشی عربی (مصدر) مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کیا امید فتوح ہو اس سے
آپ مکسور لفظ ہے دل کا (صابر)

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے پر فتوح کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ جیسے "ان سوروں کا ثواب ان کی روح پر فتوح کو پہنچے۔ بصیغۂ واحد بھی استعمال کرتے تھے۔

ہوا باب مطلب کو حاصل فتوح
ہوئی شہ پہ قرباں مسیحا کی روح (معارج الفضائل)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں (کنایۃً) بالائی یافت، منفعت کا روپیہ وہ منفعت جو معاوضے کے علاوہ ہو۔ اور مثال میں مندرجہ بالا شعر پیش کیا ہے لیکن اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فُتُوح ۲ :- (بضم اول و دوم و واؤ معروف) بہت سی فتحیں، فتوحات، بہت سی کامیابیاں عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

فتوحات :- بہت سی فتحیں، بہت سی کامیابیاں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کے سارے فتوحات کا نچوڑ یہی مہم تھی، اور اس نے اعلانیہ کہہ دیا تھا کہ میں چین پر فتحیابی کے بعد وہاں دین اسلام جاری کر دوں گا دنوبت رائے نظر لکھنوی)

قول فیصل۔ فتوح جو خود فتح کی جمع ہے یہ اس کی جمع ہے یعنی فتح کی جمع الجمع ہے۔

فتوحی :- (بفتح اول و ضم دوم و واؤ مجہول) بے آستینوں کی مرزئی جو کمر تک ہوتی ہے اور جس کو مرد پہنتے ہیں۔ ایک قسم کی صدری، ایک قسم کا انگوکھا اردو، مؤنث، دیہاتیوں کی زبان قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے فارسی اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے عربی لکھا ہے تلاش سے کہیں لغات میں پتہ نہیں چلتا۔ لہذا اردو کا فیصلہ کیا گیا۔

فُتُور :- (بضمتین و واؤ معروف) خلل، نقص، کمزوری، خرابی، برائی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

کشندہ باپ کا بیٹا ہو باپ بیٹے کا
یہ تیرے عہد میں ظالم فتور دیکھا ہے (سودا)

قول فیصل۔ زیادہ تر بکسر اول زبانوں پر ہے جو غلط ہے۔ عربی میں سستی، سست ہونا، اعضا کی سستی کے معنی بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں

فتور ۲ :- شرارت، فساد، فتنہ، غل، ہنگامہ، دنگا، بلوہ، شور شرابہ، جھگڑا۔ اردو

میرا تو نہیں قصور ہے کچھ
شاید اس کا فتور ہے کچھ (گلزار نسیم)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں قلیل الاستعمال ہے

فتور اُٹھانا :- جھگڑا کھڑا کرنا، فساد کی بات کرنا، ہنگامہ برپا کرنا، اردو مصدر، متروک

بیٹھے بیٹھے فتور اٹھایا ہے
کچھ قضا کا پیام آیا ہے (شوق)

فتور آنا :- خرابی پیدا ہوجانا، نقصان پیدا ہوجانا۔ بگڑ جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پیامبر سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے
بنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا (داغ)

فتور برپا کرنا :- فتور اٹھانا، فتنہ برپا کرنا، فساد پیدا کرنا، اردو مصدر، متروک۔

قول فیصل۔ اس کا مصرف "برپا ہونا" کے ساتھ بھی تھا وہ بھی اب متروک ہے۔

کہہ دو اس سے بے شعور کوئی
کہیں برپا نہ ہو فتور کوئی (طلسم الفت) (قلق)

فتور پڑنا :- خرابی واقع ہونا، خلل پڑنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

شاید کہ ہضم لقمۂ غم میں پڑا فتور
آتی ہیں ہر گھڑی جو ڈکاریں جلی ہوئی (انیس)

فتور پڑنا ۲ :- ادنچ نیچ ہونا، کسی آفت کا سامنا ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ دو ایک معتبر اور ہوشیار آدمی بھی ان کے ہمراہ جائیں تاکہ راستے میں کوئی فتور نہ پڑنے پائے۔ (سیر کہسار)

فتور ڈالنا :- رخنہ ڈالنا، خلل انداز ہونا مخل ہونا، جھگڑا نکالنا، اردو مصدر، فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے۔

فتورِ عقل :- (باضافت) عقل کی کمی، عقل کی خرابی، دیوانگی کی علامت، فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر "عقل کا فتور" ہے

فتور کرنا :- فساد کرنا، فتنہ اٹھانا، شورش برپا کرنا، اردو مصدر، متروک۔

محل صرف۔ اس نے کہا اس کو ہوشیار نہ کرائیے

ورنہ یہ بڑا فتور کرے گا۔ (طلسم ہوشربا)

فتورِ ہضم:- (باضافت) بد ہضمی، سوئے ہضمی، انڈائجیشن، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اطبا کی زبانوں پر عام طور سے اور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر خاص طور سے ہے۔"

فتور ہونا:- خلل ہونا، نقص ہونا، خرابی ہونا، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ مثال۔ میں اس کو اچھی بات سمجھتا ہوں وہ برا سمجھتا ہے، یہ اس کی خطا نہیں اس کی عقل کا فتور ہے۔

فتوری:- (بفتحتین) فتنہ انگیز، مفسد، فسادی، جھگڑالو، لڑاکا، اردو، صفت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ انھیں معنوں میں "فتوریا" بھی قائم کیا ہے۔ "فتوری، یا فتوریا" اہلِ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

فتویٰ:- (بفتح اول وسوم) شرع کے حکم مطابق مفتی کا فیصلہ یا حکم، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قشقہ صندل یہ تھا کفر کا فتویٰ حضور
دیکھیے اب سر پہ ہے کس کے خدا کا کرم محشر

قولِ فیصل۔ فتویٰ کا املا (ی) اور (ے) دونوں طرح کتابوں میں موجود ہے۔ مگر (ی) کو ترجیح ہے۔ فارسی میں اکثر جب اس لفظ کو صورتِ مضاف لاتے ہیں تو یائے مقصورہ کو الف سے بدل کر اس کے آگے حسبِ قاعدہ یائے تحتانی کا اضافہ کرتے ہیں۔

فتوائے کفر دینا، واعظ کی بے حسی ہے اکبر
یہ عشق بت نہیں ہے اکبر کی پالیسی ہے (الٰہ آبادی)

اس کی اردو جمع فتوے اور باعتبارِ عمل "فتووں" بھی رائج وفصیح ہے۔ جیسے

چنانچہ یہ فیصلہ معتقدات سے بڑھ کر احکام سلطنت تک انھیں کے فتووں پر منحصر تھے۔ (دربارِ اکبری)

فتویٰ دینا:- مفتی یا مجتہد کا شرع کی رو سے کسی عمل کو جائز یا ناجائز قرار دینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ مثال۔ ملا محمد یزدی قاضی القضاۃ جون پور نے فتوے دیا کہ بادشاہ وقت بدمذہب ہو گیا۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ فتویٰ دینے والے عالم کو مفتی کہتے ہیں جو زیادہ تر علمائے اہلِ سنت کے ناموں کا جزو بن کے آتا ہے۔ مفتی عتیق الرحمٰن، مفتی محمد رضا وغیرہ۔

عشق کے مفتی نے یہی فتویٰ دیا
دیکھنا خوباں کا درشن خوب ہے (ولی گجراتی)

فتویٰ لگانا:- فتویٰ دینا، اردو، مصدر، دہلی کی زبان ہے۔

محلِ مثال۔ چاہتے تو احکامِ سلطنت پر مخالفت کا فتوے لگا کر خاص وعام میں ولولہ ڈال دیتے۔ (دربارِ اکبری)

فتویٰ لینا:- کسی معاملے میں عالمِ شرع سے اس کا فیصلہ معلوم کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ مثال۔ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں یہی ٹھیک ہے اگر یقین نہ ہو تو کسی مجتہد سے فتوے لے لو۔

فتوے جاری ہونا:- شریعت کے مطابق حکم دینا، اردو، مصدر، دہلی کی زبان ہے۔

محلِ مثال۔ جو جو ان کے جابرانہ احکام اور سخت در سخت فتوے جاری ہوتے تھے اس کو تحمل کا ذوق اور مطالعہ کا عرق ریز شوق زیادہ ہوتا تھا۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں "فتوے کے ساتھ" جاری ہونا" کا صرف نہیں ہے۔"

فتیل سوز:- شمع دان، دیوٹ، روشنی کا جھاڑ ظرف جو اکثر پیتل یا لوہے کا ہوتا ہے، فتیلہ سوز، عربی، فارسی الفاظ، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے فتیل سوز کا فتیلہ اردو کیا ہے۔ قدیم زمانے میں گھر گھر اس کا استعمال تھا۔ موجودہ دور میں چونکہ اس کا استعمال نہیں ہوتا تھا اس لیے یہ لفظ بھی زبانوں پر نہیں ہے۔ اسی کو "فتیلہ سوز" بھی کہتے تھے۔"

فتیلہ:- بٹی ہوئی بتی، چراغ کی بتی، بٹی ہوئی بتی، کپڑے اور گودڑ کی بٹی ہوئی بتی، عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اس کے دانتوں کی چمک سے دی جو نسبت بن گیا
رشتۂ گوہر فتیلہ روزنِ گوہر چراغ (اسیر)

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ فتیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور یہ لفظ فتل سے ماخوذ ہے جس کے معنی بٹنا اور بل دینا ہیں عوام لکھنؤ اسی کو فلیتہ بھی کہتے ہیں جو اردو ہے اور بتی بھی کہتے ہیں فتیلہ کی اردو جمع فتیلے بھی رائج ہے۔"

سوز غم سے یاں جلا کرتے ہیں بے روغن چراغ
رو نگیر میں فتیلے اٹھانے تو چراغ (وزیر)

فتیلہ:- وہ بتی جو زخم کے اندر رکھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب عام طور سے ان معنوں میں فلیتہ اور بتی ہی کہتے ہیں۔

فتیلہ ۳: توپ یا بندوق کا توڑا (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اس کو بھی عام طور سے فلیتہ ہی کہتے ہیں۔

فتیلہ ۴: وہ بٹا ہوا ڈورا جو انگرکھوں وغیرہ میں موڑ کر اوپر سے سی دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فتیلہ ۵: تعویذ کی بتی جس کی دھونی بیمار یا آسیب زدہ کو دیتے ہیں اور کبھی اس کے سامنے جلاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس کو بھی "فلیتہ" کہتے ہیں۔

فتیلہ ۶: زردوزوں کی اصطلاح میں ایک بالشت کی لمبی خاص قسم کی جو بل دی ہوئی لکڑی کو کہتے ہیں جس پر نقشی اور کسب وغیرہ لپیٹ کے کپڑے پر ٹانکتے ہیں۔ اردو، زردوزوں کی زبان۔

فتیلہ جلنا: فلیتہ جلنا، بتی جلنا، اردو، صرف، متروک۔

آہ کا اپنی فتیلہ نہیں کس رات جلا
عمل حب کی بہت ہم نے بھی دعوت دی ہے — آتش

فتیلہ داغنا: (کنایتہً) آتش کرنا (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

فتیلہ عنبر: عنبر کی بتی جو خوشبو کے لئے جلاتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

فتیلہ لکھنا: فلیتہ لکھنا، تعویذ لکھنا جس کو موڑ کر بتی کی شکل بنالی جائے۔ اردو، صرف، متروک۔

بارہا اس کو آزمایا ہے
اک فتیلہ وہ ایسا لکھتا ہوں — تعشق (طلسم الفت)

فتیلہ ناک میں دینا: ناک میں بتی کرنا، دق کرنا۔

فتیلہ اس کا اس کی ناک میں دیتا ہوں میں مجنوں
مری دیوانگی دم بند کرتی ہے پری خواں کا — آتش

قولِ فیصل۔ اب اس جگہ "فلیتہ" ہی بولتے ہیں۔

فتین: (بکسر اول و دوم مشدد) چار سو بیس کرنے والا، چالاک، عیار، بہت تیز۔ اردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ تم اپنے لڑکے کی نگرانی نہیں کرتے یہ بڑا فتین ہے دیکھ لینا آگے بڑھ کر غضب ڈھائے گا۔

قولِ فیصل۔ عربی فَطِین بمعنی تیز، دانا سے مشتق ہے۔

فُٹ: (بالضم) بارہ انچ کا پیمانہ، گز کا تہائی حصہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف۔ پختہ چبوترے بھی کئی بنے ہوئے ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول ڈیڑھ سو فٹ سے کم نہ ہوگا۔ (میرا ایلا گناہ)

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے اس کے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا: ۱۔ پاؤں۔ ۲۔ پایہ میز کرسی وغیرہ کا۔ ۳۔ نیچے کا حصہ بنیاد وغیرہ۔ ۴۔ فوج کا پیادہ۔" عوام بمعنی بارہ انچ بالکسر بھی بول دیتے ہیں جو اردو ہے۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "تھا (بہت کا گرد ادھا)" بھی لکھے ہیں۔ جہاں لکھنؤ نہیں بولتے۔ بلکہ (محل پر "پھٹ اور پھٹیل" (بضم اول) ہی عوام بولتے ہیں۔

فِٹ: (بالکسر) ٹھیک جس میں کوئی کسر نہ ہو۔ اردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ تمہارا یہ کوٹ میرے بالکل فٹ ہو رہا ہے۔

فُٹا: (بالضم) فٹ، بارہ انچ کی پیڑھی جو لوہے یا لکڑی کی ہوتی ہے۔ اردو، نجاروں، پیمانہ دوں، زردوزوں وغیرہ کی اصطلاح۔

فٹافٹ: (بفتح ہر دو فا) جلدی جلدی، تابڑ توڑ، فوراً۔ اردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ یہ جو پیالیاں رکھی ہیں فٹافٹ ان کو دھو ڈالو۔

قولِ فیصل۔ یہ جدید صرف ہے جو ابھی ٹکسالی زبان میں داخل نہیں ہے۔

فُٹ بال: ربڑ کا گولا، یا گول گیند جس پر چمڑے کا خول ہوتا ہے اسی گیند میں ہوا بھر کر پیروں سے کھیلتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس کھیل کو بھی فٹ بال کہتے ہیں۔

فٹ پاتھ: سڑک کے دونوں طرف پیدل چلنے والوں کے لئے بنا ہوا راستہ۔ انگریزی، مونث، رائج۔

محلِ صرف۔ وہ فقیر جو شناس فٹ پاتھ پر بیٹھا ہوا کل تک بھیک مانگ رہا تھا۔ آج بے چارہ مر گیا۔

قولِ فیصل۔ اسی کو اردو میں "فٹ پیری" بھی کہتے ہیں وہ بھی مونث ہے۔

فِٹر: (بکسر اول و فتح ثانی) درست کرنے والا، مشین کا مستری، انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف۔ جب انجن کی اسٹیم تیار ہو گئی تو ڈرائیور نے تیسری سیٹی دی اور فٹر کو آواز دے کر . . . جنبش دینے والے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اس نے فوراً ہینڈل کو حرکت دے دی۔ (میرا ایلا گناہ جلد اول)

فٹ فٹ: (بکسر ہر دو فا) چٹک پھٹ بٹیروں کی آواز، ان بٹیروں کی آواز جن سے

ذریعے سے نئی پیڑھی کا شکار ہوتا ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ "بولنا" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "شکار گاہ میں رات کے وقت اپنی اپنی جگہوں پر جب ہیر فٹ فٹ بولتے ہیں تو بڑا لطف آتا ہے"۔

فٹم فٹ:۔ (بکسر اول وفتح دوم) بالکل ٹھیک ٹھاک، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں سمجھی تھی کہ یہ جہیز بڑا ہوگا لیکن جب بہن کے دیکھا تو بالکل فٹم فٹ تھا۔

فٹن:۔ (بکسر اول وفتح دوم) ایک مخصوص قسم کی بنی ہوئی چار پہیوں والی گاڑی جو اوپر سے کھلی ہوئی ہوتی تھی۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ فٹن گھڑ گھڑاتی ہوئی آئی لوگوں نے غل مچایا کہ وہ سواری آئی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ انگریزی فٹین، بروزن بسین سے بگڑ کر بنا ہے۔

فٹنگ:۔ (بکسر نون وسکون نون غنہ و کاف فارسی) درستی، ترتیب دینا، انگریزی، مونث، رائج۔

فٹ نوٹ:۔ (بضم اول وواو مجہول) وہ شرح جو حاشیۂ کتاب پر لکھی جاتی ہے۔ انگریزی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب حاشیۂ کتاب پر فٹ نوٹ لکھنے کا رواج قریب بہ متروک ہے۔ موجودہ دور میں کتاب کے متن کا کچھ حصہ اس کے لیے مخصوص کر لیا جاتا ہے۔

فجار:۔ (بالضم وتشدید دوم) فاجر بمعنی فاسق کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فجر:۔ (بالفتح) نور کا تڑکا، صبح صادق، صبح کی سفیدی، صبح، سحر، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لاؤ ایک نیند اور لے لوں۔ فجر کو ابھی بہت دیر ہے۔ یہ کہہ کر سونے والے نے لحاف سے سر اوڑھ لیا۔ (میرا پہلا گناہ)

قول فیصل۔ شیعہ حضرات فجر کی جگہ پر صبح اور سحر استعمال کرتے ہیں۔ اہلسنت حضرات اس لفظ کو کثرت سے استعمال کرتے ہیں عوام اور عورتیں بفتحتین اور بفتح اول وکسر دوم بولتی ہیں جو اردو ہے۔

فجر:۔ صبح کی نماز، اردو، حضرات اہلسنت کی اصطلاح۔

نور کے تڑکے سے وہ اٹھا جوان
فجر پڑھی اور کیا اپنا دھیان
(قدر بلگرامی)

فجر ہونا: صبح ہونا، نور کا تڑکا ہونا، روز روشن ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

فجر ہوتے جو گئی آنکھ مری آج جھپک
دی دکھائی آکے خوشی نے در دل پر دستک
(سودا دہلوی)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ اہلسنت حضرات کی اصطلاح ہے۔

فجر ہونا:۔ آنکھیں کھلنا، غفلت دور ہونا، تنبیہ شدید کے سبب غفلت کا دور ہونا۔ جیسے اتنی جوتیاں لگیں گی کہ فجر ہو جائے گی۔ (تڑکا ہو جانا بھی اسی محل پر بولتے ہیں) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر گیلی صورت سے صبح ہو جانا مستعمل ہے اور تڑکا ہو جانا بھی لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

فجور:۔ (بضمتین وواو معروف) زناکاری، گناہ، جرم، قصور، بدکاری، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فسق وفجور کی ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں تنہا مستعمل نہیں ہے جیسے "میں نے ایام دبستان نشینی میں شرح مائۃ عامل تک پڑھا بعد اس کے لہو ولعب اور آگے بڑھ کر فسق وفجور، عیش وعشرت میں انہماک ہو گیا۔" (خطوط غالب)

فجور:۔ (بفتح اول وواو معروف) فاجر، عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

فجری:۔ (بالفتح) ایک قسم کے مشہور قلمی آم کا نام جو آخر فصل میں تیار ہوتا ہے۔ اردو، صرف مونث، رائج۔

قول فیصل۔ یہ آم وزن میں آدھ سیر سے لے کے ایک سیر تک ہوتا ہے۔

فحاش:۔ (بفتح اول وتشدید دوم) فاحش کا اسم مبالغہ، بڑا قبیح، بڑا بدکار، بڑا بدزبان، بہت بداخلاق، نہایت کنجوس، ہر وہ چیز جو بہت زیادہ حد سے بڑھ جانے والی ہو۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فحش:۔ (بالضم وسکون دوم) وہ بات جس کو صاحبان تہذیب سننا نہ پسند کریں، تہذیب سے گری ہوئی بات، گالی، قابل شرم بات۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی ادھر دوسری ٹکڑی میں فحش اور پھکڑ کا چرچا اچھا تھا۔ (فسانۂ آزاد۔ جلد اول)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں برا ہونا، قبیح ہونا، فحش باتیں اور فحش کلام کی ترکیب سے بھی زبانوں پر اس کا صرف ہے۔ اردو والوں نے بقاعدۂ عربی اس کی جمع فحشیات بنالی ہے۔

فحش بکنا:۔ بے حیائی اور بے شرمی کی باتیں کرنا

گالیاں بکنا، غیر مہذب باتیں کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وقت قہر و غضب کے اپنی زبان کو اور ہاتھوں کو فحش بکنے اور دنگے کے آزار پہنچانے سے نگاہ رکھے۔ (مطلع العلوم)

فَحوا: (بالفتح) فن کلام، مضمون۔ عربی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ بفحوائے آیۂ کریمہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جن و انس کی غرض خلقت عبادت ہے۔

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی طرز، ڈھنگ، انداز بھی ہیں مگر ان معنی میں اردو ہے۔

فحوائی اجازت: بغیر اجازت کوئی ایسا کام کرنا جس میں اجازت مل جانے کا یقین ہو اور مالک کا حکم بھی ہو۔ اردو ترکیب، قلیل الاستعمال

بڑھ کے رک رہتے اگر دیکھتے تم کو بھائی
کچھ نہ کہتے تو اجازت تھی یہ فحوائی — رشید

قول فیصل۔ عام طور سے اجازت فحوائی زبانوں پر ہے یہ خالص فقہی اصطلاح ہے۔

فحوائے کلام: مضمون کلام، کلام کا مطلب، انداز کلام۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ پریوں نے شہزادے کے فحوائے کلام سے دریافت کیا کہ جگت کسی کا عاشق زار ہے۔ (فسانہ آزاد)

فَخر: (بالفتح) ناز، گھمنڈ، غرور، شیخی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بجا ہے گر کوئی کرتا ہو خاندان پہ فخر
ہے سب درست بزرگوں کی آن بان پہ فخر — دبیر

فخر: ایسا جوہر، ایسی خوبی، ایسا ہنر یا ایسی چیز جس پر ناز کیا جائے، مایۂ ناز۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

ذکر اس کے سخن کا ہے جو فخر فصحا ہے
خود آیۂ رحمت ہے سخن وحی خدا ہے — دبیر

فخر: برتری، شرف، مرتبہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

مجھ کو رتبہ کہاں سلامی کا
فخر کافی ہے بس غلامی کا — سید

فخراً: از روئے فخر، فخریہ، فخر سے، فخر کے عنوان سے

عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ نامی جنرل اپنے دوستوں میں فخراً حالات جنگ بیان کرتے ہیں۔ (محصنات)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر فخریہ بولتے ہیں۔

فخر انبیاء: (باضافت) جناب رسالتمآبؐ کا لقب، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

آنکھیں ملا کے نانا نے ارشاد یہ کیا
شہ نے گلے میں ڈال کے ہاتھوں کو حلقہ دیا
سب نے یہ پیار دیکھ کے سر کو جھکا لیا
مڑ کر خطاب آئی ہوئے فخر انبیا
صدمہ ہوا اس کے صدمے سے جس انگ میں
یارو حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے — دبیر

فخر بشر: (باضافت) انسان کے لئے وجہ شرف، پیغمبر اسلام جناب رسول خدا محمد مصطفیؐ کا لقب، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

امت فخر بشر ہوں صد شکر
ہے یہ اے رشک تفاخر مجھ کو — رشک

فخر جاننا: فخر سمجھنا، باعث عزت و افتخار جاننا، قابل ناز و شرف جاننا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جو برائی پر برائی کرتے ہیں لیکن اپنے لئے باعث فخر جانتے ہیں۔

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "فخر سمجھنا" زبان پر ہے۔

فخر حاصل ہونا: رتبہ پانا، شرف ملنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس برآمدے میں ایک شخص نہایت پر تکلف مسہری کے اندر مشغول خواب ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ یا تو کارخانے کا مالک ہو یا منیجر۔ ظن غالب ہے کہ مالک ہونے کا اس کو فخر حاصل ہے۔ (میر ایلاگمنا)

فخر خاندان: (باضافت) وہ ذات جو خاندان کے لئے باعث افتخار ہو۔ وہ شخص جس کی ذات سے خاندان کو عزت حاصل ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب ہستیاں کسی فن میں کمال کی آخری منزل تک پہنچ جاتی ہیں وہ فخر خاندان کہلانے کی مستحق ہوتی ہیں۔

فخر رازی: (باضافت) ابو عبداللہ فخر الدین محمد رازی کے نام کا مخفف، فارسی ترکیب۔

نالہ اپنا ہے یہ مولانا جلال الدین روم
پوچھنا اس کا نہیں کچھ فخر رازی کا مقام — انشاء

قول فیصل۔ آپ فرقہ اہلسنت والجماعت کے بہت بڑے عالم، امام گزرے ہیں۔ آپ کی لکھی ہوئی قرآن مجید کی تفسیر (تفسیر کبیر) بہت مشہور ہے۔ تاریخ ادبیات ایران میں لکھا ہے کہ "آپ اپنے زمانے کے ائمہ، حکماء، متکلمین، فقہا اور علوم اسلامی کے بہت بلند پایہ بزرگ اور عالموں میں شمار ہوتے ہیں۔ رازی نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ہرات میں گزارا اور یہاں ان کی مجالس درس و وعظ خاص و عام کی زیارت گاہ اور مقصد انام تھے"۔ آپ کی اہم کتابیں ہیں، نہایۃ العقول، اور کتاب المحصل کلام اور حکمت پر ہے۔ کتاب المباحث المشرقیہ تصوف پر ہے۔ کتاب المحصول اصول فقہ پر اور شرح اشارات ابو علی سینا منطق اور حکمت پر لکھی گئی ہے۔ رازی ۵۴۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۰۶ھ میں بمقام ہرات وفات پائی۔

فخر کرنا ہے - ناز کرنا - اپنے لیے قابلِ شرف سمجھنا، باعثِ عزت و بزرگی خیال کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کیا عجب سر جو رکھیں ہم قدمِ جاناں پر
فخر کرتے ہیں فرشتے بھی جبیں سائی کا (برق)

قولِ فیصل۔ "پر" کے اضافے کے ساتھ بھی اس کو استعمال کرتے ہیں۔

بجا ہے گر کوئی کرتا ہے خاندان پہ فخر
یہ سب درست بزرگوں کی آن بان پہ فخر (شبیر)

فخر کرنا ہے - اترانا، گھمنڈ کرنا، غرور کرنا، اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

ہم وہ ہیں دنیا میں جو ہیں عیب کو زیب کی طرح
فخر سے پیرِ خرابات پہ ہیں کرتے ہیں (آتش)

فخر کی بات :- شرف کی بات، عزت کی بات، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ یہ فخر ہی کہ آپ کا غلام ہوں، آپ جیسے نیک اوصاف بزرگ کی خدمت کرنا میرے لیے فخر کی بات ہے (از منشی پریم چند)

فخر و مباہات کرنا :- ناز کرنا، خوش ہونا، اردو، مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ زمانے کے دستبرد سے عمارات شاہی کے جو حصے باقی رہ گئے ہیں منجملہ ان کے ایک حمام بھی ہے ... جس پر ... تہذیبِ اسلامی فخر و مباہات کر سکتی ہے۔ (میرا پیلا گاؤں)

فخریات :- غرور، گھمنڈ، ڈینگ، نازِ بے جا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ وادیِ شطحیات، و فخریات و کفریات میں مشہور سلیقہ رکھتا تھا۔ (دربارِ اکبری)

فخریہ :- (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) فخر کی صورت سے، فخر سے، از روئے فخر، فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اچھے اچھے رئیس زادے فخریہ مصاحبت کر رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ بتشدیدِ "یا" بھی استعمال کرتے ہیں۔

دل سے کہتا ہے جسم فخریہ
قفسِ بلبلِ خوش الحاں ہوں (رشک)

بغیر تشدید یا اور تشدید یا دونوں طرح صحیح ہے۔ انھیں معنوں میں "بفخر" بھی استعمال کرتے ہیں۔

بفخر کہتے ہیں جبرئیل سب فرشتوں سے
کرم علی سے ہیں استاد کے پڑھائے ہوئے (لطافت)

فخیم :- (بفتح اول و کسر دوم) بزرگ، والا قدر، عالی نسب، مرتبہ، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فدا ہے (بالکسر) عاشق، نثار، فریفتہ، مفتون، دلدادہ، عربی، فصیح، رائج۔

فدائے بادشہ بے نظیر ہیں دونوں
دلیر قلعہ شکن، قلعہ گیر ہیں دونوں (ادیب)

فدا ہے قربان ہونے والا، جاں نثار، دوسرے کی طرف سے جان دینے والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

یا حسن آج یہ ہیں صدقے مرا لشکر بھی نثار
دل فدا، روح فدا، جان فدا سر بھی نثار
علی اکبر بھی فدا اور علی اصغر بھی نثار
تجھ پہ باقر بھی فدا عابدِ مضطر بھی نثار
میں نے جو کچھ ترے دربار سے پایا مولا!
سب تری راہ میں خوش ہو کے لٹایا مولا! (مرزا دبیر)

قولِ فیصل۔ عربی زبان میں فدا کے لغوی معنی ہیں "سربہا"، سر یا جان کی قیمت، جو چیز جان کے عوض دی جائے، وہ صلہ یا عوض جس کے وسیلے سے خود کو یا کسی دوسرے شخص کو بچاتے ہیں۔ اور جو چیز کہ تصدق کی جائے، لیکن اردو زبان سے ان معنوں کا کوئی تعلق نہیں۔

فداکار :- جان نثار، جان فدا کرنے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عین دانائی و حکمت ہے یہ نادانیِ دل
ہے ہمتِ عشق فداکار کا فتوا ہے یہی (حسرت)

قولِ فیصل۔ جان فدا کرنے کے معنی میں فداکاری بھی بولتے ہیں۔

فدا کرنا :- تصدق کرنا، قربان کرنا، نثار کرنا، نچھاور کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

اپنے کو بات بات پہ یاں تو فدا کیا
میں بھی یہ سنوں کہ وہاں جائے کیا کیا (تعشق)

فدا ہونا ہے نثار ہونا، قربان ہونا، جان دینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سر رکھ قدم شمع پہ پروانے نے دی جان
عاشق اسے کہتے ہیں جو اس طرح فدا ہو (نفیر)

فدا ہونا ہے عاشق ہونا، فریفتہ ہونا، والہ و شیدا ہونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم لاکھ سمجھاؤ، وہ باز نہیں آئیں گے۔ ان پر دل سے فدا ہیں۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں "محبت اور خلوص" کا زور دینے کے لیے تکرار کے ساتھ "فدا فدا" ہونا بولتی ہیں، جیسے "وہ اپنا باقی روپیہ ان سے زندگی میں نہیں مانگیں گے اس لیے کہ وہ ان پر فدا فدا ہیں۔"

فدائی :- اپنے محبوب پر جان دینے

والا، محبوب سے دلی محبت کرنے والا، جاں نثار، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

جہاں عشق میں شاید یہی ہو ربط وفا
میں جس کا دل سے فدائی وہی ہو قاتل — محشر

قول فیصل۔ اس کی جمع "فدائیان" بھی استعمال ہوئی ہے جو فارسی اور فصیح ہے۔

فدائیان شہ دیں پناہ حاضر تھے
ہماری قوم کے سب بادشاہ حاضر تھے — میر عشق

فَدَک :۔ (بفتح اول و دوم) خیبر کے علاقے میں رسول خدا کا ایک باغ تھا جس پہ دختر رسول نے باپ کے انتقال کے بعد ملکیت کا دعوی کیا تھا اور یہ مسئلہ آج تک سنیوں اور شیعوں میں اختلافی بنا ہوا ہے۔ عربی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر اول و فتح دوم ہے۔

فِدْوِی :۔ (بالکسر) سر بیچنے والا، قربان ہونے والا، عربی صفت، قلیل الاستعمال

ممتاز ہے فدوی ہے جو زہرا کے پسر کا
شاں اس کی بڑھے فخر ہو جو حیدر صفدر کا — انیس

قول فیصل۔ خادم یا ملازم اپنے آقا اور مالک سے بات کہتے وقت انکسار کے طور پر اس لفظ کو "میں" کی جگہ بھی استعمال کرتا ہے جیسے "خداوندا! اب حضور سے تو فدوی زبان نہیں ہلا سکتا۔" (دبیر کمسار)

فدوی کی جگہ غلام اور خادم اب چلن زیادہ ہے۔ مرزا دبیر نے تینوں الفاظ کو انہیں معنوں میں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

مشغول تھیں دعا میں بھی اشرف النساء
زنجیر در ہلا کے کسی نے جو دی صدا
زہرا پکاریں کون؟ کہا بندۂ خدا
فدوی، غلام، خادم اولاد مرتضیٰ
خاطر ہوں حضور کے ہر نور عین کا
لے جائیے لباس حسن اور حسین کا — دبیر

قدیم زمانے میں عام طور سے خط یا عرضی کے خاتمے پر نقطہ کے بعد نام سے پہلے لفظ فدوی لکھنے کا رواج تھا۔ اب بھی پرانے خیال کے حضرات کبھی کبھی لکھ دیتے ہیں۔ اس لفظ کی فارسی جمع فدویان بھی اردو میں رائج ہے مگر ترکیب اضافی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں تنہا نہیں۔

فدویان خاص میں ہوں میں بھی اے سلطان عشق
چاہیے طغرائے بدنامی مرے منشور کو — مشور

اس کی اردو جمع فدویوں بھی استعمال ہوئی ہے۔

دعوے ہیں فدویوں کو تمہارے بڑے بڑے
لیں گے اسی گھڑی نئے کپڑے کھڑے کھڑے — دبیر

فِدْیَہ :۔ (بالکسر و فتح سوم) صدقہ، تصدق، عربی، فصیح، رائج۔

شور ہے عالم بالا پہ قد رعنا کا
سر افلاک ہے فدیہ قدم والا کا — محسن کاکوروی

قول فیصل۔ ایک ذرا سے فرق کے ساتھ "جاں نثار" کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے

عہد و پیماں یہ حسینؑ کے ساتھ بھائی کا
فدیہ ہے جو ازل سے خدا کے خدائی کا — دبیر

فدیہ :۔ ۲ وہ مال یا روپیہ جو کسی قیدی کے عوض دیا جائے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فدیہ :۔ ۳ دیت۔ جان کا معاوضہ، خوں بہا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر "دیت" (بکسر اول و فتح دوم) ہی ہے۔

فدیہ :۔ ۴ وہ ٹیکس جو بادشاہ کی طرف سے غیر مذہب کے لوگوں سے لیا جائے۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے "جزیہ" کہتے ہیں۔

فدیہ :۔ ۵ صدقہ فطر کو بھی فدیہ کہتے ہیں۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فَذَالِک :۔ (بر وزن ہمالک) اہل حساب کی اصطلاح میں وہ جمع جو بعد تفصیل کے دی جائے (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فَرّ :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) رفعت، شکوہ، شان و شوکت۔ دبدبہ، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال

جو کہ سمجھے گا تجھ کو فر فروغ
کیا نہ دے گا مجھے مے گلفام — غالب

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "بہار عجم میں بہ تشدید دوم بمعنی ہیبت و شکوہ لکھا ہے۔" اور صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "نور، روشنی، چمک بھی معنی ہیں مگر صرف فارسی میں آتے ہیں۔ ضرورت شعر یا بعض ترکیب کے سبب رعب داب دبدبہ کے معنی میں مشدد بھی کر لیتے ہیں"۔ بہرحال تنہا نہیں بولتے بلکہ "کر و فر" ہی کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

دنیا سے لے کے چلیے گناہوں کی بھیڑ بھاڑ
دوزخ کو جائیے تو بڑے کر و فر کے ساتھ — صبا

بعض شعرا نے "با کر و فر" اور "بکر و فر" بھی استعمال کیا ہے۔

ہے عبث عمر دو روزہ پہ یہ سارا طمطراق
خاک ہوگا اگر با کر و فر پیدا ہوا — وارث

رواں سواری شاہ عرب بکر و فر
رکاب تھامے ہوئے جبرئیل گھوڑے پر (مؤلف)

اور کبھی کے ساتھ فربہ و فربہ و فنر کی ترکیب بھی مستعمل ہے جیسے "الغرض باغ نزہت آگیں اور سبزیاں زمرہ جیسی اور اس کے فربہ وال فرہنگیں۔" (فسانہ آزاد)

فرشاہی کی ترکیب بھی استعمال ہوتی ہے۔ "ملکہ کی نگاہ چہرہ بے نظیر صورت دل پذیر جانفام پر پڑی دیکھا ایک جوان رشک مہ پیر کنعاں بہ عنا سر و قامت سہی بالا بحر حسن خوبی کا در یکتا۔ سر سے فرشاہی نمایاں ہے" (فسانۂ عجائب)

فُسکر :- (عربی فر (بھاگنا) سے ماخوذ ہے) اڑنے کی آواز۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں تنہا نہیں بولتے۔ "فر فر" ہی زبانوں پر ہے۔

دونوں جہان کے ہوش برابر رواں ہوئے
دریز فرشہائے عرش میں فر فر رواں ہوئے (مرزا دبیر)

فُرات :- (بضم اول) ایک نہر کا نام جو کوفے سے کربلا ہوتی ہوئی گزری ہے۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "ایک دریا کا نام جو ایشیائے روم کو بہتا اور کوہ آرمینیا کے پہاڑوں سے دو مقاموں سے نکل کر خلیج فارس میں جا گرتا ہے ۱۲۰۰ میل کی مسافت پر دریائے دجلہ بھی شامل ہوتا ہو شہر بصرہ سے ۵۰ میل آگے بڑھ کر خلیج فارس میں گرتا ہے۔ اس کا طول مع دجلہ ۱۸۰۰ میل ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید سے جنگ حق و باطل اسی دریا پر ہوئی۔ اس دریا کو اپنے اوپر افسوس کرنا چاہیے کہ اس کے ہوتے ہوئے نواسۂ رسول پیاسا شہید ہوا۔ اس کے لغوی معنی بہت میٹھے اور صاف پانی کے ہیں چونکہ روم میں اس سے عمدہ کسی دریا کا پانی نہیں ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ مگر اردو میں تنہا فرات "نہر فرات" "دریائے فرات" اور "شط فرات" بھی کہتے ہیں۔

ع ساحل ہے سر شکی لہتیں موجیں فرات کی (انیس)
ع نہر فرات بیچ میں مانند کہکشاں (انیس)
ع دریائے فرات آب آب ہے شبیر کو پانی دے نہ سکا (ثاقب)

خونچکاں آنکھوں سے گر قطرہ گرے تو ہوا کبھی
رود نیل و دجلہ و شط فرات و گنگ سرخ (اسیر)

فَرّاٹا :- (بفتح اول و تشدید دوم) کسی چیز کے اٹھنے کی آواز، ہوا کے طمانچوں کی آواز، جیسے جھنڈے کے کپڑے کی آواز جو نکرانے سے نکلتی ہے۔ ہوا کا تیز جھونکا۔ ہوا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرّاٹا :- بہت تیزی سے پڑھنے کی آواز، اردو، عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "جلد جلد ورق الٹنے کی نسبت بھی کہتے ہیں۔" اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے"

فرّاٹا :- بہت تیز دوڑنا، اردو، عورتوں کی زبان۔

فرّاٹے اُڑانا :- بہت تیزی سے کام کرنا، جلدی جلدی کام کرنا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم امید واری کرتے ہیں۔ تین مہینے سے روز یہاں کام سیکھتے ہیں اب فرّاٹے اڑاتے ہیں۔

قول فیصل۔ اب زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں۔

فرّاٹے بھرتا ہے :- بڑا چالاک اور چلتا ہوا ہے۔ بہت تیز ہے۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

فرّاٹے بھرنا :- جلد جلد پڑھنا۔ بے اٹکے پڑھنا بہت تیزی سے پڑھنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ دو ستر برس کے زبان دراز ہیں۔ وہ فرّاٹے بھرے کہ بھلا چنگا آدمی گھن چکر ہو جائے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ ان معنی میں صاحب نور اللغات نے "فرّاٹے لینا" بھی نقل کیا ہے جو متروک ہے۔

فرّاٹے بھرنا :- نہایت تیزی سے دوڑنا، تیزی سے اڑنا، اردو صرف، قریب بہ متروک۔

عرش پر بیٹے تو ڑکے تا سہ یہ لائے گا
فرّاٹے بھر رہا ہے جو دم ہی رسا ہوا (صفدر)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی محل پر "فرّاٹے لینا" بھی لکھا ہے جو متروک ہے۔ مولف مذکور نے فرّاٹے بھرنا اور فرّاٹے لینا کے ایک معنی لکھے ہیں۔ جھنڈے یا پھر پیرے کا ہوا میں لہرانا اب ان معنی میں بھی متروک ہے۔

فرّاٹے کے ساتھ :- تیزی سے، جلد جلد۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تین مہینے میں اردو فرّاٹے کے ساتھ پڑھنے لگے ہیں۔ (دایا جی)

فرّاٹے مارنا :- تیزی سے کبھی ادھر کبھی ادھر آنا جانا، ایک جگہ قیام نہ کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ نہ ماں کی سنتی ہے نہ باپ کی سنتی ہے جب سے جوانی آئی ہے چاروں طرف فرّاٹے مارتی پھرتی ہے۔

فَرا جانا :- پھاند جانا، اس پار سے اس پار کو د کر چلا جانا، اردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ گزر جھوٹا دے کر خندق اس پار

پھینکا پھر آپ مرکب سے اتر خندق فرا گیا۔
(طلسم ہوشربا)

فَراخ :- (بالفتح) کشادہ، وسیع، چوڑا لمبا چوڑا، کھلا ہوا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

جگہ حرم میں نہ راہب کو شیخ کو نہ بدیر
ہیں صدقے خانۂ مشرب کے کس قدر ہے فراخ — سودا

قول فیصل - مکان میدان وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے فراخ و وسیع میدان میں ایک ایوان سپہر بنا ہے چو طرفہ سبزہ روئیدہ کی لہک اور گلہائے خشک بیز کی مہک۔ (فسانۂ آزاد)

فارسی میں مجازاً اس کے معنی ہیں بہت بڑا، اعظم، لیکن اردو میں ان معنی کی قید نہیں ہر کشادہ مقام چاہے وہ کم کشادہ ہو چاہے زیادہ فراخ کہلاتا ہے۔

فَراخ آستین :- سخی، جواں مرد، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

فَراخ پیشانی :- کشادہ پیشانی، چوڑی پیشانی کا، اردو، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل - زیادہ تر اس محل پر "کشادہ پیشانی" ہی بولتے ہیں۔

فَراخ چشمی :- (فارسی میں فراخی چشم بمعنی خوش خوئی، ناداری) عالی ہمتی، حوصلہ بلند ہونا مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ بولتا ہے۔

فَراخ حوصلگی :- عالی ظرفی، عالی ہمتی بڑا حوصلہ فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - حوالیوں نے روپیے برسائے سخاوت اور فراخ حوصلگی کا سیلاب آ گیا اور اس کی لہروں نے عدالت کی بنیاد ہلا دیں۔
(از منشی پریم چند)

فَراخ حوصلہ :- (کنایۃً) بردبار، باوقار عالی ظرف، بڑے حوصلے والا، عالی ہمت، بلند ہمت فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فَراخ دَامن :- دولت مند، مالدار، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - دولت مندی اور مالداری کے معنی میں "فراخ دامنی" بھی استعمال ہوا ہے۔

تا ہو فراخ دامنیٔ چرخ منحصر
جب مہر دست اوج رہے دوشِ فلک — سودا

بعض معنی میں "فراخ دست" بھی صاحب نور اللغات نے لکھا ہے جو خالص فارسی ہے اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

فَراخ دَانی :- وسعت علمی، فارسی ترکیب مؤنث، دہلی، کی زبان۔

محل صرف - وہ بلند خیال شاعر اور شگفتہ مزاج عالم تھا اپنی شگفتہ بیانی اور دانش خداداد اور فراخ دانی کی بدولت نہایت کم عرصے میں درجہ مصاحبت تک پہنچ گیا۔ (دربار اکبری)

فراخ کرنا :- چوڑا کرنا، کشادہ کرنا، ڈھیلا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ بالعموم نہیں بولتے۔

فراخور :- (بروزن تفاخر) شائستہ، لائق سزاوار، مناسب، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کسی سے حال جو کوئی سلام لیتا ہے
تو کچھ فراخور حال اس کے کام لیتا ہے — میر عشق

فَراخی :- (بالفتح) کشادگی، چوڑائی، وسعت پھیلاؤ، فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وقت میں تنگی فراخی دونوں ہیں جیسے بڑے کھینچنے سے بڑھتا ہے چھوڑے سے دبا ہو سکڑ جیب

فراخی :- آسودگی، خوش حالی، فارسی مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل - اردو میں ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

فراخی :- گھوڑے کا تنگ، اردو قریب ہے متروک۔

کیا اسپ معانی کو کرا دیں گے وہ جن پاس
نے پوزی، نہ پٹا، نہ فراخی ہے نہ خوگیر — سودا

فُرادیٰ :- (بالضم) ایک ایک، الگ الگ، تنہا تنہا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

فُرادیٰ :- تنہا، اکیلے، وہ نماز جو بغیر جماعت پڑھی جائے، فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل - فارسی میں اس کا املا ہائے ہوز (فرادہ) ہے اس کا صرف نماز کے ساتھ ہے جیسے اگر تم کسی وجہ سے نماز میں امام کی اقتدا نہیں کرنا چاہتے تو اخلاقاً فرادیٰ کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جاؤ۔

فَرادیس :- (بالفتح اول و یائے معروف) بہت سی جنتیں فردوس کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

کیوں واسطے جواب کے میسر نہ ہو حاضر ہے
غلمان کی اور حور فرادیس کی ٹولی — انشا

فَراڈ :- (بالفتح) دھوکا، جعل، انگریزی مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محلِ شعر۔ انھوں نے میرے ساتھ جیسا فراڈ کیا ہے مجھے اس کی قطعی امید نہیں تھی۔

فَرّار:۔ (بالفتح اول و تشدید دوم) بہت بھاگنے والا، میدان جنگ سے بھاگ جانے والا (صیغہ مبالغہ) عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

کام کیا ہے مجھ کو اے ناسخ کسی فرّار سے
بانئ دل سے ہوں میں عاشق حیدرِ کرّار کا — ناسخ

قول فیصل۔ یہ لفظ کرّار کا نقیض ہے جس کے معنی ہیں "حملہ آور" ہے در ہے فوج پر جھپٹ جھپٹ کے حملہ کرنے والا صاحب نور اللغات نے فرّار کے معنی "پارہ" کے بھی لکھے ہیں جو مہوّسوں کی اصطلاح ہے اور عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فِرار:۔ (بالکسر) بھاگنا، غائب ہونا، چھپ جانا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

فرار در رہو آ ثعلب اہلِ بدعت سے
کیا فرار لعینوں نے تیغ حضرت سے — اوج

قول فیصل۔ زیادہ تر میدان جنگ سے بھاگ جانے کے محل پر بولتے ہیں اور زبانوں پر بفتح اوّل زیادہ ہے اگر بغیر ترکیب استعمال کیا جائے تو بفتح اول ہی فصیح ہے جو قاعدۂ اردو کے حکم میں ہے۔

فرار کرنا:۔ بھاگ جانا، غائب ہو جانا، جان چرا کے چھپ جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل شعر۔ آپ بیکار ڈھونڈھنے جا رہے ہیں آپ کے صاحبزادے گیارہ بجے ہی مدرسے سے فرار کر گئے۔

قول فیصل۔ نسبتاً فرار کرنا کے بجائے بھاگ جانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

فرار ہونا:۔ بھاگنا، غائب ہونا، چھپ جانا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل شعر۔ سیاہ باقی ماندہ اس تیرہ بخت نگوں سار کی فرار ہوئی زندگی دشوار ہوئی۔ (فسانۂ عجائب)

فَراری:۔[1] جان کے خوف سے بھاگ جانے والا بھگوڑا، جان بچا کے چل دینے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

پہنچے یہ تین شیر جو مقتل میں ایک بار
کیا پیدلوں کا ذکر فراری ہوئے سوار — میر انیس

فَراری:۔[2] مفرور، بھاگا ہوا، وہ مجرم جو خوف گرفتاری سے روپوش ہو، اردو صفت، پولیس اور عدالت فوجداری کی اصطلاح۔

محل شعر۔ آٹھ آدمیوں نے ڈاکہ ڈالا تھا چار تو موقع پر گرفتار ہو گئے اور چار بھاگ نکلے ان کے وارنٹ ہیں لیکن وہ دو مہینے سے فراری ہیں۔

قول فیصل۔ زبانوں پر فراری مجرم کی ترکیب زیادہ ہے۔

فَراری:۔[3] وہ زمیندار جو اپنی زمین چھوڑ کر بھاگ جائے۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فَراز:۔ (بالفتح) بلندی، اونچائی، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گلگشت باغ میں نظر آیا یہ صبحدم
اک گل فراز شاخ چمن آشکار ہے — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ اس کا صرف نشیب و فراز کی ترکیب کے ساتھ عام طور سے زبانوں پر ہے جو فصیح ہے۔ فرازِ کوہ، فرازِ عرش اور فرازِ چرخ کی ترکیب بھی مستعمل ہے۔

ع فرازِ عرش معلّا سلام کہتا ہے — نجم آفندی

آتی ہے ندی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی
کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی — اقبال

فَرازی:۔ بلندی، اونچائی، فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا فرازی نہیں سرفرازی بولتے ہیں۔

معبود میں سب سہل ہے یہ رنج و محن
سرفرازی ہے جو خنجر سے کٹے گی گردن — انیس

فِراست:۔ (بکسر اول و فتح دوم و چہارم) دیکھتے ہی کسی امر کو تاڑ جانا، فہم و ادراک کی تیزی، زیرکی، دانائی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

رہ گئے شاہ کی صورت فلاطون زماں ہو کر
نمایاں چشم دابرو سے فراست ہوتی ہے — جلیل

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں "ظاہر لفظ سے باطن کو معلوم کرنا"

فَراسیس:۔ (یائے معروف) فرانسیس کا مخفف اردو، متروک۔

پگڑی تو نہیں ہے یہ فراسیس کی ٹوپی
یاں وقت سلام اتری ہے نہیں کی ٹوپی — انشا

فِراش:۔ (بالکسر) وہ فرش جس پر رات کو سوئیں بچھونا، عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں تنہا فراش نہیں صاحب فراش بولتے ہیں

فَرّاش:۔[1] (بفتح اول و تشدید دوم) فرش بچھانے والا وہ جس کے متعلق فرش بچھانا اور خیموں کا گاڑنا، عربی صفت، فصیح رائج

فراش قاعدے سے قناتیں لگاتے ہیں
در پر کھڑے حضور کو اکبر بلاتے ہیں — دبیر

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی چوبدار بھی لکھے ہیں جو زبانوں پر نہیں ہیں۔ فراشی کا پیشہ کرنیوالی عورت کو فراشن یا فراشنی کہتے تھے جنکی جمع فراشنیں اور فراشنیاں اور اپنے محل پر فراشنوں بولتے ہیں جیسے "صبح کو فراشنیاں باسی ہار پھول جو پھینکتی تھیں چاندی کے ڈھیر ان کے ہاتھ لگ جاتے تھے" (خاتمہ بند نقات کشوری) مکان صاف کرنے والے نوکر کو بھی فراش کہتے ہیں۔

تنکا سمجھ کے دور کرے بزم یار سے
فراش دیکھے جو مرے جسم زار کو — ناسخ

فَرّاش خانہ:۔ مخصوص گھر جو دسا، فرش فروش خیمہ اور ڈیرا

وغیرہ رکھنے کیواسطے ہوتے ہیں۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ جوشاہانہ سامان خشکی کے سفر میں ہوتے گشت میں ہمراہ رہتے ... کل کار خانے شتر خانہ، فیل خانہ، سلاح خانہ، خزانہ، نقار خانہ، کراق خانہ (توشہ خانہ) فراش خانہ ... وغیرہ وغیرہ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی توشہ خانہ اور توشک خانہ کے بھی لکھے ہیں۔ اہل لکھنؤ اسے فراش خانہ نہیں کہتے۔

فراشی بفتح اول وتشدید دوم) فرش بچھانے کا کام یا پیشہ اور صفت جنس بمعنی ...

فراشی پنکھا:۔ بڑا پنکھا (یہ پنکھا دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ جو مکان کی چھت میں لگا یا جاتا اور کھینچ کر تمام فرش پر ہوا پہنچاتا ہے۔ دوسرا دستی بہت بڑا پنکھا جو کھڑے ہو کر جھلا جاتا ہے) ۔ اردو، اسم، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ فرشی پنکھا کہتے ہیں۔

فراشی سلام:۔ دربار کا تعظیمی وہ سلام جو اتنا جھک کے کیا جاتا تھا جس میں سر قریب قریب فرش تک پہنچ جاتا تھا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ جدھر جاتے تھے لوگ تعظیم بجالاتے تھے جس سے چار آنکھیں ہوئیں اس نے فراشی سلام کیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب کمی کے ساتھ اسی کو فرشی سلام بھی کہتے ہیں۔

فراعنہ بصیغۂ جمع) فراعنہ۔ فرعون کی جمع (مصر کے فرعون، مصر کے بادشاہ، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

فراغ بہ(۱) (بفتح اول) فرصت، نجات، مہلت، فراغت، آسودگی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عمر جاوید تو خضر کو ملی — عیش جاوید سے فراغ ہوا — داغ

فراغ بہ(۲) خوشی، انبساط، بےفکری، اطمینان، سکون، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

پاؤں دامن میں کھینچ لیں گے ہم
ہاتھ گر گوشۂ فراغ لگا — میر

فراغ بہ(۳) خوش حالی، آسودگی، مکمل سکون، فراغبالی، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا
یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا دماغ تھا — درد

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے افراط اور بہتات کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے

فراغ بال:۔ (بے اضافت) مطمئن، بےخوف وخطر، فارسی صفت، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ دیوان خانہ خاص میں جہاں کسی کی مجال نہ تھی کہ علانیہ نماز پڑھے وہ بفراغ بال و جمعیت خاطر با جماعت مذہب امامیہ کی نماز پڑھتا تھا۔ (دربار اکبری)

فراغ بالی:۔ (بے اضافت) بےفکری کی زندگی، سکون و اطمینان کی زندگی، فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

غم نہ تھا کچھ فراغ بالی سے
تھے بہت خاندان عالی سے — نواب مرزا شوق

فراغت:۔ (بفتح اول وچہارم) چھٹکارا، نجات، کسی کام کو مکمل کرنے کے بعد فرصت پانا، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

دم لبوں پر ہے بہت دیر نہیں
آئیے جلد فراغت ہو گی — امیر

فراغت بہ(۲) اطمینان، راحت، بےفکری، آرام، چین، آسودگی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

مگر روز ... دنگے سے فرصت نہ تھی۔

معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی — امیر مینائی

فراغت: بہ(۳) افراط، بہتات، کافی، عربی، قریب بمتروک۔

فراغت: بہ(۴) پیخانہ، ٹٹی، جھاڑے، جنگل، گلی، رفع حاجت کے واسطے جانا، اردو، ہندو یا گنوار دوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے "فراغت جانا" لغت قائم کر کے "بیت الخلا جانا" معنی لکھے ہیں۔ یہ دونوں صرف دہلی سے مخصوص ہیں لکھنؤ میں ہندو یا گنوار کوئی نہیں بولتا۔

فراغت پانا: بہ(۱) فرصت پانا، نجات پانا، فارغ ہونا، چھٹکارا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فراغت پا کے رنج سے منزل مقصود جا پہنچ
بغیر نشتر رہِ شوق میں ہوگی بڑی مشکل — محشر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی فیصلہ کرنا اور جھگڑا چکانا لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فراغت پانا بہ(۲) جماع کر چکنا، جماع کی حالت میں انزال ہونا، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کے صاحبان تہذیب اخلاق لفظ فراغت بول کے در پردہ عورت سے ہمبستری سے فرصت پانا مراد لیتے ہیں۔

فراغت حاصل کرنا:۔ فرصت پانا، کام سے مہلت پانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ روانگی سے پیشتر کل انتظام سلطنت اور خانگی امور سے فراغت حاصل کر کے منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا (نوبت رائے نظر لکھنوی)

فراغت سے: بہ(۱) اطمینان کے ساتھ، سکون کے ساتھ، بےفکری کے ساتھ، اردو صرف، قریب بمتروک

اسیر اپنا گریباں پنجۂ وحشت ہوں تنہا ہو
فراغت سے دہاں شانہ ہوا کرتا ہے کاکل کا — اسیر

فَراغت سے :- چین سے، آرام سے، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صحیح۔ کیا کریں اب تو فاقوں میں دن گزرتے ہیں۔ وہ دن یاد آتے ہیں جب زندگی فراغت سے بسر ہوتی تھی۔

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "بخوبی اور بافراط" کے معنی بھی لکھے ہیں۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فَراغت کرنا :- فرصت پانا، چھٹی پانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خرابی پر کمر کستا ہے جب وہ غمزہ کستا ہے — مصحفی
فراغت شہر سے کر کے پھر قصد حرم کیجے

فَراغت کرنا :- پیخانہ پھرنا، بول و براز کرنا، اردو صرف، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ قدیم زمانے میں پڑھا لکھا طبقہ عام طور سے بولتا تھا اب کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

فَراغت لگنا :- پاخانے کی حاجت ہونا، اردو صرف، دہلی کے ہندوؤں کی زبان (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فَراغت والا :- خوش حال، صاحب اطمینان، سکون و بےفکری سے زندگی بسر کرنے والا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

حرص کے پھیلتے ہیں پاؤں بقدر وسعت
تنگ ہی رہتے ہیں دنیا میں فراغت والے — ذوق

فَراغت ہونا :- فارغ ہونا، فرصت ہونا، کسی کام سے چھٹکارا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

لو فراغت ہو گئی کیا سبک جان ہو گیا ہے
چاک دامن ہو گیا ٹکڑے گریباں ہو گیا — نسیم دہلوی

فَراغت ہونا :- انزال ہونا، منزل ہونا، جھڑنا (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ قدیم زمانے میں صاحبانِ تہذیب اور بلند طبقے کے لوگ ان معنوں میں بول دیتے تھے اب قریب بہ متروک ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ مخزن المحاورات میں اس کے معنی "مرجانا اور فوت ہو جانا" کے ہیں اور مندرجہ ذیل عبارت بھی لکھی ہے۔

"ہمارے نئے محاورہ داں مؤلف مخزن المحاورات نے جو اس کے معنی مرجانا یا فوت ہونا لکھے ہیں یہ شاید خاص انہی بولتے ہیں یا اجتہاد کے طور پر لکھے ہیں ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی مرجائے اور کہیں کہ وہ فراغت ہو گیا۔ کوئی مرنے والا ہو اور کہیں کہ وہ فراغت ہونے والا ہے"

فَراغِ دل :- بےفکری، آسودگی، دل کا اطمینان، سکونِ قلب۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

انشا بڑھا کے بحر غزل اک اور کہہ
حاصل ہے اس گھڑی تجھے عشق فراغ دل — انشا

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی محل پر فراغ خاطر بھی لغت قائم کیا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فَراغ حاصل ہونا :- اطمینان ہونا، بےفکری اور آسودگی ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

ہے یاں مال دنیا سے حاصل فراغ — آغا حسن نظم
دکھاؤ کسی اور کو سبز باغ — دلدادۂ عشق

فَراغ ہونا :- فرصت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فراغ ان کو خاصے سے جب دم ہوا
تو یہ جوڑ کر ہاتھ سے کہا — دلدادۂ عشق

فِراق :- (بالکسر) جدائی، علیحدگی، فرقت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

زمانۂ وصل اے لطافت مجھے یہ رہ رہ کے یاد آتا
فراق میں اس کے ہو نمایاں فلک پہ بجلی زمیں پہ باراں — لطافت

فِراق :- معشوق سے جدائی کا زمانہ، ہجر، فرقت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیوں اچنبھا ہے تجھے ناسخ فراق یار کا
ایک دن نادان فراق روح و تن ہو جائے گا — ناسخ

فِراق :- عشق، محبت، اردو جیسے کسی کے فراق میں کام کاج چھوڑ بیٹھے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لفظ میں فراق کا جزو ہی تنہا یہ معنی نہیں پیدا ہوتے

فِراق :- نام رگھوپتی سہائے، باپ کا نام منشی گورکھ پرشاد عبرت ۱۸۹۶ء میں بمقام گورکھپور پیدا ہوئے۔

فراق کی ابتدائی تعلیم گھر پر اردو سے شروع ہوئی سات سال کے تھے کہ انگریزی تعلیم کے لئے اسکول میں داخل کر دیئے گئے اور اپنی ذہانت کی وجہ سے ہر درجہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے رہے۔ بی اے میں ممتاز پاس ہونے کے بعد گورنمنٹ نے ان کو ڈپٹی کلکٹری کے لئے منتخب کر لیا مگر قبل ڈپٹی کلکٹر بننے کے آپ کانگریس میں شامل ہو گئے اور جیل چلے گئے۔ فراق نے سب سے پہلے ناصری سے اصلاح لی پھر وسیم خیرآبادی سے اصلاح لینا شروع کی ۱۹۲۷ء میں جب فراق قید سے چھوٹ کے آئے تو کرسچن کالج لکھنؤ میں ملازم ہو گئے پھر سناتن دھرم کالج کانپور نے اردو پڑھانے کے لئے بلا لیا۔ اس درمیان میں آپ نے ایم اے پاس کر لیا اور الہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے لکچرار ہو گئے

غزلوں کے علاوہ فراق نے نظمیں بھی کہی ہیں جن کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ شانتی پرشاد جین کلکتہ والے نے ان کو سب سے بڑا ادیب شاعر سمجھ کے ایک لاکھ روپے کا انعام دیا ہے۔

فراق میں : فکر میں، خیال میں، اردو، صرف عورتوں کی زبان :

مٹی خراب ہوگی نہ آؤ گی ہاتھ میں
مردہ اسی فراق میں تکیہ کو جائے گا (جان صاحب)

فراک :- ایک قسم کا بچیوں کا لباس جس میں گویا شلوکا اور اونچا لہنگا شامل کر کے سیا جاتا ہے (انگریزی) مونث، رائج۔

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ مذکر بھی بولی جاتی ہے۔

فرامش : بفتح اول و دوم و ضم چہارم) بھولا ہوا، ذہن سے اترا ہوا۔ فراموش کا مخفف، فارسی متروک۔

قول فیصل۔ مومن کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

فرامش ہو سارا تبختر مجھے (ناسخ)
اسی شکل کا ہو تصور مجھے (سراج نظم)

فرامشی : بھول چوک، سہو، خطا، نسیان، فراموشی کا مخفف، فارسی، مونث، متروک

لب پہ اب مہر خاموشی بہتر
یاں سخن کی فرامشی بہتر (میر، دریائے عشق)

فراماسن :- ایک خاص عقیدے کے لوگوں کا فرقہ، جو باہمی اتحاد اور ہمدردی کا دم بھرتا ہے۔ اردو میں اس انجمن کے ہر ممبر کو بھی فراماسن کہتے ہیں۔ اردو، رائج۔

پختہ زنار ایمان وہ زاہدِ زن (؟)
اسلام اب کہاں ہے نامی فراماسن ہے (وصال ناب)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ فری، بمعنی آزاد میسن، یعنی راج معمار یا سنگ تراش سے مرکب ہے جس کی نسبت اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ اول میں معماروں کا ایک فرقہ جس کی اتحاد اور ایکا مشہور تھا۔ اس نام سے مشہور ہوا۔ جس کی بنا پر ایک اور فرقہ نکلا جو مجلسی خوشی باہمی اتحاد اور ہمدردی کا دم بھرتا اور سب سے جدا عقیدہ رکھتا ہے ان لوگوں نے آپس میں اس قسم کی علامتیں اور اشارے مقرر کر رکھے ہیں جس کی وجہ سے ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ نہایت ہمدردی سے پیش آتے ہیں انھوں نے اپنی مجلس میں شریک کرنے کے واسطے بعض اور خاص خاص قاعدے مقرر کر رکھے ہیں جنھیں ظاہر کرنے کی نہایت ممانعت اور ان کا اظہار تقیض عہد میں داخل ہے۔ ایک صاحب جو خاص فری میسن ہیں اس طرح پر لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ سلیمان علیہ السلام کے زمانے سے اس فرقہ کی مضبوط اور باطریقہ بنیاد قائم ہوئی حضرت ممدوح نے مقام یروشلم یعنی بیت المقدس میں ایک معبد بنایا تھا جس کی صناعی لاثانی اور بے نظیر ہے۔ انھوں نے دور دراز مقامات سے بھی اچھے اچھے کاریگر بلوائے چونکہ یہ خدا کا کام تھا اس لیے حضرت سلیمان کی یہ خواہش بھی ہوئی کہ جو کاریگر اس کام میں مصروف ہیں ان کے اخلاق چال چلن کو بھی برگزیدہ آفاق ہونا چاہیے چنانچہ ان کاریگروں کی ایک جماعت قائم ہوئی۔ جو شخص جس قابل تھا وہ اس درجہ میں رکھا گیا ان کو پند و نصائح سے اور زیادہ تر کاریگری کے آلات اور کاموں کے ذریعے سے دنیا کے اچھے کام سکھائے گئے اور میسنری کے اصول بتدریج بتائے گئے عبادت گاہ کے بن جانے پر کاریگر اپنے وطن واپس جانے والے تھے اس وقت ان کو ہدایت کی گئی کہ جو باتیں انھوں نے سیکھی ہیں انھیں بطور راز رکھیں اور خاص خاص لوگوں پر ظاہر کر کے جا بجا انجمنیں قائم کریں یہ جماعت اس وقت سے چلی آتی ہے۔ جادو وغیرہ کا ان پر اتہام ہے۔ اردو والے اس مجلس کے ہر ایک ممبر پر فرامشن لفظ بولتے ہیں اور انھوں نے اس کا اطلاق، ہم رنگ، ہم صحبت، ہم مشرب اور ہم راز شخص پر جو کسی انوکھی وضع یا مشرب خاص ٹولی کا آدمی ہو کر رکھا ہے۔ اس کا صرف مومن کے ساتھ ہی جیسا کہ اوپر مثال میں درج ہے۔ اسی کو انگریزی میں فری میسن (FREE MOSON) کہتے ہیں۔

فراموش (۱) : بھولا ہوا، یاد سے اترا ہوا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

فاتحہ امام کا نہ فراموش کیجیو
تکلیف لاش اٹھانے کی ان کو نہ دیجیو (دبیر)

قول فیصل۔ فراموش کا مخفف، فرامش، ہے جو اردو زبان میں داخل نہ ہو سکا۔

فرامش اب کرے کیوں کر نہ سودا شعر کہنے کو
کہ جو شخص آپ کو بھی گاہ بھولے گاہ یاد آوے (سودا)

فراموش (۲) : وہ کھیل جو جڑ والی ہو۔ لڑکیوں کا ایک کھیل بھی ہے۔ وہ جب کسی کو جڑواں پھل دیں اور وہ پھل ہاتھ میں لیتے ہی یاد نہ کہہ دے تو اس کو وہ پھل دو سو کی تعداد میں دینا چاہیے۔ اس کھیل کو یاد فراموش بھی کہتے ہیں۔

یاد اپنی ہیں بھول گئی یاد تو کیسی
کہہ دے کے جو بولا وہ پڑا دفراموش (رشک) (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے لڑکے اور لڑکیاں جن سے فراموش بدی ہوتی تھی ان میں ایک دوسرے کو دوہرا پھل مٹھی میں چھپا کے اس کے ہاتھ میں دے دیتا تھا اور کہتا تھا۔ "فراموش دو ہزار یا دو سو" جس کے ہاتھ میں دیتا تھا اس پر وہی گنتی اتنی ہی تعداد میں واجب الادا ہو جاتے تھے اگر کھیل لینے والا اس کے فراموش کہنے سے پہلے "یاد ہے" کہہ دیتا

تھا تو وہ جیت جاتا تھا اور اس کو وہ پھل نہیں دیے
پڑتے تھے اس کا صرف " فراموش جیتنا اور فراموش
ہونا " ہے جیسے - " اور سنیے ہم لڑکوں میں فراموش
بدی گئی ہے - قلم دیا اور فراموش دو جیتے ہوئے "
(فسانۂ آزاد) اب یہ کھیل شاید ہی کوئی کھیلتا ہو اس کا رواج
قریب بہ ختم ہو چلا صاحب نے اسکی جمع فراموشیں بھی نظم کی ہے۔ اب
کوئی نہیں بولتا۔

یاد رکھیے کے فراموشیں ہوئیں۔ ہو نہ الیا جاں صاحب بھولے

فراموش کار :- وہ شخص جو ہر بات بھول جاتا ہو۔ فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے بھولنے کی عادت کے
معنوں میں فراموش کاری بھی لغت قائم کیا ہے وہ بھی اہل لکھنؤ کم بولتے ہیں

فراموش کرنا :- بھول جانا، سہو کرنا، اردو فصیح، رائج۔

سبب کیا ہے جو تیرے اڑ گئے ہوش ؟ کیا ایکبارگی ہم کو فراموش
(معراج المضامین)

قول فیصل - اس کی تکمیلی صورت "فراموش
کر جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

دیکھا جو حرم کو تو نہیں دیر کی وسعت
اس گھر کی فضا کر گیا معمار فراموش — سودا

منفی صورت فراموش نہ کرنا بھی رائج و فصیح ہے
جیسے خبر ہے ہندوستانی مذاق والوں کو بھی فراموش
نہیں کیا گیا۔ (میرا پہلا گناہ)

فراموش ہونا :- ذہن سے اتر جانا، یاد نہ
رہنا، کوئی بات یا چیز یا کسی کو بھول جانا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

یارانے کو کر صبح تو یا گریہ کو ناصح
دو چیز نہ عاشق کو ہوئی یکبار فراموش — سودا

فراموش ہونا :- کسی کا بھلایا ہوا ہونا
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آپ آتا ہے عیادت کو نہ تو آتی ہے

یاد میں تیری اجل سے بھی فراموش ہوں میں — ذوق دہلوی

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی اسم یا ضمیر کے آگے
"سے" کی جگہ کبھی کے ساتھ "کو" بولیں گے۔ عام
طور سے "نے" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

صد حیف کیا بچھڑ کے ہم کو
تم نے اے قدرداں فراموش — انشا

فراموشی :- بھول، چوک، سہو، خطا، نسیان۔
فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

بھولنا ہم کو نہیں شرط مروت کہ ہمیں
یاد تیری ہے ہمہ عالم کی فراموشی میں — سودا

قول فیصل۔ انہیں معنوں میں تعلیم یافتہ طبقہ بحذف واو فراشی
بھی کبھی کے ساتھ بول دیتا ہے۔ فراموشی کا صرف "چھانا" کے ساتھ ہے

لب پہ اب مہر خاموشی بہتر - یاں سخن سے فراموشی بہتر
میر (دریائے عشق)

خدا جلوے جہاں میں آ کے چھائی کیا فراموشی
عدم کا ماجرا ہم کو نہیں کچھ یاد کیا باعث — لطافت

"کرنا" کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

ہوئی یا ہمہ گر ہم آغوشی
یاد ہجر الست کی فراموشی — ضمیر

فراموشیں :- گھوڑے کی ایک بیماری کا نام
جس میں دو ہڈیاں ناک میں نکل آتی ہیں۔ اردو
مونث، سلوتریوں کی اصطلاح۔
قول فیصل "نکالنا، نکلنا، نکلوانا" کے
ساتھ اس کا صرف ہے۔

فرامین :- (بفتح اول و کسر چہارم و یائے معروف)
بہت سے فرمان، بہت سے شاہی احکام، فارسی
مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

بہ ہنگام خوشی یا حسن آئین
ہوئے سب شاہ کے اجرا فرامین — نادر

قول فیصل۔ اہل فارس نے عربی قاعدے سے لفظ
فرمان کی جمع فرامین بنالی۔

فرانٹیر میل :- سرحد کی طرف سے
آنے والی ٹرین۔ انگریزی، رائج۔

فرانس :- یورپ کے ایک قدیم اور مشہور
ملک کا نام۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
قول فیصل - اس کی بنیاد جرمن کی فرینک
قوم نے (جو دریائے رائن پر آباد تھی) ڈالی۔
اس ملک کی راجدھانی پیرس اپنی خوبصورتی
اور آرائش وغیرہ کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور
ہے اور اس کو دنیا کی جنت کہا جاتا ہے۔

فرانسیسی :- ۱ فرانس کا باشندہ، ملک
فرانس کا رہنے والا، اردو، رائج۔
قول فیصل - انگریزی میں فرانس کے باشندے
کو فرانسیس کہتے ہیں - اردو والوں نے اسی سے
فرانسیسی کر لیا۔

فرانسیسی :- ۲ فرانس کی زبان، فرنچ
اردو، رائج۔
محل صرف - ان کا کیا کہنا وہ اردو فارسی، ہندی
عربی کے علاوہ انگریزی، لاطینی اور فرانسیسی
بھی جانتے ہیں۔

فرانک :- (نون غنہ) فرانس کا چاندی
کا ایک سکہ۔ فرانسیسی، رائج۔
قول فیصل۔ انگریزی داں طبقہ کبھی کبھی موقع
محل کے اعتبار سے بول دیتا ہے۔

فراواں :- (بالکسر) بہت، بکثرت
بہت زیادہ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

راحت اس دار فنا میں ہوا ہی کیسے جو
غم کو کم اور مسرت کو فراواں سمجھا — ضامن کنتوری

قول فیصل۔ بالفتح بھی زبانوں پر ہے۔

فَراوانی:- (بالکسر) کثرت، بہتات، افراط، زیادتی، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

امنڈ رہی ہے ہر اک سمت سے فراوانی
ہر ایک جنس کے خرمن کی آمد آمد ہے — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ شعر میں فراوانی امنڈنا صرف کیا گیا ہے جو خلاف محاورہ ہے۔ خاص صرف فراوانی ہونا ہے۔

حباب الفت سے ہر گاہ اب معمور ہے اتنا
تو اس کے آگے ہوگی عدل کی کیا کچھ فراوانی — سودا

کثرت مال کے معنی میں (فراوانیٔ دولت) کی فارسی ترکیب بھی تعلیم یافتہ طبقے میں عام طور سے رائج ہے جیسے۔ بظاہر یہ اسراف معلوم ہوتا ہے لیکن فراوانیٔ دولت پر نظر کرکے ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہنچتا تھا۔ (قدیم ہندو ہندستان اردو)

فَراہَم:- (بالفتح) اکٹھا، جمع، یکجا، فارسی، فصیح، رائج۔

سات دریا کے فراہم کئے ہوں گے موتی
ورنہ کیوں کان کی کشتی میں لگا کر سہرا — ذوق

قول فیصل۔ اس کا صرف "کر" اور "ہونا" کے ساتھ ہے۔

جن کو اسباب کچھ فراہم ہیں
ان کو حاصل ہے علم اور دولت — نظم طباطبائی

فراہمی: یکجا کرنا، جمع کرنا، اکٹھا کرنا، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کچھ روپے کی تحصیل، کچھ فوج کی فراہمی کچھ آگے کے بندوبست میں دیر لگی۔ (دربار اکبری)

فرائض:- بہت سے فرض، واجبات، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمام حرام چیزوں کو دین محمدی کی ضد سے مباح جانتا تھا اور فرائض کو حرام (دربار اکبری)

قول فیصل۔ ادا کرنا اس کا خاص صرف ہے:

گئے سارے ہیں مرے حکم سے
فرائض ہم اپنے ادا کر چکے — قیصر

اس کو بصیغۂ واحد بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "جان عطیۂ پروردگار ہے اس کو اسی کی راہ میں صرف کرنا فرائض انسانی ہے"۔ (فسانۂ آزاد)

نماز روزہ، حج، خمس، زکوٰۃ وغیرہ پر فرائض کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ فریضہ کی جمع ہے صاحب نور اللغات نے "لازمی کام اور وہ کام جن کا کرنا ضروری ہو" اس کے معنی بھی لکھے ہیں یعنی دراصل یہ زیادہ تر زبانوں پر "فرض" ہے جیسے میں نے مرحوم بھائی کی لڑکی کا آج عقد کر دیا یہ میرا اخلاقی اور سماجی فرض تھا جس سے آج الحمد للہ میں سبکدوش ہوا۔ صاحب نور اللغات نے اسی لغت کے ذیل میں ایک معنی "تقسیم میراث کا علم" بھی لکھا ہے۔ لیکن تنہا فرائض بولی سے یہ معنی مراد نہیں لیتے۔ بلکہ فقہی اصطلاح میں "علم الفرائض" زبانوں پر ہے۔ اور علم الفرائض اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ وہ میراث پانے والے جن کا ذکر بسلسلۂ میراث قرآن مجید میں بصراحت کر دیا گیا ہے۔ ان کا حصہ ...

فرائض پنجگانہ:- نماز پنجگانہ، پانچوں وقت کی نمازیں، صبح، ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر "نماز پنجگانہ" ہے۔ صاحب نور اللغات نے فرائض پنجگانہ کی تشریح میں اسلام کے پانچ ارکان مثلاً کلمۂ شہادت پڑھنا، نماز، حج، روزہ زکوٰۃ کو لکھا ہے، جو حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے۔

فرائض مذہبی:- وہ مذہبی احکام جن کا بجا لانا واجب ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ مشرق تھا گزشتہ اعمال حج و زیارت کی بدولت دریائے شور سے دھو چکا ہے۔

فرائض مذہبی کے ادا و قضا کا ذرا بھی کھٹکا نہ کھونا کچھ ضروری نہیں۔ (صالحی بنارسی)

قول فیصل۔ اسی کو فرائض دینی بھی کہتے ہیں جیسے "کبھی ان کمزوروں سے ہر اک کی پہنا ہ حقوق رسم کی پابندی کو فرائض دینی تک پر ترجیح دیتے ہیں" (فسانۂ آزاد)

فرائض منصبی:- ایسے فرائض جو منصب اور عہدے کی رو سے ادا کرنا ضروری ہوں، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ یہ تمہارے فرائض منصبی میں داخل ہے کہ اپنے ماتحتوں کی معمولی سے معمولی غلطیوں پر بھی نظر رکھو۔

فربُوٗیت:- (فارسی میں فربہ و فربی دونوں اور فربہ ہی بمعنی موٹا ہے) اردو طبول میں مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

فربہ:- (بفتح اول وکسر سوم) موٹا، جسیم، تنومند، فارسی، فصیح، رائج۔

زیادہ ہوتا ہے پیری میں فربہ نفس امارہ
یہ بالوں کی سفیدی شیر ہے اس اژدہا کو — ذوق

قول فیصل۔ عبا لوگ کے لئے اس کا استعمال زیادہ ہے۔

فربہ اندام:- موٹے جسم کا، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر :- بل ادا کرنے کے بعد وہ روانہ ہونے ہی کو تھا کہ ایک تانگہ آکر دکان کے سامنے رکا اور اس نے دیکھا کہ اس پر سے ایک صاحب بہادر اتر رہے ہیں جو فربہ اندام خواہ مخواہ مرد آدمی تھے۔ (دیر یہاں گناہ)

فربہ ہونا :- موٹا ہونا، جسیم ہونا، تنومند ہونا، بوٹی چڑھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ تمہارا اگر اچھے کھانے کھاتے بہت فربہ ہو گیا ہے اب کی بقرعید میں اس کو چھری دکھاؤ۔

فربہی :- جسامت، تنادری، موٹاپا، فارسی صفت، مونث، فصیح، رائج۔

چشم مطلب ہو جو روشن دیکھ کر قصاب کو
فربہی سے زا اگر ہو جائے شل ہیولا　　سودا

فربہی چیزے دیگر اماس چیزے دیگر است :- موٹاپا دوسری چیز ہے سوجن دوسری چیز ہے۔ جب دو چیزیں ظاہر میں ایک معلوم ہوتی ہیں اور حقیقت میں بالکل مختلف ہوتی ہیں تو یہ قول نقل کرتے ہیں۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر۔ اس کو ایسے ایسے داؤں گھات یاد تھے کہ یکایک کوئی دشمن سے اٹھنے کی جا ہی نہیں بھرتا تھا مگر وہ خوب جانتا تھا فربہی چیزے دیگر آماس چیزے دیگر است .... (از ڈپٹی نذیر احمد دہلوی)

فرتوت :- بہت بوڑھا، جس کو عقل زائل ہو گئی ہو۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

معشوق کی چشم فلاقوں ہے دنیا
بدلا زن فرتوت نے کیا بھیس دلہن کا　　لطافت

قولِ فیصل۔ عام طور سے "پیر فرتوت" کی ترکیب ہی سے بولتے ہیں۔

نہایت پیر فرتوت دشمن ہے

تعلیم کننہ کا رخت خشن ہے　(معراج المضامین)

فَرج :- (بالفتح) عورت کی اندام نہانی، عورت کی شرم گاہ، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بالضم (فُرج) ہے جو اردو ہے اور اس کی جمع "فروج" ہے۔ صاحب لغات کشوری نے اس کے مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں۔ رخنہ، سوراخ، ما بین، شگاف، دراڑ، کھڑکی، کھولنا، چیرنا، "دو چیزوں کے درمیان کی کشادگی، عضو رنج کا ازانگلی اور ہر طرف ہونا۔"

فَرَج :- (بفتحتین) کشائش، آسائش، آرام، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ان معنی میں بھی فرج بالفتح لکھا ہے۔ عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ بالفتح ہی بولتا ہے۔

فرجاد :- عقل مند، دانا، فارسی صفت۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی ربط نہیں۔

فرجام :- انجام، عاقبت، خاتمہ، انتہا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ زیادہ تر "نافرجام" کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

زاہد سب مبتلا ہیں اپنے اپنے حال میں
ہیں منتظر جام کا تو نفس نافرجام کا　　خواجہ ذریہ

مرزا غالب نے "فرخی فرجام" کی ترکیب سے نظم کیا ہے۔

اے ترا لطف زندگی افزا
اے ترا عہد فرخی فرجام　　غالب

صاحب نور اللغات نے "بد فرجام" بھی لکھا ہے جو کوئی نہیں بولتا۔

فرجہ :- کشادگی اور تھوڑا سا فرق جو دو چیزوں میں ہو کر رہے، شگاف، جھری، فارسی، مذکر۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عربی میں بالضم ہے۔ بہرحال اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

فرح :- (بفتحتین) سرور، شادمانی، انبساط، خوشی، فرحت، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

باچھیں کھلی ہی رہتی ہیں دل بھی شگفتہ ہے فرح سے
ہونٹوں پہ تبسم ہے لب غنچہ کی طرح سے　　اوج

فرح افزا :- خوشی بڑھانے والا، دلکش، فارسی، قلیل الاستعمال۔

محلِ نثر۔ ایک روز نواح دلکشا صحرائے فرح افزا میں گزرا۔　(فسانۂ عجائب)

فرحاں :- خوش، شاداں، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں، تعلیم یافتہ طبقہ شاداں و فرحاں کی ترکیب سے استعمال کرتا ہے جیسے "سب حاضرین جلسہ شاداں و فرحاں مگر آزاد آزردہ و گریاں۔"　(فسانۂ آزاد)

فرح بخش :- (مع اضافت) دل کو سرور بخشنے والا، خوشی دینے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر۔ اب اتنے امیر ہو کر قدم بھر پہنچی تال ہے اس سے بھی ناواقف ہیں، بس حد ہو گئی۔ خدا گواہ ہے عجب فرح بخش و دلچسپ مقام ہے۔　(سیر کہسار)

فرحت :- (بفتح اول و سوم) دل کی یکسانی

حسرت، شادمانی، خوشی، عربی مونث، فصیح، رائج۔

ٹھیک رہتا تھا ابھی الفت سے میں بیمار ہجر
تیرے کوچے سے ہوا آئی تو فرحت ہوگئی — تعشق

فرحت افزا:۔ خوشی بڑھانے والا، تازگی بخش، مفرح، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بادشاہ مژدۂ فرحت افزا سن کے خوش ہوا فرمایا یقین کامل ہے کہ جان عالم حسب دلخواہ مراجعت کرے گا۔ (فسانۂ عجائب)

فرحت اندوزی:۔ خوشی منانا، خوش ہونا، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مرزا عشق

اب وقت سرور و فرحت اندوزی ہے
ہر دل مصروف جشن نوروزی ہے
ہے آج سے دور شاہی شاہ نجف
یہ رنگ بہار فتح و فیروزی ہے — انیس

فرحت انگیز:۔ فرحت بخش، خوشی دینے والا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ نواح شگفتہ و شاداب، ہر سمت چشمہ ہائے آب، جنگل سب سبزہ زار، گل بوٹے خود رو کی انوکھی بہار، ہوا فرحت انگیز، بو باس مشک بیز۔ (فسانۂ عجائب)

فرحت بخش:۔ خوشی دینے والا، انبساط بخشنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب کی گرمیوں میں کشمیر ضرور جاؤں گا اور وہاں کی فرحت بخش ہوائیں کھاؤں گا۔

فرحت پانا:۔ خوشی پانا، دل میں تازگی محسوس کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شہزادے نے مدت کے بعد یہ فرحت جو پائی یار کی یاد آئی۔ (فسانۂ عجائب)

فرحت پہنچنا:۔ تازگی پہنچنا، دل کا انتہائی خوش ہونا، دل کا بحال، اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

صوفیوں کی کیوں ڈھونڈھیں صحبت
قلب کو جس سے پہنچے فرحت — اکبر الہ آبادی

فرحت حاصل ہونا:۔ تفریح ہونا، دل کو تازگی ملنا، دل کو خوشی ملنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہی شوق مجھ کو بھی لگ گیا تھا مگر انجام کار کچھ دل کو فرحت حاصل نہ ہوئی۔ (بنات النعش)

فرحت ہونا:۔ خوشی ہونا، بحال ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اتری ذرہ تو جسم کو فرحت ہوئی کمال
دیکھی عجیب جسم سے تلوار رکھ کے ڈھال — میر عشق

فرح ناک (بفتحتین) خوش، مسرور، شادماں، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

وہ دھوپ اور وہ پیاس کی شدت کہ الاماں
حضرت کھڑے ہوئے ہیں فرحناک و شادماں — انیس

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف۔

یہ بھیے میوے کی لذت سے فرحناک
اسے حق نے بنایا لطف پاک (مراۃ المضامین)

فُرّخ:۔ (بفتح اول ضم دوم مشدد) مبارک، سعید، حسین، خوبصورت، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عورت اور مرد دونوں کے ناموں کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہے۔ جیسے، فرخ مرزا، فرخ آرا بیگم، وغیرہ۔ فر اور رخ سے مرکب ہے فر بمعنی شان و شوکت، دبدبہ، نور، زیبا اور رخ بمعنی چہرہ۔

فرخار:۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام جہاں کے لوگ نہایت حسین اور خوبصورت ہوتے ہیں، فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ سایہ تک کا بار اس دلکش خوبان فرخار کی کمر نازک کو گراں گزرتا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ فارسی ہے اس کے معنی "بت خانہ" بھی ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرخ پے:۔ جس کا آنا مبارک اور مسعود ہو، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

خضر فرخ پے کہاں ہیں ہم کو راہ عشق میں
کوئی مجنوں، کوئی وحشی، کوئی سودائی ملا — خاقان کنتوری

فرخ تبار:۔ عالی خاندان، اچھے گھرانے کا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

فرخ شمائل:۔ اچھی عادتوں اور عمدہ خصلتوں والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہ اے والا نسب فرخ شمائل
ترا طرہ و جوزا حمائل (دیباچۂ اردو)

فرخ فر:۔ شان و شوکت والا، دبدبے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تجھ سا زمیں پہ دیکھے جو فرخ فر آسماں
قرباں نہ کیوں زمیں کے ہو پھیر پھیر کر آسماں — ذوق

فرخ قدم:۔ جس کا آنا مبارک ہو۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فرخ لقا:۔ (لقا۔ بالکسر) مبارک دیدار والا، خوش نما اور سعید جس کا دیکھنا مبارک و مسعود ہو۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے لب نازک پہ تیرے قصۂ عیش و طرب
اے ہلال اے شاہد فرخ لقائے صبح عید — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب غیاث اللغات لکھتے ہیں کہ لقا بالکسر بمعنی دیدار اور بالفتح بمعنی جماع کے ہیں۔

فرخُندہ :- (بضم اول و ضم سوم) مبارک مسعود خجستہ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرخندہ اختر :- مبارک تارے والا۔ اچھی قسمت والا۔ نیک بخت، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل ضبط۔ ہمارے آزاد منش۔ بے باک روش پاکیزہ مشرب، عالی گہر، و فرخندہ اختر معزز ممدوح میاں آزاد اب حکیم بقراط کی زرانہ کی روح بن بیٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

فرخندہ اختری :- اچھی قسمت، مبارک و مسعود تقدیر، نیک بختی، فارسی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیا سعدِ بخش کا باں رہوے حساب باقی
جب جہانی آسماں پر فرخندہ اختری ہو ذوق

فرخندہ بخت :- خوش نصیب، نیک اختر، سعادت مند، خوش اقبال، فارسی، ترکیب، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لیا بالا میں جو پڑا نا تھا تخت
چلا اس جگہ سے وہ فرخندہ بخت (مصباح الفصاحت)

فرخندہ پے :- فرخ قدم، جس کا آنا مبارک اور مسعود ہو۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرخندہ حال :- خوشحال، مطمئن اچھی حالت میں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

بہت حشمت و جاہ و مال و منال
بہت فرح سے اپنی فرخندہ حال میر حسن

فرخندہ خصائل :- اچھی عادتوں والا نیک خصلتوں والا۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظاہر ہیں حبیب ابن مظاہر کے فضائل
محبوب نبی کا ہے یہ فرخندہ خصائل مرزا دبیر

فرخندہ خو :- نیک خصلت والا۔ اچھی عادت والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں ہوں احسان مند اس ماہ رو کا
ہیں ہوں شرمندہ اس فرخندہ خو کا (زلیخائے اردو)

فرخندہ خوئی :- اچھا طریقہ، نیک ڈھنگ مبارک طور طریقہ، فارسی، ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بتاؤ چلی کے از فرخندہ خوئی
کہ یاد ہے میل تم سے آرزوئی (زلیخائے اردو)

فرخندہ رائے :- نیک رائے والا۔ نیک تدبیر والا۔ دانشمند، ایسا عقلمند اور دانا جس کی تجویز اچھی ہو۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

فرخندہ شِیَم :- (شیم بکسر اول و فتح دوم) اچھی عادتوں والا۔ نیک خصلت والا، فارسی، ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

صاحب طبل و علم مالک شمشیر و قلم
وہ میر محبوب علی خاں شہ فرخندہ شیم داغ

فرخندہ صُورت :- نیک صورت والا۔ اچھی شکل والا۔ فارسی، ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کہا یوسف نے اے فرخندہ صورت
ہو میرے دل کی یہ سب جاوے کدورت (زلیخائے اردو)

فرخندہ طالع :- خوش نصیب، نیک بخت فارسی، ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

فرخُندہ فال :- نیک فال والا، نیک شگون والا، نیک قدم، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پیک فرخندہ فال آ پہنچا
پھر پیام وصال آ پہنچا ناسخ

خیال فضیلی۔ نیک فالی کے معنی میں فرخندہ فالی بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

وصل کا پیغام لایا رتبہ عالی ہو گیا
پردہ نامہ بر کو خلعت فرخندہ فالی ہو گیا امیر

فرخ نہاد :- (بفتح اول و ضم و تشدید دوم و کسر چہارم) نیک طینت، پاک باطن، فارسی ترکیب، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل ضبط۔ میاں آزاد فرخ نہاد کی جدائی نے خاتون شکر لب سیم غبغب، ثریا بیگم کو آٹھ آٹھ آنسو رلایا۔ (فسانۂ آزاد)

فرخی :- (بفتح اول و ضم دوم مشدد) سعادت نیکی، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بشارت مجھ کو صبح وصل کی دی
اذاں کے ساتھ ہی مرغ سحر فرخی نے ذوق

فرخی :- سلطان محمود غزنوی کے ایک درباری شاعر کا تخلص۔ مراسیح۔

قول فضیلی۔ فرخی کا اصلی نام ابوالحسن علی بن جولوغ تھا۔ یہ سیستان کا رہنے والا تھا۔ صاحب ادبیات ایران لکھتے ہیں کہ فرخی کو قدرت نے ذوق لطیف، فطری صلاحیت اور دلکش آواز سے خوب نوازا تھا چنگ

کبھی خوب بجاتا تھا۔ شعر اور خاص کر قصیدہ خوب کہتا تھا اور اس فن میں اس نے ایک خاص طرز ایجاد کی۔

محمود کے دربار میں حاضر ہونے سے پہلے فرخی، سیستان میں کھیتی باڑی کیا کرتا تھا۔ پھر ابو المظفر احمد بن محمد امیر چغانیاں کے انعام و اکرام کی شہرت سنی تو اس کے دربار کے ارادے سے ایک کاروان کے ساتھ ہو گیا

اس کے بعد فرخی غزنوی دربار میں پہنچا اور یہاں بھی سلطان محمود نے اس کی بڑی عزت افزائی کی۔ سلطان محمود کے دربار میں اسے بہت جلد اونچا مقام مل گیا۔

فرخی نے قصائد کا بڑا حصہ دربار غزنہ کی مدح میں لکھا ہے۔ اس کے دیوان میں نو ہزار سے زیادہ شعر ہیں اور اس میں قصائد کے سوا غزلیں قطعے، ترجیع بند اور رباعیاں بھی ہیں۔ اس کے ہمعصروں اور اس کے بعد کے شاعروں نے جیسے عنصری اور رشید وطواط وغیرہ نے اس کی مدح کی ہے

شاعری کے سوا فرخی عروض اور تنقید شعر میں بھی استاد تھا چنانچہ اس فن پر اس نے "ترجمان البلاغۃ" کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی

عنصری کی طرح فرخی نے بھی زیادہ تر قصیدے کہے ہیں اور ان کو اس نے قدرتی مناظر سے شروع کیا ہے۔ اسے غزل میں بھی بڑی مہارت حاصل تھی الفاظ اور مطالعہ پر اس کی قدرت مسلّم ہے۔ لطیف اور فطری تشبیہیں اس کے پاس بہت ملتی ہیں اس کے پاس تعقید اور تکلف نہیں اس کے بہت سے اشعار سادہ اور شیریں ہیں:

دلکش فطری مناظر کی عکاسی کے ساتھ ساتھ فرخی کے اشعار خیالی تشبیہوں استعاروں اور کنایوں سے خالی نہیں:

فرخی خوشی اور غم۔ شوق اور وصال اور درد جدائی اور دوسرے انسانی جذبات کی مصوری میں بڑی مہارت رکھتا ہے:

مختصر یہ کہ فرخی ایران کے قصیدہ گو شاعروں میں درجہ اول کا شاعر ہے۔ اس کا کلام پختہ اس کی طبیعت رواں۔ اس کے قصیدے سادہ سلیس ہیں۔ اس کے کلام میں الجھاؤ، دقیق فلسفیانہ مضامین اور علمی مطالب نہیں پائے جاتے۔ اس کے اشعار ذوق صحیح اور ندرت سخن پر دال ہیں۔ اس کے کلام میں حسن، وزن، ترنم، ہم آہنگی اور بندش کی چستی خوب ہے۔ اس کے اشعار ہر قسم کی تعقید اور برائی سے پاک ہیں۔ اس کی وفات سنہ ۴۲۹ھ میں ہوئی:

فرد: ۱ (بفتح اول) تنہا، واحد، ایک، طاق، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ثانی کہاں کہ سایہ نہ تھا جسم کا اسیر
حق ہے تنی سا فرد کوئی تا ابد نہیں — اسیر لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع "افراد اور فرادی" ہے۔ لیکن عام طور سے زبانوں پر "افراد" زیادہ ہے۔

فرد: ۲ بیت، ایک شعر، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ ابیات غزل وغیرہ پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ فرد اسی شعر کو کہتے ہیں جو ایک شعر ہو۔ خواہ مطلع کی صورت میں ہو یا دونوں مصرعوں کے قافیے مختلف ہوں۔ موجودہ دور میں اس جگہ "بیت یا شعر" ہی بولتے ہیں:

فرد: ۳ حساب کی فہرست، وہ کاغذ جس پر محرر حساب کتاب درج کرتے ہیں، رجسٹر، عربی، مونث، قلیل الاستعمال۔

محشر میں موجزن جو نسیم کرم ہوئی
اڑتی پھرے گی فرد ہمارے حساب کی — آسیر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "فردیں" بھی بولتے تھے جو وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

آئی جو موج قلزم فضل الٰہ کی
فردیں بھی پھریں گی حساب گناہ کی — منیر

صاحب نور اللغات نے ایک معنی اس طرح لکھے ہیں کہ فارسی میں ایک لانبا کاغذ جس پر مقدمات کا فیصلہ لکھتے تھے۔" اس کا لکھنؤ سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ دہلی کی ایک مثال ملی ہے محمد حسین آزاد دہلوی نے دربار اکبری میں یوں استعمال کیا ہے۔ "ایک منشی بیٹھا ہے اور کچھ فردیں دیکھ رہا ہے۔ لوا کہ لے جاؤں۔ یہ آدمی وہ نہیں ہے":

فرد: ۴ وہ کاغذ جس پر دعوتوں میں ان لوگوں کا نام لکھتے ہیں جن کو بلاتے ہیں۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال:-

فرد: ۵ رضائی یا لحاف کا ابرہ، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اب کی اتوار کو تھام سے ایک لحاف اور ایک رضائی کے لیے فردیں انشاء اللہ ضرور خریدیں گے۔

فرد: ۶ چادر، شالی، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

افسردگی میں رند ہیں سرگرم صحبت
جاڑے میں اوڑھی جاتی ہیں فردیں کتان کی — منیر

فرد: ۷ گنجفہ کا ورق - مذکر

(ففت بکی) تمہاری بازی میں کوئی فرد اچھا نہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اہل لکھنؤ مونث ہی بولتے ہیں جیسے "جس رخ سے کان میں آواز آئی تھی ادھر ہی چلے۔ پھر آواز آئی کہ وہ فرد بیٹھ لی۔ دوسری آواز واللہ بڑے جرم سے کیا مرقع پر پیچ پھینکے ہیں"۔ (فسانۂ آزاد)

فرد:۸ شخص، تن واحد، ایک شخص، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ ان سرفروش مجاہدوں کی تعداد بہتر سے ایک سو دس تک بتائی جاتی ہے..... اس منتخب جماعت میں ایک فرد بھی ایسی نہ تھی جس نے اپنے کارناموں سے حسینی قربانی کی عظمت اور اثر میں اضافہ نہ کیا ہو۔ (مقدمہ روح انیس)

قول فیصل۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے مذکر استعمال کیا ہے دراں حالیکہ یہ لفظ مونث ہی ہے جیسے "اس خاندان کا کوئی فرد نہ تو اس زمانے میں میرزا سے ملا اور نہ کسی طرح کی اعانت کی"۔ (غبار خاطر)

فرد:۹ ایک خوش آواز پرند کا نام جو صیت میں چکوا چکوی کی طرح ہوتا ہے۔ رات بھر نر مادہ علیٰحدہ رہتے ہیں اور دن کو مل جاتے ہیں۔ یہ جانور برفانی پہاڑوں پر اکثر رات کے وقت بولا کرتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرد:۱۰ ایک قسم کا سفید پیشانی کا لقا کبوتر۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرد:۱۱ یکتا، بے مثل، لاجواب، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

جوہر میں فرد معرکہ میں تیغ حیدری
وہ منزلوں کا شوق وہ پہلی مسافری ۔ مرزا دبیر

فرد:۱۲ اظہار تعداد کے لئے پرندوں کے واسطے مستعمل ہے جیسے "ایک فرد کبوتر"۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرد:۱۳ جوڑی میں کا ایک مگدر، اردو مونث فصیح، رائج۔

محل نظر۔ تم بھی عجب طرح کے انسان ہو تم سے کہا تھا کہ مگدر کی جوڑی اٹھا لاؤ تم ایک فرد لے کے چلے آئے۔

قول فیصل۔ یہی مگدر کی فرد اگر بہت بڑی اور وزنی ہو ایسی کہ اٹھانا دشوار ہو اور ہلائی نہ جا سکے تو اسی فرد کو "اکہ" کہتے ہیں۔

فردا:۱ کل کا دن جو آئے گا، روز آئندہ، آنے والا کل، دوسرا روز، فارسی، فصیح، رائج۔

آخر کبھی محشر ہے کبھی رب غنی ہے
گر آج قیامت نہیں فردا شدنی ہے ۔ مرزا دبیر

قول فیصل۔ "امروز و فردا" کی ترکیب زبانوں پر زیادہ ہے۔

فردا:۲ (مجازاً) روز قیامت، قیامت کا دن روز حشر، فارسی، فصیح، رائج۔

دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری
فکر فردا تو نہ کر دیکھ لیا جائے گا کل ۔ محسن

فرد احکام:۔ (باضافت) مقدمے کی مسل کا وہ کاغذ جس پر عدالت پیشی کی تاریخ ڈال کے مدعی مدعا علیہ یا دونوں کے وکلا سے دستخط لیتی ہے، فارسی ترکیب، کچہری کی اصطلاح۔

فرداً فرداً۔ جدا جدا، الگ الگ، عربی، فصیح، رائج۔

دار چلنے لگے ہر سمت سے فرداً فرداً
آئی وہ سر پہ تو گردن پہ پڑی چمکی پرفن ۔ اوج

قول فیصل۔ "ایک ایک، ہر ایک، متنفس، سب" کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے "تم الہ آباد جاتو رہے ہو لیکن خاندان کی کوئی فرد چھوٹنے نہ پائے ہر ایک سے فرداً فرداً شادی میں شرکت کا وعدہ لینا"۔

فردا کہ دید ست:۔ کل کا حال کسے معلوم کیا جانے کیا رنگ ہو۔ آنے والا کل کس نے دیکھا ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فردائے قیامت:۔ قیامت کا دن، روز حشر، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شوق دل بسمل کی للّٰلہ خبر لے ہو
کام آ دے گا کیا آخر فردائے قیامت میں ۔ محشر

فرد باطل:۱ وہ بہی اور بے کار فرد جو کارآمد نہ ہو۔ ۲ (مجازاً) رسمی بیکار چیز، فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرد باقیات:۔ بقایا حساب کی فرد۔ مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فرد بشر:۔ (باضافت) شخص واحد، متنفس، نفر، انسان، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

شہرہ ہے گنجفہ بازی کا تری دہر دو رنگ
کون سا فرد بشر ہے جسے جیکا نہ دیا ۔ جلال

اس کے ماقبل لفظ "ہر" لگا کے ہر فرد بشر بھی زبانوں پر بکثرت ہے جیسے "حق حق کی آواز ہر طرف گونج رہی تھی اور اسی حالت وجد میں ہر فرد بشر کی زبان پر یہ شعر تھا....." (فسانۂ آزاد)

فرد پر صاد کرنا:۔ دعوت کی فہرست پر منظوری کا نشان (ص) بنانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جان جاں پیشِ نظر حسن کی روداد کرد
آنکھوں سے آئینے کی فرد یہ تم صاد کرد — صبا

قولِ فیصل - کچھ عرصے پہلے لکھنؤ میں عام رواج یہ تھا کہ مجلسوں کا تبرک جو اچھے پیمانے پر ہوتا تھا مجلس سے پہلے معززین شہر کے گھروں پر بہنگیوں میں بھیج دیا جاتا تھا۔ اور ان حصوں کے ساتھ ایک معتبر ملازم بھی ہوتا تھا جو گھر گھر حصہ دے کے صاحب خانہ سے یا گھر کے کسی خاص شخص سے اس فرد پر جو محلے وار بنی ہوتی تھی نام پر صرف (۳) بنوا لیتا تھا اب یہ طریقہ ختم کے قریب ہے۔

فردِ تعلیقہ :- ضبطی جائداد کی فہرست، فارسی، مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل - اس کی خصوصیت تعلیقے کے ساتھ ہی نہیں ہے بلکہ ہر اس فہرست کو جس پر تفصیلِ اشیاء ہو فرد کہتے تھے جیسے فردِ جہیز، فردِ جائداد وغیرہ۔ اب زیادہ تر اس محل پر فہرست ہے

فردِ جرم : فہرستِ جرائم، وہ کاغذ جس پر جرم کے ثبوت لکھے جائیں، فارسی ترکیب، مونث، پولیس کی اصطلاح

ہوا گرم رحمت کا جب محکمہ
مرے جرم کی فرد باطل ہوئی — امیر مینائی

فردِ حساب :- فردِ جرم، گناہوں کی فہرست، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

کشتہ جفا میں ایک بت سرخ پوش کا
اللہ آئی حشر میں مجھے فردِ حساب سرخ — امیر مینائی

فردِ عصیاں :- فردِ جرم، گناہوں کی فہرست، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج

دکھایا داورِ محشر نے میری فردِ عصیاں پر
یہ وہ بندہ ہے جس پر ناز کرتا ہے کرم میرا — حکمت

فردِ عمل :- انسان کے اچھے اور برے کاموں کی فہرست جو کراماً کاتبین مرتب کرتے ہیں فارسی ترکیب مونث، فصیح، رائج۔

نہ پڑھ فردِ عمل میری کچھ ایسے بھی معاصی ہیں
کہ تیرے عفو کا اے میرے مالک امتحاں ہوگا — اثر لکھنوی

قولِ فیصل - "گناہ ہی گناہ کرنا" کے معنی میں "فردِ عمل سیاہ کرنا" بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

فردِ عمل سیاہ کئے جا رہا ہوں میں
رحمت کو بے پناہ کئے جا رہا ہوں میں — جگر مرادآبادی

انھیں معنی میں "ہونا" کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے جو فصیح، رائج ہے۔

لکھ دو زمانے بھر کی خطائیں مرے بجائے
آخر تو فرد میرے عمل کی سیاہ ہے — عزیز لکھنوی

فرد فرد :- ایک ایک علیحدہ علیحدہ، الگ الگ، جدا جدا، فارسی، فصیح، رائج۔

انجم کی فرد فرد میں بیگانگی ہوئی
پر خاست کی چراغوں کو پروانگی ہوئی — انیس

فردِ فرید :- (مبالغت) بے مثل، یکتا، کامل شخص جس کا جواب ہی نہ ہو، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف - امام حسینؑ عالم فہمی، پیش بینی اور ایثار نفس میں فردِ فرید تھے۔ (مقدمہ مراثی انیس)

فردِ قرار دادِ جرم :- اصل کا وہ کاغذ جس پر جرم ٹھہرانے کا مضمون اور وہ دفعہ یا دفعات قانون فوجداری درج ہوتی ہیں جن کی نسبت بیانات سے مجرم کا ملزم ہونا سمجھا جاتا ہے۔ فردِ قرار داد اور جرم لگانے کے بعد ملزم سے جواب اور صفائی لی جاتی ہے۔ لگانا، لگ جانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل - یہ محکمۂ پولیس اور عدالت فوجداری کی اصطلاح ہے۔

فردِ کنکوت :- وہ کاغذ جس میں فصل کی قیمت کی تخمینی فہرست درج ہوتی ہے۔ فارسی (نور اللغات)

قولِ فیصل - کنکوت ہی عام طور سے زبانوں پر ہے نہ کہ فردِ کنکوت، یہ پٹواریوں، زمینداروں اور کاشتکاروں کی اصطلاح ہے۔

فردِ واحد :- ایک شخص، ایک آدمی، ایک انسان، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف - کمیٹی میں جتنا قدر اشخاص بلائے گئے ہیں اگر فردِ واحد کی بھی کمی ہوگئی تو کمیٹی نامکمل قرار پائے گی۔

فردوس - (بکسر اول و فتح سوم) بہشت، جنت، خلد، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مسلمؑ کو تو حجرہ دیا اس اہلِ دغا نے
بخشا اسے فردوس کا گلزار خدا نے — مرزا دبیر

قولِ فیصل - صاحب لغات کشوری نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں "وہ باغ جس میں کل باغوں کے میوے دار درخت وغیرہ موجود ہوں۔ اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے۔ باغ، گلزار، گلشن، بوستان، گلستان کے معنی بھی لکھے ہیں عام طور سے فردوس بول کے جنت ہی مراد لیتے ہیں۔ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ جنت کے اعلیٰ طبقے کو فردوس کہتے ہیں یا رومی میں اس کو "پردیس" (بالکسر) یعنی "بہشت و باغ انگور" کہتے تھے۔ اب اہل ایران بھی فردوس ہی کہتے ہیں۔

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است — لا اعلم

انگریزی زبان میں فردوس کو "پیراڈائز" اور ہندی میں بیکنٹھ کہتے ہیں۔

فردوس آرام گاہ :- وہ شخص جس کے آرام کرنے کی جگہ جنت ہے، جنت میں آرام کرنے والا

فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان،
قلیل الاستعمال۔

محل نظر۔ سبحان اللہ سبحان اللہ یہ امام باڑہ ہے یا روضۂ رضواں۔ الٰہی یہ مکان ہے یا باغ جناں، ہر در و دیوار سے محمد علی شاہ فردوس آرام گاہ کا نام روشن ہے۔ (فسانۂ آزاد)

فردوس بریں (بالفتح) فردوس کا اعلیٰ طبقہ جنت کا سب سے بلند درجہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج

محل نظر۔ پھر تجھ کو خود جہاں آفریں نے ہر طرح کی آرائش سے آراستہ کر کے اپنے خاص نائب حضرت آدمؑ کی گود میں سونپ کر فردوس بریں سے دنیا میں پھلنے پھولنے اور پھیلنے کو بھیجا۔
(مقدمہ کلام اللہ بترجمہ مولوی فرمان علی صاحب)

قول فیصل۔ بعض معنی میں فردوس معلی بھی استعمال کرتے ہیں۔

نخل و گل و برگ و ثمر و میوۂ طوبیٰ
خلد و ارم و کوثر و فردوس معلیٰ — دبیر

فردوس مکاں:- ایسا برگزیدہ بندۂ خدا جس کے لئے یقین ہو کہ وہ جنت میں پہنچ گیا، وہ جس کا فردوس میں مکان ہو، فارسی، فصیح، رائج

جس پیر کا اقبال ضعیفی میں جواں ہو
حقا وہ حبیب شہ فردوس مکاں ہو — دبیر

قول فیصل۔ حضرت دبیر اعلی اللہ مقامہ نے حضرت امام حسینؑ کے لئے یہ صرف استعمال کیا ہے قلیل الاستعمال ہے۔ عام طور سے غیر معصومین ہی میں جو برگزیدہ ہستیاں دنیا سے اٹھ جاتی ہیں ان کے ناموں کے ساتھ لکھتے اور بولتے ہیں قریب قریب اسی محل پر فردوس آب بھی بولتے ہیں جو صاحب عبقات مولوی سید حامد حسین صاحب کنتوری ناصر الملۃ مولانا سید ناصر حسین صاحب طاب ثراہ کے پدر بزرگوار کا خاص لقب ہے۔

فردوس مکانی:- وہ شخص جس کا گھر فردوس میں ہو، لقب ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کا جو بعد انتقال ہوا۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ چونکہ یہ ترکیب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس لئے غیر مانوس ہے۔

فردوس منزلت:- جنت میں رہنے والا مرحوم و مغفور، مبرور۔ عربی، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

فردوس نظر:- دیکھنے میں جنت، گویا جنت جنت کی طرح، فارسی، فصیح، رائج۔

تم کہ ہر محفل میں بن سکتے ہو فردوس نظر
مجھ کو یہ دعویٰ کہ ہر محفل پہ چھا سکتا ہوں میں — مجاز

فردی:- سنہری یا روپہلی تار کی بنی ہوئی چھوٹی سی ٹکی۔ اردو، مؤنث۔ کامدانی بنانے والوں کی اصطلاح۔

فردی بوٹی:- وہ چھوٹی چھوٹی بوٹیاں جو رضائی کی فرد پر یا اور کسی کپڑے پر ایک وضع سے مسلسل بناتے ہیں۔ اردو، مؤنث، کامدانی بنانے والوں کی اصطلاح۔

محل نظر۔ چھپکا زیب سر آگے چھپی غیرت ماہ چاہ زنخداں کی چاہ، وہ دست حنائی اور فردی بوٹی کی دلائی۔ ... (فسانۂ آزاد)

فردوسی (بلا دبکسر اول و فتح سوم) فردوس والا، جنتی بہشتی، فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "فردوسیوں" بھی استعمال کرتے ہیں۔

فردوسیوں کا در پہ ہجوم اس قدر ہوا
رضواں نیا بہشت کی جانب گزر ہوا — مرزا دبیر

فردوسی:- ایران کے سب سے بڑے شاعر کا تخلص رائج۔

بزم حافظ ہے نہ میدان ہے فردوسی کا
قوم کو کام ہے باتنجرہ لٹریچر سے — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل۔ فردوسی کا پورا نام حکیم ابوالقاسم منصور طوسی تھا۔ جو ۳۲۵ھ میں موضع شاداب علاقہ طوس میں پیدا ہوا۔ (فرہنگ عمید) لیکن عروضی سمرقندی کی کتاب چہار مقالہ کی رو سے اس کی ولادت صوبۂ طوس میں طاہران کے قریب باژ کے گاؤں میں ہوئی۔ اور اپنی عمر کا ابتدائی حصہ طوس کے دہقانوں میں گزارا۔ وہ خود بھی دہقان تھا۔ اس کی اپنی زمین تھی جس پر وہ کھیتی باڑی کیا کرتا تھا اس کی ابتدائی زندگی امن و آسائش میں گزری لیکن بڑھاپے کے ساتھ افلاس و ناداری کی مصیبتیں ٹوٹ پڑیں۔ آخر محمود غزنوی کے حکم سے شاہان عجم کی تاریخ کو تیس برس کے عرصہ میں اس نے نظم کر کے ساٹھ ہزار اشعار میں سنہ ۴۰۰ھ میں انجام پر پہنچایا۔ جیسا کہ خود فردوسی کے شعر سے اختتام کی تاریخ ظاہر ہے۔

ز ہجرت شدہ پنج ہشتاد بار
کہ من گفتم این نامۂ نامدار

لیکن حسب وعدہ فی شعر ایک اشرفی کے حساب سے نہ ملنے پر خفا ہو کر اپنے وطن واپس چلا گیا اور اس مایوسی و دل شکستگی کا یہ نتیجہ ہوا کہ شاہنامہ کے ساتھ ایک ہجو بھی کہہ ڈالی جس کے سبب سے سلطان ہمیشہ کے لئے دشمن ہو گیا اگرچہ بعد میں وہ روپیہ بادشاہ نے بھیجا مگر جس روز

وہ انعام کی رقم پہنچی اسی روز اس کا جنازہ قبرستان کی طرف جاتا ہوا راستے میں ملا۔ ہر چند فردوسی کی بیٹی سے کہا گیا کہ یہ روپیہ لے لو مگر اس عالی ہمت نے بھی اس دولت فانی کی پروا نہ کی۔

چہار مقالہ میں عروضی سمرقندی کی روایت کے مطابق فردوسی غزنہ سے ہرات چلا گیا اور وہاں طبرستان کے بادشاہ شہریار بن شروین کے پاس جو ایک ایرانی امیر تھا پناہ لی۔ فردوسی نے ۳۸۴ھ میں جنوبی ایران کا بھی سفر کیا اور بغداد جا کر بہاء الدین دیلمی کے وزیر موفق سے ملا اور اس کی فرمائش پر یوسف زلیخا کا قصہ نظم کیا۔ وہاں سے واپس ہوتے ہوئے ۳۸۸ھ میں اصفہان کے قریب خان لنجان پہنچا۔ یہاں کے حاکم احمد بن محمد بن ابی بکر نے اس کے ساتھ احترام کا برتاؤ کیا۔ فردوسی کی تاریخ وفات ۴۱۱ھ یا ۴۱۶ھ لکھی ہے

(تاریخ ادبیات ایران۔ از ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

فرد ہونا :- لاجواب ہونا، منتخب ہونا، بے مثال ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھینچ سکتا ہے کون اس کی شبیہ
فرد ہے یار بے مثالی میں — جلال

فَرزانگاں :- (بالفتح) بہت سے صاحبان عقل فرزانہ کی جمع، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لاتا ہے بزم میں وہ سخن بر زباں زبوں
سر جس سے ہو بخدمت فرزانگاں نگوں — سودا

فَرزانگی :- (بالفتح) دانائی، فہم و فراست، ہوشمندی، عقل مندی، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قیامت آئے انھیں دکھلائیں گے فرزانگی اپنی۔ — محشر

ہمیں عشق علیؑ میں جو کہ دیوانہ بتاتے ہیں

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں لیکن اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔ ۱۔ علم، حکمت، فلسفہ ۲۔ گن، جوہر، خوبی۔ عمدگی، حسن، بھلائی۔

فَرزانہ :- (بالفتح) دانا، عقل مند، ہوشیار، خردمند، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ غافل ہے نہ ہے فرزانہ باقی
فقط عالم میں ہے افسانہ باقی — تسلیم لکھنوی (شام غریباں)

فَرزانہ خو :- خوش خلق۔ پسندیدہ خو۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فَرزَجہ :- (بالفتح اول و سوم) وہ کپڑے کا ٹکڑا جو دوا میں تر کر کے دبر یعنی مقعد میں اور قبل یعنی عورت کی اندام نہانی میں کسی بیماری کے سبب سے رکھیں۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کے حکما عورت کے اندام نہانی میں رکھنے والے ایسے کپڑے کو شتری ہی کہتے ہیں۔

فَرَزدَق :- (بالفتح اول و دوم و سکون سوم و فتح چہارم) عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص۔ اصلی نام ہمام اور کنیت ابو خطل۔ والد کا نام غالب تھا۔ فرزدق کے باپ غالب اپنی قوم میں سردار اور بزرگ سمجھے جاتے تھے۔ فرزدق کی ماں کا نام لیلیٰ بنت حابس تھا۔

فرزدق اپنے باپ غالب کے مرنے کے بعد اس کی قبر کی بہت تعظیم و احترام کرتے تھے اور جو شخص قبر پر پناہ گزین ہوتا تھا اس کی مدد کرتے تھے۔

فرزدق کے حالات زندگی کا سب سے زیادہ زرین واقعہ وہ قصیدہ مدحیہ ہے جو انھوں نے امام زین العابدین علیہ السلام کی شان میں فی البدیہہ نظم کیا تھا جب کہ امام علیہ السلام حج کے لئے تشریف لائے ہشام بن عبد الملک بھی حج کے لئے آیا تھا اور وہ حاجیوں کے ہجوم کی وجہ سے سنگ اسود کو بوسہ دینے سے محروم رہ گیا تھا اور ایک بلند مقام پر فروکش تھا۔ جس وقت امام تشریف لائے اور سنگ اسود کو بوسہ دینے کے لئے بڑھے تو مجمع کائی کی طرح پھٹ گیا اور امام علیہ السلام نے بحسن و خوبی استلام کیا۔ یہ دیکھ کے ہشام کے ارد گرد جو لوگ تھے انھوں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جس کی لوگ اس قدر عزت کر رہے ہیں۔ ہشام نے کہا میں نہیں جانتا ہوں۔ فرزدق اس جگہ موجود تھے فوراً ایک قصیدہ مدحیہ امام کی مدح میں پڑھنے لگے۔ ہشام کو برا معلوم ہوا اور فرزدق کو قید کر دیا۔ امام کو یہ سن کر صدمہ ہوا اور بارہ ہزار درہم فرزدق کو بھجوائے۔ فرزدق نے یہ کہہ کے واپس کر دیا کہ مولا میں نے یہ قصیدہ مال کی طمع میں نہیں کہا تھا بلکہ خوشنودی خدا اور امید مغفرت میں کہا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ ہم جس کو جو کچھ راہ خدا میں دے دیتے ہیں واپس نہیں لیتے اور حسن نیت سے تم نے یہ قصیدہ کہا ہے اس سے خدا بخوبی واقف ہے کیا خوش نصیب تھے فرزدق کہ نعمت دارین ان کو ملی۔ فرزدق نے حضرت علیؑ کا دور بھی دیکھا تھا۔ ۱۱۰ھ میں ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

فَرزَند :- (بالفتح اول و سوم) بیٹا، لڑکا، پسر، اولاد نرینہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دریا پہ جو خیمہ شہ والا نے کیا ہے
اللہ نے فرزند کو حق ماں کا دیا ہے — مرزا دبیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "بیٹا" بیٹی، اولاد، خواہ ذکور ہو خواہ اناث، کے معنی

بھی لکھے ہیں اور یہ مثال لکھی ہے۔

فرزند وہ ہے جو پند مانے
اور باپ کا کہنا فرض جانے — نسیم

عام طور سے اہلِ لکھنؤ نرینہ اولاد کے لئے ہی بولتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی سوال کرے کہ آپ کے کتنے فرزند ہیں تو کہنے والا جواب میں اپنی اولاد کی تعداد کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ (مثلاً) "دو بچے اور ایک بچی ہے"۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی عزیز ترین اولاد کے بھی تحریر کئے ہیں اور یہ شعر مثال میں پیش کیا ہے۔

فرزند محمد ہے جہاندار کے ہم ہیں
وارث شہ لولاک کی سرکار کے ہم ہیں — انیس

لیکن اس شعر میں عزیز ترین اولاد کی کوئی تخصیص نہیں صرف بیٹا ہی مراد ہے۔ اس کی جمع "فرزندان" بھی مستعمل و فصیح ہے۔

آبرو دال و فرزندانِ صالح عز و جاہ — یہ
کس کی خاطر یہ ہوا جو کچھ ہوا تیر کے لئے — میر انیس

فرزندِ ارجمند:- (باضافت) (ارجمند بفتح اول وسکون دوم وسوم) ہونہار بیٹا، لائق بیٹا، مرتبے والا بیٹا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

فرزندِ ارشد:- بہت زیادہ ہدایت وفیض پایا ہوا بیٹا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فخر اسمٰعیل و ابراہیم و آدم تھے
شرف اجداد تک پہنچا تھا ان فرزندِ ارشد کا

فرزندانہ:- اولاد کی حیثیت سے، بیٹے کی حیثیت سے۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ وہ تو ہمیشہ شفقت پدری سے پیش آتے ہیں مگر تمھارا طریقہ فرزندانہ نہیں ہے۔

فرزند بنانا:- گود لینا، متبنیٰ کرنا، کسی کے بچے کو سے اپنا بیٹا بنا لینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس محل پر "گود لینا اور بیٹا بنانا" ہی زیادہ بولتے ہیں جیسے "میری مانو تو کسی غیر کے بچے کو اپنی غریب بہن کے بچے کو گود لے لو۔ انھیں معنوں میں "فرزند کرنا" بھی بولتے ہیں۔

سو میں پالوں گا اس کو کرکے فرزند
کروں گا سب سے اس کو اپنا دلبند — (زلیخائے اردو)

اہلِ ہنود حضرات "گود بٹھانا" بولتے ہیں۔

فرزندِ خلف:- لائق بیٹا، مطیع بیٹا، فارسی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرزندِ رشید:- ہدایت یافتہ بیٹا، راہ راست پانے والا بیٹا، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ نواب کلب علی خاں خلد آشیاں نواب یوسف علی خاں بہادر ناظم کے فرزند رشید تھے۔

(آب بقا)

فرزند کی آگ:- بیٹے کی محبت۔

پر مانتی نہیں کوئی طبیعت — اختر
فرزند کی آگ ہے قیامت — (شاہ اودھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس صرف میں فرزند کی کوئی قید نہیں ہے "اولاد کی آگ" بھی کہتے تھے لیکن اب کسی طرح نہیں بولتے۔

فرزندِ معنوی:- (باضافت) باطنی اولاد در پردہ اولاد، فارسی، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف۔ شاعر کے شاگرد اس کے فرزندِ معنوی ہوتے ہیں اسی رشتے سے انھیں اپنا بھتیجا کہا ہے۔

(دربار اکبری)

فرزندِ ناخلف:- (باضافت) نالائق بیٹا، نافرمان بیٹا، نااہل فرزند، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرزندِ نرینہ:- بیٹا، پسر، لڑکا، فارسی ترکیب اردو صرف، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بڑی منتوں مرادوں کے بعد خدا نے تم کو فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ کیا اب بھی دعوت نہیں کروگے۔

قول فیصل۔ نرینہ چونکہ اردو ہے اس لئے ترکیب صحیح نہیں۔

فرزندی:- بیٹا ہونا، باپ بیٹے کا رشتہ ہونا، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

فرزندی علی سے ہوا شہرہ ہر طرف
کہتے تھے ان کو سب اسد اللہ کا خلف — اوج

فرزندی میں لینا:- بیٹا بنانا، گود لینا، دوسرے کی اولاد کو مثل اپنی اولاد کے پرورش کرنا اور اپنا بیٹا مان لینا اردو صرف، فصیح، رائج۔

تجھ کو اولاد دے خدا جب دم — تلق
اپنی فرزندی میں لے بس دم ہم

قول فیصل۔ جب کوئی شادی ٹھہرنے لگتی ہے تو لڑکے کا باپ لڑکی کے باپ سے کہتا ہے "اگر مناسب سمجھیے تو بندہ زادہ کو اپنی فرزندی میں لے لیجیے یعنی اپنی لڑکی کی اس کے ساتھ شادی کرکے اپنا داماد بنا لیجیے"۔ اس قسم کی گفتگو صاحبان تہذیب ہی کرتے ہیں۔

فرزول:- ایک لوہے کا پرزہ جو بندوق کی جانب میں لگاتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔ البتہ زمانہ قدیم میں اس لکڑی کو بھی کہتے تھے جس پر تانگا پیٹا جاتا تھا۔

آہ بیچاں کے لئے دل چاہیے — ما ہیر
کیا چلا چپک جو ہے فرزول ہو

فرزین:- (بفتح اول وکسر سوم) شطرنج کے

ایک مہرے کا نام جو بمنزلہ وزیر ہوتا ہے اور اس کی رفتار کج ہوتی ہے۔ فارسی، مذکر، شطرنج کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

> نکلے وہ کوئی بساط دہر میں کوئی ہے مہر
> رخ کی سیدھی چال ہے فرزیں کی ہر بار کج — اسیر

قول فیصل۔ اس کا معرب بکسر اوّل ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی "دانا، عاقل اور فرزانہ" کے بھی لکھے ہیں جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

فرزین بنانا:- پیادے کو فرزین کے درجے پر پہنچانا، اردو صرف، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

فرزین بند:- پیادہ فرزین کے زور پر پہنچا ہو تو اس کو فرزین بند کہتے ہیں جس وقت فرزین پیادے کی تقویت سے جو اس کے پیچھے ہوتا ہے حریف کے مہرے کو آگے نہ بڑھنے دے تو اسے فرزین بند کہتے ہیں کیونکہ اگر حریف کا مہرہ پیادے کو مارے گا تو فرزین بھی اس کا انتقام لے گا۔ وزیر کی کشت بات یا شہ مات جو فرزین کے وسیلے سے دی جائے۔ فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ شطرنج بازوں کی اصطلاح ہے۔

فرس ۱:- (بفتحتین) گھوڑا، عربی، مذکر، فصیح، رائج

> فرس اتری تھی اک پری فرس تند خو نہ تھا
> سرعت بھری ہوئی تھی رگوں میں لہو نہ تھا — انیس

قول فیصل۔ گھوڑا اور گھوڑی دونوں کو فرس کہا جا سکتا ہے۔

فرس ۲:- شطرنج کا وہ مہرہ جو ڈھائی گھر چلتا ہے۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ شطرنج بازوں کی اصطلاح ہے۔

فرسا:- جان یا روح کو صدمہ پہنچانے والا، گھٹانے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں ہے بلکہ "روح فرسا" کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

> روح فرسا تھا مگر پردۂ زینب کا خیال — ادیب

صاحب نور اللغات نے "جاں فرسا" بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرستادہ:- (بکسر تین) بھیجا ہوا، قاصد، ایلچی، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

> ہوا ناگہاں ایک خادم عیاں
> فرستادۂ خسرو انس و جاں — (معارج الفضائل)

فرستہ:- فرستادہ، رسول، فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فرسٹ:- پہلا، اول، یکم۔ انگریزی صفت، رائج

قول کتب لکھی۔ زبانوں پر بحذف رائج ہے۔

فرسٹ پوزیشن:- اول درجہ، پہلی حیثیت، امتیازی حیثیت۔ انگریزی صفت، رائج۔

فرسٹ ڈویژن:- I اول نمبر کامیابی کا پہلا درجہ۔ انگریزی صفت، رائج

فرسٹ کلاس:- اعلیٰ درجے کا، عمدہ، انگریزی، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

> گاڑیاں کیس بزرز فرسٹ کلاس
> سب روانہ ہوئے بدل کے لباس — جاہ

قول فیصل۔ ریل گاڑی کے پہلے درجے کو بھی کہتے ہیں

فرسخ:- (بفتح اول و سوم) تین میل کی مسافت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اہل فارس کا ایک چار ہزار گز کا اور انگریزی میں اٹھارہ سو سا ٹھ گز کا ہوتا ہے، اس کی عربی جمع فراسخ اور اردو جمع فرسخوں ہے۔

> عشق میں جانا خلیل اس کا تھا طرفہ بہار
> فرسخوں جاتے تھے اڑ کر نار نمرودی کے پھول — لطافت

فرسنگ:- (بفتح اول و سوم) فرسخ، تین میل کی مسافت، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

> رہ نوردان جنوں کی دولت پابوس سے
> ہو گئے دشت طلب کے سنگ ہائے فرسنگ سرخ — انشا

فرسودہ:- (بفتح اول و واو معروف) کہنہ، پرانا، بوسیدہ، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ساقی ہی یہ ہے کہ فقط ایک خاکساری کا مضمون ہے جسے انشا پرداز معنی آفریں کس کس طرح رنگ بدل کر پیش کرتا ہے اور مستعمل اور فرسودہ جنس کو کیسا خوش نما بنا کر سامنے لاتا ہے (دربار اکبری)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

> فرسودہ ہوں وہ پاؤں تری راہ طلب میں
> جن سے نہ ہوا ترک کبھی طوف خرابات — محشر

"گھسا ہوا" کے معنی پر بھی مستعمل ہے۔

> ہوش گانی ہے کہ فرسودہ مرا ناخن فکر
> نہ کھلا عقدہ کمر کا گرہ ہو کر — خواجہ وزیر

فرسودہ حال:- خستہ حال، تباہ حال، فارسی صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرسودہ خیال:- پرانے خیال کا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تم بھی عجیب فرسودہ خیال انسان ہو۔ اس ترقی یافتہ دور میں سو برس پرانے انداز کی شاعری کرتے ہو۔

فرسودہ کرنا:- گھسنا، خراب کرنا، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

> مانی نہ بندھے گا کبھی نقش اس کی کمر کا
> فرسودہ نہ کر خامے کو بے فائدہ کیا ہیچ — مہر

قبول فیصل ۔ ناژک سے فرق کے ساتھ کثرت سے استعمال کرنا بہت زیادہ کام میں لانا ، کے معنیٰ میں بھی استعمال کیا گیا ہے ۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے ۔

ایک عقدہ نہ کھلا ناخنِ تدبیر سے جب
ہم نے فرسودہ بہت ناخنِ تدبیر کیا — سودا

فُسّر :ہ۱ پھُر سے ، جلدی سے ، جھٹ سے ، اچھی ۲ اڑنے کی آواز جو فرفر کی مانند ہوتی ہے (اس کی مشابہت سے یہ لفظ عربی فر بمعنی اڑنے سے بنایا گیا ہے) اردو ، تابع فعل ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قبول فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فُسّر اُترنا :۔ کسی اڑتے ہوئے جانور کا جلدی سے نیچے آنا ، کندھے جوڑ کر گرنا ، جھٹ سے اترنا ، اردو ، فعل لازم ۔

نہیں نیم بہاری یہ پری کوئی
اڑن کھٹولے کو تھم جو فُر سے اتر گئی — جرأت (فرہنگ آصفیہ)

قبول فیصل ۔ اب بھی متروک ہے ۔

فُسّر اڑنا :۔ پھُر سے اڑنا ، جلدی سے پروں کی ایک آواز کے ساتھ اڑنا ، اردو ، فعل لازم ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قبول فیصل ۔ پھُر سے اڑنا ، چھوٹی چڑیوں کے لیے مخصوص ہے ۔

فَرش :ہ۱ (بالفتح) بچھونا ، بساط ، بچھانے کی چیز ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

فقیر دوست جو ہو ہم کو سرفراز کرے
کچھ اور فرش بجز بوریا نہیں رکھتے

قبول فیصل ۔ بستر کے معنیٰ میں صرف رسولِ خدا کے اس فرش سے مراد لی جاتی ہے جس پر حضرت علیؓ شبِ ہجرت سوئے تھے ۔

ع آرام کیا فرشِ رسولِ عربی پہ — مؤلف

فرش :ہ۲ برابر برابر بچھے ہوئے تختہ تختوں کا چوکا ، اردو ، متروک ۔

ع باغ کے کوٹھوں کے اوپر چوکیوں کا فرش ہے — سحر

قبول فیصل ۔ فرش کا اطلاق اب " جاجم " قالین ، چاندنی ، دری ، ٹاٹ ، قالیچہ ، اور مخمل وغیرہ " پر ہوتا ہے ۔

نازکی ختم ہے ان پر تو یہ فرماتے ہیں
فرشِ مخمل پہ مرے پاؤں چھلے جاتے ہیں — الم

فرش :ہ۳ وہ زمین جس پر اینٹیں بچھا دی گئی ہوں ۔ چونے سے پکی کی ہوئی زمین ، اردو ۔ (نور اللغات)

قبول فیصل ۔ جس قسم کی اینٹیں بچھی ہوں گی اس کے نام کے ساتھ ہی کہیں گے ۔ جیسے " ککھوری کا فرش ، گمے کا فرش وغیرہ یا اسی کو " پکا فرش " کہدیں گے اور وہ زمین جو بالو اور سیمنٹ وغیرہ سے پکی کی گئی ہو اس کو " سیمنٹ کا فرش " کہیں گے ۔ یا زمین پر پتھر بچھا دیئے گئے ہوں تو اسی پتھر کے نام سے منسوب کریں گے جیسے " سنگ مرمر کا فرش " وغیرہ

فرش بچھانا :۔ بہت بڑا بچھونا بچھانا بہت بڑا فرش بچھانا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

زینت شہر ہوئی میرے لہو رونے سے
فرش ہر گھر میں بچھا مخمل کاشانی کا — اسیر

فرش بچھنا :۔ بڑی بساط بچھنا ، بڑا بچھونا بچھنا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

بچھا فرشِ زمرد اہتمامِ سبزۂ تر سے
چلی مستانہ وش بادِ صبا عنبر فشاں ہو کر — اکبر الہ آبادی

فرشِ پا انداز :۔ (باضافت) مخصوص وضع کا بنا ہوا ٹاٹ یا اسپنج کا ٹکڑا جو دروازے میں دونوں پٹوں کے درمیان زمین پر ڈال دیتے ہیں یہ ٹکڑا اس لیے بچھا دیا جاتا ہے کہ آنے والے کے جوتوں کی خاک یا کسی قسم کی گندگی دروازے ہی تک محدود رہے اور کمرہ خراب نہ ہو ، فارسی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فرشِ پا انداز کیا صحرائے وحشت میں ملا
سوزنی میرے لیے خارِ مغیلاں ہو گئے — اسیر

قبول فیصل ۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

دستگاہِ دیدۂ خونبارِ مجنوں دیکھنا
یک بیاباں جلوۂ گل فرشِ پا انداز ہے — غالب

فرشتگان :۔ بہت سے فرشتے ، بہت سے ملک ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

فرشتگانِ سحاب و فرشتگانِ ہوا
فرشتگانِ بہشت و جحیم و ارض و سما
مسبحانِ مقامات و مخفی و اعلا
روانہ شرق سے غرب بال و پر کی ہوا — میر عشق

فرشتوں :۔ فرشتہ کی جمع ، گرو و استاد کی جگہ (ظرافتاً) جب گلستان کے کل نسخوں میں یہ لفظ اسی طرح لکھا ہے تو آپ کیا آپ کے فرشتوں کو بھی ماننا پڑے گا ۔ (نور اللغات)

قبول فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ فرشتہ کی جمع کے لیے تو بول دیتے ہیں لیکن گرو اور استاد کے معنوں میں نہیں بولتے ۔

فرشتوں کا واقف نہ ہونا :۔ بالکل ناواقف ہونا ، کسی کو واقفیت نہ ہونا ، کسی کو مطلق خبر نہ ہونا ، اردو مصدر ، قلیل الاستعمال

ازل سے محرمِ رازِ ازلی ہوں میں
مرے فرشتے نہیں میرے حال سے واقف — آتش

فرشتوں کو خبر نہ ہونا :۔ کسی کو مطلق خبر

نہ ہونا، کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اس کی خبر کسی کے فرشتوں کو بھی نہیں
ثابت کریں گے یار کی کیوں کر بشر کمر — صبا

قول فیصل۔ لفظ "بھی" کے اضافے کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔ صاحب نور اللغات نے واقف نہ ہونا بھی لکھا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

فرشتوں کے پر باندھنا:- آسمان میں تھگلی لگانا، ناممکن کام انجام دینا، اردو، صرف، متروک۔

پر یاں تو کیا فرشتوں کے پر باندھتے ہیں ہم
معقول ہم سے اٹھتے ہیں اوسان آپ کے — منیر

فرشتوں کے پر جلنا:- رعب و جلال، یا خوف و دہشت کی وجہ سے کسی مقام پر جانے کی ہمت اور حوصلہ نہ ہونا، تاب نہ ہونا، گزر نہ ہو سکنا، اردو، صرف، فصیح، لازم۔

جہاں پر فرشتوں کے جلتے ہوں فائق
وہاں کس طرح ہم گزارا کریں گے — فائق

قول فیصل۔ "فرشتوں کی جگہ"، "فرشتے" بھی مصحفی نے نظم کیا ہے جو، اب کوئی نہیں بولتا۔

جس گلی میں کہ فرشتے کبھی پر جلتے ہیں
کب پہنچتے وہاں اڑتے کبوتر پیسے — مصحفی

فرشتوں کے پر کترنا:- فرشتوں سے سبقت لے جانا، اردو، صرف، متروک۔

اڑتے تیر آپکے یاروں سے کہاں جاتے ہیں
پر فرشتوں کے کترتے ہیں کترنے والے — منیر

فرشتوں کی خبر لینا:- بہت بلند ہونا، اصطلاح، صرف، متروک۔

خبر فرشتوں کی لیتے ہیں کاگ بوتل کے
یہ آسماں سے بھی اونچے اچھل کے جاتے ہیں — ریاض

فرشتوں کی دال نہ گلنا:- کسی کی بھی رسائی نہ ہونا، کسی کی بھی پہنچ نہ ہونا، اردو، صرف، قریب بہ متروک۔

وہ ایک دن تھا کہ جب کے آگے فرشتوں کی بھی نہ دال گلتی
بھٹکتے ہیں گانوں میں اب تو چاول کی بہچپا بانٹ جاتا — (جان صاحب)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انہیں معنی میں فرشتے کا دخل نہ ہونا بھی لکھا ہے۔ اور کبھی "فرشتوں کے فرشتے" بھی اس کا استعمال تھا۔

فرشتوں کی نظر سے نہ بچنا:- کمال ہوشیاری کا کرنہ ہونا، اردو، صرف، جہلا کی زبان۔

عمل صحیح۔ آخر نصوح کا گھر بھی فرشتوں کی نظر سے نہ بچا۔ (توبۃ النصوح)

فرشتوں کی نہ سننا:- بڑے سے بڑے کی بات نہ ماننا، زبردست سے زبردست کی بات کی پروا نہ کرنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

سنتا نہیں فرشتوں کی ہم بادہ خوار کیا
کیوں ان دنوں فلک پہ ہے خمار کا دماغ — امیر

فرشتوں میں ملنا:- معصوم بچوں یا مقدس آدمیوں کا مر کر فرشتوں کا درجہ پانا، مقدس اور پاک مخلوق میں داخل ہونا، اردو، فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرشتوں نے خواب میں نہیں دیکھا:- کبھی نہیں دیکھا، اردو، مثل، غیر فصیح، رائج۔

تجھے خبر نہیں دل چیز کیا ہے اے ناصح!
ترے فرشتوں نے دیکھا نہ ہوگا خواب میں بھی — داغ

فرشتہ بڑے (کسر تین)، ملک، خدا کی وہ مقدس مخلوق جس کی پیدائش نور سے ہے، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اثر اپنا کیا آخر ہمارے عشق کامل نے
فرشتہ بھی جو قبض روح کو آیا حسین آیا — آتش

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر فتح اول و کسر دوم ہے۔ عوام اور عورتیں کسر اول و فتح دوم بولتی ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ کہ مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ "فرشتے خدا کے نورانی بندے ہیں۔ جو نور پاک سے پیدا ہوئے ہیں وہ معصوم ہیں۔ جس کام پر وہ مقرر ہیں ہمیشہ اسی پر قائم اور مستعد رہتے ہیں۔ وہ نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں صرف ذکر خدا پر ان کی زندگی موقوف ہے۔ ان کا شمار خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ وہ بے انتہا اور لاتعداد ہیں جن میں چار فرشتے مقرب اور نہایت مشہور ہیں۔ اول جبرئیلؑ جو خدا کی کتابیں اور احکام پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے۔ دوم میکائیلؑ جو خدا کے حکم سے بندوں کی روزی تقسیم کرتے ہیں سوم اسرافیلؑ جو منہ میں صور لیے ہوئے قیامت کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ یہی قیامت کے روز صور پھونکیں گے۔ چہارم عزرائیلؑ جن کے سپرد روحیں قبض کرنے کی خدمت ہے۔"

سراج اللغات میں لکھا ہے کہ اصل میں پرستہ (عبادت کرنے والا) پرستیدن سے ماخوذ ہے اس کی اردو جمع "وں" کے ساتھ (فرشتوں) بھی رائج و فصیح ہے۔

نہ پوچھو حسن کیو جاہت کا ان زہرہ جبینوں کی
فرشتوں کے بھی دل ڈھلے ہیں ان ماہ رخوں کی — (اکبر الہ آبادی)

صاحب نور اللغات نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں "بھیجا ہوا رسول، قاصد، خدا کا نورانی قاصد" لیکن عام طور سے ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

فرشتہ (بضم) بھولا بھالا، انتہائی نیک۔ وہ انسان جو بہت برائی سے پاک ہو۔ فارسی مذکر۔ فصیح رائج۔

لاگ ہے یا لگاوٹ ہے کبھی نہ سمجھو کچھ نہیں
بن گئے فرشتہ آدمی تم جیسے ہوئے کیوں — داغ

فرشتہ (بضم) روح، گرو، استاد، اردو۔

زاہد وہ جام سے نایاب وہ دنیا ہے خدا
جو فرشتوں کو تمھارے کبھی میسر نہ ہوا — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا عرف زیادہ تر جمع کے ساتھ زبانوں پر ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

فرشتہ (بضم) موت کا فرشتہ، ملک الموت، قابض الارواح، عزرائیل۔ فارسی مذکر فصیح رائج۔

آرزو ہے یار کا پیغام لائے وقت نزع
نامہ بر یا رب فرشتہ بن کے آئے وقت نزع — شرف

قول فیصل۔ ان معنوں میں تنہا فرشتہ نہیں بولتے بلکہ کوئی لفظ ایسا لاتے ہیں جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ مراد ملک الموت ہے۔ جیسا کہ اوپر کے شعر میں لفظ نزع سے ظاہر ہو رہا ہے۔ یا مندرجہ ذیل اشعار میں مرگ اور قبض روح سے ثابت ہے۔

مرگ عاشق پر فرشتہ موت کا بدنام تھا
وہ ہنسی روکے الگ بیٹھے قضا کا کام تھا
جعفر حسین منظر لکھنوی

اثر اتنا کیا آخر ہمارے عشق کامل نے
فرشتہ بھی جو قبض روح کو آیا حسین آیا — آتش

فرشتہ پر نہیں مارتا :- نہایت روک ٹوک ہے۔ کوئی جا نہیں سکتا۔ کسی کا گزر نہیں۔ فرشتہ جو ایک لطیف جسم اور صاحب قدرت ہے وہ بھی نہیں جا سکتا۔ اردو۔ متروک و قریب بہ متروک۔

بشر کیا واں فرشتے کا بھی کیا مقدور پر مارے
ہزاروں خط سے گئے قاصد گر روانہ ہو تو کیسے ہو — ظفر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب عموماً "مرغ وہاں پر نہیں مار سکتا" بولتے ہیں۔

فرشتہ جاننا :- نیک صفت سمجھنا، فرشتہ خصلت جاننا، فرشتے کی طرح برائیوں سے پاک سمجھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں اسے ناصح مشفق فرشتہ ہم تو جانیں گے
کسی انسان کا فہم و شعور ایسا نہیں ہوتا — داغ

فرشتہ خاں :- نہایت ہیکڑ اور زبردست آدمی، باہیبت بارعب آدمی، رستم خاں، تیس مار خاں، زور آور خاں۔ اردو، مذکر۔

بندہ طالب جب آستاں کا ہے
کب گزر واں فرشتہ خاں کا ہے — جرأت

دربان پری سے کہوں کوئی آدمی بھیج دیا
کیسے کو دخل نہیں یاں فرشتے خاں کے لیے — ظفر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا تلفظ "فرشتہ خاں" ہے۔

فرشتہ خصال :- جس میں فرشتوں کے سے اوصاف ہوں۔ نہایت مقدس، فارسی صفت فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ جب حضرت ثریا جاہ خاقان زماں، محمد امجد علی شاہ زیب تخت و کلاہ ہوئے تو بڑے نیک طینت، متبع شریعت، فرشتہ خصال تھے تو۔۔۔ امداد حسین خاں دبیر ہوئے۔

(دبیر کے خود نوشت حالات)

قول فیصل۔ انھیں معنی میں "فرشتہ خصائل، فرشتہ خصلت، فرشتہ صفت، فرشتہ سیرت بھی بولتے ہیں۔" جیسے ہم نے تمھاری صورت دیکھی شکل میں پری شمائل، فرخندہ خو، فرشتہ خصائل۔

(فسانۂ عجائب)

فرشتہ خو :- جس کی عادات و اطوار فرشتوں کے ایسے ہوں۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

پینے آتے ہیں فرشتہ خو ریاض
حور کے دامن میں چھپائی جائے گی — ریاض

فرشتہ خواں :- وہ شخص جو فرشتہ کو تسخیر کرنے اور اس کے بلانے پر قادر ہو، عامل جید، تسخیر کے علم سے ماہر کامل، اردو، مذکر۔

تجھی کو بار نہیں غیر آتے جاتے ہیں
بشر ہیں وہ کبھی کچھ ایسے فرشتہ خواں تو نہیں — مومن

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "فرشتہ خاں" لغت قائم کر کے یہی معنی لکھے ہیں لیکن اہل لکھنؤ نہ ان معنوں میں بولتے ہیں اور نہ فرشتہ خاں لکھتے ہی ہیں۔

فرشتے نے گھر دیکھ پایا، فرشتوں نے گھر دیکھ لیا :- (کنایۃً) موت نے گھر دیکھ لیا۔ اس وقت مستعمل ہے جب پے در پے اموات ہوں۔

دل لیا اس نے کیوں نہ ہو غم جان
کہ فرشتہ گیا ہے گھر کو دیکھ — معروف

مثل۔ دشمن نے گھر دیکھ لیا ہے مثل۔ بڑا چسکا پڑ جائے گا، کو چسکہ۔

آتی ہے جب قضا گھر پڑ جاتے ہیں بیٹے جب داغ
دیکھ پایا گھر فرشتوں نے دل بیمار کا — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے اس کے بجائے "ملک الموت نے گھر دیکھ لیا" بولتے ہیں اور لمی کے ساتھ "موت نے گھر دیکھ لیا" زبانوں پر ہے معنی نمبر ۲، ۳ میں تو کوئی نہیں بولتا۔

فرشتہ شکل:- فرشتہ صورت، بھولا بھالا، نیک، معصوم صفت، فارسی صفت قلیل الاستعمال

فرشتہ شکل ہے یہ پاک طینت
ہوئی ہوگی کہاں اس سے خباثت (زلیخائے اردو)

فرشتہ صورت:- فرشتہ شکل، بھولا بھالا نیک، فارسی صفت فصیح، رائج۔

کہا یوسف کو اے فرخ شمائل
فرشتہ صورت و نیکو خصائل (زلیخائے اردو)

فرشتۂ غیب:- ہاتف غیبی، ندائے غیب فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل نظم۔ میرا دل یہی چاہتا تھا کہ رخصت دوں اور فرشتۂ غیب کہتا تھا

گر دست در کار سے زنی زنجیر در دستت زنم
در ہم سے فرقت کنم گر نام ہشیاری بری (دربار اکبری)

فرشتہ نازل ہونا:- فرشتے کا آنا، ملک کا آسمان سے زمین پر آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ شاہ جی کے رہے سہے حواس اور بھی غائب ہوگئے۔ زبان سمجھ میں نہ آئی۔ سمجھے کہ بیشک فرشتہ آسمان پر۔ ہماری روح قبض کرنے نازل ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

فرشتے بھول گئے:- (کنایۃً) قضا نہیں کسی طرح سے موت نہ آنا کی جگہ، اردو صرف،

جب دیکھو لاٹھی ٹیکتے کھٹ کھٹ کرتے پھرتے ہیں
اڑتے ہیں کوئی شیخ جی صاحب۔ ان کو فرشتے بھول گئے (انشا) (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرشتے خاں: پہلا (کنایۃً) نہایت رعب داب کا آدمی، اکڑفوں دکھانے والا، اردو، قلیل الاستعمال۔

گھر جو اس رشک حور کا پایا
ہوگئے آیا فرشتہ خاں قاصد (رشک)

فرشتے خاں: دوسرا (کنایۃً) استاد، بڑے سے بڑا، اردو، قلیل الاستعمال

محل نثر۔ یہ پہیلی تو ہمارے فرشتے خاں کے بوجھے بھی نہ بوجھی جائے گی۔ (فسانۂ آزاد)

فرشتے خاں: تیسرا (کنایۃً) ملک الموت، موت کا فرشتہ، عزرائیل، قابض الارواح اردو، متروک۔

کہہ یہ موت سے بالیں پہ ہو وہ پردہ نشیں
ابھی نہیں ہے اجازت فرشتے خاں کیلئے (داسخ)

فرشتے خاں کا گذر نہ ہونا:- (کنایۃً) کسی کی رسائی نہ ہونا، بڑے سے بڑے کی پہنچ نہ ہونا اردو صرف، قریب بہ متروک۔

بیٹھیے تنگ اب یہ محل پھاڑنے لگے
ہوتا فرشتے خاں کا جہاں پر گذر نہیں (جان صاحب)

فرشتے خاں کو بھی خبر نہیں:- کسی کو خبر نہیں، بالکل خبر نہ ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

محل نثر۔ مکان کے اندر مہ وشان زہرہ تمثال اور کار خانہ جات و جہاں کے فرشتے خاں کو بھی خبر نہیں کہ باہر مرزا ہمایوں فر تشریف رکھتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

فرشتے دکھائی دینا:- موت کا وقت قریب آنا، قریب بہ مرگ ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

یاں فرشتے بھی دکھائی دیئے تو نے اتناک
سندباد سے کانہ اے حور شمائل کھولا (ممنون)

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں "فرشتہ نظر آنا" بھی کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

آیا جو شب کو خواب میں وہ غیرت پری
کھلتے ہی آنکھ آئے فرشتے نظر ہمیں (جرأت)

فرشتے کا بھی دسترس نہ ہونا:- بڑے سے بڑے کا بھی اختیار نہ ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ٹھہرے آگے ترے یہ حوصلہ حور نہیں
حور کیا اس کے فرشتے میں بھی مقدور نہیں (انیس)

فرشتے کا پر نہ مارنا:- کسی کا گذر نہ ہونا کسی کی رسائی نہ ہونا، اردو صرف قریب بہ متروک

یہ جہاں پہنچے فرشتہ نہ وہاں پر مارے
اس کی پرواز کو پائے نہ کبھی اڑکے پری (ہلال)

فرشتے کا کان میں پھونکنا: (کنایۃً) مغرور ہونا، متکبر ہونا، اردو صرف، قریب بہ متروک

فرشتے نے نہیں پھونکا ہے کان میں کس کے
وہ سر ہے کون سا جس پر کج کلاہ نہیں (آتش)

فرشتے کا کہہ جانا:- کوئی بات بغیر کسی اطلاع کے معلوم ہو جانا، کسی کے بغیر بتائے ہوئے کسی بات سے واقف ہو جانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ رشک حور شب کو کہیں گھر کے رہ گیا
کوئی فرشتہ کان میں میرے یہ کہہ گیا (داغ)

فرشتے کا لگاؤ نہ ہونا:- کسی کی بھی پہنچ نہ ہونا، مطلق رسائی نہ ہونا اردو صرف، متروک

کیونکہ جرأت لگائیں ہم لگا
کہ فرشتہ کا واں لگاؤ نہیں (جرأت)

فرشتے کی بھی نہ سننا:۔ (کنایۃً) کسی کی بات نہ سننا، بڑے سے بڑے کی نہ سننا، اردو، صرف، قریب بہ متروک۔

واعظ ہی کی کوئی لاحول ولا سنتا ہے
کہ فرشتے کی بھی سنتا نہیں دیوانۂ عشق — صبا

قول فیصل۔ بغیر "بھی" کے بھی اس کا استعمال ہوا ہے اور وہ بھی قریب بہ متروک ہے۔

کافر عشق فرشتے کی نہیں سنتے ہیں
کس سے کہتا ہے وہ غارتگر ایماں چلیے — آتش

فرش خاک:۔ (بہ اضافت) زمین کا فرش، خاک، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بجلی گری دلہن سے دل دردناک پر
مسند سے اٹھ کے بیٹھ گئی فرشِ خاک پر — مرزا دبیر

فرش خواب:۔ وہ بچھونا جس پر سویا جائے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

انیس مخمل و دیبا سے کیا فقیروں کو
اسی زمین کو ہم فرش خواب سمجھے ہیں — انیس

فرش راہ ہونا:۔ بچھ جانا، انتہائی انکسار کا مظاہرہ، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مرزا غالب نے "ہونا" کو حذف کر کے بھی استعمال کیا ہے جو فصیح، رائج ہے۔

حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا — غالب

فرش زمین:۔ (بہ اضافت) زمین، فارسی، فصیح، رائج۔

فرش زمیں اسی کا
عرش بریں اسی کا — لالہ علیم

فرش زمین کرنا:۔ خاک کا پیوند کرنا، زمین میں دفن کرنا، اردو، صرف، متروک۔

کیے ہیں فرش زمیں چرخ نے یہ آہو چشم
کہ گیسوؤں کا بچھونا ہے مرگ چھالوں کا — شاد

فرش سے تا عرش:۔ زمین سے آسمان تک، از زمین تا آسمان، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

فرش سے تا عرش واں طوفاں تھا موج رنگ کا
یاں زمیں سے آسماں تک سوختن کا باب ہے — غالب

قول فیصل۔ "فرش سے عرش تک" بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

فرش فروش:۔ (بے اضافت) بچھونا دری چاندنی وغیرہ، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ فرش فروش بیش بہا تھا، شیشہ آلات خوش نما، یہ قالین ہے یا نگار خانۂ ارژنگ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ درمیان میں واؤ عاطفہ داخل کر کے "فرش و فروش" نظم ہوا ہے۔ لیکن اب اس طرح نہیں بولتے۔

مکانوں میں مخمل کا فرش و فروش
بخط سلیمانی ان پر نقوش — میر حسن

فروش فرش کی جمع ہے لیکن زبانوں پر تابع مہمل کی صورت سے ہے۔

فرش کر دینا:۔ بہت زیادہ مارنا، خوب پیٹنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دیکھو آج اس نے صبح کی نماز نہیں پڑھی ہے سو کے اٹھے تو مارتے مارتے فرش کر دوں گا۔

قول فیصل۔ تنہا فرش کر دینا نہیں بولتے بلکہ "مارتے مارتے" کی تکرار کے ساتھ اور کبھی صرف "مار کے فرش کر دینا" بھی کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اے بی مہتاب! اگر چاندنی لیجاؤ گی تم
فرش کر دیں گے ابھی مار کے فراش مجھے — جان صاحب

عوام "مارے جوتوں کے فرش کر دوں گا" بولتے ہیں۔

فرش کرنا:۔[1] بچھونا بچھانا، دری چاندنی وغیرہ بچھانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس پر دری بچھا کے اجلی چاندنی کا فرش کر دیا تھا۔ (امراؤ جان ادا)

فرش کرنا:۔[2] چونے یا اینٹوں وغیرہ کو بچھا کر سطح یکساں کرنا۔ اردو، صرف (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

فرش گل:۔ (بہ اضافت) پھولوں کی سیج، پھولوں کا بچھونا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سب اٹھ گئے پہ وہ چار دل داغی
بیٹھے ہیں فرش گل پہ باغی — (گلزار نسیم)

فرش گلیہ:۔ پختہ سڑک جس پر کنکر عمدہ طور سے کُٹے ہوں۔ اردو، کہاروں کی اصطلاح (رسالہ بازاری زبان)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

فرش ہونا:۔[1] دری چاندنی وغیرہ کا بچھنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میاں! پریشان نہ ہو ابھی کمرے میں فرش ہوا ہے برآمدے میں باقی ہے ابھی کچھ دیر میں ہوا جاتا ہے۔

فرش ہونا:۔[2] (کنایۃً) بچھ جانا، اظہار انکسار کرنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ فراش بولا کہ ارے میاں جاڑوں کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ ابھی تو ان کی ایسی سطح ہوگی کہ سامنے بچھ جائے گی انھیں یہ چاہیے کہ فرش نہ ہو جائیں اس پر بچھا دیجیے (طلسم ہوش ربا)

فرشی (ص) فرش کا، فرش سے متعلق۔ اردو صفت فصیح، رائج۔

عمل نثر۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو دو فرشی جھاڑ بھی خرید لیں تاکہ شہ نشین کی زینت ہو سکے۔

فرشی (امذ) بندوق کا وہ پرزہ جس میں گز رکھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرشی پنکھا:۔ وہ پنکھا جو چھت میں لگایا جاتا ہے اس میں کپڑے کی بڑی جھالر بھی ہوتی ہے اور جس میں ایک ڈوری بھی ہوتی ہے جس کو ملازم پکڑ کر کھینچتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

فرشی جوتا:۔ فرش پر پہننے کا جوتا۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ نہ اب بنتے ہیں اور نہ پہنتے ہی ہیں قدیم زمانے میں ایک قسم کا جوتا جو زیادہ تر کپڑے کا ہوتا تھا وہ فرش پر استعمال کرتے تھے تاہی دور ختم ہونے کے بعد اس کا رواج بھی ختم ہو گیا۔

فرشی جھاڑ:۔ وہ جھاڑ جو فرش پر رکھ کر روشن کیا جاتا ہے، لٹکایا نہیں جاتا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

فرشی جھاڑ دل میں نور لیا تھا
جلوۂ نخل طور پیدا تھا (گلشن عشق)

فرشی حقہ:۔ ایک قسم کا بڑے پیندے کا حقہ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ رؤسا اور بادشاہوں کے دربار کا بہت بڑے پیندے کا بیش قیمت حقہ جس کا نیچہ اور چلم اور چنبر وغیرہ مناسبت سے ہوتے تھے جس میں بیش قیمت مہنال بھی لگی ہوتی تھی اور اگر چھوٹے قسم کا ہوتا تھا تو اس کو گڑگڑی کہتے تھے۔

فرشی لمپ:۔ وہ شیشے دار لمپ جو فرش پر رکھ کے جلایا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں بڑے گھروں میں عام طور سے یہ لمپ جلائے جاتے تھے۔

فرصت (امث) مہلت، فراغت، چھٹی، وقت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کیے ہوئے (غالب)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے "کسی چیز کی باری" "کام کی پروا" اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے منتخب کے حوالے سے "باری، نوبت، دور" کے معنی بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

فرصت (امث) موقع، محل، قابو، عربی، مؤنث فصیح، رائج۔

خوشا کہ جلوے ترے جلوے میں جا بجا معمور تھا
فغاں کہ فرصت نظارگی بہت کم ہے (جگر)

قول فیصل۔ معنی نمبر (۱) اور معنی نمبر (۲) میں معنا بہت لطیف سا فرق ہے۔

فرصت (امث) اطمینان۔ عربی، مؤنث، متروک۔

فرصت سے بخوبی ہو ملاقات
کچھ ہو نہیں سکتی بات مدارات (شاہ اودھ اختر)

فرصت (امث) زمانے کی موافقت و سازگاری عربی مث غنیمت، مغتنم، یار، مغتنم، فارسی۔

دو روزہ مہر گردوں افسانہ است و افسوں
نیکی بجائے یاراں فرصت شمار یارا (حافظ شیرازی)

افاقہ، بحالی، صحت، آرام، شفا، اردو، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ متذکرہ بالا کسی بھی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرصت پانا (ف ل) ٹھیک راحت ہونا، کسی کام سے مہلت پانا، فراغت پانا، فارغ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل نثر۔ وہ عبادت گزار پیر جوانمرد شب زندہ دار وظائف صبح سے فرصت پا چکا تھا کہ یک وہ ایک شیطان صفت ناپاک صورت اژدہے پر سوار بحکم خونخوار بہرام قتل جانباز لشکر میں تنہا آئی۔ (افسانہ عجائب)

فرصت پانا (ف ل) وقت یا موقع پانا، قابو پانا، رخصت حاصل کرنا، چھٹی پانا، برخاست ہونا، موقوف ہونا، لشکری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

فرصت دینا:۔ وقت دینا، مہلت دینا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

قد آدم تری تعظیم کرتی اٹھ کے خاک بھی
پس مردن جو دیتی ناتوانی آپ کی فرصت (آغا حجو شرف)

قول فیصل۔ اب ایسے معنی پر "مہلت" زبانوں پر زیادہ ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے میعاد بڑھانا، موقوف کرنا، برطرف کرنا، رخصت دینا کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرصت کا وقت:۔ چھٹی کا وقت، وہ وقت کہ جب میں کوئی کام نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل نثر۔ آپ چار بجے شام کو تشریف لائیے وہی میری فرصت کا وقت ہے۔ اطمینان سے گفتگو ہو سکے گی۔

قول فیصل۔ غنیمت، موقع اور محل کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے —

"توتے کی گردن مروڑ پنجرا باہر نکالا، بندر کی نکال دیا پنجرے پر پڑی، تھا اک پہچان گئی یہی فرصت کا وقت ہے۔ ہنگامہ ونالہ تو کیا تھا کسی نے دیکھا نہ بھالا بندر سوداگر کی گود میں بیٹھ کر قفس کے تاب میں پرواز آیا" (فسانہ عجائب)

فرصت کرنا:- فراغت کرنا، چھٹی کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ سرشام کھیتی باڑی کے کام سے فرصت کرکے گاؤں کے قریب تالاب یا کنویں پر کھڑے کھڑے ہاتھ منھ دھوتا، وہ لاٹھی بھری چوڑیوں کی کھنک [illegible]

(دماغی البلول)

فرصت کھونا:- وقت اور موقع ضائع کرنا، اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

عہد پیری میں تم کو یاد الٰہی غافلو
رات تو کٹ گئی غفلت میں نہ کھو فرصت صبح — آتش

فرصت کے ہاتھ بات ہونا:- یہ جملہ شرطیہ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں کہنا ہوتا ہے کہ اگر فرصت ہوئی تو یہ کام جو آپ کہہ رہے ہیں ہم کریں گے ورنہ نہیں۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

تم کبھی کرنا بہانہ گھات ہے یہ
بولی فرصت کے ہاتھ بات ہے یہ — نواب مرزا شوق

فرصت مانگنا:- مہلت کا خواہاں ہونا، وقت مانگنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ایک دن فرصت جو میں نے گردش قسمت سے مانگا
دیدۂ تر نوح کے طوفان سے رخصت مانگا — آتش

فرصت ملنا:- موقع ملنا، وقت ملنا، مہلت ملنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

زباں کو وصل کی شب گفتگو کی کب ملی فرصت
رہے محو بوسہ لینے نہ دی اک بات کی فرصت — خواجہ وزیر

فرصت میں:- خالی وقت میں، فراغت کے وقت، اردو مصرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ یہ معاملہ ذرا پیچیدہ ہے اس کے متعلق فرصت میں بات کریں گے اس وقت مجھے دفتر جانے کی دیر ہو رہی ہے۔

فرصت میں:- آہستگی میں، دھیمے دھیمے، تنہائی میں، خلوت میں، اردو، تابع فعل (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

فرصت نہ ہونا:- چھٹی نہ ہونا، وقت نہ ہونا، موقع نہ ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ اس وقت حراست میں ہیں، صبح کو آپ کا باقاعدہ چالان ہوگا بس مجھے زیادہ باتوں کی فرصت نہیں۔ (دنشتی پریم چند)

قول فیصل۔ بطور استفہام بھی بکثرت مستعمل ہے جیسے "مرزا دبیر کا کلام تعداد میں بہت ہے... اتنا کلام دیکھنے کی فرصت کس کو ہے۔"

(مقدمہ رزم نامہ دبیر)

فرصت ہونا:-[1] فراغت ہونا، چھٹی ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

نہیں ذوق گلو گیر جو گریباں پھٹ گیا اپنا
ہوئے بیکار اب دست جنوں اب ہو گئی فرصت — خواجہ وزیر

فرصت ہونا:-[2] موقع ہونا، مہلت ہونا، وقت ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

خار صحرا بیٹھ گر دم بھر نکالیں پاؤں سے
ہو اگر سر پیٹنے سے اے جنوں فرصت ہمیں — ناسخ

فرصت ہونا:-[3] افاقہ ہونا، آرام ہونا، شفا ہونا، اردو مصرف، متروک۔

دشوار درد عشق سے فرصت ہو اے طبیب
سو بار کہہ چکا ہوں کہ بیمار دوا نہ کر — اسیر

فرض:-[1] (بفتح اول و سکون دوم) واجب، حکم خدا، شرعی حکم، وہ کام جس کے کرنے میں ثواب اور نہ کرنے میں عذاب ہو، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ترک اس کو چے میں جانا نہ مرا ہوئے گا
زاہد و فرض نہیں ہے کہ قضا ہوئے گا — فدا

فرض:-[2] ضروری، لازمی، واجبی، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

زمینت سے کیا غرض ہے پس مرگ ہم نفس
چادر کی ہو ضرورت ہے شامیانہ فرض — (تسلیم دہلوی)

قول فیصل۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کے معنی لازم اور ضروری بھی ہوتے ہیں۔

پہلے کر دی جو حمد تو پھر بتوں کا ذکر
نام خدا ہے وقت شروع کلام فرض — امیر

فرض:-[3] سنت اور نفل کے علاوہ وہ نماز جو پانچ وقت واجب کی حیثیت سے پڑھی جاتی ہے۔ عربی، مؤنث۔ اہلسنت حضرات کی اصطلاح۔

گنہگار ہیں محراب تیغ کے ساجد
جھکایا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا — آتش

قول فیصل۔ اہلسنت حضرات صرف فرض بول کے نماز پنجگانہ واجب مراد لیتے ہیں لیکن شیعہ حضرات واجب یا واجبی نماز کہتے ہیں۔

فرض:-[4] مانا ہوا، تسلیم کیا ہوا، گمان کیا ہوا، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ فرض کیا کہ انھوں نے کچھ نہ کہا لیکن شہاب الدین احمد خاں کا پنج ہزاری منصب جو ہر بیٹھا تم سے بڑا، وہ تمہارے سامنے تسلیم بجا لائے (دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے تشخیص، تعین، اندازہ کسی چیز کا وقت مشخص کرنا، جواب دہی، مواخذہ کے بھی معنی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

فرض:-[5] ذمہ داری، ڈیوٹی، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دولت، فرض کی اس خام کاری [illegible]

جسارت اور اس زاہدانہ نفس کشی پر جھنجھلائی اور اب ان دونوں طاقتوں کے درمیان بڑے معرکے کی کشمکش شروع ہوئی ... لیکن فرض مردانہ ہمت کے ساتھ اس سپاہ عظیم کے مقابلے میں یکہ و تنہا پہاڑ کی طرح اٹل کھڑا تھا۔ (از منشی پریم چند)

فرض :- (کنایتہً) نکاح، شادی، اردو، عورتوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف۔ بھائی راتوں کی نیند اڑ گئی ہے۔ دو جوان لڑکیاں ہیں دعا کیجئے کہ خدا ان کے فرض سے سبکدوش کر دے۔

قولِ فیصل۔ کسی کے ساتھ مرد بھی یوں بولتے ہیں۔

فرض :- مرنے والے کے ورثے اور ترکے کی وہ تقسیم جو از روئے شرع واجب ہو۔ عربی، فقہ کی اصطلاح۔

قولِ فیصل۔ اس علم کو علم الفرائض کہتے ہیں۔

فرضاً :- بالفرض، از روئے فرض، قیاساً، عربی، تابع فعل، قلیل الاستعمال۔

فرض اتارنا :- فرض ادا کرنا۔

(فقرہ) لڑکے کی شادی کیا کی ہے فرض اتارا ہے (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر فرض ادا کرنا بولتے ہیں۔

فرض ادا کرنا :- خدا کا حکم بجا لانا، واجب امر کو پورا کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرض ادا کرتا ہوں جب محراب تیغ یار میں
کٹ کے سر گرتا قدم پر سجدۂ شکرانہ ہو (لطافت)

فرض ادا کرنا :- ذمہ داری کو پورا کرنا، ضروری اور لازمی کام کو انجام دینا، اردو صرف فصیح، رائج۔

گو زنگ ساتھ رہے پڑھ کے عبادت کی نماز
فرض جو تھا سو ادا ہم نے کیا ہے تیرے بعد (آتش)

قولِ فیصل۔ اس کے ایک معنی "خدمت کرنا، حق ادا کرنا" کے بھی ہیں۔ جیسے۔

"نواب آصف الدولہ کا اردو پر یہ احسان ہے کہ جب دلی کی شاعری کا باغ تاراج ہوا تو سب سے پہلے نواب موصوف کا دست کرم اٹھا اور تمام آوارہ وطنوں کی اعانت و دست گیری کا فرض ادا کرنے لگا جو ذی کمال آیا اس کی قدر ہوئی۔" (قدیم شہر و شہر معدن الداد دہلی)

فرض ادا ہونا :- خدا کا حکم بجا لانا، جو امور واجب اور لازم ہیں ان کا پورا کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

گنہگار ہیں محراب تیغ کے ساجد
جھکا یا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا (آتش)

قولِ فیصل۔ انھیں معنوں میں "فرض سے ادا ہو جانا" بھی مستعمل ہے۔

ہوئے فرض سے جب ادا بوتراب
چھپا غرب میں دفعتہً آفتاب (مدارج الفضائل)

فرض پڑھنا :- ان نمازوں کا پڑھنا جو واجب ہیں۔ اردو صرف۔ اہلِ سنت حضرات کی اصطلاح۔

فرض پنجگانہ :- (باضافت) پانچ وقت کی واجب نمازیں یعنی صبح، ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گنہگار ہیں محراب تیغ کے ساجد
جھکایا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا (آتش)

قولِ فیصل۔ اسی کو "پنج وقتی نماز" بھی کہتے ہیں۔

ہوئی فرض پھر پنج وقتی نماز
نبی اور امت پہ با صد نیاز (نورنامہ)

فرض ساقط ہونا :- فرض کا باقی نہ رہنا، فرض کی ذمہ داری ختم ہونا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ لیکن مجھ سے بھی آخر کہہ نہ چکے بس ان کے ذمے سے فرض ساقط ہو گیا۔ (توبۃ النصوح)

فرض سے ادا ہو جانا :- ماں باپ کا اولاد کی شادی کر کے سبکدوش ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اسی محل پر "فرض سے سبکدوش ہو جانا" بھی بولتے ہیں۔

فرض شناس :- ذمہ داری پہچاننے والا، اور سمجھنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ ہم خوش ہیں کہ وہ ایک فرض شناس نوجوان ہے لیکن صیغۂ نمک کی اعتدال سے بڑھی ہوئی نمک حلالی نے اس کے امتیاز و ادراک کو مغلوب کر دیا۔ اسے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ (از منشی پریم چند)

فرض شناسی :- ذمہ داری سمجھنا، فرض کو پہچاننا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ منشی بنسی دھر کو ابھی یہاں آئے چھ ماہ سے زائد نہیں ہوئے لیکن اس عرصے میں ان کی فرض شناسی اور دیانت نے افسروں کا اعتبار اور پبلک کی بے اعتباری حاصل کر لی تھی۔ (منشی پریم چند)

فرضِ عین :- (باضافت و اعلان نون) ہر ایک کا ذاتی فرض، وہ فرض جو کسی خاص ذات سے متعلق ہو، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عروج پہ علم سلطاں مشرقین ہے آج
کہ رونا چشم خلائق پہ فرض عین ہے آج (دبیر)

فرض کردم :- بالفرض، فرض کیا میں نے

مان لیا ہیں۔ فارسی، جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرض کردم کہ آپ ہیں جسم جاہ
ورنہ ہے کبھی ہو اک جہاں آگاہ — (طلسم الفت) تعلق

فرض کرکے :- خاص طور سے، ضروری سمجھ کے، بہ ضرورت کوشش کرکے، اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محل نظر۔ یوں تو مجھے بلایا نہیں گیا تھا لیکن چونکہ قرابت کا معاملہ تھا۔ اس لیے فرض کرکے شادی میں چلی گئی۔

قول فیصل۔ مرد بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

فرض کر لینا :- خیال کر لینا، قرار دے لینا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیا اور تیر ستم کے لیے کچھ دست نہ تھا
کیوں کر لیا فقط مرے دل کو نشانہ فرض — صبا

فرض کرنا :- ماننا، تسلیم کرنا، قبول کرنا۔ کسی بات کو بلا ثبوت ماننا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

بوٹے چمن سے مست ہوئے جاں گر شراب
غنچہ کو شیشہ گل کو کیا ہم نے جام فرض — اکبر

فرض کرو :- مان لو۔ تھوڑی دیر کے لیے تسلیم کر لو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں۔ فرض کر لو بھی زبانوں پر ہے۔

حشر کا وعدہ بھی کرتے نہیں وہ کہتے ہیں
فرض کر لو جو کبھی بار قیامت آئے — داغ

اس محل پر "فرض کیجئے اور فرض کیجے" بھی بولتے ہیں

فرض کیجے کہیں جو پہنچے بھی
داں پریشاں کرے گی لاابالی — (مروج الفت)

فرض کفایہ :- دیانت، وہ فرض جو جماعت میں کسی ایک کے ادا کرنے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے۔ جیسے نماز جنازہ فارسی، اہلسنت حضرات کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ شیعہ حضرات "واجب کفائی" بولتے ہیں۔

فرض محال :- ناممکن الوقوع، ایسی چیز کا مان لینا جس کا واقع ہونا ممکن نہ ہو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر عام طور سے "بفرض محال یا بالفرض" زبانوں پر ہے۔

فرض منصبی :- شرافت کا تقاضہ، عہدے کی ذمہ داری، مخصوص فرض، فارسی، فصیح، رائج۔

کیوں محبت کو تری سمجھیں نہ فرض منصبی
ہم کو تیرے ساتھ ہے اک دعویٰ ہم منصبی — صفی

فرض ہونا :- واجب ہونا، خدا کی طرف سے یا شریعت کی رو سے کسی کام کا واجب ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہوئی فرض پھر پنج وقتی نماز
نبی اور امت پہ با صد نیاز — نور نامہ

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی "لازمی ہونا" اور "ذمہ ہونا" بھی ہیں

روزے سے کچھ غرض ہے نہ مطلب نماز سے
جو کام ہم کو آپ کہیں ہے وہ کام فرض — اکبر

فرضی :- برائے نام، خیالی، قیاسی، بے اصل، بے بنیاد، مصنوعی، فارسی، فصیح، رائج۔

منظور دے دل ہماری مرضی ہو گی
اس وقت کہ جب خدا کی مرضی ہو گی
اس وہ رضا میں ہو گی لیکن جو بات
وہ صرف برائے نام فرضی ہو گی — رباعی، اکبر الہ آبادی

فرضی :- ضروری، لازمی، واجب، لابدہ، اٹل، ناگزیر، عربی، فارسی، صفت، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے

فرضیت :- فرض ہونا، عربی، مونث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ پلیٹس میں درج ضرور ہے مگر اردو میں مستعمل نہیں۔

فرط :- (بالفتح) زیادتی، کثرت، فراوانی، افراط، بہتات، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہمیشہ ترکیب اضافی کے ساتھ ہوتا ہے جیسے۔

ہاتھ وحشت کا گریباں تک پہنچ سکتا نہیں
اور فرط شوق سے یاں رخ ہے دامن دار کا — (شوق)

وہ آئے کبھی جو بالیں پر تو ایسے وقت میں آئے
کہ فرط ضعف سے ہم کر نہیں سکتے اشارہ تک — (ضعف) اکبر

استاد فرط غم سے ششدر ہو گئے
نذر دل پہ ہاتھ رکھ کے بے خبر ہو گئے — (خلق) مرزا دبیر

تن فرط لطافت سے ہے جب روح مجسم
کیا زور ہے کیش بکش بند قبا کا — (لطافت) ناظم

(رعب) "بدلو سنگھ آگے بڑھا لیکن فرط رعب سے ہمت نہ پڑی کہ ان کا ہاتھ پکڑ سکے" (منشی پریم چند)

اس کے علاوہ "فرط غم" "فرط رنج"، "فرط خوشی"، "فرط مسرت"، "فرط محبت" وغیرہ بھی استعمال ہوتا ہے

فرط مسرت سے اچھل پڑنا :- بے حد خوشی ہونا، بے اندازہ خوشی ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ الدیپ دیپ فرط مسرت سے اچھل پڑا

اور انھیں گلے لگا لیا۔ (زندگی پریم چند)

قول فیصل۔ اسی محل پر مسرت کے بجائے خوشی بھی زبانوں پر ہے

فَرَع بـ۱ (بفتحتین) شاخ، ٹہنی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ہر رنگ اصل فرع نہ ہوگی کسی طرح
گل ہو ہزار سرخ نہ ہوگا گلاب سرخ — امیر

فَرْع بـ۲ وہ جس کی اصل اور کوئی چیز ہو۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

نخل ہستی سے نمودار ہے قدرت تیری
اصل وحدت ہے تری فرع ہے کثرت تیری — امیر

فَرْع بـ۳ وہ دینی مسئلہ جو عمل سے متعلق ہو عربی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "فروع یا فروع دین" کہتے ہیں۔

فِرْعَون :- (بکسر اول و فتح سوم) مصر کے ایک ظالم و جابر بادشاہ کا لقب جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اس کا نام و نسب ولید ابن مصعب بن ریان تھا۔ جناب موسیٰ کلیم اللہ اس کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے مگر یہ ایمان نہیں لایا آخر غضب الٰہی سے دریائے نیل میں اپنے لشکر سمیت غرق ہو گیا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے قدرے تفصیل سے اس کے حالات یوں لکھے ہیں۔

یہ شخص نجی الاصل تھا جب سافرت کو نکلا اور ملک شام کے شہر یوشمنہ میں پہنچا تو ہامان بھی اس کے ساتھ ہو لیا دونوں مل کر عین خربزوں کی فصل میں مصر پہنچے اور ایک فالیز پر جا کر خربزے کھانے لگے کھیت والے نے انھیں غریب الوطن دیکھ کر خربزے بیچنے کو کہا فرعون آپ تو بیچنے گیا اور ہامان کو اونٹ پر چھوڑ گیا جب شہر میں قرض لینے کا دستور دیکھا تو اس نے مالک سے آ کر کہہ دیا کہ سب نے کل دام دینے کو کہا ہے اور اس دستور سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ احمقوں کا شہر ہے یہاں خوب بن آئے گی۔ رفتہ رفتہ بادشاہ تک پہنچا اور وہاں جا کر اپنی خواہش سے مقبروں کی کوتوالی اور قبرستان کا ٹھیکہ لیا اتفاق سے انھیں دنوں میں وبا بھی آئی اور یہ خوب مالامال ہو گیا اس کے بعد بادشاہ کے مقربوں کو رشوت دے کر شہر کا کوتوال ہو گیا۔ وہاں سے بھی خوب کمایا اس عرصہ میں وزیر مصر کا انتقال ہو گیا اور یہ عہدہ بھی حسب اتفاق اسی کو ملا اس وقت اس نے رعیت کے دل میں گھر پیدا کرنے کے لئے بادشاہ سے کہا کہ ایک سال کا خراج مجھ سے لے لیا جائے اور رعیت پر معاف کر دیا جائے۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور رعیت بھی دعائیں دینے لگی جب اس نے یہ بات دیکھی تو دو سال کے واسطے اور درخواست دی وہ بھی منظور ہو گئی۔ اسی عرصے میں بادشاہ لاولد مر گیا۔ اہل شہر سے بادشاہ مقرر کرنے کے واسطے رائے لی گئی تو سب نے بالاتفاق فرعون کی طرف رغبت ظاہر کی اور وہی بادشاہ ہوا۔ اس نے اپنی سلطنت کا وزیر ہامان کو بنایا اور اپنے تئیں خدا کہلوانے کا ارادہ ظاہر کیا اور یہ تدبیر نکالی کہ اول تو علما کو وعظ و نصیحت سے روکا اور پھر تعلیم کو ملک سے بالکل اٹھا دیا تھوڑے عرصہ میں سب ہی جاہل نظر آنے لگے۔ اس وقت اس نے بت پرستی کی ہدایت کی جسے قبطیوں کی قوم نے بسر و چشم منظور کیا جب بیس برس تک بت پرستی ہو چکی تو کہا کہ جن کو میں نے خدائی دی ہے وہ چھوٹے معبود ہیں میں بڑا معبود ہوں جب چالیس برس اور گزرے تو کہا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تمام بت توڑ ڈالے۔ قبطی اس پر بھی راضی ہو گئے مگر قوم بنی اسرائیل جو حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم تھی ان باتوں سے اکراہ کرنے لگی جس کے سبب اس نے اس قوم پر بڑے بڑے ظلم اور سختیاں کیں۔ ان لوگوں سے ادنیٰ ادنیٰ خدمتیں لیں اور اس پر بھی پیٹ بھر کے روٹی نہ دی تیرہ برس کی سختی کے بعد خدائے تعالیٰ نے ان کی قوم کی سرکوبی کے لئے حضرت موسیٰؑ کو پیدا کیا۔ ایک دفعہ اس نے دریائے نیل کے کنارے پر کھڑے ہو کے یہ بڑا بول مارا کہ کیا یہ ملک مصر میرا نہیں ہے؟ اور یہ نہریں جو جاری ہیں میرے قبضے میں نہیں ہیں؟ خوشامدیوں نے کہا ساری دنیا اور خدائی صرف آپ ہی کی ہے خدا کو یہ بات بہت بری لگی جس کی پاداش میں اس نے جو کچھ سزا پائی سب جانتے ہیں یہ چار سو برس تک زندہ رہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے بڑے مقابلے ہوئے آخر کو دریائے نیل میں غرق ہو کر جہنم واصل ہوا۔

موسیٰؑ سے کی وہ تو نے جوانی میں کہ چپ نہ ہو
فرعون سے بھیا کے بھیجر بنا دیا — میر مشتق

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی ہے ہر حالت میں اس کا استعمال اعلان نون کے ساتھ ہوتا ہے۔ آتش نے اخفائے نون کے ساتھ استعمال کیا ہے جو فصاحت کے خلاف ہے اور سماعت پر بار ہوتا ہے۔

موسیٰؑ کو تیرے حکم سے دریا نے راہ دی
فرعون کو تو نے غرق کیا اور دسبل کا — آتش

عربی میں اس لفظ کے لغوی معنی ہیں گھڑیال، مگرمچھ، نہنگ۔

مجازاً بڑے ظالم و جابر اور متکبر کو بھی فرعون کہہ دیتے ہیں

ع فرعون کوئی بچا نہ نمرود — محسن کاکوروی

فِرعون بنانا :- مغرور بنانا، متکبر بنانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ دولت کے بھی عجیب کرشمے ہیں۔

اس نے دنیا میں ہزاروں کو فرعون بنا دیا۔

فرعون بے ساماں :- وہ شخص جو مقدرت نہ ہونے پر بھی مغرور ہو۔ وہ شخص جو افلاس کی حالت میں مغرور اور سرکش ہو، فارسی، فصیح، رائج

عشوہ و ناز و ادا غارت گری کے واسطے
سیکڑوں ساماں ہیں اس فرعون بے ساماں کے پاس — شاد لکھنوی

قول فیصل۔ اس وزن کے ساتھ صرف ہوا ہو جو غیر فصیح ہے۔

ع دیکھ پھر ساماں اس فرعون بے ساماں کا — ذوق

ع تم بھی اپنے وقت کے فرعون بے ساماں ہو — شاد لکھنوی

فرعون صفت :- وہ شخص جس میں فرعون کی عادتیں اور خصلتیں ہوں، مغرور، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بادشاہ نے ملایان فرعون صفت کے کان ملنے کے لئے (جس کی مجھ سے امید نہ تھی) انھیں خاطر خواہ پایا۔ (دربار اکبری)

فرعونی :- سرکشی، غرور، تمردی، شرارت اردو، مونث، متروک

تو کرا اے رقیب فرعونی
آہ میری عصا کا موسیٰ ہے — ولی

قول فیصل۔ سرکش اور متمرد کے معنی میں کمی کے ساتھ رائج ہے مگر بصیغہ جمع

فرعونیوں سے آج ہے عازم مصاف کا
وارث حباب موسیٰ دریا شگاف کا — تعشق

فرعونیت :- سرکشی، ظلم، نافرمانی، اردو مونث، فصیح، رائج

تھی از غرور و ناز حکومت کی فکر کر
فرعونیت کے واسطے ساماں چاہیئے — اکبر الہ آبادی

فرعی :- جو اصلی نہ ہو، اصل سے ہٹی ہوئی۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب طے کرنا ہو تو اصلی امور کو طے کرو۔ فرعی باتوں کے طے کرنے سے کیا حاصل؟

فرغل :- (بفتح اول و ضم سوم) ایک قسم کا جاڑے کا لباس جس میں روئی بھری ہوتی تھی۔ عربی مذکر، متروک۔

محل صرف۔ قریب ہی کرسی پر شوخ رنگ کی بڑے بوٹوں والی ریشمی چھینٹ کا فرغل رکھا ہوا تھا۔ قمیص کے اوپر اس نے اس کو پہنا۔ (میرا پہلا گناہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو فرگل (فارسی) کا معرب لکھا ہے۔ چنانچہ ذوق دہلوی نے باضافت کہا ہے۔

دوش گردوں پہ ہوتا فرغل سحاب غمام
سبزہ تا خاک پہ ہو پیرہن استبرق — ذوق

مولف مذکور نے اس لفظ کو مونث لکھا ہے۔ مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ دہلی میں مونث اور لکھنؤ میں مذکر ہے۔ مثال میں شاہ نصیر دہلوی کا شعر پیش کیا ہے۔

ابرے میں ابر کے بھی حرارت ہے مہر کو
لرزہ چڑھا تو اوڑھی ہے فرغل علی الصباح — نصیر

شعر بالا کے مصرع ثانی کو صاحب فرہنگ آصفیہ نے یوں لکھا ہے۔

ع لرزہ چڑھا جو اوڑھے ہے فرغل علی الصباح۔

یہ مصرع حقیقتہً اسی صورت سے صحیح ہے۔ مولف نور اللغات نے اظہار تانیث کے لیے مصرع کو مسخ کر کے پیش کیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کے معنی لکھے ہیں۔

روئیدار لبادہ، روئی بھرا ہوا چغہ، ایک قسم کا جاڑے کا لباس۔ مولف نور اللغات نے قریب قریب یہی معنی لکھ کے ایک معنی کا اضافہ کیا ہے "کپڑا جو بچوں کو پہناتے ہیں اور جس میں ٹوپی لگی ہوتی ہے"۔ یہ بھی لکھا ہے کہ جلیل و جلال نے مذکر لکھا ہے مگر دونوں استادوں میں سے کسی کی بھی مثال نہیں دی۔ جلال نے مفید الشعرا میں فرغل کے بجائے فرگل لکھا ہے اور مذکر ہی لکھا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں فرگل بھی رائج تھا۔

جب سنا یہ پیام مہرخ کا
پہنا فرگل اور اس کے ساتھ چلا — واسط

بہر حال اب اس لبادے کا رواج ختم ہو گیا ہے اس لیے یہ نام بھی زبانوں پر نہیں آتا

فرفر :- بہت تیزی سے، جلدی جلدی، سرعت کے ساتھ، فارسی، فصیح، رائج۔

منبر پہ گیا وہ نامہ لے کر اختر
پڑھنے لگا حال اس کا فرفر — (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ گھوڑے کے لئے بھی اس کا صرف ہے جو فصیح ہے۔

فرفر سمند صورت رف رف روانہ تھا
قصد سوار اس کے لئے تازیانہ تھا — مودب

فرفر احوال کہنا :- تیزی سے بیان کرنا کے معنی میں بولتے ہیں

ایک کاغذ پہ انگلی رکھوا کر
سارا احوال کہہ دیا فرفر — (عروج الغف)

فرفر اڑا دینا :- جلد جلد کاٹ ڈالنا (فقرہ) گھوڑے کے سم فرفر اڑا دیئے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرفر اڑا دینا :- جلدی جلدی پڑھ جانا۔

(حقیقی) ایک گھنٹے میں پوری کتاب فر فر اڑا دی۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ محمد منیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں اس کا مفہوم لکھا ہے کہ خوب تیزی اور روانی سے پڑھنا، لیکن یہ صرف باعتبار لکھنؤ غیر فصیح ہے۔

فر فر باتیں کرنا:۔ جلد جلد بولنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فر فر بیان کرنا:۔ جلد جلد کہنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

جو دل کا حال ہے فر فر بیان کرتی ہے
یہ برلتی ہے مجھ سے مری زباں کی طرح — رند

فر فر پڑھنا:۔ صحت کے ساتھ بے اٹکے جلدی جلدی پڑھنا، صاف پڑھنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیا ہے منہ جو بات ہم سے کر سکیں منکر نکیر
بے خدا کیا کہوں حق حق پڑھوں فر فر حدیث — جان صاحب

قول فیصل۔ خط، کتاب، مضمون، حال وغیرہ کے ساتھ اس کو استعمال کرتے ہیں

منیر یہ گیا وہ نامہ لے کر
پڑھنے لگا حال اک فر فر — (اختر شاہ اودھ)

فر فر زبان چلنا:۔ جلدی جلدی زبان چلنا، تیزی کے ساتھ زبان چلنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

کیسی فر فر زبان چلتی ہے
اس کی گفتار بے خطر کو دیکھ — مصحفی

فر فر سنانا:۔ جلدی جلدی سنانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

سمر تو کلمے کی انگلی اٹھا کر
سنایا کلمۂ توحید فر فر — (معراج المضامین)

فر فر ہوا آنا:۔ تیز ہوا کے جھونکے آنا، اردو، فقرہ، قلیل الاستعمال:

نکھے دس بیس کھنچتے ہیں باہر
کیا ہوا ٹھنڈی آتی ہے فر فر — منیر

فر فر یاد ہونا:۔ خوب یاد آنا، ازبر ہونا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

زلف کے سودے میں تھا دیوان سودا کا سبق
عشق و خط میں آ کے طوطی نامہ فر فر یاد تھا — سحر

فَر فَری:۔ (بفتح اول و چہارم) ایک قسم کی مصنوعی بولی ہے کہ وہ آپس میں اس طرح گفتگو کرتے ہیں کہ ہر لفظ کے ہر حرف کے بعد "ف" اضافہ کر دیتے ہیں تاکہ دوسرا نہ سمجھ سکے، اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

فِر فِری:۔ (بکسر اول و سوم) بہت چھوٹا لباس، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صحیح۔ شادی میں جا رہی ہو کھڑا سا اتنا تو گرنٹ کا ہے۔ اور جمپر سو تی فر فری ہے یہ بھی کوئی ناک ہے۔؟

فرمائش:۔ فرمائش وغیرہ، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صحیح۔ تم بیکار اس کا شکوہ کر رہی ہو خیر فرمائش کے علاوہ سو روپیہ ماہوار دیتا ہے اور کیا لوگی؟

فرند:۔ مکر، حیلہ، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرندی: مکر کرنا، مونث، مکار صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فرفیون:۔ ایک قسم کا خاکستری رنگ کا گوند جو عرصہ تک چوتھے درجے میں حار و ذرنا فع لقوہ، فالج، استسقا وغیرہ ہے یونانی، مونث

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اطبا نسخوں میں لکھتے ہیں عام بول چال میں اس کا استعمال نہیں ہے۔

فَرق:۔ جدائی، فصل، علیحدگی، عربی، مذکر، فصیح، رائج

ہجوم غم سے یاں تک سرنگونی ہم کو حاصل ہے
کہ تار دامن و تار نظر میں فرق مشکل ہے — غالب

فَرق:۔ فاصلہ، بعد، دوری، عربی، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ آپ لال باغ میں رہتے ہیں اور میاں منشی گنج میں دونوں میں مشرق و مغرب کا فرق ہے۔ روز انہ کیسے ملاقات ہو سکتی ہے۔

فَرق:۔ تفاوت، اختلاف، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کس طرح فضل رتبۂ سادات میں آ تا
مر جاتا ہے یہ فرق نہیں بات میں آتا — مرزا دبیر

فَرق:۔ کمی، کسر، کوتاہی، فارسی، فصیح، رائج۔

جب میں وہ تم عسکر اما م کریم ہو
فرق اتنا ہے جدید ہوں میں تم قدیم ہو — مرزا دبیر

فَرق:۔ خلل، نقصان، اردو، فصیح، رائج۔

بیکار نالے صورت بلبل کیے تو کیا
کھولے کہیں گلوں کی سماعت میں فرق ہو — سحر

فَرق:۔ سر، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو آیا گھاٹ پر وہ شناخوں میں غرق تھا
نے دست دیا نہ صدر نہ گردن نہ فرق تھا — امیر انیس

قول فیصل۔ عربی میں سر کے بالوں کی مانگ کے بھی معنی ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

فَرَق :۔ شک و شبہ، اردو، فصیح، رائج۔

شمشیر ید اللہ نے سر کاٹ لیے ہیں
فرق اس میں نہیں ہے کہ جگر کاٹ لیے ہیں — مؤلف

فرق :۔ تمیز، شناخت، امتیاز، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

محل استعمال۔ ان دونوں کتابوں پر کوئی ایسی علامت بنا دو کہ دونوں میں فرق کیا جا سکے کہ یہ دوسری کتاب ہے وہ دوسری کتاب ہے۔

فِرَق :۔ (بکسر اول و فتح دوم) بہت سے فرقے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

کہ مجھے دین محمد میں کیا تو نے خلق
ورنہ تھے اور بھی انواع کے ادیان و فرق — انشا

فُرقان :۔ (بالضم) قرآن مجید، کلام اللہ حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا، عربی، فصیح، رائج

توریت کی قسم، قسم انجیل کی تجھے
تجھ کو قسم زبور کی فرقان کی قسم — انشا

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "اصل میں مصدر ہے جس طرح غفران مگر اس کا اطلاق فاعل پر مبالغۃً ہوا ہے۔"

فرق آجانا :۔ داغ لگنا، بات بگڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرق آجانا :۔ پہلی سی بات نہ رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل اہل عرش کا نہ رہا اختیار میں
فرق آ گیا فرشتوں کے صبر و قرار میں — مرزا دبیر

فرق آجانا :۔ کسی کام کا رک جانا، کام کا انجام تک نہ پہنچنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ دیر جستجو میں تری فرق آئے گا
کس واسطے تلاش کروں اپنے گور میں — کلیم لکھنوی

فرق آجانا :۔ حقیقت بدل جانا، کچھ کا کچھ ہو جانا، اہلیت میں اختلاف ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج

محل استعمال۔ ائمہ مساجد نے وعظ کی مجلسوں میں ہدایت شروع کر دی کہ بادشاہ وقت کے ایمان میں فرق آ گیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔

"شکر رنجی ہونا، رنجش ہو جانا، بدمزگی ہو جانا، ان بن ہو جانا، لیکن صرف "فرق آجانا" کہہ کے یہ معنی مراد نہیں لیتے بلکہ "تعلقات یا محبت باہمی مراسم وغیرہ کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔

فرق باقی رہنا :۔ تفاوت کا نہ مٹنا، کچھ بل رہ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یار کو چھوڑ دیا پہ نہ سہا رشک رقیب
فرق باقی نہ رہا کچھ بھی جگر تفسیر میں — ناسخ

فرق بال بھر نہ ہونا :۔ تھوڑی سی بھی کمی اور کسر نہ ہونا، ذرا بھی کور کسر نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال تار گیسو ہے کمر بھی وہ نہیں ہے فرق اس میں بال بھر بھی — داغ

قول فیصل۔ زیادہ تر "بال بھر فرق نہ ہونا" زبانوں پر ہے۔

فرق پڑنا :۔ اختلاف ہونا، میل نہ کھانا۔ تفاوت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ یقین ہونے کا باعث یہ بڑا ہے بھینا
کہنے اور سننے میں کچھ فرق پڑا ہے بھینا — مرزا دبیر

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے "کمی واقع ہونا" اس کی تکمیلی صورت "فرق پڑ جانا" بھی فصیح و رائج ہے:۔

پاتا ہوں شوق وصل میں احباب کی کمی
حسن و جمال یار میں کچھ فرق پڑ گیا — آتش

نفی کی صورت میں عوام لکھنؤ اور پنجاب کی طرف کے لوگ اس بات کے ظاہر کرنے کے محل پر کہ دونوں باتوں میں کوئی فرق نہیں ہے کہتے ہیں کہ "جو تم نے کہا اور جو میں کہہ رہا ہوں اس میں کیا فرق پڑ رہا ہے" یعنی کوئی فرق نہیں۔ فرق بفتحتین بولتے ہیں۔

فُرقت :۔ (بالضم) دوری، جدائی، علیحدگی، ہجر۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

یہ آنسو دل کا بھالا دائیدہ سوز فرقت ہے
جو آگ پگھل کر پانی ہے رنگ کا کھٹکا کون کرے — آرزو لکھنوی

فَرقَدان :۔ (بفتح اول و سوم و چہارم) ان دو ستاروں کے نام جو قطب شمالی کے پاس ہیں اور گرد قطب کے گھومتے رہتے ہیں اور شام سے صبح تک ظاہر رہتے ہیں کبھی پوشیدہ نہیں ہوتے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بلا گرداں و فور شوق میں ہو چشم نظارہ
کہ قطب نور حق کا فرقداں دیکھی ہے یہ بھی — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اسی کو "فرقدین" بھی کہتے ہیں

سیارے ہیں رکاب ہما یوں سے بہرہ ور
ہیں سر کے فرقدین جو ہیں ادھر ادھر — اوج

بقول مؤلف فرہنگ اثر اردو میں مذاق سے سر کو بھی فرقدان کہتے ہیں۔

فرق ڈالنا :۔ خلل پیدا کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ وہاں سے ملک کے پاس آئے کہا تمہاری

پنجتن نے ہماری وضع میں فرق ڈالا برسوں کے بعد باغ سے نکالا۔ (فسانۂ عجائب)

قول فیصل۔ ناز کے فرق کے ساتھ اس کے ایک معنی ہیں "اختلاف پیدا کرنا" جیسے "ان جھگڑوں کی گتھیاں الجھ کر تفرقے کو تازہ کرنا اور اپنا پن میں فرق ڈالنا کیا ضرور ہے"۔ (دربار اکبری)

فرق سمجھنا:۔ تفاوت سمجھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شال و چادر کا سمجھے فرق ورنہ بعد مرگ
پر ایک ہی تابوت ہوتا ہے گدا و شاہ کا — مصحفی

فرق سے:۔ فاصلے سے۔ الگ، دور، علیحدہ، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرق ظاہر کرنا:۔ تفاوت ظاہر کرنا، فاصلہ ظاہر کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مرزا دبیر نے ان (انیس) کے مقابل میں اپنا سکۂ کمال جاری رکھا اور یہ ثابت کر دیا کہ کمال کے واسطے صرف خاندانی ہونا کافی نہیں وصف اضافی اور وصف ذاتی کا فرق ظاہر کر دیا (در بزم نامۂ دبیر مرتبۂ خبیر)

فرق ظاہر ہونا:۔ تفاوت ظاہر ہونا، فاصلہ ظاہر ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو پوچھا نیستی ہستی میں کیونکر فرق ظاہر ہو
کمر نے یار کی ایما کیا میں حد فاصل ہوں — اکبر الہ آبادی

فرقِ عظیم:۔ (با اضافت) بڑا بھاری تفاوت، بہت بڑا فرق، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرق کرنا:۔ یکساں نہ سمجھنا، برابر نہ سمجھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے دونوں ہی مہمان تھے تم نے جو خاطر مدارات میں فرق کیا وہ کسی طرح مناسب نہیں تھا۔

فرق کرنا:۔ جدائی کرنا، فصل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چڑے جڑنے میں اگر دو انچ کا فرق کر دو گے تو کنارے کے پٹرے پٹیوں کے برابر آ جائیں گے۔

فرق کرنا:۔ صورت بدلنا، تبدیل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دونوں کتابوں کے ٹائیٹل ایک سے ہیں کم سے کم ذرا ان میں تھوڑا سا فرق کر دو تاکہ معلوم ہو سکے کہ دونوں کتابیں الگ الگ ہیں۔

فرق لانا:۔ یکساں نہ رکھنا، کمی کرنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

گرانقدر ان کو لگانا نہ تو — آغا حسن نظم
اس آرام میں فرق لانا نہ تو — (فرمان عشق)

فرق نکالنا:۔ تفاوت معلوم کرنا، گھٹانا، اردو مصدر، حساب دانوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ میاں صاحبزادے! تم حساب میں بڑے تیز بنتے ہو ذرا اپنے دو سو اور سوا دو سو روپے کا فرق نکالو۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر "گھٹانا" زبانوں پر ہے۔

فرق نکالنا:۔ حساب کتاب کی غلطی دریافت کرنا، اردو مصدر، منشیوں اور اہل سیاق و سباق کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا لازم "فرق نکلنا" بھی زبانوں پر ہے۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "اختلاف دور کرنا" بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

فِرقہ:۔ (بالکسر) قوم، گروہ، جماعت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا بچارے سرنگوں بیٹھے ہیں اس کی بزم میں
فرقۂ عشاق بھی فرقہ گنہگاروں کا ہے — جرأت

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع فرق (بکسر اول و فتح دوم) ہے۔

کہ تجھے دین محمد میں کیا تو نے خلل
ورنہ تھے اور بھی انواع کے ادیان و فرق — انشا

اس کی اردو جمع "فرقوں اور فرقے" بھی رائج و فصیح ہے جیسے "غرضکہ اردو دونوں فرقوں کی زبان ہے اگر ہندو اردو کو رواج نہ دیتے تو اردو کا اس مرتبہ تک پہنچنا مشکل تھا اور آئندہ بھی مشکل ہے"۔ (تذکرۂ ہندو شعرا) اس لفظ کا اطلاق زیادہ تر مذہبی گروہ پر ہوتا ہے۔

اثر بہت فرقہ و مذہب سے مشتاق
ہاتف نے کہا عشق کی تلوار سے مشتاق — مرزا دبیر

مذہب، ملت اور دین کے معنوں میں بھی بول دیتے ہیں جیسے "وہ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں؟"

فرقہ بندی:۔ مذہبی گروہ بندی، قومی گروہ بندی، فارسی، فصیح، رائج۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں — اقبال

فرقہ پرستی:۔ صرف اپنے ہی فرقے کا خیال کرنا، اور دوسرے فرقہ والوں کو نظر انداز کرنا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ملک کے اعتبار سے فرقہ پرستی ایک بہت بڑا عیب ہے جس کو روشن خیال حضرات ناپسند

نظروں سے دیکھتے ہیں۔

قول فیصل۔ جو شخص اس خیال کا ہو اس کو فرقہ پرست یا فرقہ پرور کہتے ہیں۔

فرقہ دارانہ:۔ مذہبی طور کا، مذہبی عنوان کا اردو، فصیح، رائج۔

محل قصح۔ پہلے بڑے سکون سے زندگی بسر ہوتی تھی اب فرقہ دارانہ فسادات کی بڑی گرما گرمی ہے۔

فرقہ واریت:۔ مذہبی نوک جھونک، مذہبی تعصب، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل قصح۔ ہندوستان کی ترقی کو اس کی فرقہ واریت نے روک رکھا ہے۔ کاش اس لعنت کو دور کرنے کی کوئی صورت نکل آتی۔

فرق ہونا:۔ اختلاف ہونا، تفاوت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

لمسنی ہیں تو سر عرش جا کے پھونک جاتا
فرق ہوتا تو بھلا بیٹ بھی پڑھا جاتا — مولف

فرق ہونا:۔ بیگانگی ہونا، غیریت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جانے گا کیا ہمارے برابر نفس رقیب
ہے یاد رکھو عشق و محبت میں فرق ہے — سحر

فرق ہونا:۔ کم ہو جانا، کمی ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بیکار نالے صورت بلبل کئے تو کیا
کس سے کہیں گلوں کی شناعت میں فرق ہے — سحر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "فرق ہو جانا" بھی رائج ہے۔

دل کا جہاز آنسوؤں میں غرق ہو گیا
آنکھوں کی روشنی میں بہت فرق ہو گیا — تشنق

فرغل:۔ (بالفتح اول و ضم سوم) روئی دار لبادہ ایک قسم کا جاڑے کا لباس، روئی بھرا ہوا چغہ، فارسی مذکر، متروک۔

جب شاہ پیام چرخ کا
پہنا فرغل اور اس کے ساتھ چلا — واسطا

فرلانگ:۔ ایک میل کا آٹھواں حصہ جو دو سو بیس گز کا ہوتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل قصح۔ اے میاں! اب تو ایک فرلانگ بھی پیدل نہیں چل سکتا۔ جب تمہاری عمر تھی تو تین میل روزانہ صبح و شام کا ٹہلنا معمولی تھا۔

فرم:۔ (بالفتح) وہ کاروبار جس میں کئی شریک ہوں، وہ کمپنی جس کے کئی حصہ دار ہوں، انگریزی مذکر، رائج۔

فرما:۔ وہ تختہ جو چھپنے کے لیے بیک چھاپتے ہیں اردو، مذکر، پریس والوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ یہ لفظ انگریزی فارم سے بنا لیا گیا ہے چھپے ہوئے کاغذوں کو بھی فرما کہتے ہیں۔ اس کا صرف "موڑنا" کے ساتھ ہے۔

فرما:۔ سانچہ، جوتا بنانے کا سانچہ جو عام طور سے جوتے کی وضع کا لکڑی کا ہوتا ہے۔ اردو، بوٹ سازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ رسالہ بازاری زبان میں نون غنہ کے ساتھ (فرماں) لکھا ہوا ہے جو کسی طرح صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر اس کا املا نون کے ساتھ مان لیا جائے تو اس کی جمع فرمے اور فرموں نہیں ہو سکتی، درانحالیکہ عام طور سے یہ الفاظ زبانوں پر ہیں۔

فرما موڑنا:۔ چھپے ہوئے کاغذوں کو ترتیب سے جز بنانے کے لیے موڑنا، اردو صرف، اہل مطبع کی اصطلاح۔

محل قصح۔ آپ کی کتاب مکمل ہو گئی۔ ایک فرما جو بعد کو چھپا تھا وہ بھی ہم نے موڑ دیا ہے۔

قول فیصل۔ بصیغہ جمع "فرمے موڑنا" زیادہ بولتے ہیں۔

فرمان:۔ بادشاہ کا تحریری حکم، وہ پروانہ جو بادشاہ کی طرف سے بڑے امرا کو لکھا جائے منشور، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کون سے دل میں نہیں ابر ترے عشق کا نقش
کس قلم رو میں ستم تیرا کا فرمان نہ گیا — آتش

قول فیصل۔ اس کی جمع فرامین ہے جو فارسی والوں نے بقاعدہ عربی بنائی ہے۔

فرمان:۔ حکم، کسی بڑی ہستی کا فرمانا، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

واللہ جو مخلوق خدا ہے ازلی ہیں
سب تابع فرمان حسین ابن علی ہیں — مرزا دبیر

فرمانا:۔ کہنا، ارشاد کرنا، کسی بڑی ہستی کا کچھ کہنا۔ اردو مصادر، فصیح، رائج۔

فرمایا غنیمت ہے جو کچھ وقت ہے رب ہو
لاشے پہ نماز اپنے خدا جانیے کب ہو — دبیر

قول فیصل۔ تنظیم کے محل پر بولتے ہیں۔

فرمانا:۔ کرنا، برتنا، اردو مصادر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے یہ امید نہ تھی کہ آپ مجھ غریب کے یہاں آنا تکلف فرمائیں گے۔

فرمان آنا:۔ بادشاہ کی طرف سے حکم آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرمان بجالانا:۔ حکم کی تعمیل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا خوب بجا لائے ہو فرمان خدا کا
عباس درود آپ پہ ہر آن خدا کا — مرزا دبیر

فرماں بر:۔ تابع، مطیع، فرماں بردار، فارسی صفت، متروک۔

خدا کے بندے ہیں تابع ہوں کے
تھا سب سے فرماں بر علی کے دوسرا خدا — میر

قول فیصل۔ جرات کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

شادی کی اس کی دھوم ہے آج آسمان تک
تابع زمانہ جس کا ہے فرماں بر آسماں (ذوق دہلوی)

صاحب نور اللغات نے "نوکر اور ملازم" کے بھی معنی لکھے ہیں یہ بھی متروک ہے۔

فرماں بردار:۔ تابع، مطیع، حکم بجالانے والا، اطاعت کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حضور میری طرف سے مطمئن رہیں میں پہلے بھی آپ کا فرماں بردار تھا اور اب بھی ہوں۔

قول فیصل: "نوکر، خدمت گار، ملازم، خدمتی، چاکر" کے لئے بھی بول دیتے ہیں جیسے "شریف ملازم کے لئے اپنے مالک کا فرماں بردار ہونا نمک حلالی کا ثبوت ہے۔"

فرماں برداری:۔ اطاعت، حکم بجا آوری، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شریف خاندان کے بچے اپنے بزرگوں کی فرماں برداری کو اپنے لئے شرف سمجھتے ہیں۔

فرمان بری:۔ اطاعت، فارسی، متروک

بجز فرماں بری خدمت گزاری
رکھئے مجھ سے نہ کچھ امید داری (زلیخائے اردو)

فرمان بھیجنا:۔ بادشاہ کا اپنی طرف سے تحریری حکم بھیجنا، حکم نامہ بھیجنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یزید جانتا تھا کہ لوگوں کے دل امام حسینؑ کی طرف کھنچ رہے ہیں۔ اس نے اپنے جلوس کے پہلے ہی سال حاکم مدینہ کے نام فرمان بھیجا کہ جس طرح ممکن ہو امام حسینؑ سے بیعت لی جائے۔ (مقدمہ روح انیس)

فرمان پذیر:۔ حکم بجالانے والا، فرماں بردار، مطیع و منقاد، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ہوا میں محمد کا فرماں پذیر

قیامت میں ہونا مرے دستگیر (معراج الفضائل)

فرمان جاری کرنا:۔ شاہی حکم نافذ کرنا، شاہی حکم کا اعلان کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ سب اس کے معمولی کام تھے۔ فرمان جاری کر دیے اور سب کاروبار بدستور کرتا رہا۔ (دربار اکبری)

فرمان جاری ہونا:۔ شاہی حکم جاری ہونا، شاہی حکم کا اعلان ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شاہزادے کے نام فرمان جاری ہوا کہ احمد نگر پر چڑھ جاؤ۔ (دربار اکبری)

فرماں دہ، فرماں گزار:۔ حاکم، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ فرماں دہ، تو کسی حد تک بولتا ہے لیکن، فرماں گزار، کوئی نہیں بولتا۔

فرماں دہی:۔ بادشاہی حکومت، فرماں روائی فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

تجھ کو کب دعویٰ فرّہی تھا
تجھ کو کب فخر فرماں دہی تھا (نظم طباطبائی)

فرمان دینا:۔ حکم دینا، شاہی حکم دینا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس نے کہا کیا دیکھئے ہو سر پہ قضا ہے
بابا نے مرے قتل کا فرمان دیا ہے (مرزا دبیر)

فرماں روا:۔ حکمراں، حاکم، بادشاہ، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

بیٹھا ہے جو کہ سایہ دیوار یار میں
فرماں روائے کشور ہندوستان ہے (غالب)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "فرماں رواؤں" بھی مستعمل ہے جیسے "اس کا باپ طرغائی خاں قوم برلاس کا ایک معزز سردار تھا جسے چنگیز خانی فرماں رواؤں کے دربار سے صوبہ ماورالنہر کی حکومت عطا ہوئی تھی۔ (نوبت رائے نظر کے ایک مضمون سے)

فرماں روائی:۔ حکومت، بادشاہی، فارسی، فصیح، رائج۔

جہانِ عشق کی فرماں روائی لکھا ہے اس کے
یہی ہے ہفت اقلیم وفا کا خسرو عادل (محشر)

فرماں روائی کرنا:۔ حکومت کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف۔ عرب میں قریش کا قبیلہ نسبی شرافت کے اعتبار سے نہایت ممتاز تھا.... اپنی مخصوص فضیلتوں کی بدولت یہ قبیلہ مدت تک عزت کی نظر سے فرماں روائی کرتا رہا۔ (مقدمہ روح انیس)

فرمان صادر کرنا:۔ حکم نافذ کرنا، حکم جاری کرنا، حکم دینا، فارسی مونث، فصیح، رائج

فرمان نویس:۔ شاہی منشور لکھنے والا، شاہی حکمنامہ لکھنے والا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ لالہ جے سکھ رائے عہد امجدی کے خوش نویس تھے۔ مقبول تخلص تھا۔ سلطانی فرمان نویس تھے۔ (تعلیم نہر ہند و شہر ہندان اودھ)

فرمانے سے باہر:۔ حکم کی تعمیل میں کمی کرنے والا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جان باہر ہوئی تن سے وہ وفادار ہوں میں
پر کبھی آپ کے فرمانے سے باہر نہ ہوا (قدر)

فرمانے کی بات ہے:۔ کوئی کہنے کی بات ہے، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ جب کوئی بڑا بزرگ تاکید سے کسی کام کے انجام دینے کو کہتا ہے تو چھوٹا جواب میں کہتا ہے کہ "یہ بھی کوئی فرمانے کی بات ہے اگر آپ نہ بھی کہتے تو میں ضرور انجام دیتا"۔

فرمائش :- بطور حکم کچھ مانگنا یا کوئی کام لینا، حکم، فرمان، فارسی، فصیح، رائج۔

محل نظر - حافظ نور اللہ نے نواب شجاع الدولہ کی فرمائش سے ایک گلستاں لکھی تھی جس کا آخری باب تمام نہ ہوا تھا کہ حافظ نور اللہ کا انتقال ہو گیا۔

(دستہ یم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قول فیصل : آنا، کرنا، ہونا، وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "کامرانی نے وہ ایجاد کی کہ اڈیسہ اور کہیں کہیں تک سے فرمائشیں آنے لگیں۔" (فسانۂ آزاد) اس کی اردو جمع فرمائشیں اور فرمائشوں بھی رائج و فصیح ہے۔

فرمائشیں شباب میں ہیں حسن یار کی
محرم ہے نقاب عروس بہار کی — ریاض

فرمائشوں سے تیری تو میں تنگ آ گیا
کھانے کو اس قدر بھی ڈھونڈھ لائے [illegible] — مصحفی

فرمائشات :- بہت سی فرمائشیں، بہت سے حکم، اردو مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر - قرض لے کر کچھ باہر لوگوں کو کھلایا، کچھ رنڈیوں کی فرمائشات میں لگایا اور داسے درستے مرزا موصوف سے وصول نہیں پایا (زعفران زار)

فرمائش کرنا :- کہنا، کوئی چیز طلب کرنا، کوئی کام لینے کی خواہش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف - تیسرے دن تشریف لے گئے۔ وہ بزرگانہ اخلاق سے ملے اور بعد گفتگوئے معمولی کے شعر کی فرمائش کی انھوں نے ایک غزل شروع کی .... (مقدمہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قول فیصل - 'پر' کے اضافے کے ساتھ بھی انھیں معنی میں استعمال کرتے تھے مثلاً "خدا پر فرمائش کرنا" (یعنی خدا سے کچھ طلب کرنا) مگر اب یہ صورت متروک ہو گئی ہے۔

بڑا الزام ہے اہل وفا پر
کہ فرمائش کریں اپنے خدا پر (معراج المضامین)

بصیغۂ جمع فرمائشیں کرنا بھی رائج و فصیح ہے۔

ممکن ہے بے زری میں جو صبر اسے ادا کروں
فرمائشیں جو یار کرے اس کو کیا کروں — آتش

فرمائش ہونا :- (لازم) دوسرے سے کسی کام کے لیے کہنا - اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف - ابھی اندر سے یہ فرمائش ہوئی ہے کہ جو غزل گزشتہ سال سنائی تھی وہی پھر سنا دیجیے۔

قول فیصل بصیغۂ جمع فرمائشیں ہونا بھی رائج و فصیح ہے

فرمائشیں شباب میں ہیں حسن یار کی
محرم ہے نقاب عروس بہار کی — ریاض

فرمائشی :- صفت۔ آرڈر دے کے بنوائی ہوئی، حکم کے مطابق، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف - آپ نے جو ساری پسند کی ہے وہ فرمائشی ہے۔ معاف کیجیے گا ہم آپ کو نہیں دے سکتے۔

قول فیصل - اب زیادہ زبانوں پر "آرڈر" ہے۔ "عمدہ اور نفیس" کے معنوں میں بھی بول دیتے ہیں۔

فرمائشی :- صفت (اظہار کثرت کے لیے) بے انتہا حد سے زیادہ، بہت زیادہ، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف - تم ایسے زمانے میں لڑکی کی شادی کرنا چاہ رہے ہو کہ جب لو چل رہی ہے فرمائشی گرمی گھر سے نکلنا دشوار ہے۔

قول فیصل - انوکھی اور نئی کے معنوں میں آتی ہیں جیسے "رات کو تم سے کس سے لڑائی ہو رہی تھی کہ تم ایک سے ایک فرمائشی گالی دے رہی تھیں" بصیغۂ جمع فرمائشی گالیاں بھی بولتی ہیں۔ بڑی سے بڑی چیز جو غیر معمولی ہو اس کے لیے بھی کبھی کے ساتھ بول دیتی ہیں جیسے "تو نہ وہ فرمائشی کہ اللہ ہی اللہ جیسے روپے کے دو والے تربوز" (فسانۂ آزاد)

فرمائشی :- صفت (کنایۃً) جوتوں کی مار، سر پر جوتے پڑنا، اردو، عورتوں کی زبان، قریب متروک۔

قول فیصل - کھانا، پڑنا کے ساتھ اس کا صرف تھا

(کھانا) خانگی کبھی نہیں ہیں رتھ کا پردہ چھوڑ دو
کھاؤ گے فرمائشی سر پلپلا ہو جائے گا — راحت

عار دکھا بار یا اب اس بزم میں آنا تو مشکل ہے
(پڑنا) پڑیں فرمائشی سر پر اگر جا کر وہاں جھانکے بیباک

اب عورتیں "فرمائشی پڑنا" نہیں "فرمائشی جوتے پڑنا" بولتی ہیں۔

فرمائشی ڈھول لگانا :- سخت چپت لگانا، بہت زور سے مارنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف - اور ہنسیا نے تاک کر چپت گاہ پر ایک ٹیپ اس انداز سے جمائی اور وہ فرمائشی ڈھول لگائی کہ تڑخ کی آواز سے گھنٹی بھر گونجنے لگی (فسانۂ آزاد)

فرمائشی سنانا :- فحش گالیاں دینا، مغلظات سنانا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - اب اس محل پر فرمائشی گالیاں سنانا بولتی ہیں

فرمائشی قہقہہ لگانا :- کسی کی حماقت پر زور سے ہنسنا - اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف - آزاد نے یہ مصرع پیچیدہ اس بیساختہ پن سے عین موقع پر ادا کیا کہ ہمارے حبیب لبیب کھلکھلا کر ہنس پڑے اور ایسا فرمائشی قہقہہ

لگایا کہ چھمی جان کے منہ پر ہوائیاں چھوٹنے لگیں۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ لگانا کی جگہ پڑنا بھی ہے۔ جیسے "اس پر وہ فرمائشی قہقہہ پڑا کہ نواب صاحب لوٹنے لگے اور بیگم صاحب نے گھر سے لونڈی کو بھیجا کہ دیکھنا تو یہ کیا ہنسی ہو رہی ہے۔
(فسانۂ آزاد)

فرمائشی گالیاں دینا:۔ نئی نئی گالیاں دینا، مغلظات سنانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں جو اپنی ہمجولی کے یہاں پہنچی تو دیکھتی کیا ہوں کہ اس کا دولہا فرمائشی گالیاں دے رہا ہے وہ خاموش ہے۔

فرماؤ تو قبالہ منگواؤں:۔ یعنی اب جائیے مکان پر قبضہ کر کے بیٹھئے جب کوئی شخص نہایت جم کر بیٹھتا ہے اور اس کا بیٹھنا ناگوار خاطر ہوتا ہے تو یہ محاورہ بولتے ہیں۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اگر آپ میرا مکان خرید کر اس جگہ رہنے کے ارادے سے آئے ہوں تو اطمینان کے ساتھ بیٹھئے میں قبالہ منگوائے دیتا ہوں۔

لطیفہ:۔ ایک دفعہ کوئی شخص حضرت ناسخ کے پاس جا کر جم کر بیٹھ گئے۔ جب یہ نہایت تنگ ہوئے تو نوکر کو بلا کر صندوقچہ منگایا قبالے نکال کر ان کے آگے رکھے اور نوکر سے کہا بھائی مزدوروں کو بلاؤ۔ مکان پر تو قبضہ کر لیا کہیں اسباب بھی ہاتھ سے نہ جاتے رہے گا وہ رمز کو سمجھ کر عفو تقصیر کے بعد رخصت ہوئے
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ فرماؤ کی جگہ "فرمائیے" بھی

تھا اب دونوں طرح ترتیب بمتروک ہے۔

فرمایا ہوا:۔ کہا ہوا، نظم کیا ہوا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سارے عالم پہ ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا میر

فرمُودہ:۔ (بالضم وواؤ معروف) فرمایا ہوا، کہا ہوا، حکم، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تم فرمودۂ خدا و رسول پر عمل کرو۔ اسی میں فلاح ہے۔

قول فیصل۔ یہ فرمودن مصدر کا اسم مفعول ہے۔

فرنٹ رہنا:۔ ناراض رہنا، خفا رہنا، بگڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ آج کل مجھ سے کیوں فرنٹ رہتے ہیں جب کہ میں نے کوئی نازیبا حرکت یا گستاخی نہیں کی۔

قول فیصل۔ یہ انگریزی لفظ ہے اس کے معنی ہیں مقابل، سامنے اور باغی سرکش، اردو والوں نے ناراض اور خفا کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔

فرنٹ کرنا:۔ خفا کرنا، ناراض کرنا، برخلاف کر دینا، باغی کر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ تم سے خلوص سے ملتے تھے تم بلاوجہ جلسے میں ان کی مخالفت کر کے فرنٹ کر دیا۔

فرنٹ ہو جانا:۔ ناراض ہو جانا، خفا ہو جانا، بگڑ جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں ان کے بھائی کو ان کی غلطی پر سخت سست کہہ رہا تھا وہ اپنے اوپر لے گئے اور خواہ مخواہ فرنٹ ہو گئے۔

فرنچ:۔ (بکسر تین) ملک فرانس کا رہنے والا، فرانسیسی، انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ ملک فرانس کی زبان کو بھی فرنچ یا فرانسیسی کہتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "ایک قسم کا ہلکا کاغذ" بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرنچ کٹ ڈاڑھی:۔ نکونی ڈاڑھی ... ڈاڑھی جو ادھر سے بہت اور ٹھڈی پر بڑے بال ہوں اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ عوام بکسر اول و فتح دوم، فرنچ بولتے ہیں۔

فرنچ لیدر:۔ وہ ربڑ کا غلاف جو قبل مجامعت کے وقت مرد اس لئے چڑھا لیتے ہیں کہ عورت کو پیٹ نہ رہ سکے۔ انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ جب سے ہندوستان میں فیملی پلاننگ پر عمل درآمد شروع ہوا ہے اس وقت سے اس کا رواج کافی ہو گیا ہے۔ ہندی میں اس کو نرودھ اور "کنڈوم" کہتے ہیں۔

فرنگ:۔ (بفتحتین) انگریزوں کا ملک، ... کا ملک، انگلینڈ، فارسی، فصیح، رائج۔

سب چمن اپنے رنگ کے ہیں
پھول کچھ چین کچھ فرنگ کے ہیں نواب مرزا شوق

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر اول ہے صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "اصل میں یہ لفظ فرینک سے بگاڑا ہوا ہے۔ فرینک جرمن کی ایک قوم کا نام تھا جس نے پانچویں صدی عیسوی میں گال یعنی فرانس کو تہ و بالا کر کے فتح کیا۔" فارسی میں کنایتہً سفید اور گورے رنگ کو بھی کہتے ہیں۔

فرنگستان:۔ یورپ، انگلینڈ، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

فرنگن :- (بکسر اول و فتح دوم و چہارم) فرنگ کی باشندہ عورت، فرنگی کی تانیث، انگریزن۔ اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

مجھ کو توڑا لا گھر میں فرنگن کے ہو مبتلا
مسجد بنائی آپ نے گرجا کے سامنے — جان صاحب

فرنگی :- (بکسر اول و فتح دوم) انگریز، یورپ کا باشندہ، اردو مذکر، فصیح، رائج۔

کسی کو حکم خدا و رسول یاد نہیں
زباں پہ خلق کی قانون ہے فرنگی کا — اسیر لکھنوی

فرنگی بچہ :- فرنگی کی اولاد، انگریز کا بچہ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر "فرنگی زادہ اور فرنگی زاد" بھی زبانوں پر ہے۔

غضب ہے توپ پہ عاشق کو رکھ کر
فرنگی زاد تیر انداز کرتا — ظفر

فرنی :- (بکسر اول و سوم) چاولوں کی پتلی کھیر، فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ تبدیل ذائقہ کو فرنی کے خوانچے لگے ورق جمے، پستے کی ہوائی چھڑکی ہوئی۔ (فسانۂ عجائب)

قول فیصل۔ فرنی کے بجائے اب کھیر زبانوں پر زیادہ ہے اسی کو فیرنی (بکسر فا و یائے معروف) بھی کہتے ہیں۔

فرنیچر :- (بکسر اول و یائے معروف) اسباب خانہ داری، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ باغ کے اندر ایک چھوٹا سا کھپریل کا بنگلہ تھا جس کے اندر فرنیچر کا پتہ نہ تھا۔ (میرا پہلا گناہ)

قول فیصل۔ دکان، ڈرائنگ روم، دفتر وغیرہ میں الماریاں، میزیں، کرسیاں تپائیاں اور دیگر سامان جو ہوتے ہیں وہ سب فرنیچر میں داخل ہیں۔

فرنی فالودہ ایک بھاؤ نہیں ہوتا :- نیک و بد یکساں نہیں ہوتے۔ ہر شے کی قدر و قیمت اس کے موافق ہوتی ہے۔ اردو مثل۔
(نور اللغات و محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرنی کا خوانچہ :- مٹی کا طباق جس میں بہت پتلی کھیر کم مقدار میں پورے طباق کے اندر پھیلی ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ شاہی زمانے میں اور اس کے بعد انگریزوں کے دور میں بھی بہت عرصے تک روساء اور متوسطین کے یہاں یہ طریقہ تھا کہ شادی کے تورے میں جہاں پلاؤ، زردہ سالن روٹی، شیرمال وغیرہ ہوتی تھی وہاں فرنی کا خوانچہ بھی ہوتا تھا۔ یہی خوانچہ دلہن کے ساتھ جانے والے نک چڑھی کے کھانے میں بھی ہوتا تھا۔ اب یہ طریقہ قریب ختم ہے۔

فرو :- (بکسر اول و ضم دوم و واؤ مجہول) نیچے زیر، کم، سفلہ، کم رتبہ، ہیچ، فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال تنہا نہیں ہوتا بلکہ دوسری چیزوں کے ساتھ بولتے ہیں جیسے فرومایہ، فروتنی وغیرہ۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر اول ہے۔

فروتر :- بالاتر کا مقابل، بہت کم، بہت نیچے۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بولا جا سکتا ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب نور اللغات نے "فروترین" بھی لکھا ہے۔ یہ بھی زبانوں پر نہیں ہے۔

فروتن :- (بکسر اول و ضم دوم و واؤ مجہول) غریب، مسکین، جھک کے ملنے والا، عاجز، تواضع کرنے والا، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

ہے فروتن اس لئے زاہد کہ ہیں سب سرنگوں
قامت محراب کچھ بے تواضع خم نہیں — ناسخ

فروتنی :- (بکسر اول و واؤ مجہول) مسکینی، غربت، ہر ایک سے جھک کے ملنے کی عادت، عاجزی، تواضع، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سینے میں ضیا بدر کی ہے ضو کی طرح
پر نور ہے دل مہر کے پرتو کی طرح
دیکھیں تو مری فروتنی کو احباب
اس اوج پہ جھکتا ہوں نو کی طرح — دبیر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

بشر جو اس تیرہ خاکداں میں پڑا یہ اس کی فروتنی ہے
وگرنہ قندیل عرش میں بھی اسی کے جلوے کی روشنی ہے — ذوق
— میر نفیس

عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہے۔۔

فروٹ :- (بضم اول و دوم و واؤ معروف) پھل، انگریزی۔ رائج۔

قول فیصل۔ زبانوں پہ پھل کے اضافے کے ساتھ بھی ہے (پھل فروٹ)

فروٹ :- (بفتح اول و سوم) گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا، اردو صفت، غیر فصیح، رائج

قول فیصل۔ یہ انگریزی لفظ فارورڈ سے بگاڑ کر بنایا گیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے خوب زدوکوب کرنا، اور جماع، کھیل، ڈولا، کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فروٹ اڑانا :- گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا گویا ہوا کرنا، تمانچہ مارنا، زدوکوب کرنا، جوتے اڑانا

۳۔ جماع کرنا، منھ کالا کرنا، برا کام کرنا، اردو فعل متعدی، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

فروٹ جانا:۔ گھوڑے کا سرپٹ جانا بہت تیزی کے ساتھ جانا، دوڑا ہوا جانا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

فروٹ ہونا:۔ بہت تیز ہونا، بہت ذہین ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ زیادہ تر تعریف کے محل پر بولتے ہیں جیسے "ماشاءاللہ تمہارا لڑکا بہت فروٹ ہے"

فروخت:۔ (بفتح اول وضم دوم و واؤ مجہول) بیچنا، بیع کرنا، فارسی، مونث، فصیح رائج۔

محل صرف۔ بجائے اس کے کہ تم مقدمہ بازی کرو میرے نزدیک اس مکان کی فروخت ہی مناسب ہے۔

فروخت کرنا:۔ بیچنا، بیع کرڈالنا، بیع کردینا اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم بھی عجب طرح کے انسان ہو جس زمین کو فروخت نہ کرنا چاہیے تھا اسی کو بلا وجہ فروخت کرڈالا۔

فروخت ہونا:۔ بکنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اب جو غور سے دیکھتے ہیں تو الو کہ گرچہ چرخ ندارد۔ ہیرا من تو صورت دیکھتے ہی مایوس ہوگیا اور اس کے فروخت ہونے کی امید سے ہاتھ دھو بیٹھا (گلدستۂ ظرافت)

فرود:۔ (بکسر اول وضم دوم و واؤ مجہول) زیر، نیچے، پائین، تحت، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زبانوں پر بفتح اول ہے لیکن ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرود:۔ ٹھہراؤ، قیام، بسیرا، فارسی، مذکر، متروک۔

شرکاب دفن ہوے آن کر صفا ردکبار
مزار شاہ شہیداں جو ہو چکا تیار
سرہانے بیٹھ گئے فاتحہ کو سب اک بار
فرود خیمۂ اجبار میں آئے سب انصار
حرم نے قبر پہ ساماں اشک و آہ کیا
سر مزار ہے ا خیمہ سیاہ کیا (مرزا دبیر)

قول فیصل۔ میر ضمیر نے درود کے قافیے میں نظم فرمایا مگر قوافی کی یہ صورت اب متروک ہے
جب نبی خیمہ میں فرود آئے
جبرئیل ان پہ لے درود آئے (میر ضمیر)

فرودگاہ:۔ قیام گاہ، اترنے کی جگہ، ٹھہرنے کی جگہ، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ دونوں لشکر مقام فرودگاہ میں آئے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ ڈاک بنگلہ، سرائے اور مسافر خانہ، پر فرودگاہ کا اطلاق کیا جاتا ہے اور ان سب کے علاوہ، جہاں پر مسافر ٹھہرے تو اس کو بھی فرودگاہ کہتے ہیں۔

فروردین:۔ (بفتح اول و دوم و کسر سوم) فارسیوں کے پہلے مہینے کا نام، فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ آفتاب کے برج حمل میں رہنے کی مدت کو بھی فروردین کہتے ہیں۔ یہ اکتیس دن کا مہینہ ہوتا ہے۔ اس کے مطابق ہندی میں بیساکھ اور انگریزی میں مارچ کا مہینہ ہوتا ہے۔ بہار کا موسم اسی مہینے سے شروع ہوتا ہے۔ حیدرآباد میں جب تک نظام شاہی تھی اس وقت تک عام طور سے یہ لفظ زبانوں پر تھا۔

فروری:۔ (بفتح اول و سوم) انگریزی سال کا دوسرا مہینہ، اردو، مونث، رائج

قول فیصل انگریزی میں اس کا تلفظ فیبرورِی FEBRUARY ہے۔

فروز:۔ (بضم اول و دوم افروزندہ کا مخفف مرکبات میں مستعمل ہے) روشن کرنے والا جیسے نظم دل فروز، فارسی، (نور اللغات)

قول فیصل۔ بفتح اول وضم دوم زبانوں پر ہے۔

فروزاں:۔ (بضمتین) روشن، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول وضم دوم ہے۔ تنہا کم بولتے ہیں۔ لیکن بحیثیت صفت اس کا استعمال زیادہ ہے جیسے شمع فروزاں وغیرہ۔

دیاں بیچے خاک محبت یہ پتنگوں کی
یہ شمع فروزاں ہے وہ جھونکا ہے ہوا کا

فروزاں کرنا:۔ روشن کرنا، اردو، صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جان دے کے شہ نے زندہ دین وایماں کردیا
شمع کشتہ نے چراغوں کو فروزاں کردیا (الاعلم)

فروزاں ہونا:۔ روشن ہونا، اردو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جدے خوں آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شام فراق
میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہوگئیں
(مرزا غالب)

فروزندہ:۔ روشن، تاباں کرنے والا۔

چمکانے والا، فارسی، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کہ شاہ دو عالم رسالت پناہ
فروزندۂ طالع مہر و ماہ (معارج الفضائل)

فروش :- (بفتح اول و ضم دوم و واؤ مجہول) بیچنے والا فارسی صفت، رائج۔

قول فیصل: تنہا نہیں بولتے بلکہ مرکبات کے ساتھ ہی اس کا صرف ہے جیسے گل فروش، میوہ فروش، سبزفروش، کتب فروش، وغیرہ۔

ثمرہ کر دیا بغض غیبت کے جوش نے
ان کو اٹھا کے پھینک دیا گلفروش نے (نقش)

جرأت نثار ہوتی ہے اس سبزہ فروش پر
شعلہ چھپا ہے سبز عمامے کا دوش پر (میرانیس)

فروش :- (بضم اول و دوم و واؤ معروف) بہت سے فرش و فرشہا کی جمع۔

فروش استبرق و سندس کے شفاف
صفا میں غیرت دہ آئینہ صاف (معراج المضامین)

فروشندہ :- بیچنے والا، فروخت کرنے والا فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا قدر رکھے یوں دل اس شخص کی سودا
جس کا ہو فروشندہ خریدار کا عاشق (سودا)

قول فیصل: بیچنے والی شے یا بیچی جانے والی چیز شاذ ہی اس کا استعمال ہے۔

دل جنس فروشندہ بازار ہنر ہے
دیکھو تو بھلا کوئی خریدار ہنر ہے (سودا)

فروع :- (بضمتین و واؤ معروف) فرع کی جمع شاخیں، ٹہنیاں، عربی، فصیح، رائج۔

نشو و نما ہے اصل سے غالب فروع کو
خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات چاہیے (غالب)

قول فیصل: تنہا فروع کہہ کے فروع دین بھی مراد لیتے ہیں زیادہ تر اس کا صرف لفظ اصول کے ساتھ کرتے ہیں یعنی اصول و فروع جیسے بعض بد گوہر بیربل والا کو شیعہ سمجھ کر برا کہنے لگے اور نہ سمجھے کہ کسی مذہب کے اصول و فروع کو جاننا اور شئے ہے اور ماننا اور شئے ہے (دربار اکبری) اور کبھی کبھی صرف فروع و اصول بھی کہہ دیتے ہیں۔

ایمان و شرع کا ہیں فروع و اصول ہوں
ہیں آیۂ خدا و حدیث رسول ہوں (دبیر)

فروعات :- (بروزن فعولات) وہ چیزیں جو اصل سے تعلق رکھتی ہوں، متفرقات، اردو، عوام کی زبان۔

محل ضرب: میاں! اصل تو معاملات کا طے ہو جانا ہے کس دن اور کب وعدہ کن شرائط پر رجسٹری ہو گی یہ سب تو فروعات ہیں۔

فروع دین :- (بااضافت) دین کی شاخیں یعنی نماز روزہ وغیرہ۔ فارسی، اصطلاح فقہ۔

قول فیصل: سنی حضرات اور شیعہ حضرات کے اصول دین اور فروع دین میں فرق ہے۔ اہلسنت حضرات کے فروع دین پانچ ہیں۔ ۱ نماز ۲ روزہ، ۳ حج ۴ زکواۃ اور ۵ جہاد، اور شیعہ حضرات کے فروع دین دس ہیں یعنی۔ ۱ نماز، ۲ روزہ، ۳ حج، ۴ زکواۃ ۵ خمس، ۶ جہاد ۷ امر بالمعروف، ۸ نہی عن المنکر، ۹ تولا، ۱۰ تبرا اور ان احکام کو جو عمل سے تعلق رکھتے ہوں ان کو "فروعی احکام" کہتے ہیں۔

فروعی :- جزئیات، علیحدہ سے، اردو فصیح، رائج۔

محل ضرب: اصل تو عقد یا نکاح ہے، مانجھا، ساچق مہندی، برات وغیرہ تو فروعی امور ہیں۔

قول فیصل: اس کا استعمال تنہا نہیں مگر ترکیب کے ساتھ ہوتا ہے جیسے "فروعی احکام، فروعی امور، فروعی باتیں وغیرہ۔

فروغ :- (بضم اول و واؤ مجہول) شعاع، چمک، روشنی، آگ کی تابش، فارسی، مذکر فصیح رائج۔

فروغ شعلۂ خس یک نفس ہے
ہوس کو پاس ناموس وفا کیا (غالب)

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر بفتح اول و ضم دوم ہے (فَرُوغ)

فروغ :- رونق، شان، فارسی، فصیح، رائج۔

فروغ شرع کو نام خدا بڑھائیں گے
نماز اب حسن مجتبیٰ پڑھائیں گے (برجیس)

فروغ :- فراوانی، زیادتی، فارسی مذکر فصیح، رائج۔

نسیم صبح عشرت ہے فروغ شوق دولت سے اگر
ہجوم خواب غفلت ہوں چراغ عمر غافل ہوں (الہام)

فروغ :- بلندی، فوقیت، ترجیح، فارسی فصیح، رائج۔

تم اکیلے پانچ بھائی ہیں مرے چھوٹے بڑے
یہ سبب ہے اس لئے یہ رکھتے ہیں کچھ جوشن فروغ (جاں نثار)

فروغ بڑھنا :- (لازم) زینت بڑھنا، روشنی بڑھنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

فروغ اس سے بڑھا سماں شب کا
بنا تار کمر لیلائے شب کا (معراج المضامین)

قول فیصل: اس کا متعدی بڑھانا بھی فصیح، و رائج ہے۔

فروغ شرع کو نام خدا بڑھائیں گے

نماز اب جشن مجتبیٰ پڑھائیں گے
فروغ بخشنا :- آب و تاب دینا، نور بخشنا۔ میر عشق
اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قدرت دیدار نے آنکھوں کو وہ بخشا فروغ
حسن عائذ سے جواب ماہ کامل ہو گئیں محشر

فروغ پانا :- نام و نمود حاصل کرنا، رونق پانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آگے ان کے فروغ پانا
سورج کو ہے چراغ دکھانا (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ سلبی معنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہے۔

اور دست رہ گیا مجنوں
میرے آگے فروغ پا نہ سکا نسیم دہلوی

استفہامی صورت میں بھی رائج ہے۔

آگے افتادوں کے پاتے ہیں کہیں سرکش فروغ
سرد ہو جائے نہ کیوں بازار آتش آب سے ناسخ

فروغ پیدا کرنا :- ترقی حاصل کرنا، عروج اور بلندی پانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

فلک پہ بہر کے پیدا بہت فروغ کیا
پر اس کے رخ سے جو دعویٰ کیا دروغ کیا ظفر

فروغ چاہنا :- ترقی چاہنا، شان اور عزت میں اضافہ چاہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

چاہے عالم میں فروغ اپنا تو ہو گھر سے جدا
دیکھ چمکے ہے شرر ہوتے ہی پتھر سے جدا ذوق

فروغ دیکھنا :- ترقی دیکھنا، عروج دیکھنا، بلندی دیکھنا، شان و شوکت دیکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جالی دوپٹے کے ملغے ہر ایک ذرے پہ فاتحہ پڑھو
فروغ آنکھوں سے ہم نے دیکھا یہ کوئے جاناں کی سرزمیں کا محشر

فروغ دینا :- ترقی دینا، شان بڑھانا، رونق میں اضافہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بزم سیارہ و ثوابت کو دیا کس نے فروغ
پوچھیے بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ سے پوچھیے محشر

فروغ لے جانا :- سبقت لے جانا، کسی سے مرتبے میں بڑھ جانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بیٹھی والی نے کیا اندھیر تھا، لڑنے لگی
یہ بنا ہو کے وہ بیٹھی لے گئی سوسن فروغ جان صاحب

فروغ ہونا :- بلندی ہونا، رفعت، رونق ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل و دماغ کی رونق نہیں ہے بے غم و فکر
فروغ دم سے مکینوں کے ہے مکانوں کا صفی

فرو کرنا :- (بالفتح) دبانا، بجھانا، کم کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کی باتوں سے میرے آگ لگ گئی لیکن آپ نے سمجھا کے میرے غصے کو فرو کر دیا ورنہ میں سمجھ لیتا۔

فرودکش :- (بکسر اول) کسی جگہ اترنے والا، کسی مکان میں رہنے والا، مقام کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ بالفتح ہے

فرودکش کرنا :- بٹھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خواجہ کو زیر نگیرہ برابر اپنے ملکہ نے تخت پر فرودکش کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

فرودکش ہونا :- ٹھہرنا، اترنا، قیام کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم کو تو یہی حکم ہے جس کا ہمارے
سب فوج فرودکش ہو میں نہر کنارے مرزا دبیر

قول فیصل۔ مطلقاً بیٹھنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں

ہم نشیں، جا کے فرودکش ہوئے دالانوں میں
ستو سے نظم و نسق کے ہیں دربانوں میں صفدر

فروگذاشت :- (بفتح اول و واو مجہول و ضم کاف فارسی) کوتاہی، کمی، بھول چوک، خطا، غفلت، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ ایک دماغ شخص ضرور تھے لیکن اس کے ساتھ ہی باکمال بھی تھے اور انصاف پسند تھے اہل کمال سے خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے اور اپنی فروگذاشت کا اثر بھی بہت جلد کر لیتے تھے۔ (آب بقا)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا، ہونا، کے ساتھ ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے نظر انداز، قلم انداز، درگزر، چھوٹ، اغماض، آنا کانی، چشم پوشی، ٹالا ٹولی، بے پروائی، معاف اور معافی کے بھی معنی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔ البتہ کسی حد تک اسے "نظر انداز" کے معنی ہو سکتے ہیں۔ اس کی جمع فروگذاشتیں ہے۔ جیسے مرزا دبیر ایک مقبول ہی شاعر تھے مگر معصوم نہ تھے ان کے کلام میں کچھ لغزشیں اور فروگذاشتیں دیکھ کر تمام خوبیوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لینا تنقید کو بدنام کرنا ہے۔ (رزم نامہ دبیر مرتبہ رضوی ادیب لکھنوی)

فروماندگی :- (ماندگی کا تلفظ مندگی) ناچاری، مجبوری، بیچارگی، عاجزی، فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بیاں میں زباں اجاں کی قاصر ہوئی
فروماندگی صاف ظاہر ہوئی (مصباح الفضائل)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے افلاس، تنگ دستی، مفلسی، کمزوری کے معنی بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

فرو ماندہ :۔ (ماندہ کا تلفظ مشدد) عاجز، اسپ چارہ، مفلس، تھکا ہوا، گمزدہ، فارسی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا

فرومایگاں :۔ (بالکسر) کمینے لوگ، نالائق، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ فرومایہ کی جمع ہے اور عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فرومایہ :۔ (بالکسر) بہ اصل کمینہ، بے عقل، نالائق، فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طبیعت سے فرومایہ کی شعر تر نہیں ہوتا
جو آب چاہ کا قطرہ ہے وہ گہر نہیں ہوتا — سودا

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہی ہے۔

فرو ہونا :۔ ختم ہونا، دبنا، کم ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ملا اس مست بن گیا وہ غنیمت پری
بھجوا ہوا فرو ہوئی سرکشی کی خودسری — ادیج

قول فیصل۔ فرو ہونا کا ایک مفہوم کھال، گوشت، رگ اور اسی قبیل کی نرم چیزوں میں نشتر یا ناخن یا نیش وغیرہ کا در آنا جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

تپاں اس مژہ کو دیکھ کر مجھ کو قرار
بہ نیش ہو رگ جاں میں فرو تو کیونکر ہو — غالب

آتش فرو ہونا، غصہ فرو ہونا، فتنہ فرو ہونا اس کے خاص صرف ہیں

فروہی :۔ (بالفتح) دستوری، کمیشن، وہ فائدہ جو الگ سے حاصل ہو۔ اردو مونث غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال بصورت جمع زیادہ ہے۔ جیسے "آج کل خوب فروہیاں اڑ رہی ہیں، وہیں نہیں پوچھتے۔"

فروہی :۔ وہ حقوق جو دارو غہ کو ملتے ہیں اردو مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فروہی :۔ ایک قسم کی تلوار، اردو مونث، متروک۔

جری کے ہاتھ میں چھوٹی سی اک سروہی تھی
سلاح خانہ قدرت کی وہ فروہی تھی — ادیج

فرہاد :۔ (بالفتح) فارس کے ایک مشہور سنگ تراش یعنی عاشق شیریں کا نام، فارسی رائج۔

جان شیریں بھی گئی اور نہ ملی شیریں بھی
پوچھ فرہاد سے اس تلخی حسرت کے مزے — ذوق

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ :۔

"ایک فارس کے مشہور سنگ تراش کا نام جو ایک شہزادی مسماۃ شیریں پر عاشق ہو گیا تھا مگر فرہاد کے رقیب خسرو پرویز نے اس سے شادی کر لی تھی اور یہ اس کے دم میں آ کر وعدہ وصل کی امید پر ایک نہر کوہ بیستون سے کھود کر شیریں کے گھر تک لایا تھا تاکہ شیریں کی لونڈی باندیاں جو چار کوس جا کر دودھ لانے کی مشقت اٹھاتی ہیں اس سے بچیں۔ شیریں کو دودھ سے کمال رغبت تھی چونکہ شہر سے دور اس پہاڑ پر بکریاں چرنے کو چھوڑ رکھی تھیں اور اس نے عشق کا دعویٰ کیا تھا اس وجہ سے یہ فریب دیا گیا۔ فرہاد رات دن مشقت کر کے پہاڑ کو تراشتا اور جابجا شیریں کی مورتیں نئے نئے انداز سے بناتا تھا ایک مدت دراز میں وہاں تک نالی لے آیا۔ جس وقت یہ اپنے دعوے پر کامیاب ہوا اور خسرو نے دیکھا کہ اب شیریں سے ملنے کی درخواست کرے گا تو اس نے یہ خبر اڑا دی کہ آج رات کو شیریں گزر گئی۔ پس اس نے مایوس ہو کر فوراً ایک تیشہ اپنے سر میں مار لیا اور اسی صدمے سے جاں بحق ہوا۔ جب شیریں کو یہ خبر ہوئی تو وہ بھی کوٹھے سے گر کر مر گئی۔ جوئے شیر لانے کے سبب کوہ کن بھی اس کا لقب پڑ گیا تھا۔

بعض نے لکھا ہے کہ فرہاد ایک درویش تھا مگر عاشقی میں بادشاہی کا رتبہ رکھتا تھا ایک روز شیریں فنس میں سوار باغ کی سیر کو جاتی تھی اتفاقاً ہوا سے فنس کا پردہ الٹ گیا فرہاد کی نظر اس پر جا پڑی دیکھتے ہی لوٹ گیا اور دن رات شیریں کا نام ہی جپنے لگا بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کسی طرح اس بلا کو شہر سے ٹال چنانچہ اس نے یہ تدبیر نکالی کہ فرہاد سے کہا کہ اگر تو عاشق صادق ہے تو اکیلا کوہ بیستون سے ایک نہر یہاں تک کھود لا۔ جب وہ کھودتے کھودتے اختتام کے قریب پہنچا تو بخوف ایفائے وعدہ شیریں کی شادی ایک شہزادہ خسرو پرویز سے جو فرہاد کا رقیب تھا کر دی اور ایک لونڈی کو حیلا سکھا کر فرہاد کے پاس بھیجا کہ وہ تو خدا کو پیاری ہو گئی یہ سنتے ہی فرہاد

نے اپنے سر پر چلیا تیشہ مارا کہ خود معشوق حقیقی سے
جا ملا اور اس لونڈی کو فرہاد کش کہنے لگے۔

فرہنگ :- (بفتح اول و سوم) فارسی زبان کا
لغت، فارسی زبان کی ڈکشنری۔ فارسی، مونث،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بوسیدہ لغت چھانٹی ہے اللہ کرے پڑ جائے
دے شیخ تری عقل کی فرہنگ میں کیڑا — انشا

قول فیصل۔ کچھ عرصے سے اردو لغتوں کے لیے
بھی لفظ فرہنگ استعمال ہونے لگا ہے جیسے فرہنگ
آصفیہ اور فرہنگ اثر وغیرہ۔ مختصر لکھنوی نے
مندرجہ بالا معنوں سے ذرا ہٹ کے کہا ہے۔

یہ ہے فرہنگ الٰہیات کے مشکل مسائل کی
سیر اوراق گل غافل نظر کر شان گلکاری — مختصر لکھنوی

فرہنگ :- دانائی، دانش، عقل، سمجھ، فارسی
متروک۔

ع کام لینا چاہیے ہے عقل اور فرہنگ سے — تیر لکھنوی

قول فیصل۔ "دانا صاحب عقل اور عقلمند کے معنی
میں فرہنگ استعمال ہوا ہے۔

جوں نقش قدم رستے ہیں کر جاتے ہیں لیکن
یوں زیست بسر صاحب فرہنگ زمیں پہ — مصحفی

فرہی :- (بفتح فا و ضم رائے مشدد) شان و
شوکت، رعب و دبدبہ، فارسی، قلیل الاستعمال۔

تجھ کو کب دعویٰ فرہی تھا
تجھ کو کب فخر فرہی تھا — نظم طباطبائی

فری :- (بکسر ر) بلاقیمت، مفت، انگریزی
صفت، رائج۔

محل صرف۔ سچی چینی کا گلدان پانچ روپے کو یوں
سمجھو کہ بالکل فری ہے۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے "آزاد،
بے روک ٹوک" کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے
زبانوں پر نہیں ہے۔

فریاد :- (بالفتح) بلند آواز سے مدد مانگنا، مدد
مانگنے کی غرض سے چیخنا، دہائی، فارسی، مونث
فصیح، رائج۔

گردوں پہ پہنچی تھی صدا طبل وغا کی
فریاد گئی عرش پہ شاہ شہدا کی — میر انیس

فریاد :- زیادتی، ظلم کی شکایت، انتہائی
تکلیف کو بلند آواز سے ظاہر کرنا، فارسی، فصیح، رائج

سحر تک روز زنداں کی ہلا کرتی ہیں دیواریں
نہ جانے شب کو قیدی کس طرح فریاد کرتے ہیں — رشید

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے نالش اور استغاثہ
کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فریاد آنا :- شکایت پہنچنا، اردو مصدر،
قلیل الاستعمال۔

اس وحشت دل نے تجھے دیوانہ بنایا
ورنہ کبھی تم تک مری فریاد نہ آتی — داغ

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے لیکن
وقت اور محل پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فریاد پہنچنا :- دہائی کی آواز پہنچنا، دل سے
نکلی ہوئی آہ کا پہنچنا، اردو مصدر، فصیح، رائج

تھرائیں گے اور چرخ، فرشتے تڑپ کر
تا عرش جو پہنچی کبھی فریاد ہماری — رند

فریاد خواہ :- دہائی دینے والا، فریادی
داد خواہ، فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "داد خواہ"
مستعمل ہے۔

فریاد رس :- داد رس، فریاد کو پہنچنے والا
فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کیا تمنا تھی، ہوا کیا، غضب ہے! افسوس ہے!!
کون اب فریاد سنتا ہے بجز فریاد رس — رند

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

بت نہیں سنتا کسی کی
غریبوں کا خدا فریاد رس ہے — (شاہ نواب)

سلبی مصنف میں بھی اس کا صرف ہے۔

دست بدست سے کی ٹوٹ کے فریاد بہت
نہ ہوا کوئی بھی فریاد رس جام شراب — ذوق

انصاف اور داد دہی کے معنی میں "فریاد رسی"
بھی زبانوں پر ہے۔

فریاد سگاں کم نہ کند رزق گدا را :-
کتوں کا بھونکنا فقیر کے رزق کو کم نہیں کر دیتا ہے
یعنی اپنے کام میں لگے رہو اور لوگوں کو بکنے دو
ان کے بکنے سننے کا اثر تمہاری کامیابی پر نہیں پڑ سکتا
فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ مصرعہ یوں بھی پڑھتے ہیں :- آواز سگاں
کم نہ کند رزق گدا را۔

فریاد سننا :- داد کو پہنچنا، داد رسی کرنا،
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیوں ڈرتے ہو عشاق کی بے حوصلگی سے
یاں تو کوئی سنتا نہیں فریاد کسو کی — غالب

فریاد کرنا :- دہائی دینا، استغاثہ کرنا، داد
چاہنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہو بیٹھیں گی جب تک مرا بجھے گی نہ پیاس
کریں گی یار کی بالی کی مچھلیاں فریاد — خواجہ وزیر

قول فیصل۔ فقرے سے فرق کے ساتھ غل
مچانا، شور کرنا، آہ و زاری کرنا، نالہ و فغاں کرنا
کے معنی میں بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

نازک ہو دل یار بہت، چاہیے مجھ کو

فریاد کروں عالم امکاں سے نکل کر (مصحفی)

فریاد کو پہنچنا:۔ فریاد کو سننا، انصاف کرنا، دادرسی کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اس کو کچھ جلدی کی تو نے فریاد کو پہنچ
دم توڑنے میں پہنچتے کی امداد کو پہنچ (مرزا دبیر)

فریاد لانا:۔ کسی کے ظلم وستم کا شکوہ کسی کے سامنے کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

نبی کے پاس لایا ہوں میں فریاد
مصیبت میں کرو میری امداد، دو داد (نیر)

فریاد لینا:۔ فریاد سننا۔ اردو، صرف دلی کی زبان۔

محل صرف۔ جب تک چھوٹے تھے مجھ کو ماں سمجھتے تھے اور میں ان کی فریاد لیتی تھی۔ (توبۃ النصوح)

فریادو:۔ فریادی، اردو، عوام اور جاہل عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بہن! اجی جب تک تم فریادو ماتم روزانہ نہ کروگی یہ بلا تمہارے سر سے نہیں ٹلے گی۔

فریادی:۔ (بالفتح) دادخواہ، مستغیث، مدعی، داد کی خواہش کرنے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

اٹھو تمہاری فغاں کے بھی آئے فریادی
اٹھو جو چاہتے ہو دید گیسوئے بر ہم (محشر)

توضیح۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا (غالب)

فریادی ماتم:۔ وہ ماتم جو شیعہ عورتیں بالخصوص سن رسیدہ عورتیں عام طور سے ایسے وقت میں کہ جب انتہائی مصیبت اور بلا کا عالم ہو تو ۱۲ بجے دن کو صحن میں یا شب کے وقت عزا خانوں میں چلنے کے عنوان سے روزانہ کرتی ہیں۔ اردو، شیعہ عورتوں کی زبان۔

توضیح۔ فریادی ماتم کا پہلا مصرع یہ ہے
اے کل کے مددگار! مدد کرنے کو آ، فریاد کو پہنچ

فری اسٹائل:۔ آزادانہ کشتی، ایسی کشتی جس میں کوئی پابندی نہ ہو۔ انگریزی، رائج۔

توضیح۔ عوام اس کو "فری اسٹائل کشتی" کہتے ہیں۔

فریب[۱]:۔ (بکسر اول و دوم و یائے مجہول) حیلہ، دھوکا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بقدر پیمانہ تخیل سرور ہر دل میں ہے خوشی کا
اگر نہ ہو یہ فریب پیہم تو دم نکل جائے آدمی کا (جمیل مظہری)

توضیح۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول ہی ہے جو فصیح ہے۔ فارسی میں "عشوہ ناز اور طلسم" کے بھی معنی ہیں جو زبانوں پر نہیں ہیں۔

فریب[۲]:۔ مکر، دغا، بے ایمانی۔ فارسی، فصیح، رائج۔

کم بخت پڑھ کے صبح قیامت سے مل گئی
دیکھا فریب تم نے شب انتظار کا (مصحفی)

توضیح۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "چالاکی حیلہ اور عیاری" کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔ مرکبات میں بمعنی "لبھانے والا" مستعمل ہے۔ جیسے "نظر فریب، دل فریب" وغیرہ۔

فریب آمیز:۔ مکر ودغا سے بھری ہوئی۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ حاصل مرام ایسی فریب آمیز باتیں سن کر نوشابہ کا مطیع ہو گیا۔ (طلسم ہوشربا)

فریب چلنا:۔ مکر و دغا کا کارگر ہونا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

منظور تھا جو فریب وحی پہ کھیلنے
کیوں بدگمانی ہوئی دست دشمن سے بانٹنے (غالب)

فریب دہی:۔ دغا بازی، فریب دینا، دھوکہ دینا، کسی کے ساتھ مکر کرنا۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مدعیہ کا بیان ہے کہ ایسے ٹھیکیدار اور نقلی مال چلتے ہیں اور سب باہر بنوا دیے گئے لگتا ہے۔ یہ بھی عدالت کی فریب دہی ہے۔ (زعفران زار)

فریب دینا:۔ دھوکا دینا، جھانسا دینا، مکر ودغا کے ساتھ کسی سے پیش آنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

بے نیازی سے فریب اے بت عیار نہ دے
ہم نہ مانیں گے خدا صورت انساں ہوگا (آتش)

فریبرز:۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے مجہول و ضم چہارم) ایک مشہور پہلوان کا نام، فارسی، قلیل الاستعمال۔

ہو سدا تیرے قلم کے اک اشارے میں وہ کام
جو نہ ہو گرز فریبرز و سنان سام سے (نظم طباطبائی)

توضیح۔ اس کا اصلی نام "فرابرز" تھا کثرت استعمال سے "فریبرز" ہو گیا یہ ایک بادشاہ کا بھی نام تھا۔

فریب زندگی:۔ (باضافت) زندگی کا دھوکا، زندگی کی چھان، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

فریب زندگی جس نے نہ دیکھا ہو مجھے دیکھے
نہ سینے میں ہو دل اپنا نہ منھ میں ہو زباں اپنی — چکبست

فریب ساز:۔ حیلہ گر، دغا باز۔ فارسی صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فریب سے:۔ دھوکے سے، چال سے، مکر و حیلہ سے اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ میر نواب شوق! میں ہمیشہ تمھارے فریب سے بچتی رہی لیکن آج دھوکا کھا ہی گئی۔

فریب سے نہ چوکنا:۔ دھوکا دینے سے باز نہ آنا مکر نہ چھوڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

چوکا فریب سے نہ کبھی وہ قمار باز
چوسر کا بھی جو شغل کیا چال چل گیا — شاد

فریب صید باشد خواب صیاد بظاہر غافل و در اصل ہشیار

صیاد کا خواب شکار کو فریب دینے کے لئے ہو وہ بظاہر غافل ہے مگر در اصل ہشیار۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

فریب کار:۔ دھوکا دینے والا۔ فریب دینے والا۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

فریب کاری:۔ دھوکا بازی، فریب دہی فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ میرے خیال میں تو بھائی اس قسم کے عیوب یعنی مردم آزاری، عیش پرستی، فریب کاری، تن آسانی خود غرضی .... ہر وقت زردار طبقے کے خصائص امتیازی سے رہتے ہیں۔ (میرا پہلا گناہ)

فریب کرنا:۔ عیاری کرنا، چالاکی کرنا، دھوکا دینا دغا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہلو میں رہ کے اس نے ہمیں کیا فریب

دل پر بھی صحبتوں کا تمھاری اثر پڑا — ضامن کنتوری

فریب کھانا:۔ دھوکا کھانا، فریب میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاں کھائیو مت فریب ہستی
ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے — غالب

قول فیصل۔ اس کا صرف حرف جار (کا، سے، میں، وغیرہ) کے ساتھ زیادہ ہے

گرچہ ہوں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب
آستیں میں دشنہ پنہاں، ہاتھ میں نشتر کھلا — غالب (کا کے ساتھ)

بچ بچ جائے گرے حسن کی بازار ہستی میں
فریب ان جو فروشوں سے نہ کھا گندم نمائی کا — امیر (سے کے ساتھ)

دل آیا اس طرح آخر فریب ساز وساماں میں
الجھ کر جیسے رہ جائے کوئی خواب پریشاں میں — عزیز (میں کے ساتھ)

بغیر حرف جار کے بھی استعمال ہوا ہے۔

وہ بولیں کہ کھایا ہے اچھا فریب
تمھیں ان کا معلوم ہے کیا فریب — (راسخ شاہ لودھی)

اس کا متعدی۔ ”فریب کھلانا“ بھی استعمال ہوا ہے۔

شوق دید رخ نے کھلوایا ان آنکھوں کو فریب
الفت گل سا منا کرواتی ہے صیاد کا

فریب کھلنا:۔ مکر ظاہر ہو جانا، دھوکے اور دغا کا واضح ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملک کے وارث کو دیکھا خلق نے
اب فریب طغرل و سنجر کھلا — غالب

فریب میں آنا:۔ دھوکا کھانا، دم میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہستی کے مت فریب میں آ جائیو اسد
عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے — غالب

فریب میں لانا:۔ کسی کو مکر و دغا کے جال میں پھانسنا، فریب کے پھندے میں پھانسنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس کس بشر کو لائی ہے دنیا فریب میں
کیا کیا عروج ان مریدہ ہے اس پیر زال کا — آتش

فریبی:۔ دغا باز، دھوکے باز، مکار، دھوکا دینے والا۔ فارسی صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ موجودہ دور میں عثمان بے جیسا فریبی شاید ہی کوئی ہو۔ اس نے امریکہ کا تاور اور ڈسکس کھڑے کھڑے بیچ دیا۔

فریبیا:۔ دغا باز، مکار، دھوکا دینے والا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

لیٹا میں اٹھ کے غش سے تو بولے فریبیے
مطلب کے وقت کیسے بجا ہوش ہو گئے — امیر

فرید:۔ (بفتح اول وکسر دوم ویائے معروف) بے مثل، یکتا۔ وقت کا ایک لاجواب۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول الفیصل۔ یہ فرد کی صفت مشبہ ہے۔ اہل زبان نہیں بولتے بلکہ ”فرد الدہر“ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

فرید:۔ سید رضی حیدر عرف سلمان علی صاحب کا تخلص۔ آپ محمد بن سعید بن الحق برادر رئیس کے بیٹے تھے جو لکھنؤ کے محلہ باورچی ٹولہ میں ۱۳۰۷ھ میں پیدا ہوئے۔ مولوی محمد رضا خاں صاحب اور مولانا سید سبط حسن صاحب سے فارسی کے علاوہ عالم تک عربی کی تعلیم حاصل کی شاعری میں دونوں باپ بیٹے پیارے صاحب رشید کے شاگرد تھے۔ ابتدا غزل گوئی سے ہوئی اور سلام گوئی کی مشق کے بعد پہلا مرثیہ:۔

شگفتگی گل مضموں کی ہے بہار سخن۔

۱۹۱۶ء میں کہا۔ کل ۲۸ مرثیے کہے ہر سال ۲۳ رجب کو ناظم صاحب کے امام باڑے میں نیا مرثیہ پڑھتے تھے ۱۹۳۸ء میں مرحوم کو خیال پیدا

ہوا کہ اب طولانی مرثیوں کا وقت ختم ہوچکا۔ اسی لئے عوام اب مرثیہ خوانی کی مجلسوں پر حدیث خوانی کو ترجیح دینے لگے ہیں چنانچہ اپنے خاندانی قیود وحدود کو قائم رکھتے ہوئے صرف ساٹھ ساٹھ بند کے مراثی کہے جن کی تعداد چھ ہے۔ بقیہ مراثی دو سو بند سے زائد ہیں سب سے طولانی مرثیہ ۲۶۵ بند کا:۔ "کھول اے ذہن رسا جوہر دو شیزانہ نظم" ہے۔ ۱۳۸۸ھ میں ۸۱ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور کربلائے نواب ملکہ جہاں (عیش باغ) میں دفن ہوئے۔ محمد تقی صاحب نے تاریخ وفات کہی۔

پاس ہیں شبیر و شبر کے ارم میں اے تقی
آجکل آرام سے سید رضی حسید فرید
۱۹۶۸ء

فرید: ۲ شیخ فریدالدین، بابا فرید شکر گنج کا نام عربی، رائج۔

یک بیک کیے روز کھاتے ہیں غلط مراد داغ
سمجھے ہیں شاید اس کو بھی توشہ فرید کا — امیر

قول فیصل۔ تنہا فرید نہیں بولتے بلکہ بابا فرید یا فرید شکر گنج ہی اہلسنت حضرات کی زبانوں پر ہے صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ چونکہ آپ بچوں کو شیرینی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور نیز بعض یہ آپ کی کرامت بھی بیان کرتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔

فرید بوٹی: ۔ ایک قسم کی بوٹی جس سے پانی جم جاتا ہے۔ اردو، عطاروں کی اصطلاح

عطار شمیم گلستان کی
محسن کاکوروی
ہم اثر نسخہ فرید بوٹی

فرید شکر گنج نہ رہے دکھ نہ رہے رنج

بچوں کا ایک ظریفانہ فقرہ جو اکثر کسی شخص کو بدحیثیت ٹٹو پر چڑھا دیکھ کر کہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے بعض فقرا ایک مریل خستہ حال ٹٹو پر چڑھ کر "فرید گنج نہ رہے دکھ نہ رہے رنج" کی صدا لگا کر مانگتے پھرا کرتے ہیں۔ پس اس ہیبت پر محمول کر کے پھبتی کے طور پر یہ فقرہ کہنے لگے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

فریدوں: ۔ (بکسر اول و دوم و یائے مجہول و ضم چہارم نون غنہ) فارس کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جو دانش مندی میں شہرۂ آفاق ہے۔ فارسی مذکر، رائج۔

کہاں دولت کہاں حشمت کہاں ثروت کہاں شوکت
کہے کو کو نہ کیونکر فاختہ طاق فریدوں پر — اسیر

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول و دوم ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "فارس کے ایک قدیم و مشہور بادشاہ بن آبتین کا نام جو ملک فارس میں ہوشنگ کی نسل سے حضرت عیسیٰ کے زمانے سے ۵۷۰ برس پیشتر ہوا ہے۔ فریدوں دو ہی مہینے کا تھا کہ اس کے باپ کو ضحاک نے مار ڈالا اور اس کے درپے ہوا کہ اس کی ماں فرانک اسے گھر سے لے بھاگی اور اپنا دودھ خشک ہوجانے کے سبب ایک گوالے کے سپرد کردیا جس نے گائے کا دودھ پلا پلا کر فریدوں کو پالا۔ اور آخر کو اس نے رعایا اور کاوہ آہنگر کی مدد سے ضحاک کو ہلاک کیا اور تخت فارس پر متمکن ہوا۔

فریدوں فر: ۔ فریدوں کی سی شان و شوکت والا، فریدوں کے ایسا جاہ و جلال رکھنے والا،

فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صاف۔ کلیوں نے کسی غنچہ دہن کو دیکھا اور کھل گئیں۔ نرگس شہلا کی نظر بازی سوسن کی زبان دونوں بلبل کی خوش آوازی، الغرض باغ نزہت آگین اور سیمان زہرہ جبیں اس کے فریدوں فر (فسانۂ آزاد)

فریدی: (مذہب حدیہ یائے معروف) بابا فرید کی نیاز کا کھانا، اردو مونث، (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ حضرات اہلسنت کی خاص اصطلاح ہے۔ پٹھانوں کے ایک قبیلے کو بھی فریدی کہتے ہیں اور اس قبیلے کے لوگ اپنے نام کے ساتھ یہ لفظ لکھتے ہیں جیسے "حبیب احمد فریدی، حبیب الدین فریدی" وغیرہ۔

فریس: ۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) فراست والا، صاحب عقل و دانش، عقلمند، اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ میں نے ان (قزاز سوا) کا سا طباع ذہین اور فریس شخص کہیں نہیں دیکھا، غضب کے آدمی تھے کسی فن میں نیاز مند نہ تھے۔ ہر فن مولیٰ اور ہر فن پر عالمانہ اور ماہرانہ عبور تھا۔ (اردو ادب دسمبر ۱۹۵۶ء)

قول فیصل۔ اہل ہند فراست سے فریس بنا کے استعمال کرنے لگے۔

فریش: ۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) صاحب فراش، ایسا مریض جو بستر سے اٹھ نہ سکے اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ تفسیر ماجدی کی جب پہلی جلد ملی تھی اس وقت تک میں زیادہ فریش تھا بس کچھ ابتدائی حصہ ہی پڑھ پایا۔ (صدق جدید ۲۲ جولائی ۱۹۷۱ء)

قول فیصل۔ اہل ہند فرش سے فریش بنا کے استعمال کرنے لگے جس کے عربی میں لغوی معنی ہیں "لوٹ لینا، تاخت و تاراج"۔

فریضہ :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) خدا کا حکم، بندوں پر خدا کا واجب کیا ہوا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جب صبح قتل شہ نے فریضہ ادا کیا
فوج امیر شام نے عزم دغا کیا — میر مونس

قول فیصل۔ تنہا فریضہ بول کے نماز سے مراد لیتے ہیں۔ "فریضہ ادا کرنا" اس کا خاص صرفہ ہے۔ اس کی عربی جمع فرائض ہے۔ اس کی مغیرہ صورت اور اردو جمع "فریضے" بھی رائج و فصیح ہے۔

فریضے سے سحر کے سید بطحا ہوئے فارغ
مسلح ہو گئے مردان دیں آیا علم باہر — نظم طباطبائی

فریضۂ سحری :- صبح کی نماز، نماز فجر۔ فارسی، فصیح، رائج۔

آخر ہے رات حمد و ثنائے خدا کرو
اٹھو فریضۂ سحری کو ادا کرو — دبیر (انیس)

فریفتہ :- (بکسر اول و دوم و یائے مجہول) عاشق، محبت کرنے والا، شیفتہ، والہ و شیدا، فریفتہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

بدلہ ترے ستم کا کوئی تجھ سے کیا کرے
اپنا ہی تو فریفتہ ہوئے خدا کرے — یقین دہلوی

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول ہی ہے جو فصیح ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں "دھوکا کھایا ہوا، فریب میں آیا ہوا" لیکن ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی "محو" بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

فریفتہ کرنا :- عاشق بنا لینا، معشوق کرنا، اپنا دلدادہ کرنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ باوجودیکہ شوہر بڑا بد دماغ اور بدچلن تھا لیکن اس نے ایسی اطاعت کی کہ اپنا فریفتہ کر لیا۔

فریفتہ ہونا :- دلدادہ ہونا، عاشق و معشوق ہونا، والہ و شیدا ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ یہ بھٹیاری کھلی جاتی ہیں کہ میاں آزاد ہم پر فریفتہ ہو گئے اب نکاح ہوا ہی چاہتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

فریق :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) مجمع، گروہ، جماعت، فرقہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہفتاد و دو فریق سے گے حسد عدد ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں — ذوق

قول فیصل۔ عربی میں اس بڑے گروہ کو کہتے ہیں جو کسی قوم سے جدا ہو کر دوسری جگہ یا دوسرے موضع میں چلا جائے۔

فریق :- [۲] مدعی، مدعا علیہ۔ اردو، مذکر، عدالت کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مدعی کو فریق اول اور مدعا علیہ کو فریق ثانی کہتے ہیں۔ مد مقابلہ کرنے والے شخصوں یا گروہ میں سے ہر ایک کو فریق کہتے ہیں اس کی جمع فریقین ہے۔

فریق غالب :- کامیاب پارٹی، مقدمہ جیتنے والی پارٹی۔ فارسی۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل۔ یہ ترکیب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فریق مخالف :- مدعا علیہ، مخالف۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مرا دل ہے میرا فریق مخالف
کروں کیا میں دلبر سے شکوہ ستم کا — رباعی

فریق مغلوب :- ناکام پارٹی، وہ مدعی یا مدعا علیہ جو ہار گیا ہو۔ فارسی (اعظم اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فریقین :- مدعی و مدعا علیہ، طرفین، جانبین، دونوں شخص یا گروہ۔ عربی، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ آخر کار فریقین کی رائے یہ قرار پائی کہ شہر چلیے جو پڑھا لکھا آدمی پہلے ملے وہی حکم جو کہدے سے آمنا و صدقنا منظور۔ (فسانۂ آزاد)

فریم [۱] (FRAME) (بکسر اول و دوم و یائے مجہول) تصویر کا چوکھٹا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

بن گیا فیروزہ گوں آئینہ رخ کا فریم
گورے ماتھے پر نمایاں سبز چہرہ ہو گیا — منیر

قول فیصل۔ آئینے اور شیشے میں جو چوکھٹا لگا ہے اس کو بھی فریم کہتے ہیں۔

ترے رخسار تاباں کا کبھی جو عکس پڑتا ہے
فریم آئینے کا بنتا ہے ہالہ ماہ کامل کا — ناسخ

عینک یا چشمے کے تالی یا چوکھٹے کو بھی فریم ہی کہتے ہیں جیسے "تمھاری عینک کا فریم بہت معمولی اور کمزور ہے کسی بڑی دکان سے ولایتی فریم بدلوا لو"۔

فریم [۲] وہ لوہے کا چوکھٹا جس میں چھڑا منڈھ کر چھاپنے کے کام میں لاتے ہیں۔ انگریزی پریس والوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ بے نظرانی کہتا ہوں، نئی انشا ملا لکھ آئی ہے۔ بیلن کی سیاہی میں صاف کیفیت روشنائی ہے۔ فریم ہر ایک مرقع کی تصویر ہے بگڑا مٹتا نہیں گویا خط تقدیر ہے۔ (فسانہ عجائب)

فریم کرانا:۔ لکڑی وغیرہ کا چوکھٹا لگوانا۔ اردو، صرف، رائج

محل صرف۔ تمہاری اتنی نایاب آئل پینٹنگ تصویر خراب ہو رہی ہے اس کو فریم کرا لو محفوظ ہو جائے گی۔

قول فیصل۔ اس فریم کرانے میں چوکھٹا اور شیشہ دونوں مراد ہوتے ہیں اس فعل کو فریم کرانا کہتے ہیں۔

فزا:۔ (بالکسر) بڑھانے والا، زیادہ کرنے والا، فارسی صفت۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے جاں فزا۔

جاں فزا بادہ ہے جس کے ہاتھ میں جام آ گیا
سب لکیریں ہاتھ کی گویا رگ جاں ہو گئیں — غالب

اس کی ابتدا میں الف کا اضافہ کر کے "افزا" بھی کہتے ہیں اور وہ بھی مرکبات ہی میں مستعمل ہے جیسے روح افزا، حیرت افزا وغیرہ

فزع:۔ (بفتحتین) خوف، دہشت، گھبراہٹ، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا نہ بولو، پر نہیں ہی جزع فزع کی ترکیب سے رونا پیٹنا، گریہ و زاری اور گڑگڑانا کے معنی میں بولتے ہیں۔ سودا نے سکون دوم نظم کیا ہے جو صحیح نہیں اس لئے کہ جزع اور فزع دونوں بالفتح نہیں بلکہ بفتحتین ہیں۔

نہایت ہیں جزع و فزع بسیار
صلاحاً یہ لگے کہنے ہر اک بار — سودا

فزود:۔ (بضم اول و واو معروف) زیادہ، افزود، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال،

مرے سخن کی قدر بعد زیادہ ہووے فزود
گہر یتیم جو ہووے تو ہو فزود بہا — سودا

فزوں:۔ (بضم اول و واو معروف) زیادہ افزوں کا مخفف، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نوح سے بھی کچھ فزوں دنیا میں طوفاں دیکھنا
جوش پر آئے گی جس دن چشم گریاں دیکھنا — دانش لکھنوی

قول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے

فزوں ہے جلوۂ کعبہ تمہارے سے
صدا آتی ہے یہ دیوار و در سے — (معراج المضامین)

زور دینے کے محل پر "فزوں تر" بھی مستعمل ہے۔

یوں بری منہ سے دانی ہو فزوں تر جیسے
صفر سے ایک دہائی کی ہو مقدار پذیر — شاد لکھنوی

فزونی:۔ (بالضم) زیادتی، افزونی کا مخفف، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ افزونی نسبتاً زیادہ مستعمل ہے۔

فساد:۔ ۱ (بالفتح) صلاح کی ضد، تباہی، تباہ ہونا، غدر، جھگڑا، بکھیڑا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف، اہل حسد ہر وقت جوش میں ابلتے پھرتے اور فساد کے چھتوں پر فتنے کی بھڑیں اڑتی رہتی ہیں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں "کمینوں کو داد و جبر سے مال لینا۔"

فساد:۔ ۲ حالت اصلی پر نہ رہنا، تغیر، خلل، بگاڑ، خرابی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے جسم پر جو چھوٹے چھوٹے پڑے ہیں یہ حقیقتاً فساد خون ہے جلدی علاج کرو۔

فساد:۔ ۳ مخالفت، سرکشی، تمرد (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فساد اٹھانا:۔ جھگڑا پیدا کرنا، ہنگامہ برپا کرنا، فتنہ کھڑا کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج

محل صرف۔ حلمائے حسد پیشہ بادشاہی دربار میں مکر و فریب کی جنس کو سوداگری میں لگا کر فتنہ اور فساد اٹھاتے ہیں۔ (دربار اکبری)

فساد اٹھ جانا:۔ فتنہ برطرف ہو جانا، شورش ختم ہو جانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال،

اٹھ گیا دین مصطفیٰ سے فساد
ایک کو ایک دے مبارکباد — قبول (ذوالمعنیین)

فساد اٹھنا:۔ (لازم) فتنہ برپا ہونا، جھگڑا اٹھ کھڑا ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ رئیس قافلہ نے لعل جو دیکھا تمام ملال بھولا، باخود سوچا کہ ایسی گراں بہا شے کا سہل لے لینا مشکل ہے مبادا فساد اٹھے۔ (فسانہ عجائب)

قول فیصل۔ داغ نے "پر" کے اضافے سے مندرجہ ذیل معنی میں کہا ہے۔ آفت آنا، مصیبت پڑنا، بلا نازل ہونا۔

دیکھئے کیا فساد قاصد پہ
میری طرز رقم سے اٹھتا ہے — داغ

اہل لکھنؤ اس طرح اور اس صورت سے نہیں بولتے

فساد برپا کرنا:- فساد اٹھانا، شورش پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل: بصیغۂ جمع فسادات برپا کرنا بھی مستعمل ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جیسے "خدا نے حضرت آدمؑ کے قبل جنات اور نسناس وغیرہ کو خلق کیا تھا ان لوگوں نے بہت خوں ریزیاں کی تھیں اور فسادات برپا کئے تھے۔

(حاشیہ کلام اللہ ترجمہ مولوی فرمان علی)

فساد پڑنا:- فتنے کی ابتدا ہونا، خلل پڑنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ لیکن عجب ساعت تھی جب وقت شیعہ سنی کا فساد پڑا تھا۔ تیرہ سو برس گزر گئے اور طرفین نے ہزاروں صدمے اٹھائے اہل صلاحیت نے بہتیرے ہی زور لگائے مگر دونوں میں سے ایک بھی رستے پر نہ آیا۔ (دربار اکبری)

فساد پھیلانا:- (متعدی) خرابی پھیلانا ایسی باتیں کرنا جس سے فساد پیدا ہو اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ جھگڑا کب کا ختم ہو چکا تھا اب جو کچھ ہوا ہے یہ فساد تمہارا پھیلایا ہوا ہے۔

فساد پھیلنا:- (لازم) خرابی پھیلنا، شورش بڑھنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ مذہبی جذبے کے ماتحت فساد ہوا تھا اس کا پورے شہر میں پھیلنا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

فسادِ خون:- (باضافت) خون کا بگاڑ خون کی خرابی، خون کا فطری قوام کے مطابق نہ رہنا، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اکثر فسادِ خون کی بیماری میں مبتلا رہتے تھے۔ آخر اسی مرضِ کہنہ کے اشتداد سے ... انتقال فرمایا۔ (آب بقا)

قول فیصل۔ اضافت کے باوجود عام بول چال میں اعلان نون کے ساتھ ہے لفظاً باخفائے نون استعمال کرتے ہیں عوام اور جہلا خون فساد کی ترکیب سے بھی بول دیتے ہیں۔

فساد کا گھر:- بنائے فساد، خرابی کا سبب اردو صرف، فصیح، رائج۔

زن، زمیں، زر تو ہے فساد کا گھر
لیکن اتنا کہوں گا اے اکبر (اکبر الٰہ آبادی)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے

وہی اچھے جو خانہ ویراں ہیں
گھر بنانا فساد کا گھر ہے (رشک)

فساد کرنا:- خرابی پیدا کرنا، خلل ڈالنا رو کنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

بجا میں جان کو کر کے تصدق عزت
دگرنہ دل نے نہیں کون سا فساد کیا (آتش)

قول فیصل - اس کے ایک معنی "جھگڑا کرنا" بھی ہیں۔ یہی معنی زیادہ رائج ہیں۔

ہے طبیعت کا میری یہ ایجاد (محمد عنایت)
تو عبث کرتے ہو نزاع و فساد (دبستان نجات)

فساد کھڑا کرنا:- فتنہ برپا کرنا، شورش اٹھانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف - تم جہاں جاتے ہو ایک نیا فساد کھڑا کرتے ہو یہ تمہارے حق میں اچھا نہیں خدا تم پر رحم کرے

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے جیسے "کمبخت جاہل گیا تھا صلح کرانے وہاں جا کے الٹے فساد کھڑا کر دیا۔

فساد کھڑا ہونا:- (لازم) فتنہ برپا ہونا شورش اٹھنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس معاملے کو اس قدر طول دینا کہ قوم میں ایک فساد عظیم کھڑا ہو جائے چار آدمی بیٹھے ہوں تو صحبت کا مزہ جاتا رہے ... یہ کیا ضرور ہے (دربار اکبری)

فساد کی بو آنا:- کسی چیز کی اصلی حالت کا کسی حد تک متغیر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رُکا تو خوب نہیں، طبع کی روانی میں
کہ بو فساد کی آتی ہے بند پانی میں (ذوق)

فساد کی جڑ:- جھگڑے کی بنیاد، فساد کی بنا، سبب فساد، اردو صرف فصیح، رائج۔

جو خط کے لکھنے میں برپا ہوں سو طرح سے فساد
تو کھیرے سے تراش قلم سر بسر فساد کی جڑ (ظفر)

قول فیصل۔ ظفر نے "فساد کی جڑ قائم کرنا" بھی کہا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔

بٹھا کے غیر کو دشنام تو کر فساد کی جڑ
نکال اس کو کہ یہ ہے بشر فساد کی جڑ (ظفر)

فساد کی جڑ چھپنا بھی کہا گیا ہے جو عام نہیں ہے۔

قسمت اچھی طرح گئی لڑ
مٹی میں چھپی فساد کی جڑ (تبسیر عفت)

صاحب نور اللغات نے اسی معنی میں "فساد کی گانٹھ" بھی لکھا ہے جو دہلی لکھنؤ نہیں بولتے۔

فساد کی نیت سے:- بدنیتی سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ صرف آپ کا خیال ہی خیال ہے میں بخدا فساد کی نیت سے نہیں حاضر ہوا تھا۔

قولِ فیصل ۔ منت کی جگہ " ارادہ، قصد، خیال، بھی بول دیتے ہیں ۔

فسادِ معدہ :۔ (باضافت) معدہ کی خرابی، معدہ کا صحیح طریقے سے ہضم نہ کرنا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ استعمال ۔ اطبا کو اکثر و بیشتر کہتے سنا ہے کہ فسادِ معدہ تمام بیماریوں کی جڑ ہے :

فساد ہونا :۔ برائی ہونا، خلل ہونا، خرابی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عشق کھاتے کھاتے جوشِ جنون مجھ کو ہوگیا
ثابت ہوا فساد یہ سارے غذا کے ہیں : رقی

فساد ہونا :۔ جھگڑا ہونا، لڑائی ہونا، شورش۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال ۔ دونوں طرف کی پارٹیاں بھری بیٹھی تھیں، چنانچہ جاری تھی فساد ہونا ضروری تھا۔

فسادی :۔ فتنہ انگیز، جھگڑالو، مفسد، فساد کا خوگر۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محلِ استعمال ۔ ایک ساحر نے اطلاعاً جادو نامہ حسبِ ارشاد شہنشاہ عالی مقام عرض رسا ہوا کہ یہ غلام جاتا ہے اور اس فسادی کو قید کرکے لاتا ہے : (طلسم ہوش ربا)

فُسّاق :۔ (بضم اول و تشدید دوم) فاسق کی جمع، بدکار لوگ، خلاف شرع عمل کرنے والے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کے ذمہ جو شفاعت نہ ہوئی ہوتی تو
دیتی عالم میں لگا حشر فساقِ آتش — انشا

فَسان :۔ (بفتحتین) چاقو، چھری، استرہ وغیرہ پر باڑھ رکھنے کا آلہ، سان ۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہوتی ہے تیز پئے قتل تیغِ ابرو کی
فسان بنی تری چشمِ سیاہ کی گردش — لطافت

قولِ فیصل ۔ فسان پر رکھنا اس کا مصرف ہے ۔

کوئی جوشن کو صاف کرتا تھا
کوئی خنجر فسان پہ دھرتا تھا — ضمیر

" سان " اسی کا مخفف ہے ۔ جو زیادہ زبانوں پر ہے ۔

لبا کرو ہیم دشمن را ہمی نا بید حسبان درتن — عثمان
در آن ساعت کہ آہنگر ہمی نا بید رسانش — مختاری

فارسی میں " فسن " بحذف الف بھی آیا ہے مگر اردو میں اس کا استعمال نظر سے نہیں گزرا۔

دم بدم غمزہ تو بردلِ ما تیز ترست — سلمان
راست مانندہ تیغی کہ زنی بر فسنے — ساوجی

اردو میں تنہا نہیں بولتے ۔ ننگِ فسان کی ترکیب زبانوں پر ہے ۔ صاحبِ غیاث نے بالکسر بھی لکھا ہے :

قدم تھک جائیں گے جب ہم تلاشِ تیغِ قاتل میں
یقیں ہے سر کھنچے گا صورتِ ننگِ فساں کیونکر — ابہر

فسانہ :۔ (بفتحِ اول و دوم و چہارم) (افسانہ کا مخفف) قصہ، سرگزشت، ماجرا، واقعہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہوتا ہے زر دوس کے جو نامرد مدعی
رستم کی داستاں ہی ہمارا فسانہ گیا — آتش

فسانہ :۔ تذکرہ، چرچا، فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

سحر کرتا ہوں پریوں کو میں جادو بیانی سے
حسینوں میں فسانہ ہے مری جادو بیانی کا — ابہر

فسانہ :۔ گڑھا ہوا قصہ، بے اصل داستان، جھوٹی کہانی، بے بنیاد قصہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہمیشہ شام سے ہمسایے مر رہے آتش
ہمارا نالۂ دل گوش کو فسانہ ہوا — آتش

فسانہ سنانا :۔ سرگزشت بیان کرنا، ماجرا کہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ پوچھ حال شبِ غم نہ پوچھ اے دلسوز دل کی
ہنسی ہنسی یہ فسانہ نہیں سنانے کا — (شاہجہاں پوری)

فسانہ سننا :۔ حال سننا، ماجرا سننا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سمجھے گیا تھے مگر سنتے تھے فسانہ درد
سمجھ میں آنے لگا جب تو پھر سنا نہ گیا — یگانہ چنگیزی

فسانہ کہنا :۔ قصہ سنانا، کہانی کہنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ استعمال ۔ وہ بولا تو ایسا فسانہ کہو جو غیبت سننے کا بہانہ ہو۔ اس نے کہا خیر آج ہم اپنی سرگزشت کہتے ہیں ۔ (فسانۂ عجائب)

فُسحت :۔ (بضم اول و فتح چہارم) فراخی و کشادگی ۔ عربی مونث، قلیل الاستعمال۔

فسحت آباد :۔ وسعت رکھنے والا، پھیلاؤ رکھنے والا، کشادہ مقام ۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

محلِ استعمال ۔ بھائی مجھ کو افسوس ہے کہ میرا مشفق پیغام تم کو اس وقت کہ اپنے معشوق زہرہ تمثال ۔ ۔ ۔ ہے اس باد خنک اور میدانِ فسحت آباد اور گلزار مینو سواد اور جانفزا رات اور تنہائی میں مصروف بوس و کنار رکھتے ۔ ۔ ۔ ۔ ہرگز نہ پسند آئے گا ۔ (فسانۂ آزاد)

فَسخ :۔ (بالفتح) توڑنا، یا ٹوٹنا، منسوخ کرنا یا ہونا، بدل دینا یا بدل جانا ۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

لکھا ہے مری فسخ بیعت کریں
وہ آکر تمہاری اطاعت کریں (معراج الفضائل)

قول فیصل۔ کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈرا دیکھ کر یہ سامان رزم
تو کچھ بن نہ آئی کیا فسخ عزم (معراج الفضائل)

لینا تھا کام جن سے وہ منسوخ ہوگئے ہیں
جو عزم تھے ہمارے وہ فسخ ہوگئے ہیں (اکبر الہ آبادی)

فسخ :- نکاح باطل کرنا، کسی معاہدے کا باطل کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں، فسخ نکاح کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی استعمال کرتا ہے۔

فسخ عزائم :- ارادوں کا ٹوٹنا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فسخ عزیمت :- ارادہ پلٹنا، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

ہر ارادے میں نظر آتی ہے اک صورت یاس
شغل اب کچھ بھی نہیں فسخ عزیمت کے سوا (اکبر الہ آبادی)

قول فیصل۔ اردو ترکیب سے بھی کہا ہے۔

بوقت خاص موت آتی ہے سب کی
عزیمت فسخ ہو جاتی ہے سب کی (منشی جواہر سنگھ جوہر)

فسخ کردینا :- منسوخ کردینا، توڑ دینا، بدل دینا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ ان بھولے بھالے رئیسوں کی بھی عجیب باتیں ہیں .... مرزا صاحب کے دوست منشی بدر صاحب نے جو نینی تال کی تعریف کی تو قسم کھائی کہ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے پہاڑ کا سفر ضرور کریں گے اور اب جو ممن کے یار مولوی صاحب نے گھنیلے کا فقرہ چست کیا تو ڈر گئے اور عزم بالجزم کو فسخ کردیا۔ (سیر کہسار)

فسردگی :- (بکسر اول و ضم دوم و فتح چہارم) فسردگی کا مخفف، رنج، غمگینی، فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

مرے دل کو ہو یہ فسردگی کہ خیال عیش بھی بار ہو
تو پھر اے نصیبہ اجی کیا کروں جو شب فراق بہار ہو (سیماب)

فسردہ :- (بکسر اول و ضم دوم) غمگین، اداس، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فراق جاناں میں جبر کے آہ بھی گھبرائے آنکھوں میں نشک غم لیے
تعمیر کھا کر ہوا کی جیسے فسردہ ہو پھول یاسمیں کا (محشر)

فسردہ خاطر :- رنجیدہ دل، اداس، غمگین، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ یہ سلطنت تو کرنے لگا مگر فسردہ خاطر پژمردہ دل بسبب شرم و حیا مفصل حال کسی سے نہ کہتا تھا، شب و روز اندیشہ کے پڑا رہتا تھا۔ (فسانہ عجائب)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

بہار آئی تو آئے اس سے خوشی نہیں ہے کچھ اپنے دل کو
فسردہ خاطر جو ہوئے ان کو فصل گل میں عذاب گلشن (سودا)

اس کے بجائے افسردہ خاطر زیادہ بولتے ہیں۔

فسردہ دل :- افسردہ خاطر، رنجیدہ، غمگین، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ دور چلے جو بادہ گل تھے
آندھی ہوئے جو فسردہ دل تھے (شبلی نعمانی)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

فسردہ دل ہوں مجھے کیا ہے کوئی موسم ہو
بھری بہار میں کیا تھا جو اب خزاں میں نہیں (ریاض)

فسق :- (بالکسر) حق و صلاح کے راستے سے ہٹ جانا، بدکار ہونا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صاف۔ شیخ زادہ خانہ خراب کو تاب کہاں تھی چھری مار کر مرگیا۔ کفن و دفن پر علما میں تکرار ہوئی۔ شیخ ضیاء الدین نے کہا شہید عشق ہے۔ اسی طرح خاک کے سپرد کردو .... ان کے تصدیقی کہتے تھے کہ نا پاک مرا۔ آسودہ عشق نہیں آلودہ فسق ہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

جب کہ ہو فسق کے سبب سے فلاح
سب کریں فسق اور چھوڑیں صلاح (تاریخ مراح نظم)

فسق و فجور :- (فجور۔ بروزن قصور) بدراہی گمراہی، بدکاری، بدچلنی، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہیں نظر میں تری وسعت کرم واعظ
مگر ہمارا ہی فسق و فجور دیکھا ہے (سودا)

قول فیصل۔ فسق و فجور میں مبتلا ہونا، فسق و فجور میں گرفتار ہونا، فسق و فجور میں منہمک ہونا وغیرہ اس کے صرف میں جیسے میں نے ایام دبستان نشینی میں شرح ماتہ عامل پڑھا اس کے بعد لہو و لعب اور آگے بڑھ کر فسق و فجور عیش و عشرت میں منہمک ہوگیا۔ (خطوط غالب)

فسوق :- (بالضم) فسق، عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

فسوق :- فاسق، عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

فسوں :- (بروزن سکوں) منتر، جادو، ٹونا، جادو کا اثر رکھنے والا کلام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج

ڈسا ہو کا ہے جس کو کافر تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے
دہان گیسو کا زہر کے اتارنہ منہ سے بولے نہ سر کے کھیلے (ذوق)

قول فیصل۔ اس سے زیادہ زبانوں پر افسوں ہے۔

فسوں پرداز :- سحر کار، جادو کا اثر رکھنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

فسوں پرداز ہے شیریں بیانی بیستر دلبر کی
ہر کلام اللہ حافظ سخن کے اس بت کا سخن ہو گیا (دلشاد)

فسوں تاثیر :- جادو کا اثر رکھنے والا۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

یہ نا امیدی دل وجاں، نالۂ شب گیر تو کھینچ
جو کھینچ سکتا اس کا دل آہ فسوں تاثیر تو کھینچ (مومن)

فسوں چلنا :- جادو چلنا، سحر کارگر ہونا اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کوئی فسوں نہ چلا کیا اس کے دام میں میں
پری کی طرح سے شیشے میں آپ بند ہوا (وزیر)

قول فیصل۔ نسبتہً "فسوں چلنا" زیادہ ہے۔

فسوں ساز :- جادوگر، سحر کار۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بنی ہے کہ دیسے مرد فسوں ساز
جو دیکھے تو دکھا دے کوئی اعجاز (مرزا شوق)

قول فیصل۔ زیادہ تر چشم محبوب کی صفت کے طور پر مستعمل ہے۔

پھرتے ہوئے آنکھ چشم فسوں ساز کو دیکھیں
مٹتا ہوا ہر نقش تمنا نظر آیا (ضامن کنتوری)

فسوں سازی :- جادوگری، سحر کاری فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

سمجھ میں آتی نہ کچھ ہر کی فسوں سازی
جو تماشے دیکھے اس آنکھ پر عجیب وغریب (ضامن کنتوری)

فسوں گر :- جادوگر، سحر کار۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سامری کی نہ چلی نرگس جادو کے حضور
ہر فسوں گر کا ترے سحر نے افسوں باندھا (دبیر)

فسوں گری :- جادوگری، سحر کاری فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرمر گئے ہے اٹھتی ہوئی چال اس کی سرسری
رفتار کون کہتا ہے یہ ہے فسوں گری (مرزا دبیر)

فسیح :- (بفتح اول وکسر دوم و یائے معروف) وسیع، فراخ مکان۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

شاہا امید ہے تو سے زار فصیح کو
دیکھے یہ جا کے تیری دعا گو فصیح کو (مرزا فصیح)

فش :- (بالفتح) گھوڑے کے ایال کے بال عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ ترکیب کے ساتھ "ریش و فش" کسی کی داڑھی کے لیے حقارت سے بولتے ہیں۔

فس (بالکسر) "پیچ" پوچ، اردو، عوام کی زبان۔

محل استعمال۔ حضرت بیٹھے بڑی بڑی ڈینگیں ہانکا کرتے تھے لیکن جب ذلیلیں سامنے آئیں تو ٹائیں ٹائیں فش ہو کر رہ گئے۔

قول فیصل۔ عوام زیادہ تر "ٹائیں ٹائیں فش" ہی بولتے ہیں۔

فشار :- (بالکسر) دبا کر نچوڑنا فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ بعض کپڑے کو دھوتے وقت کپڑے کو فشار دینا ضروری ہے۔

فشار :- (بالکسر "دبانا") قبر کا مردے کو بھینچنا، یا چاروں طرف سے دبانا۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

دبا کے مجھ کو بجز آب شرم کیا پایا
حصول خیر کر ایسے فشار میں کیا تھا (قاسم کنتوری)

قول فیصل۔ حدیث میں ہے کہ نیک اعمال شخص کو قبر اس طرح بھینچتی ہے جیسے بچے کو گود میں لیتی ہے اور بد اعمال کو اس طرح دباتی ہے کہ اس کی ہڈی پسلی ایک کر دیتی ہے۔ چنانچہ شاعر کہتا ہے۔

کسی کو میں نے دبوچا کنار میں نہ کبھی
پر ہوا ہے گور میں کس واسطے فشار مجھے (ناسخ)

فشار :- (بالضم) مروڑنا فارسی، قلیل الاستعمال۔

دم کے پنجے سے کلائی کو ستمگر کی فشار
چھین کر گرز گراں پھینک یا سوئے لیار (محب)

فشار بگڑ جانا :- حالت خراب ہو جانا گھبرا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فشار دینا :- (بالضم) نچوڑنا، کپڑے وغیرہ کو نچوڑنا اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ جس وقت کپڑے کو غوطہ دیا تو فشار بھی دے لیا کرو۔

فشار دینا :- (بالفتح) قبر کا مردے کو ہر طرف سے دبانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ ملک سوال کرتے نہ لحد فشار دیتی
سر راہ کوئے قاتل جو مرا مزار ہوتا (امیر مینائی)

فشار دینا :- (بالضم) مروڑنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

دم کے پنجے سے کلائی کو ستمگر کی فشار
چھین لے گرز گراں پھینک یا سوئے لیار (محب)

فشار قبر :- قبر کا مردے کو بھینچنا یا چاروں طرف سے دبانا، فارسی عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

پیر و کو اس خاک کے کیا فشار قبر
حوروں نے آ کے پاؤں دبائے فراز میں (نظم طباطبائی)

فشار کرنا: ۔ قبر کا چاروں طرف سے مردے کو دبانا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

مے مزار میں بوتراب آئے ہوئے
زمین کانپتی ہے فشار کون کرے — رشید

فشار کرنا: ۔ (کنایتہً) برا بھلا کہنا، گالیاں دے کر گھبرا دینا۔ دستور اللغات

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی نہیں لکھا کہ دہلی کی زبان کہا جا سکے۔

فشار گور: ۔ (باضافت) فشار قبر، فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ع فشار گور کی خواہاں ہے جسم زار میں درج — رشک

فشار نکل جانا: ۔ خستہ حال ہونا، بہت زیادہ تھک جانا، چور چور ہو جانا، اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صحیح۔ آج صبح نہ معلوم کس کی صورت دیکھی تھی کہ دوڑتے دوڑتے میرا فشار نکل گیا۔

فشار ہونا: ۔ مردے کا قبر میں چاروں طرف سے زمین کے ذریعہ دبوچا یا دبایا جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گنبد کی شرم سے خوں ہو کے بہ گیا دل زار
اب اور قبر میں یارب فشار کیا ہوگا — فائق کیفوری

قول فیصل۔ ہر کے اضافے کے ساتھ بھی مستعمل ہے

بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہیں نجات
کس مرگ پر فشار نہ زیر زمیں ہوا — امیر

فشاں: ۔ دبا کر، جھاڑنا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر ترکیب کے ساتھ مستعمل ہے جیسے خوں فشانی، عرق فشاں وغیرہ۔

نہ دل رہا نہ جگر دونوں جل کے خاک ہوئے
رہا ہے سینے میں کیا چشم خوں فشاں کے لیے — ذوق

مرے مزار پہ کس وجہ سے نہ برسے نور
کہ جاں دی نزع میں رو رو کے عرق فشاں کے لیے — ذوق

فشانی: ۔ (دبا کر) جھاڑنا، جھڑکنا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خلش غمزۂ خونریز نہ پوچھ
دیکھ خونابہ فشانی میری — غالب

فشردہ: ۔ (بضم اول و دوم و فتح چہارم) نچوڑا ہوا، عرق نکالا ہوا۔ فارسی، صفت، مذکر، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فشردہ: ۔ عرق، رس، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ شعرا ضرورت شعری کے ماتحت استعمال کر دیں تو کر دیں ورنہ عام طور سے افشردہ مستعمل ہے جیسے، افشردۂ انگور، افشردۂ انار، وغیرہ۔

فشردہ دنداں: ۔ غصے کے مارے دانت پیسنے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نجف و اژدر تو امیر یہ خندہ تھا
وہ غضب سے فشردہ دنداں تھا — ضمیر

فشن: ۔ (بکسر اول و فتح دوم) وضع، اردو، عوام کی زبان۔

محل صحیح۔ میاں وہ پرانے فشن کی آدمی ہیں کوئی دقیانوسی باتیں پوچھیں گی۔ اللہ پر شاکر رہو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ یہ فیشن کا بگڑا ہوا ہے جو انگریزی ہے۔

فشیا: ۔ دبا کر، نابالغ لڑکی کے پیشاب

رکا مقام۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

فصاحت: ۔ (بفتح اول و دوم و چہارم) خوش بیانی، خوش کلامی، کلام میں سلاست و روانی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

نمک خوان تکلم ہے فصاحت میری
ناطقے بند ہیں سن سن کے بلاغت میری — میر انیس

فصاحت: ۔ کلام میں ایسے الفاظ ہونا جن کو اہل زبان بولتے ہیں۔ جس میں انوکھی ترکیبیں، ثقیل، بھدے، غیر مانوس، مغلق، خلاف محاورہ الفاظ و مرکبات نہ ہوں۔ عربی، مونث، اصطلاح علم معانی۔

نسیم دہلوی ہم موجد باب فصاحت ہیں
کوئی اردو کو کیا سمجھے گا جیسا ہم سمجھتے ہیں — نسیم

فصاحت: ۔ لکھنؤ کے ایک شاعر جناب سید عباس حسن صاحب مرحوم ابن سید آغا حسن صاحب امانت لکھنوی مصنف اندر سبھا کے چھوٹے بیٹے کا تخلص۔ سید عباس حسن صاحب فصاحت ان کے بڑے بھائی تھے ۱۹۲۷ء میں کربلا معلی میں شب کو کوٹھے سے گر کے انتقال فرمایا ۵۸ سال کی عمر پائی محلہ وزیر گنج میں رہتے تھے۔ آپ کا ایک ضخیم دیوان ثمرۂ فصاحت کے نام سے چھپ چکا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سا کلام ہے جو زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکا۔ آپ نواب سلیمان قدر بہادر کے استاد تھے آپ کے تین فرزند تھے ۱۔ سید عابد حسین بلاغت مرحوم ۲۔ سید مہدی حسن لیاقت مرحوم ۳۔ سید صادق حسین محبت مرحوم۔ آپ کے شاگردوں میں نکہت لکھنوی مرحوم اور صولت لکھنوی مرحوم اور اچھے صاحب شہرت مرحوم فرزند لطافت تھے۔ یہ حالات فصاحت کے پوتے جناب سید امیر حسن صاحب فرزند لیاقت سے معلوم ہوئے۔

فصاحت سے: ۔ خوش بیانی کے ساتھ۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ وہ پڑھے لکھے تو زیادہ نہیں ہیں مگر گفتگو بڑی فصاحت سے کرتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ اس جگہ "فصاحت کے ساتھ" زیادہ بولتے ہیں

فَصّاد :- (بفتح اول و دوم مشدّد) فصد کھولنے والا، خون نکالنے کے لئے نشتر لگانے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

جنوں ہوئے کمر میں جو فصدِ فصّاد ہے
مہین بال کے مانند نیشتر لینا — شاد لکھنوی

فَصّادی :- فصد کھولنا، نشتر لگانا، فصد کھولنے کا پیشہ۔ فارسی، غیر فصیح، راجح۔

خون ہو جان میں سودا کی رہے گا جب تک
تیری مژگاں نہ رگِ جاں پہ کرے فصّادی — سودا

فُصَحا :- (بضم اول و فتح دوم) فصیح کی جمع خوش بیان و خوش کلام لوگ۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

محلِ صَرف۔ فصحائے خطۂ پاک ایران تک کہتے ہیں کہ کجا انیس کجا فردوسی، کجا کر بند مرصع کجا رشالِ طوسی۔ (فسانۂ آزاد)

فَصد :- (بالفتح) رگ سے خون نکالنا، عربی، مونث، فصیح، راجح۔

راز ہوتا ہے جو افشا مجھے ہوتا ہے ملال
خون روتا ہوں لہو فصد اگر دیتی ہے — اکبر

فصد بند ہونا :- فصد کا خون بند ہونا عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فصد کرنا :- نشتر کے ذریعے رگ سے لہو نکالنا۔ اردو صرف، متروک۔

ہم خون گرفتہ یار کی شمشیر سے ہیں خوش جرأت
گر فصد جا کے تو کہیں فصّاد ادر کی — دہلوی

فصد کھُلنا :- رگ سے خون نکالا جانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

محلِ صَرف۔ ہمارے ماں باپ بھنگ پلاتے تھے معجون کھلاتے تھے۔ کسی کی فصد کھلی دیکھ کر ہمیں غش آتے تھے۔ (فسانۂ عجائب)

فصد کھُلنا :- رگ سے خون جاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

کیا تماشہ ہے رگِ لیلیٰ میں ڈوبا نیشتر
فصدِ مجنوں باعثِ جوشِ محبت کھل گئی — ظفر

فصد کھُلوانا :- رگ سے خون نکلوانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

کھلوائی فصد یار نے جب قتل ہو گیا
کم تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار سے — ناسخ

فصد کھُلواؤ :- جنون کا علاج کراؤ۔ اردو فقرہ، فصیح، راجح۔

بے ہوش میں آؤ فصد کھلواؤ — اختر
اس درجہ تو نا سمجھ نہ بن جاؤ — (شاہ اودھ)

قولِ فیصل۔ باعتبارِ محل فصد کھلوائیے بھی کہتے ہیں جیسے "یہ تو کوئی غور طلب مسئلہ ادق نہیں کہ غور و تعمق کا محتاج ہو۔ آپ چاروں کا فعل عبث ہے آپ سیدھے دار الشفا جائیے اور فصد کھلوائیے۔ شاعری پر جان دینا کار عقلا دہر نہیں فعل حمقائے روزگار ہے۔ (فسانۂ آزاد)
جب کوئی شخص حماقت کی باتیں کرتا ہے تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں کیونکہ جنون اور سودے کے امراض میں اطبا اکثر فصد تجویز کرتے ہیں۔

فصد کھولنا :- رگ سے خون نکالنا، خون نکالنے کے لئے رگ پر نشتر دینا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

خشک ہو جائے لہو کھیے جو مجھ وحشی کی فصد
ہاتھ کٹوا دوں جو دم میں دم رہے فصّاد کے — شرف

فصد لو :- فصد کھلواؤ۔ اردو فقرہ، عورتوں کی زبان۔

وہ پری کہتا ہے دیوانہ بنا کر زلف کا
فصد لو اپنی کرو جا کر دوا دو چار دن — صبا

قولِ فیصل۔ انھیں معنی میں باعتبارِ محل "فصد لے" بھی مستعمل ہے۔

بس خرابی نہ کر زیاد اپنی
فصد لے بانیِ فساد اپنی — نواب مرزا شوق

جو شخص حماقت کی باتیں کرتا ہے اس سے کہتی ہیں۔

فصد لینا :- فصد کھولنا، خون لینا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

عشقِ گل میں جب کہ میری فصد لی فصّاد نے
رنگ آ کر خون کا نشتر گلابی ہو گیا — نظامت

فصد ہونا :- فصد کھلنا۔ اردو صرف فصیح، راجح۔

جنوں ہوئے کمر میں جو فصد ہو فصّاد سے
مہین بال کے مانند نشتر لینا — شاد لکھنوی

فَصل :- (بالفتح) موسم، رت۔ عربی، مونث، فصیح، راجح۔

نامہ نہ کوئی یار کا پیغام بھیجئے
اس فصل میں جو بھیجئے بس آم بھیجئے — اکبر الہ آبادی

قولِ فیصل۔ اکثر فصل کا نام بھی لیتے ہیں جیسے جاڑے کی فصل، گرمی کی فصل، فصلِ بہار، فصلِ زمستاں وغیرہ وغیرہ۔

ع۔ گرمی کی فصل ہے تب و تاب اور ہے عطش ایتق
کبھی جس پھل یا پھول کا زور ہوتا ہے اس کے نام کے ساتھ یہ لفظ آتا ہے۔ جیسے آموں کی فصل گلاب کی فصل وغیرہ

غش آئے گا مجھے گلِ عارض کی یاد میں
یارب ابھی تو فصل نہ آئے گلاب کی ۔ رشک

قولِ فیصل ۔ اس کی اردو جمع فصلیں اور باعتبار محل فصلوں رائج ہے ۔

فصل ۲ ؛ کلمہ یا کلام کا ایک حصہ ۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فصل ۳ ؛ باب ، کتاب کا حصہ ۔ عربی مونث ، فصیح ، رائج ۔

محلِ نثر ۔ لکھتے ہیں کہ مجھے کتابیں دی تھیں ان میں ایک انوار المشکوٰۃ بھی تھی اس میں ایک فصل بہ نسبت اور نسخوں کے زیادہ تھی ۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل ۔ اس کی اردو جمع فصلیں اور اپنے محل پہ فصلوں بھی رائج و فصیح ہے ۔

گردوں کا پانچ فصلوں میں بیاں پھر
مفصل تجھ پہ تا سب ہو عیاں پھر ۔ رنگین

فصل ۴ ؛ بیان ، ضمن ، حد (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فصل ۵ ؛ دو چیزوں کے بیچ کا حجاب ، پردہ ، اوٹ ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ اسے فصل نہیں حجاب کہتے ہیں ۔

فصل ۶ ؛ جدائی ، علیحدگی ، عربی مونث قلیل الاستعمال ۔

محلِ نثر ۔ ایک شب لذتِ ہم کناری ایک روز پہلو تہی گریہ و زاری ہے کبھی شبِ وصل کیا کیا اختلاط ہوتے ہیں ، گاہ فصل کے دن سر پیٹتے ہیں روتے ہیں ۔ (فسانۂ عجائب)

فصل ؛ فرق ، فاصلہ ، عربی مذکر ۔

فصیح ، رائج ۔

فصل دو کماں پر ہے بیاں خوف ادب کا
ابرو سے وہاں سیکڑوں تیغیں کے اشارات ۔ محشر لکھنوی

فصل ۷ ؛ قطع و برید (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فصل ۸ ؛ پیداوار ، غلہ ، اناج ، جنس ۔ اردو ، کاشتکاروں کی اصطلاح ۔

محلِ صرف ۔ فصل کٹنے پر تمہارا کل قرضہ ادا کر دوں گا ۔

فصل ۱۰ ؛ وہ چیز جو کسی نوع کو فرد کا ذاتیہ سے تمیز دے ، دو چیزوں کا فرق بتلانے والی چیز ، مابہ الامتیاز ۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، اصطلاحِ منطق ۔

فصل ۱۱ ؛ دوئی ، نفاق ، کینہ ، اردو ۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فصل ۱۲ ؛ مرادف دغا ، فریب ، دھوکا (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فصل :- (بفتحتین) دغل کے ساتھ ، عورتوں کی زبان پر دغا فریب کے معنی میں مستعمل ہے ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عوام بھی بولتے ہیں جیسے تم عجیب انسان ہو ، تعلیم یافتہ ہو کے بھی دغل فصل کی باتیں کیا کرتے ہو ۔

فصل اچھی ہونا :- پیداوار اچھی ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ فصل بہت اچھی ہوئی تھی مگر بارش کی وجہ سے گیہوں کھلیان سے اٹھنے سے قبل سب سڑ گیا ۔

فصلِ استادہ : کھڑی کھیتی ۔ اردو (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام زبان "کھڑی فصل یا کھڑی کھیتی" ہے فصلِ استادہ کوئی نہیں بولتا ۔

فصلِ الخطاب :- احادیث نبوی کہ وہ حق کو باطل سے جدا کر دیتی ہیں ۔ ہر کلام فصیح اور روشن اور صاف صاف اور جدا کرنے والا حق کو باطل سے ۔ عربی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال ۔

طائرہ دعویٰ تھی قتا خون جب تیغ سے
اور بھی ہوتی تھی شرح کتبۂ فصل الخطاب ۔ محشر

فصل آنا :- موسم آنا ، رُت آنا ، کسی پھل پھول یا غلے کی پیداوار کا زمانہ آنا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

غش آئے گا مجھے گلِ عارض کی یاد میں
یارب ابھی تو فصل نہ آئے گلاب کی ۔ رشک

فصلِ باراں :- (باضافت) بارش کا موسم ، برسات ۔ فارسی ترکیب ، مونث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ہم فصلِ باراں ہو نہ ہو سیرِ گلستاں ہو نہ ہو ۔ صبا

فصل بگاڑنا :- آب و ہوا خراب کرنا ، پیداوار خراب کرنا ۔ اردو محاورہ متروک ۔

تری گل گشت کی گرمی نے بگاڑی یہ فصل
چیچک اوراقِ گلِ تر کو سراپا نکلی ۔ رشک

فصل بگڑنا :- (لازم) آب و ہوا خراب ہونا ، پیداوار خراب ہونا ۔ اردو محاورہ متروک ۔

فصلِ بہار :- (باضافت) بہار کا موسم ، جو ہندوستان میں ۱۵ مارچ سے شروع ہوتا ہے ، فارسی ترکیب ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

گلا بنا آنکھیں ہو گئیں ساقی کی یاد میں
فصلِ بہار آکے مرے جام کو بھر گئی — جلیل

قول فیصل۔ اسی کو فصلِ بہاراں اور فصلِ بہاری بھی کہتے ہیں۔

دردِ ہجراں ہے ولیکن وصلِ جاناں خوب ہے
گو خزاں آتی ہے پر فصلِ بہاراں خوب ہے — وارث

صحرا میں چمن فصلِ بہاری ہے عجب
پھر ہوا رہے اصطبل میں تلوار ہو رن میں — زاہد

فصلِ تخم ریزی :- بیج بونے کا موسم، اردو، مونث (فرہنگِ آصفیہ)

فصلِ جاناں :- موسمِ جاناں، اردو، صرف فصیح، رائج۔

اب آؤ زندگی مستعار جاتی ہے
کرو نہ غمزہ کہ فصلِ بہار جاتی ہے — اکبر

فصلِ جوانی :- عہدِ شباب، جوانی کا زمانہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

چند دن فصلِ جوانی اگر آجاتی ہے
روگ انساں کو محبت کا لگا جاتی ہے — لطافت

فصلِ خراب ہونا :- پیداوار اچھی نہ ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

فصلِ خریف :- (باضافت) ہندی سال کے پہلے چھ مہینے جن میں جوار باجرا مونگ موٹھ دھان وغیرہ اناج پیدا ہوتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ جب وہ زمانہ نکل گیا تو پھر ایک دوسری ہوا باندھی کہ اگرچہ فصلِ خریف نہ ہوئی مگر اس کی کسر ربیع میں بالکل نکل جائے گی۔ (گلدستۂ ظرافت)

قول فیصل۔ یہ فصل اساڑھ سے اگہن تک رہتی ہے۔ انگریزی مہینوں کے حساب سے جون سے نومبر تک رہتی ہے۔

فصلِ خزاں :- (باضافت) پت جھڑ کا موسم، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بلبل و گل ہیں موسمِ گل فصلِ خزاں بھی
اے عشق گلستاں کے گرفتار ذرا سوچ — رضا علی وحشت

فصلِ ربیع :- (باضافت) ہندی سال کے دوسرے چھ مہینے جن میں گیہوں، جو، مسور، وغیرہ غلے پیدا ہوتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

دیکھ تو قدرتِ لطیف و سمیع
جب ہوئی ابتدائے فصلِ ربیع (سراج نظم)

قول فیصل۔ یہ فصل پوس سے جیٹھ تک اور انگریزی سال کے حساب سے دسمبر سے مئی تک رہتی ہے۔

فصلِ زائد :- (باضافت) جب فصلِ ربیع کٹ جاتی ہے تو گرمی کے دنوں میں کھیتوں کو سینچ کے ککڑی، خربوزہ، کریلا اور دیگر ترکاریاں بوتے ہیں اسی کو کہتے ہیں، فارسی ترکیب، مونث، [illegible]

فصلِ زمستاں :- (باضافت) جاڑے کا موسم، سردیوں کے دن، ایامِ سرما، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ڈھونڈھیں معشوق کوئی اپنے لئے گرما گرم
فکر سیلی کی کریں فصلِ زمستاں آئی — آتش

فصلِ سرما :- (باضافت) جاڑے کا موسم، فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال

امرِ عبرت کا اور نقشا دیکھ
فصلِ سرما و فصلِ گرما دیکھ (سراج نظم)

فصلِ شباب :- (باضافت) جوانی کا زمانہ، شباب کے دن، مونث، فصیح، رائج۔

پی تھی شراب ہم نے بھی فصلِ شباب میں
جس عہد میں گناہ نہ کرنا گناہ تھا — تسلیم لکھنوی

فصل کی چیز :- وہ پھل جو موجودہ فصل کا ہو۔ اردو، صرف فصیح، رائج۔

محل نثر۔ تم نے اچار اور مربا تو بھیج دیا۔ مگر فصل کی چیز یعنی آم نہیں بھیجے۔

فصلِ گرما :- (باضافت) گرمی کا موسم، گرمی کا زمانہ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سالا نہ سویا فصلِ گرما میں جو میرا گلبدن
جب پسینا آگیا بستر گلابی ہو گیا — لطافت

فصلِ گل :- (باضافت) موسمِ بہار، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کیا فصلِ گل ہی میں زمانے گزرے بہار ہو!
بھر دے گلابیوں میں جو ساقی تو آ سرخ — لطافت

فصلی :- وہ سال جو فصل کے اعتبار سے حساب کیا جاتا ہے مہینے حسب ذیل ہیں۔

چیت، بیساکھ، جیٹھ، اساڑھ، ساون، بھادوں، کنوار، کاتک، اگہن، پوس، ماگھ، پھاگن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فصلی سال یا سن فصلی، یا سال فصلی کہتے ہیں۔ تنہا فصلی نہیں بولتے۔

فصلی :- فصل سے منسوب، موسم کا، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں، فصلی بخار ہے دو دن میں خود ہی اتر جائے گا۔

فصلی :- چیچک، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ اپنے بچے کو ان کے یہاں نہ لے جاؤ، ان کے بچے کے فصلی نکلی ہے۔

فصلی بخار :- وہ بخار جو موسم بدلتے وقت آتا ہے، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کشتہ ہو گرم جوشی ہر جائی یار کا
مارا ہوا دل آتا ہے فصلی بخار کا ـ آتش

فصلی بھڑوا :- ہولی کا بھڑوا، موسمی مسخرا اردو، مذکر، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فصلی سال :- وہ سال جو فصل کے اعتبار سے حساب کیا جاتا ہے ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ فصلی سال کے مہینے حسب ذیل ہیں۔ چیت، بیساکھ، جیٹھ، اساڑھ، ساون، بھادوں، کنوار، کاتک، اگھن، پوس، ماگھ، پھاگن ۔

فصلی کوّا :- پہاڑی کوا جو برسات کے موسم میں پہاڑ سے اتر کر دیس میں چلا جاتا ہے ۔ چند روز کا یار، غرض کا آشنا، ابن الوقت ۔ (پنجابی) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فصلی میوہ :- وہ میوہ جو کسی خاص موسم میں پیدا ہو۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

فصلین :- (بفتح اول و دوم) دونوں فصلیں خزاں اور بہار، ربیع و خریف ۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بگڑ مآل کار سے جہل پہ ہو گیا
فصلین بر خزان و گلستان عزیز ہو ـ رشک

فصول :- (بضمتین و واؤ معروف) فصل کی جمع بہت سی فصلیں، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فصول چارگانہ :- سال کی چاروں فصلیں گرمی، سردی، بہار، خزاں، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اسی کو " فصول اربعہ " بھی کہتے ہیں ۔

فصیح :- (بفتح اول و یائے معروف) رواں، سلیس، فصاحت والا، عربی، فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ عیب یہ ہے کہ یاں اب بنتر دکھ ہو گیا ہے اس کی جگہ بیاں بولتے ہیں اسی کو فصیح جانتے ہیں (آب بقا)

فصیح :- خوش بیان، شیریں کلام، فصاحت سے کلام کرنے والا، عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف ۔ سوداگر کے اس مضمون دردناک سے آنسو نکل پڑے سمجھا یہ بند نہیں کوئی فصیح، بلیغ، عالی خاندان والا دودمان سحر میں پھنس گیا ہے ۔ (فسانۂ عجائب)

قول فیصل ۔ عربی میں اس کا اسم تفضیل افصح (بفتح اول و سوم) ہے جو اردو میں " افصح الفصحا " اور " افصح العرب " وغیرہ کی ترکیب سے کمی کے ساتھ مستعمل ہے ۔

ع تھا کہ افصح الفصحا ہے انھیں کا جد میرانیس

ع ہاں افصح العرب کے نواسو! نثار ہاں مرزا دبیر

فصیح :- ایک قدیم مرثیہ گو کا تخلص۔ عربی، رائج

قول فیصل ۔ آپ کا نام میرزا جعفر علی تھا فیض آباد میں $\frac{۱۱۹۷}{۱۷۸۲}$ میں پیدا ہوئے ۔ آپ قوم قریش اور اولاد عقیل ابن ابی طالب علیہ السلام سے تھے آپ کی ماں سبزواری تھیں اور والد میرزا ہادی علی خوشنویس پیراک اور پھکیت تھے ۔ چونکہ آپ کے بزرگ ایران میں رہتے تھے اس لئے یہ میرزا مشہور ہو گئے ۔ سترہ سال کی عمر میں والدین اور اعزا کے ساتھ دہلی چلے گئے جو ان کے بزرگوں کا وطن تھا چند سال کے بعد پھر لکھنؤ آئے ۔ شاد عظیم آبادی نے فکر بلیغ حصہ دوم میں لکھا ہے کہ بارہ سال سے کچھ زیادہ عمر تھی کہ ان کے والد رحلت کر گئے ۔ شجاع الدولہ کے زمانے میں جب آپ لکھنؤ آئے تو حکیم رونق علی کے یہاں ملازم ہو گئے ۔ علامہ تفضل حسین خاں نے آپ کی بسر اوقات کے لئے بیس روپیہ مقرر کر دیئے نواب مظفر حسین خاں کمبوہ کی نظر عنایت آپ پر تھی غزل گوئی پر ان کو راغب پا کر منع کیا اور کہا کہ میاں! تمھاری طبیعت مرثیہ گوئی کی طرف ہے اور تمھاری زبان بھی فصیح ہے بس یہی تخلص رکھو اور مرثیے کہو ۔ مصحفی نے ریاض الفصحا میں لکھا ہے کہ " انھوں نے جو کچھ لکھا اس پر شیخ امام بخش ناسخ سے اصلاح لی بلکہ یہ ان کے شاگردوں میں سر فہرست رہے " مگر ڈاکٹر ابواللیث فرماتے ہیں کہ " فصیح پہلے ناسخ کے شاگرد تھے پھر دلگیر کے ہو گئے " ۔ انھوں نے مرثیہ گوئی میں نام پیدا کیا۔ علم عروض و قافیہ پر دستگاہ رکھتے تھے۔ حدیث اور دینی کتابیں میر دلدار علی سے پڑھیں نیز آپ نے غفراں مآب کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا تھا۔ تیس برس کی عمر میں سب سے پہلا سفر عراق ائمہ معصومین کی زیارت کی غرض سے کیا پھر بار بار آتے جاتے رہے آخر زمانے میں مکہ معظمہ میں اقامت کر لی تھی اور وہیں تقریباً بہتر برس کی عمر میں پیوند خاک ہو گئے مگر خواجہ عشرت نے آب بقا میں لکھا ہے کہ لکھنؤ میں عروج پایا اور مدت تک کربلائے معلیٰ میں قیام کیا اور آخر عمر میں لکھنؤ واپس آئے اور گوگاسی کی سنبھا میں دفن ہوئے ۔

فصیح البیان :- جس کا بیان سلیس ہو جس کے بیان میں سلاست اور روانی ہو، خوش بیان، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ وہ شخص جس نے لکھنؤ میں پیدا ہو کر یہیں آنکھیں کھولی ہوں، یہیں زبان کھولی ہو، یہیں عمر بھر رہا ہو۔ اس کا فصیح البیان ہونا کیا تعجب کی بات ہے ۔ (مباحثہ گلزار نسیم)

فصیحان :- خوش بیان لوگ، فصاحت والے فصیح کی جمع، فارسی، مذکر، فصیح، رائج ۔

وقت تھے ترتیل قرآں میں فصیحان حجاز
محو تھے احیائے شب میں عابد شب زندہ دار ـ نظم طباطبائی

قول فیصل ۔ اردو جمع اپنے محل پر " فصیحوں " بھی رائج و فصیح ہے ۔

فصیحانہ : فصاحت سے پُر، فصاحت والا، فارسی

فصیح، رائج۔

فہمیدانہ پڑھے جب اس نے اشعار
ہوئے حیرت سے شاعر نقش دیوار (معراج المضامین) مینر

فَصِیل ۱؎ :- (بفتح اول و یائے معروف) شہر پناہ، شہر کی چار دیواری دیوار قلعہ۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فصیل قلعہ شاہی کی اس قدر اونچی
کہ جس کے سامنے تھی پست چین کی دیوار ظریف

قول فیصل۔ عربی زبان میں اس کے ایک معنی ہیں "ماں کے دودھ سے چھڑایا ہوا اونٹ کا بچہ" جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

فصیل ۲؎ چار دیواری، دیوار، فارسی مونث دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ اس سال بداؤں میں بڑی آگ لگی اور اتنے سب خدا کے جل گئے کہ گنے نہ گئے۔۔۔۔ ہائے جان بڑی پیاری ہوتی ہے۔ مرد عورت فصیل پر چڑھے اور باہر کود، کود پڑے۔ (دربار اکبری)

فَضَا ۱؎ (بفتحتین) زمین کی فراخی، کھلا میدان جگہ کی وسعت، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

آبادی فضائے عدم ہم سے خاک ہو
کچھ ساتھ لے گئے نہ جہاں خراب سے مصحفی

قول فیصل۔ جلالؔ نے انھیں معنی میں مذکر بھی نظم کیا ہے۔

جب تن پہ کوئی زخم لگا بولے شاہ دیں
شکر خدا کو اور فضائے دہن ملا جلال

فَضَا ۲؎ سہانا سماں، پرکیف منظر، دل پسند کیفیت بہار، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ابر، دریا، سبزہ، ساقی، یار، مطرب، دخت رز
ہو یہ سب ساماں تو پھر دیکھیں فضا برسات کی امیر

فضا خراب ہونا :- ماحول خراب ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کسی نے مسجد میں سور کا گوشت ڈال دیا ہے جھگڑے کا خوف ہے۔ فضا خراب ہو رہی ہے۔ احتیاط سے باہر نکلنا۔

فَضَائِل :- (بفتحتین) فضیلت کی جمع، بزرگیاں، نیک اور پسندیدہ خصلتیں، خوبیاں، نیکیاں کمالات۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اس مرثیے میں اس کے فضائل کا بیاں ہے
جو سن میں حسین ابن اداراد ے میں جواں ہے مرزا دبیر

فضائل اربعہ :- (بااضافت) حکمت، شجاعت عفت، عدالت۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ رات کو ان کے گھر تاریک ہوتے ہیں اگر کوئی بلند مکان پر چڑھا تو کچھ نظر نہ آئے گا یہ مدح ہوئی عفت کی اور عفت ایک فضیلت ہے فضائل اربعہ میں سے۔ (عود ہندی)

فضائیہ :- (بالفتح) ہوائی جہاز کا محکمہ، اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ یہی شخص تھا جس نے ساحلی محافظ سے بات کی تھی۔ یہ شخص ۱۹۲۳ء میں امریکہ آیا تھا اور امریکی فضائیہ میں ملازمت کرتا تھا۔ (تمنا رحید چودھری کے ایک مضمون سے)

قول فیصل۔ یہ جدید صرف ہے۔ عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہے۔

فَضل ۱؎ :- (بالفتح) رحم، مہربانی، عنایت، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

مالک کے فضل سے یہ عزیز دو کون ہیں
تیرے کنیز زادے ہیں زہرا کے کون ہیں مرزا دبیر

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں زیادتی اور جمع فضول ہے اور مختلف علما کے معنی میں اس کی جمع افضال ہے۔

فَضل ۲؎ غلبہ، فضیلت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر فضیلت بولتے ہیں۔

فضل ۳؎ ہنر، جوہر، علم، عربی، قلیل الاستعمال۔

آدمی ہو تو ہم آپ میں ہووے کچھ فضل
ورنہ بدنام نہ کر تو نسب آدم کو سودا

قول فیصل۔ ان معنی میں فضل و کمال کی ترکیب سے نسبتاً زیادہ بولتے ہیں جیسے "جب علمائے مذکور نے شیخ مبارک نے فضل و کمال کو اپنے بس کا نہ دیکھا تو رنگ رنگ کے پہلوؤں سے بدنام کیا۔ (دربار اکبری)

فضل ۴؎ :- بزرگی، خوبی، عربی قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ ان معنی میں زیادہ تر فضیلت بولتے ہیں۔

فَضَل :- (بفتحتین) بچوں کے ڈرانے کا ایک فرضی نام۔ جیسے دال چپاتی اللہ میاں کی بھینس، بی شادی، ہوا وغیرہ مثلاً اللہ میاں کے فضل دیکھ یہ روتا ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

فُضَلا :- (بضم اول و فتح ثانی) فاضل کی جمع، علما، صاحبان علم و ہنر، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ لیکن حضرات بادہ گسار اور عشاق زار کا وہاں کال ہے مگر علما فضلا شعرا کملا کی ٹکسال ہے۔ اودھ میں لکھنؤ کے بعد پھر بلگرام ہی کا نمبر ہے۔ (فسانہ آزاد)

فُضُلات :- (بضمتین) فضلہ کی جمع۔ عربی، مذکر

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فضلِ الٰہی:۔ (باضافت) فضلِ خدا، خدا کی مہربانی، اللہ کا کرم، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

بہت مشتاق ہوں دہلوی قاضی آکے پڑھ جائے
ہوئی جو دخت رز ہشیار اب فضلِ الٰہی سے (امیر مینائی)

قولِ فیصل۔ انھیں معنی میں فضلِ خدا، فضلِ رب، فضلِ معبود وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

ہماتن نے کی عرض حقیقت مری کیا ہے
سب آپ کا اقبال ہے سب فضلِ خدا ہے (مرزا دبیر)

فضلِ خدا شاملِ ہونا:۔ کسی کے حال پر خدا کی مہربانی ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہمیں اپنی کوششوں پر کوئی ناز نہیں ہے اگر فضلِ خدا شامل ہے تو کام ضرور پیدا ہوگا۔

قولِ فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "فضلِ خدا شاملِ حال ہونا" زبانوں پر ہے۔

فضل دوست:۔ (ب اضافت) علم دوست، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ خود لکھتے ہیں کہ یہ شخص صاحب اخلاق، بلند اخلاق .... علم پرور، فضل دوست تھا۔ (دربارِ اکبری)

فضل کرنا:۔ رحم کرنا، مہربانی کرنا، نوازش کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اسے فضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو اس سے مایوس امیدوار (میر حسن)

فضل کرے تو چھٹیاں، عدل کرے تو لٹیاں:۔ (کہاوت) اگر خدائے تعالیٰ کا فضل ہو تو بیڑا پار ہے ورنہ انسان تو ہر طرح سے گنہگار ہے۔ (دربارِ بازاری زبان، فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فضلِ مولیٰ:۔ (فقرا کی دعا) خدا خوش رکھے، خوش رہو، خدا کی عنایت رہے۔ (۲) خدا کی مہربانی، خدا کی عنایت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یہی ہے۔

فضلِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ:۔ خدا کی مہربانی سب سے بہتر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں۔ "فضلِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ"۔

فضلہ:۔ (بالضم اول وفتح سوم) افزود، زیادہ، بقایا، بچا ہوا، عربی، مذکر (۲) جھوٹن، جھوٹا کھانا، باسی، خوردہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فضلہ:۔ (بلکسر) تھوک، نغث، وہ فضول جو بعد ہضمِ غذا جسم سے براہ معدہ، مثانہ یا دماغ وغیرہ سے خارج ہو جیسے بول، براز، چرک، سیل، کیچڑ وغیرہ۔ (نور اللغات)

لکھنؤ میں عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ پیخانے ہی کو کہتا ہے۔

یہ ستم ہے اک انجیر از ہرا
کہ جب وقت ہوتا تھا فضلہ پھرا
عیاں ہوتی تھی اس کو شکل کی
کوئی دیکھتا تھا نہ اس کو کبھی (مصائب الفضائل)

فضل ہونا:۔ مہربانی ہونا، کرم ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

حق بڑی چیز ہے جڑ کاٹنے سے کیا ہوتا ہے
بگڑے بن جاتے ہیں جب فضلِ خدا ہوتا ہے (امیر)

فضل ہے:۔ خیریت ہے۔ اردو محاورہ۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں "خدا کا فضل ہے"۔

فضول:۔ (بفتح اول وضم دوم و واؤ معروف) وہ شخص جو غیر ضروری کام اور بے کار باتیں کرے۔ عربی، صفت، متروک۔

محلِ صرف۔ حضرت آپ حیران ہوتے ہوں گے کہ یہ شخص آج فضول اور لغو کیوں ہے۔ (رشید بنہوری)

فضول:۔ (بلفتح) (واؤ معروف) بے فائدہ، بیکار، لاحاصل۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مقصود کے قتل ہو جانے پر اعدا کی بھاگتی ہوئی فوج نے ایک مرتبہ پھر بھی طاقت سے مقابلہ کیا لیکن اسے یہ دلیری فضول تھی۔ (فتوحِ نوربتیہ کشمیر)

قولِ فیصل۔ یہ معنی بھی زبانوں پر ہے۔

فضول:۔ (بلفتح) فالتو، زائد، زائد از ضرورت۔ (۲) زیادہ، بہت، از حد، کثیر، وافر۔ عربی، صفت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ دلی لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔ البتہ پہلے معنی پر ضرور زبانوں پر ہے۔

فضول:۔ (بلفتح) بے جا، بے محل۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ محبت میں ایسی رسمیں ہیں جن پر بے جا فضول خرچ ہوتا ہے۔ (زینت المعرفت)

فضول:۔ ناقص، ناروا، غیر اصلی۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ قبلہ پیر جادو صاحب سا تو میں سوچتے بیٹھے کیا کرتے تھے۔ تو آج آپ نے دیکھا اسے داؤ کی ہوگیا ہے جیسے شہر میں باغیات بار فضول محرم رفع ہو جاتے ہیں اور یہی مشتاب سے نجات ہوتے۔ (حور بہشتی)

فضول باتیں:۔ نکمی اور معنی بے فائدہ باتیں، لغو گفتگو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر "فضول کی باتیں" بولتے ہیں۔

فضول خرچ:۔ مسرف، بے جا خرچ کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ بے جا خرچ کرنے کو "فضول خرچ" بھی کہتے ہیں۔

جیسے "بہت ایسی رسمیں ہیں جن میں روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے اور اسی فضول خرچی کے سبب سے بہت سے گھرانوں کی ریاستیں، زمیندار یاں تباہ ہو گئیں"
(زینت العروس)

فضول سمجھنا :- زائد جاننا، ضرورت سے زیادہ خیال کرنا، بے ضرورت سمجھنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف: تحریر، حالات میں بعض باتوں کے لکھنے کو لوگ فضول سمجھیں گے مگر کیا کروں جی یہی چاہتا ہے کہ کوئی مختصر اس گراں بہا داستان کا نہ چھوٹ جائے۔ (مقدمہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

فضول کی باتیں :- فضول شخص کی باتیں بیکار کی باتیں، اردو مصدر، متروک۔

نہ سنیے عاشق زار و ملول کی باتیں
کہ یاد ہوتی ہیں اکثر فضول کی باتیں (رشک)

قول فیصل۔ عام طور سے فضول کی باتیں یعنی بیکار کی باتیں بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

فضول گو :- بات بڑھا کے بیان کرنے والا باتونی، بکّی، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ تعلیم یافتہ عورت بھی نگاہیں بھی تجسس پسند واقع ہوئی تھیں بے محابا گفتگو کرنے کی عادی نہ تھی۔ فضول گو بھی نہ تھی۔ (دبیر اسپلاگناہ)

فضول گوئی :- بات بڑھا کے بیان کرنا فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

بیجا فضول گوئی سے ہے مقصد سکوت
معقول بات ذہن میں آئے تو چپ نہ رہ (اکبر الہ آبادی)

فضول ہونا :- بے کار ہونا، نکمّا ہونا، لاحاصل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے ضرورت سے زیادہ ہونا بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ بولتے

فضول ہے :- لاحاصل ہے، بے فائدہ ہے، غیر مصرف ہے اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

فضولی :- (بکسر یا بالفتح) بیہودہ آدمی، زیادہ گو، وہ شخص جو غیر ضروری کام کرے۔ عربی صفت متروک

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع واو نون کے اضافے سے فضولیوں ہے جیسے "چونکہ تاریخ الفی کے مصنف نے امرائے عہد کے حال بھی لکھے ہیں جن میں سے اکثر نامحرم چلے گئے ہیں انہوں نے ان فضولیوں کے ذکر سے زبان کو آلودہ نہیں کیا" (دربار اکبری)

فضولی :- [2] غیر ضروری کام، فارسی، متروک۔

جس نے رکھا نہ فضولی سے سروکار اکبر
مرد عاقل ہے وہی دہر کے مہمانوں میں (اکبر الہ آبادی)

قول فیصل۔ اس کی جمع فضولیوں بھی استعمال کرتے تھے جیسے "بعض ضرورتوں بلکہ فضولیوں کے سبب سے وعدہ خلافی کر کے سال بھر پڑا رہا۔ (دربار اکبری)

فضولیات :- بیکار کی باتیں، بیہودہ باتیں، فضولی کی جمع، اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ٹوڈرمل رسم رسوم اور پوجا پاٹ کی پابندی سے پورا ہندو تھا مگر وقت کو خوب دیکھتا تھا اور ضروریات و فضولیات میں نظر دقیق سے امتیاز کرتا تھا۔ (دربار اکبری)

فِضّہ :- [1] (بکسر اول و تشدید دوم) چاندی، نقرہ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فضہ معدنی سے تا بہ ذہب (ناسخ)
اور یاقوت بحر زمرد سب (سراج نظم)

فِضّہ :- [2] کنیز جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا عربی، مونث، رائج۔

میاں یہ نہیں کہتی کہ عماری میں بٹھا دو
بابا مجھے فضہ کی سواری میں بٹھا دو (میر انیس)

قول فیصل۔ جناب رسول خدا نے ان کو اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو کنیزی کے لئے دیا تھا لیکن گھر کا کام ایک دن خود جناب معصومہ کرتی تھیں اور دوسرے دن جناب فضہ۔ ان کی وفاداری کا ثبوت یہ ہے کربلا میں حسین اور اہلبیت حسین کے ساتھ انہوں نے بھی مصیبتیں برداشت کیں۔ کربلا کے معرکے کے بعد اہلبیت پر جو قید و بند کی مصیبتیں پڑیں ان میں بھی یہ شریک رہیں۔ جب اہلبیت کو یزید نے رہا کیا تو یہ بھی مدینے اہلبیت کے ساتھ واپس ہوئیں معصومین کی خدمت کا شرف یہ تھا کہ بعد واقعہ کربلا زندگی بھر بات کا جواب آیات قرآنی سے دیا کرتی تھیں۔

فضیتا :- (بر وزن فریبا) فضیحت، برا بھلا کہنا، اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہاری لڑکی بڑی بد تمیز ہے اس نے کل شادی کے گھر میں میرا کوئی فضیتا اٹھا نہیں رکھا میں منہ دیکھتی رہ گئی۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس کا صرف جمع کے ساتھ ہے مذکر اور مونث دونوں صورتوں سے بولتے ہیں جیسے بڑے فضیتے اڑائے گئے۔ میری فضیتیاں اڑائی گئیں دراصل فضیحت تھی جس کو بگاڑ کر اس طرح بولنے لگیں۔

فضیتا اڑانا :- فضیحت کرنا، رسوا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بصیغہ جمع فضیتے اڑانا۔ زبانوں پر زیادہ ہے۔

فضیتی :- (بفتح اول و کسر دوم یائے معروف)

فضیحت، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ بصیغۂ جمع "فضیتیاں" زیادہ بولتی ہیں۔

فضیحتی کرنا:۔ ذلیل کرنا، سے لینا، لڑنا جھگڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں یوں نہیں بولتیں۔

فَضِیحَت:۔ (بفتح اول وکسر دوم وفتح چہارم) رسوائی، ذلت، بدنامی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ہو اتو دہی رسوائی کا عشق لازم
فضیحت ہوگی اب تیری لازم (مسرور الغافلین)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے کہ دہلی میں اس کی جمع فضیحتیں اور لکھنؤ میں فضیحتیاں ہے۔ لکھنؤ کے مرد اس کی جمع فضیحتیں اور فضیحتوں دونوں طرح لیتے ہیں۔ عورتیں اس لفظ کو مسخ کر کے "فضیتیاں" بولتی ہیں جو ان کی خاص زبان ہے:

فَضِیحتا:۔ (بفتح اول وکسر دوم وفتح سوم) رسوائی، ذلت، بدنامی، اردو، مذکر عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ راحت جان اور زہرہ میں سخت کلامی ہوئی محلے میں بدنامی بھی ہوئی کوئی فضیحتا باقی نہ رہا۔ (کاملینہ از سرشار)

قول فیصل۔ اب اس طرح کوئی عورت نہیں بولتی اس کے بجائے فضیتیاں زبانوں پر ہے:

فضیحت دینا:۔ ذلت دینا، رسوا کرنا، بدنام کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

زلیخا نے سنی جب یہ حقیقت
کیا دشنام دی دن کو فضیحت (زلیخائے اردو)

فضیحت کرنا:۔ رسوا کرنا، بدنام کرنا، برا بھلا کہنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

بھلا کیا کہے کوئی اس پیر کو
کہ ناحق فضیحت کرے غیر کو۔ (آغا حسن نظم) (لذت عشق)

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں "فضیحتا کرنا" بھی بولتے تھے جو اب قریب بہ متروک ہے۔

فضیحت ہونا:۔ رسوائی ہونا، بدنامی ہونا، ذلت ہونا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

مرا تب غوث کا تھا جیسے اجزائے گلستاں کو
بیچارے شیخ سعدی کی یہاں ہوتی فضیحت ہے (المشا)

قول فیصل۔ "رسوا ہونا اور بدنام ہونا" کے معنوں میں یہ محاورہ استعمال کیا ہے:

ہے کہ اب لاگے دکھا دیں سے کچھ کونا صح!
مت فضیحت ہو عبث کر کے نصیحت ہم کو (سودا)

فضیحت ہونا:۔ جھڑکا جانا، دھتکارا جانا، اردو، صرف، متروک۔

اب وصل کا ہے ذکر نہ وہ میل کی باتیں
اک بوسہ پہ ہوتا ہوں فضیحت کئی دن سے (نگل)

فَضِیحتی:۔ (بفتح اول وکسر دوم ویائے معروف وفتح پنجم) رسوائی، بدنامی، ذلت اردو مونث، متروک۔

محل صرف۔ ایک طول طویل لکچر جس میں تمام ہندوستانیوں کی کوئی فضیحتی باقی نہیں رہتی اور ان غریبوں کو دل کھول کر جاہل بیوقوف احمق بنایا جاتا ہے۔ (گلدستۂ ظرافت)

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں فضیتی بولتی ہیں۔

فضیتی:۔ لڑائی جھگڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں ان معنی میں بھی فضیتی بولتی ہیں۔

فضیتی کرنا:۔ ذلت دینا، رسوا کرنا، لے لینا دھجیاں اڑانا، لڑنا جھگڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں فضیتی کرنا بولتی ہیں۔

فضیحتیں کرنا:۔ ذلت دینا، رسوا کرنا، لے لینا، دھجیاں کرنا، لڑنا جھگڑنا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

کیں ترک مے پہ پیر مغاں نے فضیحتیں
میں توبہ کر کے اور گنہگار ہو گیا (سلیم)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں فضیتیاں کرنا کہتی ہیں۔

فَضِیلَت:۔ (بر وزن طبیعت) بزرگی، بڑائی، ہنرمندی، قابلیت۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لیکن ایک لحاظ سے ان دونوں کو بھی اقبالی کہ ان بچوں کو عمر کے ساتھ فضیلت اور کمالات بھی جوان ہوتے گئے۔ (دربار اکبری)

فَضِیلَت:۔ برتری، فوقیت، ترجیح، عربی مونث، فصیح، رائج۔

مصحف رخسار کے مضموں سے واں مضموں نہیں
سب کے مضموں پر ترے مضموں فضیلت لے گئے (آتش)

فضیلت کا تمغہ:۔ وہ تمغہ جو کسی علمی امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کی سند میں دیا جائے، ڈپلوما لیاقت کی سند، سرٹیفکیٹ، میڈل، اردو، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فضیلت کا وقت:۔ وہ وقت جس میں کسی عبادت کا بجا لانا افضل ہو، نماز کا اول وقت، اردو صرف، فصیح، رائج۔

حرارت کا وقت آ گیا ایک بار
فضیلت کا وقت آ گیا ایک بار
ہے صرف طاعت جو شاہ زمام اکبر
تو بندے بھی کی قتداے امام (مداح الفضائل)

فضیلت کی پگڑی:۔ دستار فضیلت، وہ پگڑی جو فارغ التحصیل ہونے کے بعد استاد اپنے شاگرد کے

سر پر باندھتا ہے ۔ اردو مؤنث غیر فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس محل پر دستار فضیلت ، ہی فصیح ہے ۔

فضیلت لے جانا :- فائق ہونا ، سبقت لے جانا ، اردو مصدر ، قلیل الاستعمال ۔

مصحف رخسار کے مضمون سے وہ مضمون ہیں پست
سب کے مضمون پہ مرا مضمون فضیلت لے گیا — آتش

فطانت :- (بفتح اول و دوم و چہارم) دانائی ، ہوشیاری ، عربی ، مؤنث ، فہیم ، آسطقہ کی زبان قلیل الاستعمال ۔

جن کی قسمت میں بیاں شاہجہاں ہونا تھا
جن کی فطرت میں فلاطوں کی فطانت آئی — امیر

فطر :- (بالفتح) روزہ کھولنا ، عربی ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

فطر :- صدقہ عید الفطر ، عربی ، مذکر متروک ۔

دن عید کے اللہ بلائے گئے ساغر
ساقی نے دیا فطر یہ ماہ رمضاں کا — رند

قول فیصل ۔ اس معنی میں زیادہ تر "فطرہ" بولتے ہیں ۔ عربی میں فطر کے معنی ہیں ، روزہ کشائی جس کا تعلق اردو سے نہیں ہے ۔

فطرانہ :- عید رمضان کا صدقہ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ قطعاً نہیں بولتے ۔

فطرت :- (بکسر اول و فتح سوم) آفرینش ، خلقی عادت ، پیدائشی خصلت ، عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

وہ کہتے ہیں کہ مٹنا داخل عادت نہیں ہوتا
میں کہتا ہوں کہ خوبان جہاں کی یہی فطرت ہے — محشر

فطرت :- (بالکسر) وہ شکل جو بچہ پیٹ میں اختیار کرتا ہے ، نطفہ ، لوتھڑا ، عربی ، مؤنث ، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ بالعموم ان معنوں میں نہیں لیتے ۔

فطرت :- (بالکسر) ذات ، ضمیر ، اصل ، عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

باطن کا ہے اخلاق حمیدہ سے تعلق
فطرت میں جو ہے رنگ وہ بدلے گا نہ زنہار — اکبر الہ آبادی

فطرت :- (بالکسر) دانائی ، عقلمندی ، عربی ، (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں بالعموم رائج نہیں ۔

فطرت :- (بالکسر) مکر و فریب ، شرارت ، چالاکی ، اردو ، مؤنث ، قلیل الاستعمال ۔

باز آوے اپنی فطرت سے وہ تنگ آ گیا
بازی میں جب تک نہ گہ کا کے پڑیں ٹھنکاریاں — رنگین

فطرت :- (بالکسر) سازش ، سانٹھ گانٹھ ، ملی بھگت ، (فقرہ) یہ چوری دونوں کی فطرت سے ہوئی ہے (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فطرت :- (بالکسر) فتنہ انگیزی ۔ اردو ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فطرتاً :- فطرت کی رو سے ، عربی ، فصیح ، رائج ۔

فطرتاً ہر قوت باطن عدم سے لائے تھے
آپ کے سینے میں دل تصویر رحمت ہو گیا — محشر

فطرت بدل جانا :- جبلت بدل جانا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

مصر کا چاند ہو آغوش میں زنداں کے طلوع
فطرت حسن بدل جائے تو کچھ دور نہیں — عزیز لکھنوی

فطرت بنانا :- مکر و فریب کرنا ، اردو مصدر ، عورتوں کی زبان ، متروک ۔

فطرت اس سے نئی ایجاد کوئی
ڈھونڈھ کر تازہ فیل لاؤ کوئی — شوق

فطرت کرنا :- چالاکی کرنا ، عیاری کرنا ، سازش کرنا ، اردو ، مصدر ، متروک ۔

زلیخا نے یہ فطرت کی تھی ہیہات
کہ یوسف ہوئے مائل حسن پرسات — (دنیائے اردو)

فطرت لڑانا :- چال چلنا ، سازش کرنا ، فریب کرنا ، دہلی کی زبان ۔ (نور اللغات)

فطرت میں داخل ہونا :- خلقت میں داخل ہونا ، پیدائشی ہونا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

یہ رسم بادہ خواری ہے وراثت ساقی کوثر کی
یہ پیمان ازل تھا جو مری فطرت میں داخل ہو — عزیز لکھنوی

فطرتی :- (بکسر اول و فتح سوم) طبعی ، جبلی ، پیدائشی ، خلقی ، قدرتی ، عربی ، صفت ، متروک ۔

کجا یہ فطرتی جوش طبیعت
کجا ٹھونسی ہوئی چیزیں دماغوں میں — اکبر الہ آبادی

قول فیصل ۔ اس جگہ فطری بولتے ہیں ۔

فطرتی :- (بالکسر) بے ساختہ ، بلا تصنع ، عربی ، قریب بہ متروک ۔

کچھ گھروندا ہی نہیں منحصر کہ بنائیں لڑکے
فطرتی طور پہ خود ہوتی ہے خواہش پیدا — اکبر الہ آبادی

قول فیصل ۔ اب اس جگہ فطری طور پہ بولتے ہیں ۔

فطرتی :- (بالکسر) شوخ ، چالاک ، فتنہ پرداز ، عیار ، فریبی ، دھوکے باز ، بہت چیتا ہوا ، اردو ، عورتوں اور عوام کی زبان ۔

فطرہ :- (بالکسر) عید رمضان کا صدقہ ، وہ رقم یا اناج جو ماہ رمضان کے روزوں کے بعد عید کے دن حکم شرع کے مطابق دی جاتی ہے ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

اے برید گرم رو لا اس میں فطرے کی رقم
کاسۂ دریوزگی تیرا یہ زریں جام ہے — عزیز

قول فیصل - دینا لینا کے ساتھ اس کا فرق ہے۔

عید کا روز ہے مسکین ہیں فطرہ لیجے
خیر خم ہم کو بھی ساقی کوئی ساغر ملتا — آتش

فطری: (بالکسر) فطرت سے منسوب، خلقی، پیدائشی، طبیعی، طبعی، عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شاعری ایک فطری جذبہ ہے جو کبھی فنا نہیں ہو سکتا البتہ اس کا اچھا یا برا استعمال اکتسابی استعداد اور ذوق خداداد پر منحصر ہے۔
(دیباچہ آہنگ خیال)

فطنت: (بکسر اول و فتح سوم) زیرکی، دانائی، عقلمندی، عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

استعارے کا جو آتا ہے کبھی مجھ کو خیال
نئی چیز دل کو طلب کرتی ہے میری فطنت — عارف

فطیر: (بروزن امیر) تازہ گندھا ہوا آٹا جس کا خمیر نہ کیا گیا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل - کوئی نہیں بولتا۔

فطیری روٹی: چپاتی، پھلکا، خمیری روٹی کا نقیض، اردو مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

فطین: (بروزن امین) تیز، دانا، زیرک، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فعل: بالکسر کام، کاج، عمل، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف - کیوں صاحب یہ گرمیوں میں صاحب لوگ رخصت کیوں زیادہ لیتے ہیں اس کا کوئی سبب ضرور ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے وقت کے نقصان میں ان کا کوئی فعل خالی از حکمت نہیں ہوتا۔
(سیر کہسار)

قول فیصل - اس کی اردو جمع ون کے ساتھ فعلوں بھی استعمال کرتے ہیں۔

عشق بازی ہے آبرو ریزی
اپنے فعلوں سے درگزر آ دل — بحر

فعل: (بالکسر) کرتوت، حرکت، بے جا لچھن، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رات کو بادہ کشی، دن کو خیال توبہ
اے مخبر ترے فعل ایسے ہیں صورت ایسی — مخبر

فعل: (بالکسر) وہ مستقل معنی رکھنے والا کلمہ جس میں تینوں زمانوں یعنی ماضی، حال، مستقبل میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے۔ عربی، مذکر، علم صرف کی اصطلاح۔

قول فیصل - جو فعل دو دو فعلوں سے مرکب ہیں جیسے پھاند جانا، کہہ بیٹھنا، ان میں ترتیب اتصال کا باقی رکھنا بہتر ہے اور اس کے خلاف مکروہ ہے۔ کل افعال کی تذکیر و تانیث اکثر فاعل ہی کی رعایت سے ہوتی ہے۔ مگر افعال متعدی معروف کے چار صیغوں یعنی مطلق، قریب، بعید، احتمالی یا شکی (بشرطیکہ اس کے آخر میں مصدر ہونے کا کوئی صیغہ موجود نہ ہو) میں جہاں حرف "نے" کا لانا واجب ہے مفعول کے لحاظ سے تذکیر و تانیث ہوتی ہے مندرجہ ذیل نمبر دس (۱۰) ۱ - ۲ - ۳ - میں اہل دہلی و لکھنؤ کا اتفاق ہے باقی سات نمبروں میں اکثر لکھنؤ والے "نے" کا استعمال خلاف فصاحت سمجھتے ہیں۔ اور دہلی والوں کے کلام میں اس کا استعمال برابر پایا جاتا ہے:

۱۔ بولنا :-

(تانیث) بولی یہ سکینہ کہ چچی تم سے کہوں کیا
ہاتھوں سے کمر پکڑے ہوئے روتے ہیں بابا — میر انیس

تیغ و سپر کو پھینک کے بولا وہ نامور
نذر بزرگ کیجئے ان سے کاٹ کے لے جائیں میرا سر — میر انیس

۲۔ بھولنا۔

(تذکیر) خدا کی یاد کبھی لا شیخ بت سے برہمن بگڑا — آتش
(تانیث) میں پیاس کبھی بھولا ہوں نہ عمو کا حلق ہے — میر انیس

۳۔ لانا۔ (یہ اس میں لے آئے ہیں)

(تانیث) اب ہنس کے جینے کی عمر اتنی ہی یہ لائی تھی — میر انیس
(تذکیر) اکبر علم کو خیمے کے اندر جھکا کے لائے — میر انیس

۴۔ ہارنا۔

(تانیث) وصل کی اب تو زباں اس سے ہیں ہار رہی رہا — رنگین
(تذکیر) اقبال نے ہی گویا منصوبوں سے تول ہارا — حالی

۵۔ جیتنا۔

عدو کی عشق بازی آشنا کا را
(تذکیر) غرض سچ ہے کہ تم جیتے ہیں ہم ہارا — مومن

۶۔ سمجھنا۔

(تذکیر) یا رب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات — غالب
(تانیث) سمجھی نہ کنیز یہ اشارہ — لا اعلم

۷۔ پکارنا۔

(تذکیر) کرسی سے اللہ کے جلد پکارے ششم امام — میر انیس
(تانیث) سن کر یہ سخن بانو نے ناشاد پکاری

۸۔ سیکھنا۔

سیکھے ترے چلن روش روزگار نے — داغ دہلوی
دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے — درد

۹۔ پڑھنا۔

خطبہ بلبل نے پڑھا تیری بہار حسن کا — آتش
یاں یہ سبق کوئی متنفس پڑھا نہیں — نذیر احمد

۱۰۔ سوچنا۔

کیا جانے دل میں سوچ لئے کیا شاہ کربلا — میر انیس

جملہ جب مفعول واقع ہوتا ہے تو فعل ہر حالت میں

واحد ذکر ہوتا ہے ۔

ع شیخ نے کہا کہ بندہ ہیں راہ میں ہوئے نثار میر انیس

فعلاً :- از روئے عمل ، قولاً کا نقیض ،
عربی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فعلِ اختیاری :- (با ضافت) وہ کام جو سمجھ بوجھ کے کیا جائے ، فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

جناب شیخ نے یوں کیں نصیحتیں مجھ کو بتایا
کہ جیسے عشق مرا فعل اختیاری ہے عظیم آبادی

قول فیصل ۔ اسی محل پر اختیاری فعل بھی زبانوں پر ہے ۔

فعلِ بد :- (با ضافت) برا کام ، خراب کام ، فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

عفیفہ کو نہ کر آلودہ دامان
نہ ہو للہ فعل بد کا خواہاں (سراج المضامین)

فعلِ بد تو خود کریں لعنت کریں شیطان پر : برا کام خود کریں اور شیطان کو الزام دیں ۔ اردو مثل ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ یہ مصرع بطور ضرب المثل زبان زد خاص و عام ہے ۔

فعلِ جائز :- (با ضافت) کار مباح ، وہ کام جو شرعاً روا ہو ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فعلِ زشت :- (با ضافت) برا کام ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

قابل نہیں سمجھے کبھی فعل زشت سے
ایسا ہو مرا کہ قابل خلد بریں ہوں میا امیر

فعلِ شنیع :- (با ضافت) حرکت بیجا ، برا کام ، فعل قبائحی ، زنا کاری ، قمار بازی ۔ عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

فعلِ ضامنی : نیک چال چلنی کی ضمانت ۔ اس امر کی ذمہ داری کہ اب مجرم سے کوئی جرم نہیں ہوگا ۔ اردو مؤنث ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فعلِ عَبَث :- (با ضافت) بے فائدہ اور بے سود کام ، فضول کام ، فارسی ترکیب ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل نثر ۔ نسیم کتاب الف لیلہ کو نظم کرنے پر راضی ہو گئے مگر ابھی ایک ہی جلد تمام ہوئی تھی کہ طبع نازک کو اس فعل عبث سے بیزار پا کر ... ختم ... کر دیا ۔
(رسالہ اردوئے معلیٰ علی گڑھ)

فعلِ عَبَث ہونا :- بیکار کام ہونا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل نثر ۔ آپ کا جاروں کا فعل عبث ہے ۔ آپ سیدھے دار الشفا جائیے اور فصد کھلوائیے ۔
(فسانۂ آزاد)

فعل کرانا :- اغلام کرانا ، زنا کرانا ، لواطت کرانا ، اردو فعل متعدی ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

فعل کرنا :- ۱ کوئی کام کرنا ، کوئی حرکت کرنا ۲ مجامعت کرنا ، بدفعلی کرنا ۳ عمل کرنا ، کسی کام کا عامل ہونا ۴ بیجا حرکت کرنا ۵ مکر کرنا ، حیلہ کرنا ، فریب کرنا ۔

(اس معنی میں اس کا تلفظ فیل کرنا ادا کرتے ہیں)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ صرف معنی نمبر ۱ میں بولتے ہیں ۔

فعلِ لازم :- وہ فعل جو صرف فاعل پر تمام ہو جائے اور مفعول کا تابع نہ ہو ۔ عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کی مثال ہے " حامد آیا ، احمد گیا " ۔

فعل لانا یا فیل لانا :- ۱ جھگڑا کرنا ، فساد کرنا ، ۲ بے ایمانی کرنا ، دھاندلی کرنا ، ۳ شرارت کرنا ، حرمزدگی کرنا ، بگڑنا ، مچلنا ، بد ذاتی کرنا ، بپھرنا ، سرکشی کرنا ، جیسے گھوڑا فعل لا رہا ہے ۔

یہ اگر ڈر ہو نشہ پی کر کہیں لاوے نہ فعل
تو ابھی تم ساتھ اپنے پلا کر دیکھ تو مجرد کن
دل دے کے ظفر ہم نے کہا کچھ بھی نہ اس کو
سو فیل وہ لاتا جو کوئی اور سا ہوتا ظفر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عوام لکھنؤ فیل لانا بولتے ہیں ۔

فعل لانا یا فیل لانا :- ۱ ہٹ کرنا ، اصرار کرنا ، ضد کرنا ۲ کرکرنا ، پاکھنڈ کرنا ، (اس کا تلفظ بھی فیل لانا ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کے عوام فیل کی لانا یا فیل کرنا ہی بولتے ہیں ۔

فعلِ مُتَعَدّی :- (با ضافت) وہ فعل جس میں فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو ، فارسی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

عہد میں تیرے جو ہو راہ تعدی مسدود
کھلے فعل متعدی سے نہ باب تفصیل ذوق

قول فیصل ۔ اس فعل کی مثال یہ ہے ۔ حامد نے محمود کو مارا ، احمد روٹی لایا ۔

فعلِ مجہول :- (با ضافت) جب فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اور مفعول اس کا قائم مقام ہو تو اسے فعل مجہول کہتے ہیں ۔ فارسی ترکیب مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کی مثال ہے ۔ " زید مارا گیا " ۔

فیل مچانا :- ۱ شرارت کرنا ۲ فریب کرنا ، مکر کرنا ، ۳ اصرار کرنا ، ضد کرنا ، (اس کا تلفظ فیل مچانا) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ فیل مچانا کی کے ساتھ اور فیل کرنا عام طور سے بولتے ہیں ۔

فعل معروف :- وہ فعل جس کا فاعل مذکور ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

فعل معروف جا ہا گر دا سے
جمع ہو تشنیہ کو پہچانے — شاہ حسین حقیقت آباد — درخشندہ گلزار ادب

قول فیصل۔ اس کی مثال یہ ہے "زید نے عمرو کو مارا"

فعل ناجائز :- کار حرام، خلاف قانون کام، خلاف شریعت کام، غیر مباح کام، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فعل ناشائستہ :- ناز یبا بات، نامناسب حرکت، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فعل ناقص :- جس فعل کا فاعل اور مفعول نہ ہو بلکہ وہ اسم اور خبر کا خواہاں ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی مثال جیسے ہونا، سکنا وغیرہ

فعلی : منسوب بہ فعل، عملی، قولی کا نقیض فعل سے متعلق کام کا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ترکیب کے ساتھ مستعمل ہے جیسے خوش فعلی، بدفعلی وغیرہ۔

فعلیا : ۱ فعلیا، مکار، فریبی ۲ ضدی ہٹیلا۔ (تلفظ فُعلیا) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ فُعلیا ہی لکھتے اور بولتے ہیں۔

فغاں : ۱ (بالضم) واویلا، دہائی، آہ و زاری، فریاد، نالہ، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

فغاں کیسی کہ حرف شکوہ بھی لب پر نہ آئے گا
یہ جب تک تم نہ کہہ لوگے دعا کا تیر قاتل ہے — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ فغ اہل ماوراءالنہر بمعنی بُت استعمال کرتے تھے الف نون نسبت کا اضافہ کرکے بمعنی ناقوس ہوا، مجازاً بمعنی نالہ استعمال ہونے لگا۔ آتش نے مذکر کہا ہے ؏

پھر گئی آنکھوں میں وہ مژگان برگشتہ تو پھر
ذکر ارہ تھا جو ہم نے نالہ و افغاں کیا — آتش

لیکن بالاتفاق مونث ہے۔

فغاں اور نالہ میں یہ فرق ہے کہ نالہ درد مند کی فریاد کو کہتے ہیں اور فغاں شور و فریاد کی اس سے بلند تر آواز کو کہتے ہیں۔ بیشتر دونوں لفظ بطور مترادف مستعمل ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ فغ بمعنی بُت اور آن کلمۂ نسبت سے مرکب ہے جس کے معنی ناقوس کلیسا کے ہوتے ہیں۔ رفتہ رفتہ اس کے معنی ناقوس ہوگئے اور پھر صرف اس کی آواز اور اب فقط شور و غوغا رہ گئے ہیں چونکہ سنکھ بتوں کے آگے بجایا جاتا ہے اس سبب سے بت کے ساتھ منسوب ہوا۔

فغاں : ۲ افسوس، ہیہات، فارسی، قلیل الاستعمال۔

خوشا کہ جلوے ہی جلوے ہیں چار سو رقصاں
فغاں! کہ فرصت نظارگی بہت کم ہے — جگر

فغاں : ۳ شعد، فارسی، قلیل الاستعمال

نقارۂ وفا پہ لگی چوب ناگہاں
گردوں دو کے پار ہوئی طبل کی فغاں — میر انیس

فغاں : ۴ اشرف علی کا تخلص۔ احمد شاہ بادشاہ دہلی کے کوکا تھے طبیعت میں ظرافت اور مزاح فطرت سے لے کے آئے تھے چنانچہ بادشاہ کی طرف سے "ظریف الملک کوکا خاں بہادر" خطاب تھا۔ ابتدائے عمر سے شعر کہنے کا شوق ہوا میر تقی میر نے انھیں قزلباش خاں امید اور مصحفی نے ندیم کا شاگرد لکھا ہے۔

احمد شاہ درانی کے حملوں نے دہلی اور اہل دہلی دونوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ فغاں نے بھی دہلی کو خیر باد کہہ کے مرشد آباد کی راہ لی وہاں ان کے چچا ایرج خاں صاحب اقتدار تھے کچھ دن ان کے پاس رہے پھر وہاں سے فیض آباد آئے۔ نواب شجاع الدولہ نے بہت اعزاز و اکرام کے ساتھ رکھا لیکن نازک مزاجی نے یہاں بھی چین نہ لینے دیا۔ ایک دن نواب کے ہاتھ سے فغاں کا ہاتھ جل گیا یہ آگ بگولہ ہو کے عظیم آباد چلے گئے۔ وہاں راجہ شتاب رائے نے بہت قدر کی، فغاں نے ساری عمر وہیں بسر کر دی ۱۱۸۶ھ مطابق ۱۷۷۲ء میں انتقال کیا۔

فغاں کرنا :- رونا دھونا، گریہ و زاری کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج

مرنا جب نظر اس نے جہاں کی
تڑپ کر جیسے دل نے فغاں کی — تسلیم

فغانی :- (بالضم) فارسی کا ایک مشہور شاعر کا تخلص، فارسی، رائج

بلبل یاں آ کے خوش بیانی سیکھے
انداز فغاں مجھ سے فغانی سیکھے
رونا مری آنکھوں سے کرے حاصل ابر
دریا مرے اشکوں سے روانی سیکھے — مجبور لکھنوی

قول فیصل۔ فغانی کا وطن شیراز تھا۔ ترک وطن کرکے دنیا کے متعدد مقامات کا سفر کیا اور شعر و سخن کا شغل جاری رکھا۔ سلطان حسین اور ملا جامی نے بڑی قدر کی۔ آخر عمر میں شراب و کباب چھوڑ کے مشہد مقدس کا اعتکاف کیا اور ایک مدت تک وہیں مقیم رہا یہاں تک کہ ۹۲۵ھ میں انتقال کیا۔

اس کی غزلوں میں عاشقانہ رنگ بہت غالب ہے اور اسے بابا فغانی بھی کہے جاتے تھے۔ ذیل کے چند شعر ان کی قادر الکلامی کا بین ثبوت ہیں۔

نخل قد است کہ از چمن جاں بر آمدہ و شاخ گلے ابدوست انساں بر آمدہ

مست شبانہ من زخواب ناز
باآفتاب دست و گریبان برآمدہ
در ہر چمن چہ کرد فغانی سرود غم
افغان زبلبلان خوش الحان برآمدہ

فغفور:- (بفتح اول و واو معروف) چین کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جس کے ماں باپ نے اس کو بت کی نذر کر دیا تھا۔ اس کے بعد ہر بادشاہ چین کا یہی لقب ہو گیا۔ فارسی، مذکر، رائج۔

شاہی سے بڑھ کے ہو مجھے مستی میں ذائقہ
بدلوں کبھی نہ دولت فغفور سے شراب — امیر

قول فیصل۔ اسی کو فغفور چین بھی کہتے ہیں۔

شاہ ختن ہے زلف کی شانہ سے بھی کم
فغفور چیں سوا ہے ترے جام چیں سے کب — لطافت

یہ لفظ اصل میں چینی زبان کا ہے فغ (بالضم) بمعنی بت۔ فور بمعنی بیٹا۔ فارسیوں نے بالفتح استعمال کیا ہے۔

فغ:- پھونک، فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

ففٹی:- آدھا، نصف، انگریزی، رائج

قول فیصل۔ زبانوں پر عموماً تکرار کے ساتھ ففٹی ففٹی ہے۔

فُرّو ہونا:- ہوا ہونا، رفو چکر ہونا، اردو عوام کی زبان، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ شہزادہ بلند ارادہ کے حواس خمسہ لا اجازت فرّو ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عربی میں فرّو کا رسم الخط الف سے ہے یعنی "فرّا"۔

فق:- چہرے کی رنگت کا تغیر، ہکا بکا، متعجب، حیران و پریشان، اردو فصیح، رائج۔

کس گل کا منہ چمن میں ترے آگے فق نہیں
یہ رنگ گل اڑا ہے افق پر شفق نہیں — ناسخ

قول فیصل۔ غم یا بیماری کے سبب جب انسان کے چہرے کا رنگ زرد ہو جائے تو اس پر بھی اس کا اطلاق کرتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ عربی یا فارسی نہیں ہے بلکہ ہندی پھک سے بنایا ہے جس کے معنی دفعتاً کسی آتش پارے کے اڑ جانے کے ہیں۔

فقاہت:- (بفتح اول و چہارم) دریافت کرنا، جاننا، عقلمندی، فقہ سے واقفیت، تفصیلی دلیلوں کے ساتھ علم فقہ کا جاننا، احکام شریعت سے آگاہی۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اسی کو کہا کہ منکر و نکیر، حشر، نشر، حساب، میزان وغیرہ سب کو درست لگا دیا اور آپ جو ناسخ کے سوا کسی چیز کے قائل نہیں۔ اسے اس کی مخالفت قرار دیا اور کچھ تعصب و فقاہت کے ساتھ متہم کیا۔ (دربار اکبری ص ۲۵۸)

فق پڑ جانا:- انتہائی غم یا خوف سے چہرے کا رنگ اڑ جانا، ہکا بکا رہ جانا، اردو صرف فصیح رائج۔

محل صرف۔ مجھے جیسے ہی دیکھا حواس باختہ ہو گئے چہرہ رنگ فق پڑ گیا۔

فقٹا:- (بفتح اول و کسر دوم و سوم مشدد) گھڑی گھڑی کچھ مانگنے والے کو عورتیں حقارت سے کہہ دیتی ہیں۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تانیث کے لئے "فقٹی" بولتی ہیں۔

فقدان:- (بالضم و نیز بالکسر) مفقود ہونا، گم ہونا، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ جس وقت سے وہ خط پڑھا ہے سوچ رہا ہوں کہ کیا لکھوں۔ بسبب فقدان اسباب یعنی عدم رصد و کتاب کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ (عود ہندی)

قول فیصل۔ اردو میں بالضم ہی زبانوں پر ہے۔

فقدان:- (بالکسر) نہ ہونا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو نہ کرتا خدا ہمیں گویا
پاتے فقدان نفس ناطقہ کا — ناسخ

فقر:- (بالفتح) درویشی، محتاجی، افلاس، مفلسی، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ضرورت سے زیادہ کی خواہش نہ ہونا بھی فقر ہے جو قناعت سے بلند ہے۔

زیور تھا فقر فاطمہؓ خوش صفات کا
تھا یہ جہیز بنت شہ کائنات کا — انیس

انہیں معنی میں بطور استعارہ دولت فقر یا فقر کی دولت بھی فصیح مستعمل ہے۔

دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے
اے ذوق زر و مال پہ میں تف نہیں کرتا — ذوق

فقرا:- (بضم اول و فتح دوم) فقیر کی جمع، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

شاہاں سے سوال اپنا رعونت شکنی ہے
کونین ملک ورنہ پیش فقرا ہیچ — میر

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے فقرائے ہند کی ایک فہرست مع تعریف درج کی ہے جو درج ذیل ہے۔

"ہندوستان کے فقیر جن کے بہت سے فرقے اور نہایت مشہور ہیں یہ ہیں۔"

سنیاسی:- ان کا طریقہ خواہش نفسانی کو مارنا، لذات جسمانی کو چھوڑنا اور ریاضت شاقہ میں

تکلیف بالا یطاق سے منہ نہ موڑتا ہے۔ یہ لوگ بدن پر اس قدر بھبھوت لگائے رہتے ہیں کہ مٹی کی تہیں جم جاتی ہیں اور بالوں کو یہاں تک الجھائے رکھتے ہیں کہ لٹیں بندھ جاتی ہیں۔ رات دن معبود سے دھیان لگائے اور سر جھکائے رہتے ہیں نہ کسی سے علاقہ اور نہ کسی چیز کی تمنا۔ سر سے پاؤں تک ننگے اور ننگ دنیا ہو کر سب سے بے پروا دارہ حولا میں بسر کرتے بلکہ بڑی بڑی صعوبتیں سہتے ہیں اگرچہ ان کا ظاہری حال خراب ہے مگر باطن داتا کے فضل سے مالا مال ہے اور روحانی لذت کے آگے جسمانی لذتوں کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے ان کے بھی کئی فرقے ہیں بعض فرقے چپ سادھ اپنے نفس سے مناظرہ اور مباحثہ کرتے رہتے ہیں بعض اپنے تن بدن سے دست بردار، آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرکے اسے سکھا دیتا اور دامن مطلوب کو پکڑ لیتا ہے بعض درخت میں الٹا لٹک کے نفس امارہ کو تپسیا کی آگ میں جلا دیتا ہے۔ بعض اپنی عبادت کے مقام پر صبح اور شام رام سے لو لگائے کھڑے رہتے ہیں۔ کوئی اس جہان کی دید چھوڑ سورج سے ٹکٹکی باندھے اس عالم کو دیدۂ دل سے دیکھتا ہے۔ غرض ان لوگوں کے اوقات جب تپ ہی میں گزرتے ہیں۔ نفس کشی اور ریاضت ان پر ختم ہے۔ ان کی عبادت کے طریقے نہایت کٹھن ہیں۔

(۲) جوگی | یہ بھی یاد الٰہی میں رات دن رہتے اور حبس دم کی کثرت سے سیکڑوں برس جیتے ہیں۔ یہ ریاضت سے اپنے جسم کو ایسا لطیف بنا لیتے ہیں کہ ہوا میں اڑنا، اور پانی پر چلنا ان کے نزدیک کوئی بات نہیں۔ عمل کے زور سے اپنی روح دوسرے کے جسم میں پہنچا دیتے ہیں۔ جس شکل کے چاہیں بن جائیں۔ اور غیب کی خبریں سنا دیتے ہیں۔ راکھ سے سونا بنا دینا، جادو سے عالم کو موہ لینا ایک کھیل ہے۔ بیر دل سے ان کو محبت جتیا لوں پر ان کی حکومت اور لاعلاج امراض میں یہ ہاتھ ڈال کے کرشمے دکھاتے ہیں۔ دوسرے کے دل کی بات بتا دیں۔ بے پروائی اور استغنا ان کی ریت اور یہ کسی کے سیت نہیں اگرچہ ان میں کبھی جنتر منتر وغیرہ میں بھی دخل ہے مگر جوگی ان کاموں میں بہت مشہور ہیں۔

(۳) بیراگی | نفس کشی اور جوگ ان کا وطیرہ ہے۔ خدا کی محبت میں کامل اور اپنے طور کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اپنے گرو کے قدم بقدم چلتے اور اس کے قول پر عمل کرتے ہیں یہ لوگ وحدت اور معرفت کے بھجن بنا کر صبح شام گاتے اور رنگ برنگ کے ساز بجاتے ہیں اور یہی ان کی عبادت ہے۔ حالت وجد میں کود اچھلتے اور خوب چکر پھیریاں پھرتے ہیں۔ بعض خاص خاص صورتوں کا دھیان باندھ کر بیٹھتے ہیں اور بعض ویدانت اور شاستروں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے بھی بہت سے فرقے ہوگئے ہیں جو اپنے اپنے پیشوا کے نام سے مشہور ہیں۔

(۴) نانک پنتھی | ان لوگوں کا سلسلہ گرو نانک سے چلتا ہے جو سمبت ۱۵۲۶ مطابق سنہ ۱۴۶۹ء میں موضع تلونڈی ضلع لاہور میں ایک کالو نامی کھتری کے گھر میں پیدا ہوئے سمبت ۱۵۱۲ میں اپنے کمالات کے سبب گدی نشین ہوئے۔ اور سنہ ۱۴۹۹ء میں وعظ شروع کیا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ "خدائے واحد کے سوا دوسرے کو نہ مانو۔ آپس میں برادرانہ سلوک رکھو بچپن سے فقرا اور کاملوں کی صحبت کے سبب سے دنیا چھوڑ کر عبادت میں مصروف ہوگئے۔ سکھوں کے مذہب کا سلسلہ انھیں سے چلا۔ بابر بادشاہ کے ہم عصر تھے اس فرقے کے لوگ اپنے پیشوا کے ارشاد کے موافق خدا کی حمد و ثنا میں رہتے ہیں۔ ان کی عبادت کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے مرشدوں کے بنائے ہوئے دوہے چند کبت وغیرہ گا گا کر سننے والوں کو خوش کرتے ہیں ادھر گرنتھ جسے گرنتھ صاحب کہتے ہیں انھیں کے ملفوظات کا نام ہے۔ نانک صاحب نے جو ایک مذہب کے اصول ملا کر ایک علیحدہ راستہ نکالا تھا مسلمانوں کے بہت سے طریقے انھوں نے پسند فرمائے ان کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے واحد کی عبادت کرنی چاہیے۔ قیامت کا روز ضرور ہوگا اس روز نیکیوں کو انعام، بدوں کو سزا ملے گی کسی مذہب سے مخالفت اور تعصب روا نہیں۔ کسی سے تعرض نہ کرو۔ چوری اور افعال شنیع کی سخت ممانعت ہے تمام نیکیوں کی ہدایت ہے یعنی اکثر ملک کے آدمیوں سے مروت، ہمدردی اور مسافر نوازی تک کو ضروری امر لکھا ہے سمبت ۱۵۹۵ مطابق سنہ ۱۵۳۸ء میں اپنے دو لڑکوں سری چند اور لکھمی چند کو چھوڑ کر مقام گرداس پور میں جو دریائے راوی کے کنارے واقع ہے فوت ہو کے راہی ملک بقا ہوئے۔ اس طریقے کے چودہ گروہ اور چودہ ہی پنتھ مشہور ہیں جن کی تفصیل موجب تطویل ہے۔

(۵) جینی | ان لوگوں کو سیوڑے بھی کہتے ہیں ان کی ریاضتیں بھی بڑی کڑی اور کٹھن ہیں۔ یہ لوگ چالیس سال روز برت رکھتے ہیں اور بھوک و پیاس کی سخت تکلیف برداشت کرتے ہیں زبان

کی لذت اور جسم کی پرورش سے ان کو کوئی کام نہیں لاکر کھانے پینے کا نام بھی زبان سے نہیں نکالتے۔ برہنہ پھرتے ہیں۔ حتی کہ پاؤں بھی نہیں پسارتے، تاکہ کوئی کیڑا مکوڑا اس صدمہ سے نہ مر جائے۔ جیو رکھشا کرنا ان کے مذہب کا سب سے بڑا اصول ہے وہ سب سے آگ نہیں جلاتے، کھانا نہیں پکاتے عمارت بنانا۔ چراغ جلانا، زمین کھود کر پانی نکالنا، ان سب کو برا جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ سبز ترکاریاں، ہرے میوے مطلق نہیں کھاتے کیونکہ ان کے نزدیک ایسی چیزیں جانداروں کی مانند ہوتی ہیں۔ اگر بہت بھوکے ہوتے ہیں تو اپنے مریدوں کے گھر سے مانگ تانگ کر کھا لیتے ہیں۔ کپڑا بھی بس واجبی ہی اپنے پاس رکھتے ہیں۔ یہ لوگ خالق حقیقی کے قائل نہیں ان کا قول ہے جس طرح گھاس اپنے آپ اگتی ہے اور اس کا کوئی بونے جوتنے والا نہیں اسی طرح انسان اور حیوانات بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ بلکہ قدیم سے یونہی چلے آتے ہیں ان کا قول ہے کہ دنیا ازلی ہے۔ نہ کوئی اس کا پیدا کرنے والا اور نہ کوئی مارنے والا۔ قدیم سے یہ سلسلہ بلا تعین مدت اسی طرح چلا آتا ہے۔ کبھی پرلے ہوتی ہے کبھی سرشٹ پہلے ان کے یہاں سات باتیں نہایت ممنوع تھیں۔ یعنی ۱، شراب پینا، ۲، جھوٹ بولنا۔ ۳، نشہ کا رکھانا۔ ۴، پر استری سے بھوگ کرنا۔ ۵، جیو گھات۔ ۶، چوری اور ۷، بعد غروب آفتاب کھانا۔ مگر شب دیواشی نے جو ان کے چوبیس اوتاروں میں سے ہیں سب آدمیوں کو جمع کر کے یہی اپدیش دیا کہ نیک

یعنی ... کے واسطے ست ورش جائز نہیں جو ست ورش کرے گا وہ نرک باری ہو جائیگا مگر اس پر لوگوں نے عمل نہیں کیا ان کے بعد گیوکم اشی بھی کہ وہ بھی چوبیس اوتاروں میں سے ہیں یہی اپدیش فرمائی ان کی ہدایت پر سب لوگ اعتقاد لائے اور "نغمۃ جین" کے نام سے جس کے معنی برے کاموں کو چھوڑ کر اپنے کو پاک بنانا ہے یعنی سوجا کرنا ہے مشہور ہوا لیکن عقیدہ سب کا ترک ست ورش ہے اور ہم نے اب تک کسی جینی کو اس کے برخلاف نہیں دیکھا۔ ان میں چوبیس اوتار ہوئے ہیں اور سب کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ عذاب آخرت کوئی چیز نہیں۔ انسان کا جسم چار عنصر کا مجموعہ ہے جہاں وہ پانی پانی ہوا ہر عنصر اپنے عنصر سے جا ملتا ہے نہیں عذاب کس پر اور کس کے واسطے ہو۔ چنانچہ یہ کریا کرم نہیں کرتے ان کا قول ہے کہ اگر بجھے چراغ میں تیل ڈالا گیا تو کیا فائدہ۔ اسی طرح مردے کو پانی دیا گیا تو کیا حاصل۔ چہرے یا سر کے بالوں کو غیر کے ہاتھوں سے قینچی یا استرا لگوانا بدعت خیال کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اکھاڑنا عین عبادت ان کی خاص عبادت مسواک نہ کرنا، منھ نہ دھونا، ناپاک رہنا، غسل نہ کرنا، اگر نجاست سے ہاتھ بھر جائے تو اسے نہ دھونا اور پاک سمجھنا۔ مشہور ہے اسی وجہ سے دیگر ہندوؤں کو اچھا نہیں سمجھتے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک طرف سے مست یعنی مرکھنا ہاتھی زنجیر توڑ کے آتا ہو اور دوسری طرف سے سیوڑا (جینی) تو اس سیوڑے کی طرف نہیں بلکہ جان کو خطرے میں ڈال کر اس ہاتھی کی طرف چلا جانا چاہیئے

یہ لوگ مخالف کو اپنے مذہب میں نہیں لاتے۔ اگر ان میں کوئی دوسرا دین اختیار کر کے پھر شامل ہونا چاہے تو اسے بھی شامل نہیں کرتے۔ ان لوگوں میں چار آسرم یعنی آئین ہیں پہلا برہمچریہ جس میں بیاہ نہ کرنا، علم ظاہر و باطن کا بہم پہنچانا اور اس میں کامل ہو جانا داخل ہے دوسرے گرہست یعنی شادی کر کے خانہ داری میں مشغول رہنا۔ تیسرے بان پرست یعنی جب بیٹا صاحب اولاد ہو جائے تو گھر بار اس کے سپرد کر کے جورو سمیت جنگل میں چلا جانا۔ وہیں عبادت میں دھیان لگانا اور پھلوں کے سوا کچھ نہ کھانا۔ چوتھے سنیاس یعنی تمام تعلقات سے ہاتھ اٹھا کر سخت سخت ریاضتیں اور مشکل مشکل عبادتیں کرنا۔

(۶) **کبیر پنتھی** یہ پنتھ کبیر صاحب کا جسے ہندو گرو کبیر کہتے ہیں نکالا ہوا ہے ان کا مفصل حال بھگت مالا اور کتب تواریخ میں لکھا گیا ہے اب اس پنتھ کے ایک ہندو معتبر شخص سے بدیں وجہ کہ یہاں پنتھ کا ذکر ہے تحقیق کر کے دیا جاتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ کبیر صاحب کا سلسلہ اس طرح چلا کہ اول گرو رامانند جی نے کاشی یعنی بنارس میں قیام فرمایا اور تپسیا کے زور سے وشنو مت پھیلایا۔ پہلے صرف سرائین پنتھ تھا۔ کبیر صاحب جیالہات ایک برہمنی کے پیٹ سے اور رامانند جی کے بچن سے پیدا ہوئے مگر اس عورت نے اس کو حرام کا خیال کر کے ایک تالاب کے کنارے پر پھینک دیا۔ وہاں حسب اتفاق ایک جولاہے کی عورت پانی پینے گئی اس بچے کو زندہ سلامت دیکھ کر اٹھا لائی اس کے شوہر نے بھی حرام کا سمجھ کر مارنا چاہا لیکن کبیر صاحب نے

اسی وقت بحالت طفلی تعرف کرایا یعنی کرشمہ دکھایا، جس سے وہ فوراً معتقد ہوگیا اور بہ دل وجان ان کی پرورش کرنے لگا۔ جب کبیر صاحب سن تمیز کو پہنچے تو رامانند جی نے ان کو اپنا چیلا بنایا اور اجازت دی چنانچہ اس اجازت سے کبیر صاحب نے گیان چرچا کرکے اپنا پنتھ جاری کیا۔ ان کا اعتقاد تھا کہ سب سے پہلے اس نرنجن نرنکار کا ایک نور تھا اس نے اپنے نور قدرت سے زمین و آسمان بنایا پھر برہما اور برہما کے منہ سے چار وید آنکھوں سے بشنو، مہیش اور بشن سے مخلوق پیدا کی ان کے چیلے تو بہت سے ہوئے مگر کمال ان کے قدم بہ قدم چلا۔ اور یہاں تک کمال پیدا کیا کہ آخر کو کبیر صاحب خود اس کے معتقد ہوگئے۔ کبیر صاحب سمت ۱۶۲۱ میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے بمقام ندیا ضلع ساگر میں ان کا انتقال ہوا۔ ہندو ان کی سمادھی پر اور مسلمان ان کی قبر پر روشنی کرتے ہیں۔ اگرچہ اس شخص کے بیان سے یہ پایا جاتا ہے کہ ان کا وشنومت پر اعتقاد تھا۔ مگر کبیر صاحب کے اصلی اقوال اور خاص تصانیف وحدت کے سوا دوسری بات کو نہیں ثابت کرتیں۔ یہ شخص در حقیقت بڑا بھاری موحد تھا۔

(۷) ادو پنتھی | اس پنتھ کا حال اصل میں پنتھ کی ایک معتبر تاریخ سے اور بعد میں خاص اس پنتھ کے ایک معتبر شخص سے انتخاب و تحقیق کر کے لکھا ہے۔ دادو جو رامانند جی کے ماننے والوں اور وشنومت کا ایک پیرو ہے در اصل کبیر پنتھ کے پہلے ہادیوں میں سے ایک ہادی کا چیلا ہے اور وہ بھی پانچویں پشت کا چیلا ہے۔ کیونکہ کمال[1]، جمال[2]، بیملی[3] اور بدھن[4] کے بعد دادو گدی نشین ہوا۔ یہ شخص ذات کا دھنیا (روئی صاف کرنے) اور احمد آباد کے رہنے والوں میں تھا۔ بارہ برس کی عمر میں گھر سے نکل کر سانبھر واقع اجمیر میں گیا وہاں سے کلیان پور کلیان پور سے نرائنہ جو سانبھر سے چار کوس پورب بیس کوس کے فاصلے پر ہے پہنچا۔ اس وقت وہ سینتیس برس کا ہوگیا تھا۔ یہاں اس نے ہاتف غیبی کی آواز سن کر اپنی تمام زندگی راہ مذہب میں صرف کی۔ آخر عمر میں شہر کی آبادی کو چھوڑ کر بھیرانہ پہاڑ پر جو نرائنہ سے پانچ کوس ہے جا رہا۔ کچھ عرصہ بعد وہاں سے غائب ہوگیا۔ اس پنتھ کے لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ نور الہی میں جذب ہوگیا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ واقعہ سنہ ۱۶۰۰ء یعنی عہد اکبری کے آخیر اور عہد جہانگیری کے شروع میں پیش آیا۔ نرائنہ میں جو دادو پنتھ کی عبادت کا مقام ہے اب تک چارپائی اور اس کی اصل کتاب کا متن جوں کا توں موجود ہے جس کی وہ لوگ بہت تعظیم کرتے ہیں جہاں سے وہ غائب ہوا تھا اس پہاڑ پر ایک چھوٹا سا مکان بنا ہوا ہے۔ اس پنتھ کے اصول مختلف کتابوں میں بھاکا زبان میں پائے جاتے ہیں اور اکثر تحقیقات کبیر کی بھاکا میں ہیں یہ سب تصنیفات آپس میں مشابہ ہیں چنانچہ دادو کا دوہا ہے۔

دادو دنیا باوری بھر بھر منگے سون
کھن ہار لگ گیا تو میں ہارا کون

دنیا کی پیدائش کی نسبت ایک معتبر دادو پنتھی اس کا اعتقاد یہ بیان کرتا ہے کہ اصل اسی نرنجن نرنکار کا ایک نور تھا اس نور سے زمین و آسمان سب چیز اور پانی میں کنول کا پھول اس کنول سے برہما، برہما کے منہ سے چار وید اور اس میں سے وشنو پیدا ہوئے ان سے دنیا کی پیدائش ہوکر توالد و تناسل کا سلسلہ چلا۔ اس کا بیان ہے کہ دادو صاحب ایک اوتار کامل گزرے ہیں ان سے بہت سی کرامتیں اور کرشمے ظاہر ہوئے ہیں ان کا اور کبیر صاحب کا ایک زمانہ تھا۔ دادو صاحب کے ۵۲ چیلے ہوئے۔ پچاس نے یہ پنتھ چلایا اور باقی نے اس کی پروا نہ کی دادو صاحب نے سمت ۱۶۱۲ میں بمقام نرائنہ ساٹھ برس کی عمر میں رحلت کی۔ ان کا چیلا غریب داس گدی نشین ہوا انہیں دونوں کی سمادھی پوجی جاتی ہے ان کے بعد کوئی چیلا نہیں ہوا۔ اکبر اور جہانگیر ان کے معتقد رہے۔

(۸) موہن پنتھی | اس پنتھ کا سلسلہ موہن جی سے چلا ہے یہ سمت ۱۶۶۰ میں بمقام گلنا متصل جے پور پیدا ہوئے اور چھوٹی عمر سے ہی کرامتیں دکھانی شروع کردیں۔ چھبیس برس تک دیوپور ضلع سنبل گڑھ علاقہ گوالیار میں کنوار کا ندی کے کنارے عبادت الہی میں مشغول رہے۔ ان کے بارہ چیلے ہوئے مگر اب صرف گدی نشین ہے اس پنتھ کے لوگ بھدرا بھیک رکھتے ہیں یعنی بالوں کا رکھنا ان کے یہاں جائز نہیں۔ وشنومت پر اس پنتھ کا اعتقاد ہے۔

(۹) چرنداسی | یہ پنتھ بابا چرنداس جی سے چلا ہے جو سمت ۱۷۶۰ میں ڈہرہ علاقہ الور میں مرلی دھر نامی کے گھر پیدا ہوئے خورد سالی میں کرشمے دکھا کر لوگوں کو معتقد بنایا محمد شاہ بادشاہ کو چھ مہینے پہلے پرچہ دیا کہ نادر شاہ

دہلی میں آئے گا اور قتل عام کر کے واپس ایران چلا جائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا اور بادشاہ اس کے معتقد ہو گئے۔ وشنو مت پران کا بھی اعتقاد ہے سمبت ۱۸۲۹ میں بمقام دہلی رحلت کی ان کے باون ۵۲ چیلے ہوئے مگر اب صرف گدی کی پوجا جاتی ہے علم سر ودھا انھیں کا ایجاد ہے۔

(۱۰) ریداسی | اس پنتھ والوں کا بیان ہے کہ ریداس مہاراج اول گرو رامانند جی کے چیلے ہوئے ذات ان کی برہمن تھی۔ مدت تک گدائی کرتے رہے۔ گرو رامانند جی کے چیلوں کو بھیک مانگ کر کھلاتے تھے ایک دن اس گدائی میں گرو صاحب کی رائے کے خلاف وقوع میں آیا جس سے رامانند جی نے ناراض ہو کر بد دعا دی جس کی وجہ سے انھیں ایک چمار کے گھر جنم لینا پڑا چونکہ یہ حال رامانند جی کو معلوم تھا لہٰذا وہ اپنی مراد کو پہنچے اور بہت سی کرامتیں ان سے ظاہر ہوئیں۔ آخر الامر سمبت ۱۶۰۸ میں بمقام کاشی رحلت فرمائی پھر کوئی ان کی جگہ گدی نشین نہیں ہوا اب صرف گدی پجتی ہے وشنو مت پر اس پنتھ کا بھی اعتقاد ہے اور چمار لوگ ان کو بہت مانتے ہیں۔

(۱۱) لال بیگی | ان لوگوں کا اعتقاد ہے کہ اول کوئی نہ تھا اس کی قدرت کاملہ سے بالمیک جی پیدا ہوئے جن کے سپرد معراج کی جاروب کشی ہوئی۔ ایک روز خدا تعالیٰ نے ان کی خدمت پر رحم کھا کر فرمایا کہ تو ضعیف ہو گیا اب ہم تجھ کو دیں گے چنانچہ دوسرے روز جو وہ معراج پر جھاڑو دینے گئے تو وہاں ایک چولا یعنی پیراہن ان کو ملا جسے وہ اپنے گھر شہر غزنی لے آئے اور رکھ کر اپنے کام کاج میں مصروف ہوئے خدا کی شان کہ اس چولے سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جب بالمیک جی باہر سے آئے تو اس میں سے لڑکے کے رونے کی آواز سنی۔ الٹے پیروں معراج پر گئے اور عرض کی کہ یا بار خدا اس چولے میں سے لڑکے کی آواز آرہی ہے۔ وہاں سے حکم ہوا کہ اب تم ضعیف ہو گئے ہو اس لئے تمھاری خدمت کے لئے یہ پیدا کیا ہے۔ بالمیک جی نے عرض کیا کہ میرے پاس دودھ نہیں ہے اسے کیونکر پرورش کروں۔ فرمایا کہ جو جانور تجھے ملے اسی کا دودھ اسے پلا چونکہ میں نے آگ میں سے لال بیگ پیدا کیا ہے اور اس کا نام "نوری شاہ بالا" رکھا ہے پس بالمیک جی معراج سے اتر کر دنیا میں آئے دیکھا کہ سوسمی یعنی سورنی اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی ہے بالمیک جی اسے پکڑ لائے اور لال بیگ کو اس کا دودھ پلوایا روز بروز لال بیگ بڑے ہوتے گئے یہاں تک کہ انھوں نے اپنے پیر بالمیک کی گدی سنبھالی اس دن سے سورنی کا کھانا خاک روبوں میں منع ہو گیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے لال بیگ سے کہا کہ تجھ کو ولایت دی اب گھر گھر تیری یادگاری میں ڈھائی اینٹ کی مسجد بنے گی چنانچہ اسی روز سے ہر ایک خاکروب کے گھر کے سامنے ڈھائی اینٹ کی مسجد ضرور ہوتی ہے یہ مت بقول ان کے آدم سے جاری ہے اور یہاں سے ان کی جہالت ثابت ہے۔ کوئی بات بھی ٹھکانے کی نہیں اگرچہ ہندوستان میں پنتھ تو بہت سے جاری ہیں مگر وہ سب یا تو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے یا ایک دوسرے کی شاخیں ہیں اس وجہ سے ہم نے ان کو قلم انداز کیا اور جہاں تک ضروری سمجھا نوٹ کے طریق لکھ دیا فقط سید احمد دہلوی ۵ رجون ۱۸۸۸ء عفی عنہ تمتہ

(فرہنگ آصفیہ)

فقرات :- (بکسر اول وفتح دوم) فقرہ کی جمع۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بیان سنتے ہیں مجھ سے فقط حقیقت کے
دلوں میں ہیں فقرات ادلی زیادہ رند کے عشق

فقر و فاقہ :- تنگی ترشی، عسرت، پریشان حالی فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بادشاہ بڑا زیرک اور نہایت ہی تھا اس نے منجم سے کہا کہ اپنی تقویم کو خوب دیکھ بھال ایک دن تجویز کر دو کہ ایک گھڑی پہلی اور دوبالی بے بالکل خالی طالع کو سراسر شرف ہو کوئی نکبت کی نشانی نہ ہو اس وقت خوشی خوشی میرے پاس آؤ کہ میں تم کو خلعت دوں اور فقر و فاقہ تمھارا دور کروں۔ (مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔ رسالہ تنویر الفکر)

فقر و فاقہ میں زندگی بسر کرنا :- پریشان حالی اور تنگ دستی میں زندگی کے دن گزارنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سید محمد عسکری عرف میر کلو عرش خلف میر تقی میر بھی وہ شاعر ہے جس نے عمر بھر کسی رئیس کی دربار داری نہیں کی۔ کسی کی شان میں قصیدہ نہیں کہا فقر و فاقہ میں زندگی بسر کر دی۔ (ذات ابن نقا)

قول فیصل۔ عوام فقر و فاقے میں زندگی بسر کرنا بولتے ہیں جو اصولاً درست نہیں ہے۔

فقروں پر چڑھانا :- (متعدی) دھوکا دینا فریب دینا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

کسی دم باز کو فقروں پہ چڑھا سکتا نے
ہوش کر اپنے بچا کیوں دل مضطر ہم کا (رند)

قولِ فیصل ۔ کسی کے ساتھ اس کا لازم "فقروں پر چڑھانا" بھی استعمال کرتے ہیں ۔

فقروں میں اُڑانا :۔ دھوکا دینا، فریب کی باتوں سے بہکانا ۔ اردو محاورہ قریب بہ متروک ۔

خود ہیں دم بازیوں پر دھیان کر بھر
مجھ کو فقروں میں اڑایا نہ کرو — رندؔ

فقروں میں آنا :۔ جال میں آجانا، دھوکا کھا جانا ۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان

ہنس کے کہنے لگی وہ یہ سن کر
ایسے فقروں میں آگئے ہو بھر — شوقؔ لکھنوی

فقروں میں لپٹنا :۔ طعن تشنیع کرنا ۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان ۔

سب کو فقروں میں کیوں لپیٹا ہے
صبر اک اک کا کیوں سمیٹا ہے — شوقؔ

فِقرہ :۔ (بالکسر) جملہ کا کوئی حصہ، جملہ، نثر کا کوئی ٹکڑا، عبارت کا ٹکڑا، کلام ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج ۔

اک دن کہا تھا آپ نے محبت کا ہو برا
وہ جب سے چڑھ گیا ہے یہ فقرہ زبان کو — جلیلؔ

فَقرہ :۔ (۲) پیٹھ کے مہرے کی ہڈی، کمر کا منکا، ریڑھ کی ہڈی ۔ عربی مذکر (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ یہ خالص عربی ہے اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

فِقرہ :۔ (۳) دم، جھانسا، دھوکا، فریب کی بات، چال، فریب، وہ بات جو بے اصل ہو ۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان ۔

کسی فقرے سے بوسہ خال کا ملتا نہیں ہم کو
کوئی افسوں نہیں چلتا ہے اس چنچل کے آگے — قدرؔ

فقرہ باز :۔ جھوٹی باتوں سے فریب دینے والا

اردو، متروک ۔

قولِ فیصل ۔ جھوٹی بات سے فریب دینا کے معنی میں "فقرہ بازی" بھی رائج ہے ۔ ان دونوں لفظوں کا تلفظ "فقرے باز" اور "فقرے بازی" ہے ۔ فقرہ باز اور فقرہ بازی پڑھنا سہم الخط ہے ۔ موجودہ دور میں فقرے اور فقرے بازی لکھتے اور پڑھتے ہیں ۔

فقرہ بتانا :۔ (۱) کوئی جھوٹی بات گڑھ دینا، دم دینا، جھانسا دینا ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اب یہ محاورہ قریب بہ متروک ہے ۔

فقرہ بتانا :۔ (۲) بہانے کرنا، حیلہ کرنا، ٹال دینا، جھکمہ دینا، فریب دینا ۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک ۔

آپ تشریف یاں نہ لائیں گے
روز فقرہ یونہی بتائیں گے — عیشؔ

فقرہ بنانا :۔ (۱) لفظوں کو جوڑ کر جملہ ترتیب دینا ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں زیادہ تر جملہ بنانا بولتے ہیں ۔

فقرہ بنانا :۔ (۲) فریب دینے کے لئے کوئی بات دل سے گڑھنا ۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال ۔

جان صاحب کی رنگین باتوں سے بگڑو ہو لوگو!
روز وہ آتے تھے اک فقرہ بنا کے گھر میں — جانؔ صاحب

قولِ فیصل ۔ بصیغۂ جمع "فقرے بنانا" بھی استعمال کرتے ہیں مگر وہ بھی کسی کے ساتھ ۔

وہ مجھ کو یاد کریں گے عدو کو سب گے
یہ نامہ بر تھے فقرے ہیں سب بنائے ہوئے — جلیلؔ

فقرہ بن پڑنا :۔ کوئی سازش کامیاب ہونا، ترکیب چل جانا ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

محلِ استعمال ۔ برق نے کہا استانی! آج ہی تو فقرہ بن پڑا ہے بغیر قتل کئے اس حرام زادے افراسیاب کے باز نہ آؤں گا ۔ (طلسم ہوشربا)

فقرہ بندی :۔ تک بندی ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ تک بندی ہی بولتے ہیں ۔

فقرہ تراشنا :۔ جھوٹی بات بنا کر کہنا، فریب کرنا ۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال ۔

کل جو قفس میں گلا بیر ان سے کٹ سکا
آج یہ فقرہ تراشا ہو قضا آئی تھی — جلیلؔ

قولِ فیصل ۔ اس کا مصدری "فقرہ تراشنا" بھی رائج ہے ۔ بصیغۂ جمع فقرے تراشنا بھی استعمال کرتے ہیں ۔

ترشتے ہیں قیامت کے غضب کے دات دن فقرے
نئی جب بات نکلے گی تری محفل سے نکلے گی — داغؔ

فقرہ چڑھانا :۔ آوازہ کسنا ۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان ۔

پروانے کے حضور سر شمع کٹ گیا
فقرہ جلی کٹی کا وہ لگن گیر چڑھ گئی — شادؔ لکھنوی

فقرہ جلا کٹا :۔ طعن و تشنیع والی بات ۔ اردو، غیر فصیح، رائج ۔

دل وہاں ٹھنڈی سانسیں لیتا ہے
کوئی فقرہ جلا کٹا نہ سنے — امیرؔ

قولِ فیصل ۔ عام بول چال میں "جلا کٹا فقرہ" زبانوں پر ہے مگر درست شعرا کے ماتحت "فقرہ جلا کٹا" کہا گیا ہے ۔

فقرہ جوڑنا :۔ فقرہ تراشنا ۔ اردو محاورہ قریب بہ متروک ۔

ذوالفقار علیؑ کی تجھ کو قسم
سرحد اسکے ہو وہ فقرہ جوڑ — شادؔ لکھنوی

فقرہ چست کرنا :۔ (متعدی) کسی کو بیوقوف بنانے کے لئے دل سے گڑھ کے کوئی کارگر بات کہنا، فریب دینے کے لئے عیارانہ طور پر سچائی کا

رنگ دے کے جھوٹی بات کہنا اردو محاورہ غیر فصیح، رائج۔

محل نظم:- میں اپنے دل میں بہت ہی خوش ہوا کہ مار لیا ہے۔ نواب صاحب کو خوب چنگ پر چڑھایا اور دوسرے اچھا فقرہ چست کیا کہ وہاں گئے اور کھنگ ہو گیا۔ (دبیر کہار)

قول فیصل:- اس کا مفہوم یہ موقع محل دیکھ کے مطلب کی باتیں کرنا۔ جیسے میرے سوا یہاں تمھارا کوئی دوست نہیں یہ جو دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ محض فقرہ چست کرتے ہیں۔

غیر کیا تم پہ دل سے مرتے ہیں
اپنا فقرہ وہ چست کرتے ہیں (گلدستہ محاورات)

اس کا لازم "فقرہ چست ہونا" بھی رائج ہے جیسے گستاخی معاف آپ پر اس وقت اچھا فقرہ چست ہوا۔ (فسانہ آزاد)

فقرہ چلتا ہوا:- کارگر فقرہ دل سے گڑھی ہوئی بات، فریب کی وہ بات جس کا خاطر خواہ اثر پڑے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تلافی کی نہ ٹھہرے آج قاتل فیصلہ ٹھہرے
نہیں تکرار فقرہ تو کوئی چلتا ہوا ٹھہرے (داغ)

قول فیصل:- عام بول چال میں "چلتا ہوا فقرہ" زبانوں پر ہے۔ "فقرہ چلتا ہوا" نظم کی مجبوری سے استعمال کیا گیا ہے۔

فقرہ چل جانا:- کسی جھوٹ بات یا فریب کا کارگر ہو جانا اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

دم دلاسے کے مجھ کو دیا ہے برہمن جو فقا
فقرہ یہ چل گیا ہے زنار دار کا (دفتر خیال)

فقرہ چلنا:- فریب کرنا: چالاکی کرنا شگوفہ چھوڑنا۔ اردو محاورہ غیر فصیح۔ رائج۔

نہ چلو بندے پہ ہر مرتبہ فقرہ دیکھو
اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو (رند)

فقرہ چھوڑنا:- شگوفہ چھوڑنا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

دانتی جائے گی چھچھوندر تاک بھی ہوگی قلم
پھلجھڑی کی طرح فقرہ جل کے چھوڑا عشق (جان صاحب)

قول فیصل:- بصیغہ جمع کے ساتھ "فقرے چھوڑنا" بھی بولتی ہیں۔

بدنام ہو یار نہیں فقرہ وہ چھوڑیے
اپنی طرف رقیب کی جانب بھی موڑیے (شاد)

فقرہ دینا:- چکما دینا، دم دینا، چالاکی جتانا اردو محاورہ غیر فصیح، رائج۔

دم دیا یعنی آنے لگے سم
اور کسی کو فقرہ دو (دبیر)

قول فیصل:- اب یہ زبان عورتوں ہی کی ہے۔

فقرہ رو والی ہونا:- چالاکی یا فریب کی مہارت ہونا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

انکار رقیب سے بھی ہو گا
فقرہ یہ تمھیں رواں بہت ہے (داغ)

فقرہ زبان پر چڑھنا:- زبان پر کسی بات کا بار بار آنا اردو محاورہ غیر فصیح، رائج۔

اک دن کہا تھا میں نے محبت کا ہو برا
دل جب سے چڑھ گیا ہے یہ فقرہ زبان پر (جلیل)

فقرہ سُنانا:- کوئی بات کہنا اردو صرف فصیح، رائج۔

گل گیر نے دہن میں لی شمع کی زبان جب
پروانوں کو سنایا فقرہ جسے کسی کا (دبیر)

فقرہ سُننا:- طعن و تشنیع والی بات سننا اردو صرف فصیح، رائج۔

دل وہاں ٹھنڈی سانس بھرتا ہے
کوئی فقرہ جب اٹھا نہ سکے (میر حقانی)

فقرہ کرنا:- بہانہ کرنا، کوئی بات فریب کی بنا کے کسی کو دھوکا دینا، فریب جتانا، ٹالنا اردو محاورہ غیر فصیح، رائج۔

منظور ایک علاج تھا منظور تھی مرگ کو
فقرہ ترنگ نے ترسے یار سے کیا (آبر)

فقرہ کسنا:- کسی کو طنز سے کچھ کہنا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر:- جس نے دوست سے بات کرنا چھوڑ دی تھی مگر آج اس نے محفل میں مجھ پر ایک فقرہ کسا تو میں نے بھی برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔

قول فیصل:- زیادہ تر عورتوں کی زبان ہے۔

فقرہ کھل جانا:- چالاکی ظاہر ہو جانا اردو صرف، دہلی کی زبان۔

آج کیوں کر ہو خبر اس کو نسیم
تیر پڑھنے کا بھی فقرہ کھل گیا (نسیم دہلوی)

فقرہ کہنا:- بات کہنا، کچھ کہنا اردو صرف فصیح، رائج۔

محل نثر:- یہ فقرہ اس نے کس شوق سے کہا تھا اس لیے میں نے کہا ہے (دربار اکبری)

فقرہ گرم:- چلتی ہوئی بات۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

کہیں گرم فقرے کہیں چھانک تاک
ادا ناز و غمزہ، بحث تپاک (اختر شاہ اودھ)

فقرہ گڑھنا:- فقرہ تراشنا۔ اردو محاورہ غیر فصیح، رائج۔

فقرہ کوئی اور گڑھیے تازہ
مرنوں کا اٹھا نہیں جنازہ (عاشق)

فقرہ نیا بنانا:- کوئی نئی جھوٹی بات دل سے گڑھنا۔ اردو۔ صرف، غیر فصیح، رائج۔

بولے وہ ہنس کے خیر جاتا ہوں
کوئی فقرہ نیا بناتا ہوں۔ شوق

فقرہ ہونا:- چیپاں ہونا، فریب ہونا۔ اردو۔ محاورہ متروک۔

وہ عاشق سے گویا ہوا چاہتا ہے
نیا کوئی فقرہ ہوا چاہتا ہے۔ رشک

فقرے:- فقرہ کی جمع۔ اردو۔ مذکر، فصیح، رائج۔

ناگہ کیے کلام لب آبدار سے
فقرے ہوئے رفو کے جدا ذوالفقار سے۔ دبیر

قول فیصل۔ یہ فقرہ کی مغیرہ صورت ہے۔

کیا میاں میں شمشیر کے فقرے کو کمی آئے
مصرع تو کمر میں رہا معنی نکل آئے۔ [illegible]

فقرے باز:- عیار، مکار، دھوکے باز، چالاکی کے ساتھ جھوٹ بول کے فریب دینے والا۔ اردو۔ صفت، عورتوں کی زبان۔

روز وعدہ کرتے ہو آنے کا پر آتے نہیں
قول کب پورا ہو صاحب تم سے فقرے باز کا۔ باقر

فقرے بازی:- چال بازی، عیاری، فریب دینے کے لیے عیاری اور مکاری کی باتیں کرنا۔ اردو۔ مؤنث، عورتوں کی زبان۔

حاصل اس فقرے بازی سے کیا تھا
مطلب اس جعل سازی سے کیا تھا۔ شوق

قول فیصل۔ تفریح طبع کے لیے بیہودہ ہنسی مذاق کرنے کو بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔ جیسے "پتنے جب سعادت آئے فقرے بازی شروع ہوئی ایک گھنٹے تک گپیں اڑائیں۔ ایک گھنٹے کے بعد چاندو کا شغل ہوا۔" (دبیر کہار)

اس کی جمع "فقرے بازیاں" بھی رائج ہے جیسے "عسکری: (خوب ہنس کر) کیوں کس نے جگا دیا۔ بہت گہری ہوئی تھی۔ ... بیگم: (آہستہ سے چٹکی لے کر) فقرے بازیاں بہت آتی ہیں۔" (دبیر کہار)

فقرے بازی چلنا:- فقرے بازی کا کارگر ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ "فقرہ چل گیا" "کارگر ہوگیا" کہتے ہیں۔

فقرے بازی کرنا:- فریب کی بات کرنا، چال چلنا۔ اردو۔ محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

بھاتی نہیں مجھ کو حیلہ سازی
لڑکوں سے کرو یہ فقرے بازی۔ انجم (رشاد اردو)

قول فیصل۔ بصیغہ جمع بھی مستعمل ہے۔

کرتا ہے فقرے بازیاں کیا خوب
ہم سے اور جعل سازیاں کیا خوب۔ شوق

فقرے بازی ہونا:- ٹال مٹول ہونا، حیلہ حوالہ کیا جانا۔ اردو۔ مذکر، فصیح، رائج۔

فقرے بازی ہو چکی ہرگز نہ جانے دیں گے ہم
لاکھ دم دو آج تم کل کا بہانہ یاد ہے۔ [illegible]

فقرے بتانا:- چال کرنا، فریب دینا۔ اردو۔ محاورہ، قلیل الاستعمال۔

چپ رہو چپ رہو فقرے نہ بتاؤ صاحب
جتنے رستے تھے باتیں نہ بناؤ صاحب۔ جوہر لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے۔

مشق کرتے ہیں دبستاں میں بھی عیاری کی
فقرے اکثر وہ معلم کو بتا دیتے ہیں۔ [illegible]

فقرے بنانا:- جھوٹی باتیں بنانا، دل سے باتیں گڑھنا، جھوٹ اڑانا۔ اردو۔ صرف دہلی کی زبان۔

ہوئے تم جو فقرے بنانے کے قابل
تو جاہل ہے سب زمانے کے قابل۔ صابر

فقرے بنانا:- لفظوں کو جوڑ کے جملے بنانا۔ اردو۔ فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "جملے بنانا" بولتے ہیں۔

فقرے بندی:- تک بندی، فقرے جوڑنا۔ جملوں کی بناوٹ۔ اردو۔ مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فقرے پر نہ آنا:- باتوں میں نہ آنا، فریب میں نہ آنا۔ اردو۔ صرف، عورتوں کی زبان۔

بات کہتے ہی تاڑ جائیں گے
مکر کے فقرے پہ وہ نہ آئیں گے۔ نواب مرزا شوق

فقرے تراشنا:- جھوٹی بات بنا کے کہنا، بات بنا کے کہنا۔ اردو۔ صرف، عورتوں کی زبان۔

ڈھونڈیں گے تازہ مضموں کٹ کے گیسوئے سنبل پہ
تراشے جائیں گے فقرے عبث برگ گل پہ

فقرے ترشنا:- (لازم) جھوٹی یا انوکھی بات گڑھے جانا، نئی نئی جھوٹی جھوٹی باتیں ایجاد ہونا۔ اردو۔ صرف، عورتوں کی زبان۔

ترشتے ہیں قیامت کے غضب کے رات دن فقرے
نئی جب بات نکلے گی تری محفل سے نکلے گی۔ داغ

فقرے جڑنا:- آوازہ کسنا، طعن تشنیع کی باتیں کرنا، طنز کرنا۔ اردو۔ صرف، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیا زباں قینچی سی چلتی ہے رقیبوں کے حضور
اپنے دل میں کٹ گئے ہم جب فقرے جڑ گئے — شاد

فقرے جوڑنا:— دل سے جھوٹی بات بنا کے کہنا، فقرے تراشنا۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

آپ ہی توڑتے ہیں جوڑ کے فقرے دل کو
آپ ہی کہتے ہیں شیشے سے بھی نازک دل ہو — جاہ

فقرے چیپ کرنا:— چکنی چپڑی باتیں بنانا۔ اردو ف، متروک۔

قول فیصل۔ اس کا صرفہ "ہونا" کے ساتھ بھی ہے اور وہ بھی متروک ہے۔

ترے گال بھی چکنے فقرے بھی چپ
پھسل جائے گا دل پھسل جائے گا — داسخ

فقرے چلنا:— کسی جھوٹی بات یا فریب کا کارگر ہو جانا۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

ع کس دنا کو یہ اب فقرے تمھارے خوب چلتے ہیں — سرور

فقرے دینا:— دھوکا دینے والی باتیں کرنا، جھانسا دینا، چال چلنا۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

لاکھ چالیں چلو سو فقرے دو ۲۰۰ تنتے چھینٹے دو
نہ چلے گا کوئی ڈھب کا بہانہ شب وصل — نذر

فقرے ڈھالنا:— اپنے دل سے نئے نئے فقرے کہنا، طعنہ زنی کرنا، چبھتی ہوئی کہنا۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

مارا کیا کہ دھمکاتے نہیں تلوار سے
تیز فقرے قاتلوں پر کب ہی ڈھال اتاریں — آمر

فقرے سنانا یا کہنا:— طعنے دینا، منہ آنا، رموزیں پھینکنا، آوازے پھینکنا، طعنے مارنا، باتیں سنانا۔ اردو، فعل متعدی۔

یاد ہے آگے بھی ہم پر کبھی منہ آتے تھے
آگے بھی ہم سے کبھی فقرے کہے جاتے تھے — امیر لکھنوی

(فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنی میں لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں "طعنے دینا" کے معنوں میں سب کسی کے ساتھ فقرے سنانا" زبانوں پر ہے۔

سنائے کیوں نہ ہم کو تیز فقرے
رکھی بارہا اس نے خنجر کی زباں پر — لطافت

فقرے سے:— دھوکے سے، چال بازی سے، فریب سے۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

فقرے سے کوئی فقرہ خالی نہیں جفا کا
کس بات میں تمھاری اے یار پیچ نہیں ہے — سحر

قول فیصل۔ زیادہ تر یوں بولتی ہیں "میں کبھی کسی قیمت پر نہ جاتی لیکن مجھے فقرے سے آ کے لے گئیں"۔ کبھی کبھی "سے" کی جگہ "دے" بھی بول دیتی ہیں یعنی فقرے دے کے۔

فقرے گڑھنا:— دل سے باتیں بنانا، نئی نئی باتیں گڑھنا۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

کچھ سنوں گا تو کہوں گا میں بھی
فقرے گڑھنے مجھے بھی آتے ہیں — رنگین

فقرے منجے ہونا:— کسی بات کا زبان پر چڑھا ہونا، کسی بات کا نوک زبان ہونا، بخوبی یاد ہونا، زباں زد ہونا۔ اردو ف، متروک۔

مومن کو کیا غم سخن منکر و نکیر
فقرے منجے ہوئے ہیں سوال و جواب کے — رشک

قول فیصل۔ اب عام طور سے "منجھے" زبانوں پر ہے۔

فقرے میں:— فریب کی بات کر کے، دھوکے میں، ترکیب کی بات میں۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

پلائی ہم نے انھیں آج ایک فقرے میں
یہ لب ہیں بھول سے جام شراب کے قابل — جلیل

فقرے میں آنا:— فریب میں آنا، دھوکا کھانا۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

کہیں اطفال ناداں میں کہیں پیران بے طاقت
یہ غوطے کھاتے ہیں فقرے میں آ کے وہ بیچارہ — اکبر الٰہ آبادی

فقرے میں رکھنا:— باتوں میں رکھنا، چال بازی سے امیدوار رکھنا۔ اردو ف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہے مادھو دام یا پیچھی نرالے
یونہی فقرے میں رکھیں دام کی دل — سحر

فقرے میں لگانا:— دھوکا دینا، فریب دینا، چال کی باتوں میں الجھانا۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

فقرے میں لگا کے لے ہی آیا
کیا بات مرے پیامبر کی — نیر

فقرے یاد ہونا:— چالیں معلوم ہونا، ترکیبیں معلوم ہونا۔ اردو ف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بھئی کیا فقرے یاد ہیں، اچھا روپیہ ملا، شاہ جی کو وہ گیدڑ بھبکی بتائی کہ آئے حواس غائب ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

فقط:— (الفتحتین) علامت خاتمہ، تمت، تمام شد، بس۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عربی میں اس کی تشریح یوں ہے۔ "ف + قط = کاٹنا" عموماً خط یا کسی مضمون یا عبارت کے آخر میں اسے لکھ دیتے ہیں تاکہ پڑھنے والے کو معلوم ہو جائے کہ یہاں وہ چیز ختم ہو گئی۔

فقط:— صرف، محض، تنہا۔ عربی، مذکر، صفت، فصیح، رائج۔

شرکیہ حال دنیا میں نظر آتا نہیں کوئی
فقط اک بے کسی ہے جس کو ہم اپنا سمجھتے ہیں (اکبر الہ آبادی)

قولِ فیصل۔ نازک سے نازک کے ساتھ "ایک" کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے "پورے خاندان کے لوگ پاکستان چلے گئے فقط میں حضور جس کا نہ پہلے ارادہ تھا اور نہ اب ہے۔"

فق فق :۔ (بالفتح) چہرے کے رنگ کا متغیر ہونا، حیران و پریشان ہونا، حواس باختہ ہونا۔ اردو صفت، متروک۔

کس پہ ہر دن سے یہ خجلت ہے سرِ افلاک
فق فق نظر آتا ہے مہِ نو رخشاں آج (شاہ اودھ اختر)

فقہ :۔ (بکسر اول) علم کا جاننا، دریافت کرنا عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ شرعی احکام و مسائلِ شرعیہ کا علم اور علم دین وغیرہ کے معنی میں اس کا عرف مخصوص ہو گیا ہے۔

ان کی معقول ہے فضا معقول
جس نے برباد کیے فقہ و اصول (مرزا رسوا)

عام طور سے تنہا نہیں بلکہ "فقہ و اصول اور فقہ و حدیث" کی تراکیب سے زبانوں پر ہے جیسے: "ہمیں کچھ مالک و محمد سے مطلب نہیں ہم اپنی لواصی سے لگائے بیٹھے ہیں فقہ و حدیث سے غرض نہیں۔" (فسانۂ آزاد)

عوام بکسر اول و فتح دوم بولتے ہیں جو صحیح نہیں ہے صاحب نور اللغات نے "دانائی اور سمجھ" کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

فقہا :۔ (بضم اول و فتح دوم) فقیہ کی جمع علم دین اور مسائل شرعیہ کے جاننے والے لوگ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ مسلمانوں کے یہاں شادی بیاہ کی تقریبوں میں بعض ایسی رسمیں بھی رواج پا گئی ہیں جو فقہا کے نزدیک حرام ہیں۔

فق ہونا :۔ چہرے کا رنگ اڑنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ صرف فق ہونا، رنگ فق ہونا، چہرہ فق ہونا، اس کے خاص صرف ہیں۔

پہلو میں دل تڑپنے لگا سینہ شق ہوا
دھک دھک کلیجہ کرنے لگا رنگ فق ہوا (رشید)

کس گل کا منہ چمن میں ترے آگے فق نہیں
یہ رنگ اڑ گیا کہ افق پہ شفق نہیں (ناسخ)

فق ہونا :۔ غم یا خوف سے ہکا بکا رہ جانا چہرے پہ ہوائیاں اڑنے لگنا اردو مصدر، متروک۔

جو دیکھا تو سمجھا کہ اک لق و دق
کہ رستم جسے دیکھ ہو جائے فق (میر حسن)

فقہی :۔ (بکسر اول و سوم) فقہ کی، علم دین کی، مسائل شرعیہ کی، فقہ سے منسوب عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ میاں! آپ انگریزی داں ہیں، فقہ کی گھر دی معنی نہ پوچھیے۔ یہ فقہی اصطلاح ہے سمجھ میں نہیں آئے گی۔

فقید المثال :۔ (تلفظ فقیدُل مثال) بے مثال، لاجواب عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ اول تو اس کے فقید المثال حسن و جمال سے اس کی ساس کو یقین کامل تھا کہ کسی نہ کسی شوقین امیر کسی نہ کسی عاشق تن رئیس کی اس پر ضرور نظر پڑے گی۔ (رسیر کہسار)

قولِ فیصل۔ عربی میں فقید کے معنی ہیں "نایاب" اور مثال کے معنی ہیں مانند، نظیر، شبیہ وغیرہ لہٰذا دونوں کی ترکیب سے لاجواب کے معنی ہو گئے در اصل یہ عربی میں فقید المثل ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر "فقید المثال" ہو گیا ہے۔

فقیر :۔ (بالفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) محتاج، غریب، نادار، مفلس، عربی، مذکر فصیح، رائج۔

کرم ہا جو تجھے دینا ہے طلب و صدرے
فقیر ہوں مگر ایسی حاجت سوال سے مجھے (میر انیس)

قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع "فقرا" اور اردو جمع "فقیروں" بھی رائج و فصیح ہے۔

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں (غالب)

فقیر :۔ خدا پرست، اللہ والا، درویش صاحبِ معرفت، سالک عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کام شاہی سے غرض مال سے نہ عز و جاہ کا
لیتے ہیں سے ورد رہتا ہے فقیر اللہ کا (مونس)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں عربی جمع "فقرا" اور اردو جمع "فقیروں" بولتے ہیں۔

طالب ہے ہادہ ہے اللہ کے فقیروں کو
کبھی جو ہو گیا پھیرا صدا اٹھا کے چلے (انیس)

اس کے ایک معنی ہیں "تارک الدنیا" جو کہیں الگ تھلگ تکیہ بنا کے رہتے ہیں۔

دنیا ہوئی ہے ترک بجز دما قلی کا سے
ہے وادی اسلام میں تکیہ فقیر کا (لطافت)

فقیر :۔ (انکسار کے محل پر) میں، انکسار، بندۂ ناچیز، بیچارہ، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ حکم ہوا کہ افقر بید (یہ تھا بید حسب) احکام اسلام سے ملتے ہیں بیان کرے اور فقیر فارسی میں ترجمہ کرے۔ (دربارِ اکبری)

قواعد نحوی۔ بعض لفظوں کے ساتھ ملا کے بھی اس کا استعمال ہے جیسے "کمترین فقیر، فقیر سراپا تقصیر" وغیرہ۔

فقیر :- (کنایتاً) عاشق، ایسا محبت کرنے والا جو معشوق کی محبت میں دنیا ترک کر دے۔ ایسا عاشق جو فقیروں کے سے جوگ لینے والا، جوگی، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

فقیر اک بھی قد کا ہم کو جو پایا
سو وہ آزاد جیسا ہمارا — قدر

قواعد نحوی۔ کسی اسم یا ضمیر کے بعد "کا" اضافہ کر کے بھی بولتے ہیں۔

آئینہ بھی ہو گیا اُن کا فقیر
صاف اور کی صفائی ہو گئی — قدر

فقیر :- بھکاری، بحیثیت پیشہ کے بھیک مانگنے والا، بھک منگا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نصیحت۔ اگر کوئی فقیر تم سے کچھ مانگے تو اسے جھڑکو نہیں اگر تمہارے پاس پیسہ نہیں ہے تو نرمی سے اس سے کہدو بابا معاف کرو۔

قواعد نحوی۔ لغوی معنی کے اعتبار سے فقیر وہ ہے جس کے پاس ایک دن کے کھانے سے کم یا ایک وقت کا کھانا ہو۔ اور مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ عام طور سے فقیر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ جن کا آبائی پیشہ ہی بھیک مانگنا ہے دوسرے وہ کہ جن کا ضمیر و خودداری گوارا نہیں کرتی لیکن حالات و مجبوری سے بھیک مانگنی پڑتی ہے:

ملے گا عین کی خیرات اک بوسہ تو کیا ہوگا
فقیروں کا سوالی اے دوست پورا کر دیا ہوگا — سلامت

فقیر اپنی کملی میں مست ہے :- غریب مفلوک سے ہی سامان میں مگن ہے خوددار اپنی غربت ہی میں امیر اور اغنیا سے بے نیاز ہے۔ اردو، مقولہ، غیر فصیح، رائج۔

گلی پست ہو دل نہیں پست ہے
فقیر اپنی کملی ہی میں مست ہے — شوق قدوائی

فقیرانہ :- (بالفتح) وہ زمین جو فقیر لگے گزارے کے واسطے وقف کر دی جائے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قواعد نحوی۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فقیرانہ :- درویشوں کا سا، فقیروں کی طرح، فارسی، فصیح، رائج۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے — درد

قواعد نحوی۔ مختلف ترکیبوں کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "فقیرانہ صورت":

ملے کیوں کر نہیں آ تا تری محفل میں اے جاناں
مری صورت فقیرانہ تری دربار شاہانہ — ظفر

فقیرانہ لباس، فقیرانہ وضع، وغیرہ، جیسے تیرے دل فقیرانہ لباس پہن کر ہرے ہرے پیڑوں کے ٹھنڈے ٹھنڈے سایہ میں آن بیٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

فقیر بنا دینا :- کسی کو مفلس اور محتاج کر دینا لوٹ لینا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل نصیحت۔ خدا کو سب اختیار ہے جس کو چاہے امیر کر دے اور جس کو چاہے فقیر بنا دے۔

فقیر بننا :- تارک الدنیا ہونا، فقیری اختیار کرنا، اللہ والا ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قواعد نحوی۔ کسی کے عشق میں جوگ لینے کو بھی "فقیر بننا" کہتے ہیں:

فقیر بننا :- مفلس ہونا، محتاج ہونا۔ (نور اللغات)

قواعد نحوی۔ اس معنی پر "فقیر ہونا" بولتے ہیں بصورت متعدی "فقیر بنانا" اور "بنا دینا" زبانوں پر ہے جیسے "بڑے بڑے صاحبان دولت و ثروت کو انقلابات زمانہ نے دم کے دم میں فقیر بنا دیا محتاج ہو گئے۔"

فقیر بننا :- بچوں کا بسلسلہ عزا عشرہ محرم میں بطور رسم یا منت کے طور پر سبز کپڑے پہن کر، شہدائے کربلا کے نام پر فقیر بن کر بھیک مانگنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قواعد نحوی۔ اس میں شیعہ سنی اور ہندو وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے بلکہ ہر قوم و ملت کے لوگ اپنے بچوں کو فقیر بناتے ہیں۔

فقیر تکیہ دار :- (بہ اضافت) تکیے میں رہنے والا فقیر، فارسی ترکیب، اردو صرف، مذکر، غیر فصیح رائج۔

محل نصیحت۔ پیر و مرشد نواب صاحب کا وظیفہ خوار گویا اس در کا فقیر تکیہ دار ہوں۔ (خود نوشت)

فقیر جاہل شیطان کا گھوڑا :- جاہل فقیر جہاں جاتا ہے شیطان اس کے ساتھ رہتا ہے۔ مقولہ۔ (نور اللغات)

قواعد نحوی۔ مولوی بشیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں اس کا مفہوم لکھا ہے۔ "جاہل فقیر کا شیطان ہر جگہ ساتھی ہے" اور "گنجینۂ اقوال و امثال" میں یہ مفہوم درج ہے "فقیر جاہل شیطان ہوتا ہے" کیونکہ وہ خلاف شرع امور کرتا ہے شیطان ہر وقت اس کے ہمراہ رہتا ہے" اب اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

فقیر خانہ :- (بہ اضافت) گھر، مکان غریب خانہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہ اپنے بے سر و ساماں کے گھر کا پوچھنا
جہاں یہ تن گئی کملی فقیر خانہ ہوا — جلال

قول فیصل۔ انھیں معنی میں "فقیر خانے" بھی مستعمل ہے جو مغیرہ صورت ہے:

فقیر خانے میں جو آئے بس یہیں بیٹھے
گلیم سائۂ دیوار ہے بچھی در پر — وزیر

فقیر دوست:۔ (بے اضافت) فقیر کو دوست رکھنے والا۔ فقیروں سے محبت کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

فقیر دوست جو ہو ہم کو سرفراز کرے
کچھ اور فرش بجز بوریا نہیں رکھتے — میر انیس

فقیر را بجا دلہ چہ کار:۔ فقیر کو جھگڑے اور فساد سے کیا کام؟ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فقیر کا بھلا ہونا:۔ فقیر کو کچھ ملنا، فقیر کو فائدہ پہنچنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دولت دیدار لٹاتا ہے یار
آج فقیروں کا بھلا ہو گیا — وزیر

فقیر کا لوٹ چلن امیروں کا:۔ جو غریب ہو اور امیرانہ وضع رکھے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فقیر کا تکیہ:۔ فقیر کا گھر، فقیر کے رہنے کی جگہ، اردو، صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

بڑے اجاڑ میں تھا اس فقیر کا تکیہ
گزر ادھر کو کوئی بادشاہ کیا کرتا — کیفی

فقیر کا گھر بڑا:۔ فقیر میں بڑی بڑی کرامتیں ہوتی ہیں۔ فقیر بڑا پہنچا ہوا ہوتا ہے، اردو فقرہ قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ فقیر کا گھر بڑا ہے فقیر سے لگاڑ کر آج تک کوئی بھلا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

فقیر کر دینا:۔ ایک ایک پیسے کو محتاج کر دینا، پیسے والے کو مفلس کر دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پھر ایسی صورت میں بھٹ گئے فقیروں کو جنھوں نے ہزاروں امیروں کو فقیر کر دیا، کہاں سے دیں۔ (گلدستۂ ظرافت)

فقیر کو کمل ہی دوشالہ ہے:۔ غریب آدمی کو تھوڑی ہی بہت ہے۔ مثل۔

(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ مولوی منیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں اس مثل کا مفہوم یہ لکھا ہے "غریب کو جو مل جائے غنیمت ہے" اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

فقیر کھلانا:۔ منت اور مراد پوری ہونے پر فقیروں کو کھانا کھلانا، کار خیر سمجھتے ہوئے فقیروں کو کھانا کھلانا، اردو مصدر، حضرات اہل سنت کی اصطلاح۔

ع صدق نیت سے فقیر اس نے کھلائے کیا کیا — دبیر
گل شہیدوں کے مزاروں پر چڑھائے کیا کیا — لکھنوی

فقیر کی جھولی:۔ فقیر کا وہ کپڑے کا تھیلی جس میں بھیک مانگ کے ہر قسم کی چیز رکھتا ہے۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

فقیر کی جھولی میں سب کچھ:۔ یعنی فقیر کے اختیار میں ساری خدائی ہے۔ مثل

(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ مولوی منیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں اس کا مفہوم لکھا ہے "بامراد شخص جسے جو کچھ چاہے دے دے" بہرحال یہ مثل قلیل الاستعمال ہے۔

فقیر کی دعا:۔ کسی اللہ والے کی بد دعا، کسی خدا رسیدہ بزرگ کی بد دعا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کسی فقیر کی ایسی دعا ہے کہ یہاں حکیم اور پنساری جھینٹے ہی نہیں پاتا۔ (فسانۂ آزاد)

فقیر کی صدا:۔ بھیک مانگنے والے کی آواز، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ "اس فقیر کی صدا میں بڑا درد ہے اسے کچھ ضرور دے دو۔"

قول فیصل۔ فقیر کی صدائیں اس کے وہ اشعار یا وہ جملے یا وہ الفاظ جو فقیروں سے مخصوص ہیں شامل ہیں جسکو وہ کبھی کسی مخصوص لے میں یا جو سادگی کے ساتھ ادا کرتا ہے جیسے "کنکر چن چن محل بنایا لوگ کہیں گھر میرا ہے۔ نہ گھر میرا نہ گھر تیرا چڑیا رین بسیرا رے بابا خوش رہے تیری نگری رے بابا۔ اللہ یا رسول اللہ" وغیرہ۔

فقیر کی صورت سوال ہے:۔ حاجت مند کے چہرے سے اس کا مافی الضمیر معلوم ہو جاتا ہے، چہرہ دل کی حالت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

ظاہر ہے میری شکل سے جو میرا حال ہے
پوچھو نہ کچھ فقیر کی صورت سوال ہے — شوق

فقیر مست:۔ (بے اضافت) وہ فقیر جو نشے میں چور رہتا ہے فارسی، فصیح، رائج۔

فقیر مست ہیں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں
کبھی طرہ ہو بنری کا کبھی گھولا ہی افیون کا — بحر

فقیر منش:۔ فقیر صفت، فقیر خصلت فقیر کا سا مزاج رکھنے والا، اللہ والا، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ "میں تو وہ جاگیر دار لیکن عجیب فقیر منش انسان ہیں۔ ان کی تعریف نہیں ہو سکتی"۔

فقیرنی :- در در بھیک مانگنے والی عورت، محتاج عورت، اردو، مؤنث، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ ہمیں ہزار مرتبہ سمجھایا کہ کسی فقیر یا فقیرنی سے بری طرح نہ پیش آیا کرو۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

فقیرنی کا پوت جلن امیروں کا :- غریب ہو کے امیرانہ ٹھاٹھ۔ اردو مثل (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف رسالہ بازاری زبان نے "امیروں" کے بجائے "امیریوں" لکھا ہے اور مفہوم لکھا ہے غریب ہو کر مزاج امیرانہ۔ نہ محنت نہ مزدوری گزر کیونکر ہو۔ بہرحال شاید یہ کہاوت کم بولتا ہو۔

فقیروں کا پھیرا :- فقیروں کا گزر، کبھی کبھی فقیروں کا آنا جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہوگا (ریاض خیر آبادی)

فقیر ہو جانا :- (۱) خدا کی یاد میں تارک الدنیا ہو جانا، الفقیر ہو جانا، فقیری لے لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کسی کی محبت میں تباہ حال ہونا بھی اس کے ایک معنی ہیں۔

سچ ہے میں عشاق ہو کر تیری آنکھوں پر فقیر
ورنہ کیوں بستر ہے تکیوں میں ہرن کی کھال کا (ناسخ)

فقیر ہو جانا :- (۲) مفلس ہو جانا، پیسے پیسے کو محتاج ہو جانا، سرمائے کا ختم ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ یہ انقلاب زمانہ نہیں تو اور کیا ہے کہ ابھی کل تک جن کی ڈیوڑھیوں پر نقارے اور شہنائیاں بجتی تھیں آج وہ فقیر ہو کر در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

فقیری :- (۱) درویشی، ترک دنیا، دنیا و اہل دنیا سے کنارہ کشی، فارسی، مؤنث، صفت، فصیح، رائج۔

یہ دنیا جو ہے مزرع آخرت
فقیری ہے یاں ضائع کردن کو مت (میر حسن)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "گدائی اور مسکینی" کے معنی بھی لکھے ہیں جو اس محل پر مناسب نہیں ہیں۔

فقیری :- (۲) غریبی، تنگدستی، محتاجی، مفلسی، افلاس، فارسی، مؤنث، صفت، فصیح، رائج۔

نہ پھیلائیو ہاتھ ہرگز انیس
فقیری میں بھی دل تونگر رہے (میر انیس)

فقیری :- (۳) فقیر سے منسوب، فقیر سے متعلق، فقیر کی، فارسی، مؤنث، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ جہاں تم نے ہزاروں روپے خرچ کئے ہیں وہیں اس کو بھی استعمال کر لو میاں! یہ فقیری دوا ہے ضرور فائدہ کرے گی۔

فقیری :- (۴) فقیر کا رتبہ، جیسے دنیا کی پیری فقیری کچھ نہ چلے گی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ بلکہ دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کر اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے پیری فقیری وغیرہ۔

فقیری بھیس :- فقیروں کا لباس، فقیروں کا انداز، فقیروں کا روپ، اردو صرف، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

کہاں دیکھوں تجھے جاؤں میں کس دیس
ترے کارن فقیری اپنا کر بھیس (در لیجانے اردو)

انھیں معنوں میں "فقیروں کا بھیس" بھی زبانوں پر ہے۔

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں (غالب)

"فقیری بھیس کرکے" اور "فقیروں کا بھیس بنانا" یہ دونوں صرف دہلی سے تعلق رکھتے ہیں۔ لکھنؤ میں "فقیری بھیس میں" اور "فقیروں کا بھیس بدل کے" بولتے ہیں۔

فقیری شیر کا برقع ہے :- یعنی فقیری بھی بڑا پردہ ہے۔ فقیری کے لباس میں بڑے بڑے کامل نکل آتے ہیں۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ مولوی منیر لکھنوی نے "گنجینۂ اقوال و امثال" میں اس کا مفہوم یوں لکھا ہے۔ "اگر بن پڑے تو فقیری سب سے اچھا ٹھکانا ہے۔ فقیروں میں بڑے بڑے کامل چھپے ہوتے ہیں۔" عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فقیری کا بانا لینا :- فقیروں کی وضع قطع اختیار کرنا۔ فقیرانہ لباس پہننا، اردو صرف، قریب بہ متروک۔

بانا لیا فقیری کا چننے کی اوڑھی کھال جب
بن بن پھروں گی اس کی کمر کا خیال ہے (جان صاحب)

قول فیصل۔ "فقیری بانا لینا" بھی بولتے تھے۔

فقیری ٹٹکا :- درویشی چٹکلہ، سہل نسخہ، سہل علاج، چھو منتر، اردو، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فقیری لینا :- درویشی اختیار کرنا، تارک دنیا ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ گوتم بدھ باوجودیکہ ایک بہت بڑے راجکمار تھے لیکن انھوں نے جب سے فقیری لے لی۔ ان کا شمار دیوتاؤں اور مہاتماؤں میں ہونے لگا۔ اور آج ساری دنیا میں ان کے ماننے والے موجود ہیں۔

فقیہ :- (بفتح اول دیائے معروف) علم فقہ کا

عالم، تفصیلی دلیلوں کے ساتھ علم فقہ کا جاننے والا، احکام شرع سے کماحقہ آگاہ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

تھا تفقہ بھی مسلّم تیری خاک پاک کا
بھیتی دولت تھا ایک اک نقیہ اس خاک کا ۔ حالی

فقیہانہ:- فقیہوں کا سا، دانائی اور عقلمندی سے پر، فارسی، فصیح، رائج۔

پاکیزگی سیرت اس قوم کا حصہ تھا
ہر قول فقیہانہ، ہر فعل حکیمانہ ۔ صفی

فَکّ:- (بفتح اول وتشدید دوم) دو باہم ملی ہوئی چیزوں کو علیحدہ کرنا، رہا کرنا، چھوڑنا، رہائی، خلاصی، عربی اسم مونث (فقرے) فک رہن ہوگیا۔ فک اضافت ناجائز ہے۔ ۲؎ وہ اضافت جو پڑھنے میں نہ آئے جیسے صاحبدل صاحب غرض، شاہجہاں وغیرہ اصطلاح نحو۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر "فک رہن، فک اضافت، فک رقبہ" ہے۔

فَکّ:- ۳؎ (بفتح وتشدید دوم) جبڑا جس میں دانت پیوست ہوتے ہیں عربی، مذکر، اطبا اور علم تشریح کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اوپر کے جبڑے کو فک اعلیٰ اور نیچے کے جبڑے کو فک اسفل کہتے ہیں۔ فک اعلیٰ جو دو ہڈیوں سے مرکب ہے سات ہڈیاں داہنی جانب اور سات ہڈیاں بائیں جانب۔ فک اسفل دو ہڈیوں سے مرکب ہے جو ٹھوڑی کے نیچے ملی ہیں۔

فکِ اضافت:- اضافت کو ہٹا دینا، اضافت کو نہ رکھنا، علامت اضافت یعنی کسرہ چھوڑ دینا، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فصحائے زبان جن چیزوں میں اضافت ہوتی ہے ان میں اضافت کو ختم کرکے استعمال کرنے لگتے ہیں جیسے "صاحبِ دل سے صاحبدل، صاحبِ کمال سے صاحبکمال" وغیرہ۔

فِکْر:- ۱؎ (ع) اندیشہ، حاجت، افکار جمع لکھنؤ میں مذکر مستعمل ہے۔ عربی میں فکرت بھی اندیشہ ہے۔ اردو میں بیشتر فکر ہی مستعمل ہے قاآنی نے بکسر اول وفتح دوم کہا ہے۔

سر ودش زنوا در بدیع تر سخنے
کہ نقش می نہ پزیرد چنان ادج فِکَر ۔ قاآنی

تذکیر وتانیث مختلف فیہ (۱) اندیشہ، تردد، وخدشہ، احتمال۔

قرار آہی گیا غم میں جی سنبھل ہی گیا
گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا ۔ اسیر

(۲) دھیان

فکر ہے ان کو تماشۂ حسن کے نیلام کی
سیر جو چھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی ۔ اسیر

اب دہلی میں مذکر ومونث اور لکھنؤ میں مونث ہی مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں پڑھا لکھا طبقہ فِکر بروزن ذِکر بولتا ہے۔ عورتیں اور عوام فِکَر بروزن جِگَر بولتے ہیں جو اعتبار اردو صحیح نہیں ہے۔ صاحب نور اللغات نے فکر نمبر ۱ کے جو معنی لکھے ہیں ان میں آخری معنی سے یہی احتمال ہوتا ہے کہ موصوف کے پیش کردہ شعر میں فکر کے یہی معنی ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اسیر نے اندیشہ و تردد کے معنی میں اس لفظ کو استعمال کیا ہے لکھنؤ میں دور ناسخ و آتش سے موجودہ دور تک کسی نے فکر کو مذکر نہیں استعمال کیا۔ اسیر لکھنوی نے جو مذکر کہا ہے وہ دہلی سے متاثر ہوکے کہا ہے کیونکہ اسیر مصحفی کے شاگرد تھے اور مصحفی کی شاعری دہلی کی شاعری ہے۔ استاد کا اثر شاگرد پہ ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہ شعر بھی ان کے دور اول کا معلوم ہوتا ہے لبعد میں انھوں نے بھی فکر کو مونث ہی نظم کیا ہے جیسا کہ فکر نمبر ۲ کی مثال سے ظاہر ہے۔ عام طور سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لفظ دہلی میں مذکر اور لکھنؤ میں مونث ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ قدیم شعرائے دہلی نے بالعموم مذکر کہا ہے جیسا کہ ذیل کے اشعار سے ظاہر ہے۔

اپنے تڑپنے کی تو تدبیر پہلے کرلوں
تب فکر میں کروں گا زخموں کے بھی رفو کا ۔ میر

کھلا دروازہ بہر دل پہ از بس درد عالم کا
نہ اندیشہ ہے شادی کا مجھے نے فکر ہے غم کا ۔ درد

لیکن متاخرین نے دونوں صورتوں سے استعمال کیا ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد کی دو عبارتیں درج ہیں ۱؎ (تانیث) درباری عالموں کو رشک وحسد نے پھر بھڑکایا۔ پرانے علم فروشوں کو اپنی فکر پڑی۔ ۲؎ (تذکیر) اور ایسے آسودہ نظر آتے تھے گویا اس گھر میں روزی کا کچھ خیال ہی نہیں عبادت کے سوا ذکر نہ تھا اور روزی کے سوا فکر نہ تھا۔ (دربار اکبری)

نوح ناروی شاگرد داغ دہلوی کہتے ہیں۔

نوح دونوں طرح یہ جائز ہے
فکر رہتا ہے فکر رہتی ہے ۔ (معین الشعرا)

فِکْر:- ۲؎ غم، رنج اردو (فقرہ) علالت کی خبر سن کر فکر پیدا ہوگئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے

غم، رنج، اندوہ، ملالِ خاطر، وہ اندیشہ جو محلِ اندوہ ہو، کے معنی لکھے ہیں۔ آخری معنی میں تو عام طور سے زبانوں پر ہے لیکن اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔

فِکر ۳: غور، تامل، مضمون آفرینی، نظم یا نثر میں مضمون پیدا کرنے کی سعی و کوشش، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کروں گا جستجو مضموں کی وصفِ چشمِ جاناں میں — اکبر
پھرے گی فکر تتلی کی طرح چشمِ غزالاں میں — الٰہ آبادی

قولِ فیصل۔ فکرِ اشعار کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے جیسے "فکرِ اشعار کے لیے یہ مقام بہت مناسب ہے" (جنونِ انتظار) فکرِ شعراء کی ترکیب بھی رائج ہے۔

اتنے شعروں میں کوئی شعر بھی چوٹی کا نہیں — جلیل
کیا جلیل ایسی ہی فکرِ شعراء ہوتی ہے

"فکرِ رنگین" کی ترکیب سے بھی استعمال کرتے ہیں۔

فکرِ رنگیں سے ہوئی مدحتِ دندانِ صنم — اکبر
دیکھیے لعل سے پیدا درِ نایاب ہوا — الٰہ آبادی

فِکر ۴: پروا، دھڑکا، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

گزرے سو گزرے، ہے جو ہونا ہو، ڈر نہیں — میرزا دبیر
سودا خدا کے عشق کا ہے فکرِ سر نہیں

فِکر ۵: سوجھنا، تدبیر، ٹھکانا، اردو جیسے "اب اپنی فکر آپ کر لو"۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

فکر اور ذکر دونوں چاہییں: یادِ خدا خضوع و خشوع کے ساتھ ہونا چاہیے، اردو مقولہ (نور اللغات)

قولِ فیصل — عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

فکر آن پڑنا: دفعتًہ کوئی خاص تردد درپیش ہو جانا، اردو صرف، قریب بمتروک۔

کیوں دلا فکر پڑی آن، خدا حافظ ہے — ناسخ
کوئی ہرگز نہیں، نقصان خدا ناظر ہے

قولِ فیصل۔ اب آن کے بجائے "آ" زبانوں پر ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

فکر بری، فاقہ بھلا: فکر سے انسان جس قدر گھلتا ہے اتنا فاقے سے نہیں گھلتا۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

فِکر پڑنا: فکر ہونا، تدبیر سوچنے لگنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

توکل پر جنہیں تکیہ ہے کیا ذکر — سودا
انھیں اسباب کی اپنے پڑی فکر

قولِ فیصل۔ ایک ذرا سے فرق کے ساتھ "کسی آفت سے بچنے کے راستوں اور ذریعوں کی تلاش کرنا یا جستجو میں ہونا" کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "ماہی پرچم کی چمک، چشمِ دلاوراں میں بادۂ جرأت کا کام کر گئی، نامردوں کو ہول ہوئے۔ بھاگنے کی فکر پڑی"۔ (فسانۂ عجائب)

فِکر پیدا ہونا: خیال پیدا ہونا، فکر ہونا، فکر لاحق ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ جب لڑکی کچھ سیانی ہوئی تو اس کی شادی کی فکر پیدا ہوئی۔ بڑے بڑے نامبرآوردہ رؤسائے ذوی الاقتدار کے یہاں سے پیغام آنے لگے (فسانۂ آزاد)

فِکرَت: فکر، فکرِ سخن، تخئیل، عربی، مونث، متروک۔

آئے دقت پہ جو میری فکرتِ نازک پسند — رشک
ہو ابھی پانی سے پتلا قافیہ دولاب کا

قولِ فیصل۔ "فکرت کا عاجز ہونا" بھی صرف کرتے تھے۔

عاجز ہے فکرتِ شعرائے سخن شعار — میر انیس
ان صنعتوں کو پائے کہاں عقلِ سادہ کار

فِکر جمنا: تدبیر سوجھ پڑنا، راہ نکلنا، راہ پیدا ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

یہ سوچ کے کچھ فکر جمتی نہیں — محسن کاکوروی
زمیں پاؤں کے نیچے تھمتی نہیں

فکر درپیش ہونا: اندیشہ سامنے ہونا، فکر لاحق ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ سرکار کے دشمنوں کو کون سی ایسی فکر درپیش ہے کہ چہرہ اترا ہوا ہے۔

فِکر دوڑانا: غور کرنا، سوچنا، اردو صرف، متروک۔

رشک بے لطف آمدِ محشر کی پھبتی ہو گئی — رشک
مدحتِ رفتار نے کچھ فکر دوڑائی نہیں

فِکرِ رسا: (باضافت) کامل فکر، بات کی تہ کو بہت جلد پہنچ جانے والی فکر، فارسی، صفت مونث، فصیح، رائج۔

جو وصفِ حالِ معراج ہو مدِ نظر اکبر — اکبر
مری فکرِ رسا جاتی ہے تا بعرش سیلے تک — الٰہ آبادی

فکرِ زاہد دیگر و سودائے عاشق دیگر است

زاہد کی فکر کچھ اور ہے عاشق کی دھن کچھ اور۔ یعنی عابد و زاہد لوگ دین کی ظاہری رسموں میں پھنسے رہتے ہیں جو خدا کے سچے عاشق ہیں وہ ان رسموں کی پابندی کو کچھ بہت ضروری نہیں سمجھتے مگر خدا کی راہ میں اپنا تن من دھن سب کھپا دیتے ہیں۔ (فرہنگِ امثال)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی کسی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

فِکرِ سخن: (باضافت) وہ غور و تامل جو شعر

کہنے کے واسطے ہوتا ہے۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

طرفہ بہکا ہیں دم فکر سخن ستی میں
لالہ عارض کو کہا خال کو افیون باندھا — اکبر

قول فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کیجئے فکر سخن شہر خموشاں میں سحر
آپ تو خلق میں گویا تھے بڑے اب کہیئے — سحر

فکر سے خالی نہ ہونا:۔ بے فکر ہونا، کوئی اندیشہ اور تردد نہ ہونا، فکر کا کوسوں گزر نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فکر سے میں نہیں خالی غم جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے گریباں میں کبھی — ناسخ

فکر سے غافل ہونا:۔ بے فکر ہونا، فکر سے دور ہونا، فکر کا نام نہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

عشق کس کو حسن دلکش سے نہ تھا آجان جہاں
فکر سے غافل تری جن دبشر کوئی نہ تھا — آتش

فکر شنبہ تلخ دارد جمعۂ اطفال را
عشرت امروز بے اندیشۂ فردا خوش است

سنیچر کی فکر لڑکوں کے جمعے کو تلخ کر دیتی ہے۔ آج کا عیش کل کی فکر کے بغیر اچھا ہے: یعنی موجودہ عیش سے جبھی لطف حاصل ہوتا ہے کہ آئندہ کی فکر میں نہ لگی ہوں۔ (فرہنگ شال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے:

فکر طاری ہونا:۔ فکر لاحق ہونا، فکر ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

قومی ترقی کی یاد تھا پیاری
بمبئی میں پہنے جوڑا بھاری
نون تیل کی فکر ہے طاری

چندے کی تحصیل ہے جاری — اکبر الہ آبادی

فکرِ عالی:۔ (باضافت) وہ فکر جس میں بلند پروازی ہو۔ فکرِ رسا، فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

غزل ایسی پڑھوں جس سے برابر یہ صدا نکلے
عروج فکرِ عالی ہو نشانِ عشق بالا ہو — اکبر الہ آبادی

فکرِ فردا:۔ (باضافت) آئندہ کی فکر، کل کی فکر، فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ رند کاہے کو ہے جس کو فکر فردا ہے
یہاں تو روزوں میں رکھتے نہیں سحر کے لیے — سحر

فکر کا بیٹھ جانا:۔ (کنایۃً) فکر کا مضمحل کر دینا، فکر کا سوہان روح ہونا، فکر کا پریشان کر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کھائے جاتی ہے انھیں کبھی رات دن فکر معاش
روز لب ہائے تاسف رزق دندان ہو گیا — منیر

فکر کرنا:۔ (۱) غور کرنا، شعر کہنے کے لئے غور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے دیکھ کر آواز دی۔ میں گیا۔ بیٹھتے ہی فرمائش کی کہ تذکرہ ہم نے تمام کر دیا اب اس کی تاریخ کہہ دو۔ میں نے کہا اچھا فکر کروں گا۔ انھوں نے کہا کہ فکر کروں گا کی سہی نہیں ابھی فکر کرو اور کہہ دو۔ (مقدمہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

فکر کرنا:۔ (۲) تدبیر کرنا، انتظام کرنا، بندوبست کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غفور میاں غفور۔ مرزا نے تمھاری بھی بیج گنی کی فکر کی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

فکر کرنا:۔ (۳) تلاش کرنا، مہیا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گر چھیڑا ہے تجھے چاہا دل رنجور کا
پہلے کر سے فکر اے جراح آتش گیر کی — ناسخ

فکر کرنا:۔ (۴) رنج کرنا، غم کرنا، جیسے "اب فکر کرنے سے کیا ہوتا ہے؟" اردو، فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فکر لاحق ہونا:۔ فکر دامنگیر ہونا، اندیشہ پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک روز کتاب میں بھی لکھا دیکھا کہ اگر کسی شخص کو غم یا فکر ایسی لاحق ہو کہ اس کا علاج تدبیر سے نہ ہو سکے تو چاہیئے کہ تقدیر کے حوالے کر دے۔ (باغ و بہار)

فکرِ معاش:۔ (باضافت) روزی کی فکر، کھانے پینے کی فکر، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تیرھویں ہی برس ایک چھوکری کے باپ یا چھوکرے کے ابا جان ہوئے۔ فکر معاش نے دامن پکڑا۔ (فسانۂ آزاد)

فکرِ معیشت:۔ (معیشت بروزن طبیعت) روزی کی فکر، کھانے پینے کی فکر، فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغۂ حشر
آسودگی حرفیست نہ یاں ہے نہ وہاں ہے — سودا

فکر مند:۔ (بکسر اول و فتح چہارم) متفکر، متشوش، جس کو فکر ہو، پژمردہ اور اداس، فارسی صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اسی طرح ایک مہینا گزر گیا تب تو راجہ بہت گھبرایا اور فکر مند ہوا۔ (بیتال پچیسی)

قول فیصل۔ ہونا، رہنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

بولا وہ کہ ہوں نہ فکر مند آپ
منگوائیے سواری کو سمند آپ — (تغیر عفت)

جیسے "سب موجود تھا۔ لیکن فرزند کی زندگانی کا کھیل ہے

اس کی قسمت کے باغ میں نہ تھا۔ اس کی خاطر اکثر فکرمند رہتا تھا۔ (داغ و بہار)

فِکر مَندی:۔ تفکر، تردد، تشویش، سوچ۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مونث، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لیکن شہر کی تندرستی شکن سکونت اور کاروباروں کی تباہ کن مشقت نے ان کو قبل از وقت ضعیف بنا دیا ہے۔ ہر شخص کے چہرے سے فکرمندی کے آثار نمایاں تھے۔ (میرا پہلا گناہ)

فِکر میں اُلجھنا:۔ کسی چیز کی تلاش میں سرگرداں ہونا، جستجو میں منہمک ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم رہو فکر جاہ میں الجھے
شہرت و شان کی چاہ میں الجھے — اکبر الہ آبادی

فکر میں آنا:۔ ذہن میں آنا، دماغ میں آنا، موزوں ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پیمبرؐ کی ولادت کا جو مضمون فکر میں آیا
ہوا بے ساختہ پیدا زباں پر شعر آمد کا — لطافت

فِکر میں پڑنا:۔ تدبیر سوچنے لگنا، کوشش کرنے لگنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کی بیہودہ بکواس پر قدرت نے میری زبان کھولی میں نے بانٹنے کی نوبت وہاں تک پہنچائی کہ وہ شرما کر اٹھ گیا اور دیکھنے والے حیران رہ گئے اسی وقت سے احمقانہ انتقام کی فکر میں پڑا۔ (دربار اکبری)

فِکر میں ڈوبنا:۔ فکر میں مبتلا ہونا، کسی خاص خیال میں غرق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کوہکن ڈوبا ہے ناحق فکر جوئے شیر میں — شعور

فکر میں غرق ہونا:۔ فکر میں ڈوبنا، فکر میں مبتلا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فکر مضموں میں غرق تھا پہروں
ہاتھ میں خامہ رہ گیا پہر دن — (فریاد داغ)

فکر میں غوطے کھانا:۔ فکر میں غرق ہونا فکر میں ڈوبنا، اردو صرف، متروک۔

کوئی اشک حسرت بہانے لگا
کوئی فکر میں غوطے کھانے لگا — (معارج الفضائل)

فکر میں گرفتار ہونا:۔ ہمہ وقت فکرمند رہنا، اندیشہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ کر اندیشہ کچھ تو دل میں زنہار
نہ ہو کچھ فکر میں ہرگز گرفتار — (زینہائے اردو)

فِکر میں گھُلنا:۔ فکر سے متاثر ہونا، اندیشے میں دبلا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع داغ اس فکر میں دن رات گھلا جاتا ہے — داغ

فِکر میں ہونا: ۱؎ تلاش میں ہونا، حاصل کرنے کی فکر میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب سے کثرت پہ ثنائے رخ میں کام آتا ہے یہ
ہے عوض بتی کے فکر تار مسطر میں چراغ — اکبر الہ آبادی

فکر میں ہونا: ۲؎ تاک میں ہونا، گھات میں ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیچھے پڑا ہے اس دل وحشی کے عشق یار
شیر گرسنہ جیسے ہو فکر غزال میں — اسیر لکھنوی

قول فیصل۔ نفی کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

شکر کے سجدے کا میرے سر کو سودا چاہیے
محو یاد دوست میں ہوں فکر دشمن میں نہیں — آتش

فِکر میں ہونا:۔ خیال میں ہونا، یاد میں ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مرغ دریا تھے ذکر میں اس کے
چشم گریاں تھی فکر میں اس کے — مسکین خیرآبادی (چشمہ شیریں)

فکر نہ کیجیے:۔ پروا نہ کیجیے، خیال نہ کیجیے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ اپنا مطلب فرمائیے۔ میرے جھمیلے کی فکر نہ کیجیے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ بحالت نفی ہی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست:۔ ہر شخص کی فکر اس کے حوصلے اور ہمت کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی جتنا جس کا حوصلہ ہوتا ہے ویسے ہی اس کے خیالات ہوتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنئے کے بولے یہ ایک میرے دوست
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست — اکبر الہ آبادی

فکِّ رہن:۔ (باضافت) رہن کی ہوئی چیز کو چھڑانا، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "فک الرہن" لغت قائم کیا ہے جو خالص عربی ہے اور عموماً زبانوں پر نہیں ہے۔ کسی جائداد مرہونہ یا رہن شدہ چیز کے چھوٹ جانے کے معنوں میں کبھی کبھی تعلیم یافتہ طبقہ "فک ہونا" بھی بول دیتا ہے۔

فِکر ہونا: ۱؎ شعر کہنے کی دھن ہونا، شعر کہنے کی طرف توجہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اک غزل نو طرز عاشق کہہ کے نذر یار کی
تحفۂ احباب کو پھر فکر ہے اشعار کی — عاشق (والاجاہ)

فِکر ہونا: ۲؎ پروا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال نفی کی صورت میں زیادہ ہے۔

علم و حکمت کی انھیں فکر نہیں
ایسی باتوں کا کبھی ذکر نہیں — مرزا رسوا

فِکر ہونا: ۳؎ خیال ہونا، توجہ ہونا، دھیان ہونا

اردو صرف، فصیح، رائج ۔

گزر جائے گی ہر صورت کرو دل کیوں تم آغا اندیشہ
مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گزارے کا — داغ

فکس کرنا :- طے کرنا، اردو صرف۔ انگریزی دانوں کی زبان

فکس ہونا :- طے ہونا، اردو صرف۔ انگریزی دانوں کی زبان

فگار :- (بروزن شکار) مجروح، گھائل، زخمی فارسی صفت، فصیح، رائج ۔

بیکس وہ ہوں کیا دل قاتل کو بھی فگار
حیرت سے کی نگہ نے تو شمشیر دیکھ کر — امیر

قول فیصل ۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے یہ لفظ زیادہ تر مرکبات میں مستعمل ہے جیسے دل فگار، سینہ فگار، وغیرہ ۔ اسی محل پر افگار بھی بولتے ہیں ۔

تن غازیوں کے کانٹوں سے افگار ہو گئے
مجروح خار سے گل بے خار ہو گئے — دبیر

فگن :- (بکسر اول و فتح دوم) افگن کا مخفف ڈالنے والا، پھینکنے والا، فارسی، فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ مرکبات میں اس کا استعمال زیادہ ہے جیسے ضوفگن، تیرفگن وغیرہ ۔

دیاں کہ نور فشاں ہوئی تیغ شعلہ تاب
وہ دستی ہوا یہ چل گئی بارانی سحاب — مرزا دبیر

فُل :- پورا، بھرا ہوا، لبالب۔ انگریزی، رائج ۔

فلّاح :- (بفتح اول و تشدید دوم) کاشتکار اور نیک آدمی ۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

فلاح :- (بفتحتین) نجات، آسودگی، نیکی، بھلائی، عربی، مونث، فصیح، رائج ۔

لامذہبی سے ہو نہیں سکتی فلاح قوم
قطعہ ہرگز کر سکیں گے نہ ان منزلوں سے آپ
کعبے سے بت نکال دیے تھے رسول نے
اندر کو نکال رہے ہیں دلوں سے آپ — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "رستگاری، فیروزی، فتحمندی، کامیابی، بامرادی، آرام، راحت، خیر، سلامتی، پناہ، عمدگی، خوبی" وغیرہ معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں ۔ اس کا صرف "پانا اور ہونا" کے ساتھ ہے ۔

ہے مرتب سلاح ہے ان کی — ناسخ
ہے مرتب صلاح ہے ان کی (ذرا نظم)

فلاح پر آنا :- تھیلی پر آنا، سالمیت پر آنا، مکمل ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال ۔

طبع اس کی صلاح پر آئی
عقل اس کی فلاح پر آئی (دستۂ بشیر)

فلاحت :- (بفتح اول و چہارم) کھیتی کسانی کرنا، ہل چلانا، زراعت، کاشتکاری، کھیتی باڑی، عربی، مونث، قلیل الاستعمال ۔

محل نثر ۔ آج تک کسی پاس شدہ طالب علم نے کسی قسم کی کوئی کل نکالی، کسی چیز کی کوئی کان دریافت کی، فلاحت کے پرانے دقیانوسی دستور سے کسی دستور کو بدلا ہو تو بتاؤ ۔
(مضمون مروجہ تعلیم۔ ڈپٹی نذیر احمد)

فلاح دارین :- (باضافت) دونوں جہان کی اچھائی، دنیا اور عقبیٰ کی بھلائی ۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل نثر ۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ تم ہر حال اپنے والدین کی اطاعت کرتے رہو اسی میں تمہارے لئے فلاح دارین ہے ۔

فلاح کو پہنچنا :- اچھائی کو پہنچنا، نیکی کو پہنچنا، بہبودی حاصل کرنا، مراد کو پہنچنا، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

اس عاشق غریب کو گر وہ ستائیں گے
پہنچیں گے کس فلاح کو کیا فیض پائیں گے — مخمور

فلاخن :- (بفتح اول و چہارم) گوپھن، منجنیق، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

فلک کے دور میں انساں رہے ثابت قدم کیونکر
دم گردش تو پتھر بھی نہیں ٹھہرتا فلاخن میں — ناہر

قول فیصل ۔ ڈھیلا یا پتھر وغیرہ کو دور پھینکنے کے لئے استعمال میں لاتے ہیں ۔ یہ لفظ "فلاخان" کا مخفف ہے ۔

فل اسٹاپ :- (بضم اول و کسر سوم) علامت وقف، وقف مطلق، وہ علامت جو جملہ ختم ہونے کے بعد لگا دی جاتی ہے ۔ انگریزی، مذکر، رائج ۔

ہے کام ہی کام جو پڑھے دہر کا نامہ
جز موت کہیں اس میں فل اسٹاپ نہیں ہے — اکبر الٰہ آبادی

فلاسفر :- (بالکسر) علم فلسفہ کا عالم، فلسفہ جاننے والا، حکیم، فلسفی، انگریزی مذکر، رائج ۔

محل نثر ۔ صاحبو! آپ نے وحشت آباد کی یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور مجھے فخر ہے کہ یہ ایسی قابل درسگاہ ہے جہاں مسٹر بدھو کھلاہٹ اور مولوی شیخ چلی جیسے فلاسفر نے زانوئے ادب تہہ کیا ہو ۔ (گلدستہ ظرافت)

فلاسفہ :- (بفتح اول و کسر چہارم) فلسفی کی جمع، حکما، علم حکمت جاننے والے، لوگ۔ مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

برسوں فلاسفہ کی چناں اور چنیں رہی
لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی — اکبر الٰہ آبادی

فَلاسِفَہ:- ایک معجون کا نام معجون فلاسفہ۔ یہ نہایت گرم اور امراض بلغمی میں کارآمد ہوتی ہے۔ یونانی۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "معجون فلاسفہ" ہی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

فلاسفی:- فلسفہ، حکمت، دانائی، انگریزی مونث، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

فلاسنگ:- وہ رسی کا آلہ جس میں پتھر یا ڈھیلا رکھ کر پھینکتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فلاطون:- (بفتح اول و واو معروف) (افلاطون کا مخفف، یونانی مذکر، رائج۔

جس کی قسمت میں یہاں شاہجہاں ہونا تھا
جس کی فطرت میں فلاطوں کی فطانت آئی — اکبر

قول فیصل۔ یہ مشہور حکیم سقراط کا شاگرد تھا، جو اپنے دور اقتدار میں یونان کا رہنے والا تھا اور ۳۴۸ ق م میں فوت ہو گیا۔

فلاطونی:- (بفتح اول و واو معروف) منسوب بہ فلاطون (مجازاً) علم و حکمت والا، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

علم کی ہر طرف مٹی اتنی رفتنی
ہر جگہ ہو رہی فلاطونی — نظم طباطبائی

فلاکت:- (بفتح اول و چہارم) مفلسی ناداری فلاکت، بدحالی، فارسی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے
فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے — حالی

قول فیصل۔ عربی والی ایرانیوں نے بروزن فصاحت کرکے جو عربی مصدر ہے وضع کر لیا ہے۔

فلاکت زدہ:- غربت کا مارا، پریشاں حال فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح۔ ہندوستانی کاشتکار کی بابت مشہور ہے کہ وہ ساری دنیا کے کاشتکاروں سے زیادہ جفاکش اور کفایت شعار واقع ہوا ہے۔ اس پر دیکھئے وہ کس درجہ فلاکت زدہ رہتا ہے۔ (میر اپنی نگاہ)

فلاکت مارا:- بہت کم، اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی معنی میں صاحب نور اللغات نے "فلاکت مارا" اور "فلاکتی" بھی لکھے ہیں بہر حال کسی بھی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فَلالَین:- (بضم اول و فتح چہارم) ایک قسم کا روئیں دار کپڑا جو سادہ اور پھولدار ہوتا ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صحیح۔ موسمی چھینٹ اور فلالین کی بہار، ایک جانب گرانٹ سالیٹ۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے اس کو بالفتح لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ انگریزی لفظ فلالین (FLAINEL) کا بگڑا ہوا ہے جس کے معنی "اونی اور دو صنا" کے ہیں اور یہ لفظ پرانی فرنچ کے لفظ FLAINE سے ملنے سے (جس کے معنی تکیہ کا غلاف ہی) نکلا ہے لکھنؤ میں جہلا کی زبان پر پھلالین ہے۔"

فُلاں:- (بالضم و نون غنہ) جب کسی واقع کا ذکر کرتے ہیں اور اس واقعے سے متعلق شخص کا نام لینا مقصود نہیں ہوتا تو یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں۔ عربی، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ وہاں تمہارے اعمال سے سوال ہوگا یہ نہ پوچھیں گے کہ اکبر کے فلاں امیر نے کیا کیا تھا اس کا عقیدہ کیا تھا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ فلاں شخص اور فلاں صاحب کی ترکیب سے زیادہ بولتے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں فلاں صاحب کے اک لڑکا ہوا — نوحہ
ہم یہ کہتے ہیں فلاں صاحب پہ اک ڈگری ہوئی — نادری

"شخص" کی جگہ "آدمی" بھی کہتے ہیں۔ یعنی فلاں آدمی شخص کے علاوہ چیز اور جگہ کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔ جیسے کوئی کہتا ہے کہ میرا مقدمہ جیت جاؤ تو حق خدمت بجا لاؤں۔ کوئی کہتا ہے کہ فلاں عہدہ دلوا دیجیے تو مٹھائی کھلواؤں (فسانہ آزاد) کئی اشخاص یا چیزوں یا جگہوں کے لیے تکرار کے ساتھ اس جملے کو زبان پر لاتے ہیں۔ جیسے کتاب میں فلاں فلاں مقام پر اس کی توضیح ہے اور یہ سمجھیے کسی مقام کے آدمی ہوں سب یکساں نہیں ہیں۔ (دربار اکبری)

صاحب نور اللغات نے فلاں فلاں (بتکرار) لکھ کے اس کے معنی فلاں شخص لکھے ہیں جو اول تو اس لیے صحیح نہیں ہے کہ فلاں فلاں کی تکرار جمع کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور معنی اپنی وحدت کا اعلان کر رہے ہیں۔ فلاں شخص کے بجائے فلاں فلاں شخص معنی لکھ دیتے تو غنیمت ہو جاتا دوسرے اس کی صحت میں اس لیے کلام ہے کہ اس کو شخص کے لیے محدود کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ چیز اور جگہ کے لیے بھی اس کو استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ دربار اکبری کی مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے مزے کی بات تو یہ ہے کہ خود مؤلف لغت

نے اپنے پیش کردہ فقرے میں تکرار کے ساتھ استعمال کیا ہے "فلاں فلاں شخص وہاں موجود تھے"۔

مولف قاموس الاغلاط نے اس لفظ کی تحقیق یوں پیش کی: فلاں، عربی (بالضم) آدمی سے کنایہ ہے اور الف لام کے ساتھ بہائم سے کنایہ ہے کبھی ایک ایک کو فُل اور دو کو فلان اور جمع کی حالت میں فلون کہتے ہیں۔ فلان بالفتح درست نہیں۔" صاحب تحقیق اللغات نے اس کے معنی شخص غیر معلوم لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ فارسی والے اس کے آخر میں "یا" زیادہ کرکے فلانی بھی کہتے ہیں۔ اس کے بعد فلاں کی مثال میں ذیل کا فارسی شعر درج کیا ہے۔

دلی نظم کردم بنام فلاں
مگر باز گویند صاحبدلاں — سعدی

مولف نور اللغات نے نہ معلوم کہاں سے یہ لکھ دیا کہ فارسی میں بفتح اول بھی آیا ہے۔ عوام لکھنؤ بفتح اول بھی بول دیتے ہیں۔ مگر فصحا احتیاط کرتے ہیں۔

فلان:- (بفتح اول و اعلان نون) فرج، اندام نہانی، عورت کی شرمگاہ، عورت کے پیشاب کرنے کا مقام۔ اردو، مونث، بازاری زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے عضو تناسل قضیب اور ذکر کے معنی میں بھی لکھے ہیں۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فلانا:- فلاں شخص، کوئی شخص، وہ شخص، شخص معلوم۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ فلانے، اس کی مغیرہ صورت ہے اور اسی طرح زبانوں پر زیادہ ہے۔

جلوہ گر رات کو ان دونوں نے دیکھا نہ تاب
کرکے یہ ضد کہ نہ پی ہوگی فلانے نے شراب — سودا

قول فیصل۔ کسی چیز، بات یا معاملے کے لئے بھی اس سے نسبت دے کے مذکر کے لئے فلانا اور مونث کے لئے فلانی بولتے ہیں جیسے فلانا معاملہ، فلانا قصہ، فلانی بات وغیرہ کبھی کبھی بفتح اول بھی فلانا بول دیتے ہیں۔

فلانا:- (بالفتح) آلۂ تناسل، مرد کا عضو مخصوص اردو، مذکر، بازاری زبان قریب بہ متروک۔

قول فیصل۔ جلالی لکھنوی نے "سرمایہ زبان اردو" میں اس کے معنی لکھے ہیں۔ "اہل ہند کی اصطلاح میں عضو تناسل کو کہتے ہیں" جس پر بغیر تحقیق اعتراض کرتے ہوئے صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے "فلان (بفتح اول و اعلان نون) یعنی عورت کی اندام نہانی سے فلانا یعنی مرد کا عضو تناسل بنانا حضرت مولف کی اختراع کے سوا کچھ نہیں۔ دراصل فلاں، (بضم اول و نون غنہ) کو عورتیں بنز عوام فلانا (بفتح اول) بولتے ہیں اس کو "فلانا ڈھمکا" بھی بولتے ہیں اسے مرد کے آلۂ تناسل سے کوئی علاقہ نہیں۔ کئی مثالیں ملی ہیں جو اس لفظ کے وجود کو ثابت کرتی ہیں مگر خلاف تہذیب ہونے کی وجہ سے درج نہیں کی جا رہی ہیں۔

فلانا پارس پتھر ہے:- خوش نصیب ہے (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فلان اگلنا:- فحش گالیاں دینا، گندی گالیاں دینا۔ اردو، صرف عورتوں کی زبان متروک۔

لائی دوگانہ اف کا نہ کلمہ زبان تک
اگلی تمہارے بھیا نے اس کی فلان تک — جان صاحب

فلان کرانا:- عورت کا مرد سے فعل بد کرانا، زنا کرانا، اردو صرف، بازاری زبان۔

محل صرف۔ وہ بڑی چھنال اور فاحشہ ہے۔ بازاری لونڈوں تک سے فلان کراتی ہے۔

فلان مرانی:- ایک قسم کی بہت فحش اور گندی گالی، چوت مرانی، اردو صرف، بازاری زبان۔

فلان میں تھوکنا:- (کنایۃً) رسوا کرنا، لعنت ملامت کرنا، برا بھلا کہنا، ذلیل کرنا، اردو صرف، بازاری عورتوں کی زبان۔

سارا جہان تھوکے گا تیری فلان میں
رسوا جہاں بھاں سے نہ ہو تو جہان میں — جان صاحب

فلان میں گھس جانا:- (کنایۃً) مر مٹ جانا، ختم ہو جانا، باقی نہ رہنا، اردو صرف، بازاری زبان۔

محل صرف۔ کسی فوج بہادر کو تاب مقابلہ نہ آئی اور نہ پاس نام۔ فوج بہادر مانع آیا سب کے سب دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ جبن چڑھ بیٹھا، بہادری فلان میں گھس گئی۔ (لونگہ)

فلانی:- (بالفتح) عورتوں کے پیشاب کا مقام، فرج، اندام نہانی، اردو مونث، بازاری زبان۔

سی فلانی میں تری کوئی مگر بیٹھا رہے رنگین
تجھ کو اس بات سے ہوتی نہیں سیری باندی دہلوی

فلانی:- فرضی، کوئی سی، یہ وہ، اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

ہوئے جب طفل کو ذرا بھی تمیز
اس سے کہیے کہ یہ فلانی چیز — رشدی
آپ سے آپ ہو گئی پیدا
نہیں باور کرے گا یہ اصلا — دبیل نجات

فلانے کی ماں نے خصم کیا بہت برا کیا، کر کے چھوڑ دیا اور بھی برا کیا :- جب کوئی شخص ایک غلطی کی اصلاح میں دوسری غلطی اس سے بڑھ کے کرتا ہے تو یہ مثل کہتی ہیں۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

فلاور :- FLOWER پھول، انگریزی مذکر، رائج۔

فلائیٹ :- (بالفتح) اڑان، انگریزی، مذکر، رائج۔

فل بوٹ :- (بالضم) چمڑے کے وہ جوتے جو ٹخنوں سے اونچے ہوتے ہیں اور جن کو موزے بھی کہتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے فوجی اور پولیس والے پہنتے ہیں۔

فل پاور :-[1] پوری طاقت، تمام قوت، انگریزی صفت، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "سے" کے ساتھ ہے یعنی فل پاور سے، جیسے "گھوڑا فل پاور سے دوڑ رہا تھا لیکن سوار نے جیسے ہی باگ روکی وہ ایک دم سے اپنی جگہ ٹھہر گیا"۔

فل پاور :-[2] پورا اختیار، مکمل اختیار، انگریزی صفت، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے جیسے "رضوی صاحب کمپنی کے جنرل منیجر ہیں انہیں فل پاور ہے کہ جس کو چاہیں رکھیں جس کو چاہیں نکال دیں"۔

فلپائن :- ایک جزیرے کا نام، انگریزی، رائج۔

فلٹر :- FILTER ایک آلے کا نام، انگریزی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل، اس کے ذریعے سے رقیق چیز

یعنی پانی وغیرہ سے کثیف مادہ الگ کیا جاتا ہے ایک سگریٹ کا نام بھی ہے جس کے پینے والے سرے کی طرف روئی لگی ہوتی ہے۔

فلزّ :- (بکسر تین نیز بضمتین بتشدید آخر) وہ معدنی جوہر جو آگ میں پگھل جائے۔ وہ کانی جوہر جس میں پگھلنے اور گداختہ ہونے کی صلاحیت ہو۔ جیسے سونا چاندی، لوہا، رانگ، تانبا، قلعی، سیسا، جست، پارہ وغیرہ۔ عربی، مذکر، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس کی جمع "فلزّات" ہے جو لکھنؤ میں مذکر اور دہلی میں مونث ہے بہرحال یہ بھی زبانوں پر نہیں ہے۔

نسبت سے فلزات کی مس ہوئے ہی سونا
پتھر کی جو ہو جنس وہاں کیا کرے اکسیر
(رسالہ عبرۃ الغافلین)

صاحب نور اللغات نے "معدنی اور کانی" کے معنوں میں "فلزّی" بھی قائم کیا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فلس :- (بالفتح) "تانبے کا سکہ، ڈبل پیسہ" عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

تو ہے وہ ابر سخا، تو ہے وہ دریائے کرم
جس میں ہوں فلس کی جا کیسۂ ماہی پہ درم
ذوق

قول فیصل۔ اس کی جمع "فلوس" ہے۔

فلس :-[2] (بالفتح) مچھلی کے اوپر کا چھلکا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دفن جب خاک میں ہم سوختہ ساماں ہوں گے
فلس ماہی کے گل شمع شبستاں ہوں گے
مومن

قول فیصل۔ زیادہ تر "فلس ماہی" کی ترکیب ہی سے بولتے اور نظم کرتے ہیں جو فارسی ہے۔

جتھا یا سکۂ ثروت کماہی
میان سیم و ماہ و فلس ماہی
منیر (سراج المضامین)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی "اطفاص کا قرص" بھی لکھے ہیں جو اطبا کی خاص اصطلاح ہے عام زبان نہیں ہے۔

فلسطین :- (بکسر اول و فتح دوم و کسر چہارم) ملک شام کا جنوبی حصہ جس کا رقبہ ۱۱ ہزار مربع میل ہے۔ عربی، رائج۔

ہلا ڈالا تھا اک دن میں نے جا کر قصر قیصر کو
فلسطین اور روما تک تھی میری ہی عملداری
عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ یہ شہر بدنصیبی سے آج یہودیوں کے قبضے میں آ گیا ہے۔ عام طور سے بفتح اول ہی زبانوں پر ہے۔

فلسفہ :-[1] (بفتح اول و سوم) حکمت، دانائی، علم حکمت، یونانی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

نہ قیاس ان کا نہ عقل ان کی ٹھیک
فلسفہ کفر ہے ان کے نزدیک
مرزا رسوا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "یہ اصلی مصدر لفظ فیلا سوفا سے بنایا گیا ہے لفظ اول بمعنی محب و ثانی بمعنی حکمت یعنی حکمت دوست اور اس کے ایک معنی ہیں حکیم یا دانشمند ہونا"۔

فلسفہ :-[2] وہ نظریہ جو عقلی دلائل سے قائم کیا گیا ہو۔ یونانی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اک فلسفہ ہے تیغ کا اور اک سکوت کا
باقی جو ہے وہ تار ہے بس عنکبوت کا
اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ اسکے ایک معنی ہیں ایسا نظریہ جسکو دوسرا نظریہ توڑ دے۔

نہ ہو مذہب میں جب زور حکومت
تو وہ کیا ہے فقط اک فلسفہ ہے
اکبر الہ آبادی

فلسفہ :-[3] (طنزاً) استدلال، دلیل، حجت کا انداز۔ اردو، مذکر، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جو بات کہتے ہیں وہ ان کی ہی ہوتی ہے

عجیب قماش کے آدمی ہیں۔ اجی! ان کا فلسفہ ہی نرالا ہے۔

فلسفۂ حیات :- زندگی کا فلسفہ، مقصدِ حیات، نظریۂ زندگی، فارسی، صفت، فصیح، رائج، محلِ استعمال۔ ان کا اپنا فلسفۂ حیات ہے، یہ فلسفۂ حیات نہ تو فقیر کی جھولی کی طرح ہے جس میں اِدھر اُدھر سے مانگ کر بھیک کے ٹکڑے جمع کئے گئے ہیں۔ نہ یہ خود رو ہے بلکہ اس میں ہمارے تمام سرمایۂ ذہنی کی ترقی یافتہ شکل ملتی ہے۔ (از تنقیدی اشارے)

فلسفہ داں :- علم و حکمت کے رموز و نکات سے واقف، صاحبِ علم و حکمت، فارسی ترکیب، مذکر، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تو ادیبوں کا معلم، فلسفہ دان بدیع
نیز گفتاری سے تیری بڑھ گئی شانِ بدیع (توصیات عزیز)

فلسفی :- (بفتح اول و سوم) علمِ فلسفہ کا جاننے والا، علمِ حکمت سے آگاہ، فلسفے سے منسوب، یونانی، صفت، عربی، فصیح، رائج۔

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں (اکبر الہ آبادی)

قولِ فیصل۔ یہ لفظ یونانی الاصل ہے۔ ہندی میں اسی کو "کھشا جاریہ" کہتے ہیں۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے اس کے ایک معنی حکیمانہ، فیلسوفانہ اور فلاسفانہ بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔ اہلِ لکھنؤ ایسے محل پر فلسفیانہ بولتے ہیں۔

فلسفیانہ :- (بفتح اول و سوم و کسر چہارم) فلسفے سے متعلق، حکیمانہ، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہے جو دیکھئے فلسفیانہ تو نباتات کا جوش (صفی)

فلسفیت :- علمِ فلسفہ سے واقفیت یعنی فلسفے سے واقف ہونا، عربی، مؤنث، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

طرزِ تفلسفیت کے خردمند
ہیں رہن دہریت کے پابند (نیّر، معراج المضامین)

فلس کیپ FULSCAPE :- (بفتح اول و کسر دوم و فتح چہارم) ولایتی بڑا کاغذ، انگریزی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل۔ یہ کاغذ تقریباً ساڑھے تیرہ انچ سے کر ساڑھے سولہ انچ تک کا ہوتا ہے پہلے اس کاغذ میں بے وقوف کا سر ٹوپی نما بنا ہوتا تھا۔ اب کچہریوں اور سرکاری دفاتر وغیرہ میں استعمال ہونے والے اسی سائز کے کاغذ کو کہتے ہیں۔

فلش FLUSH :- تیزی سے بہنا، پانی بہا کر دھونا [illegible]، انگریزی طرز کا بیت الخلا، انگریزی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس کے ساتھ لفظ "سسٹم" لگا کے بھی بولتے ہیں۔ جیسے "اب ملکِ عرب میں بھی چند سال سے فلش سسٹم ہو گیا ہے"۔

فِلفِل :- (بکسر اول و سوم) مرچ، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بے سبب کاروں کی حاجت جب جگہ ہو رو سپید
ہم یہ سمجھے صورتِ کافور فلفل دیکھ کر (اسیر)

قولِ فیصل۔ یہ پپل کا معرب ہے، عام طور سے زبانوں پر "فلفل سفید اور فلفل سیاہ" ہے۔

فلفلِ سرخ :- لال مرچ جو زیادہ تر لمبی ہوتی ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

فلک ۱ :- (بفتح اول و دوم) آسمان، چرخ، سماء، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو نہ رنگِ رنج و ماتم کا بیاں منظور ہوتا
تو زمیں نہ زرد ہوتی نہ فلک کبود ہوتا (ذوق)

قولِ فیصل۔ فلک یعنی آسمان کے کل نو طبقے ہیں جن کی تشریح اس طرح ہے۔

"فلک الافلاک ۹ جسے فلکِ اطلس اور فلکِ اعظم بھی کہتے ہیں اس میں ثوابت اور سیاروں میں سے کوئی ستارہ نہیں ہے وہ مشرق سے مغرب کی جانب حرکت کرتا ہے اور سب افلاک کو اپنے ساتھ حرکت دیتا ہے اور ایک رات اور ایک دن میں دورہ تمام کرتا ہے۔ فلکِ ہشتم ۸ فلک الافلاک کے نیچے ہے جو فلکِ ثوابت اور فلک البروج کہلاتا ہے اس کے نیچے فلکِ ہفتم ۷ ہے جسے فلکِ زحل کہتے ہیں اس کے نیچے فلکِ ششم ۶ ہے جسے فلکِ مشتری کہتے ہیں اس کے نیچے فلکِ پنجم ۵ ہے جسے فلکِ مریخ کہتے ہیں اس کے نیچے فلکِ چہارم ۴ ہے جسے فلکِ آفتاب کہتے ہیں اس کے نیچے فلکِ سوم ۳ ہے جسے فلکِ زہرہ کہتے ہیں۔ اس کے نیچے فلکِ دوم ۲ ہے جسے فلکِ عطارد کہتے ہیں اس کے نیچے فلکِ اول ہے جسے فلک القمر کہتے ہیں۔ انہیں نو افلاک کے نیچے عناصرِ اربعہ یعنی ہوا، پانی، آگ، مٹی کے طبقے ہیں۔ عالمِ افلاک کو حکماء عالمِ علوی کہتے ہیں اور ان چاروں عنصروں کو مع ان کے موجودات کے عالمِ عنصریات اور عالمِ سفلی اور عالمِ کون و فساد کہتے ہیں۔"

(ماخوذ از کتاب مطلع العلوم)

فلک ۲ :- اہلِ فارس ایک لکڑی میں چھید کر کے اس کو اونچا باندھتے ہیں اور گنہگار کے پاؤں ڈال کے الٹا لٹکا دیتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں اسے فلک کہتے ہیں۔ فارسی۔ (نور اللغات)

فُلک :- (بالضم) کشتی، ناؤ، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فلک سمجھتے ہیں ملاح دائے فلک کو کیا
کسی طرح نہیں مقدار ماغ گنگا میں (ناسخ)

فلک اساس :- (بے اضافت) وہ کہ جس کی بنیاد آسمان ہو (استعارۃً) جا

استحکام و رفعت، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بولے یہ مسکرا کے رسولِ فلک اساس
کیوں آج دور بیٹھے ہو آؤ ہمارے پاس ـ میر مونس

قول فیصل۔ "فلک کی جگہ " گردوں" بھی نظم کرتے ہیں"۔

حامیِ حضورِ نشہ گردوں اساس ہو
ہے وہ غلام خاص جو آقا کے پاس ہو ـ میر انیس

فلکِ اطلس :۔ (باضافت) فلک الافلاک، نواں آسمان، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اور اونچا کر دو خیمہ فلک اطلس کا محسن کاکوروی

قولِ فیصل۔ فلک بمعنی آسمان، اطلس بمعنی سادہ، بے نقوش سے مرکب ہے۔ چوں کہ یہ فلک ستاروں سے خالی ہے اور کسی قسم کے نقوش نہیں ہیں۔ اس لیے فلک اطلس کہلایا اور چونکہ تمام افلاک کے اوپر ہے اور سب کو محیط کیے ہے اس لیے فلک الافلاک اور فلکِ اعظم بھی کہتے ہیں۔

فلک الافلاک :۔ نواں آسمان، فلک اطلس، فلک اعظم، عرش، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضرف۔ جان اینڈ کمپنی اور اینڈ سنس کے سہ منزلہ، پنج منزلہ، سر بفلک کشیدہ ایوان سپہر تو امان گویا آسمان سے باتیں کرتے ہیں۔ فلک الافلاک سے ٹکر لڑتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

فلک بارگاہ :۔ وہ کہ جس کی بارگاہ بمنزلۂ فلک ہو۔ عالی مرتبہ، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

فلک بارگاہا! فلک در گہا!
جدا ہیں جو قدموں سے تیرے رہا ـ میر حسن

فلک بوس :۔ اونچائی میں اتنا بلند کہ آسمان کو چوم لے، انتہائی بلند، بہت زیادہ بلند، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ہے بلندی سے فلک بوس نشیمن میرا
ابر کہسار ہوں گلپاش ہے دامن میرا ـ اقبال

فلک پایہ :۔ عالی رتبہ آدمی، فارسی، ترکیب، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یہ غیر فصیح ہے۔

فلک پر چڑھانا :۔ آسمان پر چڑھانا۔ انتہائی عزت و افتخار بخشنا، اردو، صرف، قریب بہ متروک

اس شوخ نے باتوں ہی باتوں میں فلک پر
سو بار چڑھایا مجھے سو بار اتارا ـ جرأت

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر "آسمان پر چڑھانا" ہی بولتے ہیں۔

فلک پر چڑھنا :۔ (لازم) تعلی کرنا بہت بلند ہونا، اردو صرف، دہلی کی زبان

کہیں فلک پہ نہ چڑھ جائے چاند چودھویں کا
کہ دور آپ کو کھینچے ہوئے ہے سر چڑھ کر ـ ذوق

فلک پر دماغ رہنا :۔ (کنایتہً) مغرور ہونا، گھمنڈ ہونا، غرور اور ناز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فلک پہ مہر و مہ کی طرح رہتا ہے دماغ ان کا
کیا جن غافلوں نے گردشوں کے سیم و زر پیدا ـ ناسخ

فلک پر دماغ ہونا :۔ کمال مغرور ہونا حد سے زیادہ غرور ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دماغ اس کا فلک پر کیوں نہ ہووے
کہ وہ رکھتے ہیں اپنا چاند سا منہ ـ معروف

قول فیصل۔ "فلک الافلاک پر دماغ ہونا" بھی کبھی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے میاں آزاد کا دماغ فلک الافلاک پر کہ میری اونٹنی کی کچھ نہ پوچھو۔ (فسانۂ آزاد) عام طور سے اس محل پر "عرش پر دماغ ہونا" زبانوں پر ہے۔

فلک پر دن کو تارے نظر آنا :۔ نہایت دور بین اور تیز نظر ہونا (۲) دن کو ایسا اندھیرا ہو جانا کہ تارے دکھائی دینے لگیں تاریکی کے مبالغہ کے واسطے کہتے ہیں

فلک پہ خلق کو تارے لگے نظر آنے
اٹھو جو دن کو جو زلف سیاہ دکھلائی ـ عارف

(۳) مرتے وقت یا مصیبت کے وقت سے بھی مراد ہوتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۱ میں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے اور معنی نمبر ۲ میں کہتے ہیں کہ ایسا اندھیرا ہو گیا کہ آسمان پر دن کو تارے نظر آنے لگے۔ یعنی فلک کی جگہ آسمان بولتے ہیں۔ یہ کوئی محاورہ نہیں ہے۔ بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جب سورج میں پورا گہن پڑتا ہے تو واقعی ایسا اندھیرا ہو جاتا ہے کہ واقعی آسمان پر تارے نظر آنے لگتے ہیں۔ معنی نمبر ۳ میں اہل لکھنؤ دن کو تارے نظر آنا بولتے ہیں یہاں لفظ فلک یا آسمان بالکل نہیں بولتے اور اہل لکھنؤ یہ محاورہ مرتے وقت کے لیے نہیں صرف مصیبت کے وقت کے لیے بولتے ہیں۔

فلک پر ستارہ ہونا :۔ خوش نصیبی کا زمانہ ہونا، اقبال کا بلند ہونا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

زیر دیوار ہیں ہم بام کے اوپر وہ ماہ
ہم زمیں پر ہیں فلک پر ہے ستارہ اپنا (ناسخ)

قول فیصل۔ عام طور سے ستارہ اوج پر ہونا یا ستارہ بلندی پر ہونا" بولتے ہیں۔

فلک پر سر کھینچنا :۔ نہایت بلند اور اونچا ہونا (کنایۃً) کمال بلندی اور کمال غرور کے لیے مستعمل ہے۔ اردو، فعل لازم ہے۔

ہیبت فتنۂ محشر نے فلک پر کھینچا
پر ترے قامت دلکش کے برابر نہ ہوا (شیدا)
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس طرح نہیں بولتے۔

فلک پر کھینچنا :۔ (ذکے ساتھ) بے حد مغرور ہونا، گھمنڈ کرنا، اترانا، اردو، صرف، متروک۔

خوبرو آپ کو ہر چند فلک پر کھینچیں
اوج خوبی کے تمھیں چاند ہو سب تارے ہیں (بحر)

فلک پرواز :۔ بہت اونچا اڑنے والا، بلند سے بلند جگہ پہنچنے والا، عرش تک جانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کمند شوق دل کو لے گئی بام حقیقت تک
فلک پرواز نکلا طائر بے بال و پر میرا (ضامن کنتوری)

قول فیصل۔ اس کا صرف "آہ" کے لئے بھی ہے۔

فلک پیر :۔ (با ضافت۔ پیر بروزن تیر) بوڑھا آسمان، پرانا آسمان مراد آسمان، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو لکھے ہیں کوئی کام نہیں کر سکتے
اٹھیں لو رچھوں میں تمارے فلک پیر کی ہے (داغ)

قول فیصل۔ چونکہ آسمان بہت پرانا اور معمور ہے اس لیے بطور صفت "پیر" کا اضافہ کرکے "فلک پیر یا پیر فلک" بھی کہتے ہیں۔

فلک پیما :۔ (بے اضافت) فلک کو ناپنے والا، بہت بلندی تک پہنچ جانے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے فلک پیما ہمارے طفل اشک
ہو گئی ہے وقف پامالی، گھٹا (ناسخ)

قول فیصل۔ اس کا صرف "آہ" کے لیے بھی ہے ناامیدی میں ہو اسے عرض مطلب کیا وہی
روز کہہ دیتے ہیں کچھ آہ فلک پیما سے ہم (تسلیم)

عزیز لکھنوی نے اپنے حقیقی معنی میں خراب رسالت مآب کے لیے معراج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے استعمال کیا ہے۔

سال بھر سے اے فلک پیما ہے تیرا انتظار
منتخب ہے تو ہی بندہ پروری کے واسطے (عزیز)

فلک تاز :۔ (بے اضافت) فلک پر دوڑنے اور چلنے والا، کمال بلندی تک پہنچنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

وقت پیری وہ دل عاشق جانباز کہاں
قوت کشمکش آہ فلک تاز کہاں (سرور)

قول فیصل۔ اس کا صرف "آہ" کے لیے خصوصیت سے ہے۔

فلک ٹوٹ پڑنا :۔ مصیبت نازل ہونا، سخت سے سخت بلا نازل ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

امتحاں نالۂ دل کا تو دکھا دوں لیکن
ہے تو سمجھ کہ فلک ٹوٹ پڑے گا گر کر (داغ)

فلک ٹوٹ کر گر پڑنا :۔ غضب آجانا، اردو صرف۔

شب ہجر نالوں نے ڈھایا غضب
فلک گر پڑے ٹوٹ کر تعجب کے سبب (ناسخ)
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ استعمال اپنے اصلی معنی میں ہے کوئی خاص محاورہ نہیں ہے۔

فلک ٹوٹنا :۔ (کنایۃً) غضب آنا، مصیبت نازل ہونا، قیامت آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

گرتے ہیں کوہ الم اور فلک ٹوٹتے ہیں
ایسی ہی ہوتی ہے اس عشق کی افتاد آیا (سحر)

قول فیصل۔ زیادہ تر کسی اسم یا ضمیر کے آگے "کا" اضافہ کرکے استعمال کرتے ہیں۔

مرے مرنے سے کس کس کو زمانے میں ہوئی ایذا
فلک ٹوٹا ہے مادر پر تو قیامت آ گئی غم پر (رحیم)
کرو لاکھ نالے اثر تک نہیں (الحیر)

فلک کس پر ٹوٹا خبر تک نہیں (اختر)

ستم کا فلک ٹوٹنا بھی کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے جنگل میں بنی ہوئی ہے دم پر
ٹوٹا ہے فلک ستم کا ہم پر (دلشاد اودھی)
(دل تحیر عشقت)

فلک جناب :۔ عالی مرتبت، والا منزلت، فلک رفعت، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ماں اکبر دلیر کی بیٹی بتول کی
زینب فلک جناب نواسی رسول کی (مرزا دبیر)

فلک رتبہ :۔ (کنایۃً) بلند مرتبہ، عالی مرتبت، والا منزلت، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یعنی نواب فلک رتبہ شجاع الدولہ
قائم اس کا رہے تا حشر یونہی جاہ و جلال — سودا

قبول فیصل۔ مومن نے "آہ" کی صفت بھی قرار دی ہے
یعنی آہ فلک رتبہ کہا ہے جو عام نہیں ہے۔

شعلہ آہ فلک رتبہ کا اعجاز تو دیکھ
آ ملی راہ میں جا ند آسے نظر آخر شب — مومن

شعر سے آہ فلک رتبہ کے معنی آسمان تک پہنچ جانے والی آہ نکلتے ہیں۔ یہاں فلک رتبہ کے معنی مولف نور اللغات نے مقبول لکھے ہیں جو بالکل غلط اور مفروضہ ہیں کسی لغت میں نہیں ملے۔

فلک رفعت:۔ (بے اضافت) بڑے مرتبے والا، عروج کی منزل پر پہنچا ہوا، فارسی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ فلک رفعت تاجروں کو اس نے خاک میں ملایا، جا جنوں کا وہ اس نے نکلوا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

قبول فیصل۔ غیر ذی روح کے لیے بھی کہتے ہیں اور وہ بھی قلیل الاستعمال ہے جیسے "بابا زینت و آرائش اس تخت فلک رفعت پہ جلوہ گر ہوا" (طلسم ہوشربا)

فلک زدہ:۔ فلک کا ستایا، مفلس، پریشان حال، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ناسخ کی صحبت میں بڑے فلک زدہ شاعر موجود رہتے تھے اور بقدر امکان ان کی خاطر تواضع کی جاتی تھی۔ (آب بقا)

قبول فیصل۔ اس محل پر "آفت زدہ، مصیبت زدہ" زبانوں پر زیادہ ہے۔

فلک سریر:۔ (بے اضافت) وہ کہ جس کا تخت بمنزلہ فلک ہو۔ (کنایتہً) بلند مرتبہ، عالی مرتبت، بڑے مرتبے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع بولے یہ مسکرا کے امام فلک سریر — ادب

فلک سے آگ برسنا:۔ (کنایتہً) سخت گرمی ہونا، بہت گرمی ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج

پیدا اٹھی تپش مہر کی ذروں کی جبیں سے
جلتی تھی زمیں آگ برستی تھی فلک سے — مرزا دبیر

قبول فیصل۔ اسی محل پر "فلک کی جگہ "آسمان" بھی کہتے ہیں وہ بھی فصیح ہے اور عام بول چال میں بھی زیادہ تر یہی ہے

جلتی ہے لو برستی ہے آگ آسمان سے
گر پیاس ہو تو کہہ نہیں سکتے زبان سے — تعشق

فلک ستائی:۔ مصیبت زدہ عورت، آفت کی ماری، اردو ترکیب، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ فلک ستائی غریب نہ جانتی تھی سوار ہوئی، سودا گر نے گھوڑے پہ بیٹھا باگ اٹھائی (فسانۂ عجائب)

فلک سیر:۔ (سیر بروزن طیر) فلک کی سیر کرنے والا، آسمان کی خبر لانے والا۔ تیز رو، بلند پرواز، فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بحری، باشے، شاہین، عقاب، فلک سیر جانوں کے طیران کے قریب۔ (فسانۂ عجائب)

قبول فیصل۔ گھوڑے کے لئے بھی بصورت صفت شعرا نظم کرتے ہیں جیسے "رخش فلک سیر" وغیرہ

فلک سیر بھنگ:۔ بھنگ کا جوہر۔ جو نشے باز برفی میں رکھ کے کھاتے ہیں۔ اردو کنونشن رائج۔

انھیں یہ سوجھی فلک سیر کی ترنگ میں آج
کہ میں کے دھوئیے اب طشت آفتاب میں پاؤں — رشک

قبول فیصل۔ عام طور سے مشہور ہے کہ اس کے کھانے والے پر خاص اثر ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ سو جانے کے بعد بڑے بڑے مہیب خواب دیکھتا ہے کہ وہ مع پلنگ آسمان کی طرف جا رہا ہے۔ قریب پہنچ کے پلنگ الٹ گیا آتے آتے دھم سے زمین پر گرا۔ آنکھ جو کھلی تو زمین پر چھل پڑا۔ اس لفظ کا صرف زیادہ تر کھانا کے ساتھ ہے۔

بیخودی ہے کہ بے حیائی ہے
کچھ فلک سیر تو نے کھائی ہے — نواب مرزا شوق

فلک شگاف:۔ آسمان کو پھاڑنے والا، بہت بلندی تک جانے والا، فارسی ترکیب، بصیغہ مبالغہ، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی اور بادلوں کی آمد و رفت سے بے پروا نظارہ بین، ۲، ۳ آدمیوں کی قطار بنا کر چلتے رہے اور جگہ جگہ "اندرا گاندھی کی جے" کے فلک شگاف نعرے لگاتے رہے۔

فلک فرسا:۔ (آہ کے لئے) فلک پر پہنچنے والی فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

منکران آسماں کے قول کو کر دے گی راست
رفتہ رفتہ ایک دن آہ فلک فرسائے دل — ناسخ

فلک قدر:۔ بلند مرتبے والا، ذکا اقتدار، عالی مرتبہ، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کریں گے بیاں تشنہ کاموں کے خوں
فلک قدر عالی نظاموں کے خوں — (مداح الفضائل)

فلک کجمدار:۔ ٹیڑھی چال چلنے والا آسمان فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چلے عدم کو نہایت بہ تنگ ہو کر ہم
نہ گنبد فلک کج مدار میں گزرے — صبا

فلک کو خبر نہ ہونا:۔ فرشتوں کو خبر نہ ہونا، کسی کو خبر نہ ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تجھ رخ میں ہے جو لطف ملک کو خبر نہیں
خورشید کیا ہے اس کے فلک کو خبر نہیں — سودا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس شعر کو شمس البیان والے اور شکسپیر نے تو میر عبداللہ تجرد کا لکھا ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ وہاں روئے بیاں رُخ۔ مگر صاحب آب حیات جو بہت محقق اور زبان اردو کے مسیحا بلکہ خضر منش ہیں وہ حضرت سوداؔ کا بتاتے ہیں چنانچہ ہم نے بھی ان کے موافق لکھا شاید کلیات میں بھی نکلے۔" کلیات سودا میں یہ شعر تو کیا اس زمین میں کوئی غزل بھی نہیں ہے۔

فلک کی ستائی:۔ بدقسمت عورت مصیبت کی ماری، اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

فلک کی ماری: مصیبت کی ماری، اردو ترکیب، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ وہ بڑھیاں اشراف زادی فلک کی ماری دن بھر چرخہ کاتا کرتی تھیں شام کو وہ کر سوت بیچ لایا کرتی تھیں۔　　(دربار اکبری)

فلک گیر:۔ وہ جس کے قبضے میں زمین سے آسمان تک ہو، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جو کچھ حکم شاہ فلک گیر ہے
وہ تقدیر ہے بس وہ تقدیر ہے　　(معراج الخیال)

فلک مآب:۔ عالی مرتبہ، فارسی، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فلک مآبی:۔ بلند مرتبہ ہونا، فارسی مونث قلیل الاستعمال۔

شبنم کو دم فلک مآبی
مٹی میں کمال بوترابی　　محسن کاکوروی

فلک مرتبہ:۔ ذی رتبہ، والا منزلت فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مرتبہ کی جگہ "رتبت" بھی ہے یعنی فلک مرتبت۔ شخص اور چیز دونوں کے لئے مستعمل اور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

ع جبہ ارا، بردبار، فلک مرتبت، دلیر بیرا نہیں
اس بارگہ کو کیوں نہ فلک مرتبت کہیں
جس کی بلند کاہکشاں سے بھی ہو طناب　　سوداؔ

"فلک منزلت" بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولی دیتا ہے۔

فلک نظر آنا:۔ (کنایتہً) مصیبت کا سامنا ہونا ایسی مصیبت پڑنا جس میں خدا یاد آئے، اردو محاورہ، متروک۔

کر دھا دل گر طبیعت آپ کی اندوہ گیں دیکھی
فلک ہم کو نظر آیا اگر تم نے زمیں دیکھی　　شعورؔ

فلک نورد:۔ تیز رفتار، فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

فلک ہفتم پر پہنچنا:۔ (آواز کے لئے) ساتویں آسمان پر پہنچنا، اردو مصرف، صیغۂ مبالغہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ایک دفعہ للکارا کہ روک، ہتھکڑی، دیکھ سنبھل! خبردار! ہوشیار! یہ آئی وہ آئی (تڑ) وہ پڑی۔ بارک اللہ کی آواز فلک ہفتم پر پہنچنے لگی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ عام بول چال میں ساتویں آسمان پر پہنچنا کہتے ہیں

فلک یاد آنا:۔ (کنایتہً) زمانے کی گردش کا سامنا ہونا، مصیبت یاد آنا، موت یاد آنا، اردو مصرف، متروک۔

ہو گیا حسرت یہ دام میں دل سو ٹکڑے
ہم نے دیکھا جو قفس کو تو فلک یاد آیا　　امانت

فلکی:۔ (بفتحتین) فلک سے منسوب، آسمان والا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بعض اجرام فلکی ثابت کہلاتے ہیں جو اپنے اپنے محور پر ایک ہی جگہ گردش کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "اجرام فلکی اور گردش فلکی" وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

فلکیات:۔ فلک سے متعلق چیزیں، مونث۔

فلکیات سے ہم نے دیکھی ہے　　رشک
سرگردوں ہو زیر پائے نظر　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ شعر میں فلکیات سے مراد علم ہیئت ہے نہ کہ فلک سے متعلق چیزیں۔ شاعر کہتا ہے کہ ہم نے پورا علم ہیئت پڑھا ہے آسمان کا سر ہمیشہ نظر کے پاؤں کے نیچے ہے یعنی میں آسمان کی کل چیزوں کو جانتا ہوں۔

فلم:۔ (انگریزی FILM)، سلولائڈ جھلی، فوٹو اتارنے کی ملائم پتلی پٹی۔ انگریزی مونث، رائج۔

محل صرف۔ یقین کرو کیمرے میں فلم بالکل ختم ہو گئی ورنہ میں اسی وقت تمہاری ایک تصویر ضرور کھینچ لیتا۔

فلم:۔ (۲) وہ کہانی جو تصویری صورت میں پردے پر دکھائی جاتی ہے۔ انگریزی مونث، رائج۔

محل صرف۔ صاحبزادے! تم فلمیں بہت دیکھتے ہو جانتے ہو کہ روز روز فلم دیکھنے سے بینائی پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

قول فیصل۔ بنانا، بننا، دکھانا، دیکھنا، تیار کرنا، تیار ہونا اور چلنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے فلم اچھی ہے بزنس دے رہی ہے۔ امید ہے کہ آٹھ دس ہفتے چلے گی۔ ابھی تک تین ہی منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ایک فلم بھی اس کے ٹکر کی نہیں ہے۔

فلمانا:۔ فلم بنانا، کسی کہانی کو تصویر کی صورت میں لانا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کے آصف لیلیٰ مجنوں کے حالات زندگی

پر مشتمل فلم نجمت اور خدا فلمار ہے کہنے کو اچانک ان کا انتقال ہو گیا۔

فلم اسٹار:- (FILM STAR) فلم کے ستارے، فلم میں کام کرنے والے، انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس لفظ کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے جیسے پرتھوی راج، راج کپور، دلیپ کمار، اشوک، دیوانند، مردوں میں اور عورتوں میں مینا کماری، مدھوبالا، مالا سنہا، وحیدہ رحمان، ثریا وغیرہ۔

فلم اسٹوری:- (FILM STORI) فلم کی کہانی، وہ جس پر فلم بنتی ہے اور وہ کہانی جو فلم میں دکھائی جاتی ہے۔ انگریزی، مونث، رائج۔

فلم ایکٹر:- (FILM ACTOR) فلم میں کام کرنے والا مرد۔ وہ مرد جو فلم میں اداکاری کرتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

فلم ایکٹرس:- (FILM ACTRESS) فلم میں کام کرنے والی عورت، فلم میں پارٹ ادا کرنے والی عورت، انگریزی، مونث، رائج۔

فلم ایوارڈ:- وہ انعام یا تمغہ جو کسی بہترین فلم پر گورنمنٹ کی طرف سے ملتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

فلمی:- (FILMY) فلم والا، فلم کا، فلم سے منسوب، فلم سے متعلق، انگریزی، مونث، رائج۔

فلمی دنیا:- وہ ماحول و معاشرہ جو فلم سے متعلق ہو۔ اردو صرف، مونث، رائج۔

فلمی ڈائلاگ:- فلمی مکالمہ، وہ جملے اور باتیں جو فلم میں کام کرنے والے بولتے ہیں اور ادا کرتے ہیں۔ اردو صرف، مذکر، رائج۔

فلمی گانا:- وہ گانا جو کسی فلم میں ہو۔ اردو صرف، مذکر، رائج۔

فلمی ہیرو:- فلم میں ہیرو کا رول ادا کرنے والا مرد، ہیرو کا پارٹ ادا کرنے والا مرد، اردو صرف، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ ہیرو کے مقابل جو عورت کام کرتی ہے اس کو ہیروئن کہتے ہیں۔

فلو:- (FLUE) وبائی بخار، وہ بخار جو ایک سے دوسرے کو لگ جائے۔ انگریزی، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ ۱۹۶۹-۷۰ء میں ایک نئے قسم کا بخار جو حیثیت وبا کے پورے ہندوستان میں پھیل گیا تھا اسی وقت سے یہ لفظ زبانوں پر آنے لگا۔ آنکھوں کی بیماری کی شکل میں فی الحال یہ مرض عام ہے جس کو "آئی فلو" کہتے ہیں۔

فلور:- (FLOOR) زمین، چھت کا حصہ، منزل، بالا طبقہ، حصہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ اگر آپ میرے نام خط بھیجنا چاہیں تو پنجاب سیل بلڈنگ، سکنڈ فلور روم نمبر ۵ ڈھنبو اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳ کے پتے پر بھیجئے گا۔

فلور مل:- (FLOUR MILL) آٹا پیسنے کی مشین، پن چکی، انگریزی، مذکر، رائج۔

فلوس:- (بضمتین و واو معروف) فلس کی جمع۔ عربی، مونث، قلیل الاستعمال۔

فلوس داغ یا سن فلاس ہیں ! جینوں کے
مقدم عشق سے کرتے تھے دنیا و درم پیدا (ناسخ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے" جو صحیح نہیں ہے۔

فلولوجی:- علم زبان، انگریزی، مونث، رائج۔

فلہذا:- پس، اسی لئے، اسی سبب سے۔ عربی، متروک۔

محل صرف۔ فلہذا اس کو بھی پردے کی مخالفت کا موقع سمجھنا چاہیئے (گلدستۂ ظرافت)

قول فیصل۔ اب لہٰذا ہی بولتے اور لکھتے ہیں۔

فلیتہ:- [۱] موٹی بتی، چراغ کی بتی، کپڑے اور روئی کی بٹی ہوئی بتی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یتی ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "فلیتہ کی نسبت یہ خیال بھی ہو سکتا ہے کہ فلتہ یعنی ناگاہ سے ماخوذ ہو اور اس کے معنی ناگاہ یعنی جلد گیرندہ مشعلہ ہوں غرض اردو دونوں میں رہتا ہے" لیکن یہ توجیہ قابل قبول نہیں۔

فلیتہ:- [۲] وہ بتی جو زخم کے اندر رکھتے ہیں۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں لیتے بلکہ اس کو بتی ہی کہتے ہیں۔

فلیتہ:- [۳] توپ یا بندوق کا توڑا، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں "وہ شاہ ہوا ڈورا جو انگرکھوں وغیرہ میں دے کر اوپر لڑھیا دیا جاتا ہے یا سی دیتے ہیں" اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

فلیتہ:- [۴] وہ بتی جو دعا تعویذ کے سلسلے میں بناتے اور جلاتے ہیں اور بیمار یا آسیب زدہ کو اس کی دھونی دی جاتی ہے اردو، مذکر، زبانوں کی اصطلاح۔

مجھ جلا دیتا سا پھونک کے لونگ اور اسپند
مشک و سپند و عود و اگر مرچ فلیتا تعویذ — انشا

فلیتہ جلانا :- (۱) تعویذ کے سلسلے میں آسیب وغیرہ اتارنے کے لیے فلیتہ روشن کرنا ۔ اردو مصدر ، رمالوں کی اصطلاح ۔

فلیتہ داغنا :- ادھر کی ادھر کرنا ، لگائی بجھائی کرنا ، یہاں کی بات وہاں جا کے اس طرح کہنا کہ فساد کا باعث ہو ۔ اردو مصدر ، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ بیگم بوا بڑی لڑتی ہیں ان کا کام ہی یہی ہے کہ یہاں کی وہاں کہتی رہیں اور فلیتہ داغتی رہیں ۔

فلیتہ دکھانا :- (۱) شتابہ دینا ، توڑا لگانا ، توڑے سے بندوق یا توپ چلانا ۔ (۲) جلانا ، آگ لگانا ۔ جیسے " اس چھپر کو فلیتہ دکھاؤ ۔ اردو فعل متعدی
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے ۔

فلیتہ دینا :- (۱) آگ روشن کرنا ، آگ سلگانا ، آگ جلانا جس طرح حلوائی تیل میں کپڑا تر کر کے بھٹی میں آگ جلاتے ہیں ۔ (۲) توڑا دکھانا ، بندوق کو شتابا لگانا ، توپ یا بندوق چلانا (۳) سیون کے اندر ڈورا رکھنا ۔ (۴) آسیب زدہ کو جنتر یا تعویذ کی دھونی دینا ، اردو مصدر فعل متعدی ۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے ۔

فلیتہ سنگھانا :- تعویذ یا جنتر کی دھونی دینا ۔ اردو فعل متعدی ، دہلی کی زبان ۔ (نور اللغات)

فلیٹ :- (FLAT) بالا منزل ، انگریزی ، مذکر ، رائج ۔

فلیش :- (FLASH) روشنی ، شعاع ، نور ، روشنی کی وہ موٹی لکیر جو بہت سی کرنوں پر مشتمل ، انگریزی ، مونث ، رائج ۔

فلیگ :- جھنڈا ، جھنڈی ، کاغذ کی وہ نشانی جو کسی کتاب یا مثل میں رکھ دی جاتی ہے اور اس کا سرا ذرا سا باہر نکلا رہتا ہے ۔ انگریزی ، مونث ، رائج ۔

فم :- (بالفتح) منھ ، دہن ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ " فم رحم اور فم معدہ " کی ترکیب سے زبانوں پر ہے ۔ عربی میں بکسر اوّل و نیز بضم اوّل و تشدید دوم بھی مستعمل ہے جو اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

فم رحم :- بچہ دانی کا منھ ، بچے دانی کا منھ ، مذکر ، اطبا کی اصطلاح ۔

قول فیصل ۔ جب عربی ترکیب کے ساتھ بولیں گے تو (فم الرحم) بہ تشدید ہی بولیں گے ۔

فم معدہ :- کوڑی ، معدے کا منھ ، فارسی ، مذکر ، اطبا کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ صاحب ! آپ متلی اور استفراغ سے پریشان نہ ہوں جس وقت فم معدہ کا ورم گھٹے گا یہ شکایت خود رفع ہو جائے گی ۔

قول فیصل ۔ جب عربی ترکیب سے اس کا استعمال کریں گے تو (فم المعدہ) بتشدید ہی استعمال کریں گے ۔

فمی بشوق :- سورۂ فاتحہ سے چل کر سورۂ مائدہ پھر سورۂ یونس پھر سورۂ بنی اسرائیل اور پھر سورۂ شعرا پھر سورۂ والصّافّات پھر سورۂ قاف یوں سات دن میں قرآن ختم کیا جائے تو فمی بشوق کی منزل کہلاتی ہے ۔ عربی ۔

(توضیح المسوح) لیکن پنج وقتی نماز اور فمی بشوق کی منزل کیا امکان کہ قضا ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے ۔

فن :- (بالفتح اوّل و تشدید دوم) وضع ، انداز ، حالت ، قسم ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ فارسی والوں نے بہ تشدید و بہ تخفیف دونوں طرح استعمال کیا ہے ۔ اردو میں دونوں طرح رائج و فصیح ہے ۔

ہوش و خرد گئے مگر سحر فن کے ساتھ
اب جو ہے اپنی بات سو دیوانہ پن کے ساتھ — ذوق

اس کی عربی جمع افنان اور فنون ہے اور جمع الجمع افانین ہے ۔ عام طور سے " فنون " زبانوں پر ہے ۔

فن :- (بالفتح) ہنر ، دانش ، گُن ، جوہر ، کسی علم کی شاخ ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

ہزار نکتۂ باریک تر ز موز اینجاست — جلیل
جلیل شعر کا فن عمر بھر نہیں آتا

قول فیصل ۔ فارسی والوں نے حسب ذیل معنی میں بھی استعمال کیا ہے ۔ ناگستی کا داؤں ، داؤں ، نسخہ ، نسخہ بقاعدہ تجربہ یعنی راہ نسخہ سے صرف نسخہ مراد لیا ہے ۔

چہ دانی کہ من خود چہ فن می زنم
دلے بر در خویشتن می زنم — نظامی

اردو میں ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے ۔

فن :- مکر و فریب ، دھوکا ، حیلہ بازی ، داؤں پیچ ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

غیر بیاہ رو کے وہ فن سے نکل گیا
سورج گہنا کے چاند گہن سے نکل گیا — امانت

قول فیصل ۔ زیادہ تر اس کا صرف ترکیب کے ساتھ ہے بغیر ترکیب قلیل الاستعمال ہے ۔

زلف اُن کی دشمن کو دھوکے گرہ پر فن آب میں
ہو بچائے موت سے ، یار ماہ پر فن آب میں — ذوق

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ " فن بمعنی فن

جو اہل فارس نے استعمال کیا ہے شاید فند کا مخفف ہو۔

فَنَا :- (بفتحتین) نیستی، عدمیت طاری ہونا، بقا کی ضد، نابود ہونا، عربی، مؤنث، فصیح، راسخ۔

بے درد و غم کے حسب خدا کا مزا نہیں
اس راہ میں بقا ہی بقا ہے فنا نہیں — مرزا دبیر

قول فیصل: معنوں سے تغیر کے ساتھ "موت" سے بھی مراد لیتے ہیں۔

راحت کے محلوں کو بلا ڈھونڈ رہی ہے
ہستی کے مکانوں کو فنا پوچھ رہی ہے — مرزا دبیر

فَنَا :- حدوث و قدم کے تفرقہ اور تمیز کا زائل ہو جانا، فارسی، مؤنث، صوفیوں کی اصطلاح

قول فیصل: عربی میں بکسر اول (فِناء) کے معنی ہیں "حوالی، نواحی، گرداگرد، مکان کے دروازہ کے آگے کا کشادہ صحن" اردو میں ان معنوں میں رائج نہیں۔

فَنَا خَانَہ :- مٹ جانے والی (کنایۃً) دنیا، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

آفاق میں آئے ہیں سبھی مرنے کی خاطر
برباد فنا خانۂ دنیا کی ہے تعمیر — رسالہ [illegible]

فَنَا فِی الشَّیخ :- وہ مرید جو ہر وقت اپنے مرشد کے دھیان میں ڈوبا رہے، عربی ترکیب، صفت، علم تصوف کی اصطلاح۔

فَنَا فِی اللہ :- خدا کی راہ میں اپنی ہستی کو مٹا دینے والا، عرفان الٰہی میں ڈوبا ہوا، عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

فنا فی اللہ ہو کر پاؤں عمر جاوداں ایسی
مسیح و خضر کی ہستی سے بڑھ کر ہے عدم میرا — داغ

قول فیصل: ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے فنا فی اللہ ہونا کے معنی "برباد ہونا، نیست و نابود ہونا اور فوت ہونا، ہلاک ہونا، مر جانا" وغیرہ بھی لکھے ہیں۔ مگر فنا فی اللہ کے دراصل وہی معنی ہیں جو اوپر لکھے جا چکے ہیں۔

فَنَا کَرنَا :- نیست و نابود کرنا، باقی نہ رکھنا، برباد کرنا، خاک میں ملانا، اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف: اس نادر سلطان نے بڑے بڑے بادشاہوں کو ایسا زمین کا پیوند کر کے فنا کیا کہ آج کوئی نام لیوا نہیں۔

قول فیصل: تکمیلی صورت (فنا کر دینا) بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "مجھے چند مرتبہ ان (دنا تیج) کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا اس دن نہاری اور تافتان بھی بازار سے منگائی تھی۔ پانچ چار پیالوں میں قورمہ، کباب، ایک میں کسی پرندے کا قورمہ تھا، شلغم تھے، چقندر رکھے، ارہر کی دال، دھوئی ماش کی دال بھی دسترخوان کا شیر کیلا تھا مگر سب کو کو فنا کر دیا۔ (آب حیات)

فِنَانشَل :- (FINANCIAL) صیغہ مالیات، خزانہ یا خراج یا آمدنی جو ملک سے متعلق ہو۔ انگریزی، صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: ذرا تجارت اور مال کی درآمد برآمد کی رپورٹیں پڑھو اور فنانشل سکریٹری سے سالانہ بجٹ (تخمینۂ جمع و خرچ) کا نقشہ لے کر دیکھو تو معلوم ہو سلطنت کی راہ دولت برس رہی ہے۔ (مضمون مروجہ تعلیم۔ ڈپٹی نذیر احمد)

قول فیصل: اس محل پر "فائنانس" زیادہ زبانوں پر ہے۔

فِنَانشَل کَمِشنَر :- صیغۂ مال کا مختار، خراج ملک اور آمدنی خزانے کا افسر اعلیٰ، انگریزی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ عام طور سے نہیں بولتے۔

فِنَانشَلی :- فنانشل کمشنر کی عدالت، صیغہ مال کی کچہری، خراج ملک کا دفتر، اردو، مؤنث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فَنَا ہو جَانَا :- مٹ جانا، ناپید ہو جانا، تباہ و برباد ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، راسخ۔

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا — غالب

قول فیصل: بددعا کے محل پر بالتخفیف "فنا ہو" بھی بول دیتے ہیں۔

تم دونوں کا ہر وقت نگہبان خدا ہو
دیکھے جو بری آنکھ سے غارت ہو فنا ہو — دبیر

فَنَا ہو جَانَا :- (کنایۃً) عاشق ہو جانا، مفتون ہو جانا، کسی پر مٹ جانا، اردو مصدر، فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

فَنِ تَشرِیح :- اعضائے حیوانی کی دریافت کا علم، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ان معنی میں "علم تشریح" زبانوں پر زیادہ ہے۔

فِنجَان :- (بالکسر) چھوٹی گلاس نما پیالی جس میں چائے یا قہوہ پیتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اتر میں رعد کے زہرے ترسطالع کا اختر ہو
قمر فنجان شیر اور مہر تابانی کا ساغر ہو — (نظم طباطبائی)

قول فیصل۔ شعرائے متقدمین اس لفظ کو مؤنث استعمال کرتے تھے یہ پیکاں کا معرب ہے۔

لعل دیا تو مٹ کی ہر اک فنجان
نکالیاں ہیروں کی وہ جلوہ کناں　　قلق (طلسم الفت)

فن چھچین :- مکر، عیاری، دھوکا دھڑی، اردو مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم سے ہزار دفعہ منع کیا کہ ملکہ باجی کو نہ بلایا کرو وہ فن چھچین کی باتیں کرتی ہیں مجھے ان کی صورت سے نفرت ہے۔

فند :- (بالفتح) مکر، فریب، حیلہ، دغا، فارسی مذکر، قریب بہ متروک۔

تم نیک ہو تمھاری بلا جانے مکر و فند
یہ شمر اپنے نام کا ہے ایک خود پسند　　مرزا دبیر

قول فیصل۔ اب اس لفظ کی صورت بگاڑ کے "فن" زبانوں پر ہے۔ جیسے "اس کمبخت کی گھنی میں چھچین فن ہے کبھی سچ نہیں بولتی یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

فنداق :- (بالکسر) عرب کی ایک رسم جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سجدوں میں رسم ہے فنداق کی یہ اہل عرب
کہ باندھ دیتے ہیں بچے کے ہاتھ پاؤں کو جب　　میر عشق

فند باز :- ترکیبیا، مکار، دھوکے باز فارسی، قریب بہ متروک۔

کھولے یہ جوہر اپنے کہ دم بند کر دیا
بیکار فند بازوں کا ہر فند کر دیا　　دبیر

فند فریب :- مکر دغا، دم جھانسا، فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کبھی بولتے تھے اب کوئی نہیں بولتا۔

فُنْدُق :- (بضم اوّل و سوم) ولایت کے ایک مشہور میوے کا نام جو بہت سرخ اور چھوٹے بیر کے برابر ہوتا ہے اور اس کا شمار مغزیات میں ہے۔ عربی، مؤنث، اطبا کی اصطلاح

فُندق :-[2] (کنایۃً) انگلیوں کی مہندی لگی ہوئی آخری پور۔ عربی مؤنث شعراء کی اصطلاح

کیوں بھاتی ہے مرے دل کو تو اے فندق یار
کیوں جہاں میں ہے تجھے انگشت نما کرنی ہو　　رند

قول فیصل۔ عام طور سے بکسر اول و ضم دوم زبانوں پر ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات لکھتے ہیں کہ اردو میں بکسر اول و فتح سوم بولتے ہیں زیادہ تر شعرا کے کلام میں ہاتھ کی انگلیوں کے لئے اس کا صرف ملتا ہے جب کبھی پاؤں کی انگلیوں کے لئے استعمال کرتے ہیں "فندق پا" کی ترکیب سے کہتے ہیں

نے رنگ کف ہوں نہ تری فندق پا ہوں
میں کچھ نہیں لیکن ترے قدموں سے لگا ہوں　　ذوق

چونکہ فندق سر انگشت خضابستہ سے بہت مشابہت رکھتی ہے اس لئے انگلی کی پور سے تشبیہ دیتے ہیں اور اس کی سرخی کی وجہ سے لب کے ساتھ شعرا لب معشوق کے لئے بھی استعمال کر دیتے ہیں

فندق بند :- انگلیوں کی وہ آخری پور جس پر مہندی لگی ہو۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یوں گراں ہیں عہد میں اس یار فندق بند کے
ہاتھ آتی ہے حنا میں بکتے ڈروں پہ خا　　سودا

فندقیں لگانا :- انگلیوں کے سروں پر مہندی لگانا۔ اردو مصرف، قریب بہ متروک
آگئیں ان کو لگانی انگلیوں میں فندقیں

نوک مژگاں پہ مرے اشک جگر گوں دیکھ کر　　ذوق

فند کرنا :- فریب کرنا، مکاری کرنا، ترکیب کرنا، اردو مصرف، قریب بہ متروک۔

اگرچہ سادہ ہے لیکن ربودن دل کو
ہزار پیچ کرے لاکھ لاکھ فند کرے　　میر

فَنْڈ :- (FUND) پونجی، سرمایہ، جمع کی ہوئی رقم۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ کسی ادارے یا انجمن وغیرہ کے لئے جو رقم جمع کی جاتی ہے اس کو فنڈ کہتے ہیں۔

فنل :- (بفتحتین) انگریزی فنل (FUNNEL) کا بگڑا ہوا (۱) بوتل وغیرہ میں کسی رقیق چیز ڈالنے کا نلی دار آلہ قیف، کیپ، چونگا، (۲) کمانی، لوہے کا چکر جو گھڑی کے اندر یا بیم لوگوں کے صابہ یا بگھی کی گدی وغیرہ میں ہوتا ہے۔ مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

فِنَس :- (بکسر اول و فتح دوم) ایک قسم کی سواری جس کو چار کہار اٹھاتے ہیں اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

اس فنس پر ہے سوار کیا
اور مسجد پہ وہ چلی دکھیا　　(عروج الفت)

قول فیصل۔ عوام اسی کو "پینس اور پینس" کہتے ہیں

فن سیکھنا :- ہنر سیکھنا، کسی ہنر کو حاصل کرنا، کسی کام میں خاص دستگاہ حاصل کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ملکہ جہاں نے فن خوشنویسی مسماۃ جینا بیگم خوش نویسہ زوجہ محمد علی خوش نویس سے سیکھا تھا۔　　(تذکرہ ہنرمندان اودھ)

فنش :- (FINISH) خاتمہ، اختتام، انگریزی، مذکر، صفت، رائج۔

قول فیصل۔ اردو میں اس کا صرف "کرنا، ہونا" کے ساتھ ہے۔

فن شاعری :- شاعری کا ہنر، شاعری کے عیوب و ہنر، شاعری۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

توجہ اپنی ہو گیا فن شاعری کی طرف
نظر ہر ایک کی جاتی ہے عیب ہی کی طرف (اکبر الہ آبادی)

قول فیصل۔ بتخفیف نون بھی استعمال کرتے ہیں وہ بھی فصیح ہے۔ "فن غزل گوئی اور فن مرثیہ گوئی" کی ترکیب سے بھی استعمال کرتے ہیں۔

کوئی جز ہیچمدانی نہیں دعوا مجھ کو
یہ فن مرثیہ گوئی نہیں آتا مجھ کو (پیارے صاحب رشید)

فن شاعری کو "فن شعر" بھی کہتے ہیں۔

صاحب مشق و مشاق اہل سخن جانتے ہیں
ان کو استاد فن شعر سب مانتے ہیں (مودب)

فنش کرنا :- ختم کرنا، تمام کرنا، پورا کرنا، اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ دفتر کا کام فنش کرنے کے بعد آپ کے ساتھ چلا چلوں گا۔

قول فیصل۔ نئے جوتوں پر جو ایک قسم کی چمکیلی پالش کی جاتی ہے اس کو بھی فنش کرنا کہتے ہیں اور پالش کو فنش کہتے ہیں۔

فنکشن :- (FUNCTION) تقریب، جلسہ ادبی، سماجی، ثقافتی اجتماع، انگریزی، مذکر، رائج

محل صرف۔ کل ہمارے کالج کا سالانہ فنکشن ہے اس میں ملک کے مشاہیر شرکت فرمائیں گے تم ضرور آنا، یہ جلسہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

قول فیصل۔ اردو والے اس کا صرف "کرنا، ہونا" کے ساتھ کرتے ہیں۔

فنش مین :- (FINISH MAN) نئے جوتوں پر ایک خاص قسم کی پالش کرنے والا، انگریزی، مذکر، رائج

فنش ہونا :- ختم ہونا، پورا ہونا، اختتام پذیر ہونا، اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ دیکھو جب یہ کام فنش ہو جائے تو اٹھ کے کہیں جانا۔

فن فریب :- عیاری و مکاری، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فن کار :- کسی ہنر کو بخوبی جاننے والا، کسی فن میں ملکہ خاص رکھنے والا، آرٹسٹ، فارسی ترکیب، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دل امنڈ آیا ہے احسان بھر آئے آنسو
جب سنا ہے کسی فنکار نے فن بیچ دیا (احسان دانش)

قول فیصل۔ کچھ عرصے سے اس لفظ کا صرف ہونے لگا ہے محتاط شعرا اور اساتذہ نے اس کے استعمال سے کسی حد تک احتیاط کی ہے۔ کسی ہنر میں بخوبی مہارت ہونا اور رکھنا" کے معنی میں بطور صفت "فنکاری" بھی زبانوں پر ہے۔

فن کا ماہر :- کسی ہنر یا فن میں مہارت رکھنے والا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ واجد علی شاہ فن موسیقی کے بڑے ماہر تھے اور فن موسیقی کے قدردان تھے (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فنگر پرنٹ :- (FINGER PRINT) انگلیوں کے نشان، انگریزی، مذکر، محکمہ پولیس اور سی آئی ڈی کی اصطلاح۔

محل صرف۔ گلاس پر سے مجرم کے فنگر پرنٹ لے لئے گئے ہیں اور دیگر بدنام مجرموں کی انگلیوں کے نشان سے ملائے جا رہے ہیں اصل مجرم ضرور پکڑا جائے گا۔

فنگر گلاس :- ہاتھ دھونے کا پیالہ، انگریزی، مذکر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کے قول کے بموجب "فنگر گلاس" نہیں بلکہ فنگر بول (FINGER BOWL) کہتے ہیں۔

فن مٹنا :- کسی فن کا ختم ہونا، کسی فن کا نہ رہنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تاجداران اودھ نے فن موسیقی میں بہت بڑی دلچسپی لی اور ان کی سرپرستی کی وجہ سے سچ پوچھئے تو یہ فن مٹنے سے باقی رہ گیا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فن میں طاق ہونا :- کسی فن میں یکتا ہونا کسی فن میں لاثانی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قسمت ہی سے ناچار ہوں اے ذوق وگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا (ذوق)

فن میں کامل ہونا :- کسی ہنر کا پورے طور سے ماہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنا جس کو کہ وہ کامل ہو فن میں
کہا حاضر رہے اس انجمن میں (الف لیلہ نو منظوم)

فن میں کمال حاصل کرنا :- کسی ہنر کو پورے طور سے سیکھنا۔ کسی ہنر کو اس کی آخری حدوں تک سیکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ فن میں کمال حاصل کرنے کے لیے ہر ایک ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا تھا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فن میں کمال رکھنا :- کسی ہنر کو بخوبی جاننا کسی فن میں کامل ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ منجو صاحب سوز خوان، سوز خوانی کے فن میں ایسا کمال رکھتے تھے کہ دنیا ان کا کلمہ پڑھتی تھی۔

فن میں یکتا ہونا :- کسی فن میں لاجواب ہونا کسی ہنر میں طاق ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ واہ رے کاریگر! تو بھی اپنے فن میں یکتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ 'یکتا' کی جگہ کمی کے ساتھ 'یگانہ' بھی رائج ہے۔

حکیم و فلسفی و مہندسی و عالم و فاضل
ہر اک جو اپنے فن میں تھا یگانہ یاد آتا ہے (عزیز لکھنوی)

فُنُون:۔ (بضمتین) فن کی جمع، متعدد فن، بہت سے ہنر، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ بہت سے فنون ایسے تھے کہ انقلابِ زمانہ سے دنیا آج ان کا نام تک نہیں جانتی۔

قولِ فیصل۔ ترکیبِ اضافی و عطفی کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے جیسے (اضافی) حضرت علیؑ اسلام کے سب سے بڑے سپاہی اور فنونِ جنگ کے سب سے بڑے ماہر تھے (روحِ انیس)۔ (عطفی) موسیقی کی ترقی کے لحاظ سے یہ عہد زریں عہد تھا باوجود اس کے فنون و کمالات کو بھی ترقی ہوتی تھی۔ (قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ)

فُنُونِ جزئیہ:۔ جزوی علوم، وہ چھوٹے چھوٹے علوم جو کسی بڑے علم کا جزو ہوں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ خاتمہ کتاب میں شعرا کے ذیل میں یہ لکھتے ہیں، "فنونِ جزئیہ مثلاً شعر، معما، عروض، قافیہ، تاریخ، لغت، طب، خط، انشا میں اپنا عدیل زمانے میں نہ رکھتا تھا۔ (دربارِ اکبری)

فُنُونِ لطیفہ:۔ (باضافت) وہ فن جو مرغوبِ طبائع ہوں۔ وہ لطیف اور نازک فن جن کا تعلق دل و دماغ اور روح سے ہو، فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ شاعری کا شمار فنونِ لطیفہ میں ہے اس لئے ضمناً اس کتاب میں ہنرمندوں کے سلسلے میں اس کا ذکر آگیا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ)

قولِ فیصل۔ فنونِ لطیفہ میں مندرجہ ذیل فن داخل ہیں: فنِ تعمیر، فنِ مجسمہ سازی، فنِ مصوری، فنِ موسیقی اور فنِ شاعری یا ادب۔

فَنّی:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) فن کا، فن سے متعلق، فارسی، مونث، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ان کا عجب طرح کا دماغ ہے جب فنی گفتگو چھیڑو ذرا سی بات میں ناراض ہو جاتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ شاعری سے متعلق، فنی عیوب، فنی غلطی، فنی محاسن، فنی نکتے وغیرہ کی ترکیبوں سے عموماً زبانوں پر ہے۔

فَوَاتِح:۔ (بفتح اول و دوم و کسر چہارم) فاتحہ کی جمع، عربی، مذکر۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فَوَاحِش:۔ (بفتح اول و دوم و کسر سوم) برے کام، افعالِ قبیحہ، عربی، مذکر، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ ہندوستان کے دیہات میں فنِ کشتی کا عام رواج تھا کشتی بازی کے شوق میں لوگ تمام فواحش اور مکروہاتِ دنیا سے بچے رہتے تھے (دبیر ابجاگاہ)

قولِ فیصل۔ عربی میں یہ لفظ فاحشہ کی بھی جمع ہے جس کے معنی ہیں "بدکار اور حرام کار عورتیں"۔

فُؤَاد:۔ (بروزنِ مراد) قلب، دل، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فَوّارہ:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) وہ ظرف یا آلہ جس سے پانی اچھل کے دھار یا پھوار کی شکل میں گرتا ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

بخت جو نے مجھے فوارہ بنایا تھا یہ
کہ مرے ہاتھ سے لٹتا ہو خزانہ میرا (انیس)

قولِ فیصل۔ صاحبِ غیاث اللغات لکھتے ہیں کہ بالضم و تخفیف بحوالہ بحرالجواہر بمعنی سرجوش ہے اور بحوالہ بہارِ عجم یہ لفظ عربی ہاں فارسی والوں نے فور بمعنی جوشیدن سے بنا لیا ہے اور بحوالہ سراج اللغات فوّارہ بالفتح و تشدید واو معروف ہے بعض کہتے ہیں کہ فور کا صیغہ مبالغہ ہے عرب کے معنی ہیں جوشیدن یعنی ابلنا لیکن یہ عربی میں مستعمل نہیں ہیں یہ فارسیوں کا معرّب کیا ہوا ہے۔ اور قاموس میں بمعنی منبعِ آب لکھا ہوا ہے اور منتخب اللغات میں لکھا ہے کہ فوارہ بالضم ہو جس کے معنی ہیں وہ چیز جو دیگ میں جوش کھائے اور بالفتح و تشدید واو اس کے معنی بہت زیادہ جوش کھانے والا، اور صاحبِ غیاث اللغات کی ذاتی تحقیق یہ ہے کہ فوارہ بضم اول و تخفیف بمعنی پھوارہ ہے کہ جو ہندی ہے۔ اور پھوار سے منسوب ہے جس کے معنی ہیں باریک قطرے۔ عربی میں بہت سے ہندی الاصل الفاظ پائے جاتے ہیں جن میں اسی قسم کا تصرف ہوا ہے جیسے کرن پھل سے قرنفل، ترپھل سے اطریفل، وغیرہ اس کی اردو جمع فوارے ہے اور بصورتِ واحد مغیرہ صورت بھی یہی ہے۔

سہل سمجھا تھا اس انداز کے فوارے کو
یہ ہنسی آئی کہ اچھو ہوا فوارے کو (رشید)

بصورتِ جمع اپنے محل پر فواروں بھی رائج و فصیح ہے۔

پانی کے زور سے فواروں نے قوت پائی
دستِ دریا بیلوں نے پھیلا دیے لینے پانی (رشید)

فُوارہ بہ تخفیفِ دوم بروزنِ [illegible] بھی استعمال کرتے تھے جو اب بالکل متروک ہے۔

فوارے چھوٹتے ظاہر یہ ہوتی
زمرد کے اوپر گرتے ہیں موتی (زلیخائے اسعد)

صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے اس کے معنی "پانی کا چشمہ" بھی لکھے ہیں جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ مولف مذکور

بھی نے پچکاری بھی معنی لکھے ہیں وہ بھی لکھنؤ میں رائج نہیں۔

فوارہ اٹھنا:- فوارہ بلند ہونا، اردو صرف متروک۔

دریدہ دہ لگائے گی جو نشتر نگہ یار
فوارہ خون رگ نشتر یار اٹھے گا — شعور

فوارہ اچھلنا:- فوارہ چھوٹنا، اردو فصیح، متروک۔

ہنیں فوارہ یہ اچھلتا ہے
حوض کا حوصلہ نکلتا ہے — ضمیر

فوارہ بہنا:- خون یا پانی کا تیزی سے بہنا، اردو صرف قریب بہ متروک۔

فوارہ خون دل کا بہا آہ زمیں پہ
اور یا حسین کہہ کے گرا وہ زمیں پہ — دبیر

قول فیصل۔ بصیغۂ جمع فوارے بہنا بھی مستعمل ہے۔

ہر چار طرف زخموں کے فوارے بہے تھے
گویا کہ مصلے پہ علی لوٹ رہے تھے — دبیر

فوارہ جاری ہونا:- فوارہ چھوٹنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اور ہر شعبے کمال شاعری کے ساتھ فضیلت اور فلسفہ، حکمت کے فوارے جاری ہیں۔ (دربار اکبری)

فوارہ چھوٹنا:- پانی یا خون کا دھار کی شکل میں کسی جگہ سے اچھل کے نکلنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

باغ گل لالہ بنے اور چرخ پہ پھولے شفق
چشم سے فوارہ گر چھوٹے لہو کی دھار کا — رضا

قول فیصل۔ "فوارہ چھٹنا" بھی مستعمل ہے۔

فوارہ چھٹے کوثر معنی دہاں کا
کلمہ پڑھے بلبل مری طوطی زباں کا — دبیر

صاحب نور اللغات نے انہیں معنی میں "فوارہ چلنا" بھی لکھا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

فواق:- (بالضم) ہچکی اور مرتے وقت آنے والی ہچکی، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نہ موج ہے کہ ہو بخشش نہ شیشہ لے ہچکی
گئی جاں سے یہ بیماری فواق و زحیر — ذوق

فواکہ:- (بفتح اول و کسر چہارم) فاکہہ کی جمع بہت سے میوے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بہ طعام و فواکہ وانہار — ناسخ
بہ رباحین تازہ و اشجار — سراج نظم

قول فیصل۔ فاکہہ بطور واحد کوئی نہیں بولتا۔ فواکہہ بصیغۂ جمع زبانوں پر ہے۔ عوام اس کی جمع الجمع فواکہات بولتے ہیں۔

فوائد:- (بفتح اول) بہت سے فائدے، فائدہ کی جمع، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک دن حکیم ہمام نے معجم البلدان کہ دو سو جزو کی ضخامت ہو گی بڑی تعریف سے پیش کی اور کہا کہ یہ عربی ہے۔ فارسی میں ترجمہ ہو جائے تو بہت خوب ہے۔ اس میں بہت حکایات عجیب و فوائد غریب ہیں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس کا صرف حاصل کرنا اور حاصل ہونا کے ساتھ ہے جیسے "مجھے بیس برس تک اس طرح حضوری خدمت رہی کہ ہر وقت پاس بیٹھ کر ظاہر و باطن کے فوائد حاصل کرتا تھا۔ (مقدمہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

ہنر سے بھی فوائد ہم کو حاصل ہو نہیں سکتے
سبب یہ ہے کہ ہم آپس میں یکدل ہو نہیں سکتے — اکبر الہ آبادی

فوت:- (بالفتح) نیست، معدوم، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہنگامۂ حیات کو اب فوت جانیو
اپنے لئے مجھے ملک الموت جانیو — دبیر

قول فیصل۔ دراصل فوت مصدر ہے لیکن اس کا استعمال فوت ہونے والا کے معنی میں ہے۔

فوت ہونا:-[1] مرنا، جان سے گزرنا، دنیا سے اٹھنا، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مخدوم موصوف ۹۹۰ھ میں فوت ہوئے اور شیخ مبارک نے اپنی آنکھوں سے ایسے سخت دشمن کی تباہی دیکھ لی۔ (دربار اکبری)

فوت ہونا:-[2] جاتا رہنا، پورا نہ ہونا، رہ جانا گم ہو جانا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

یہ بتہ کافی ہے مرگ عاشق دلگیر سے
فوت ہو جاتا ہے مطلب آپ کی تقریر سے — صابر

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے مثال میں "شرط فوت ہونا" بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے "مطلب یا مقصد فوت ہونا" بولتے ہیں جیسے "میں گیا تھا شادی بیاہ کا معاملہ طے کرنے لیکن وہاں آپس ہی میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا اور میرا مقصد فوت ہو گیا مجبوراً گھر چلا آیا"۔

چھوٹ جانا، یا قضا ہونا کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے جو قریب بہ متروک ہے۔

جو کھانا ہجر میں کھاؤں کروں میں اصل میں فاقہ
جو روزہ فوت ہو اس کی قضا واجب ہے انساں پر — اسیر

فوتی:- (بالفتح) فوت شدہ، مرا ہوا، وفات یافتہ، متوفی، عربی فارسی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "متوفی" بولتے ہیں۔

فوتی پیدائش کا رجسٹر:- میونسپلٹی کا وہ رجسٹر جس میں شہر کے مرنے والوں اور پیدا ہونے والوں کا پتہ وغیرہ درج ہوتا ہے۔ اردو مذکر، اہل دفاتر کی اصطلاح۔

فوتیِ فراری :- اہل دفاتر کی اصطلاح میں مرنے یا کہیں بھاگ جانے والے سے مراد ہے۔ ان رجسٹروں کی فہرست جو مر گئے یا کہیں بھاگ گئے ہیں۔ فوت شدہ آدمیوں کا اسباب، مال متوفی، عربی، فارسی، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مرنے والے یا بھاگ جانے والے کے لئے اس کا استعمال تو ہے لیکن بقیہ معنوں میں اب نہیں بولتے۔

فوتی نامہ :- (بفتح اول) وہ روزنامچہ جس میں شہر کے مُردوں کی تاریخ فوت درج ہوتی ہے۔ وہ تحریر یا کاغذ جو متوفی کے فوت ہونے کی اطلاع کے طور پر اس کے گھر یا اس کے افسر کو بھیجا جائے۔ متوفیوں کی فہرست، شہر کے مُردوں کا روزنامچہ جو کمیٹی یا کسی سرکاری افسر کی خدمت میں روزمرہ جائے۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فوٹو :- (بضم اول و واو مجہول و ضم سوم و مجہول) تصویر، کیمرے سے کھینچی ہوئی تصویر۔ انگریزی رائج

کھنچے ہیں کیسے چھپے ہوئے پیش آئینہ
فوٹو جبا کا لیتے ہیں نیچی نگاہ سے (جلیل)

قول فیصل۔ اس کا تلفظ اردو میں بضم اول و واو مجہول و ضم سوم و واو معروف ہے۔

فوٹو کھینچنا : کیمرے کے ذریعے تصویر اتارنا، تصویر کھینچنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں ایک فوٹو گرافر ہوں۔ میرا ذریعہ معاش فوٹو کھینچنا ہے۔ میں بڑھئی کے کام سے واقف نہیں ہوں۔

قول فیصل۔ تصویر کھنچوانا کے معنی میں فوٹو کھنچوانا بھی زبانوں پر ہے۔

فوٹو گراف :- (گراف بروزن خلاف) تصویر انگریزی مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی لکھے ہیں "تصویر کھینچنے کا علم" جو صحیح نہیں۔

فوٹو گرافی : تصویر کھینچنے کا پیشہ، کیمرے سے تصویر کھینچنے کا کام، انگریزی، مونث، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی ہیں "فوٹو کھینچنا" بعض معنی میں "فوٹو گرافی" بھی بولتے ہیں۔

فوٹو گرافر :- (گرافر بکسر اول و فتح چہارم) تصویر کھینچنے والا۔ انگریزی، صفت، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ڈیوڈ بٹ جگری نے اپنی بیگم سے کہا ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری تصویر ساتھ رکھیں۔ مشکل یہ ہے کہ تصویر کھینچے کس طرح، یہاں تو صاحب لوگ فوٹو گرافر ہیں۔ ہاں خوب یاد آیا ایک بڈھا انگال بھی مسعود ہے۔ بہت ہی مسن آدمی ہے۔

(دیر کیبار جلد اول صفحہ ۲۶)

فوٹو لینا : تصویر کھینچنا، کیمرے کے ذریعے سے تصویر اتارنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح رائج۔

ہو تو ہی قائم رہیں گی اب دلوں میں گرمیاں
میں نے فوٹو لے لیا اس نے نظر پہچان لی (داغ)

فوج :- (بالفتح) جماعت، گروہ، بھیڑ، مجمع، ہجوم، عربی مونث قلیل یا اہل قلم طبقے کی زبان۔

آتے ہیں گھر میرے وہ بڑی آن بان سے
ہمراہ فوج غمزہ و ناز و ادا کی ہے (جلیل)

فوج :- (بالفتح) لشکر، سپاہ، جنگی آدمیوں کا گروہ، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

بھاگتی فوج ستمگار چلی جاتی تھی
پیچھے لپٹی ہوئی تلوار چلی جاتی تھی (نقش)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی "جماعت اور گروہ" کے ہیں۔ لیکن فارسیوں نے اس مناسبت سے مندرجہ بالا معنوں میں استعمال کیا۔

فوج باندھنا :- فوج جمع کرنا، لشکر اکٹھا کرنا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ حریف ہمیشہ فوجیں باندھ باندھ کر اس پر حملے کرتے رہے۔ (دربار اکبری)

فوج بحری :- (باضافت) جنگی جہازوں کا بیڑا، جہازی۔ وہ سپاہ جو سمندروں کے انتظام اور بحری جنگ کے واسطے جہازوں پر رہتی اور طاقت جہازرانی کی لڑائی کے فنون و قواعد سے واقفیت رکھتی ہے۔ فارسی، مونث۔ (نور اللغات ... جیبھی)

قول فیصل۔ اس کو "بحری فوج" ... "بحری بیڑا" کہتے ہیں۔ "فوج بحری" کوئی نہیں بولتا۔

فوج بری :- (باضافت) خشکی کی فوج، وہ سپاہ جو ملکوں میں لڑنے مرنے والے اور ان کے انتظام کے واسطے ہو، فارسی، مونث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اگر بحری فوج کہنا مقصود ہوتا ہے تو لفظ بحری کی قید ضروری ہے لیکن بری فوج کے لئے لفظ بری کی قید نہیں اس کے لئے تنہا فوج بول کے "بری فوج" مراد لیتے ہیں۔

فوج بھرتی کرنا : نئے رنگروٹ اور نئے سپاہی کو فوج میں شامل کرنے کے لئے ملازم رکھنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

فوج چڑھنا : لشکر کا حملہ آور ہونا، فوج کا چڑھائی کرنا، اردو مصدر، غیر فصیح رائج۔

نکلتا آتا ہے سبزہ ترے لب ہائے خنداں پر
چڑھی آتی ہے یہ فوج سکندر آب حیواں پر — قدر لکھنوی

فَوجدَار: ۱ (بفتح اول وسکون دوم وسوم) صاحب فوج، سپہ سالار، فوج کا افسر، فارسی، مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں فوجدار نہیں بولتے۔ صرف ایک محل پر اس کا صرف ملتا ہے یعنی جب کوئی شخص کسی دوسرے کے معاملے میں بیجا دخل دیتا ہے تو کہتے ہیں کہ "تم کوئی خدائی فوجدار ہو جو دخل دے رہے ہو۔"

فَوجدَار: ۲ شہر کے باہر یا اندر کا حاکم۔ کوتوال، مجسٹریٹ، عربی، فارسی الفاظ، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فوجدار: ۳ فیلبان، وہ شخص جو بادشاہ کی سواری میں ہاتھی پر آگے بیٹھے۔ اردو، مذکر، متروک۔

محل صرف۔ خان زماں نے آواز دی۔ فوجدار ہاتھی کو روکنا میں سپہ سالار ہوں۔ زندہ حضور میں لے جا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ بلند فرہنگ آصفیہ فوجدار خاں ایسے ہی لوگوں کا خطاب ہوتا تھا اور اس معنی میں یہ لفظ قطعاً استعمال کرتے تھے۔

فَوجدَاری: ۱ فوجدار کا عہدہ، مجسٹریٹ کا عہدہ، مجسٹریٹی۔ عربی فارسی الفاظ، اسم مؤنث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

فوجداری: ۔ وہ محکمہ یا عدالت جہاں لڑائی جھگڑا، مارپیٹ، قتل وغیرہ کے مقدمات فیصل ہوں، مال اور دیوانی کا نقیض، اردو، مؤنث رائج۔

محل صرف۔ تمہیں ہرساشور نے سڑک پر برا بھلا کہا تھا تم فوجداری میں ایک مقدمہ قائم کردو جو اس درست ہو جائیں گے۔

فوجداری: ۳ لڑائی، جھگڑا، مارپیٹ، فساد، اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

یہ بھی ان کو جو خوش نصیب ہیں لوگ
ورنہ ہیں فوجداری پہ تیار — زعفران زار

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا، ہونا" کے ساتھ ہے۔ جیسے "خبر ملی ہے کہ تھانہ بلھور کے علاقے میں خون آشام فوجداری ہوگئی۔ دونوں طرف سے لوگوں نے آزادانہ فائرنگ کی۔"

فَوجدَاری سپرد کرنا: ۔ مجسٹریٹ کا معمولی تفتیش کے بعد مقدمے کو عدالت سشن کے سپرد کرنا، اردو مصدر۔ عدالت کی اصطلاح، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر "سشن سپرد کرنا" بولتے ہیں۔

فَوجداری کرنا: ۔ مارپیٹ کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، دنگا فساد کرنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بلاوجہ بانکے بنتے ہو۔ فوجداری کرنے کے لئے ہاتھ بھر کا کلیجہ چاہیے۔

فوجداری ہوجانا: ۔ لڑائی جھگڑا ہوجانا، فساد ہوجانا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ملک پر تاثیر چشم وحشت طاری ہوگئی
مفت شیخ و برہمن میں فوجداری ہوگئی — اکبر الہ آبادی

فَوج دَر فَوج: ۔ گروہ در گروہ، بہت بڑی جماعت کی شکل میں، بہت بڑے مجمع کے ساتھ، فارسی فصیح، رائج۔

گئے جو پائے طوفاں نوح در فوج
قریب بو قبیس آسماں اوج — معراج المضامین

فَوجِ ظَفَر مَوج: ۔ (باضافت) وہ فوج جس کے قدم قدم پر کامیابی ہو، کامیاب لشکر، فتحیاب لشکر، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سپاہیوں اور سواروں نے اشجار سر فلک کشیدہ کے سایہ میں آگ روشن کرلی تاکہ زمستان کی سردی پر اوس پڑجائے اور فوج ظفر موج باد خنک کے جھونکوں سے نجات پائے۔ (فسانہ آزاد)

فَوج فَوج: ۔ زیادہ سے زیادہ بہت زیادہ، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے فوج فوج راحت وآرام جس کے ساتھ
ہے زوج زوج گنج تنعم سے ملتزم — انشا

فَوجِ قَاہِرَہ: ۔ (باضافت) بہت بڑی اور زبردست فوج، غالب آجانے والی فوج، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لے کے وہ فوج قاہرہ ملعون
ہوا ابواب قلعہ سے بیروں — ضمیر

فَوج کا آگا براتَ کا پیچھا بھاری ہوتا ہے: فوج کے مہرے کا روکنا اور شادی کے بعد کے خرچ کا بندوبست کرنا اور ان دونوں کاموں کو اختتام تک پہنچانا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اردو مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک مقولے کا یہ مطلب ہے کہ فوج کا کسی طرف سے گزر جانا تباہی اور مصیبت کا باعث ہے۔ بقول میر۔

ع جانا جاتا ہے کہ اس راہ سے لشکر نکلا

برات کا پیچھا، لوگوں کا حساب چکانا اور دوسرے بکھیڑے ختم کرنا ہوا۔ مولوی منیر لکھنوی نے "محاورات ہندوستان" میں یہ پوری مثل لکھ کے مفہوم لکھا ہے کہ "اس کا اول دھاوا اور اس کا آخری خرچ گراں گزرتا ہے۔" اور "گنجینۂ اقوال وامثال" میں یوں درج ہے کہ "فوج کا مہرہ روکنا اور برات

کے بعد کا خرچ سنبھالنا بہت دشوار ہو جاتا ہے۔"
اب اس صرف کا آخری ٹکڑا یعنی "برات کا پچھاڑ" بھی عام طور سے زبانوں پر ہے۔

فوج کا نشان:- وہ جھنڈا جو فوج کے آگے آگے چلتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ساتھ اشکوں کے دود آہ نہیں
ہیں مری فوج کے نشان سیاہ — ناسخ

فوج کٹنا:- فوج کا مارا جانا، سپاہیوں کا قتل ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دغا میں پہلے ہی ادھیا گئی تھی ساری فوج
چلے ہو وار تو سب کٹ گئی ہماری فوج — اوج

فوج کشی:- (بے اضافت) چڑھائی، دھاوا، حملہ، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مرزا یوسف خاں احمد نگر کی فوج کشی میں تھا اور آگے بڑھا چاہتا تھا اسے بلا لیا۔ (دربار اکبری)

فوج کشی کرنا:- فوج لے کے حملہ کرنا، فوج کے ساتھ چڑھائی کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چنانچہ اس کی یاوری سے اپنے ملک پر قابض ہوا مگر جب حکومت حاصل ہوئی تو جو بعض امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اب ارادہ ہوا کہ فوج کشی کریں۔ (دربار اکبری)

فوج کی اگاڑی، آندھی کی پچھاڑی
فوج کا اگلا حصہ اور آندھی کا پچھلا حصہ زور شور کا ہوتا ہے۔ اردو مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

فوج کی فوج:- آدمیوں کے غول کے غول، کثیر مجمع، بہت سے لوگ، اردو صرف جو زنوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم سے تنہا آنے کے لئے کہا تھا لیکن یہ فوج کی فوج ساتھ میں لے کے آنے کا کیا مقصد ہے؟

فوج گر پڑنا:- فوج کا کسی طرف متوجہ ہو جانا یا حملہ کر دینا، اردو صرف، متروک۔

آنکھوں نے لوٹا دیکھتے ہی دیکھتے اسے
فوج مژہ تری جدھر اے یار گر پڑی — رشک

فوجوں کا ٹلنا:- فوجوں کا مقابل اور جنگ پر آمادہ ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ فوجوں کے ساتھ یہ کوئی مخصوص صرف نہیں ہے۔ ٹلنا کے مختلف صرف ہیں۔ تنہا ایک آدمی بھی لڑائی جھگڑے پر تل جاتا ہے۔

فوجی:- فوج سے متعلق، لشکری، جنگی، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بادشاہ نے ایک گھوڑا اور کچھ روپیہ دیا ہزار بیگھہ زمین دی اور کہا کہ فوجی دفتر سے تمہارا نام نکال دیتے ہیں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ عوام "سپاہی اور لشکری" کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے "ذرا ان سے سمجھ بوجھ کے بات کرنا وہ اول تو پٹھان ہیں دوسرے فوجی، اگر انھیں غصہ آگیا تو پھر تمھاری خیریت نہیں ہے"۔

فَور:- (بالفتح) وقت، ساعت، گھڑی، جلدی، عشرت، شتابی، عربی، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے اردو میں ان معنوں میں "فی الفور اور فوراً" بولتے ہیں۔

فوراً:- (بالفتح) جلدی، اسی وقت، جھٹ پٹ، اسی آن، معاً، عربی، تابع فعل، فصیح، رائج۔

رحم کرنا یار فوراً ہم یہ کچھ بد خو نہ تھا
پر اثر اے نالۂ دل میں کچھ تو نہ تھا — لطافت

قول فیصل۔ بعض شعرا نے دشمن، گلشن وغیرہ کے حاشیے کے ساتھ اس کو جائز سمجھا ہے لیکن محتاط حضرات اسے صحیح نہیں سمجھتے۔ تقطیع میں تنوین کو الف وصل سے بچانا جائز ہے۔

فوراً آجاتی ہے شامت ان کی
یہی ٹکڑا ہے قیامت ان کی — مرزا رسوا

فورٹ:- (FORT) (بضم اول و واؤ مجہول و سکون را) قلعہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

جشن عظیم اس سال ہوا ہے
شاہی فورٹ میں بال ہوا ہے
روشن ہر اک ہال ہوا ہے
قصۂ ماضی حال ہوا ہے — اکبر الہ آبادی

فورٹ ولیم کالج:- انگریزوں کے ایک کالج کا نام جو کلکتے میں ہے۔ انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ مغلوں کی حکومت کے زمانے میں انگریزوں نے اپنی حکمت عملی اور سیاست کی بدولت کچھ خاص رعایتیں اور اختیارات حاصل کر کے رفتہ رفتہ پورے ہندوستان پر اپنا تسلط جما لیا۔ اس دور اندیش قوم نے شروع ہی میں یہ بات سمجھ لی تھی کہ ہندوستان پر کامیاب حکومت کرنے کے لئے دیسی زبانیں سیکھنا اور ان سے کام لینا ضروری ہے چنانچہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈائرکٹروں نے اپنے افسران کو دیسی زبانوں سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے احکامات جاری کئے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وارن ہیسٹنگز نے کلکتہ کے علاقہ میں ایک مدرسہ ۱۸۰۰ء میں قائم کیا۔ جو آگے چل کر فورٹ ولیم کالج کے نام سے مشہور ہوا اس کالج میں وہ انگریز جو کمپنی کے ملازم ہو کر ہندوستان آتے تھے فارسی اور اردو سیکھا کرتے تھے لیکن جب انھوں نے یہ محسوس کیا کہ ہندوستان کی ملکی زبان فارسی نہیں بلکہ اردو ہے تو انھوں نے اس کی ترقی پر زیادہ توجہ دی اور اس کی ادبیات جمع کرنے کا خیال پیدا ہوا اس وقت تک اردو زبان کا جو کچھ ذخیرہ تھا وہ شعر و شاعری تک

تک محدود تھا۔ نثر کا سرے سے پتہ ہی نہ تھا لہٰذا اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک نیا سررشتہ تالیف اور ترجمہ کا کا قائم کیا گیا اور اطراف ملک سے قابل اور زبان داں افراد کو چن چن کے کلکتہ میں جمع کیا گیا اور اچھی زبان جاننے والے ادیب معقول تنخواہوں پر ملازم رکھے گئے اور پہلے پہل قصہ کہانیوں کی عمدہ عمدہ کتابوں کے آسان ترجمے کرا کے ان کی اشاعت کی گئی۔

اس کالج کو ترقی دینے اور اس کی تصنیفات و تالیفات کو مفید اور مقبول بنانے میں ڈاکٹر جان گلکرائسٹ کا نام سب سے اول آتا ہے اور اس ادارہ کے ترجمہ کرنے والوں میں میر امّن دہلوی، میر شیر علی افسوس، سید حیدر بخش حیدری، نہال چند، مرزا کاظم علی جوانؔ، مظہر علی خاں ولا مرزا لطف علی، للو لال جی اور بینی نرائن وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انھیں لوگوں کے احسان و کرم اور محنتوں کی وجہ سے تھوڑے ہی دنوں میں فارسی اور سنسکرت وغیرہ کی بہت سی کتابیں اردو زبان میں منتقل ہو گئیں اس طرح اس نئی زبان کا لٹریچر تیار ہونے میں فورٹ ولیم کالج اور اس کے کارکنان کا بڑا دخل رہا جن کے احسانات کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ اس کے علاوہ اسی مرکز سے عیسائیت کی تبلیغ کا کام بھی شروع ہوا۔ واضح رہے کہ اس کالج نے براہ راست مذہب عیسوی کی تبلیغ نہیں کی مگر بالواسطہ عیسائی مذہب کو اس سے بڑا فائدہ پہنچا کیونکہ انجیل مقدس کا آسان اردو ترجمہ اسی کالج میں ہوا اور ملک میں پھیلا۔ فورٹ ولیم کالج کے روح رواں سر جان گلکرائسٹ تھے۔

ڈاکٹر جان گلکرائسٹ اردو زبان کو ترقی دینے والوں میں موصوف کا درجہ نہایت بلند ہے۔ ڈاکٹر صاحب اسکاٹ لینڈ کے رہنے والے تھے ۱۷۵۹ء میں پیدا ہوئے ۱۷۸۲ء میں ایسٹ انڈیا کے ملازم ہو کر ہندوستان آئے۔ وہ بڑے دور اندیش آدمی تھے اور ان کے دل میں شروع ہی سے یہ بات جم گئی تھی کہ ہندوستان میں انگریزوں کو فارسی سے زیادہ دیسی زبانیں سیکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ دیسی زبانوں میں صرف ہندوستانی یا اردو ہی ایسی زبان ہے جس کے ذریعے سے ہر طبقے کے اشخاص سے میل جول رکھا جا سکتا ہے اور تعلقات بڑھائے جا سکتے ہیں۔ فطرتاً دیہات ان کو گہرا لگاؤ تھا اور ہندوستانی زبان اور طرز معاشرت سے اس قدر دلچسپی تھی کہ وہ ہندوستانی لباس پہن کر اکثر ان مقامات پر گھوما کرتے تھے جہاں اردو صحیح اور بامحاورہ بولی جاتی تھی۔ وہ فارسی، سنسکرت اور دوسری مشرقی زبانوں سے بھی واقف تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو تصنیف و تالیف کے کام سے بھی دلچسپی تھی۔ اس کے علاوہ انھوں نے اپنے ہم قوموں کو اردو اور فارسی پڑھائی چنانچہ جب ان کی کوششوں کے عمدہ نتائج ظاہر ہوئے تو وہ کالج کے افسر اعلیٰ مقرر کر دیئے گئے لیکن بدقسمتی سے وہ اس عہدہ پر صرف چار سال تک کام کر سکے اور علالت کی وجہ سے ۱۸۰۴ء میں پنشن لے کر ولایت چلے گئے۔ انھیں کی نگرانی میں ٹائپ پریس بھی قائم ہوا جس سے اس ابتدائی دور میں اردو زبان کی بڑی ترقی ہوئی۔ گو ڈاکٹر صاحب کی ذاتی تصانیف کی تعداد کثیر ہے مگر ان میں انگریزی ہندوستانی لغت، ہندوستانی علم اللسان اردو کی صرف و نحو، مشرقی زباندان وغیرہ زیادہ مشہور و مقبول ہوئیں ان وجوہ کی بنا پر آپ کا شمار ان چند مخصوص ہستیوں میں ہوتا ہے جن کے احسان کے بار سے اردو زبان کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی اور جو صحیح معنوں میں اس زبان کے مربی کہلائے جاتے ہیں چنانچہ ان کی انتھک کوششوں کی بدولت اردو مکمل ہو کر سرکاری زبان بننے کے قابل ہوئی اور اس میں اس قدر صلاحیت پیدا ہوئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں فارسی کی جگہ سرکاری اور درباری زبان بن گئی آپ کا انتقال ۱۸۴۱ء میں ہوا۔

میر امّن دہلوی ۱۸۰۲ء میں انھوں نے "باغ و بہار" ڈاکٹر جان گلکرائسٹ کے کہنے پر فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا اس کی زبان اس قدر صاف اور سلیس اور بامحاورہ ہے کہ سر سیّد مرحوم ان کو نثر اردو میں وہی مرتبہ دیتے ہیں جو میر تقی میرؔ کو نظم میں۔ یہ قصہ دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ اس زمانے کے رسم و رواج اور طرز معاشرت کی صحیح اور سچی تصویریں پیش کرتا ہے اسی سن میں انھوں نے نسخہ "گنجینۂ خوبی" کو بھی شائع کیا۔ میر امّن ہیں تو دو ہی کتابوں کے مصنف مگر ان میں سے بھی صرف ایک قصۂ چہار درویش ہی ان کی بقا کا ضامن ہے، میر امّن شعر بھی کہہ لیتے تھے لیکن ان کی شہرت نثر کی کتاب باغ و بہار کی وجہ سے ہے اور اس کی شہرت کا راز اس کے طرز کی سحر کاری ہے۔ اس کی زبان دہلی کی ہے جو آجکل کی زبان سے بھی کچھ کچھ ملتی جلتی ہے۔ مگر مزے کی بات تو یہ ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کو تقریباً ڈیڑھ سو سال ہو گئے لیکن زبان کی دلچسپی کے اعتبار میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ میر امّن دہلی کے رہنے والے تھے جہاں ان کو وظائف بھی ملے اور جاگیریں بھی تھیں لیکن دہلی کے اجڑنے اور جائداد اور جاگیروں کے ضبط ہو جانے کے بعد ان کو دہلی کو خیرباد کہنا پڑا اور وہ پٹنہ ہوتے ہوئے کلکتہ پہنچے جہاں کچھ دن پہلے تک نواب دلاور جنگ کے چھوٹے بھائی میر محمد کاظم خاں کے اتالیق رہے اور پھر فورٹ ولیم کالج کے ادیبوں میں شریک کر لئے گئے۔

میر شیر علی افسوس آپ کا نام شیر علی اور تخلص افسوس ہے۔ آپ ۱۷۳۵ء میں دہلی میں پیدا ہوئے

اور پھر اپنے والد کے ہمراہ ٹپنہ گئے وہاں سے لکھنؤ آئے طبیعت کی مناسبت اور لکھنؤ کی شاعرانہ فضا نے ان کو شعر و شاعری کی طرف متوجہ کیا۔ آپ اپنی قابلیت، ذہانت اور ذکاوت کی وجہ سے بہت پسند کئے جاتے تھے۔ چنانچہ انھیں خوبیوں کی وجہ سے فورٹ ولیم کالج میں بلائے گئے۔ ان کی تصانیف میں باغ اردو اور آرائش محفل بہت مشہور و معروف کتابیں ہیں اول الذکر حضرت سعدی کی شہرۂ آفاق کتاب گلستاں کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کی زبان میں سلاست و صفائی کے ساتھ وقار بھی پایا جاتا ہے۔ افسوس کی اردو میں فارسی جملوں اور محاوروں کی زیادتی ہے جو اس زمانے کی نمایاں خصوصیت ہے۔ ان کی دوسری کتاب تواریخی ہے جو خلاصۃ التواریخ کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب اپنے دور کی بہترین اور مستند تاریخوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس میں ہندوستان کے جغرافیائی حالات بھی ملتے ہیں اور مسلمانوں کی فتوحات سے قبل کے ہندو راجاؤں کے حالات بھی۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے انگریزی ترجمے بھی شائع ہوئے۔ میر شیر علی افسوس نے نظم کے انتخابات بھی مرتب کئے ہیں کلیات سودا کے انتخابات سے افسوس کے ذوق سخن کا پتہ بھی چلتا ہے آپ کا سنہ وفات ۱۸۰۹ء ہے۔

سید حیدر بخش حیدری آپ دہلی میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام ابوالحسن تھا۔ ان کے بزرگ نجف اشرف سے ہندوستان آئے تھے۔ حیدری کو بھی گردش زمانہ نے ستایا اور دہلی چھوڑنے پر مجبور کیا چنانچہ وہ اپنے والد کے ہمراہ لالہ سکھدیو رائے کی معیت میں دہلی سے نکل کر بنارس پہونچے بالآخر ڈاکٹر گلکرائسٹ کی مردم شناس نگاہ ان پر پڑی، اور انھوں نے کلکتہ بلوا لیا جہاں ان کی خاص علمی زندگی کی ابتدا و انتہا ہوئی انھوں نے فارسی کتابوں کے بہت سے ترجمے کئے جس میں طوطا کہانی قصہ لیلی مجنوں، آرائش محفل، گلزار دانش، دہ مجلس اور تاریخ نادری بہت مشہور ہیں۔ آپ فورٹ ولیم کالج کے ادیبوں میں سب سے زیادہ کتابوں کے مولف ہیں۔ چنانچہ ان کے اکثر ترجمے ہندوستانی اور یوروپین زبانوں میں ہوئے۔ طوطا کہانی فارسی طوطی نامے کا ترجمہ ہے۔ قصہ لیلی مجنوں امیر خسرو کی اسی نام کی مثنوی کا ترجمہ ہے۔ آرائش محفل میں حاتم طائی کا قصہ ہے۔ گلزار دانش فارسی بہار دانش کا ترجمہ ہے جس میں عورتوں سے متعلق بہت سے قصے ہیں۔ حاتم طائی کے قصے میں مولف نے صرف ترجمے ہی پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ اس میں اپنی طرف سے بھی اضافہ اور رد و بدل کر کے قصے کو زیادہ پر لطف بنا دیا ہے اور طرز تحریر ایسا اختیار کیا ہے کہ جس سے کتاب انھیں کی تصنیف معلوم ہوتی ہے لیکن ان کی بعض کتابوں کی زبان قدرے سخت ہے اور ان میں فارسی الفاظ اور ترکیبوں کی آمیزش کی زیادتی پائی جاتی ہے۔ حیدری شاعر بھی تھے۔ ان کی غزلیات، قصائد اور مراثی بھی گلدستہ حیدری کے نام سے طبع ہوئے مگر اب کمیاب ہیں۔ ان کی وفات کا سنہ ۱۸۲۸ء ہے۔

نہال چند لاہوری آپ دلی کے رہنے والے تھے لیکن لاہور میں سکونت اختیار کر لینے کی وجہ سے لاہوری مشہور ہیں۔ انھوں نے فارسی کی مشہور و معروف قصہ تاج الملوک اور بکاولی کو اردو کا جامہ پہنایا جس کا نام مذہب عشق ہے۔ اصل فارسی کتاب شیخ عزت اللہ بنگالی کی تصنیف ہے۔ نہال چند لاہوری کا اردو ترجمہ بہت مشہور و مقبول ہوا اور اس کی مقبولیت ہی نے پنڈت دیا شنکر نسیم کول سے مثنوی گلزار نسیم لکھوائی۔ نہال چند لاہوری نے ۱۸۰۴ء کو یہ ترجمہ انجام کو پہنچایا۔

مرزا کاظم علی جوان آپ بھی دہلی کے رہنے والے تھے مگر لکھنؤ میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی عربی فارسی اور برج بھاشا میں اچھی لیاقت رکھتے تھے۔ شعر گوئی سے دلچسپی تھی اور لکھنؤ کے اچھے شاعروں میں ان کا شمار ہوتا تھا ریزیڈنٹ لکھنؤ کی وساطت سے کلکتہ گئے اور وہیں انتقال کیا اور سنہ ۱۸۰۰ء میں فورٹ ولیم کالج کے پروفیسر مقرر ہوئے اور آخر عمر تک تصنیف و تالیف کے کاموں میں لگے رہے کالیداس کے مشہور و معروف ناٹک شکنتلا کا اردو ترجمہ آپ ہی نے کیا۔ اردو داں پبلک کو فن ڈرامہ نویسی سے روشناس کرانے والوں میں مرزا کاظم علی جوان کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ اس ڈرامہ کے کئی اڈیشن شائع ہوئے جو اس کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ اس ترجمے میں للو لال کوی نے ان کو مدد دی تھی۔ جوان کی ایک اور نظم بارہ ماسہ یا دستور ہند ہے جس میں انھوں نے ہندو مسلم تہواروں کا ذکر مثنوی کے پیرایہ میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن پاک اور تاریخ فرشتہ کے ایک حصے کا ترجمہ بھی ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جوان نے اپنی سخن فہمی اور سخن سنجی کی اہلیت کی بنا پر میر و سودا کے کلام کا انتخاب بھی کیا تھا۔

مظہر علی خاں ولا آپ دہلی میں پیدا ہوئے آپ کا اصلی نام مرزا لطف علی تھا۔ فارسی کے علاوہ سنسکرت اور ہندی بھی خوب جانتے تھے شعر و شاعری سے بھی ذوق تھا۔ انھوں نے سعدی کے پند نامے کا

منظوم ترجمہ کیا ہے۔ ہفت گلشن مصنفہٗ ناصر علی خاں بلگرامی کا ترجمہ جس میں اخلاقی حکایتیں، آداب، گفتگو، بزرگوں کی اطاعت و فرمانبرداری وغیرہ کا ذکر ہے اور بیتال پچیسی اور مادھونل و کندلا کے اردو ترجمے بھی ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ شیر شاہی تاریخ کا ترجمہ بھی ان سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ ایک دیوان بھی ان کی یادگار ہے۔

مرزا لطف علی لطف آپ کا تذکرہ گلشن ہند آپ کی شہرت کا باعث ہے۔ یہ تذکرہ نایاب تھا لیکن خوش قسمتی دیکھئے کہ حیدر آباد کے طوفان عظیم میں اس کی ایک جلد کہیں سے بہ نکلی اور اتفاقاً کسی قدردان کے ہاتھ آگئی جس کو بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب کے ایک نہایت ہی مفید اور دلچسپ مقدمے کے ساتھ انجمن ترقی اردو نے شائع کرادیا۔ یہ تذکرہ اس وجہ سے اہم ہے کہ اس میں اس زمانے کی اردو طرز تحریر پائی جاتی ہے اور ان مشہور شاعروں کے دلچسپ حالات ہیں جن سے مصنف کی ملاقات ہوئی تھی۔ اس زمانے کی سوسائٹی کے دلکش مرقعوں نے کتاب کی اہمیت اور افادیت کو اور بڑھا دیا ہے مگر اس کی عبارت اس دور کے دستور کے مطابق مسجع اور مقفیٰ ہے۔

للولال جی کوی آپ گجراتی برہمن تھے مگر سکونت شمالی ہندوستان میں اختیار کرلی تھی۔ سنسکرت اور ہندی کے عالم تھے۔ ماننہ ستھری زبان لکھتے تھے اور اردو بہت اچھی جانتے تھے اس وجہ سے کالج کے اردو نثر نویسوں کو سنسکرت اور ہندی کے ترجموں میں مدد دیتے تھے ان کی اردو کی تصنیف میں لطائف ہندی شامل ہے۔

بینی نرائن جہاں لاہور کے رہنے والے اور مہاراجہ لکھمی نرائن رئیس کے بیٹے تھے گردش روزگار نے وطن چھڑایا اور کلکتہ پہنچے۔ ایک عرصہ کے بعد سید حیدر بخش حیدری کے توسل سے کالج میں ملازمت مل گئی۔ کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں مسلمان ہوگئے تھے۔ تین کتابیں ان کی یادگار ہیں۔ چار گلشن جس میں شاہ کیوان اور فرخندہ کی محبت کی داستان بیان کی گئی ہے دیوان جہاں جس سے اردو نثر نویسوں کے حالات معلوم ہوتے ہیں اور تنبیہ الغافلین، کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

میر بہادر علی حسینی آپ دلی کے رہنے والے اور میر امن کے دوستوں میں تھے۔ انھیں کی وساطت سے کلکتہ پہنچے۔ "نثر بے نظیر" "تاریخ آسام"، اخلاق ہندی اور رسالہ گلکرسٹ، آپ کے کارنامے ہیں۔ نثر بے نظیر اردو کی شہرہ آفاق مثنوی سحر البیان کا خلاصہ ہے۔ اخلاق ہندی، فارسی مفرح القلوب کا اردو ترجمہ ہے جس کو سنسکرت "ہتوپدیش" سے شاہ نصیر الدین بہاری نے فارسی میں ترجمہ کرایا تھا آپ نے ۱۸۰۶ء میں وفات پائی۔

حافظ الدین احمد انھوں نے ۱۸۰۳ء میں خرد افروز لکھی

اکرام علی ان کی تصانیف سے اخوان الصفا ہے جس کے اتمام کا سن ۱۸۱۰ء ہے۔

فورٹ ولیم کالج کا اثر کسی محدود دائرے میں نہیں رہا بلکہ پورے ہندوستان پر پڑا اگر اس دور میں بھی دہلی اور لکھنؤ نے اپنی ادبی روایات کو برقرار رکھا۔ فورٹ ولیم کالج کی دیکھا دیکھی ملک کے دوسرے ادیبوں نے بھی اردو زبان کی ترقی میں حصہ لیا اور چند سال کے اندر اردو نثر کا اچھا خاصا ذخیرہ جمع کر دیا اس گروہ میں فقیر محمد گویا، مرزا رجب علی بیگ سرور، مرزا غالب، ماسٹر رام چند، مولوی غلام امام شہید، خواجہ غلام غوث بیخبر، امیر مینائی، پروفیسر رام چندر، امام بخش صہبائی وغیرہ کے نام لیے جاسکتے ہیں۔

فور ٹونٹی :۔ (FOUR TOWENTY) (بواو اول مجہول و واؤ دوم معروف) چار سو بیسیا، دھوکا دینے والا، فریب دہندہ، انگریزی ترکیب اردو میں مستعمل، رائج۔ قول فیصل۔ یہ چار سو بیس کی انگریزی ہے۔ چار سو بیس قانون کی وہ دفعہ ہے جو فریب و مکاری کرنے والوں پر عائد ہوتی ہے۔ دھوکا، فریب کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

فورس :۔ (FORCE) (واؤ مجہول) طاقت، قوت، زور۔ انگریزی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف پڑنا کے ساتھ (فورس پڑنا) اور ڈالنا کے ساتھ (فورس ڈالنا) ہے۔

فورس :۔ فوج، پولیس، پولیس کا دستہ، انگریزی مؤنث، رائج۔

محل صرف۔ دشمن نے مغربی محاذ پر اپنی پوری فورس لگا دی ہے۔ ہمیں ہر وقت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

فورک :۔ (FORK) (واؤ مجہول) وہ کانٹا جس کی مدد سے کھانا کھاتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ حضرت نے وحشت میں آن کر ہوٹل کی ایک میز کا کپڑا اوڑھ لیا اور تولیا سر میں باندھا اور ایک فورک ہاتھ میں لے کر اکڑ فوں بن کر کھڑے ہوگئے

(فسانۂ آزاد)

فَوری :۔ (بالفتح) حال کا، عجلت کا، وقتی، اسی وقت کا، اسی آن کا، اردو، صفت غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ غدر کی شورش فوری ہے یا اس کی ہنڈیا مدت سے پک رہی تھی۔ (ابن الوقت)

فوز :۔ (بالفتح) کامیابی، مطلب کو بخوبی پہنچنا، مقصد حاصل ہونا، راہ پانا، منزل پر پہنچنا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کس مرتبے پہ فوز امام ہدا کا ہے
وہ عبد ہیں کہ بعض کو دھوکا خدا کا ہے
(اوج)

فَوزِ عَظیم:- (اضافت) بڑی کامیابی، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فوزِ عظیم مجھ کو تو پیش خدا ملا
بچے مرے یتیم ہوئے تجھ کو کیا ملا — میر مونس

قولِ فیصل - اس کا صرف "ملنا اور جاننا" کے ساتھ ہے جیسے "خیر خواہانِ دولت صاحبان لیاقت میدانِ کارزار سے قدم نہیں ہٹاتے۔ ہر چند کہ بخوبی آگاہ ہوئے کہ ہمارا سحر تاثیر نہیں کرتا ہے۔ مرنے کو فوزِ عظیم جانتے ہیں۔ قدم میدانِ کارزار میں گاڑ دیتے ہیں"
(طلسم ہوش ربا)

فُوطَہ:- (بضم اول و واؤ مجہول و فتح سوم) خصیہ، بیضہ، و انثیین، فارسی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل - اسی کو عوام "پیلڑ"، "پیلہڑ" اور "انڈا" وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ اصل میں "فوتہ" تھا۔ ہندی "پوتہ" بمعنی خراج لگان ہے اور صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں: (۱) خراج، محصول، روپیہ جو رعایا خزانے میں داخل کرے، لگان (۲) پیٹی، پٹکا، کمر بند (۳) حمام کی لنگی (۴) رومال، پگڑی (۵) خزانہ، گنج، کنز (۶) تھیلا، تھیلی" لیکن اب ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔ فوطہ بمعنی خصیہ کی اردو جمع "فوطے اور فوطوں" بھی رائج ہے۔

فُوطَہ پھولنا: خصیوں کا بڑھ جانا، ہیڈروسیل ہو جانا، فوطوں کا غیر معمولی طور پر بڑا ہو جانا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہنگام دعا ہم مطلب کی تشریح جو کرنا بھول گئے — رفیع احمد
مرشد سے کہا تھا پھولیں پھلیں یاں دونوں فوطے پھول گئے — خالد

قولِ فیصل: "پھولنا" کی جگہ "بڑھ جانا" بھی بولتے ہیں۔

فوطہ چھٹکنا:- بیضہ بڑھ جانا، کسی ضرب کے باعث خصیے کا اپنی جگہ سے سرک جانا۔ اردو مصدر، فعل لازم دلی کی زبان۔

فُوطَہ خَانہ:- خزانہ، گنج، عربی فارسی، مذکر
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

فُوطَہ دَار:- خزانچی، تحویل دار، منزدک، فارسی اصطلاح میرزا بابان ہند، مذکر۔

محلِ صرف ۔ بعد پیمائش کے جس قدر زمین کا محصول ایک کروڑ تنکہ ہوا وہ ایک معتبر آدمی کو دی گئی اس کا نام کروری ہوا اور اس پر کارکن فوطہ دار مقرر ہوئے
(دربار اکبری)

قولِ فیصل - صاحب نور اللغات نے مندرجہ بالا معنی لکھ کے یہ لکھا ہے کہ "اب اس جگہ پوت دار بولتے ہیں" لیکن موجودہ دور میں کسی طرح نہیں بولتے۔

فُوطَہ دَارِی:- تحویل داری، خزانچی کا عہدہ فارسی مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ کوئی نہیں بولتا۔

فُوفَل:- (بضم اول و واؤ مجہول و فتح سوم) چھالیا، سپاری، ڈلی، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل ۔ یہ لفظ پوپل کا معرب ہے جو فارسی ہے۔

فَوق (۱) (بالفتح) اوپر، بلند، بالا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کبھی زمیں پہ افتادہ شکل نقش قدم
کبھی غبار کے مانند فوق چرخ بریں — جلال

فَوق (۲) بلندی، بڑائی، ترجیح، سبقت، بزرگی، تفوق، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذرۂ ادم کو فوق نہ باغ جناں پہ تھا
رشک اس زمیں کو مثل چمن آسماں پہ تھا — میر مونس

قولِ فیصل ۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ زیادہ ہے۔

رکھ دوں سر اس کے پاؤں پہ گر دل کو شوق تھا
جو کرسی پر اس زمین عالی کو فوق تھا — میر مونس

فَوق البَھڑک:- (تلفظ۔ فوقُل بھڑک) چمکیلا، زرق برق، اردو صفت، عوام کی زبان۔

محلِ صرف - کنویں پہ پانی بھرنے کے لئے دس پانچ کاخوش لباس لنگے فوق البھڑک ٹھیر پا انھوں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل - اس کی ترکیب غلط اور بے معنی ہے فوق البھڑک دراصل فوق البرق (بفتح قاف اوّل) ہے۔

فوقُ العَادَت:- (بفتح اول و سوم) حد بشری سے بڑھ کے، حد سے زیادہ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف - اس بات کا خیال رکھنا ضرور ہے کہ قصہ کے ضمن میں کوئی ایسی بات نہ بیان کی جائے جو تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ہو جس طرح ناممکن اور فوق العادت باتوں پر قصے کی بنیاد رکھنی آجکل زیبا نہیں (مقدمہ شعر و شاعری)

فوق السَّمَا:- (بفتح اول و سوم) آسمان کے اوپر عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی فوق السما ٹھہرے کبھی تحت الثریٰ ٹھہرے
نہ واں ٹھہرے نہ یاں ٹھہرے کہاں ٹھہرے تو کیا ٹھہرے — شہرت عظیم آبادی

فَوقَانِی:- (بفتح اول و سوم) تحتانی کا نقیض، اوپر وہ حرف جس کے نقطے اوپر ہوں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل - تنہا نہیں بولتے "تائے فوقانی" کہتے ہیں جیسے بائے موحدہ اور تائے فوقانی میں فرق ہے۔ بے کے عدد دو ہیں اور تے کے عدد چار سو ہیں۔

فَوق دینا:- تفوق دینا، فوقیت دینا، عروج دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ان کو بے بہرہ آگ سے جو کیا - ان پہ انسان کو یہ فوق دیا
(ناسخ - سراج نظم)

فوق رکھنا :- ترجیح رکھنا، شرف رکھنا، اردو مصدر (نور اللغات)

قول فیصل - زیادہ تر اس محل پر "فوقیت رکھنا" زبانوں پر ہے۔

فوق لے جانا :- سبقت لے جانا، بڑھ جانا، برتر ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف - مرزا دبیر اور میر انیس نے جو کچھ کہا وہ صرف مذہبی خلوص خدمت کی حیثیت رکھتا ہے ... ان کی مذہبی نظم ادبی حیثیت سے بھی دوسرے اصناف سخن پر فوق لے گئی۔ (رزم نامۂ دبیر مرتبہ جلیل لکھنوی)

قول فیصل - اس کا استعمال "پر" کے اضافے کے ساتھ بھی ہے۔

جام اپنا ہے لبالب جام خالی اس کے پاس
سکیڑے میں لے گئے ہیں فوق ہم جمشید پر — ناسخ

فوق ہونا :- بلندی ہونا، برتری ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اک دیار عشق ایسا ہے جہاں
فوق ہے دیوانے کو ہشیار پر — ضامن کنتوری

فوقیت :- (بفتح اول و کسر سوم و یائے مشدد مفتوح) برتری، ترجیح، بلندی، شرف، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف - سرسید .... یورپ کے کتب خانوں میں اپنے مذہب کی فوقیت کے دلائل تلاش کرنے اور یورپ کے مورخوں کا جواب دینے گئے تھے۔
(آل احمد سرور - از تنقیدی اشارے)

قول فیصل - ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے

چڑھ کے کوٹھے پر جو کھوئی قدر ماہ
کیا تمہاری اس میں فوقیت ہوئی — رشک

زیادہ تر کسی اسم یا ضمیر کے بعد "پر" کا اضافہ کرکے استعمال کرتے ہیں۔

چشم عشاق پہ کس ابر کو ہے فوقیت
کہ وہ برسے ہے مرے دیدۂ تر سے بہتر — سودا

(داہم ضمیر) "لیکن لکشمی پور کا بیلی گنج اس خصوص میں سب پر فوقیت لے گیا۔ (میرا پہلا گناہ)

اس کا صرف جانا، حاصل ہونا، رکھنا، لے جانا اور دینا کے ساتھ بھی ہے۔ بغیر تشدید یائے تحتانی (فوقیت) فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اردو والے عام بول چال میں بلا تشدید ہی بولتے ہیں۔

فوکس :- (بضم اول و واؤ مجہول و فتح سوم) عکس، چھوٹ، انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل - پڑنا، اور ڈالنا، وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

فول :- (واؤ معروف) احمق، بے وقوف، انگریزی، صفت، رائج۔

فولاد :- ۱ (بالفتح) ایک قسم کا نہایت سخت لوہا جس میں جوہر ہوتے ہیں اور ان جوہروں میں کیاریاں ہوتی ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

آئینہ جو پانی میں ہے غرق یہ باعث ہے
تجھ سخت دل آگے آ فولاد بہت رو دیا — سودا

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے بالضم لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پولاد کا مبدل ہے عربی میں فولاذ (ذال) سے ہے۔

فولاد :- ۲ (مجازاً) بہت سخت، کڑا، ٹھوس، مضبوط، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف - موسیٰ پہلوان کے بازو اتنے ٹھوس اور سخت تھے کہ معلوم ہوتا تھا فولاد ہیں۔

قول فیصل - فولاد کی خصوصیت نہیں بلکہ فولاد کی جگہ "پتھر اور لوہا" بھی کہتے ہیں۔

فولاد :- ۳ (کنایۃً) ہتھیار، سلاح جنگ، حربے، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حربوں سے سب بیان تہمتن ادا ہوا
فولاد پشت پر تھا کمی من لدا ہوا — میر مونس

فولاد پوش :- سلاح جنگ سے آراستہ، ہتھیار لگائے ہوئے، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جرّار سر کے جاتے تھے سب بے لڑے ہوئے
فولاد پوش کانپ رہے تھے کھڑے ہوئے — میر انیس

فولاد کا دل :- نہایت سخت دل، پتھر کا دل، اردو، فصیح، رائج۔

فراق یار میں جب عشق نے تجھ کو ٹٹولا ہے
جو دل فولاد کا پایا تو پتھر کا جگر دیکھا — آتش

فولاد کے ہاتھ :- بہت مضبوط اور بہت سخت ہاتھ، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مری بیڑی کی طرح توڑ دے حداد کے ہاتھ
اے جنوں تجھ کو خدا نے دیئے فولاد کے ہاتھ — ناسخ

فولادی :- ۱ فولاد کا بنا ہوا، فولاد کا، بہت سخت بہت مضبوط، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

اہل جوہر نہیں جھکتے ہیں کسی کے آگے
ٹوٹتی ہے وہی تلوار جو فولادی ہے — لاعلم

فولادی :- ۲ قلم کی چھڑ، بھالے کی لکڑی، نیزے کا بانس، اردو، مونث (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فولیو :- (FOLIO) کسی چیز کے اندر کا غلاف یا خول، کسی چیز کا اندرونی تھیلا، دو پرتوں میں جوڑا ہوا کاغذ۔ انگریزی، رائج۔

قول فیصل - وہ سرکاری چھپا ہوا کاغذ جس پر تفصیل لکھ کے کسی چیز کی نقل عدالت سے حاصل کی جاتی ہے اس پر آٹھ آنے کا ٹکٹ بھی لگتا ہے اس کو بھی فولیو کہتے ہیں۔ یہ عدالت کی اصطلاح ہے۔

فوں :- (بضم اوّل و واؤ معروف بہ اخفائے نون) سانپ کی پھنکار، اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

وہ مار فلک کاہکشاں نام ہے جس کا
کیا دخل جو بل کھا کے کرے فوں مرے آگے — انشا

قول فیصل۔ وہ شخص جو بہت زیادہ متکبّر اور اکڑنے والا ہو تو عوام کہتے ہیں کہ "اس سے زیادہ مذاق نہ کیا کرو وہ فوں ہے" اور اسی فوں کا صرف اکڑ کے ساتھ بھی ہے جس کے معنی تکبّر کے ہیں۔

فون :- (PHONE) (بضم اول و واؤ مجہول بہ اعلانِ نون) ٹیلی فون، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ میرا فون نمبر ۷۸۶ ہے آپ مجھ سے جب بھی چاہیں بات کر لیں۔ قول فیصل۔ غیر انگریزی لوگ بو اور خرد بولتے ہیں اور اسی کو ٹیلیفون بھی کہتے ہیں اس کا صرف لگنا، لگوانا وغیرہ کے ساتھ ہے جیسے "اب تو خدا نے آپ کو خطاب یافتہ کر دیا ہے۔ اپنے گھر میں ٹیلیفون کیوں نہیں لگوا لیتے۔

فون کرنا :- کوئی بات ٹیلی فون کے ذریعے کرنا، ٹیلی فون پر بات کرنا، ٹیلی فون سے بات کرنا، اردو مصدر، رائج۔

محل صرف۔ ہیلو، ارے بھئی آپ ہیں۔ آداب عرض ہیں نے نواب صاحب کو فون کر دیا ہے۔ آپ مطمئن رہیں آپ کا کام ہو جائے گا۔

فونو گراف :- (PHONOGRAPH) (بضم اول و واؤ مجہول وضم سوم و واؤ مجہول کسر پنجم) گراموفون پلیئر، اور ریکارڈوں کا باجا، انگریزی، مذکر، قلیل الاستعمال

اوروں کی کہی ہوئی جو دہراتے ہیں
وہ فونوگراف کی طرح گاتے ہیں
خود سوچ کے حسب حال مضمون نکال
انسان یونہی ترقیاں پاتے ہیں — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ پرانے زمانے کے لوگ عام طور سے فونوگراف ہی کہتے تھے۔ موجودہ دور میں گراموفون کثرت سے زبانوں پر ہے۔

فہرس :- (بکسر اول وسوم) فہرست، وہ کاغذ جس پر نام یا اشیا کے نام ترتیب وار لکھے جائیں۔ عربی، مونث، متروک۔

قول فیصل۔ یہ فہرست کا معرب ہے۔

فہرست :- (بکسر اول وسوم) فرد، وہ کاغذ جس میں اشیاء کے ناموں کی یا انسانوں کے ناموں کی تفصیل ترتیب وار لکھی جائے، فارسی مونث، فصیح، رائج

فہرست پہ لکھی ہے بہتر شہدا کی
جن پر نظر لطف و عنایت ہے خدا کی — مرزا دبیر

قول فیصل۔ کسی کتاب کے عنوانات یا مضامین جو ترتیب وار کتاب کے شروع میں لکھے جاتے ہیں انھیں بھی فہرست کہتے ہیں۔ جس کا عام طور سے یہ قاعدہ ہوتا ہے کہ پہلے تین کالم قائم کیے جاتے ہیں۔ پہلے کالم میں نمبر شمار دوسرے کالم میں عنوانات یا مضامین کے نام تیسرے میں صفحے کا نمبر لکھا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والے کو سہولت ہو۔ بہت سی کتابوں کے نام ترتیب وار لکھے ہوئے ناموں کو بھی فہرست کہتے ہیں جیسے "ملّا صاحب فرماتے ہیں۔ ان میں ترکہ میں سے چھ سو جلدیں نفیس صحیح کی ہوئی تھیں جنھیں بطریق مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ اکثر بخط مصنف یا عہد تصنیف کی تھیں سب سرکار بادشاہی میں داخل ہو گئیں فہرست پیش ہوئی تو نظم، طب، نجوم، موسیقی، حکمت تصوف، ہیئت، ہندسہ..." (دربار اکبری)

اگر کم نام ہوں تو مختصر فہرست اور اگر زیادہ نام ہوں تو طولانی فہرست کہتے ہیں جیسے "عہد شاہی کے اتنے باکمال شاعر اس سرزمیں پر گزرے جن کی فہرست بھی طولانی ہے۔" (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فہرست کا صرف۔ لکھنا، دیکھنا، بنانا، دینا اور ہونا وغیرہ کے ساتھ ہے۔ "فہرست میں نام چڑھانا یا بڑھانا، داخل کرنا، یا لکھنا، بھی زبانوں پر ہے

فہم :- (بفتح اوّل) سمجھ، عقل، دانائی عربی مذکر، فصیح، رائج۔

کس کو سمجھاتا ہے اے ناصح مرے
فہم پر قربان جائیں ہم ترے — مسرور

قول فیصل۔ فارسیوں نے اسی سے فہمیدن مصدر بنا لیا ہے

فہمائش :- (بالفتح) ہدایت، سمجھانا، متنبہ کرنا آگاہ کرنا، فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ناخدا نے لاکھ سمجھایا مگر کسی کو اس کی فہمائش سے جان بچنے کا یقین نہ آیا (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر ڈرانے دھمکانے متنبہ کرنے کے معنوں میں اس کا استعمال ہے اور کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "جتنی فہمائش ہوئی اتنی نخوت زیادہ ہوئی۔ (دربار اکبری) یہ فہمیدن کا حاصل مصدر ہے۔

فہم دینا :- سمجھ دینا، عقل و شعور دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حق نے جنھیں دی ہے فہم قرآن مجید
ہوتے کے نہیں وہ پیر گردوں کے مرید
رہتا ہی بدلے سو رنگ انقلاب دنیا
ہر حال میں ان کو ہے خدا ہی سے امید — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ اکبر الہ آبادی نے مونث نظم کیا ہے حالانکہ جمہور کا اتفاق ہے کہ یہ مذکر ہے۔

فہم رسا :- (باضافت) دور رس عقل، نتیجے تک پہنچنے والی عقل، بات کی تہہ تک پہنچنے والی سمجھ، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

فہم کرنا:- سمجھنا، تہ تک پہنچنا، اردو مصرف، متروک۔

ذات کو کنہ کو کیا فہم کریں گے ادہام
سیکڑوں تو یوں کیے ہیں جس میں دقائق منطق — انشا

فہم ناقص:- (با ضافت) رائے ناقص، ناقص سمجھ، کمزور سمجھ، کم عقلی، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بلند آتش جہاں ہووے ہوائے خفت لب سے
تو اپنے فہم ناقص میں ہو داں ضبط نفس بہتر — سودا

قول فیصل۔ عام طور سے کلام کرنے والا اپنی ذات کے لیے اس کا صرف کرتا ہے۔

فہم میں آنا:- سمجھ میں آنا، عقل میں آنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

فہم انساں میں خدائی راز آسکتا نہیں
کیا کہوں جو دامن مشکل کشا سے لگ گیا — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اس کا صرف "بات، راز، حقیقت اور بھید" کے ساتھ ہے۔

کچھ نہ کچھ بھید ہے اس میں بیشک
فہم میں گرچہ نہ آیا اب تک — مرزا رسوا

فہم و ادراک:- عقل اور سمجھ، عقل اور دانائی، عقل و شعور، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فہم و ادراک میں ہو عقل میں ہو جان میں ہو
حق تو یہ ہے کہ تمہیں جلوہ گر انساں میں ہو — اکبر الہ آبادی

فہم و شعور:- فہم و ادراک، عقل اور سمجھ، عقل اور دانائی، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

منھ پہ ناصح مشفق فرشتہ ہم تو جانیں گے
کسی انسان کا فہم و شعور ایسا نہیں ہوتا — داغ

فہم ہونا:- سمجھ ہونا، سمجھنا، جاننا، اردو مصرف فصیح، رائج۔

کب اہل ہوس کو مسئلہ عشق کا ہے فہم
نامحرموں سے راز کی کیا گفتگو کریں — امیر مینائی

فہمید:- (بفتح اول و یائے معروف) سمجھ، رائے، عقل، فارسی، مؤنث۔ جیسے "آپ کی فہمید میں آیا" (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس کا مصدر "فہمیدن" ہے جس کے معنے "سمجھنے" کے ہیں۔

فہمیدہ:- (بفتح اول و یائے معروف) صاحب عقل و خرد، سمجھدار، ہوشیار، عقلمند، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہشیار ہو فہمیدہ ہو سنجیدہ ہو پیارے
بیجا ہے اگر کہتی ہوں رنجیدہ ہو پیارے — مرزا دبیر

قول فیصل۔ یہ اگرچہ فہمیدن کا اسم مفعول ہے لیکن اس کا استعمال اسم فاعل کے معنوں میں ہے۔

فہمیدہ خواہد شد: سمجھا جائے گا۔ فارسی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ ہاں یہ دعویٰ۔ اچھا فہمیدہ خواہد شد؛ تمہارے یک رنگ و رنگے بہار کا رنگ تو پھیکا ہو گیا اب تم منھ آتے ہو۔ (فسانۂ آزاد)

فہو المراد:- کسی شرط کے بعد اگر حسب منشائے دلی کام ہو جائے یا ہونے والا ہو تو جملے کے اختتام پر یہ فقرہ کہتے ہیں، عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مجھے امید تو نہیں ہے کہ وہ لڑکی کو رخصت کریں گے لیکن آپ کہتے ہیں کہ میں راضی کر دوں گا۔ اگر ایسا ہو جائے تو فہو المراد

قول فیصل۔ اسی محل پر تعلیم یافتہ طبقہ "فہو المقصود" بھی بولتا ہے۔

فہیم:- (بروزن سلیم) زیرک، عقلمند، شعور رکھنے والا، عربی صفت، فصیح، رائج۔

خود غرض کو یہ سمجھتے ہیں فہیم
خود غلط کو یہ سمجھتے ہیں حکیم — مرزا رسوا

قول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے۔

فہیم ہو وہی آفاق میں ترا جویا
کہ جس میں پائے تجھے اس کی ہو تری جا — سودا

لفظ عقیل کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے (یعنی عقیل و فہیم)

فی[1]:- (بالکسر) میں، بیچ، عربی۔ سترہ حروف جار میں کا ایک حرف، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

باؤ تاؤ کاف و لام و واؤ منذ و مذ خلا
رُبَّ حاشا مِن عدا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

قول فیصل۔ تنہا اس کا استعمال نہیں ہے بلکہ مجرور کے ساتھ اس کا استعمال زبانوں پر ہے۔

فی[2]:- (بالکسر) ہر ایک، ایک، فارسی، فصیح، رائج

محل صرف۔ حافظ نور اللہ عہد آصفی (عہد سعادت) کے کامل خوش نویس تھے۔ ان کی معمولی مشق بازاروں میں ایک روپیہ فی حرف کے حساب سے ہاتھوں ہاتھ بک جاتی تھی۔ (قدیم شہر و شہریان اودھ)

قول فیصل۔ اس کا صرف کسی بھی ایک اور ہر ایک چیز کے لئے ہوتا ہے جیسے "فی کس، فی آدمی، فی سن، فی روپیہ وغیرہ۔"

فی[3]:- نقص، کھوٹ، برائی کا پہلو، عیب، اردو غیر فصیح، رائج۔

سمجھنے والے سمجھتے ہیں آج کی تقریر
کہ کچھ نہ کچھ تری باتوں میں فی نکلتی ہے — داغ

قول فیصل۔ رہ جانا، نکالنا، نکلنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

فی[4]:- سازش، ساز باز، دغا، دال میں کالا دھوکا، اردو مؤنث، قلیل الاستعمال۔

فَیّاض (بفتح اول و یائے مشدد) فیض پہنچانے والا، بہت سخی، دریا دل، جواد۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

مثل صحت کی خوشی کون سے فیاض کی ہے
کس کے صدقے کے لئے آئے ہیں دریا گوہر — تنہر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے
گیا دنیا میں مجتبیٰ ایک فیاض ہو اور بھی بہت سے سخی
ہیں جو غریبوں کے کام آتے ہیں:

فیاضی:۔ سخاوت، دریا دلی، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب شجاع الدولہ کی قدر دانی اور فیاضی نے سارے ہندوستان کے موسیقی دانوں کو اودھ کی سرزمین پر لاکر اکٹھا کر دیا اور موسیقی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے جیسے
تم بچے غریب ہو۔ فیاضی کرنے کے لئے حاتم کا دل
چاہیئے:

فی الاصل:۔ (تلفظ۔ فِل اصل) در اصل
در حقیقت، فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ آپ نے یہ گورکھ دھندے کا لفظ استعمال کر کے یہ جتا دیا کہ آپ کو اس ایکٹ کی بابت فی الاصل
کیا خیال ہے۔ (دبیر اپلاگناہ)

قول فیصل۔ اب اس محل پر "فی الحقیقت" زیادہ
زبانوں پر ہے۔

فی البدیہہ:۔ (بدیہہ۔ بفتح اول و کسر سوم و یائے معروف) فوراً، اسی وقت، برمحل، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چونکہ اس وقت وہ کچھ لکھ رہے تھے مصروفیت کے سبب سے نہ سمجھے اور سبب پوچھا۔ ان نے اشارہ کیا۔ فرمایا کہ سے آتے ہیں۔ بیچارے یار ہیں۔ ان سے کہا

چھپانا۔ جب اس نے کلوا لا کر دیا تو مطلع کہا کہ فی البدیہہ
واقع ہوا تھا۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قول فیصل۔ شعر وغیرہ کے لئے اس کا استعمال زبانوں
پر زیادہ ہے۔

فی الجملہ:۔ (تلفظ۔ فِل جُملہ) کسی قدر، کسی حد تک
کچھ تو، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بجھی فی الجملہ جو غم کی آتش
کھا کے کھانا یہ سوز غم کش (ہشت گلزار)

فی الجملہ:۔ خلاصہ کلام، القصہ، الغرض، قصہ مختصر
عربی، متروک۔

محل صرف۔ فی الجملہ بادشاہ نے زیر لب کچھ افسوں پڑھا
کہ ایک چکی سنگ مرمر کی ۔۔۔ فلک سے اتر آئی۔
(طلسم ہوش ربا)

فی الحال:۔ (تلفظ۔ فِل حال) اسی وقت،
(جو گزر چکا) اسی وقت (جو گزر رہا ہے) فارسی مذکر

بیبیوں سے کہا زینب نے جو رو کر یہ مقال ہے
صف ماتم ہے وہ گھبرائے اٹھیں سب فی الحال (انیس)

بلائیں اس شجر کو آپ فی الحال — تیر
بیاں آ جائے وہ نخل کہن سال (معراج المضامین)

فی الحال:۔ سر دست، اس وقت، ابھی
فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں آپ کی پانچ سو روپیہ کی فرمائش
نہیں پوری کر سکتا فی الحال میرے پاس یہ پچاس روپیے
ہیں وہ حاضر ہیں۔

قول فیصل۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کے دیکھ
معنی ہیں "ابھی تو"

تصنیف کی اشاعت پھر قدرداں کریں گے
فی الحال تو تجربے کی بابت یہ اک نظر ہے — عزیز

فی الحقیقت:۔ حقیقت میں، در اصل، بیشک
یقیناً، فارسی، فصیح، رائج۔

فی الحقیقت دل سے دل کو راہ ہوتی ہے امیر
ہم ہیں ان کی یاد میں وہ ہیں ہماری یاد میں — امیر

فی الفور:۔ فوراً، جلدی سے، اسی وقت، عربی، فصیح، رائج۔

نیند آ جاتی ہے انھیں فی الفور
قصہ اپنا جو ہم سناتے ہیں — اسیر

فی المثل:۔ (تلفظ۔ فِل مثل) بالفرض۔
فرض کیجئے، مثال کے طور پر، فارسی، قریب
بہ متروک۔

چہ وہ ہوں علم حسب و جلال و ذکا و دانش
فی المثل ہو یہ اگر ہیں بھی ہیں ہم ہیں ایسے
تو بھی حیدر کی ثنا کر نہ سکیں کچھ گر ہوں
بارہویں برج یہ اور آکے یہیں ہوں ایک — انشا

قول فیصل۔ "یقیناً اور بالکل" کے معنی میں بھی
لیتے تھے:

زلیخا وہ الفت میں تھی فی المثل — خستہ
یہاں تک کہ نوبت گئی تا بہ دل (شاہ اودھ)

فی المرام:۔ (تلفظ فِل مرام) القصہ،
المختصر، فارسی، متروک۔

محل صرف۔ فی المرام جب عیار نے کپڑے پہنے
چاہا کہ اپنا راستہ لیں۔ (طلسم ہوش ربا)

فی النّار:۔ (تلفظ۔ فِنّار) جہنمی،
دوزخی، بد نصیب، قابل جہنم، فارسی
قلیل الاستعمال۔

ہے وہ اک کام ہے سے وہ حویلے میں سڑتے ہیں
صدقے کیے تھے جیسے وہ فی النار ہو گیا — فتح الشا

قول فیصل۔ بددعا کے محل پر بولتے ہیں۔

فی النار کرنا:۔ تباہ کرنا۔ برباد کرنا، نیست
و نابود کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بادنے اس کے حکم سے کیا بے
یکبارگی قوم عاد کو فی النار (چشمۂ شرب)

فی النار ہونا :- فنا ہونا، نیست و نابود ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کہوں کس طرح وصف تیغ و رہوار
ہوئے گرداں پائی دم میں فی النار (منیر)

فی النار والسقر ہونا :- جل بھن جانا، جل کے خاک ہو جانا، حسد کی آگ میں جلنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ہار سنتے ہیں وہ آلہ آتشیں ہے ذوق
جو عدو دیکھے تو فی النار والسقر ہو جائے (ذوق)

قول فیصل۔ جب کسی سے بے حد نفرت اور دشمنی ہو تو اس کے مرنے کی خبر سن کر بد دعا کے عمل پر فی النار والسقر یعنی جہنم میں جائے کہتے تھے۔

ہمارے مرنے کی جو دی اس عدو کو جا کر خبر
سنتے ہی ارشاد فی النار والسقر ہونے لگا (رشک)

موجودہ دور میں ایسے محل پر "فی النار والسقر" کہتے ہیں۔

فی الواقع :- (لفظاً: فی واقع) واقعاً، واقعی، حقیقتاً، در اصل، عربی، فصیح، رائج۔

سچ دریافت ہے فی الواقع ہونا مطلع شاہی
پیشتر روتے ہیں بچے ماؤں کے آغوش میں (بحر)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ عوام اور مستورات اس جگہ فی الواقعی بولتی ہیں اور انیس کا شعر بھی مثال میں پیش کیا ہے۔

روشن ہے دشت گردن نازک کے نور سے
فی الواقعی فزوں ہے ضیا شمع طور سے (انیس)

حضرت انیس نہ عوام میں داخل ہیں نہ مستورات کی زبان نظم کی ہے۔ حضرت انیس کے علاوہ خواجہ آتش نے بھی نظم کیا ہے۔

جاں بخش لب کا یار کے رتبہ بلند ہے
فی الواقعی مقام مسیحا بلند ہے (آتش)

بہرحال میر انیس اور خواجہ آتش نے تسامح سے کام لیا۔ اصولاً فی الواقع یا واقعی کہنا چاہیے۔ جیسے وہ سے خدا در تر مندہ پر مدارا یہ سبب باقیہ دفوعی اور واقعی ہیں "(دعوے صفیہ)" محتاط حضرات نے ہمیشہ ایسی چیزوں سے احتیاط کی ہے۔"

فی الوقت :- (لفظاً: فی وقت) فوراً، اسی وقت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یہی بولتے۔

فی امان اللہ :- اللہ کی امان اور پناہ میں۔ عربی، فقرہ، فصیح، رائج۔

چھوٹ کر زنداں سے جب صحرا کو میں جانے لگا
فی امان اللہ کی آئی صدا زنجیر سے (اسیر)

قول فیصل۔ جب کوئی رخصت ہونے لگتا ہے تو یا کسی سفر کے لیے جانے لگتا ہے تو دعا کے عمل پر جانے کے اخلاص کے ساتھ یہ فقرہ کہتے ہیں۔

خوشی سے یہ بھی تو کہیے جو عمر کٹی یہ نگاہ
خدا کو سونپ دیا جاؤ فی امان اللہ (مصحفی)

اس کے لیے خوردی اور بزرگی کی قید نہیں ہے بڑا چھوٹے کو اور چھوٹا بڑے کو بھی کہہ سکتا ہے اور کہتا ہے۔"

فیتا :- ۱ (یائے معروف) ریشم یا سوت کی بنی ہوئی خاص قسم کی خوش نما پیچی، پتلا کنارہ، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ نوس بھی بلا انداز دیکھا تھا صواب دیکھا
سبز فیتا لگا یار نے اپنے گریباں میں (اسیر)

قول فیصل۔ یہ لفظ درحقیقت پرتگالی زبان کا تھا لیکن کثرت استعمال سے اردو ہو گیا۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے "نوار کی پٹی اور باریک نوار" بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔ ممکن ہے پرتگالی زبان میں اس کے یہی معنی ہوں۔ لیکن اردو میں مندرجہ بالا معنوں میں اس کا استعمال ہونے لگا۔ اس کا املا ٹے ہوز سے بھی ہے (فیتہ) لیکن اردو ہونے کی حیثیت سے اس کا املا الف ہی سے ہونا چاہیے۔"

فیتا :- ۲ وہ کاغذ کی پٹی جس سے پیمائش کرتے ہیں۔ پرتگالی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ممکن ہے پہلے زمانے میں کاغذ کی پٹی استعمال ہوتی ہو لیکن اب کپڑے یا پلاسٹک وغیرہ کے فیتے ہوتے ہیں جن پر نمبر پڑے ہوتے ہیں۔

فیثاغورس :- (فیثا بالفتح غورس بضم اول و واؤ مجہول و کسر سوم) (پیتھاگورس کا معرب) شہر سور کے رہنے والے ایک مشہور حکیم کا نام جس نے سب سے اول دنیا میں پیرے کا علم جانا۔ یہ بڑا نامی گرامی حکیم گزرا ہے۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف قاموس الاغلاط نے اس حکیم کے حالات قدرے وضاحت کے ساتھ یوں لکھے ہیں کہ "۵۸۲ ق م یا ۵۰۰ ق م لکھے۔ ایک یونانی فلسفی جو جزیرہ ساموس کا باشندہ ہیئت و ہندسہ کا جید عالم تھا۔ نظام فیثاغورسی اس کی طرف منسوب ہے۔ کوپرنیکس لسانی نے اسی نظام کی تجدید کی جو نظام شمسی کے نام سے فی زمانہ مدارس میں

متداول ہے اس نظام کے بموجب آفتاب مرکز تسلیم کیا گیا ہے جس کے اطراف سیارات عطارد، زہرہ ارض، مریخ، مشتری، زحل، یورے نس اور نیپتون اور نیز اقمار، ذوات الاذناب سب کے سب اپنے اپنے مدارات پر گردش کر رہے ہیں بخلاف نظام بطلیموسی جس میں زمین ساکن مانی گئی ہے اور سات سیارات قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری، زحل اس کے گرد حرکت کر رہے ہیں۔

فیچر:۔ (FEATURE) (بکسر اول یائے معروف وفتح سوم) اداکار، کردار، انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ وہ تماشا یا کھیل جس میں مختلف کردار یا اداکار کام کریں اس کو بھی فیچر کہتے ہیں کسی چیز کے ضروری حصے کو بھی کہتے ہیں۔

فیچ کرنا، سر فیچ۔ بکسر اول ویائے معروف) بیٹر کا لڑتے لڑتے ایک خاص آواز کے ساتھ فیچ کی تکرار کرتے ہوئے بھاگنا۔ اردو صرف بیٹر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ شاباش واہ بیٹھے، اس جگہ ایک اور اٹھ ہو ہو۔ لگا ایک اور مرد ڈی اہو ہو ہو۔ اتنے میں میاں ظفر الملک فیچ کر کے پالی کے باہر۔ (فسانہ آزاد)

فیڈرل:۔ (FEDERAL) چند حکومتوں کا اتحاد، انگریزی قلیل الاستعمال۔

فیڈریشن:۔ (FEDERATION) ادارہ تنظیم، انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا کم بولتے ہیں۔ کسی لفظ کے ساتھ ملا کے زبانوں پر زیادہ ہے جیسے "شیعہ فیڈریشن" وغیرہ۔

فیر:۔ (بروزن خیر) داغنا، مارنا، چھوڑنا سر کرنا، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

اڑتی چڑیا گرانا بات بھی کیا
بیٹھی چڑیا پہ فیر عیب گنا (عروج الفت)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں فیر کا صرف بندوق کے ساتھ ہے لیکن دہلی جب بندوق اور توپ دونوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

غضب ہے توپ پہ عاشق کو رکھ کر
فرنگی زاد تیرا فیر کرنا (ظفر)

یہ انگریزی فائر (FIRE) کا بگڑا ہوا ہے اس کا صرف "کرنا، ہونا" کے ساتھ ہے ظفر نے بصیغہ مونث استعمال کیا ہے جو خلاف جمہور ہے۔

عاشق کو جو دکھائی فرنگی پسر نے توپ
پایا نہ کچھ وہ کہنے کو بس فیر ہو چکی (ظفر)

ذوق دہلوی نے فیر اڑانا بھی نظم کیا ہے جو اب متروک ہے۔

بیکار ہے سب کو قواعد ہو فوج میں شاید
کہ فیر اڑ رہے ہر صف میں بہ قطار قطار (ذوق)

فیر:۔ وار، دفعہ، کھیل، موقع، جماع اردو، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مجامعت کرنے کے معنی میں فیر کا صرف اڑانا کے ساتھ کیا ہے لیکن لکھنؤ کے اوباش اور بازاری لوگ ان معنوں میں اس کا صرف "داغنا اور کرنا" ساتھ کرتے ہیں

ظالم نے آہ خانہ بانجیر کر دیا
میں لاکھ تڑپی پھڑکی مگر فیر کر دیا (لا اعلم)

فیروز:۔ (بکسر فا ویائے معروف وواؤ مجہول) فتحیاب، ظفریاب، مظفر و منصور، عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کامیاب ہونا کے معنوں میں اس کا صرف ہونا کے ساتھ کرتے تھے اب نہیں بولتے۔

کہ جب شب پہ ہوا خورشید فیروز
پڑا ہر چہار جانب غلغل اور (سودا)

فیروز، فارسی پیروز (بکسر فا و یائے مجہول) کا معرب ہے صاحب نور اللغات نے اس کے معنی مجازاً مبارک بھی لکھے ہیں۔

تو یہ ارشاد ہوا تجھ کو نہیں کیا معلوم
نیر طالع فیروز ہیں اس شخص کے ہم (انشا)

فیروز بخت:۔ خوش نصیب، کامیاب، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کے ساتھ اس کا استعمال کرتا ہے۔ ناموں کی حیثیت سے پرانے زمانے میں زیادہ بولتے تھے۔

فیروز مند:۔ فتحیاب، کامیاب، خوش اقبال، نصیبے ور، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ نیک بختی کے ساتھ نیکوکاری اس کی مصاحب تھی اور اقبال خداداد مددگار تھا کہ وہ فرزانہ و فیروز مند جس کام پر ہاتھ ڈالتا تھا پورا پڑتا تھا۔ (دربار اکبری)

فیروزہ:۔ ایک قسم کا قیمتی جوہر، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

رشک کے مارے زمرد خاک میں مل جائے گا
سبزہ پر اس گوش کے فیروزہ ہر اک کان کا (آتش)

قول فیصل۔ اس کا رنگ سبز، زنگاری نیلگوں یا آسمانی ہوتا ہے مشہور ہے کہ اگر

روزانہ صبح کو آدمی اس کو دیکھ لیا کرے تو اس کی آنکھوں کی روشنی میں فرق یا کمی نہیں ہو گی۔ فیروزے کی خوبی اور اچھائی کے لیے تین چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ رنگ، سنگ، ڈھنگ، فیروزہ پیچ بھی ہوتا ہے۔ اور گھٹّا بھی ہوتا ہے۔ پیچ تیلے فیروزے کو کہتے ہیں اور گھٹّا موٹے فیروزے کو کہتے ہیں۔ سب میں اچھی قسم کا اور اصلی فیروزہ نیشا پور کا ہوتا ہے۔ دھوکا دینے کے لیے رنگ کے بھی فیروزے کو لوگ بیچ لیتے ہیں اس کی شناخت کے لیے کہ فیروزہ اصلی ہے یا نقلی۔ ماش کی کھچڑی میں دم دیتے ہیں۔ اگر اصلی ہوگا تو رنگ باقی رہ جائے گا۔ اور نقلی ہوگا تو رنگ کٹ جائے گا۔ حضرات شیعہ عام طور سے فیروزہ استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ فیروزے کی انگوٹھی پہننا شیعہ ہونے کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

فیروزی :۔ فیروزے کا رنگ کا نیلگوں ایک رنگ کا نام جو خود طیلے سبز قلعی اور چونے کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صَرف۔ کانوں میں فیروزی آویزے ناک میں کیل جس پہ جیسے کی کنی رکھی ہوئی تھی۔ دبیر ایلاگراد۔

قبول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں فیروزی بولتے ہیں۔

فیروزی :۔ کامیابی، فتحمندی، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ آج فرزند عبدالرحمن کے گھر میں روشن ستارے نے روشنی بڑھائی۔ نشاط گوناگوں کا ہنگامہ ہوا۔ کیفیتی خداوند اکبر نے پشوتن نام رکھا۔ امید ہے کہ فرخی و فیروزی بڑھائے (دربار اکبری)

قبول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے زیادہ تر فرخی اور فیروزی کے بجائے فتح کے ساتھ ملا کر فتح و فیروزی بولتے ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

اب وقت سرور و فرحت افروزی کا ہے
ہر دل میں مسرور جشن نوروزی کا ہے
ہے آج سے دور شاہ نجف
یہ رنگ بہار فتح و فیروزی کا ہے ——— انیس ، رباعیات

فیروزی :۔ فیروزے کے رنگ کا، نیلگوں ایک رنگ کا نام جو طوطیے یا سبز قلعی، اور چونے کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

فی رہ جانا :۔ کمی رہ جانا، نقص رہ جانا، کسر رہ جانا، اس کی وجہ تسمیہ اس طرح ہے کہ کسی شخص نے کسی قاضی سے کچھ لالچ دے کر کوئی فتویٰ لکھوایا تھا۔ جب وہ لکھ گیا تو وہ شخص قاضی کی امید یا اقرار سے کچھ کم دے کر چلا ہوا تو قاضی نے اس سے کہا کہ اس میں لفظ فی رہ گیا ہے لاؤ بنا دوں ورنہ غلط رہ جائے گا۔ اس پر فتویٰ لکھوانے والے نے کہا کہ ابھی تو جب تک میں رہوں اور نہ دوں گا تم بہتیرے فی نکالے جاؤ گے۔ پس اس قصے سے یہ محاورہ اور اس لفظ کے کمی و نقص کے معنی اہل اردو نے مستعمل کر لیے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قبول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

فیز :۔ (بفتح اول و یائے معروف) ترکی ٹوپی، ترکی مونث، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ صرف فیز ان کا شعار قومی مابہ الامتیاز ہے جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ (ابن الوقت)

فی زمانہ :۔ ہمارے دور میں ہمارے زمانے میں، آج کل، ان دنوں۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

عالی نسب ہے ہم سے کوئی فی زمانہ
نانا محمد عربی، نانی آمنا ——— مرزا دبیر

قبول فیصل۔ اصولاً فی زمانہ صرف صحیح ہے اور با معنی بھی ہے۔ قدیم زمانے میں اس کے آگے بڑا لگا کے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا تھا (فی زمانہ بڑا) لیکن اس طرح اب کوئی نہیں بولتا۔ عوام اور جہلا اسی محل پر "فی زمانہ" بولتے ہیں جو بالکل بے معنی ہے۔

فیس :۔ (FEES) (بکسر اول و یائے معروف) محنتانہ اجرت، اردو صرف، مونث، رائج۔

جان شاید فرشتے چھوڑ بھی دیں
ڈاکٹر فیس کو نہ چھوڑیں گے ——— اکبر الہ آبادی

قبول فیصل۔ اصل میں یہ لفظ انگریزی فی (FEE) کی جمع ہے لیکن اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے۔ طلبا سے جو مقررہ رقم ماہانہ طور پر لی جاتی ہے اس کو بھی فیس کہتے ہیں جیسے تحقیق نہیں معلوم کہ اگر ہر مہینے کی پندرہ تاریخ تک فیس نہ جمع کی جائے تو جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے اس کا تعلق ڈاکٹر، حکیم، وکیل اور طلبا وغیرہ سے ہے اور عوام اس اجرت کے لیے بھی بولتے ہیں جو نائن، نارش بنیوں وغیرہ سے لیتی ہیں۔

فی سبیل اللہ :۔ خدا کی راہ میں، وقف عام خدا کے لیے، عربی، فصیح، رائج۔

خار صحرا کی زبان خشک دکھلاتے ہیں کیا
فی سبیل اللہ ہے آب رواں آبلہ ——— امیر

قبول فیصل۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کا ایک مفہوم ہو "خدا کی راہ کا"

یہ ۲۲ سالہ راہبر کی معرکہ میں جنگی جانبازی
مجاہد فی سبیل اللہ اور اسلام کا غازی ——— عزیز لکھنوی

فی سبیل اللہ کر دینا: ۔ ہر کس و ناکس کے لئے عام کر دینا، اپنی چیز کو وقف کر دینا۔ اردو مصرف عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر بے محل بولتے ہیں۔

فیشن (FASHION) بفتح اول و یائے مجہول و فتح سوم) رسم، طور طریق، روش، موجودہ دور کا رواج، رفتار زمانہ، انگریزی صفت، غیر فصیح، رائج۔

ڈاڑھی خدا کا نور ہے بیشک، مگر جناب
فیشن کے انتظام صفائی کو کیا کریں — اکبر الہ آبادی

فیشن بیٹا و ضع قطع، اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

کہہ کے سکیں کسی سے یہ تاب و تواں کہاں
پردہ ہو فیشن ہے اب تو، وضع آزمیاں کہاں — نو دیب

فیشن بناؤ سنگھار، سج دھج، آن بان، اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہاری صاحبزادی نہ لکھتی ہیں نہ پڑھتی ہیں ہر وقت کنگھی چوٹی سے کام ہے۔ ہر وقت فیشن میں پڑی رہتی ہیں۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔ "ڈھول، شکل و صورت، روپ، ترکیب، ساخت، بناوٹ، کپڑے کی تراش خراش، کاریگری، صنعت، لباس، پہناوا، پوشاک، چال چلن، اسلوب، نمونہ، کیفیڈا، نقشہ، مثال، قطع برید، کتر بیونت" عام طور سے ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔ پرانے وقت کی یادگار ہی اسی کو فیشن (بکسر اول و فتح دوم) بولتے

فیشن ایبل (FASHIONABLES):۔ خوش پوشاک، دیدہ زیب و شاندار لباس پہننے والا، انگریزی، رائج۔

محل صرف۔ باپ اتنے سادہ کہ ہمیشہ گاڑھا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن صاحبزادے اتنے فیشن ایبل کہ سوائے ٹری لینن اور ڈیری کاٹ کے اور کوئی چیز پسند ہی نہیں کرتے۔

قول فیصل۔ خواجہ عشرت لکھنوی نے فیشن ایبل نظم کیا ہے جواب کوئی نہیں بولتا۔

جانے سیمیں تن اپنا کہ فیشن ایبل ہوں
وہ یہ درخواست کر یہ ہم میں اچھا بن نہیں — عشرت

فیشن بدلنا:۔ وضع بدلنا، طور طریق بدلنا، زمانے کے اعتبار سے ایک روش کو دوسرے انداز اختیار کرنا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب سے سینما کا زور ہوا ہے لباس کی وضع قطع کے ساتھ روز نیا فیشن بدلتا رہتا ہے۔

فیشن سمجھنا:۔ فیشن قرار دینا، فیشن میں داخل جاننا، اردو، مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ علاوہ بریں شاید ہی کوئی ادبی کتاب یا تذکرہ شعرا مرزا دبیر کے ذکر خیر سے خالی ہو۔ لیکن آج کل ایسی ہوا چلی ہے کہ ان کی طرف سے بے رخی شروع کر دی گئی ہے بعض لوگ تو ان پر کچھ نہ کچھ اعتراض کر دینا ایک فیشن سمجھتے ہیں۔ (دبدبہ دبیر تعشق حسین)

فیشن ہونا:۔ رسم و رواج ہونا، وضع ہونا، چلن ہونا، اردو، مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب آج کل فیشن ہی یہی ہے تو کیا حرج ہے تم بھی چوڑی دار پتلون پہننا شروع کر دو۔

فی صد:۔ سیکڑے میں، سو میں، ہر سیکڑے میں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چونکہ میں نے اس کتاب کے دام واجبی رکھے ہیں اس لئے پچیس فیصد سے زیادہ کمیشن نہ دیا جا سکے گا۔

فی صدی:۔ ہر سیکڑے میں، فی سیکڑہ، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پانچ فی صدی سالانہ سود کے حساب سے دو سو روپئے پر چھ مہینے کا کتنا سود ہوگا۔

قول فیصل۔ علم ریاضی کی اصطلاح میں فی صدی کی یہ علامت ہے (%)

فیصل:۔ (بفتح اول و سوم) حاکم، حکم، وہ الفاظ کہ جن سے جو مقدمہ کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ کرے، عربی، مذکر، صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ فارسی میں فیصل، تصفیہ اور جھگڑا چکانا وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

کر کے سرگوشی اسے پوچھتے ہیں کیا گئے ہو
آتی ہے جیب آواز ہوا وہ فیصل — تعشق

سعودیہ عرب و حجاز میں وہاں کے حاکم کو "امیر فیصل اور شاہ فیصل" کہتے ہیں۔

فیصل کرنا:۔ طے کرنا، تصفیہ کرنا، فیصلہ کرنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

دفع ہونے کا نہ تفاوت تشدد و کثرت کا خلاف
سیم اچھوت کیا آگے یہ قصہ فیصل کا

فیصلہ بفتح اول و دوم و سوم و چہارم) تصفیہ، فیصل شدہ جھگڑا، چکانا، عربی، فصیح، رائج۔

بتو! خدا نے نہ رکھو معاملہ دل کا
برا بھلا ہو چکا ہے فیصلہ دل کا — تعشق

فیصلہ (مجازاً) خاتمہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہر کف میں ہوں وہ شمشیر بکف
فیصلہ آج ہوا چاہتا ہے — امیر

فیصلہ ٹھہرنا:۔ تصفیہ قرار دینا، فیصل ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

ادا سے دیکھ تو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا — لائق

فیصلہ چھوڑنا:- (کسی کے ساتھ) اپنے فیصلے کو کسی کے حوالے کرنا، کسی پر اپنے فیصلے کا انحصار کرنا، کسی کو منصف الیہ قرار دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

رشک فردوس کو کیا رنج تھا کیونکر چھوڑا
فیصلہ اس کا حبیبؔ ابن علی پر چھوڑا — مولف

فیصلہ رکھنا:- (کسی کے ساتھ) کسی کو حکم بنانا، فیصلے کو کسی پر منحصر کرنا، کسی پہ فیصلہ چھوڑ دینا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اودھ والو تمنا ہے سکندر سے
فیصلہ یار نے شمشیر و سپر پہ رکھا — شرف

فیصلہ زبان پر ہونا:- کسی کے کہنے پہ حجت کا تمام ہونا، کسی کے کہنے پہ فیصلہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھیں سوال وصل کا ملتا ہے کیا جواب
قسمت کا فیصلہ ہے تمہاری زبان پر — جلیل

فیصلہ کرنا:- جھگڑا چکانا، معاملہ طے کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اب فرمایئے فیصلہ کون کرے، بھٹیارن جھگڑا چکانے سے رہی، بھٹیارا لگا سی چھیلا جانے (فسانہ آزاد)

فیصلہ کرنا:- مٹانا، برباد کرنا، توڑ پھوڑ ڈالنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

برا ہو باد خزاں کا کہ دم کے دم میں یاں
کیا ہے فیصلہ بلبل کے آشیانے کا — رفعت

قول فیصل۔ "کام تمام کرنا" کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے "پہلوان یہ سمجھتا تھا کہ میں کامیاب ہوں گا مگر میر صاحب نے تلوار کھینچ کر ایک ہی وار میں فیصلہ کر دیا۔"

فیصلہ کن:- ایسی لڑائی یا جنگ وغیرہ جس میں ہار جیت ہو جائے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ حضرت محمدؐ کے پیروؤں کی تعداد اور ان کی طاقت برابر بڑھ رہی تھی آخر مکہ میں ایک ایسی فیصلہ کن جنگ ہوئی جس نے ان کی طاقت بالکل توڑ دی۔ (مقدمہ در ع ابن حقیق)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ فیصلہ کن معرکہ، فیصلہ کن لڑائی، فیصلہ کن جنگ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہے۔ کچھ عرصے سے پہلوانوں کی کشتی کے لئے "فیصلہ کن کشتی" بھی بولنے لگے ہیں۔

فیصل ہونا:- طے ہونا، جھگڑا چکنا، تصفیہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس بحر میں سے موج کی حافظ شکستگی
فیصل ہوا حساب کہ جیوں ہم الجھ چلا — سعد اللہ

قول فیصل۔ اس کی کسی صورت فیصل ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔

گیا ہے جب کہ فیصل ہو نیاز و ناز کا جھگڑا
کبھی وہ تیغ کھینچے تھی کہ بندہ سر جھکا دے — میر

فیصلہ ہونا:- تصفیہ ہونا، نبیڑہ ہونا، جھگڑا ختم ہونا، قضیہ چک جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جان پہ اسلحہ سج کر ذرا دلیر نہ ہو
ابھی ہے فیصلہ تلوار کھینچ دیر نہ ہو — رشید

فیصلہ ہونا:- طے ہونا، چکنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ دیوانہ ہوں آئے دخت نجف! میں الجھ بیٹھوں
اگر در نجف پہ فیصلہ ہو جائے قسمت کا — نخفت

فیض: (ع، بفتح) کرم، عطا، داد و دہش، عربی، فصیح، رائج۔

ہم نہ مانیں گے لیاقت باعث شہرت ہوئی
فیض ہے یہ اے رضاؔ آپ کے استاد کا — رضا

قول فیصل۔ چونکہ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں دریا کی طغیانی اور چڑھاؤ اور نہر کا پانی اس قدر زیادہ ہونا کہ کناروں سے بہنے لگے۔ چنانچہ اسی کی مناسبت سے شعراء نے مختلف طریقوں سے اس کو صرف کیا ہے۔

مشکیں اٹھا اٹھا کے چلے پشت و دوش پر
اک دھوم تھی کہ فیض کا دریا ہے جوش پر — مرزا دبیر

نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا
پل بنا، چاہ بنا، مسجد و تالاب بنا — ذوق

اس کی عربی جمع فیوض ہے۔

فیض: (ع) اردو کے ایک موجودہ ترقی پسند شاعر کا تخلص۔ عربی، رائج۔

قول فیصل۔ آپ کا نام فیض احمد اور تخلص فیض ہے آپ کی پیدائش سنہ ۱۹۱۰ء میں سیالکوٹ میں ہوئی آج کل پاکستان میں مستقل قیام ہے اور کسی بڑے عہدے پر فائز ہیں۔ انگریزی اور عربی کے ایم اے ہیں۔ تنقید اور شاعری سے دلچسپی ہے لیکن لکھنے لکھانے کا شوق کم بلکہ نہیں کے برابر ہے۔ اسی وجہ سے ان کا کلام بہت تھوڑا ہے لیکن ہے بڑی حد تک انتخابی، ندرت تخیل کو فن کاری کے ساتھ استعمال کرنے میں وہ اپنے تمام ساتھیوں سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ سیدھے سادے الفاظ کو بغیر تشبیہ اور استعارے کے شعر کی صورت میں پیش کرنا اور تاثیر و معنویت پیدا کر دینا فیض کا خاص کارنامہ ہے اور یہی فیض کی شاعری کا امتیاز ہے جو ان کی نظموں میں قریب قریب ہر جگہ نظر آتا ہے مگر ان کی ابتدائی غزلوں میں کوئی خاص بات نہیں

وہی پرانا خیال، فرسودہ عشق اور وہی تقلیدی جس میں نہ شدت نہ جوش لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جب وہ اس وادی سے نکل کر حقیقت کی دنیا میں آئے تو ان کی جگ بیتیاں ہر صفت میں آپ بیتیوں سے بڑھ گئیں اور ان میں احساس کی شدت اور بیان کی نشتریت آگئی۔ گو نظموں میں اختصار اور بیان میں جامعیت ہے لیکن ان کا اثر دیرپا ہے۔ غالباً یہی وجہ ان کی کم گوئی کی ہے کہ جب تک احساس میں شدت نہیں آتی اور اظہار کے لئے موزوں سانچہ نہیں ملتا۔ شعر نہیں ڈھلتے۔ فیض کی بعض نظمیں اور زبان میں کل کی چیز ہیں جن میں انہوں نے خیالات کو بالکل نئے اور اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے۔ فیض جہاں جدید دور یا آزاد نظم لکھتے ہیں وہاں وہ پرانے اصولوں کو بھی مانتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا یہ شعر بہت مشہور ہے:

دونوں جہان تیری محبت میں ہار کے
وہ جا رہا ہے کوئی شب غم گزار کے

دست صبا، دست تہ سنگ اور حرف حرف آپ کے مجموعہ کلام کے نام ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں فیض کا دوسرا مجموعہ "دست صبا" شائع ہوا۔ اس دور میں اتنی تیزی سے کسی اور شاعر کے کلام کو مقبولیت نہیں حاصل ہوئی۔ شروع کے ایک سال کے اندر دست صبا کے کئی اڈیشن چھپ گئے۔ فیض کی نظموں میں "تنہائی" "مجھ سے پہلی سی محبت مری محبوب نہ مانگ" کافی مشہور ہیں۔ تنہائی میں فرماتے ہیں:

پھر کوئی آیا دل زار! — نہیں کوئی نہیں!
راہ رو ہوگا — کہیں اور چلا جائے گا
ڈھل چکی رات، بکھرنے لگا تاروں کا غبار
لڑکھڑانے لگے ایوانوں میں خوابیدہ چراغ
سو گئی راستہ تک تک کے ہر اک راہ گزر
اجنبی خاک نے دھندلا دیئے قدموں کے سراغ
گل کرو شمعیں بڑھا دو مے و مینا و ایاغ
اپنے خوابوں کے کواڑوں کو مقفل کر لو
اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا۔

(اقتباس از نقد و ادب، زبان ادب)

فیض اٹھانا:— فائدہ اٹھانا، منفعت حاصل کرنا۔ اردو، صرف فصیح، رائج۔

تو نے وہ سودا زبان ریختہ ایجاد کی
پڑھ کے اک عالم اٹھاتا ہے ترے اشعار فیض　　(سودا)

قول فیصل:— "سے" کے اضافے کے ساتھ بھی رائج و فصیح ہے:

فیض اے ابر چشم تر سے اٹھا
آج دامن وسیع ہے اس کا　　(میر)

فیض اقدس، فیض مقدس:— خدا تعالیٰ کی طرف سے بے واسطہ فیض، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:— عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

فیضان:— (بفتح اول و سوم) فیض پہنچانا، نفع پہنچانا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہیں برج قمر بقعہ ہے انوار سعید کا
برابر رات دن فیضان ہے نور محمد کا　　(امیر)

قول فیصل:— فیضان سخن (خوش کلامی کا فیض) اور فیضان صحبت (اچھی صحبت میں ہر وقت بیٹھنے اٹھنے کا فائدہ) یہ دو خاص ترکیبیں ہیں۔

وہ باتوں میں تسخیر کیا سارے جہاں کو
کچھ اور نہ تھی بات یہ فیضان سخن تھا　　(اختر شاہ اودھ)

مصاحب نے اٹھ کر تین بار سلام عرض کیا اور کہا حضور! یہ سب حضور ہی کے فیضان صحبت کا اثر ہے، ورنہ من آنم کہ من دانم (دسیر کہسار)۔ عربی میں بفتح اول و دوم و سوم (فَیَضَان) ہے۔

فیض آباد:— ہندوستان کے ایک مشہور و معروف شہر کا نام، مذکر، رائج۔

قول فیصل:— شہر فیض آباد کی بنیاد ۱۷۲۲ء میں اودھ کی اس مبارک سرزمین پر رکھی گئی جو اپنی عظمت و تقدس اور قدامت کے لحاظ سے سارے عالم میں مشہور ہے جسے عرف عام میں اجودھیا کہتے ہیں اور جسے قدیم سنسکرت میں اتر کوشل ساکیت اور اودھ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے قدیم ہندو دیو مالا کے بموجب جس وقت خالق کون و مکان نے شری برہما کے ذریعے دنیا کی تخلیق کی تو سب سے پہلے اجودھیا کو آباد کیا۔ اور ان کے لڑکے منو کو رہنے اور دار السلطنت بنانے کو عطا فرمایا۔ دریائے سرجو اسی خطۂ پاک کے پاس گزرتا ہے جو نارائن کے آنسو کے قطروں سے برہما نے منو کے بیٹے اکشواک کے لئے جاری کیا تھا۔ اقلیم اجودھیا میں راجہ منو سے ساٹھ پشتوں کے بعد راجہ رام چندر کا اوتار ہوا اور کل ۱۱۸ پشتوں میں راجہ سمترا پر جا کر یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ نواب سعادت علی خاں برہان الملک ۱۷۲۲ء میں بادشاہ دہلی کی طرف سے صوبہ اودھ کے نائب مقرر ہو کے آئے تو اجودھیا میں دریائے سرجو کے کنارے لچھمن گھاٹ کے پار پچھم جانب ایک بلند ٹیلے پر اپنے خیمے نصب کرائے چونکہ برہان الملک کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اس لئے انہوں نے اپنے بھانجے ابو المنصور مرزا محمد مقیم کو ہندوستان بلا لیا اور اپنی بیٹی کے ساتھ شادی کر دی اور ان کے بعد وہی اودھ کے صوبیدار ہوئے۔ برہان الملک نواب سعادت علی خاں کے بعد عہد صفدر جنگ میں یہ شہر جسے عوام بنگلہ کہتے تھے فیض آباد کہلانے لگا۔

صفدر جنگ کا زمانہ جس قدر پر آشوب تھا اتنا ہی ترقی کرنے کے مواقع سے پُر تھا۔ دہلی انقلابات کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔ ایسے حالات میں صفدر جنگ کو اپنی طاقت بڑھانے کے نہایت عمدہ مواقع ملے آخر انھوں نے اتنی طاقت حاصل کر لی کہ اودھ اور دہلی کا صرف نام کا تعلق باقی رہ گیا۔ صفدر جنگ کے بیٹے جلال الدین حیدر الملقب بہ شجاع الدولہ ۱۷۳۱ء میں فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کی شادی محمد شاہ بادشاہ دہلی کی چہیتی منہ بولی بیٹی امۃ الزہرا بیگم عرف بہو بیگم کے ساتھ ہوئی۔ ۱۷۵۶ء میں صفدر جنگ کی وفات کے بعد شجاع الدولہ سریر آرائے سلطنت ہوئے۔ شجاع الدولہ نے اولاً لکھنؤ میں بستر اپنا قیام رکھا۔ لیکن معرکۂ بکسر میں شکست کھانے کے بعد احمد خاں بنگش کے مشورے ۱۰ اگست ۱۷۶۷ء میں انگریزوں سے معاہدہ ہونے کے بعد فیض آباد کو اپنا مستقل دار الحکومت قرار دیا۔ شجاع الدولہ کے زمانے میں قلعہ اور قلعہ کے پھاٹک سے الہ آباد والی سڑک کی جانب ایک بڑا بازار چوک میں بھی بنایا گیا تھا جو اتنا چوڑا تھا کہ بیک وقت دس چھکڑے ساتھ ساتھ چل سکتے تھے اور اسی شاہراہ پر تین محراب والا پھاٹک ترپولیا تعمیر ہوا تھا۔ شہر پناہ کی دیواروں کے اندر تین نہایت عمدہ پھولوں اور پھلوں کے باغات لگائے گئے تھے۔ انگوری باغ جو چوک بازار کے قلب میں تھا اور لال باغ جو سب میں بڑا اور خوبصورت تھا جو ٹھٹیک قلعہ کے باہر تھا۔ شہر کی فصیل کے اندر دو اور باغات عیش باغ اور موتی باغ یہ دونوں شہر کے مغربی کنارے پر واقع تھے۔ بہرحال شجاع الدولہ نے فیض آباد کو بے حد ترقی دی۔ ان کے بیٹے نواب آصف الدولہ نے لکھنؤ کو اپنا دار السلطنت بنا لیا۔

فیض آباد میں چوک کے شاہی پھاٹکوں کے علاوہ حسب ذیل عمارتیں عہد شاہی کی یادگار ہیں۔

(۱) گلاب باڑی۔ یہ نہایت عالیشان مقبرہ نواب شجاع الدولہ بہادر کا ہے اسے بہو بیگم صاحبہ نے تعمیر کرایا تھا۔

(۲) بہو بیگم کا مقبرہ۔ اسے بہو بیگم کے انتقال کے بعد نواب سعادت علی خاں نے تعمیر کرایا تھا۔

(۳) کوٹھی دل کشا۔ اسے نواب شجاع الدولہ نے اپنے قیام کے لئے دریائے سرجو کے کنارے چوک بازار سے اتر کی جانب قریباً ڈیڑھ فرلانگ پر ۱۷۶۵ء میں تعمیر کرایا تھا۔

(۴) موتی محل۔ اسے نواب شجاع الدولہ نے اپنے حرم کے قیام کے لئے کوٹھی دلکشا سے ملحق دکھن جانب ۱۷۶۴ء سے ۱۷۶۵ء تک میں تعمیر کرایا تھا۔

(۵) امام باڑہ جواہر علی خاں۔ یہ عالی شان امام باڑہ چوک بازار کے شمالی پھاٹک ایک درے کے باہر اور موتی محل کے درمیان بہو بیگم کے خواص جواہر علی خاں نے تعمیر کرایا تھا جو مذہباً ہندو تھے

(۶) مسجد حسن رضا خاں۔ یہ عالیشان مسجد ٹھٹیک بازار چوک میں پچھم جانب شجاع الدولہ کے مہتمم باورچی خانہ حسن رضا خاں نے تعمیر کرائی

فیض آباد کی اس عہد کی زندگی کا سب سے دلچسپ اور ضروری حصہ اس کی ادبی اور ثقافتی زندگی کا بیان ہے۔ دہلی کی بربادی کے زمانے میں بڑے بڑے نامور شعرا اور دیگر اہلِ کمال دہلی سے چلے آئے۔ باہر سے آنے والوں کے علاوہ خود سرزمین فیض آباد کو جن مشہور اساتذۂ فن کے مولد و مسکن ہونے کا فخر حاصل ہے ان میں ناسخ، آتش، میر انیس، نواب سید محمد خاں رند، میر علی اوسط رشک، شیخ علی حزیں، منشی امیر اللہ تسلیم، پنڈت برج نرائن چکبست خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(ماخوذ از ضمیمہ قومی آواز لکھنؤ ۱۱ جولائی و یکم اگست ۱۹۷۶ء مصنفہ رشید احمد)

فَیض بَخش: فیض بخشنے والا، فائدہ پہنچانے والا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاحب دل و فیض بخش و ذی جاہ
احسان کے آسماں کے ماہ (تعزیر عفت)

فَیض بَخشَنا: فیض پہنچانا، فائدہ پہنچانا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

چشم بینا ہو تو رے کر گل ہی سے تا خار فیض
بخشے ہے یار دیدہ صورت جمال یار فیض (سودا)

فَیض بُنیاد: (ب۔ اضافت) فیض کی بنیاد رکھنے والا گویا فیض کی ابتدا کرنے والا، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ حسب ارشاد فیض بنیاد امیر با توقیر کوس رحیل لشکر ظفر اثر میں بجا۔ (طلسم ہوش ربا)

قبول فیصل۔ تعریف کے محل پر بولتے ہیں۔

فَیض پاشی: (ب۔ اضافت) جود و کرم کی بارش، فیض پر فیض پہنچانا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ قدرت یکساں طور پر ہر شخص پر اپنی برکات کی فیض پاشی کرتی ہو۔ (دیر اپلا گناہ)

قبول فیصل۔ مصنف کا خود ساختہ صرف ہے۔

فَیض پانا: کسی کی ذات سے فائدہ اٹھانا کسی کی ذات سے فیض حاصل کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج

دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے غالب

قول فیصل۔ صحت پانا، شفا پانا، تقویت پانا کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جواب نہیں بولتے۔

بخشے ہے یوں دل کو میرے تقویت دشنام یار
جوں دوا کے تلخ سے پاوے کوئی بیمار فیض
سودا

فیض پہنچانا:۔ کسی کو فائدہ پہنچانا۔ کسی کو نفع پہنچانا، کسی کے ساتھ بھلائی کرنا، کسی کے ساتھ نیکی کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

خط سبز اس کے عارض پہ ہوئی دونی بہار
یہ وہ آئینہ ہے پہنچا وے جسے زنگار فیض
سودا

فیض پہنچنا:۔ کسی کی ذات سے کچھ فائدہ ہونا کسی سے کوئی منفعت ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جو جھکا تجھ سے فیض اسے پہنچا
سیل دوڑی جدھر کو ڈھال ہوا
شاد عظیم آبادی

فیض ترجمان:۔ (بے اضافت) جو فیض کی ترجمانی کرے۔ فارسی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ حقیقت میں کلام الملوک ملوک الکلام ہے۔ ظفر کی زبان فیض ترجمان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ زبان کے لئے سند ہے۔ (آب بقا)

قول فیصل۔ زیادہ تر زبان ہی کی صفت میں ترکیب مستعمل ہے:

فیض جاری:۔ (باضافت) وہ فیض جو ہمیشہ جاری رہے۔ ایسا فیض جس سے آئندہ فائدہ پہنچتا رہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ خداوند عالم آپ کو ہمیشہ سلامت رکھے اور آپ کا فیض جاری قائم اور دائم رہے۔

فیض جاری ہونا:۔ سخاوت کا سلسلہ شروع ہونا۔ یا برابر فیض پہنچتا رہنا۔ یعنی فیض کا سلسلہ نہ ٹوٹنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ زمانے کے فرق کے ساتھ فیض جاری ہونا، کے دو معنی ہوتے ہیں۔ (۱) اگر بصیغہ ماضی یا مستقبل "فیض جاری ہوا یا ہوگا" کہا جائے گا تو اس کا مطلب ہوگا کہ فیض کا آغاز ہوا یا آئندہ ہوگا۔ جیسا کہ ذیل کے شعر سے ظاہر ہے۔

سیراب ہوں گے حشر کو کوثر کے آب سے
جاری جو ہوگا فیض جناب امیر کا
نساخ

(۲) اور اگر بصیغہ حال "فیض جاری ہے" کہا جائے گا تو اس کا مطلب ہوگا کہ فیض کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ ابھی تک منقطع نہیں ہوا ہے۔

ہیں سر بام جو وہ جلوہ فگن
ہر طرف فیض نور جاری ہے
انور

"فیض کا سلسلہ نہ ٹوٹنا" کے معنی میں "فیض جاری رہنا" بھی مستعمل و فصیح ہے۔

یاد دلوایا کرے اس رو شخنداں کی طرح
فیض کی جاری رہے نہر گلستاں کی طرح
دبیر

فیض حاصل کرنا:۔ نفع حاصل کرنا فائدہ اٹھانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ وہ ان دنوں لکھنؤ میں اپنی جاگیر پر تھے۔ ان کی بدولت چند روز اودھ کی سیر کی وہاں کے علماء و فقراء و اہل اللہ سے ملاقاتیں کر کے فیض حاصل کئے۔ (دربار اکبری)

فیض دینا:۔ کرم کرنا، عطا کرنا، بخشنا، اردو، صرف، دلی کی زبان۔

دیکھو فیاض ازل نے کیا دیا آنکھوں کو فیض
کاسہ در کف ہو گئے ہم دیکھ ہیں تم کے پاس
ذوق

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس مقصد کو "فیض پہنچانا" بولتے ہیں۔

فیض رساں:۔ (بے اضافت) سخاوت کرنے والا۔ فائدہ پہنچانے والا، سخی۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ خلق سے بیش آتے ہیں جو فیض رساں ہیں
ہیں شاخ ثمردار میں گل پہلے ثمر سے
ذوق

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

ہر گدا اگر کرو صفا تو تعجب کیا
ہو فیض رساں جب تری باطن کی صفائی
ذوق

فیض عام:۔ (باضافت) ایسا فیض جس سے ہر ایک مستفیض ہو۔ وہ کرم جس سے سب فائدہ اٹھائیں۔ فارسی ترکیب مذکر صفت، فصیح، رائج۔

تھا وہ جو کام جو تھم اس فیض عام کا
دھوکا تھا سب کو خضر علیہ السلام کا
مرزا دبیر

قول فیصل۔ اس کا صرف "جاری ہونا" کے ساتھ ہے۔

گلستاں کو طبیعات کا اک مدرسہ کہیے
چمن منہ حقیقت کا یہ فیض عام ہو جاری
محشر لکھنوی

فیض عام ہونا:۔ ہر ایک کو فائدہ پہنچنا، کسی کا کرم ہر ایک پہ ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

فیض تیرے حسن کا یہ عام ہو اے مہر وش
عکس رستہ تیرے ہو جاتا ہے مہ بدر آئینہ
سودا

فیض قدم:۔ (باضافت) قدم کی برکت۔ قدم کا فیض، فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں زیادہ رائج ہیں۔ (۱) فیض قدم سے "یعنی قدم کی برکت سے"

آپ کے فیض قدم سے ہو بیاباں گلزار
باغ میں جائیے تو گلشن رضواں ہو جائے — اکبر الہ آبادی

(۲) فیض قدم ہو "یعنی قدموں کی برکت ہو جیسے" یہ سب آپ کا فیض قدم ہے" فیض قدم پہنچنا بھی استعمال ہوا ہے جو کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کس کو پہنچا نہیں اے جان ترا فیض قدم
سنگ پر کیوں نہ نشان کف پا پیدا ہو — ناسخ

فیض کو پہنچنا:- فائدہ حاصل کرنا، کسی قسم کی منفعت اٹھانا، اردو، صرف، قلیل الاستعمال

گر دل سے نہ ہو دولت دنیا کا طلبگار
پھر کب فیض کو پہنچا ہے کوئی مال دنی — آتش

فیض گستر:- (بے اضافت) بہت زیادہ فیض پہنچانے والا، بہت بڑا سخی، فارسی، صفت، فصیح، رائج

طلب کیا ہے مجھے شمشیر خدا کے دلبر نے
کہا سبھوں سے یہ سلطان فیض گستر نے

کھڑا ہے در پہ پشیمانہ راہ دو سر کو
ہمارے پاس بلا لو ہمارے جعفر کو — میر عشق

فیض گستری:- (بے اضافت) فیض پہنچانا، سخاوت کرنا، فارسی، فصیح، رائج۔

جلا رہی ہے مجھے فیض گستری تیری
زباں نہیں جو کہوں بندہ پروری تیری — عشق

قواعد تفصیل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

کشت امل کو سرسبز آب گہر سے کر دے
ابر کرم کی تیرے جب فیض گستری ہو — ذوق

فیض لینا:- فائدہ اٹھانا، نفع حاصل کرنا، اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ عین برسات تھی مگر دونوں بزرگوں کی رضا جوئی مقدم سمجھی۔ باوجود نو سفری کے تحصیل علم میں خلل نہ ڈالا۔ اور سفر کے خوف و خطر اٹھائے . . . جابجا مشائخ و علماء کی صحبتوں سے فیض لیتا ہوا چلا۔ (دربار اکبری)

قواعد تفصیل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "فیض حاصل کرنا یا فیض اٹھانا" بولتے ہیں:

فیض ملنا:- فائدہ ہونا، برکت حاصل ہونا، اردو، صرف، قریب بمتروک۔

دندان لب سے فیض بہ وقت سخن ملا
اک سے جزیرہ یمن اک سے عدن ملا — مرزا دبیر

فیض ہونا:- کرم ہونا۔ عطا ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہم نہ پائیں گے لیاقت باعث شہرت ہوئی
فیض ہے یہ اے رضا سب آپ کے استاد کا — رضا

فیضی:- مغل بادشاہ محمد جلال الدین اکبر کے نورتنوں میں سے ایک رتن شیخ ابو الفیض کا تخلص، فارسی، رائج۔

قواعد تفصیل۔ فیضی کا اصل نام شیخ ابو الفیض اور باپ کا نام شیخ مبارک تھا یہ ابو الفضل علامی کا بڑا بھائی تھا۔ جو آگرے میں ۹۵۴ھ میں پیدا ہوا تھا۔ فیضی شگفتہ پیشانی، زندہ دل و سحر تقریر تھا۔ محمد جلال الدین اکبر کے عہد سلطنت میں اس کو اتنا عروج ملا کہ نورتنوں میں شامل ہوا اور "ملک الشعراء" کا خطاب ملا۔

صاحب دربار اکبری لکھتے ہیں "سلاطین چغتائیہ میں "ملک الشعراء" کا خطاب سب سے اول غزالی مشہدی کو ملا۔ اس کے بعد شیخ فیضی کو ملا۔ یہ خطاب اس نے اپنی درخواست سے نہ لیا تھا۔ اس کو اصلی درجے کی قرابت اور اقتدار حاصل تھا۔ مگر اس نے کسی منصب یا حکومت کی ہوس نہ کی۔ ملک سخن کی حکمرانی خدا سے لایا تھا۔ اسی پر قانع رہا۔ اور یہ کچھ تھوڑی نعمت تو نہیں تھی "اکبر نامہ" میں شیخ ابو الفضل نے لکھا ہے کہ ۹۹۶ھ میں یہ خطاب ہوا۔ . . . مرنے کا وقت ایسا نازک ہوتا ہے کہ ہر شخص کا دل پگھل جاتا ہے مگر حق تو یہ ہے کہ ملا صاحب (صاحب منتخب التواریخ ہم عصر فیضی) بڑے بہادر ہیں۔ دیکھو اس کے مرنے کی حالت کو کس طرح بیان کرتے ہیں میں باحتیاط ترجمہ کرتا ہوں . . . ۱۰ صفر سنہ ۱۰۰۴ھ مطابق ۱۵۹۵ء کو ملک الشعرا فیضی اس عالم سے گزر گیا۔ چھ مہینے تک ایسے مرضوں کی شدت اٹھائی کہ ضد ایک دوسرے کی تھے۔ ضیق النفس، استسقا اور ہاتھ پاؤں کا ورم۔ خونی قے نے طول کھینچا۔ مسلمانوں کے جلانے کو کتوں سے کھلا ملا رہتا تھا کہتے ہیں کہ جان کندن کی سختی میں بھی کتے کی آواز نکلتی تھی ایجاد شرائع اور دین اسلام کے انکار میں بڑا تعصب رکھتا تھا اس لئے اس وقت بھی دین کے مقدمے میں ایک شقی پر بزرگان صاحب علم سے لا یعنی بیہودہ کفر کی باتیں کہتا تھا کہ اس کی عادات میں داخل تھیں (شاید اس سے اپنی ذات برکات مراد ہے) پہلے بھی ان باتوں پہ اصرار رکھتا تھا اس وقت بھی کہتا رہا یہاں تک کہ اپنے ٹھکانے پہنچا۔ تاریخ ۔

ع دے فلسفی و شیعی و طبعی دہری — ملا بدایونی

ایک اور ہوئی "قاعدہ الحاد شکست" کی تاریخیں اور ایسی ہی ناموزوں کہی ہیں کہاں تک لکھوں) پھر لکھتے ہیں۔ ٹھیک چالیس برس تک شعر کہتا رہا مگر سب بے ٹھیک، استخوان بندی خاصی مگر بے مغز اور سب بالکل بے مزہ وادی شطحیات و فخریات و کفریات میں خوش سلیقہ رکھتا تھا۔ یہ ملا صاحب جو چاہیں فرمائیں اب دونوں عالم آخرت میں ہیں آپس میں سمجھ لیں گے تم اپنی فکر کرو۔ وہاں تمھارے اعمال سے سوال ہوگا یہ نہ پوچھیں گے کہ اکبر کے فلاں امیر نے کیا کیا لکھا؟

اس کا عقیدہ کیا تھا؟ اور تم اس کو کیا جانتے تھے... آنا تو پھر بھی کہوں گا کہ ثلمد من ہر کتب فروش کی دکان میں ملتی ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ پونے دو سو شعر کی نعت مع کیفیت معراج اس نزاکت اور لطافت اور بلند پروازی کے ساتھ لکھی ہے کہ انشا پردازی اس کے قلم کو سجدہ کرتی ہے۔ نعت کا مطلع ہی دیکھو جواب ہو سکتا ہے؟

آن مرکز دور ہفت پرکار
گرداب پسین و موج اوّل　　فیضی

ملائے بدایونی (صاحب منتخب التواریخ) فیضی کے والد (شیخ مبارک) کے شاگرد تھے۔ فیضی نے چالیس برس تک فیضی تخلص رکھا پھر فیاضی کر لیا چنانچہ اس کا ذکر اپنی مثنوی نل دمن میں بھی کیا ہے۔ یہ شخص بڑا صاحب تصانیف ہوا ہے۔ دیوان، قصائد، مثنوی وغیرہ تمام اقسام سخن اس کی یادگار ہیں۔ اہل اسلام میں یہ ایک ایسا شخص ہوا ہے جس نے عقائد ہنود اور رسوم و دستورات ہنود کی تحقیقات کی۔ ہندوؤں کی زبان سنسکرت خفیہ طور سے حاصل کی اور پھر بہت سی عمدہ عمدہ سنسکرت کی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کر کے ان کے مضامین ظاہر کئے حکیم بھی تھا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "اکبر بادشاہ کے پیغمبر قرار دینے اور مشہور کرنے کا خاص باعث یہی شخص تھا۔ کلام اللہ کی بے نقط تفسیر (سواطع الالہام) لکھ کر اس شخص نے درخت کی جڑیں کھوادی تھی اور مشہور کیا تھا کہ اکبر کے نام سے نازل ہوئی ہے"۔

مولف دربار اکبری نے تفسیر سواطع الالہام کے متعلق یوں لکھا ہے۔ "تفسیر سواطع الالہام ۱۰۰۲ھ میں یہ تفسیر لکھی کہ علم و فضل کے ساتھ زور طبع اور جدت فکر کا زمانہ ہو۔ ۷۵ جزو کی کتاب تمام بے نقط قریب ایک ہزار بیت کے دیباچہ ہے اس میں اپنا باپ کا بھائیوں کا اور تحصیل علم کا حال ہے۔ بادشاہ کی تعریف اور قصیدہ لکھا ہے۔ ۹۹ فقرے کا خاتمہ ہے کہ ادائے مطلب بھی ہے۔ ہر فقرہ تاریخ اختتام ہے۔ فضلائے عصر نے اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔ شیخ یعقوب کشمیری صیرفی تخلص نے زبان عربی میں لکھی۔ میاں امان اللہ سرہندی نے آغاز تصنیف کی تاریخ کہی" لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ نظر ثانی کرنے لگے تو خود اس کی تاریخ "احرار الثانی" کہی۔ میر حیدر معمائی ایک فاضل کی شان سے آئے تھے انھوں نے سورۂ اخلاص سے "تاریخ نکالی۔ مگر بے بسم اللہ ۱۰۰۲ھ میں ملک الشعرا نے انھیں دس ہزار روپیے انعام دیے ملا صاحب نے بھی دو تاریخیں اور ایک تقریظ لکھی۔ مگر منتخب التواریخ میں جو بے نقط ثنائی ہیں تم دیکھ ہی چکے ہو" یہ تفسیر دسویں تاریخ ربیع الثانی ۱۰۰۲ھ کو ختم ہوئی فیضی نے پچاس برس کچھ مہینے کی عمر میں انتقال کیا۔

فیضیاب:- (بالفتح) فیض پانے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

بو تراب ابن ابو طالب شہنشاہ نجف
جس کے جلوے سے بہار باغ جنت فیضیاب　　محشر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

زیب پر شمع روشن ہے فلک پر ماہ تاباں ہے
تمھارے نور سے ہیں فیضیاب ادنیٰ سے اعلیٰ تک　　اکبر الٰہ آبادی

فیضیابی:- فیض پانا، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چونکہ وہ آپ کے بزرگ ہیں جرأت نہ کر سکا کہ آپ کی نذر کر دوں اور میں ان کو شرک رکھوں۔ نذران کی ہے اور فیض یابی آپ کے مطالعہ سے۔　　(عود ہندی)

فیکٹ:- (بالفتح) واقعہ　　انگریزی اردو طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فلسفہ نے مجھ کو دکھلایا فقط دنیا کا فیکٹ
میری چشم طبع کو عارض ہے غربی کنٹریکٹ (موتیابند)　　اکبر الٰہ آبادی

فیکٹری:- (بفتح اول و دوم) کارخانہ، انگریزی، مونث، رائج

فی کس:- فی آدمی، آدمی پیچھے ہر ایک الحرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ انھیں معنی میں کمی کے ساتھ فی نفر بھی رائج ہے۔

فیل:- (بروزن کھیل) ناکامیاب، جو پیچھے رہ گیا ہو۔ انگریزی صفت، غیر فصیح، رائج۔

ہم سے شب وصال وہ بے میل ہو گئے
افسوس انٹرنس میں ہم فیل ہو گئے　　اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا، ہونا کے ساتھ ہے جیسے "تمھارا غلط ہے کہ تمھیں ماسٹر نے فیل کیا چونکہ تم نے محنت نہیں کی تھی اس لئے فیل ہوئے"

فیل:- (بالفتح) ہلکی سی سرزنش پر بہت زیادہ رونا اور فریاد کرنا، بے حد چیخنا چلّانا مچلنا اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کم بخت کو ہلکی سی چپت لگائی تھی لیکن آسمان سر پر اٹھا لیا۔ دیکھ! تیری یہ فیل ایک دن رنگ لائے گی۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی "شرارت" کے بھی لکھے ہیں جو زبانوں پر نہیں ہیں اور اس کو مذکر لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ مونث ہی بولتے ہیں۔ متقدمین اس لفظ کو بچوں اور بوڑھوں دونوں کے لئے استعمال کرتے تھے چنانچہ مکر و فریب کے معنی میں نواب مرزا شوق نے مذکر نظم کیا ہے۔

ہوئی ہے مجھ پہ میل بہکیے
آپ کہتے ہیں یہ فیل یہ کیسے نواب مرزا شوق

لیکن موجودہ دور میں تانیث کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔ عربی زبان میں اس کے لغوی معنی "سست رائے، ضعیف العقل" کے ہیں جو زبانوں پر نہیں ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ "فعل سے بنا لیا گیا ہے" جو قرین قیاس نہیں ہے۔

فِیل :- (بہ وزن حیل) ہاتھی، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہر اک فیل، گردوں کے ٹکر کا تھا
وہ سونڈ میں کہ دم بند اژدر کا تھا صبا

قول فیصل۔ یہ فارسی، پیل کا معرّب ہے جو پیل دماں اور پیل تن وغیرہ کی ترکیبوں کے ساتھ مستعمل ہے۔

فِیل :- شطرنج کے ایک مہرے کا نام فارسی، مذکر، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

فیل باراں :- (بے اضافت) آخر برسات کا مینھ جو بڑے زور و شور سے برستا ہے۔ ہندی میں اس کو "ہتھیا" کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر،
(لغات کشوری)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

فیلبان :- (کسر اول و یائے معروف) مہاوت ہاتھی چلانے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ فیلبان لاکھ تدبیریں کرتا ہے۔ آنکس پر آنکس لگاتا ہے مگر مری دھن بل ایک نہیں سنتے۔
(فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ ہاتھی چلانے کے پیشے کو "فیلبانی" کہتے ہیں جو مونث ہے۔

فیل باز :- (فیل۔ بالفتح) مکار، حیل ساز فریبی، فارسی، فریب بہ شرک

جا نتی تھی یہ حیل ساز ہیں سب
جتنے عاشق ہیں فیل باز ہیں سب شوق

قول فیصل۔ مکر و فریب کرنا کے معنوں میں "فیل بازی" بھی بولتے ہیں۔

لگی ہنس کے پھر کہنے وہ سرو ناز آغا حسن نظم
تو آتا نہیں فیل بازی سے باز (لذت عشق)

اس کا صرف، کرنا کے ساتھ بھی ہے۔

کہتی ہوں آپ سے میں جوڑ کے ہاتھ
فیل بازی نہ کیجیے مرے ساتھ شوق

فیل بند :- (فیل۔ بالکسر) فیل کا پیادے کے زور پر ہونے کی صورت و کیفیت۔ فارسی، مذکر شطرنج والوں کی اصطلاح۔

ہو وے منصوبہ فلاطوں رد
توڑ دے فیل بند صبر و خرد شعور

قول فیصل۔ اس کا صرف پڑنا، ٹوٹنا کے ساتھ ہے۔

فیل بھرنا :- (فیل۔ بالفتح) مکاری کرنا، دھوکا کرنا، اردو، صرف، عورات دہلی کی زبان

فیلپا :- (فیل۔ بالکسر) ایک مرض کا نام جس میں آدمی کے پاؤں پھول کے ہاتھی کے پاؤں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اردو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ فیل پاؤں نسبتہً زیادہ رائج ہے۔ اطبا کی اصطلاح میں بہ ترکیب عربی اس کو "داء الفیل اور داءۃ الفیل" اور فارسی میں "پا غز" کہتے ہیں۔

فیل پایہ :- ستون، پیل پایہ، مذکر،
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

فیل پیکر :- (بے اضافت) بہت موٹا تازہ اتنا موٹا جیسے ہاتھی، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

نہنگ آسا کف پا فیل پیکر
سوار ببر و گرگ و فیل داندر (معراج المضامین)

فلیٹ کیپ :- (FELT CAP) نمدے کی ٹوپی، ایک قسم کی انگریزی ٹوپی، انگریزی، رائج

قول فیصل۔ پہلے انگریزی لباس پہننے والے حضرات صرف رات کو استعمال کرتے تھے اب موجودہ دور میں رات کی کوئی قید نہیں۔

فیل خانہ :- وہ جگہ یا مکان جہاں ہاتھی رہتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

انوکھے ہیں مشاغل حضرت اکبر کے ان روزوں اکبر
الم ترکیف بیٹھے پڑھ رہے ہیں فیل خانے میں الہ آبادی

فیل دنداں :- (بے اضافت) غیر معمولی دانتوں والا، بڑ دنتا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

کسی کی ناک تھی مانند ساراں
نظر آتے تھے لاکھوں فیل دنداں (معراج المضامین)

فیلڈ :- (بالکسر) میدان، میدان جنگ انگریزی، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اردو میں زیادہ تر اس میدان کو کہتے ہیں جس میں گیند وغیرہ کھیلتے ہیں۔

فیلڈ مارشل :- (مارشل۔ بفتح اول و چہارم) سپہ سالار افواج، انگریزی، مذکر، رائج۔

فیل سا ڈیل بڑھانا :- (کنایۃً) ہاتھی کی طرح موٹا ہونا، بہت موٹا ہو جانا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال،

یہ فیل سا جو ڈیل بڑھایا تو کیا کیا
تم کو خدا نے احمقوں کا ادشا کیا حافظ نقاب

قول فیصل۔ زیادہ تر "فیل" کی جگہ "ہاتھی" زبانوں پر ہے

فیلسوف :- (بفتح اول و واو معروف)

عقلمند، دانشمند، بہت بڑا، دانا، دانش ور، حکیم یونانی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں تو سمجھا تھا فیلسوف ہے تو
تو بہ کس درجہ بے وقوف ہے تو — قلق

قولِ فیصل۔ یونانی زبان میں فیل بمعنی دوست اور سوف بمعنی علم و حکمت ہیں۔ دونوں کا مرکب فیلسوف ہے اس کی فارسی جمع "فیلسوفان" بھی مستعمل ہے۔

تا ریاضی و طبیعی سے ہے بزمِ فلسفہ
فیلسوفانِ جہاں علم و عمل میں ہیں تمام — ذوق

صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں (مجازاً) شخص طرار و زباں آور" اور فارسی کا فیصلہ کیا ہے لیکن ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہیں۔

فیلسوف :۔ چالباز، مکار، دغا باز، فریبی، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

کر سکا بانی جہوٹ کا سرتاج
سنتے تھے فیلسوف، دیکھا آج — شوق

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "چونکہ حکیم تجربہ کار آدمی کسی کو اپنا بھید نہیں دیتا اور رازداری کو جوہر انسانی خیال کرتا ہے اس وجہ سے اردو والوں نے مکار کے معنی میں استعمال کر لیا یا یوں کہو کہ اچھے لفظ سے اس کے برعکس دیگر الفاظ کی طرح اس کے معنی بھی مقرر کر لیے جیسے ذات شریف، بڑے حضرت وغیرہ

فیلسوفی :۔ عیاری، مکاری، اردو، مؤنث غیر فصیح، رائج۔

محل ص ف۔ عبدالرحیم بد کردار، غیر ہموار، بیہودہ برگشتہ روزگار کے ساتھ یک دل و یک زبان ہو کر فیلسوفی کر رہا ہے۔ (دربار اکبری)

قولِ فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" اور "ہونا" کے ساتھ ہے۔ چالاکی اور شرارت" کے معنی میں بھی مستعمل ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

فیلسوفی محتسب کی دیکھنا اے میکشو!
توڑتا ہے شیشۂ مے سنگ کی راہ میں — ناسخ

"بے وقوفی، کم عقلی" کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

ہے ترے عہد میں فتنے سے زمانہ خالی
فیلسوفی ہے حکیموں کی خلا کہنا محال — ذوق

فیلقوس :۔ (بفتح اول و دوم معروف) سکندر اعظم کے باپ کا نام جو مقدونیہ کا بادشاہ تھا۔ اور ایک حکیم کا نام، یونانی، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ یہ لفظ فیلق بمعنی سردار اور اوس یعنی لشکر سے مرکب ہے۔

فیل کرنا :۔ مچلنا، ضد کرنا، حیلہ بہانہ کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

اب یہ کرتی ہوں آپ سے میں عرض
فیل کرنا تھا مجھ سے کونسا فرض — شوق

فیل کرنا :۔ (فیل بیائے معروف) برا مان جانا، ناگوار معلوم ہونا، اردو صرف، انگریزی داں طبقے کی زبان

محل ص ف۔ تم نے بات ہی ایسی کی کہ نواب صاحب نے فیل کیا ورنہ وہ ایسے خیال کے آدمی نہیں ہیں۔

فیل گانٹھنا :۔ (فیل بالفتح) مکر کرنا، چھل گانٹھنا، جل کھیلنا، اردو فعل متعدی، (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

فیل لانا :۔ (فیل بالفتح) (۱) جھگڑا فساد کھڑا کرنا، اردو صرف عورتوں کی زبان قریب بہ متروک۔

کیسے کیسے کنوئیں جھنکائے گی
بگڑ کر وہ لاکھوں فیل لائے گی — شوق

فیل مچانا :۔ (فیل بالفتح) ضد کرنا، بے محل ہٹ کرنا، مچلنا، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل ص ف۔ اب جو شرط پوری ہوگئی فیل مچاتے ہو۔ (طلسم ہوش ربا)

فیل مرغ :۔ (بکسر اول و یائے معروف و ضم چہارم) ایک پرند کا نام، فارسی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل۔ یہ پرند مور کے مانند ہوتا ہے اور اسی کی طرح اکثر دم پھیلائے رہتا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کو انگریزی میں ٹرکی کہتے ہیں۔

فیل مست :۔ (باضافت) مست ہاتھی، ہاتھی کی صفت، فصیح، رائج۔

ہوش اڑ گئے جبا کہ پھاڑے بند و بست سے
برچھا اسد نے چھین لیا فیل مست سے — مونس

فیلنگ :۔ (بکسر اول و یائے معروف و کسر سوم) جذبۂ احساس۔ انگریزی، مؤنث، انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نیشنل فیلنگ تو ہم میں کبھی تھی ہی نہیں
اتحادِ دیں فقط باقی رہا تھا اب گیا — اکبر الہ آبادی

قولِ فیصل۔ عام طور سے "تعصب، بیر، دشمنی" کے معنوں میں زبانوں پر "پارٹی فیلنگ"، "ہندو مسلم فیلنگ" وغیرہ ہے۔

فیل نشین :۔ ہاتھی پر بیٹھنے والے (مجازاً) رؤسا و امرا وغیرہ، صاحب جاہ و حشمت، فارسی فصیح، رائج۔

جز غم کوئی چیز یاں نہ سستی دیکھی
ویراں پایا اسے جو بستی دیکھی
جو فیل نشیں تھے کل پیادہ ہیں وہ آج
دنیا کی بلندی میں وہ پستی دیکھی — رباعی، میر نفیس

فیلمہ :- (بکسر اول و یائے معروف و فتح سوم) پیلہ، رخ، شطرنج کے ایک مہرے کا نام۔ فارسی مذکر، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

فیل ہائی :- (فیل - بالفتح) وہ عورت یا لڑکی جو فیلے اور مکر کرے، مکّارہ، فریبن۔ اردو، مؤنث عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ مشعلہ رخسار فیل ہائی ہے۔ یہ بھی ایک بات ماں کے ڈرانے کو بنائی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

فعل فیصل۔ لڑکے کے لئے "فیل ہایا" کہتی ہیں۔

فیلیا :- ترکیبیا، کھوٹیا، مکّار، فریبی۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

یہ عاشق فیلیے ہوتے ہیں کیا صورت بناتے ہیں
ہمیشہ خط نہیں ملتا نہ کپڑے بدلے جاتے ہیں (بحر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے الفیس محفوظ میں فیلی اور فیلی ہایا" بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

فیمابین :- (بکسر اول و یائے معروف و فتح سوم و پنجم) دونوں کے بیچ میں، دونوں کے درمیان۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ منشی عبد المجید سرکار شاہی میں احکام شاہی اور پرچہ و پیام یعنی مراسلت فیمابین دولت انگلشیہ و دولت اودھ لکھنے پر مامور تھے۔ حافظ ابراہیم کے شاگرد تھے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

فیمس :- (FAMUS) مشہور، معروف، انگریزی، رائج۔

فیملی :- (FAMLY) (بفتح اول و کسر چہارم) خاندان، بیوی، بچے، اہل و عیال، انگریزی مؤنث، رائج۔

فیملی پلاننگ :- خاندانی منصوبہ بندی انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف۔ آج کل ہندوستان کی سرکار اس پر کافی سرمایہ خرچ کر رہی ہے کہ فیملی پلاننگ کی اسکیم کامیاب ہو جائے۔

قول فیصل۔ کچھ عرصے سے عوام و خواص کی زبانوں پر یہ لفظ آنے لگا ہے۔

فی میل :- (FE MALE) (بکسر اول و یائے مجہول) جنس تانیث۔ انگریزی، رائج۔

فین :- (FAN) (بفتح اول و یائے مجہول) پنکھا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

فینس :- (بکسر اول و یائے مجہول و فتح سوم) ایک قسم کی سواری جس کو چار کہار اٹھاتے ہیں۔ اردو، مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خوش انداز سراپا ناز، زیور سے مزیّن لباس گراں بہا سے مشبّن ... فینسوں پہ سوار نہایت شوق زیارت کو آئی ہیں۔ لیکن طرحدار مہرباں ساتھ بانکی ادا سے فینس کے کونے پہ ہاتھ ... (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ فینس عام طور سے ارؤں کی لکڑی سے بنائی جاتی ہے اس لئے کہ وہ لکڑی ہلکی ہوتی ہے اسی کو فنس بھی کہتے ہیں۔ عوام پینس بولتے ہیں جو پرانی زبان ہے۔

پینس میں گزرتے ہیں جو وہ میری گلی سے
کاندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے (غالب)

قدیم زمانے میں یہ بڑے گھرانے کی عورتوں اور دلھنوں کی سواری تھی۔ ہندو اور مسلمانوں میں اس کا مشترک طور پر رواج تھا۔ تقریباً ۱۹۲۰ء تک لکھنؤ میں شیعہ علماء عام طور سے اس میں سوار ہوتے تھے اب لکھنؤ میں اس کا رواج ختم ہو گیا دیہاتوں وغیرہ میں شادی بیاہ کے موقع پر دولہا دلھن کی سواری کے لئے اب بھی استعمال ہوتی ہے۔

فینسی :- (FANCY) (بفتح اول و کسر چہارم) عمدہ، بہت اچھا۔ انگریزی، رائج۔

محل صرف۔ نوروجی کی دکان میں جا کر اختر امام علی نے کچھ ٹائیاں، کالر، موزہ، بنیائن، جوتے، خوشبویات، صابن، اور دیگر فینسی سامان خریدا۔ (میرا جاگاہ)

فی نفسہٖ :- (تلفظ - فی نف سِہی) حقیقتاً، حقیقت اپنی ذات میں، اصل میں۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اردو زبان فی نفسہٖ ایک شیریں اور دلکش زبان ہے۔ ہر زبان کے لفظ اس میں شامل ہیں اور یہ خود سنسکرت زبان سے ماخوذ کی گئی ہے۔ (آب بقا)

فی نکالنا :- کسی قسم کی برائی نکالنا، عیب نکالنا، اعتراض کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ع فی وہ نکالتے ہیں مری بات بات میں (سید ضمیر حسن)

فی نکلنا :- خاندان یا ماں باپ کی طرف سے کسی قسم کی کوئی خرابی یا نقص یا عیب نکلنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کون جیتی دے اے اجیل اسے
ذات میں جس موئے کی فی نکلے (راحت)

قول فیصل۔ اس کا صرف باتوں کے ساتھ بھی ہے جس کے معنی ہیں "بُرا رخ، بُرا پہلو، برائی"

سمجھنے والے سمجھتے ہیں پیچ کی تقریر یہ
کہ کچھ نہ کچھ تری باتوں میں فی نکلتی ہے (داغ)

فیور :- (FEVER) (بکسر اول و یائے معروف) بخار۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ ہزاروں نوجوان تو جیز کفن پوش ہوتے جا رہے ہیں اور تم ٹھیاں ہے موجود۔ ڈنگو فیور بھی آیا مگر تم موجود پتا ہی دیتے ہے۔ (فسانۂ آزاد)

فیوور :- (FAVOUR) (بکسر اول و یائے مجہول)

موافقت، ہم خیال، انگریزی، رائج۔

قول فیصل: "فیوز میں ہونا اور فیوز کرنا" اس کا صرف ہے جیسے وہ ان کے فیوز میں ہیں اس لئے انھیں کی سی باتیں کر رہے ہیں۔

فیوز: ۔ (FUSE) دو دھاتوں کو باہم کسی چیز سے ملا دینا، انگریزی، رائج۔

قول فیصل ۔ اس کا تعلق بجلی، بلب وغیرہ کے ساتھ ہے۔

فیوز اڑنا: ۔ وہ تار جس کے ذریعے بجلی آتی ہے اس کا جل جانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

فیوز ہونا: ۔ تاروں کی خرابی سے بجلی کے سلسلے کا منقطع ہونا، بلب بیکار ہو جانا، اردو صرف، رائج۔

محل صرف ۔ دیکھو تم سے بتا دیا تھا کہ یہ بلب فیوز ہو گیا ہے ایک دوسرا بلب بازار سے لا کر لگا دو۔

فیوز ہونا: ۔ ذرا سی بات پر چراغپا ہونا، ذرا سی بات پوچھنے سے اکھڑ جانا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف ۔ وہ عجیب دماغ کے انسان ہیں ذرا ذرا سی بات پر فیوز ہو جاتے ہیں۔

فیوض: ۔ (بضمتین و واؤ معروف) بہت سے فیض فیض کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ ان معنی میں "فیوض و برکات" کی عطفی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

فِیَہ: ۔ (بکسر اول و یائے معروف) نقص، عیب، برائی، اردو، مونث، قلیل الاستعمال

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں اس کو بالتخفیف (فی) بولتے ہیں۔ قدیم زمانے میں "فیہ" کہتے تھے۔

فیہ نظر: ۔ اس میں اعتراض ہے اس میں شک و شبہ ہے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل ۔ اسی کو محسن کاکوروی نے اس طرح نظم فرمایا ہے۔

لاکھ گر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشمکیں مارے سخن گو نظر فیہ کہے
(محسن)

یہ معنا تو صحیح ہے لیکن اس طرح بولتے نہیں۔

فیہ نکالنا: ۔ عیب نکالنا، نکتہ چینی کرنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہوئی سیاہی مژگاں کی منکشف توجیہ۔
یہ کس کا منھ ہے نکالے جو ان کے حسن میں فیہ (آرزو)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے "فی نکالنا" بولتے ہیں۔

فیہ ہونا: ۔ کوئی خاص بات ہونا، کچھ دال میں کالا ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف ۔ ابھی تو ہم سب بھلے چنگے بیٹھے تھے آنا فانا میں یہ کیسی ہوا چلی کہ درد سر، درد کمر، تپ لرزہ نے آ دبوچا ... اس میں کچھ فیہ ضرور ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے "فی ہونا" ہی زبانوں پر ہے۔

فی ہونا: ۔ دال میں کالا ہونا، سازش ہونا، نقص ہونا، شبہہ ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل ۔ خاندان کے ساتھ اس کا صرف زبانوں پر زیادہ ہے جیسے "خدا نہ کرے کہ کسی کے خاندان میں کوئی فی ہو ہر شخص اپنی بیٹی دیتے گھبراتا ہے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ق

ق :۔ (تلفظ - قاف) عربی کا کیسواں، فارسی کا چوبیسواں، اردو کا ستائیسواں حرف، مذکر، رائج

قواعد فیصل۔ یہ حرف عربی الاصل ہے۔ حساب جمل میں اس کے سو عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اس کا مخرج حلق کے کوے کا اگلا حصہ ہے۔ یہ حرف اپنے اپنے محل پر غین معجمہ اور کاف تازی سے بدل جاتا ہے جیسے آقا سے آغا۔ معربات میں ہائے ہوز سے بھی بدلتا ہے جیسے پستہ سے فستق۔ فارسی والے اس حرف کو قاف قرشت بھی کہتے ہیں اور کہیں کہیں غ، ک سے بدل لیتے ہیں۔

قٓ :۔ (تلفظ قاف) قرآن مجید کے ایک سورہ کا نام، عربی، رائج۔

قواعد فیصل۔ یہ سورہ قرآن مجید کے چھبیسویں پارہ حٰمٓ اور ساتویں یعنی آخری منزل میں ہے۔ یہ قرآن مجید کا پچاسواں سورہ ہے اس میں تین رکوع اور پینتالیس آیات ہیں۔ یہ سورہ مکہ معظمہ میں نازل ہوا اس کا لفظی ترجمہ درج ذیل ہے۔

قٓ قرآن مجید کی قسم (محمد پیغمبر ہیں) لیکن ان کافروں کو تعجب ہے کہ انھیں میں ایک (عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبر) ان کے پاس آگیا تو کفار کہنے لگے یہ تو ایک عجیب بات ہے۔ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو پھر یہ دوبارہ زندہ ہونا (عقل سے) بعید (بات) ہے ان کے جسموں سے زمین جس چیز کو (کھا کھا کر) کم کرتی ہے وہ ہم کو معلوم ہے اور ہمارے پاس تو تحریری یادداشت کتاب (لوح محفوظ موجود) ہے مگر جب ان کے پاس (دین) حق آپہونچا تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو وہ لوگ ایسی بات میں (الجھے ہوئے ہیں) جس سے قرار نہیں تو کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نظر نہیں کی کہ ہم نے اسے کیونکر بنایا اور اس کو کیسی زینت دی اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس پر بوجھل پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگائیں تاکہ تمام رجوع لانے والے (بندے) ہدایت اور عبرت حاصل کریں اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا اور اسی سے باغ (کے درخت) اگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جس کا بور باہم گتھا ہوا ہوتا ہے (یہ سب کچھ) بندوں کی روزی دینے کے لئے (پیدا کیا) اور پانی ہی سے ہم نے مردہ شہر (افتادہ زمین) کو زندہ کیا اسی طرح (قیامت میں مردوں کو) نکلنا ہوگا ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور خندق والوں اور قوم ثمود نے اپنے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور قوم عاد اور فرعون اور لوطؑ کی قوم اور بن کے رہنے والوں (قوم شعیبؑ) اور تبعؑ کی قوم ان سب نے (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا (عذاب کا) وعدہ پورا ہو کر رہا۔ تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں (ہرگز نہیں) مگر یہ لوگ از سر نو (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت شک میں پڑے ہیں اور بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم اس کو جانتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے (کراماً کاتبین) جو اس کے داہنے بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں۔ کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے موت کی بیہوشی یقیناً طاری ہوگی (تو ہم بتا دیں گے) یہی تو وہ (حالت) ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا اور صور پھونکا جائے گا۔ یہی (عذاب کے) وعدہ کا دن ہے اور ہر شخص (ہمارے سامنے اس طرح) حاضر ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک فرشتہ ہنکانے والا ہوگا اور ایک اعمال کا گواہ۔ اس سے کہا جائے گا کہ اس دن سے تو غفلت میں پڑا تھا تو اب ہم نے تیرے سامنے سے پردے کو ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اس کا ساتھی فرشتہ کہے گا یہ اس کا عمل جو میرے پاس ہے حاضر ہے۔ (تب حکم ہوگا کہ) تم دونوں ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو جو دوا جیہ

حقوق سے) ہاں میں بخل کرنے والا۔ حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے والا تھا جس نے خدا کے ساتھ دوسرے معبود بنا رکھے تھے تو اب دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال ہی دو (اس وقت) اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا۔ پروردگارا! ہم نے اس کو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ تو خود سخت گمراہی میں مبتلا تھا (اس پر) خدا فرمائے گا ہمارے سامنے جھگڑے نہ کرو میں تو تم لوگوں کو پہلے ہی (عذاب سے) ڈرا چکا تھا میرے یہاں بات بدلا نہیں کرتی اور نہ میں بندوں پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا ہوں اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو بھر چکی اور وہ کہے گی۔ کیا کچھ اور بھی ہے اور بہشت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی۔ یہی تو وہ بہشت ہے جس کا تم میں سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے (حدود کی) حفاظت کرنے والے سے وعدہ کیا جاتا ہے (جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا رہا اور (خدا کی طرف) رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔ (اس کو حکم ہوگا کہ) اس میں صحیح سلامت داخل ہو جاؤ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ اس میں یہ لوگ جو چاہیں گے ان کے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں تو (اس سے بھی) زیادہ ہے اور ہم نے ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر ڈالیں جو ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو ان لوگوں نے (موت کے خوف سے) تمام شہروں کو چھان مارا۔ بھلا کہیں بھی بھاگنے کا ٹھکانا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص (آگاہ) دل رکھتا ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے سنتا ہے اس کے لیے اس میں (کافی) نصیحت ہے اور ہم نے یقیناً سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے چھ دن میں پیدا کئے اور تکان ہم کو چھو بھی نہیں گئی تو (اے رسول) جو کچھ یہ کافر لوگ بکا کرتے ہیں اس پر تم صبر کرو اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے اس کے غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور کان لگا کر سن رکھو کہ جس دن پکارنے والا (اسرافیل) نزدیک ہی کی جگہ سے آواز دے گا کہ (اٹھو) جس دن لوگ ایک سخت چیخ کو بخوبی سن لیں گے وہی دن لوگوں کے قبروں سے نکلنے کا ہوگا بے شک ہم ہی لوگوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر کر آنا ہے جس دن زمین ان کے اوپر سے پھٹ جائے گی اور یہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہوں گے یہ اٹھانا اور جمع کرنا ہم پر بہت آسان ہے (اے رسول!) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اور تم ان پر جبر تو دیتے نہیں ہو تو جو ہمارے عذاب کے وعدے سے ڈرے اس کو تم قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو۔

(قرآن مجید۔ مترجمہ مولوی فرمان علی صاحب)

قا :- کوے کی آواز کائیں کائیں۔ (یہ اصل میں عربی قاق سے مخفف کر لیا ہے کیوں کہ اس کے معنی عراقی کوے کی آواز کے آئے ہیں جس کی آواز ہندوستان کے پہاڑی کوؤں سے بہت مشابہ ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں قا کوئی نہیں بولتا کائیں کائیں سب بولتے ہیں کیا مرد کیا عورت۔

قاآن :- (۱) بہت بڑا عادل سخی اور عاقل بادشاہ (۲) شہنشاہ چین کا لقب (۳) وہ ترکی لقب جو شہنشاہ یا حاکم اعلی کو دیا جائے (۴) چنگیز خاں کے بیٹے کا نام بھی تھا اب یہ لقب ترکستان کے بادشاہ کا ہے (۵) (مجازاً) ہر عظیم الشان بادشاہ۔ ترکی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

قاآنی :- فارسی زبان کے ایک مشہور اور مستند شاعر کا تخلص، فارسی، رائج۔

قول فیصل۔ قاآنی کا اصلی نام حبیب اور میرزا خاندانی لقب تھا۔ ان کے والد میرزا ابو الحسن بھی شاعر تھے اور گلشن تخلص کرتے تھے۔

قاآنی شیراز میں سنہ ۱۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۰ سال کے تھے کہ باپ نے سفر آخرت اختیار کیا تحصیل علم کے واسطے مشہد مقدس گئے۔ شعر و سخن سے طبیعت کو صغر سنی ہی سے مناسبت تھی لوگ ان کا کلام سن سن کے متحیر ہو جاتے تھے۔ تھوڑے ہی عرصے میں ملک میں شہرت ہونے لگی یہاں تک کہ آوازۂ سخن شاہ ایران فتح علی شاہ قاچار کے تیسرے بیٹے شجاع السلطنت حسن علی میرزا والی خراسان کے کان تک پہنچا۔ دربار میں طلب کئے گئے میرزا نے ایک قصیدہ جس کا مطلع ہے۔

گرفت جبہ گیتی شمیم عنبر ناب

نذر گزرانا۔ ندیمان خاص میں داخل ہوئے رفتہ رفتہ شہنشاہ کے دربار میں شہزادہ کے ذریعے سے پہنچے اور "مجتہد الشعراء" خطاب پایا بعد کو محمد شاہ غازی نے "حسان العجم" کے لقب سے اور ان کے بیٹے ناصر الدین شاہ نے "ملک الشعراء" کے خطاب سے ممتاز فرمایا حکیم قاآنی نے دس سال تک شاہزادہ حسن علی میرزا اور آٹھ سال شہزادہ علی قلی کے دربار میں ملازمت کی اس کے بعد شاہ ناصر الدین قاچار نے کمال قدردانی سے اپنی خدمت میں رکھا۔ اس آخری دور میں قاآنی

نے شاعری میں ایک نئی روح پھونک دی ہے اور جو روانی
کی ایسی روانی ان کے کلام میں ہے اکثر متقدمین کے
کلام میں بھی نایاب ہو۔ جدت مضامین، شوخی، بذلہ
سنجی سے کلام پر ہے۔ طرزِ بیان ایسا دلکش اور
دل آویز ہے کہ سامع کو مسخر کر لیتا ہے۔ شاعر
کی حیثیت سے وہ کسی طرح خاقانی سے کم نہیں ہیں۔
اگر انھیں خاتم الشعرا کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا چنانچہ
خود ایک جگہ کہا ہے۔

اے شاہ قاآنی منم خاقانی ثانی منم
نے آنکہ خاقانی منم زیں نظم غرا ریختہ
آنکو منم در شاعری خاتم مقام عنصری
از نقش الفاظ دری نیرنگ معنی ریختہ

صنائع بدائع کا استعمال بھی کیا ہے۔ گرچہ اس
حد تک کہ شعر چیستان ہو جائے۔ ۱۲۷۰ھ میں راہی
ملک بقا ہوئے۔

ان کی شاعری کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ،
انھوں نے دورِ قدیم کے اکثر الفاظ کو جنھیں نظامی
اور ان کے متبعین نے ترک کر دیا تھا اور بہت کم
استعمال کرتے تھے آزادی سے اپنے کلام میں استعمال
کیا ہے۔

قاب ۲ مخصوص وضع کی بڑی پھیلی ہوئی
رکابی جو اکثر چینی کی ہوتی ہے ترکی، مونث، فصیح رائج۔
محلِ صرف:۔ بجائے اسکے کہ الگ الگ پلیٹوں میں پلاؤ
لاؤ کسی قاب میں نکال لاؤ تو زحمت سے بچ جاؤ گے۔

قولِ فیصل۔ ترکی میں قاب کے معنی ہیں کھانے کا
خوان عربی میں قعب اس بڑے پیالے کو کہتے ہیں جس
سے ایک آدمی سیر ہو سکے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے
قاب کے معنی چینی کا بڑا طباق اور ڈھکنا بھی لکھے
ہیں۔ اس کی اردو جمع قابیں اور باعتبار محل
قابوں رائج و فصیح ہے "بھرنا اور بھری ہونا" کے
ساتھ صرف کرتے ہیں۔

بادام کو اکبر سے ہوا تجھ پہ یہ روشن
(بھری) نعمت سے بھری ہیں یہ سب افلاک کی قابیں — مصحفی
کشتیاں بھر شراب کی آئیں
(بھرنا) قابیں بھر کر کباب کی آئیں — قلق

مصحفی نے نعمت کے لیے اور قلق لکھنوی نے کباب
کے لیے اس لفظ کو استعمال کیا ہے مگر موجودہ دور میں
پلاؤ اور زردے کے لیے اس کا استعمال ہے۔

قاب ۳:۔ مطلق ظرف، جیسے قاب عینک یعنی عینک
کا خانہ، قابِ قلم یعنی قلم دان علیٰ ہذا القیاس قاب
آئینہ اور قابِ کتاب وغیرہ یعنی جزدان، ترکی مونث۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ رشک لکھنوی نے قلم دان کے معنی میں،
قابِ قلم نظم کیا ہے جبکہ لکھنؤ میں عمومی حیثیت نہیں
حاصل ہو سکی۔

تم کو خط لکھنے میں کھلتا ہے قلم دان آپ ہی
کیا کریں قابِ قلم پر نہیں قابو اپنا — رشک

قاب آئینہ اور قاب کتاب اہلِ لکھنؤ بالکل نہیں استعمال
کرتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کے لکھنے کے بموجب قاب
قلم، قاب آئینہ نیز قاب کتاب وغیرہ دہلی کی زبان
ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ رشک نے دہلی سے متاثر ہو
نظم کر دیا ہو۔

قاب ۴ قبضہ کمان اور خانہ کمان کا درمیانی
حصہ، کمان کی موٹھ سے گوشے تک کا فاصلہ
قوس یا کمان کا نصف، ایک ہاتھ فاصلہ، عربی،
مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ بالعموم نہیں بولتے۔

قابض ۱ (دیکھو سوم) قبضہ کرنے والا متصرف
دخیل، اردو، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ پہلے جن زمینوں پر ہمارے باپ دادا قابض
تھے اب وہی زمینیں دوسروں کے تصرف میں ہیں۔
قولِ فیصل۔ عربی میں اس کے معنی گھیرنے یا کھینچنے والا

قابض ۲ نکالنے والا، جان قبض کرنے والا
ارواح کا قبض کرنے والا، روزی کا تنگ کرنیوالا، کھینچنے والا
پنجے سے پکڑنے اور دبانے والا۔ عربی، مذکر۔
(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ جان قبض کرنے والے کے معنوں
میں تنہا قابض نہیں بولتے۔ روح قبض کرنے والے
فرشتے یعنی جناب عزرائیل کو قابض ارواح کہتے ہیں
روزی تنگ کرنے والے کے معنی میں نہ تنہا رائج ہے نہ
کسی ترکیب کے ساتھ زبانوں پر آتا ہے۔ پنجے سے پکڑنے
اور دبانے والے کے معنی میں بھی بالکل نہیں بولتے۔

قابض ۳ وہ دوا یا کھانے کی چیزیں جو قبض
پیدا کر دیں۔ عربی، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ کیا خدا کی شان ہے کہ منقی ملین ہوتا ہے اور
منقے کے بیج قابض ہوتے ہیں۔

قابض ۴ مالک کا قائم مقام مالک، اردو،
صفت اصطلاح قانون۔

قابض ۵ نیز تنگ روزی دینے والا پروردگارِ
عالم کا اسم صفت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ عربی کو دعاؤں وغیرہ میں یا قابض کی ترکیب
سے اس کا استعمال ہے۔ اردو میں بالعموم رائج نہیں۔

قابضِ ارواح (باضافت) ملک الموت، قضا کا فرشتہ
روحوں کو قبض کرنے والا۔ حضرت عزرائیل کا لقب
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ آخر میں مقربانِ درگاہ کو سمجھایا کہ ہند د

جزا سزا اور اچھے برے کاموں کے قائل ہیں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو لکھنے والا جو عمر بھر اس کے اعمال لکھتا رہا ہے۔ قابض ارواح فرشتے کے پاس بے جا ملتا ہے۔ (دربار اکبری)

قابض حین حیاتی:۔ عمر بھر کے لیے قابض (نور اللغات)

قول فیصل۔ قانون کی اصطلاح ہے۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قابض تشکمی:۔ تابع، قابض، درمیانی قابض۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قانون کی اصطلاح ہے عام طور سے نہیں بولتے۔

قابض ہو جانا:۔ دوسرے کی زمین یا جائداد یا مال وغیرہ پر جائز و ناجائز طور پر قبضہ کر لینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ جب تک مقدمہ چل رہا ہے قبضہ نہ چھوڑنا ورنہ مدعاعلیہ کے قابض ہو جانے کے بعد تمھیں لوہے لگ جائیں گے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی محل پر "قابض ہو بیٹھنا" لغت قائم کیا ہے جو لکھنؤ کی زبان نہیں ہے

قابض ہونا:۔ قبضہ پانا، دخل پانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ انھوں نے روپے اور سامان سے مدد کی۔ اور راجی علی خاں حاکم خاندیس کو بھی فرمان سفارشی لکھا۔ چنانچہ اس کی یاوری سے اپنے ملک پر قابض ہوا۔ (دربار اکبری)

قاب قلم:۔ (باضافت) قلم دان، فارسی مونث، متروک۔

تم کو خط لکھنے میں کھلتا ہے قلم دان آپ ہی
کیا کریں قاب قلم پر نہیں قابو اپنا (رشک)

قاب قوسین:۔ دو کمانوں کا فاصلہ، کم سے کم دوری، بہت قربت عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو ممکن نہ تھا علم کونین میں
پڑھا مکتب قاب قوسین میں (صبح خنداں)

قول فیصل۔ عربی میں قاب بمعنی فاصلہ اور قوسین بمعنی دو کمانیں جو تثنیہ کا صیغہ ہے۔ قرآن مجید کے سورۂ والنجم میں یہ فقرہ ایسے محل کے لیے ہے جب جبرئیل امین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوئے تھے لیکن محدثین اور شعرا نے اس قربت سے مراد لی ہے جو شب معراج رسول کو خدا سے حاصل ہوئی تھی۔ کنایۃً ابروئے محبوب کو بھی کہتے ہیں

قاب کی قاب:۔ پوری بھری ہوئی قاب، کل قاب، اردو ترکیب، تابع فعل، فصیح، رائج۔

پی گئے سب جو ساقیا تند شراب سیب کی
چھاڑ گئے نشے میں ہم قاب کی قاب سیب کی (انشاء)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر پلاؤ زردے کے ساتھ اس کا صرف زبانوں پر ہے ورنہ جو چیز بھی قاب میں ہو اس کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قابل:۔ (بکسر سوم) قبول کرنے والا، پسندیدہ عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عزم درست جوہر قابل بہم ہوں جب
پھر دیر کچھ نہیں مدد کردگار میں (نظم طباطبائی)

قابل:۔ متاہل، اہل، اہلیت والا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

اس سے اس نے ہمیں جان دے کے پھر لی
نہ تھے امانت پروردگار کے قابل (پیارے صاحب رشید)

قابل:۔ سزاوار، لائق، عربی، صفت فصیح، رائج۔

نہیں فنا بھی تکلف ہے اپنی طینت میں
جگہ کہیں نہیں ملتی مزار کے قابل (عشق)

قابل:۔ شایان شان، مناسب عربی، فصیح، رائج۔

جان و دل سے نذر لے کر مجھ سے وہ راضی تو ہوں
پاس میرے کون سی شے ان کے قابل گھر میں ہے (داغ دہلوی)

قابل:۔ ہوشیار، تجربہ کار، ماہر، مشاق، فن کار، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ اس وقت لکھنؤ میں ڈاکٹر رفیق حسین صاحب سابق سول سرجن شیخ ہند ہیں ایسے قابل اور تجربہ کار ڈاکٹر ہیں کہ کبھی مرض کی تشخیص میں دھوکا نہیں کھایا۔

قابل:۔ عالم، فاضل، وسیع النظر پڑھا لکھا، ذی استعداد، تعلیم یافتہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہوئے تم جو فقرے بنانے کے قابل
تو جانا نے سب زمانے کے قابل (صابر)

قابل:۔ آئندہ سال، آگے آنے والا سال۔ عربی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں

قابل ادا:۔ ادا کرنے کے لائق، قرض ادا کرنے کے لائق۔ صاحب مقدور، عربی، صفت اصطلاح قانون۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قابل اعتبار:۔ (باضافت) معتبر، بھروسے

کے لائق جس پر اعتبار کیا جا سکے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل ضٓ۔ کسی قابل اعتبار آدمی کے ہاتھ پانچ سو روپئے روانہ کردو۔

قابلِ اعتراض :۔ (بہ اضافت) مزاحمت کرنے والا اور عذر نکالنے کے لائق، بیجا، نادرست، نامناسب۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل ضٓ۔ کسی شعر میں کوئی قابل اعتراض بات ہو تو ٹوک دیجئے گا۔ میں یہ غزل آپ کو بنظر اصلاح سنا رہا ہوں۔

قابلِ التفات :۔ (باضافت) توجہ کے لائق دھیان دینے کے لائق۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضٓ۔ آپ کے قابل التفات یہ امر ہے کہ باہمی صلح کر لینا مناسب ہے یا مقدمہ بازی جاری رکھنا بہتر رہے گا۔

قابلِ انقسام :۔ (باضافت) تقسیم ہونے کے لائق۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضٓ۔ جتنی اراضی قابل انقسام ہے اس کی ایک فہرست بنا لو تاکہ آسانی ہو جائے۔

قابلِ بازپرس :۔ (باضافت) جواب دہی کے قابل، مواخذہ طلب۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضٓ۔ آپ سب لڑکوں کو نہ بلائیے قابل بازپرس صرف وہی لڑکا ہے جس پر یقین ہے کہ وہی لڑکا چرا کے لے گیا ہے۔

قابل بننا :۔ (طنزاً) قابلیت جتانا، اردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

عروضی ہے اسے شاد بے علم جو ہے
یہ جاہل بنے ہیں زمانے کے قابل شاد لکھنوی

قابلِ تسلیم :۔ (باضافت) قبول کرنے اور مان لینے کے لائق، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل ضٓ۔ آپ کا یہ فرمانا کہ مومن غالب سے بڑے شاعر تھے قابل تسلیم نہیں۔

قابلِ تعریف :۔ (باضافت) نہایت عمدہ اور پسندیدہ، آفرین کے لائق۔ عربی الفاظ، فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

محل ضٓ۔ میرا پڑھنا قابل تعریف نہیں ہے بلکہ جن کا کہا ہوا مرثیہ پڑھ رہا تھا وہ یعنی حضرت انیس اعلی اللہ مقامہٗ قابل تعریف ہیں۔"

قابلِ تعزیر :۔ (باضافت) قابل سزا، قابل سرزنش، عربی الفاظ، فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

محل ضٓ۔ جب دونوں نے مل کے چوری کی تو میرے نزدیک دونوں قابل تعزیر ہیں اس لئے کہ جرم میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔"

قابلِ تعظیم :۔ (باضافت) قابل عزت احترام کے لائق، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل ضٓ۔ مولانا قابل تعظیم ہستی ہیں تم نے ان کے ساتھ گستاخی کی ہے یہ انتہائی افسوسناک بات ہے تمہیں چاہیے کہ ان سے جا کر معافی مانگو۔

قابلِ توجہ :۔ (باضافت) دھیان دینے کے لائق، التفات کے لائق، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل ضٓ۔ یوں تو آپ نے میرے کلام پر بہت سے اعتراض کر دیئے لیکن جو چیز قابل توجہ تھی اس پر نظر نہیں کی۔

قابل دست اندازی پولس :۔ ایسا جرم جس میں پولیس ہاتھ ڈال سکتی ہو یعنی وہ ایسے جرم کے الزام پر کسی مکان یا شخص کی تلاشی لے سکتی ہو، پوچھ گچھ کر سکتی ہو اور گرفتار کر سکتی ہو (انوار اللغات)

قول فیصل۔ یہ پولیس کی خاص اصطلاح ہے جو ابھی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

قابل دید :۔ (باضافت) دیکھنے سے تعلق رکھنے والا دیدنی، بہت عمدہ، بہترین، عربی فارسی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قابل دید پر دہ ترے رخسار سے میں
جن پہ آنکھوں کو میں سینکوں یہ وہ انگارے ہیں بحر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

صورت آئینہ کی آنکھ نہ پھر کھول کے بند
سکتہ ہے قابل دیدار کے تماشائی کا لطافت

قابل رشک :۔ (باضافت) وہ چیز یا شخص جس کی خوبی کو دیکھ کے رشک آئے اور دل للچائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قابل رشک ہے ظالم کی لقا
ہم زمانے میں نہ تھے اور یہ تھا مرزا رسوا

قابل رہائش ۔ (باضافت) رہنے کے قابل سکونت کے لائق، فارسی ترکیب، اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ کا مکان بہت بوسیدہ ہے جب تک مرمت نہ ہو گی قابل رہائش ہرگز نہیں ہو سکتا۔

قول فیصل۔ رہائش اردو ہے اس لئے فارسی ترکیب غلط ہے۔

قابل زراعت :۔ بونے جوتنے کے لائق، کاشت کے لائق۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو "قابل تردد" بھی بولتے تھے

جواب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

قابلِ سزا:۔ (باضافت) سزا پانے کا مستحق تقصیر دار، مجرم، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ عجب فیصلہ ہوا کہ جو قابل سزا تھے وہ چھوڑ دیئے گئے اور جو رہا کر دینے کے لائق تھے وہ مجرم ٹھہرائے گئے۔

قابلِ سماعت:۔ (باضافت) وہ مقدمہ جو قانون کی رو سے کسی عدالت کے اختیار میں ہو، سننے کے لائق مقدمہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب اصطلاح قانون۔

قابلِ سیر:۔ (باضافت) تماشے کے قابل دیکھنے کے لائق، عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

لائق دید بھی ان کی چاپ ہے
قابل سیر بھی ان کی دمک — مرزا رسوا

قابلِ غور:۔ (باضافت) توجہ کرنے اور سوچنے کے لائق، وہ بات جس کا سمجھنا فکر و تامل پر منحصر ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قابل غور ہیں اسرار وجود ہے
دیکھنا چاہیے آثار شہود — مرزا رسوا

قابلِ قبول:۔ (باضافت) مان لینے کے قابل، تسلیم کر لینے کے لائق۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جتنے شرائط انھوں نے لکھے ہیں ان میں صرف دو قابل قبول ہیں بقیہ رد کر دینے کے لائق ہیں۔

قابلِ قدر:۔ (باضافت) لائق تکریم، تعظیم کے لائق، قدر کے قابل، فارسی صفت، فصیح، رائج

قابل قدر زمانے میں کہاں ہے تو رشید

خیر مداح شہنشاہ زماں ہے تو رشید — رشید

قابل کرنا:۔ لائق بنانا، پڑھانا لکھانا، شائستہ بنانا، اردو مصدر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر اس طرح ہے۔ "کسی قابل کرنا اور اس قابل کرنا"

قابل نہ رہنا:۔ لائق نہ رہنا، صلاحیت نہ رہنا، قادر نہ رہنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا
جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا — غالب

قول فیصل۔ اس کا صرف اسم اور ضمیر کے ساتھ ہے۔ اپنے محل پہ رہنا کے بجائے ہونا بھی استعمال کرتے ہیں جیسے "یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے ورنہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ یہ خدمت انجام دے سکوں"۔

قَابِلہ:ا۔ (بکسر سوم) بچہ جنانے والی عورت بچہ جنانے کا پیشہ کرنے والی عورت، دائی عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہ فرخندہ خانم ہوئی حاملہ
میں حاضر ہوں گر چاہیئے قابلہ — امیر

قابلہ:۲۔ زن شائستہ، لائقہ، ہوشیار عورت، صاحب تدبیر عورت، قابل کا مونث عربی اسم مونث۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے البتہ طنزاً کبھی کبھی بول دیتے ہیں جیسے "آتا جاتا کچھ نہیں بڑی قابلہ بنتی ہیں ہر بات میں دخل دیتی ہیں"۔ اہل لکھنؤ قابل اور لائق کے معنوں میں عورتوں کے لئے بھی قابل ہی بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "ماما ملازمہ، خادمہ، خدمت کرنے والی عورت" کے بھی معنی لکھے ہیں اور صاحب نور اللغات نے "کابلا" "ڈھیری" کے معنی لکھ کے لکھتے ہیں کہ "اس معنی میں بسکون حرف سوم اور املا "قابلا" ہے اور فیصلہ اردو کا کیا ہے" لیکن اہل لکھنؤ مندرجہ بالا دونوں معنوں میں نہیں بولتے۔

قابل ہونا:۔ لائق ہونا، تعلیم یافتہ ہونا، تجربہ کار ہونا، صاحب استعداد ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عالم میں اس کے تو الطاف شہیدی کا سبب ہے
مجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا — شہید

قول فیصل۔ کسی اور کسی کے اضافے کے ساتھ بھی بول دیتے ہیں جیسے "یہ سب آپ کا حسن ظن ہے کہ آپ مجھے باکمال سمجھتے ہیں ورنہ میں کس قابل ہوں، من آنم کہ من دانم"۔

قابلیّت:ا۔ (بکسر سوم و چہارم و بہ تشدید یائے مفتوح) لیاقت، استعداد، علمیت، عربی مونث، فصیح، رائج۔

گو نہ طلاق آدمیت اس میں تھی
پر جھلکتی قابلیت اس میں تھی — حالی

قابلیّت:۲۔ ذہن کی رسائی، سوجھ بوجھ، دانائی، ہوشیاری، تجربہ کاری، عربی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگرچہ ان کی قابلیت اور کارگزاری ہمیشہ اکبر کی جوہر شناسی کو مرحلے کے رستے پر کھینچ لاتی تھی مگر دونوں کے خیالات کا تضاد بیچ میں خاک اڑا کر کام خراب کر دیتا تھا۔

قابلیّت:۳۔ مادہ، استعداد، قابلیت صلاحیت۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حکما ہر خلط کے اعتبار سے

منفعجات کا استعمال اس لئے کرتے ہیں تاکہ مادے میں خارج ہونے کی قابلیت اور صلاحیت پیدا ہو جائے۔

قول فیصل۔ عوام بسکون سوم و غیر بائے مشدد بھی بول دیتے ہیں۔

قابلیّت انقسام:- (ہ اضافت) تقسیم ہو جانے کی صلاحیت، کسی جسم کے بہت سے حصوں میں تقسیم ہو جانے کی لیاقت۔ عربی، صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر "تقسیم ہو جانے والی شے" کہیئے اس کا صرف زبانوں پر زیادہ ہے۔

قابلیّت بگھارنا:- (طنزاً) جاہل ہوتے ہوئے اپنی قابلیت کا اظہار کرنا، بیجا قابلیت ظاہر کرنا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل ضف۔ یہاں بیٹھے قابلیت بگھار رہے ہو۔ اماں کب سے پکار رہی ہیں جواب نہیں دیتے۔

قابلیّت پر موقوف ہونا:- استعداد پر موقوف ہونا، قابلیت پر منحصر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قابلیت پہ ہے موقوف ہو، ورثہ کیسا؟
بعد جعفر کے علم حیدر صفدر کو ملا — رشید

قابلیّت پیدا کرنا: علمی قابلیت بہم پہنچانا، استعداد حاصل کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ضف۔ طوطے کی طرح رٹنے سے کام نہیں چلے گا پڑھنا ہے تو سمجھنے کی قابلیت پیدا کرو۔

قابلیّت جھلکنا:- قابلیت کا تھوڑا تھوڑا اظہار ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو نہ مطلق آدمیت اس میں تھی
پر جھلکتی قابلیت اس میں تھی — حالی

قابلیّت چھانٹنا:- جاہل ہوتے ہوئے اظہار قابلیت کرنا، قابلیت کی باتیں کرنا، قابلیت بگھارنا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل ضف۔ بھئی آتا جاتا کچھ نہیں ہر بات میں بولی اٹھتی ہو بیٹھے بیٹھے قابلیت چھانٹا کرتی ہو یہ تمہارا کون سا طریقہ ہے۔

قابلیّت دکھانا: علمی استعداد کو ظاہر کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ضف۔ آج مولانا نے جلسے میں فی البدیہہ اور پر مغز تقریر کر کے اپنی قابلیت دکھا دی اور دنیا سے اپنا لوہا منوا لیا۔

قول فیصل۔ طنزاً بھی بلا وجہ کی استعداد اور علمیت ظاہر کرنے کے معنوں میں بھی اس کا استعمال ہے جیسے کچھ پڑھے لکھے تو ہیں نہیں خواہ مخواہ اپنی قابلیت دکھایا کرتے ہیں۔ اسی محل پر "قابلیت دیکھ لی" بھی بول دیتے ہیں۔

روبرو اس کے ہو چپ کیوں اے منیر
دیکھ لی بس قابلیت آپ کی — منیر

قابو:- (واو معروف) فرصت، مہلت، موقع، ترکی، مذکر، دہلی کی زبان

نہ خنجر نہ بسمل نے ہے ہے
ذرا قابو تڑپنے کا نہ پایا — ذوق

قابو:- قدرت، مقدور، ترکی، مذکر، فصیح، رائج۔

چاہتا ہے دل کے جسم بارے ہو جائے ایک
کیا کرے پانہ سکا نہیں اے جان قابو آئینہ — ناسخ

قابو:- اختیار، اقتدار، ترکی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل ضف۔ اکبر کے ابتدائی زمانے میں راستی پیشہ سچے، ملنسار الگ ہو گئے تھے۔ شیطانوں اور فتنہ پردازوں نے قابو پایا تھا۔ (دربار اکبری)

قابو:- بس، زور، ترکی، مذکر، فصیح، رائج

ترک الفت تو کچھ آساں نہیں مشکل ہے رشید
اور آہوں کو ذرا ان پہ اگر قابو ہے — رشید

قابو:- قبضہ، کہنا، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ہر چند چاہتا ہوں کہ بولوں نہ یار سے
قابو میں اپنے دل کو نہ پاؤں تو کیا کروں — امانت

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "داؤ، گھات، کمیں، پہنچ، دسترس، رسائی" کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قابو پانا:- اختیار حاصل ہونا، قبضے میں آنا، قدرت پانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ضف۔ اکبر کے ابتدائی زمانے میں راستی پیشہ، سچے ملنسار الگ ہو گئے تھے۔ شیطانوں اور فتنہ پردازوں نے قابو پایا تھا۔ (دربار اکبری)

قابو پانا:- فرصت پانا، مہلت پانا، موقع پانا، وقت پانا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

نہ خنجر نہ بسمل نے ہے ہے
ذرا قابو تڑپنے کا نہ پایا — ذوق دہلوی

قابو پانا:- بدلہ لینا، عوض نکالنا، اردو صرف فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قابو پر چڑھنا:- ہتھے چڑھنا، کسی کے بس میں آنا، اردو صرف، متروک۔

یار قابو پر چڑھا ہے اندھیری رات ہے
آب حیواں خضر کو ہاتھ آ گیا ظلمات میں — آتش

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "قابو پر چڑھ جانا" بھی استعمال کرتے تھے۔

چھوڑنے ہی کے نہیں ہم دخت رز کو دیکھنا
جب وہ قابو پر ہمارے ساقیا چڑھ جائے گی — ظفر

قابو پرست:- کمینہ، داؤں گیرا، بد ذات، فارسی

ترکیب، اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف۔ اب تو یہ بے حیا، قابو پرست، نشۂ بادۂ نامردی سے مست تلواریں کھینچ کھینچ کر دوڑے۔ (طلسم ہوش ربا)

قابو چڑھنا:۔ ہتھے چڑھنا، بس میں آنا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

سوچتا کیا ہے تو اب دل میں چڑھا جا معروف
آج ہی تو یہ چڑھا ہے ترے قابو شیشہ — معروف

قابو چلانا:۔ حکم چلانا، قدرت دکھانا، زور دکھانا، اختیار چلانا، داؤ کرنا، اردو صرف، فعل متعدی، دہلی کی زبان۔

قابو چلنا:۔ اختیار ہونا، زور چلنا، دسترس ہونا، اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

دل کو ہم نے اپنے بس میں کر لیا
کوئی اب چلتا ہے قابو آپ کا — آتش

قول فیصل۔ نفی کی صورت میں بھی مستعمل ہے وہ بھی غیر فصیح ہے۔

مگر اس شوخ پہ قابو نہ چلا
کسی عنوان سے جادو نہ چلا — مرزا رسوا

قابوچی:۔ خود غرض، مطلب پرست، اپنا فائدہ دیکھنے والا، ترکی، اسم مذکر، متروک۔

محلِ صرف۔ سنو آزاد! ہم گنوار آدمی تین پانچ تو جانتے نہیں ہمیں بات کرنا کیا آئے۔ یار ہم تو دوست کے دوست ہیں مگر ایسے قابوچیوں کے البتہ دشمن ہیں (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ یہ لفظ صحیح "قاپوچی" ہے۔ بتنفنی، بدذات، فتنہ پرداز، کے معنوں میں بھی استعمال کرتے تھے۔

نہ جا تو غیر کے گھگیانے پر مفسد ہے وہ موذی
وہ قابوچی بڑا ہے اس کی یہ منت زبانی ہے — لاعلم

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے دو معنی اور لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

(۱) دربان، حاجب (۲) رذالہ کھدوا، سفلہ کمینہ، جیسے "اس موئے قابوچی کو پوچھتا ہی کون ہے"۔

قابو حاصل ہونا:۔ اختیار ملنا، قدرت حاصل ہونا، قبضہ میسر آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ جب ملکی معیشت پر اس کو مکمل قابو حاصل ہو گیا تو اس نے فتح پور سیکری اور آگرہ کے تعمیری پروگرام شروع کیے۔ (عبدالحی فاروقی کے مضمون سے)

قابوس نامہ:۔ فارسی زبان کی ایک قدیم ترین کتاب۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ قابوس نامہ کا مصنف امیر کیکاؤس بن اسکندر بن قابوس وشمگیر زیاری حکمراں تھا۔ یہ کتاب اس نے اپنی زندگی کے آخری دور میں اپنے بیٹے گیلان شاہ کے لئے پند و نصیحت کی غرض سے ۴۴ فصلوں میں لکھی تھی۔ امیر کیکاؤس ایک نہایت سچا نیک اور پارسا آدمی تھا۔

قابوس نامہ، آداب معاشرت، رسوم دوستی و الفت، ترتیب زندگانی، کسب فضائل اور تہذیب خصائل پر لکھی گئی ہے یہ کتاب ۴۷۵ھ میں یعنی مصنف کی وفات سے کچھ ہی دنوں پہلے لکھی گئی ہے۔ امیر کیکاؤس شاعرانہ ذوق بھی رکھتا تھا اور اس نے اچھے شعر بھی لکھے ہیں (از تاریخ ادبیات ایران۔ مصنفہ ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

قابو سے باہر ہونا:۔ بس سے باہر ہونا، اختیار کی حد میں نہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میں سمجھایا کرتا تھا کہ مرزا صاحب لڑکے کو بیجا لاڈ پیار کرنا اس کو تباہ کرنا ہے، نہیں مانتے تھے کہتے تھے ایک ہی لڑکا ہے اس پر میرا لخت جگر تھا جوان ہونے کے بعد اب جو قابو سے باہر ہو چکا ہے تو ہر ایک سے روتے پھرتے ہیں۔

قابو سے باہر ہونا:۔ ۲۔ آپے میں نہ رہنا بہت زیادہ غصے کی وجہ سے بے قابو ہونا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ اب ان کے غصے کا کوئی ٹھکانا نہیں ذرا ذرا سی بات پر قابو سے باہر ہو جاتے ہیں اور اول فول بکنے لگتے ہیں۔

قابو سے نکل جانا:۔ اختیار سے باہر ہو جانا، کہنے میں نہ رہنا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دل سے کہتا ہوں کہ تو ساتھ نہ لیجا مجھ کو
جا کے میں واں ترے قابو سے نکل جاؤنگا — ذوق

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی لکھے ہیں "داؤں سے نکل جانا، گھات سے نکل جانا" یہ بھی دہلی کا صرف ہے۔

اے دل جو وہ یاں آیا، کیا کیا ہمیں ترسایا
تو نے اسے سکھلایا قابو سے نکل جانا — مومن

اور ایک معنی "آپے سے باہر ہو جانا، بپھرنا، مچلنا" کے بھی لکھے ہیں۔ یہ بھی دہلی تک محدود ہیں۔ جیسے "وہ ابھی زنجیروں سے نہ نکلا تھا کہ قابو سے نکل گیا۔ ایک فیلبان کو وہیں چیر ڈالا۔" (دربار اکبری)

قابو کا نہ ہونا:۔ بس کا نہ ہونا، اختیار کا نہ ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

چشم شوخ ان کی بس اب ان کے بھی قابو کی نہیں
وہ تو یہ سمجھے حیا تے یہ حیرائی نہ گئی — لاعلم

قابو کرنا:۔ بس میں کرنا، اختیار میں کرنا، مغلوب کرنا، زیر کرنا، قابض ہونا، قبضہ کرنا، دبانا،

داؤں میں لانا، دبوچنا جیسے شیر نے ہرن کو قابو میں کر لیا۔ اردو صرف، فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ زنار لکھنوی نے "پر" کے ساتھ قابو کر لینا بھی نظم کیا ہے اب کسی طرح نہیں بولتے۔

وائے قسمت کیا جھمر آئینہ نے روئے نگار
شانے نے کر لیا اس زلف پہ قابو اپنا — زنار

اب ایسے محل پر "قابو میں کر لینا" مستعمل ہے۔

قابو کی بات نہ ہونا:۔ اختیار سے باہر ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ "قابو" کی جگہ اختیار زیادہ بولتے ہیں جیسے "تم بیکاروں کی خوشامد کرتے ہو وہ تمھیں ملازمت نہیں دلا سکتے۔ اب بات ان کے اختیار کی نہیں ہے"۔

قابو لگنا:۔ قابو ہونا، موقع ملنا، عورات دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ محاورہ نہ فرہنگ آصفیہ میں ملا نہ لغات النساء میں۔ دہلی کے مخزن المحاورات میں بھی ڈھونڈھا مگر نہیں ملا۔ صاحب نور اللغات نے بھی نہیں لکھا معلوم نہیں مولف نور اللغات نے کہاں سے لکھ دیا۔

قابو ملنا:۔ اختیار ملنا، مقدور ہاتھ آنا، قدرت حاصل ہونا، اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یہ قوم کی قوم بے وفا ہے جب کبھی اس کو قابو ملا ہے غریبوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں

قول فیصل۔ نفی کی صورت سے بھی استعمال کرتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے "اس نے راہ میں ان کو مع قفس پایا مگر قابو نہ ملا جو برق کو رہا کرتی" (طلسم ہوش ربا)

قابو میں:۔ اختیار میں، زیر اثر، بس میں، اردو صرف فصیح، رائج۔

ہر چند چاہتا ہوں کہ بولوں نہ یار سے
قابو میں اپنے دل کو نہ پاؤں تو کیا کروں — امانت

قابو میں آنا:۔ اختیار میں آنا، بس میں آنا کسی کے زیر اثر آنا، اردو صرف، فصیح، رائج

میرے قابو میں نہ پہروں دل ناشاد آیا
وہ مرا بھولنے والا جو مجھے یاد آیا — داغ

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "قابو میں آ جانا" بھی ہے۔

دل دے کے آ گیا مرے قابو میں اے صنم
میں اپنے اختیار سے مجبور ہو گیا — ناسخ

قابو میں رکھنا:۔ بس میں رکھنا، اختیار میں رکھنا، اپنے زیر اثر رکھنا، قبضے میں رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دیکھو دل کو قابو میں رکھو زیادہ گھبرانے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آج ہی کل میں دہلی سے خط آنے والا ہے۔ انشاء اللہ سب خیریت ہوگی۔

قابو میں رہنا: بس میں رہنا، قبضے میں رہنا، اختیار میں رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لڑکے کے مرنے کی خبر سن کے دل کا قابو میں رہنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

قابو میں کرنا:۔ بس میں لانا، مغلوب کرنا، کسی کو اپنے اختیار میں لانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عاملوں کے متعلق سنا ہے کہ وہ جنوں کو اپنے قابو میں کر لیتے ہیں اور ان سے ایسے کام لیتے ہیں جو انسانوں سے ممکن نہیں۔

قابو میں لانا:۔ بس میں لانا، کسی کو اپنے اختیار میں لانا، مغلوب کرنا، اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

سانپ کو قابو میں لا کر چھوڑ دینا زہر ہے
جان سے مایوس ہوں میں زلف جاناں چھوڑ کر — ناسخ

قابو میں لگنا:۔ داؤں میں لگنا، گھات میں بیٹھنا، اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

قاتل جو چھپا ہوا کھڑا ہے
قابو میں لگا ہوا کھڑا ہے — نعیم دہلوی

قول فیصل۔ یہ محاورہ فارسی محاورے "در کمیں نشستن" کا اردو ترجمہ ہے۔

قابو میں ہونا:۔ بس میں ہونا، اختیار میں ہونا، دسترس میں ہونا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چھمی جان: دو شنبے کو تڑکے سے بانے کی کنکیاں اڑیں گی۔ ابھی بنارس سے بانا منگایا ہے۔ دانشِ ماہی جال کی کنکیاں ایسی سدھی ہیں کہ ہر دم قابو میں موڑو، غوطہ دو، کھینچو جو چاہے سو کرو (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ باعتبار محل زیادہ تر "قابو میں ہے" یا "قابو میں تھا" بولتے ہیں۔

کس نے خود رفتہ کیا کیا رنگ ہے کیا حال ہے
عشق تم کو تو یہ دعویٰ تھا کہ دل قابو میں ہے — میر عشق

ذیل کے شعر میں آتش نے "قابو میں ہوا" نظم کیا ہے جو موجودہ دور میں قلیل الاستعمال ہے اب ایسے محل پر زیادہ تر "قابو میں آیا" بولتے ہیں۔

قابو میں یار عشق کی تاثیر سے ہوا
کیا حسن اتفاق یہ تدبیر سے ہوا — آتش

آتش کے شاگرد کیف لکھنوی نے اسی "قابو میں ہوا" کی تکمیلی صورت "قابو میں ہو گیا" نظم کی ہے وہ بھی کسی حد تک قلیل الاستعمال ہے۔

یار قابو میں مرے بے سحر و افسوں ہو گیا
داغِ الفت اختر بخت ہمایوں ہو گیا — کیف

قابو ہونا:۔ بس ہونا، اختیار ہونا، اردو صرف

فصیح ، رائج ۔

کیوں تری بزم میں آتے جو نہ لاتا کوئی
روک رکھتے نہ طبیعت کو جو قابو ہوتا — جلال

قابو ہونا :۔ موقع ہونا ، فرصت ہونا ، اردو محاورہ ۔ دہلی کی زبان ۔

مرا قاصد پھر آیا ہے کے خط کیوں کو جانا ہے
یقیں ہے خط کے دینے کا انھیں قابو نہ ہووے گا — ظفر

قابیل :۔ (بیائے معروف) جناب آدم علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام جس نے اپنے چھوٹے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا ۔ سریانی ، رائج ۔

عشق میں اکثر بنی آدم نے کیں خونریزیاں
مار ڈالا کس طرح قابیل نے ہابیل کو — دلاور عاشق

قول اعجیل ۔ بسند نور اللغات قابیل نے اپنی بہن اقلیما کے حسد میں ہابیل کو مار ڈالا تھا ۔ یہ روایت اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ہے شیعی روایت کے مطابق قتل ہابیل کی وجہ یہ ہے کہ حضرت آدمؑ نے ہابیل کو ان کی پرہیزگاری اور قابلیت کی وجہ سے اپنا وصی بنانا چاہا اور اسم اعظم کی تعلیم دینا چاہی ۔ یہ سن کے قابیل کے دل میں رشک و حسد کی آگ بھڑکی اور اپنے باپ سے گستاخانہ کہنے لگا ۔ جانشینی کا تو مجھے حق ہے حضرت آدمؑ نے قصہ چکانے کی غرض سے فرمایا کہ تم دونوں خدا کی بارگاہ میں اپنی اپنی نذریں پیش کرو جس کی نذر قبول ہوگی وہی جانشینی کا حقدار سمجھا جائے گا غرض کہ ہابیل جو بکریاں چرایا کرتے تھے ایک خوب موٹا تازہ بچہ کچھ دودھ کچھ مکھن لے جا کے پہاڑ پر رکھ آئے اور قابیل جو کھیتی کرتا تھا غلے میں کچھ سوکھی اور خراب بالیاں لے جا کے رکھ آیا ۔ اس کے بعد آسمان سے ایک آگ کا ایک شعلہ اترا اور ہابیل کی نذر کو کھا گیا قابیل کی نذر جوں کی توں رکھی رہ گئی ۔ قابیل کو یہ دیکھ کر اور رشک و حسد پیدا ہوا ۔ اور وہ اس تاک میں تھا کہ ہابیل کو قتل کرے ۔ آخر جب حضرت آدمؑ حج کی غرض سے گئے تو اس کو موقع ملا ۔ ہابیل ایک دن جنگل میں سو رہے تھے ۔ اس نے شیطان کی تعلیم سے پتھر سے ان کا سر کچل دیا ۔ مارنے کو تو مارا مگر چونکہ دنیا میں یہ پہلی موت تھی اس وجہ سے اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کیوں کر چھپائے ۔ مدتوں لئے لادے لادے پھرا یہاں تک کہ اس میں سے بدبو پھیلی اور درندوں نے اس پر حملہ کرنا چاہا ۔ اس وقت خدا نے دو کوے بھیجے ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار ڈالا ۔ پھر اس نے اپنی چونچ سے گڑھا کھود کے دفن کیا ۔ اس وقت قابیل نے بھی یہی کیا ۔ جب حضرت آدم کو معلوم ہوا تو آپ نے اس زمین پر بھی لعنت کی جو ہابیل کا خون پی گئی تھی ۔ اس وجہ سے اب تک یہ زمین خون نہیں چوستی ۔ اور قابیل پر لعنت بھیجی ۔ وہ راندۂ درگاہ ہو کر عدن پہنچا اور شیطان کی تعلیم سے آتش پرست بنا اور دنیا بھر کی بری باتوں میں مشغول ہوا ۔ یہاں تک کہ سخت سے سخت سزا میں مبتلا ہوا ۔ جب طوفان نوح آیا تو اس کی تمام اولاد کا خاتمہ ہو گیا ۔

(حاشیہ قرآن مجید مترجمہ مولوی فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ) عاشق کا مندرجہ بالا شعر اہل سنت کے نقطہ نظر کے موافق ہے ۔

قاتل :۔ (بکسر سوم) قتل کرنے والا ۔ آدمی ، جان سے مار ڈالنے والا ۔ عربی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

اک افسانہ دل بکسی رہ گیا
نہ قاتل رہا اور نہ سرور رہا — انیس

قاتل :۔ ہلاک کرنے والا ۔ جان لیوا ۔ مہلک عربی صفت فصیح ، رائج ۔

قول اعجیل ۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ "سم قاتل" کی ترکیب سے زبانوں پر ہے ۔ جیسے اسنے تیز زہر سے بخار میں نیم وا استعمال نہ کرنا کہ تھا زہر سیم قاتل ہے ۔

قاتل :۔ گھائل کرنے والا ۔ قتل کرنے والا ۔ (کنایتہً) معشوق ، محبوب ، عربی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

جنازے کے ہمراہ آتا ہے گریاں
جھکائے ہوئے سر کو قاتل ہمارا — نقش

قول اعجیل ۔ جس طرح حضرات شعرا نے معشوق کو بت ، صنم ، کافر ، ظالم ، راہزن ، وغیرہ فرض کیا ہے اسی طرح قاتل بھی کہتے ہیں ۔ اور اس کے متعلقات ہیں یعنی قتل گاہ ، قتل بسمل ، خون ، خنجر ، ناوک وغیرہ ان کا بھی ذکر کرتے ہیں ۔

قاتل الحریص حرصہ :۔ کشتہ ، حریص ، حرص اوست ، یعنی حریص کو اس کی حرص مار ڈالتی ہے ۔ عربی مقولہ ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

قاجار :۔ قاجار یا قراجار وہ خاندان ہے جو آج کل ایران پر حکومت کر رہا ہے ۔ اس خاندان کی اصلی نسل قراجار نویان یعنی شہزادہ قراجار سے ہے جو قوم کا مغل اور ہلاکو خاں کا پوتا ارغون خاں کا اتالیق تھا ۔ اور ایک بڑا کثیر الاولاد شخص تھا ۔ اس کی نسل بہت پھیلی اس کی اولاد میں سے جو اکثر آرمینیہ میں آباد تھی ایک شخص شاہ علی خاں انسر

میں آیا اس وقت خاندان صفویہ کا عہد حکومت تھا۔ شاہ قلی خاں نے استرآباد میں شادی کی اور اس کے ہاں دو بیٹے ایک فتح علی خاں دوسرا افضل علی آقا پیدا ہوئے۔ نواب فتح علی خاں کو سلطنت ایران میں بہت رسوخ حاصل ہوا اور رفتہ رفتہ خود سلطنت پر قابض ہو گیا اگرچہ اس نے خود کچھ سلطنت نہیں کی مگر اولاد کے واسطے ایک مضبوط بنیاد ڈال دی، اور آخر اس کا بیٹا محمد حسن خاں بادشاہ ہوا کتب تواریخ میں نواب فتح علی خاں کو جد سلاطین قاچار لکھا ہے۔ ناصر الدین قاچار جو آج کل ایران میں تخت نشین ہیں اپنے خاندان کے چھٹے بادشاہ ہیں جن کا سلسلہ اس طرح پر ہے۔ محمد حسن[1] خاں قاچار، حسین خاں[2] قاچار، آغا محمد[3] شاہ قاچار، فتح علی[4] شاہ قاچار، محمد شاہ[5] قاچار، ناصر الدین[6] شاہ قاچار دام سلطنتہ، ترکی، اسم مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے جیم فارسی کے ساتھ قاچار کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں ایران پہلوی خاندان کے زیر نگیں ہے۔ آج کل تخت ایران پر شاہ آریہ مہر محمد رضا شاہ پہلوی متمکن ہیں۔

قادِح:۔ (بکسر سوم) عیب نکالنے والا، قدح کرنے والا، برا کہنے والا، مادح کی ضد۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زخموں کی چیر پھاڑ کرنے والے اور نشتر دینے والے کے لئے تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

قادِر[1]:۔ (بکسر سوم) قدرت رکھنے والا صاحب اختیار، قادر علی الاطلاق، عربی صفت مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انشاء اللہ یہ کتاب جلد اور خوبصورتی کے ساتھ دو تین مہینے میں تیار ہو جائے گی۔ اور وطن کی رخصت جس پر میں جان دے رہا ہوں وہ بھی حاصل کر لوں گا۔ اللہ بڑا قادر ہے اور قبولیت اسے سزاوار ہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ یہ لفظ خدا کا اسم صفت ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

قادر[2]:۔ قابو رکھنے والا، قدرت رکھنے والا مختار۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ اردو لکھنے پر قادر نہیں ہیں ہاں ہندی میں جا ہے جتنے خطا ان سے لکھوا لو۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے۔ زور آور، توانا، بلوان، غالب، ور، زبر کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

قادِرُ الکلام:۔ (بکسر سوم وضم چہارم) شعر گوئی پر قدرت رکھنے والا، زبان پر قدرت رکھنے والا، عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حضرت شوق مدظلہ جیسے قادر الکلام شاعر کے کلام کی داد کچھ انھیں کے جیسے قادر الکلام خوب دے سکتے ہیں۔ (رسالہ تنویر المشرق)

قادِرُ الکلامی:۔ کلام پر قدرت رکھنا، عربی ترکیب، فارسی صرف، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انھیں (ذوق کو) قادر الکلامی کے دربار سے ملک سخن پر حکومت مل گئی ہے کہ ہر قسم کے خیال کو جس رنگ سے چاہتے ہیں کہہ جاتے ہیں (آب حیات)

قادر انداز۔ ٹھیک نشانہ لگانے والا، وہ تیر انداز جس کا نشانہ کبھی خطا نہ کرے، فارسی صفت، متروک۔

محل صرف۔ دلدار علی نے مسکرا کر کہا ہو گا کوئی در کسہ گر، ہے کوئی ایسا ہی قادر انداز ضرور (دربار پہلا گناہ)

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے انھیں معنی میں قادر دست بھی لکھا ہے جو بالکل نہیں بولتے۔ اس محل پر زیادہ تر "قدر انداز" زبانوں پر ہے۔

قادِرِ علی الاِطلاق:۔ (باضافت) تمام چیزوں پر قدرت رکھنے والا، ماسوا اللہ پر قدرت رکھنے والا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ خداوند عالم کی مخصوص صفت ہے۔

قادرِ مطلق:۔ (باضافت) ہر کام پر قدرت رکھنے والا۔ خداوند عالم کی صفت، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان باپ بیٹوں کے حالی قادر مطلق کی قدرت نمائی کا نمونہ ہیں۔ (دربار اکبری)

قادِر ہونا:۔ قدرت رکھنا، قابو رکھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خداوند عالم ہر چیز پر قادر ہے

قادری[1]:۔ (بکسر سوم وچہارم) ایک قسم کا سینہ بند۔ اردو مونث، دہلی کی زبان متروک۔

تو دوا ایک ہی اللہ ری او حرفت باز رنگین
قادری مانگی تھی تو دوڑ کے لائی پشواز دہلوی

قول فیصل۔ پہلے بیگمات قلعہ دہلی میں اس کا رواج عام تھا لیکن اب صرف شعراء کے کلام کے علاوہ اس کا استعمال کہیں نہیں پایا جاتا

قادِری[2]:۔ صوفیوں کا ایک گروہ جو شیخ عبد القادر جیلانی کے طریقے پر ہے۔ عربی، اہل سنت حضرات کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ حضرات اہلسنت کی کے ساتھ اپنے ناموں کا جزو بنا کے استعمال کرتے ہیں جیسے محی الدین قادری زورؔ، اشرف علی نازؔ قادری وغیرہ۔

قارُورَہ :۔ (بفتح اول وضم سوم وواؤ معروف وفتح پنجم) ایک خاص قسم کی شیشی جس میں مریض کا پیشاب رکھ کر طبیب اور حکیم کو دکھاتے ہیں، عربی مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

سرخی رنگ شفق سے آ ہوتا ہے عیاں
آسماں گویا ہے قارورہ کسی محرور کا　　مصحفیؔ

قول فیصل ۔ عربی زبان میں ہر شیشہ اور شیشی کو قارورہ کہتے ہیں۔ حقہ بارود یعنی بارود کی وہ کپی جس میں آگ لگا کر دشمن کی طرف پھینکتے ہیں اس کو بھی فارسی میں قارورہ کہتے ہیں لیکن صاحب فرہنگ آصفیہ اس کو اردو لکھتے ہیں اور "برچھی، بھالا، پیکان یا تیر کے پھل" کے معنی میں بھی لغت میں لکھتے ہیں لیکن ان دونوں معنوں کو اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

وہ شیشی جس میں پیشاب رکھتے ہیں اس کو قارورہ کوئی نہیں کہتا بلکہ اس کو قارورے کی شیشی ہی کہتے ہیں۔ عام طور سے مریض کا اس پیشاب کو جو شیشی میں رکھا جاتا ہے قارورہ کہتے ہیں۔

جنبش نبض سے ہوا وہ قارورے کے
ہوئی فی الفور جیسے اصل مرض مستفہم　　سوداؔ

اس کا صرف "دیکھنا اور دکھانا" کے ساتھ ہے جیسے مریض نے صبح جیسے ہی اپنا قارورہ دکھایا تو حکیم صاحب نے دیکھتے ہی بتا دیا کہ تمھارے پیشاب میں ٹی بی کے جراثیم شامل ہیں۔ اچھے ہونا چاہتے ہو تو احتیاط ضروری ہے۔

قارورہ آمیز ہونا :۔ (طنزاً) دو آدمیوں کے درمیان یکدلی و یکجہتی ہونا، بہت اچھے اور خوشگوار تعلقات ہونا، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ابھی ابھی مرے سے قارورہ آمیز نہ ہونے پایا تھا کہ تم نے ٹرن سے مثنوی پر اعتراض جڑ دیا۔
(گلدستہ ظرافت)

قارورہ دیکھنے والا :۔ طبیب، معالج، حکیم، وید، ڈاکٹر۔ اردو صرف صفت، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے قارورہ دیکھنے والا سے حکیم ہی مراد لیتے ہیں۔ زیادہ تر اس کا استعمال حقارت کے محل پر کرتے ہیں جیسے میں بھلا اپنی لڑکی کی شادی ایک قارورہ دیکھنے والے کے لڑکے کے ساتھ کروں گا۔ کیا سمجھ کے رقعہ بھیجا ہے؟

قارورہ شناس :۔ حکیم، طبیب، عربی فارسی الفاظ، اسم مذکر۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قارورہ ملا ہونا :۔ موافقت ہونا، بڑا اتحاد ہونا، نہایت ربط وضبط ہونا، اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

ملا ہے سارے زمانے سے تیرا قارورہ
ہمیں تجھ کو مگر اجتناب رہتا ہے　　شیخ باقر علی

قول فیصل۔ طنز کے محل پر فصحائے لکھنؤ "قارورہ آمیز ہی" بولتے ہیں۔

قارورے میں بھی بلا نظر آنا :۔ معمولی بات کو اہمیت دینا، اردو مثل، متروک۔

محل صرف۔ حسینہ نے کہا۔ ماماجی تمہیں تو قارورے میں بھی بلا نظر آتے ہیں۔　　(طلسم ہوش ربا)

قارُون :۔ (بواو معروف) ایک بڑے مالدار شخص کا نام۔ عربی، مذکر، رائج۔

زیر زمیں سے آتا ہے جو گل سو زر بکف
قارون نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا　　آتشؔ

قول فیصل۔ یہ شخص بنی اسرائیل میں سے تھا اس نے اس قدر روپیہ جمع کیا تھا کہ چالیس خچروں پر صرف اس کے خزانوں کی کنجیاں بار ہوتی تھیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم خدا اس کو ہدایت کی کہ ہزار دینار پیچھے صرف ایک دینار زکواۃ نکال دے تو وہ ان سے منحرف ہوگیا۔ بالآخر جناب موسیٰؑ کی بددعا سے مع مال واسباب زمین میں دھنسنے لگا اور قیامت تک اسی طرح سر پر خزانوں کا بوجھ لئے زمین کے اندر دھنستا چلا جاتا مگر جناب یونسؑ جب بطن ماہی میں آئے تو وہ ماہی بحکم خدا آپ کو لئے ہوئے اس مقام تک پہنچی جہاں قارون دھنستا جا رہا تھا۔ جناب یونسؑ کے تسبیح کی آواز جب قارون کے کانوں میں آئی تو اس نے جناب موسیٰؑ کی آواز سمجھ کے پکارا جناب یونسؑ بحکم خدا گویا ہوئے کہ جناب موسیٰؑ کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس نے ہارون کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ بھی انتقال کر گئے بلکہ ان کو مرے ہوئے عرصہ ہوگیا۔ قارون یہ سن کے بہت متاثر ہوا۔ اور چونکہ قارون کا یہ تاثر خدا کے بندۂ خاص کے لئے تھا اس لئے خدا نے اس کے عوض میں قارون کو اسی مقام پر روک دیا اور قیامت تک اب وہ اسی مقام پر رہے گا۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ "حضرت موسیٰؑ کے چچا زاد بھائی کا نام جو نہایت ہی خوبصورت ہونے کی وجہ سے منور کہلاتا تھا۔ قدما کے اعتقاد میں یہ سونا چاندی بناتا تھا اور بہت بڑا کیمیا گر تھا۔" بسند تفسیر قرآن مجید یہ حضرت موسیٰؑ کا خالہ زاد بھائی تھا اور جو ستر آدمی حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے ان میں ایک یہ بھی تھا لیکن ایمان ظاہری تھا یہ توریت سب سے اچھی پڑھتا تھا جناب موسیٰؑ نے علم کیمیا کا کچھ حصہ یوشع بن نون۔ کالب بن یوحنا اور قارون کو بتا دیا تھا کامل کوئی نہ تھا۔ قارون نے دونوں سے سیکھ کر علم کیمیا

کو کنگل کر دیا اور بہت بڑا کیمیا گر بن گیا۔

قارُون :- مالی دار کنجوس وہ دولت مند جو انتہائی بخیل اور خسیس ہو۔ فارسی، مذکر، صفت، فصیح، رائج۔

صائبا! خجلت سائل بزمینم در کرد
بے زری کرد بہ من آنچہ بقارون زر کرد — صائب

قول فیصل۔ اردو میں بھی انھیں معنوں میں مستعمل ہے جیسے "تم بیکاراں سے امداد طلب کرتے رہو وہ دولت مند ہوتے ہوئے بھی انتہائی خسیس ہیں اور اپنے وقت کے قارون ہیں"۔ ایسے انسان کو "قارون صفت" بھی کہتے ہیں۔

قارُون کا خزانہ :- (کنایۃً) بہت بڑا خزانہ، بے انتہا دولت، اردو، صرف فصیح، رائج۔

موافق تم سے گردور زمانہ ہے تو ہم کر گیا
تمہارے پاس قارون کا خزانہ ہے تو ہم کو کیا! — عزیز

قول فیصل۔ ملنا، مل جانا، پاس ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "غنچۂ دل نسیم طرب کے اہتزاز سے کھل گیا ایسے خوش ہوئے کہ گویا قارون کا خزانہ مل گیا۔" (فسانۂ آزاد) طنزاً "قارون کی دولت گڑی ہونا" بھی بولتے ہیں۔ جیسے "کیا یہاں قارون کی دولت گڑی ہے جو بار بار مجھ سے پیسے مانگتے ہو"۔ قارون کی دولت اور دولتِ قارون" کی ترکیب سے بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "تھوڑا سا ملا ہوا روپیہ تم جس بے دردی سے رسموں کی نذر کر رہے ہو میاں یہ کیا؟ قارون کی دولت بھی ہو تو چند دنوں میں ختم ہو جائے"۔

ہر ایک چنگ، نغمۂ افسوں لیے ہوئے
ہر اک امنگ دولتِ قارون لیے ہوئے — جوش ملیح آبادی

قارُوں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت
نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گزاشت :-

قارون جو چالیس خزانوں کا مالک تھا ہلاک ہو گیا لیکن نوشیرواں زندہ رہا۔ کیونکہ اس نے سخاوت سے ناموری پائی۔ فارسی شعر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بخل کی مذمت اور سخاوت کی تعریف میں یہ شعر بطور ضرب المثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبانوں پر ہے۔

قارئین :- (بروزن زائرین) بہت سے قاری بہت سے پڑھنے والے (قاری کی جمع) عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثال۔ یہ افسانہ جو میں نے لکھا ہے نفسیاتی ہے اس کا فیصلہ قارئین کریں گے کہ میں اپنی کوششوں میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں۔

قول فیصل۔ تنہا کم "قارئین کرام" کی ترکیب سے زیادہ بولتے ہیں۔

قارِی :- پڑھنے والا۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کی جمع "قارئین" ہے۔

قارِی :- علم قرأت سے واقف، حروف قرآنی کو مخارج سے ادا کرنے والا۔ وہ شخص جو قرآن کو بالکل اہل زبان کی طرح پڑھ سکتا ہو۔ اور اس کا ہر حرف مخرج سے ادا کر سکتا ہو۔ عربی، مذکر اصطلاح علم تجوید۔

حق شناسا ہی علیؑ صفدر ذیجاہ کا
جانتا ہے وہ جو قاری ہے کلام اللہ کا — میر مونس

قول فیصل۔ اس کی جمع "قرأ" ہے۔

قاز :- ایک مشہور پرند کا نام، رائج ہنس ترکی مونث، فصیح، رائج۔

غل ہوا شہپر شاہیں کے تلے قاز آئی
اڑ گیا طائر جاں اور نہ آواز آئی — دبیر انیس

قول فیصل۔ یہ پرند جاڑے کے موسم میں گرم خطوں میں چلا جاتا ہے اس کے غول کے غول دریا کے کنارے بیٹھے رہتے ہیں اور قطار باندھ کے ایک ساتھ اڑتے ہیں۔ جیسا کہ میر حسن کے شعر سے ظاہر ہے:

کھڑے نہر پر قاز اور قرقرے
لیے ساتھ مرغابیوں کے پرے — میر حسن

قاسِم :- (بکسر سوم) تقسیم کرنے والا، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

میر سامان خدا ہے یا امیر المومنینؑ
تم ہی قاسم ہو جہاں کا تو ہی قاسم نار کا — تاریخ

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال خدا کے لیے بھی ہے۔

ع اے قاسم رزق دو جہاں ایزد مناں — اختر شاہ اودھ

قاسِمؑ :- جناب رسول خدا صلعم کے فرزند ارجمند کا نام نامی۔ عربی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ آپ کو قاسم طیب بھی کہتے ہیں آپ بعثت رسولؐ سے قبل مکہ میں جناب خدیجہؓ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔ اور دو سال کی مختصر سی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی وفات کا جناب رسول خداؐ کو کافی صدمہ ہوا۔

قاسِمؑ :- امام حسن علیہ السلام کے ایک فرزند کا نام جو اپنے حقیقی چچا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تیرہ ۱۳ سال کی عمر میں عاشورہ کے دن کربلا میں بھوکے پیاسے شہید ہوئے مورخین نے لکھا ہے کہ جب جناب قاسمؑ اپنے چچا سے میدان کی رخصت لے کے عرصۂ جنگ میں آئے ہیں تو دشمنوں کی فوج سے ارزق نامی پہلوان کے چار بیٹے باری باری نکلے اور جناب قاسمؑ کی تلوار سے قتل ہوئے۔ آخر

میں ارزق خود نکلا وہ بھی قتل ہوا۔ اس کے بعد جناب قاسمؑ نے فوج پر حملہ کر دیا اور بہت سے اشقیا کو واصل جہنم کر کے جام شہادت نوش فرمایا۔ روایت بتاتی ہے کہ زندگی ہی میں آپ کی لاش گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال ہو گئی تھی۔ آپ کی والدہ کا نام "ام فروہ" تھا۔

قاسم فرشتہ :۔ (بااضافت) جہانگیری عہد کا ایک مورخ جس نے تاریخ فرشتہ نامی کتاب لکھی فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

> عیاں کیا ہے یہ راز ایک دل برشتہ نے
> رقم کیا ہے اسے قاسم فرشتہ نے

مولوی نذن صاحب خورشید

قاسم محروم :۔ (بہ اضافت) بانٹنے والا، خود حصے سے محروم رہتا ہے۔ عربی الفاظ، اردو صرف دہلی کی زبان۔

> ساقی کے نیر دل کوٹے کیوں پانی
> مشہور ہے وہ مثل کہ قاسم محروم

راسخ عظیم آبادی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ فقرہ اپنی عربی شکل ہی میں بولا جاتا ہے یعنی "القاسم محروم" راسخ میر تقی میر کے شاگرد تھے اس لیے اس فقرے کو دہلی کی زبان لکھا گیا۔

قاش بلا ابر، بادل۔ ترکی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں یہ معنی رائج نہیں۔ برہان قاطع بہار عجم، غیاث اللغات اور لغات کشوری میں یہ لفظ ان معنی میں نہیں ملا ممکن ہے مولف نے کسی ترکی لغت سے لکھ دیا ہو۔

قاش بلا پھل کا لمبا تراشا ہوا ٹکڑا۔ پھانک ترکی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ یہ خربوزہ پھیکا ہوگا مگر جیسے ہی ایک قاش کھائی مزہ آگیا۔

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر لفظ "پھانک" ہی ہے۔

قاش :۔ بلا (مجازاً) پارہ، ٹکڑا، ترکی، مونث، متروک۔

> ترشے قلم تمام قلمدان یار کے
> اب قاش میرے دل کی تراش اے قلم تراش

رشک

قول فیصل شعرا نے دل اور جگر کو ایک پھل فرض کر کے استعارے کے طور پر دل کی یا جگر کی قاش کہا ہے۔ ورنہ یہ معنی دراصل وہی ہیں جو قاش نمبر ۲ میں لکھے جا چکے ہیں انہیں معنی میں قاش کی اردو جمع "قاشیں" بھی استعمال ہوئی ہے۔ مگر اب ان معنی میں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

> دے دے کوئی میرے دل صد پارہ کی قاشیں
> (دل) چکھیے مزہ الفت حرمان تمنا

والا جاہ عاشق

> ساقی شوخ چشم اگر ہو نہ گزک تو بہر شغل
> (جگر) چکھیے نقل اب شروع ہے جگر کی قاش سے

انشا

قاش تراشنا :۔ پھانک اتارنا، چاقو وغیرہ سے کسی پھل کا لمبا ٹکڑا اتارنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

> ترشے قلم تمام قلمدان یار کے
> اب قاش میرے دل کی تراش اے قلم تراش

رشک

قول فیصل۔ شعر میں دل کی قاش بطور استعارہ استعمال کیا ہے جو اب رائج نہیں ہو کسی پھل کی قاش تراشنے کے معنی میں قاش تراشنا اب بھی رائج ہے۔

قاش زین (بااضافت) زین کے آگے اور پیچھے کے قاش نما کنگرے جو زین میں بنے ہوتے ہیں۔ ترکی، فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

> جست کی قاش زیں سے کہہ تکبیر
> ماری تھپکی کہ اڑ گئی شمشیر

میر ضمیر

قول فیصل۔ اسی کو فارسی میں خانۂ زین اور قدرح زین بھی کہتے ہیں۔ چونکہ زین کے دونوں پہلوؤں کی شکل کسی قدر پھانک سے مشابہ ہوتی ہے اسی مناسبت کی وجہ سے فارسی والوں نے قاش زین استعمال کیا ہے چنانچہ اردو والے بھی ان کی تقلید میں کہنے لگے۔

قاش قاش کرنا :۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا اردو صرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "قاشیں کرنا" زیادہ بولتے ہیں وہ بھی پھل کے لیے۔ جیسے "خربوزے کو پہلے دھو لینا پھر قاشیں کرنا"۔

قاش قاش ہونا :۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا، اردو صرف، متروک

> کس طرح قاش قاش نہ ہوتا تمام جسم
> ماری سر دہیان غم ابروئے یار نے

رشک

قول فیصل۔ اب اس محل پر "پاش پاش ہونا" مستعمل ہے۔

قاشیں اتارنا :۔ پھانکیں اتارنا، پھل کے لمبے لمبے ٹکڑے اتارنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ دیکھو! ابھی قاشیں نہ اتارنا ورنہ خربوزہ خراب ہو جائے گا ہم تھوڑی دیر بعد کھائیں گے تو خود ہی قاشیں کر لیں گے۔

قاشیں کرنا :۔ چاقو وغیرہ سے کسی پھل کے طول میں برابر برابر کے ٹکڑے کرنا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قاصد :۔ بلا ارادہ کرنے والا، قصد کرنے والا عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ دونوں نے توتے کی شکل بنائی اور توکلت علی اللہ کہہ کر نظر بچا ایک سمت سرگرم پرواز ہوئے

پھر وہ پھر اڑتا پھر کسی درخت پر بسیرا، خیمہ نہ ڈیرا
اس روپ میں قاصد بسیر ہوئے، سابق مصاحب السلطان
تھے اب ہم نشین طیر ہوئے۔ (فسانۂ عجائب)

قاصد :- نامہ بر، پیغام لانے اور لے جانے والا
ایلچی، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں — غالب

قول فیصل۔ عربی زبان میں اس کے معنی "آسان
اور قریب کے سفر" کے ہیں اور "سفر کرنے والے کو
بھی قاصد کہتے ہیں چونکہ قدیم زمانے میں نامہ بر زیادہ
تر سفر ہی کیا کرتے تھے غالباً اسی مناسبت سے اہل
ایران بمعنی "نامہ بر" استعمال کرنے لگے۔ اہل ہند
ایران کی تقلید میں تکلم کرنے اور بولنے لگے۔ متقدمین اور
مشہور شعرا اردو ادباء کے کلام میں ترکیب کے ساتھ
بمعنی "نامہ بر" مستعمل ہے۔ کسی لغت میں یہ معنی نہیں ملے۔

قاصدی :- خط لیجانے کا کام، نامہ بری
اردو مونث صفت قلیل الاستعمال۔

قاصدی کے لئے موجود ہیں جبرئیل امیر
بھیجا جائیے بزم شہ لولاک میں خط — امیر

قاصر :- (بکسر سوم) کوتاہی کرنے والا، کمی
کرنے والا، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گو کہ ہر وقت وہ حاضر نہ رہیں
تجھ کو حاجت ہو تو قاصر نہ رہیں — مرزا رسوا

قول فیصل۔ "مجبور" کے معنی میں بھی بولتے ہیں
جیسے۔ چونکہ کل مجھے ایک کمیٹی میں جانا ہے اس لئے
چار بجے آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہونے سے
قاصر ہوں گا۔

قاصرات الطرف :- (بکسر سوم و ضم ہشتم
و فتح نہم مشدد و سکون دہم) نیچی نگاہ والیاں

عربی ترکیب، عربی داں طبقے کی زبان۔

بحر آزادی میں یہ کیسا تموج ہو گیا
قاصرات الطرف کو شوق تبرج ہو گیا — اکبر الٰہ آبادی

قاصر رہنا :- مجبور رہنا، عاجز رہنا، اردو مصدر
فصیح، رائج۔

عجز خدمت سے تنہا قاصر رہے حلقہ بگوش
جل گئے سب شمع کے مانند لیکن ہیں خموش — عزیز

قاصر ہمت :- (بااضافت) کم ہمت، بے حوصلہ
صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ہمت قاصر ہونا، اپنے معنی میں کسی کے
ساتھ رائج ہو مگر قاصر ہمت کوئی نہیں بولتا نہ کسی کتاب
میں نظر سے گزرا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی
نہیں لکھا کہ دہلی کا صرف کہا جا سکے۔

قاصر ہونا :- معذور و مجبور ہونا، فرض کی ادائی
میں کوتاہی کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بلا کر پاس اپنے بولا یہ قیصر
کہ دیکھا ہے یہ علم و فضل شبر
نہ کیوں قاصر ہو نیر اعظم داد کہ — میر
حیثیت خاک را با عالم پاک — معراج المضامین

قاضی :- حاکم شرع جو شریعت کی رو سے
احکام نافذ اور مقدمات فیصل کرے۔ عربی، مذکر
فصیح، رائج۔

اب آنکھ کیا ملائے گی ستوں سے دختِ رز
قاضی کے گھر میں پڑ کے بڑی پارسا ہوئی — امیر

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں حکم کرنے والا
روا کرنے والا۔

قاضی :- نکاح پڑھانے والا۔ اردو مصدر
اہلسنت حضرات کی اصطلاح۔

محل مثل۔ قریب صبح قاضی طلب ہو البلاغت معین

کئی سلطنت کے خراج پر مہر بند تھا۔ طالب و مطلوب کو
سلک ازدواج میں منسلک کیا۔ (فسانۂ عجائب)

قاضی :- (ظرف؟) ذمہ دار شخص، ٹھیکیدار
اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قاضی ہیں آپ شہر کے یا کوتوال ہیں
کچھ اور ہے ارادہ تو بے جا خیال ہیں — سحر

قاضی از پس اقرار نشود :- قاضی اقرار
کرنے کے بعد پھر کچھ نہیں سنتا اور فیصلہ صادر کر دیتا ہے
فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قاضی الحاجات :- حاجتوں کا پورا
کرنے والا، یعنی خداوند عالم۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

مردہ دل ہے شکر کر فی قاضی الحاجات کا
ہے توکل پر گزر تکیہ خدا کی ذات کا — (حافظ؟)

قاضی الحاجات :- حاجت روا کرنے والا
(مجازاً) مال و دولت، روپیہ پیسہ، زر۔ عربی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے زر تو خدا نہی ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتے — لاادری

قول فیصل۔ لفظاً ہر عربی ہے لیکن مندرجہ بالا صورت
میں اس کو اردو ماننا چاہیے۔

قاضی القضاۃ :- (قضاۃ بضم اول و فتح دوم)
قاضیوں کا بڑا قاضی، منصف اعلیٰ، چیف جسٹس
وہ قاضی جس کے ماتحت بہت سے قاضی ہوں۔ عربی
اسم مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ عہد جلال الدین محمد اکبر میں قاضی نور اللہ
شوستری لاہور کے قاضی القضاۃ تھے جن کا مزار
آگرہ میں ہے۔ آپ کو حضرات شیعہ شہید ثالث
کہتے ہیں۔

قاضی بچہ :- بھنگ کا نس جو بھنگ پینے میں مانع آتا ہے۔ اردو مذکر، بھنگڑوں کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قاضی بدو گواہ راضی :- قاضی دو گواہوں سے راضی ہو جاتا ہے کیوں کہ شریعت کی رو سے دو گواہوں سے مقدمہ فیصل ہوتا ہے۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ قاضی سے اپنے موافق فیصلہ کرا لینا کچھ مشکل نہیں صرف دو گواہ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قاضی بہ رشوت راضی :- رشوت دینے سے قاضی یا مجسٹریٹ سب ہی راضی ہو جاتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قاضی جی اپنا آگا تو ڈھانکو پیچھے نصیحت کرنا :- سب کے لیے یہاں اپنے اخلاق و عادات کی نصیحت کرنا ضروری ہے۔ بڑا آدمی پہلے اپنے اخلاق و اطوار درست کرے پھر دوسرے کو نصیحت دے۔ اردو کہاوت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و گنجینۂ اقوال و امثال نے کسی کو کے اضافے کے ساتھ اس مثل کو اس طرح لکھا ہے۔ "قاضی جی اپنا آگا تو ڈھانکو پیچھے کسی کو نصیحت کرنا"، اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

قاضی جی بہتیرا ہرائیں ہیں ہارتا ہی نہیں :- جب کوئی شخص باوجود فہمائش کے بھی نہ سمجھے اور جو کچھ اس کے ذہن میں جما ہوا ہے اسی پر قائم رہے یا بیجائی سے قائل نہ ہو اور ضد یا کج فہمی سے اڑا رہے اس وقت طنزاً بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "ایک لطیفہ یاد آیا۔ ایک مجسٹریٹ نے ایک ملزم کو تین مہینے قید سخت کا حکم سنایا تو ملزم نے کہا۔ "آپو تین ماہ کا ایکیو دن کی ناہیں منجور" (آپ ہی نا۔ ہمیں ایک دن کی بھی منظور نہیں)، (منجور میں نون کی آواز بہت خفیف) یہ لطیفہ تو لکھ دیا مگر یہ نہیں لکھا کہ یہ مثل اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے

قاضی جی کا پیادہ گھوڑے سوار :- حاکم کا ملازم جلدی آتا ہے (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ بسند فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کی زبان ہے۔

قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے :- یعنی ہوشیار کے بچے بھی ہوشیار ہوتے ہیں۔ اردو مثل۔ (لغات النساء)

قول فیصل۔ صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے یہ مثل اس طرح لکھی ہے۔

"قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے"

یہی صورت لکھنؤ میں رائج ہے۔

قاضی جی کی لونڈی مری سارا شہر آیا، قاضی جی مرے کوئی نہ آیا :- جس کا منہ ہوتا ہے اس کے سبب ہر ایک کی خاطر ہوتی ہے۔ جب وہ مر جاتا ہے تو کوئی نہیں پوچھتا، جیتے جی کے سب لاگو ہیں۔ منہ دیکھے کی سب کو خاطر ہوتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یہ مثل بالکل نہیں بولتے۔

قاضی جی کے مرنے سے کیا شہر سونا ہو جائے گا :- ایک کے نہ ہونے سے کچھ نقصان نہیں۔ اردو مثل

(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ بسند فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کی زبان ہے۔

قاضی جی کیوں دبلے شہر کے اندیشے میں :- ناحق اور بے موقع فکر کرنے والے یا غیروں کے غم و فکر میں رہنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بسند فرہنگ آصفیہ و لغات النساء دہلی میں اس مثل کو یوں بولتے ہیں "قاضی جی دبلے کیوں ہوئے؟ شہر کے اندیشے سے" نیر لکھنوی نے گنجینۂ اقوال و امثال میں یوں لکھا ہے "قاضی جی دبلے کیوں ہیں؟ شہر کے اندیشے سے" صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:- "لکھنؤ میں کہتے ہیں۔ قاضی جی شہر کے اندیشے میں دبلے" مؤلف مہذب اللغات کی تحقیق یہ ہے کہ اہل لکھنؤ اس مثل کو یوں بولتے ہیں۔

"قاضی جی دبلے کیوں؟ شہر کے اندیشے سے"

'ہوئے اور ہیں' اس مثل کا جزو نہیں اور 'میں' کی جگہ 'سے' ہے۔

قاضی چرخ، قاضی فلک :- (کنایتہً) برجیس یعنی مشتری ستارہ جو سعد اکبر ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ قاضی چرخ کم اور قاضی فلک نسبتہً زیادہ مستعمل ہے۔

قاضی دلال :- فتنہ و فساد کرانے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

تمت

جلد ہشتم تمام ہوئی۔